زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے	یعنی آگے چلین گے دم لیکر

عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا ایک پل ہے اوسپر سے گزر جاؤ عمارت نہ بناؤ یہ مثال بہت صاف ہے کیونکہ دنیا کی زندگی آخرت مین پہونچنے کے لئے ایک پل ہے جسکا ایک ستون مہد ہے اور دوسرا ستون لحد ہے اور دونوں کے درمیان مسافت محدود ہے بعض نے اس پل کو نصف قطع کیا ہے اور بعض نے تہائی اور بعض نے دو تہائی اور بعض کو ایک ہی قدم طی کرنا باقی ہے مگر اوسکو معلوم نہین ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خط عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اوسمین کا ایک فقرہ یہ ہے کہ دنیا جای سفر ہے نہ اقامت کا گھر ۵

اقامت گاہ نتوان ساختن گلزار دنیا را	نسیم صبح گوید این سخن آہستہ در گوشم

بہر حال دنیا پر سے گزرنا گزیر ہے اور عالم برزخ کی سیر ضرور ہے اس عالم کی ابتدا موت کا دن ہے اور اسکی انتہا نفخ صور ہے پھر یہ مدت کسی کے لئے بہت ہے اور کسی کے واسطے تھوڑی مثلاً جو لوگ کہ بعد آدم علیہ السلام کے اونکے زمانے سے متصل مرے ہین اونکا زمانہ برزخ کسقدر طویل ہے اور جو لوگ متصل نفخ صور کے مرینگے اونکا زمانہ کس قدر تھوڑا ہوگا زمانہ زندگی ہین جسکو ظل زائل کہئے یا قیلولہ قائل نقش برآب سے تعبیر کیجئے یا لمعۂ سراب سے تشبیہ دیجئے جو کچھ خیر وشر یا نفع وضر آدمی نے کیا ہے اس عالم مین اوس سب کا اظہار ہوگا نیکون کو نیک بدون کو بد جزا ملیگی جبکہ اس گھر مین ایک مدت اقامت کرنا ضرور ہوا تو چاہئے کہ جانیسے پہلے اوسکا حال اور وہان کے آداب وطریقے معلوم کر لئے جائین تاکہ وقت پہونچنے کے اجنبیت محض نہو ۵

گر ازین منزل غربت بسوی خانہ روم	دگر آنجا کہ روم عاقل وفرزانہ روم

اور جو جو اعمال وافعال وہان زیادہ مفید ہین اونکے حاصل کرنے مین سعی کیجائے اور جو کام مضر ہین اونکا ضرر وہان محسوس ہوگا اونسے احتراز کیا جائے اگرچہ پوری پوری کیفیت وہان کی جب ہی معلوم ہوگی کہ وہان پہونچنا ہوگا لیکن جسقدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمۂ مسلمین واولیاء صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین سے اس باب مین ثابت ہوا ہے اوسکو ضرور ہی سمجھ لینا چاہئے کیونکہ

RESEARCH INSTITUTE

سالم آخرت مین عقل کو کسی طرح کا دخل نہین ہے صرف نقل پر مدار ہے اسی لئے علمار امت مرحومہ نے اس
باب مین بہت کچھ تالیف فرمائی ہر ایک نے خوب تحقیق و تنقیح کی احادیث و آثار جمع کرکے ضعف و قوت اسناد
پر آگاہی بخشی بال کی کھال نکالی امت کو ممنون منت فرما گئے رضی اللہ عنہم اجمعین اب مین اس جگہہ
اون کتب کے نام مع نام مصنف بنظر زیادت بصیرت لکھتا ہون **کتاب تذکرہ** تالیف امام ابو عبد اللہ
قرطبی رضی اللہ عنہ یہ کتاب اس باب مین اجمع کتب ہے مرنیسے لیکر تا دخول جنت و نار سب کچھہ تمام تحقیق
و اتقان سے لکھا ہے **مختصر تذکرہ** تالیف امام ربانی حضرت عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اسمین امور
زوائد و تحقیق لغت وغیرہ کو حذف کرکے اصل مطلب و لب لباب کتاب لکھا ہے یہ عجیب منور کتاب ہے
دیکھنے سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے مصر قاہرہ مین بنہایت خوش اسلوب طبع ہوئی ہے **شرح برزخ**
اسکے مصنف کا نام معلوم نہین مگر کتاب فی نفسہ نہایت عمدہ ہے شرح الصدور و کتاب الروح وغیرہ سے
ماخوذ ہے **التثبیت عند التبییت** تالیف امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ ایک ارجوزہ
ہے اسمین فتنہ قبور اور جو اسکے متعلق ہے اوسکا ذکر کیا ہے ایک سو تہتر بیتین ہین کشف الظنون مین کہا
کہ حسام الدین حسین بن ابراہیم بن خلیل مغلوسی نے اسکی شرح لکھی ہے اول اوسکا الحمد للہ الملک
القوی العزیز الخ ہے اور شیخ احمد بن خلیل سبکی شافعی متوفی ۱۰۳۲ھ نے اسکی دو شرحین لکھین ایک
کا نام فتح المقیت فی شرح التثبیت اور دوسری کا نام فتح الغفور بشرح منظومۃ القبور
رکھا یہ شرح الممزوج ہے اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ الباقی بعد خلقہ الخ انتہی اسکی ایک شرح سید
علامہ محمد بن اسمعیل امیر یمنی رضی اللہ عنہ نے لکھی اور اوسکا نام جمع التشتیت لشرح ابیات التثبیت
رکھا یہ شرح نہایت محقق و متین و جامع ہے کتب متفرقہ سے اسکو جمع کیا ہے اسی لئے اسکا نام جمع التشتیت
رکھا ہے یہ سب کتب زبان عربی مین ہین سید صاحب مرحوم نے بعد اتمام شرح کے رسالہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ
مسمی بشری الکئیب بلقاء الحبیب کو نظم کرکے اسکی شرح لکھی پھر اوسکو شرح کا تکملہ کیا جناب توفیق و ظلام امام
نے بھی اسپر ایک شرح فارسی لکھی اوسکا نام تمام التنکیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت
جامع و خوش اسلوب و خوش عبارت ہے مضامین شرح مین خوب تنقیح و تہذیب فرمائی ہے **کتاب الزواجر**

ع جلد و نیز (۱) محمد مسیر مختصر کا اردو میں سلیس میں ترجمہ فرمایا اور اسکا ایقاظ الرقود یا اہوال الیوم الموعود نام رکھا ہے یہ کتاب بحمدہ تعالی اپنے باب مین بے مثل و مثال واقع ہوئی ہے چنانچہ مطبع مفید عام آگرہ مین طبع ہو کر مطبوع خاص و عام ہو چکی اللہ سبحانہ و تعالی قبول فرمائے آمین ۱۲

فیما جریٰ من عذاب المقابر تالیف امام ابواسحٰق یحییٰ بن حسین یمنی رحمہ اللہ یہ کتاب مختصر دو جزو کی ہے
شرح الصدور وغیرہ سے ماخوذ ہے شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور تالیف امام علامہ
جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ کتاب بنہایت جامع احادیث و آثار و اقوال سلف و حکایات صالحین ہے
یہ کتاب تذکرۂ قرطبی اور کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے اور انکے سوا اور بہت کتب سے ماخوذ ہے
اسکا ذکر خود اونہوں نے کیا ہے دیباچہ اوسکا یہ ہے الحمد للّٰہ الذی ایقظ من شاء من سِنَۃِ
الغفلۃ ورفع من احبّ لقاءہ الی علیین ووضع عنہ اوزارہ وثقلہ واشہد ان لا الٰہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃً علیہا من رداء الاخلاص حُلّۃ واشہد ان سیدنا
ونبینا محمدا عبدہ ورسولہ المبعوث باشرف ملّۃ المخصوص باکرم خُلّۃ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ
وصحبہ السادۃ الاجلّۃ وسلم تسلیما کثیرا ہذا ما اشتد تشوق النفوس الیہ من کتاب شافٍ فی علم
البرزخ اذکر فیہ الموت وفضلہ وکیفیتہ وصفۃ ملک الموت واعوانہ وما
یرِدُ علی المیتِ عند الاحتضار وحال الروح بعد مفارقۃ البدن وصعودہا
الی اللہ تعالیٰ واجتماعہا بالارواح ومقرّہا بعد ذلک وحال القبر وضمّتہ وفتنتہ
وعذابہ وسعتہ وضیقہ وماینفع فیہ مستوعبًا شرح کلّ ذلک من حین یبدء
فی مرض الموت الی ان ینفخ فی الصور ناقلًا لہ من الاحادیث المرفوعۃ والآثار
الموقوفۃ والمقطوعۃ متتبّعًا لذلک من کتب الحدیث معتبرًا کلام ائمۃ الحدیث
فی ذلک محرّرًا ما وقع من ذلک فی تذکرۃ القرطبی بالتنقیح والتخریج مع زوائد
جمّۃ لم تقع فی کتابہ وسمّیتہ ورمزت علیہا صورۃ لک شرح الصدور بشرح حال
الموتیٰ فی القبور وارجو ان کان فی الاجل فسحۃ ان اضم الیہ ان شاء اللہ تعالیٰ کتابا
فی اشراط الساعۃ وآخر فی احوال البعث والقیامۃ وصفۃ الجنۃ والنار علی وجہ
الاستیعاب ایضا حقّق اللہ ذلک بمنّہ وکرمہ انتہیٰ تذکرۃ الموتیٰ والقبور تالیف حضرت قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ یہ رسالہ مختصر زبان فارسی میں ہے شرح الصدور کے بعض مضامین کا ترجمہ ہے اور

عبارت کشف الظنون یہ ہے شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور لجلال الدین السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ احدیٰ عشرۃ وتسعمائۃ مجلد اولہ الحمد للہ الذی ایقظ من شاء من سِنَۃ الغفلۃ الخ ذکر فیہا امور البرزخ من حین المرض الی ان ینفخ فی الصور ناقلا من الاحادیث والآثار محررا ما وقع من ذلک فی تذکرۃ القرطبی بالتنقیح والتخریج مع زوائد جمۃ ۔ انتہیٰ ۱۲ ع جیبی طبیب ۱۲

ایک رسالہ فارسی قاضی صاحب کا زاد المعاد نام ترجمہ ہے بعض مضامین بدور سافرہ فی احوال الآخرۃ تالیف امام سیوطی رضی اللہ عنہ کا یہ دونون رسالے طبع ہو چکے ہین **قصر الآمال بذکر حال المآل** تالیف مولانا حاجی رفیع الدین بن عظمت اللہ خان مرادآبادی رحمۃ اللہ یہ کتاب سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین تالیف ہوئی عبارت فارسی ہے اسمین دو مقصد ہین مقصد اول ترجمہ ہے کتاب شرح الصدور کا اور مقصد دوم ترجمہ ہے کتاب بدور سافرہ کا اسکی ترتیب ابواب شرح الصدور پر ہے لیکن ہر باب مین سے بعض مضامین کا ترجمہ کیا ہے بغرض اختصار یہ کتاب بہ نسبت رسائل قاضی صاحب مرحوم زیادہ تر جامع ہے ایک نسخہ اس کتاب کا سنہ ۱۲۳۰ ہجری کا لکھا ہوا قلمی حضرت مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی قدس سرہ کا خاکسار نے دیکھا ہے اس کتاب مین بھی اوس سے جو قابل اخذ تھا لیا گیا ہے **قضیۃ المقدور کفتنۃ المقبور** تالیف حضرت توفیق دام مجدہ یہ رسالہ زبان اردو مین ہے مختصر و جامع و خوش بیانی مین ضرب المثل ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ اشعار رنگین سے اوسمین رنگ آمیزی کی گئی ہے تھوڑا زمانہ گزرا ہے کہ طبع ہو کے دست زد اہل طلب ہو چکا ہے یہ کتابین تو خاکسار کو معلوم ہین انمین سے اکثر کو دیکھا بھالا ہے بعض کو نہین دیکھا جیسے دو تین شرح ابیات کی فتح المقیت و فتح الغفور باقی سب کو دیکھا ہے اور اس کتاب مین اون سے استفادہ کیا ہے

سبب تالیف

جبکہ یہ خاکسار ترجمہ کتاب روض الریاحین و استنشاق نسیم الانس سے فارغ ہوا اور اللہ سبحانہ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کو تمام کیا تو دل مین آیا کہ کوئی کتاب برزخ کے بیان مین لکھی جائے کہ اوس سے کیفیت وہان کے حالات کی بخوبی معلوم ہو جائے تامل کیا تو کتاب ثمار التنکیت شرح ابیات التثبیت اس کام کے لئے بہت پسند آئی اور یہ ٹھیری کہ بدون لحاظ متن و شرح کے مضامین اوسکے مبوب و مفصل ہو کے مستقل طور پر زبان اردو مین لکھی جاوین چنانچہ اسی طور پر اوسکا ترجمہ شروع ہوا اور سارے مضامین اوسکے ابواب و فصول مین لکھے گئے ہان جو بات کہ محض شرح کتاب سے متعلق تھی اوسکو چھوڑ دیا اور کچھہ مقاصد کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اور شرح برزخ وغیرہ سے اوسپر اضافہ کئے گئے اور **حدیث برزخ** اوسکا نام تجویز

کیا گیا اور کتاب بہمہ وجوہ مرتب ہوگئی صرف دیباچہ لکھنا رہگیا اتفاقاً جی مین آیا کہ کتاب شرح الصدور کو ضرور دیکھنا چاہئے اوس سے بھی اسمین کچھہ لکھہ لیا جائے دیکھا تو اوسکو اس باب کا فتاوی پایا اب یہ ٹہیری کہ اوسکا پورا ترجمہ کیا جائے اور مضامین حدیث برزخ کے بھی حسب موقع و محل مندرج ہوجائین تاکہ کتاب اجمع ما فی الباب ہو اور ہر شخص آرزو خوان مقامات و حالات برزخ پر مطلع ہوجائے چنانچہ بحمدہ تعالی شرح الصدور کا ترجمہ شروع کیا اور ابواب اوسی کے قائم رکھے بعض باب زیادہ کئے اور اکثر ابواب مین بہت سے مضامین فصل کے قابل تھے اونکے لئے فصل و عنوان فصل قائم کیا اور مضامین حدیث برزخ کو بھی مناسب ہر باب و فصل درج کردیا اور بعض مقاصد اور جگہہ سے بھی لکھہ دئے تاکہ پوری پوری جمعیت ہو اور نام اس کتاب کا

طی الفراسخ الی منازل البرازخ رکھا اللہ سبحانہ اس سعی کو قبول فرمائے اور اپنی ذات مقدس کے لئے کرے اور مجھے اور سارے مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور ہم سب کو دنیا سے با ایمان اوٹھائے اور قبر و برزخ کے عذاب سے بچائے اور ہمارے صغائر و کبائر کو اپنے عفو و کرم سے بخشدے اور حیات دنیا مین اعمال صالحات کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات و اعوذ بک من الماثم والمغرم اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللھم اغفر لی وتب علی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی آمین شرح الصدور کا ایک نسخہ قلمی کتب خانہ حضرت توفیق دام مجدہم کا خاکسار کے پاس تھا جس سے ترجمہ کیا گیا اوسمین بعض جا غلطی معلوم ہوئی تو بمعرفت بعض احباب کے ایک اور نسخہ شرح الصدور کا ٹونک سے طلب کیا اور اس نسخے سے مقابلہ کیا تو اوس سے اسی نسخہ کو بہتر پایا اور جو غلطی اسمین معلوم ہوئی اوسے درست کردی اور جو معلوم نہوا اوسکو اپنے حال پر رہنے دیا اوس نسخے مین باب کے باب غائب تھے مگر تاہم دو نسخے ملکر خاکسار کے نسخے کی درستی ہوگئی[له] حتی الامکان کوشش و سعی کی جو مجھسے ہوسکا وہ بحمدہ تعالی مینے کردیا اور جو رہا اوسکا درست کرنا ناظر غیر مناظر کے ہاتھہ ہے اللہ سبحانہ ہم سب کو توفیق اعمال صالح و حسن نیت کی عطا فرمائے جب کبھی

له بعد ترتیب کتاب کے اکہنا طبع ہونا شروع ہوا اور دو نسخے شرح الصدور کے جناب مولوی عبد العلی صاحب مدراسی سلمہ اللہ تعالی نے کلکتہ سے بھیجے اون دونوں سے بھی اپنے نسخے کا مقابلہ کیا ایک نسخہ قلمی ۱۰۹۲ کا لکھا ہوا ہے اور دوسرا نسخہ قلمی ... اللہ تعالی مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے ۱۲

کسی کو صحیح نسخہ ملے اور اسمین غلطی معلوم ہو تو بلا تکلف درست فرمادے یا ترجمہ مین کسی طرح کی غلطی دیکھے تو مورد طعن نہ ٹھہرائے بلکہ اصلاح کرکے میرے لئے دعای مغفرت کرے اسلئے کہ مین ایک بشر ناکارہ یا ہیچکارہ گنہگار ہون اور سراپا معاصی مین ڈوبا ہوا جیسے آدمی سے خطا کا ہونا قریب صواب کا ہونا بعید ہے مجھسے جو کچھ خطا و نسیان عمداً و سہواً ہوا ہو مین اللہ سبحانہ سے اوسکی معافی چاہتا ہون اور خلق اللہ سے عذر کرتا ہون ای اللہ تو ہمارے گناہ بخشدے اور توفیق خیر کی عنایت فرما اور عذاب و نکال و وبال سے بچا اور حسن خاتمہ روزی کر انك علی کل شیٔ قدیر و بالاجابة جدیر و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم چونکہ ابتدای امر مین سوال منکر و نکیر کا ہوتا ہے اسلئے اس کتاب کا ایک مقدمہ ٹھیرایا اور اوسمین رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مختصر طور پر بیان کیا تاکہ اللہ سبحانہ ہم سب کو وقت سوال کے ثابت رکھے اور تزلزل سے بچائے پس اس کتاب مین ایک مقدمہ ہے اور پچاس باب اور دو خاتمے اور ایک حسن ختام ختم اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرة بجاہ عریض الجاہ سیدنا و مولانا محمد رحمة للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمین

مقدمہ بیان مین رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

فصل رب عز و جل رب کہتے ہین پالنے والے پرورش کرنے والے کو سو عرش سے فرش تک ساری مخلوقات کا پیدا کرنیوالا تربیت کرنیوالا رزق دینے والا ایک اکیلا وحدہ لاشریک لہٗ ہے نام پاک اوسکا اللہ عز و جل ہے صفتین اوسکی ننانوے ہین ہم کیا ہمارا بیان کیا جبکہ خود حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ ارشاد فرماوین کہ لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك تو پھر اور کسی کی کیا ہستی ہے کہ اوسکا وصف کرسکے اولی و افضل یہ ہے کہ اوسی پر قناعت کیجائے جو کہ خود اوسنے سورۂ اخلاص مین اپنے حبیب کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ نرادھار ہے نہ اوسنے کسی کو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور نہین ہے اوسکے جوڑ کا کوئی اگرچہ یہ سورت لفظون مین چھوٹی ہے لیکن حدیث شریف مین اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا ہے اسلئے کہ یہ ساری توحید و اخلاص ہے رب العالمین کی ثنا و صفت ہے رحمة للعالمین پر نازل ہوئی ہے ✱

فصل دین اسلام کی بیان مین

اسلام لغت مین مطلق انقیاد کو کہتے ہین اور شرع مین انقیاد خاص کا نام ہے جو کہ اوامر و نواہی الٰہی کے لئے ہوتا ہے یعنی احکام الٰہی کو قبول کرنا اور اونکو سچا جاننا ہے اسلام و ایمان کا مفہوم ایک ہے ایک دوسرے سے جدا پایا نہین جاتا ہے نفس تصدیق مین کمی بیشی نہین ہوتی ہے اور ایمان شرعی قوت و ضعف اجمال و تفصیل مین کم زیادہ ہوتا ہے اس تقریر سے درمیان نصوص کے جو کہ صراحۃً زیادتی پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اقوال سلف کے موافقت ہو جاتی ہے اسی قول کو نووی رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا ہے اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے اسکی نسبت محققین کی طرف کی ہے تاج سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اختلاف اس باب مین لفظی ہے بالجملہ اسلام ایسی چیز ہے کہ اسکے سوا اور کوئی دین مقبول نہین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین یعنی جو شخص سوای اسلام کے ڈھونڈے اور کوئی دین تو ہرگز اس سے قبول نہین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون سے ہے اس جگہہ اسلام سے وہ مراد ہے جسکی تفسیر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جبرئیل علیہ السلام مین فرمائی ہے یعنی اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوٰۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر قدرت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اس حدیث شریف مین ایمان و احسان کا سوال اور انکا جواب بھی مذکور ہے سو اسلام احکام ظاہری کی انقیاد کا نام ہے اور ایمان تصدیق باطنی کا علم ہے اور احسان تہذیب ظاہری و باطنی دونون کا اسم ہے حضرت اسلام کے فضائل بیشمار ہین اون سب کے لکہنے مین اسجگہ طول ہے مگر تھوڑے سے بطور نمونہ کے یہان لکھے جاتے ہین ا اسلام ایسی عمدہ شئی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر مرنیکی دعا فرمائی ہے اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اخرجہ الامام احمد والبخاری فی الادب والنسائی والحاکم وصححہ عن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ ۲ ایسی نعمت ہے کہ عظمت و کرامت مین کوئی نعمت نعمت اسلام کو نہین پہونچتی ہے دیکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

ولكن الله حبب اليكم الايمان وزينه فى قلوبكم وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان یعنی
اللہ نے محبوب کر دیا طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اوسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کر دیا طرف تمہارے
کفر کو اور فسق و عصیان کو ۳ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنی اور اپنی اولاد کے لئے اسلام پر دائم رہنے
کی دعا کی واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امة مسلمة لك ۴ پھر اپنی اولاد کو اوسکی وصیت
فرمائی یا بنی ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ اسلام سے بڑھکر اور
کونسی نعمت ہوگی حال آنکہ یہ ملت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حق تعالی نے پیدائش سے پہلے اس امت
کا نام مسلمین رکھا هو سماكم المسلمين من قبل وفى هذا سفیان رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر مین
فرمایا ہے یعنی توریت و انجیل و قرآن مین ۶ یہ اسلام وہ شئی ہے کہ اسپر وفات پانے کا سوال موسی علیہ السلام
کی قوم کے مومنین نے اللہ تعالی سے کیا ربنا افرغ علينا صبرا وتوفنا مسلمين ۷ یہ ایک ایسی چیز ہے
کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے اسپر وفات پانے کی دعا فرمائی توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
۸ اسلام سے زیادہ تر عظیم کونسی منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالی نے اسکا نام دین رکھا اور یہ ارشاد کیا ان
الدين عند الله الاسلام ۹ عطیہ اسلام سے اور کون عطیہ بڑھکر ہوگا حال آنکہ اللہ تعالی نے خود اوسکو
ہمارے لئے پسند فرمایا ہے ورضيت لكم الاسلام دينا ۱۰ کونسا ہدیہ زیادہ تر بزرگ ہوگا اسلام سے
حالانکہ جو کچھ آسمان زمین مین ہے وہ سب اسکے ساتھ متصف ہے فرمایا اللہ پاک نے وله اسلم من فى السموات
والارض طوعا وكرها واليه ترجعون ۱۱ حلہ اسلام سے کون حلہ فاخرتر ہوگا حالانکہ پہنانے والا
اوسکا حق سبحانہ و تعالی ہے کہ اپنے خلیل کو اور سارے مسلمین و صدیقین کو پہنایا ہے ما كان ابراهيم
يهوديا ولا نصرانيا ولكن كان حنيفا مسلما وما كان من المشركين ۱۲ اسلام سے بہتر
کونسی بخشش ہوگی حال آنکہ اللہ تعالی نے خیر خلق افضل رسل علیہم الصلوۃ والسلام کو انا اول المسلمین
کہنے کا امر فرمایا اور اس قول کو اذکار مین اشرف طاعات مومنین کے ٹھیرایا اور اسکو اکرم عبادات مسلمین
کی کنجی بنایا یہانتک کہ نمازی دن بھر مین چند بار اسکو کر کہتا ہے ۱۳ یہی اسلام ہے کہ قیامت کے اہوال
سے نجات میدان حشر کے مواقف سے رہائی مسلمانونکے مونھہ کی سپیدی و روشنی اسی کے دامن دولت سے

بندہی ہوئی ہے جسوقت کہ اس سے اعتراض کرنے والون کے مُنہہ سیاہ وتاریک ہوجاوینگے پہر اس سے اعظم واسنی اور کوئی عطیہ وہدیہ کیونکر ہوسکتا ہے ۱۴ ایہی اسلام ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی پینا اسی کے طفیل مین نصیب ہوگا جبکہ کافرومنافق وغیرہ اہل عصیان کوثر سے ہنکائے جاوینگے ۱۵ ایہی اسلام کے سبب سے پل صراط پر سے گزر جانا نصیب ہوگا جبکہ شقی بدبخت ٹکرے ٹکڑے ہوکے جہنم مین گر پڑینگے ۱۶ ایہی اسلام ہے کہ اسکی وجہ سے مسلم مجرم سے ممتاز ہوگا ۱۷ ایہی اسلام ہے کہ روح القدس علیہ السلام نے اسکی بشارت کے لئے نزول فرمایا قل نزلہ روح القدس من ربك بالحق لیثبت الذین آمنوا وھدی وبشری للمسلمین ۱۸ ایہی اسلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے سبب سے اپنے بندون کو بیشمار نعمتین عنایت فرمائین یہ آیت شریف اس مضمون پر ناطق ہے واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذلك یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون یہ دونون آیتین ایسی نعمتون کی تعداد پر مشتمل ہین کہ خلق کی زبان اونکے بیان مین وفا نہین کرسکتی ہے بلکہ اگر ہر ایک پر انہین سے علیحدہ کلام کرے تو ساری اوقات وازمان مستغرق ہوجاوین ۱۹ ایہی اسلام ہے کہ اسکی بدولت حق تعالیٰ بندہ مومن کو جواب مین سوال ملائکہ منکر نکیر کے ثابت رکہتا ہے اللھم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ والحمد للہ الذی منّ علینا بالاسلام وھدانا بالفضل والانعام وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ کلمۃ صادقۃ یقولھا المسلمون فی دار السلام

فصل بیان مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی

نبی وہ شخص ہے کہ طرف سے اللہ تعالیٰ کے خبر دیوے اور نبی رسول سے زیادہ تر عام ہے کیونکہ رسول مین یہ شرط ہے کہ جدید شرع لاوے بخلاف نبی کے کہ اسمین یہ شرط نہین ہے سو ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہین ہے جاننا چاہیے کہ سارے انبیاء ورسل علیہم الصلوۃ والسلام سے بہتر وبرتر ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپکا اسم مبارک ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہے اللہ پاک نے آپکا نام محمد واحمد رکھا ہے انکے سوا اور بہت اسماء شریفہ وصفات سنیہ سے آپکو ممتاز فرمایا ہے زرقانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپکے اسماء مبارکہ چار سو سے زیادہ ہین بعض کہتے ہین کہ مثل اسماء حسنی کے ننانوے ہین ابن العربی رح نے فرمایا

کہنرار ہیں صاحب تحفۃ الزوار الصلاۃ نے اسماء وصفات نبویہ کو بشرح و بسط ذکر فرمایا ہے غرضکہ آپکے اوصاف و اخلاق و سیر بے حد و بیحساب ہیں سوای اللہ سبحانہ کے اونکی کمیت و کیفیت کو کوئی بشر نہیں جان سکتا بھلا جنکی مدح خود خالق فرماوے اونکے وصف و مزیت کا کیا کہنا ہے

بیان کس طرح سے کیجئے تیری اوصاف حمیدہ کا ۔۔۔ ترا مداح ایزد ہے تو ہے ممدوح ایزد کا

بعد از حمد ایزد برتر کی تو بہ تحفہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت مومن اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر وہ اوسکو جھڑکتے ہیں وہ جاگ اوٹھتا ہے جسطرح کہ سونے والا جاگتا ہے پھر کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکارتا ہے ایک پکارنے والا کہ سچ کہا میرے بندے نے سو تم فرش کر دو اوسکا جنت سے اسکو بیہقی و ابن مردویہ و ابن ابی عاصم نے سنت میں روایت کیا ہے اس باب میں اور بہی حدیثیں ہیں آیندہ اونکا ذکر ہوگا منکر نکیر کے جواب میں وہی شخص ثابت رہیگا جو کہ مومن ہے اور مومن وہی ہے جسکو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کامل محبت ہے اور کامل محبت یہی ہے کہ ماں باپ اولاد ساری خلق سے زیادہ آپکے ساتھ محبت رکھے اور جو ایسی محبت نہیں ہے تو پھر ایمان بھی نہیں ہے دیکھو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایمان نہ لائیگا ایک تمہارا یہانتک کہ میں زیادہ تر محبوب ہوں اوسکو اوسکے باپ اور اولاد اور سارے لوگوں سے عمدہ نشانی آپکی محبت کی یہ ہے کہ ظاہر باطن ہر امر میں سنت کی پیروی کرے سوای آپکے اور کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہ رہے یا وہم کی ہوا نہ لگے صرف آپ ہی کی خوشنودی مرکوز خاطر ہو کثرت سے درود و سلام آپ پر بھیجا کرے آپ کی تعظیم و توقیر کرے کسی کی بات کو آپکے کلام پاک پر تقدیم نہ دے بیہقی رحمہ اللہ نے کہا ہے عظمت کا مرتبہ محبت کے مرتبے سے بڑہا ہوا ہے کیونکہ ہر محب معظم نہیں ہے جیسے محبت باپ کی اپنے بیٹے سے اور محبت مالک کی اپنے غلام سے کہ یہاں صرف محبت ہے تعظیم نہیں ہے آپ کی سنت کی پیروی اور کثرت درود عجب نعمت ہے کہ اس سے دین و دنیا دونوں کے منافع حاصل ہوتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی ہے کہ مین ہر روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی مداومت کرون اور فرمایا کہ ہمنے جو کچھہ پایا وہ اسی درود سے پایا یعنی دنیا و دین کی حاجتین جو کچھہ کہ ہمنے پائین وہ بطفیل درود شریف ہی کے پائین اور یہ کیونکر نہو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے رواہ مسلم سو جبکہ ایک بار کے عوض مین تو اللہ سبحانہ دس بار رحمت نازل کرتا ہے تو پھر اوس شخص کا کیا کہنا جو کہ آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہے اوسپر کس قدر رحمت کا نزول ہوتا ہوگا اسی درود کی کثرت سے جسکو اللہ سبحانہ چاہتا ہے اوسکو عالم رویا مین آپ کی زیارت نصیب ہوجاتی ہے اللہم ارزقنا علمای دین اور مشائخ صالحین نے چند درود ایسے لکھے ہین کہ اونکی برکت سے شرف زیارت حاصل ہوجاتا ہے اسی طرح بعض طرق نماز کے بھی لکھے ہین کہ اونکی وجہ سے یہ دولت بی زوال ہاتھہ آتی ہے جناب توفیق دام مجدہ نے بعض صیغے اس قسم کے کتاب الدار والدوار مین تحریر فرمائے ہین شرح برزخ مین ابو عبد اللہ سطوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھہ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا پوچھا وہ کیا ہین فرمایا اللہم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب وترضی ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوۃ علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت ومداومت درود شریف کی عجب نعمت ہے کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ مین باعث نجات کی اہوال آخرت سے ہوتی ہے اللہم صل وسلم علی سیدنا ونبینا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین آمین فضائل

مناقب درود شریف

ومناقب درود شریف بی حد وبیحساب ہین منجملہ اونکے چند یہ ہین ہر دن سو بار درود پڑھنا موجب ہے بر آنے سو حاجت کا تیس دنیا مین ستر آخرت مین اسکی سند حسن ہے ہر دن سو بار پڑھنا ایسا ہے جیسے رات دن عبادت کی یہ کام نزدیک اللہ تعالی کے سارے عملون سے محبوب تر ہے درود پڑھنے والے کے

لئے مرنے کے بعد درود قبر پر استغفار کرتا ہے زیادہ پڑہنے والا اللہ تعالی سے قریب اور مستحق شفاعت ہوجاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے محبت دلی ہوجاتی ہے جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب زیادۃ الایمان مین ٥٠ فائدے درود شریف کے ذکر فرمائے ہین یہ کتاب طبع ہو کے مطبوع خاص وعام ہوچکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرما دے مدائح نبوی مین شعرا اسلام نے عربی فارسی اردو مین نظمًا ونثرًا بہت کچہہ لکہا پڑہا ہے چونکہ یہ کتاب اردو ہے اسلئے چند شعر قصیدۂ مدحیۂ جناب شہیدی رحمہ اللہ سے منتخب کر کے تبرکًا وتیمنًا اس مقدمے کا اون پر خاتمہ کرتا ہون ؎

طلوعِ روشنی جیسے نشان ہوشہ کی مدکا ظہورِ حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا عرب مین شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد کا

شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے نہ تہا فخرِ عالم فخر تہا اپنے اب وجد کا

وہ اس عالم مین رونق بخش تہا حورونکی تسکین کو کیا جنت مین طوبی بن کے سایہ اوس سہی قد کا

شب معراج چڑہکر عرش پر دم مین اوتر آیا بیان اوس قلزمِ معنی سے کیا ہو جزر اور مد کا

کشودِ عقدۂ باطن مین کافی نام حق اسکو کھلا کرتا ہے جن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

گرا فعی بن کے جا نکلے اودہر ابلیس اثر ہاہو ملا ہے قصر اخضر روح کو اوس کے زمرد کا

اودہر اللہ سے واصل ادہر ہر مخلوق مین شامل خواص اوس نسخِ کبری مین تہا حرف مشدد کا

بہروسا ہر کسیکو ایک حصار عافیت کا ہے مجھے نام مبارک کا ہے ذوالقرنین کو سد کا

خدا ان مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندونکو ترا دستِ دعا ضامن ہے حب سے کل کی مقصد کا

ٹہین گے جس گہڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین کھلے گا حال امت پر تری انعام بیحد کا

لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو تماشا گاہ محشر مین تکین گے نیک مونہہ بد کا

رہا کعبہ مین تیرے روضے کے در پر نہ جا پائی اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

تری تعریف سے میری زبان نہین آئی ہے تیزی صفاہان تک سحر ہوگا اس تیغ مہند کا

کبہی نزدیک جا کر آستانے سے ملون آنکہین کبہی مین دور بیٹہون اور کرون نظارہ گنبد کا

فراغ دل سے گر وہاں زندگی کا کوئی دم گزرے
مدینے کی زمین سے گر نہ لائق ہو میرا لاشہ
تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے

حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مرے عیش مخلد کا
کسی صحرا میں ہانکے میں خورش ہو دام اور دد کا
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت

فہرست ابواب و فصول و وصول

بیان پر ہے یا تن پر یا دونون پر وصل اس بیانمین کہ عذاب وثواب روح وجسم دونون کے لئے ہے ف عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان مین ف اس امر کے بیان مین کہ قبر کے عذاب کو بہائم سنتے ہین ف بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ و بیان مین انواع عذاب قبر کے و بیان مین انواع عذاب قبر کے شرح برزخ سے و بیان مین بعض حکایات کے کتاب واجر سے باب ۳۵ بیان مین اون اعمال کے جوکہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہین و بیان مین بعض منجیات عذاب قبر کے کتاب الروح سے باب ۳۶ بیان مین احوال مردون کے قبور مین ف لا الہ الا اللہ والون کو وحشت نہین ہوتی ہے ف اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتے ہین ف میت کے پاس اوسکے گہروالے آتے ہین ف بیان مین زیارت قبور کے اور اس بیان مین کہ مردے اپنی زیارت کرنے والون کو جانتے اور اونکو دیکھتے ہین اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین و بیان مین بعض منامات وغیرہ کے کتاب انفاس العارفین سے و بیان مین بعض حکایات قصر الآمال کے باب ۳۷ بیان مین مستقر ارواح کے باب ۳۸ اس امر کے بیان مین کہ ہر روز میت کا مقصد یعنی ٹہکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہے باب ۳۹ بیان مین عرض اعمال زندون کے مردون پر باب ۴۰ بیان مین اوس چیز کے جوکہ روح کو اوسکے مقام کریم سے روکتی ہے باب ۴۱ بیان مین اوس شخص کے جو بغیر وصیت کے مرجاوے باب ۴۲ اس بیان مین کہ مردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات کرتی ہین باب ۴۳ بیان مین اس امر کی تحقیق کے کہ زندے کی روح نیند مین نکلتی ہے اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہے باب ۴۴ اس امر کے بیان مین کہ زندون نے مردون کو خواب مین دیکھا اور اون سے اونکا حال پوچھا پہر اونہون نے اپنے حال کی اونکو خبر دی باب ۴۵ اس بیان مین کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہین وہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے باب ۴۶ اس بیان مین کہ نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے باب ۴۷ اس بیان مین کہ جتنی طرحکی ایذا ہے اوس سب سے میت ایذا پاتا ہے ف قبر کو روندنا قبرون مین پاخانہ پہرنا پیشاب کرنا منع ہے ف قبر پر بیٹہنا منع ہے باب ۴۸ بیان مین ملازمت حافظین کے مومنین کی قبر کو باب ۴۹ بیان مین اون اعمال کے جوکہ میت کو قبر مین نفع دیتے ہین ف بیان مین اون اعمال

کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے ۞ اس بیان مین کہ دعا و استغفار زندون کی مردون کو نفع دیتی
ہے ۞ اس بیان مین کہ ثواب صدقہ وخیرات کا میت کو پہونچتا ہے ۞ اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج
کا پہونچتا ہے ۞ ثواب بردہ آزاد کرنیکا میت کو پہونچتا ہے ۞ بیان مین ثواب روزہ و نماز کے واسطے میت کے
۞ بیان مین قرارت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر ۞ بیان عبادت بدنیہ از شرح ابیات ۞ بیان
مین ہدیہ گذراننے کے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین باب ۵۰ اس بیان مین کہ مرنے
کے لئے کون وقت بہتر ہے باب ۵۱ بیان مین اون اعمال کے جو کہ واجب کرتے ہین اپنے صاحب کے لئے
تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے باب ۵۲ اس بیان مین کہ میت بدبو ہوجاتا ہے اور اوسکا جسم
بوسیدہ پڑجاتا ہے مگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم
پاک صاف خوشبو رہتا ہے خاتمہ ۵۳ بیان مین فوائد متعلق روح کے خاتمۃ الکتاب ۵۴ و عاقبۃ
الفصول والابواب بیان مین مضامین خاتمہ شامل التنکیت کے ف بیان مین وصیت وغیرہ کے
ف بیان مین بعض وصایای نافع کے مسک الختام ۵۵ بیان مین سعت رحمت آلہی کے

باب ۱ بیان مین برزخ کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون یعنی اون کے آگے ایک حجاب ہے اوس دن تک
کہ اوٹھائے جاوینگے برزخ نام ہے اوس چیز کا جو درمیان دو شئی کے ہو صحاح مین کہا ہے کہ برزخ حاجز ہے
درمیان دو شئی کے اور برزخ وہ ہے کہ درمیان دنیا و آخرت کے ہے حشر سے پہلے وقت موت کے حشر تک فرا نے
کہا برزخ مرنیکے دن سے بعث کے دن تک ہے جو مراد برزخ مین داخل ہوا حاصل یہ ہے کہ عالم برزخ
عالم قبر ہے جو کہ مابین موت کے ہے بعث تک ف اللہ سبحانہ نے اپنی قدرت کاملہ حکمت بالغہ سے
حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو مشت خاک سے اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی روح اونمین پہونکی سب چیزون کے
نام اونکو سکہائے سارے فرشتون سے اونکو سجدہ کرایا جنت مین بسایا پہر بوجہ خطا کے جسمین ہزارہا
حکمتین تہین وہان سے نکال کے دنیا مین آباد کیا پس انکے لئے پہلا گہر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتہا
پہر جنت مقرر فرمایا اور انکی اولاد کے واسطے پہلا گہر مان کا پیٹ دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتہا جنت یا نار

قرار دیا اور ہر گہر کے لئے احکام جداگانہ معین فرمائے یعنی ماں کے پیٹ کو خلق و تقدیر کا گہر ٹہیرایا اسکے بعد
دنیا کو دار عمل بنایا مزرعۂ آخرت مقرر فرمایا اصلاح معاش و معاد کے طریقے تعلیم فرمائے اسکی درستی کے لئے نبی بہیجے
کتابیں نازل فرمائیں اوامر و نواہی کا نقشہ جمایا ترغیب و ترہیب کا تماشا دکہایا پہر جن لوگوں نے ظاہر و باطن
اسکے موافق اپنا برتاؤ کیا تو حسب پر جیسے رہے انبیا و رسل کا کہا مانا اونکی اچہی طرح سے اطاعت کی اون کے
طریقے کو دانتوں سے خوب مضبوط پکڑا اونکی چال کو آرام و تکلیف میں مرتے دم تک نہ چہوڑا وہ پکے سچے
مؤمن مسلم ٹہیرے اور جنہوں نے کارروائی دنیا کے لئے دین اسلام کو بظاہر قبول کیا باطن میں کفر و عناد پر جمے
رہے وہ منافق ہوئے اور جو لوگ ظاہر باطن میں کفر پر رہے دین سے کسی طرح کا سروکار نہ رکہا بلکہ رسولوں کی
تکذیب کی اونکو ہر قسم کی ایذا پہونچائی وہ پکے کافر سمجہے گئے اللہ سبحانہ نے دار دنیا میں شان ربوبیت کو کام
فرمایا مؤمن منافق کافر کو حسب مقتضائے حکمت روٹی کپڑا جاہ و منصب صحت و عافیت وغیرہ عطا کی بلکہ
بہ نسبت مؤمنین کے ناحقوں کافروں کو زیادہ دنیا ہر قسم کے عیش و آرام میں رکہا مال دولت اولاد حکومت سے
اونکی آنکہوں کو ٹہنڈا کیا حساب کتاب سزا جزا کو قیامت کے لئے رکھ چہوڑا لیکن قیامت سے پہلے ایک اور گہر میں
بسایا جسکو برزخ کہتے ہیں یہ دنیا سے اتنا زیادہ وسیع ہے جتنی دنیا ماں کے پیٹ سے زیادہ وسیع ہے یہاں ایمان
و کفر و نفاق اخلاص و ریا اچہے برے اعمال کی جانچ ہوتی ہے خدا و رسول کی طاعت و معصیت کا اثر آنکہوں
سے نظر آجاتا ہے قرآن و حدیث کی باتیں جو دنیا میں سنتے کہتے پڑہتے لکہتے تہے وہ سب ظاہر ظہور دکہائی
دیتی ہیں فرمانبرداروں کی آؤبہگت ہوتی ہے فرش فروش اسباب عیش و آرام اونکے لئے مہیا کیا جاتا ہے
نافرمانوں کو دور دبک مار پیٹ کیجاتی ہے طوق بیڑی آگ سانپ بچہو وغیرہ ایذا و تکلیف کا ساز و سامان درست
کیا جاتا ہے اور یہ سب کچہہ تو بطور ما حضر کے ہے پوری پوری سزا جزا قیامت کے دن حساب کتاب ہو کے ملیگی
پہر مؤمنین مخلصین ہمیشہ ہمیشہ کو جنت کے غرفوں میں عیش و آرام کرینگے کفار و منافقین ابد الآباد کو جہنم
کے درکات میں جلینگے موت کو موت آجاویگی حیات ابدی اپنا سماں دکہاویگی سارے جہگڑے بکہیڑے طے ہو جاینگے
پہر مؤمنین ہیں اور حور و غلمان جنت ہے اور رضائے رحمن کافر و منافق ہیں اور آگ کا عذاب دوزخ ہے
اور قہار جبار کا غصہ و عقاب ہے ۵

سے ہے حرام آگ کا عذاب ہمین	اسی تپ ہجر دیکھے مؤمن ہین

اللهم احفظنا اللهم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا واجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة

بجاہ سیدنا ومولانا شفیع المذنبین رسول رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

باب ۲ آغاز موت کے بیان مین

۱ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی نے حضرت آدم اور اونکی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا کہ زمین اونکو نہ سمائے گی فرمایا مین موت کو پیدا کرنیوالا ہون فرشتون نے عرض کیا کہ اب اونکو عیش خوشگوار نہوگا فرمایا مین امل کو پیدا کرنیوالا ہون یعنی تمنای باطل

۲ ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدم علیہ السلام زمین کی طرف اوتارے گئے تو اونکے رب نے اون سے کہا کہ عمارت بنا واسطے اوجڑنے کے اور بچے جن واسطے فنا کے ۵۲

باب ۳ موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہی بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال مین پہونچے

۱ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر گز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے کہ اوسپر اوترا ہے پھر اگر ضرور تمنا کرنے والا ہے تو چاہیے کہ یون کہے اللهم احيني ما كانت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي یعنی الہی زندہ رکھ مجھکو جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور مار مجھکو جبکہ مرنا میرے لئے بہتر ہو اس سے معلوم ہوا کہ مطلوب خیر عاقبت ہے عاقل کو یہ نہین لائق ہے کہ دنیا مین کسی تکلیف و ایذا کے نازل ہونیسے عاجز ہو جاوے کیونکہ اوسکو بقا نہین ہے ۵

مرد باید کہ ہراسان نشود		مشکلے نیست کہ آسان نشود	
بہ پیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مہمانی	۵	نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی	

۲ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر گز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے بیشک جبکہ مرتا ہے ایک تمہارا

تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے اور بیشک نہ زیادہ نہیں کرتی مومن کو اوسکی عمر مگر خیر ۳ بخاری و نسائی نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہرگز تمنا نکرے ایک
تمہارا موت کی اگر وہ نیک ہے تو شاید زیادہ کرے یعنی نیکی اور اگر گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے اللہ تعالی کی رضا کو طلب کرے
۴ امام احمد بزار ابو یعلی حاکم بیہقی نے شعب الایمان میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمنا نکرو تم موت کی پس بیشک ہول مطلع سخت ہے اور
بیشک سعادت سے ہے کہ دراز ہو عمر بندے کی یہانتک کہ دیوے اوسکو اللہ انابت یعنی رجوع ہونا مراد مطلع سے
وہ امور آخرت میں جنپر میت بعد موت کے مطلع ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کی ہول دنیا کی ایذا سے
زیادہ تر سخت ہے پس آسان کی وجہ سے سخت کی تمنا نکرنی چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طول عمر طاعت
الٰہی میں علامت ہے سعادت آدمی کی ۵

اندیشۂ مرگ سے ہے سینہ سپر ریش	ٹکڑے ہے جگر جیسے لباس درویش
ہاتھوں سے جو آج ہو سکے کر لیجئے	پھر کل تو ہمین ہے ایک قیامت درپیش

۵ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نفرماتے
اس سے کہ ہم موت کی تمنا کرین تو ہم اوسکی تمنا کرتے ۶ بخاری نے قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا ہم خباب کی عیادت کو گئے اونھون نے سات داغ لگائے تھے پس کہا اگر نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہکو منع نہ فرماتے اس سے کہ موت کی دعا کرین تو مین اوسکی دعا کرتا ۷ مروزی نے قاسم مولی معاویہ
سے روایت کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سن رہے تھے پس آپنے فرمایا تو موت کی تمنا نکر اسلئے کہ اگر تو اہل جنت سے ہے تو بقا تیرے لئے بہتر ہے اور اگر
تو اہل نار سے ہے تو کون چیز جلدی کرتی ہے تجکو طرف اوسکے ۸ خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمنا نکرے ایک تمہارا
موت کی پس بیشک وہ نہیں جانتا ہے کہ اوسنے کیا آگے بھیجا اپنے نفس کے لئے ۹ امام احمد ابو یعلی طبرانی حاکم
نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر داخل ہوئے اور آپکے چچا

بخاری میں ... کہ اور کی ... شکایت ... کہ عصیان ... کی طرف ... شمان عزیز ... نا کہ ابن ... عزت ... کی ...

حضرت عباس مریض تھے پس اونھون نے موت کی تمنا کی آپنے اونسے فرمایا امی چچا تم موت کی تمنا نکرو کیونکہ اگر تم نیک ہو پہر تم تاخیر دیئے جاؤ زیادہ کروگے نیکی کو طرف اپنی نیکی کے تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم مسیئی ہو پس تم تاخیر دیئے جاؤ پہر تم اپنی اسارت سے رجوع ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے پس تم موت کی تمنا نکرو ۱۰ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا ہرگز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ وہ اوسکو آوے مگر یہ کہ اوسکو اپنے عمل کے ساتھہ وثوق ہو

باب ۴ بیان مین فضیلت طول عمر کے طاعت الٰہی مین

۱ امام احمد اور حاکم نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی بہتر ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل اچھا ہوا کہا پس بدتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل برا ہوا رواہ الترمذی وصححہ ۲ حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر تمہاری دراز تر تمہاری ازروی عمر و نیک اور بہت اچھی تمہاری ازروی اعمال کے امام احمد نے بھی مثل اسکے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۳ طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو تمہارے اچھون کی صحابہ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ فرمایا دراز تر تمہاری ازروی عمرون کے اسلام مین جبکہ سداد کرین یعنی اپنے اعمال سے سداد واستقامت طلب کرین ۴ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ دراز ہوئی عمر مسلمان کی تو اوسکے لئے بہتر ہے ۵ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دو آدمی بنی تمیم کے قبیلہ قضاعہ سے تھے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسلام لائے پہر ایک اونمین کا شہید ہو گیا اور دوسرا سال بہر تاخیر دیا گیا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جنت کو دیکھا پس مینے مؤخر کو دیکھا کہ وہ شہید سے پہلے جنت مین داخل کیا گیا مینے اس سے تعجب کیا مینے صبح کو اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا کیا اوسنے بعد اوسکے رمضان کے روزے نہین رکھے اور چہہ ہزار رکعت نہین پڑہین اور اتنی اتنی رکعت نماز سنت کی ۶ امام احمد و بزار نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی

ع یہ روایت دو نسخون
مین نہین ہے ۱۲
ایک نسخہ مین
من نبی حی من قضاعۃ
ہے ۱۲

افضل نزدیک اللہ کے اوس مومن سے کہ عمر دیا جاوے اسلام مین واسطے ایک تسبیح و تکبیر و تہلیل کے ۷ ابونعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ باقی رہنا مسلمان کا ہر دن غنیمت ہے واسطے ادای فرض کے اور نمازون کے اور اوس چیز کے کہ دلوے اوسکو اللہ اپنے ذکر سے ۸ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے تو تمنا کرتا ہے پھر لوٹنے کی طرف دنیا کے نہین ہے یہ مگر اسلئے کہ ایک تکبیر کہے یا ایک بار لا الہ الا اللہ کہے یا ایک بار سبحان اللہ کہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن ار آخرت مین کبھی دنیا کو یاد کریگا اور اپنی تقصیر پر عبادت الٰہی مین نادم ہوگا جو کہ دنیا مین اوس سے واقع ہوئی اور یہ اسواسطے ہے کہ وہان عبادت کرنیوالون کے مراتب دیکھیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ سبحان اللہ بہترین اذکار ہے ❊

باب ۵ موت سے عمل منقطع ہوجاتا ہے

اس باب کی حدیث مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ باب سابق مین گزر چکی ۲ ابوسعید معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ موت سے اعمال کے صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہین اور میت نہ عمل صالح پر قادر ہوتا ہے نہ رد سلام پر اوسکو قدرت ہوتی ہے یعنی بطور عبادت کے کہ جسپر اجر مترتب ہوتا ہے رہی یہ بات کہ رد سلام بطور دعا کے حق مسلم مین سو وہ اسپر قادر ہے جیسا کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہے ۳ مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ کو ایک میدان پر میرا گذر ہوا اور مین اور راتون کو اوس جگہہ گزرتا تھا پس مینے وہان ایک برہنہ قوم دیکھی و انکو سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا مین ٹھہر گیا اونہون نے آپس مین کہا کہ یہ مطرف بن شخیر ہے مینے کہا ای تعجب تم تو میرا اور میرے باپ کا نام جانتے ہو اور سلام کا جواب نہین دیتے اونہون نے کہا ای مطرف ہم مردے ہین ہمارے نامۂ اعمال اعمال صالحہ سے لپیٹ دیئے گئے ہم اگر اسپر قدرت رکھتے کہ سلام کا جواب دین تو ہم اسکو دنیا و مافیہا کے بدلے لیتے مین نے اونسے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمہین برہنہ دیکھتا ہون اونہون نے کہا کہ ہمارے کفن پھٹ گئے اور ہماری طرف وہ چیز نہین پہونچی جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چھپا دین مینے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمہین جمع دیکھتا ہون اونہون نے کہا اسلئے کہ ہر قبر مین ستر مردے جمع ہوگئے ہین سو ہم بہت ہوگئے مینے کہا کیا تم شرماتے نہین کہ عورتین تمہارے ساتھ ننگون کو دیکھتی ہین

اونہون نے کہا اے مطرف بیشک موت کی تلخی اور اوسکے سکرات ہمسے ہماری عقلون کو لیگئے پس مرد نہین جانتا ہے کہ وہ مرد ہے نہ عورت جانتی ہے کہ وہ عورت ہے مینے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمکو اس رات مین دیکہتا ہون اور راتون مین کسیکو مینے اس جگہہ نہین دیکہا اونہون نے کہا یہ شب جمعہ ہے ہم اس رات کو نکلتے ہین پس ہم دیکہتے ہین کہ آیا ہماری اولاد اور گہر والے ہمکو یاد کرتے ہین اور ہماری نیت سے خیرات کرتے ہین جب مینے جانیکا ارادہ کیا تو اونہون نے کہا اے مطرف ٹہیر جا تجہسے ہماری ایک حاجت ہے مین نے کہا وہ کیا ہے اونہون نے کہا جبکہ جمعہ آوے تو تو لوگون مین وعظ کر اور اون سے کہہ کہ ہمارے کفن پہٹ گئے بدن بوسیدہ ہوگئے ہڈیان بوسیدہ ہوگئین ہمارے بال پریشان ہوگئے اور تم ہمکو بہول گئے پس تم ہمارے احوال پر رحم کرو اور اعمال صالحہ کے ساتہہ زندگی کو غنیمت جانو کیونکہ ہم اونکے چہوڑنے سے پشیمان ہوئے اس اثر سے کئی فائدے معلوم ہوئے ایک یہ ہے کہ مردون کے لئے جسم ہین کہ دکہائی دیتے ہین جیسا کہ مطرف نے اوس قوم کو دیکہا دوسرا یہ ہے کہ کفن بعد بوسیدگی کے اون جسمون کے ساتہہ باقی نہین رہتے جیسا کہ مطرف نے اونکو برہنہ دیکہا تیسرا یہ ہے کہ مردون کو ردسلام پر قدرت نہین ہے لیکن یہ بات اکثر حدیثون کے مخالف ہے جو کہ اونکے ردسلام مین وارد ہوئی ہین وجہ توفیق یہ ہے کہ وہ سلام کا جواب دیتے ہین مگر یہ اونسے بطور عبادت کے نہین ہوتا ہے جیسا کہ اونہون نے کہا کہ ہمارے نامۂ اعمال لپیٹ دئے گئے پس اونکے قول کے یہ معنی ہین کہ اگر ہم اسبات کی قدرت رکہتے کہ ردسلام کرین بطور ثواب کے تو ہم اوسکو دنیا ومافیہا کے عوض لیتے بلکہ وہ صرف بطور انس کے رد کرتے ہین جو کہ مومن کو اوسکے اقارب کے ساتہہ ہوتا ہے اونہون نے اس طور پر بہی مطرف کے سلام کا جواب نہ دیا وجہ اوسکی یہ ہے کہ اونکو اظہار حسرت منظور تہا بعض علماء نے ایک اور وجہ توفیق نہایت عمدہ بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اونہون نے جو اپنی عدم قدرت ردسلام پر بیان کی پس مراد اونکی ردسلام اوس چیز کے ساتہہ ہے کہ اوسکو زائر سنے اور حدیث شریف مین جو آیا ہے کہ وہ ردسلام کرتے ہین اس سے مراد ردسلام باخفا ہے کہ زائر اوسکو نہین سنتا چوتہا فائدہ یہ ہے کہ کفن بوسیدہ ہوجاتا ہے مردون کے پاس باقی نہین رہتا مگر ہان میت کے لئے بعد اوسکے کوئی کپڑا صدقہ دیا جاوے تو وہ باقی رہتا ہے اور میت اوس سے ستر کرتا ہے اسکو کفن دائمی کہتے ہین جیسا کہ دلالت

کرتا ہے اسپر اونکا قول کہ نہین پہونچا ہماری طرف وہ کپڑا جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چھپاوین پانچوان یہ ہے کہ مردے شب جمعہ کو جمع ہوتے ہین اور اپنی اولاد وغیرہ کے صدقہ و خیرات کے منتظر رہتے ہین چھٹا یہ ہے کہ موت کے بعد شہادت موت کی تلخی زمانہ دراز تک باقی رہتی ہے کہ جس سے ہوش حواس ٹھکانے نہین رہتے جیسا کہ کہا کہ وہ ہمارے عقول کو لیگئے ساتوان یہ ہے کہ مردون عورتون کی روحین اپنے اُنتہا اس کے ساتھ تمیز ہوتی ہین بعد موت کے جیسے کہ حالت حیات مین تمیز ہوتی تھین جیسا کہ مطرف نے کہا کہ ہم عورتون کو تمہارے ساتھ ننگا دیکھتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ مردے اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ زندے دنیا مین مشغول رہین اعمال صالحہ مین قصور کرین کیونکہ اونھون نے امور آخرت کو دیکھہ لیا اچھے برے کام کی جزا سزا کو سمجھہ بوجھہ لیا وہ چاہتے ہین کہ ہے جو ہوا سو ہوا اگر جو زندہ ہین وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع نہ کرین حیات مستعار کو غنیمت جانین اعمال صالحہ سے اپنی اوقات کو معمور رکھین ع گر از سیدیم تو باری برسی ۴ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نہین ہے کوئی قیمت واسطے بقیہ عمر مؤمن کے اور یہ اسلئے ہے کہ اگر قیامت کے دن اوسکے لئے دنیا و مافیہا ہو تو یہ اوس سے ایک گناہ بھی دور نکریگی اور اگر دنیا سے اوسکے واسطے گھڑی بھر کی عمر ہو پھر وہ نادم ہوا اور توبہ کرے تو برسون کے گناہون کو مٹا دیگی ف انقطاع عمل کے یہ معنی ہین کہ اوس عمل کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے جو کہ دنیا مین اوسپر مترتب ہوتا تھا رہا مجرد عمل سو یہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے بطور رغبت و شوق عبادت کے نہ بطریق تکلیف کے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کی نماز قبر مین اور تلاوت قرآن شریف بعض اولیاء کی قبر مین روایت کی گئی ہے چنانچہ اسکا ذکر آئندہ آویگا +

باب ۲۵ مراتب اعمار کے بیان مین

احاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو زندہ رکھتا ہے اللہ اسلام مین چالیس برس پھیر دیتا ہے اوس سے جذام و برص و جنون و خنق شیطان کو اور جسکو عمر دیتا ہے پچاس کی آسان کرتا ہے اوسپر حساب اور جسکو زندہ رکھتا ہے ساٹھہ برس دیتا ہے اسکو اللہ رجوع ہونا طرف اوس چیز کے جسکو وہ دوست رکھتا ہے اور جسکو زندہ رکھتا ہے ستر برس محبت رکھتے ہین اوس سے آسمانون والے یعنی حور اور جسکو عمر دیتا ہے اسی برس کی مٹا دیتا ہے اوس سے گناہ اوسکے

اور لکہتا ہے اوسکی نیکیون کو اور جبکو نوے برس کا ہوتا ہے ۹۰ بخشتا ہے اوسکے لئے وہ گناہ جو آگے ہو چکے ہین
اور ہوتا ہے وہ اللہ کا قیدی اوسکی زمین مین اور شفاعت قبول کیا جاویگا اپنے گہر والون مین اس سے
معلوم ہوا کہ طول عمر اسلام مین بعد بلوغ کے مومن کے حق مین اس سے بہتر ہے کہ جوان مر جاوے ۱۲ ابن مبارک
رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری
امت کی عمرین درمیان ساٹھہ کے ہین ستر تک یعنی اکثر امت کی عمرین یہ ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ساٹھہ
برس کے بعد مر گیا وہ اپنی عمر کو پورا کر چکا اور جو شخص اس سے پہلے مرا اوسکی عمر سے نقصان ہوا ۱۲ ابن ابی الدنیا
نے ایک ثقہ سے وہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
معترک منایا یعنی وقوع موت کا بکثرت مابین ساٹھہ کے ہے ستر تک اس سے معلوم ہوا کہ عمر اکثر امت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ساٹھہ کے ہے اور غایت اوسکی ستر ہے اور جس شخص کی عمر ستر سے زیادہ
ہوئی وہ بہ نسبت اوسکے قلیل ہے جیسا کہ حکیم ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
اقل امت میری ابناء سبعین ہین اور طبرانی نے کبیر مین بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا
روایت کیا ہے کہ اقل امت میری ستر کو پہونچے گی

باب موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنہ دین کے جائز ہے

امام مالک رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ گذریگا آدمی کسی آدمی کی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین اوسکی جگہہ ہوتا اس سے
معلوم ہوا کہ آخر زمانے مین سختیان ہونگی کہ ہر ایک کو ضرر پہونچاوینگی پس موت کی آرزو کریگا سو وہ اوس وقت
معذور سمجھا جاویگا ۱۲ امام مالک و بزار نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اللہم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین و
اذا اردت بالناس فتنۃً فاقبضنی الیک غیر مفتون ولا مضیع ولا مقصر یعنی الٰہی
مین تجہسے سوال کرتا ہون نیکیان کرنے برائیان چہوڑنے مساکین کی حب کا اور جبکہ تو ارادہ کرے لوگون
کے ساتہہ کسی فتنہ کا تو قبض کر مجہکو اپنی طرف اس حال مین کہ مین فتنہ مین نہ پڑون اور اس حال مین

کہ ضایع نہ کرون یعنی تیرے اور لوگون کے حقوق کو اور نہ اس حال مین کہ تقصیر کرون یعنی تیری اوامر و نواہی
مین ۴ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
ہے نہ نکلے گا دجال یہانتک کہ نہو گی کوئی چیز زیادہ محبوب طرف مؤمن کے اوسکی جان نکلنے سے ۳
امام مالک رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے فرمایا اللھم قد ضعفت قوتی
وکبرت سنی وانتشرت رعیتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مقصر یعنی الٰہی میری
قوت ضعیف ہوگئی میری عمر بڑہ گئی میری رعیت منتشر ہوگئی پس تو مجھے اپنی طرف قبض کر لے اس حال
مین کہ مین نہ ضائع کرنے والا ہون نہ تقصیر کرنے والا پس اوس مہینے سے تجاوز نہ کیا یہانتک کہ انتقال ہو گیا
۵ ابن عبد البر نے تمہید مین مروزی نے جنائز مین امام احمد نے اپنی مسند مین طبرانی نے کبیر مین علیم کندی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ابو عبس غفاری کے ساتھ تہا چہت پر اونہون نے ایک قوم
کو دیکھا کہ وہ وبا کے سبب سے کوچ کرے جاتی تہی پس ابو عبس نے کہا اے وبا تو مجھے اپنی طرف لیلے تین بار
اس کلمے کو کہا علیم نے اونسے کہا تم یہ کیون کہتے ہو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین فرمایا
کہ تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی پس نزدیک اسکے انقطاع ہے اوسکے عمل کا اور وہ پہیر نہین لایا جاویگا کہ
توبہ کرکے رضا طلب کرے ابو عبس نے کہا مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تہے
مبادرت کرو تم ساتھ موت کے چہ خصلتون سے حکومت بیوقوفونکی کثرت کمینونکی بیع حکم کی یعنی رشوت
لیکے حکم دینا ہلکا سمجہنا خون کا قطع رحم نوجوان لوگ کہ ٹہیراوینگے قرآن کو مزامیر آگے کرینگے آدمی کو تاکہ گاکر
مین سناوے اونکو قرآن گو سمجہہ بوجہہ مین اونسے نہایت کم ہو حاکم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ حکم بن عمرو نے کہا اے طاعون تو مجھے اپنی طرف لے لے پس اونسے کہا گیا کہ تم یہ کیون کہتے ہو حالانکہ تمنے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تہے تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی حکیم نے کہا مقرر
مینے سنا ہے جو تمنے سنا لیکن مین مبادرت کرتا ہون چہہ خصلتون سے بیع حکم کی کثرت کمینون کی حکومت
صبیان کی خونریزی قطع رحم نوجوان لوگ کہ آخر زمانے مین ہونگے ٹہیراوینگے قرآن کو مزامیر ۷ ابن سعد نے
طبقات مین حبیب بن ابی فضالہ سے روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے موت کا ذکر کیا پس گویا

اوسکی تمنا کی اونکے بعض اصحاب نے کہا تم کس طرح موت کی تمنا کرتے ہو بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نہین ہے واسطے کسی کے کہ تمنا کرے موت کی نہ نیک نہ بد اگر وہ نیک ہے تو زیادہ کریگا نیکی کو اور اگر بد ہے
تو رجوع کریگا پس اونہون نے فرمایا مین کیونکر موت کی تمنا نہ کرون حالانکہ مین اس سے ڈرتا ہون کہ پالیوین مجھکو
چہہ خصلتین گناہ کو ہلکا سمجھنا حکم کو بیچنا رحمون کو قطع کرنا کثرت کمینون کی نوجوان لوگ کہ ٹھیرا دین قرآن
کو مزامیر ۸ طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی مگر یہ کہ اوسکو وثوق ہو اپنے عمل کے ساتھہ پس جبکہ
تم دیکھو اسلام مین چہہ خصلتین تو تمنا کرو موت کی اور اگر تیری جان تیرے ہاتھہ مین ہو تو اوسکو چھوڑ دے
ضائع کرنا خون کا امارت صبیان کی کثرت کمینون کی امارت جاہلون کی بیچنا حکم کا نوجوان لوگ کہ ٹھیراوین
قرآن کو مزامیر ۹ ابن ابی الدنیا نے سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی
موت اونمین زیادہ تر محبوب طرف قرّا یعنی عُبّاد اوس زمانے کے سرخ سونے سے ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ قریب ہے کہ موت زیادہ تر محبوب ہوگی طرف مومن کے سرد پانی سے کہ ڈالا جاوے اوسپر شہد پھر
وہ اوسکو پی لے ۱۱ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ گذریگا جنازہ
اونمین پس کہیگا آدمی کاش مین اوسکی جگہہ ہوتا ۱۲ ابن سعد نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے
کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس مین اونکی عیادت کو آیا مینے کہا الٰہی شفا دے ابوہریرہ کو اونہون
نے کہا تو اسکو پھر نہ کہنا اور کہا قریب ہے ای ابوسلمہ کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت زیادہ تر محبوب
طرف ایک اونکے کی سرخ سونے سے اور قریب ہے ای ابوسلمہ اگر تو باقی رہا تھوڑا زمانہ تو آئیگا آدمی قبر پر پس
کہیگا ای کاش مین تیری جگہہ ہوتا ۱۳ امروزی نے جنائز مین مُرّہ ہمدانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
کہ عبد اللہ نے اپنے اور اپنے اہل کے لئے موت کی تمنا کی اونسے کہا گیا کہ تمنے اپنے اہل کے لئے تو موت کی
تمنا کی پھر تم اپنی جان کے لئے موت کی تمنا کیون کرتے ہو اونہون نے کہا اگر مین جان لون کہ تم اپنے اس
حال پر سلامت رہوگے تو مین اسکی تمنا کرون کہ تم مین بیس برس زندہ رہون ۱۴ امروزی نے ابی عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک وقت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے صُفّہ مین تھے اور اونکے

له اصل مین بجای طرح ہے
بیان پانچ کا ہے ایک گیا ہی ۱۲

تہمت مین فلان فلان دو عورتین صاحب منصب و جمال تہین اور اونسے اونکی اولاد نہایت خوبصورت
تہی کہ اتنے مین ایک چڑیا آئی اونکے سر پر بیٹھی چونچ کیا پہر اوڑ گیا اونہون نے اپنے ہاتہہ سے اوس کو
پہینکا یا پکڑا البتہ یہ کہ مر جاوے آل عبد اللہ کی بہو دو اونکے بچے مرجاوے زیادہ تر محبوب ہے طرف میرے
اس سے کہ یہ چڑیا مر جاوے ۵ امروزی نے قیس سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ کے بچے اونکے آگے
دوڑ رہے تہے پس کہا تم دیکہتے ہو انکو البتہ یہ زیادہ تر محبوب ہے مجہپر از روی مرنے کے انکی عدد سے جو کہ
جہاں سے ہو جنکی دن جمع ہے جُعل کی یہ ایک کیڑا ہے کہ نجاست کو لڑکا یا کرتا ہے ۶ حسن رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ تمہارے اس شہر مین ایک عابد تہا وہ مسجد سے نکلا جبکہ اوسنے اپنا پاؤن رکاب مین
رکہا تو ملک الموت اوسکے پاس آئے پس اوسنے اونسے کہا مرحبا مین تو تمہارا بہت مشتاق تہا اونہون
نے اوسکی روح قبض کر لی ۷ ابن سعد نے طبقات مین اور مروزی نے خالد بن معدان رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی جانور خشکی مین اور نہ دریا مین خوش کرے مجہے یہ بات کہ وہ میرا
فدیہ ہو جاوے موت سے اور اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ اوسکی طرف دوڑتے تو مجہسے اوسکی طرف
کوئی سبقت نہ کرتا مگر وہ آدمی کہ اپنی زیادتی قوت سے مجہپر غالب ہو جاتا ۸ ابو نعیم نے خالد رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا واللہ اگر موت کسی مکان مین رکہی ہوئی ہوتی تو مین اونسے اول ہوتا جو اوسکی
طرف سبقت کرتے ۹ عبدربہ بن صالح سے روایت کیا ہے کہ وہ مکحول پر اونکے مرض موت مین
داخل ہوئے پس اونہون نے اونسے کہا اللہ تمکو عافیت دے مکحول نے کہا ہرگز یون نہین ملنا
اوس سے جسکے عفو کی امید ہے بہتر ہے باقی رہنے سے اونکے ساتھ جنکے شر سے امن نہین ہے شیاطین
الانس اور ابلیس اور اوسکا لشکر ۲۰ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو مسہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
مینے ایک آدمی کو سنا کہ اوسنے سعید بن عبد العزیز تنوخی سے کہا اطال اللہ بقاءک یعنی دراز کرے اللہ
تمہاری بقا کو پس وہ خفا ہوئے اور کہا بلکہ جلدی پہونچاوے مجہکو اللہ طرف اپنی رحمت کے **ف**
اطال اللہ بقاءک کی دعا دینا نہ چاہئے کیونکہ یہ تحیۂ مشرکین ہے وہ کہا کرتے تہے کہ دس ہزار برس زندہ
رہ ۲۱ ابو نعیم نے عبیدہ بن مہاجر سے روایت کیا ہے کہا اگر کہا جاوے کہ جو کوئی اس ستون کو چہوئے گا

دو مرجاوینگے تو مین البتہ کہڑا ہونگا تاکہ اوسکو چہوٹن ۴۲ ابو عبید اللہ عبد الرحمن صنابحی سے روایت کیا ہی کہا دنیا بلاتی ہے طرف فتنہ کے اور شیطان بلاتا ہے طرف گناہ کے اور ملاقات اللہ کی بہتر ہے ان دونون کے ساتھ رہنے سے ۴۳ ابن ابی الدنیا نے عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ موت کی تمنا نہین کرتے تہے کہتے کہ مین ہر دن اتنی اتنی نماز پڑہتا ہون یہانتک کہ بہیجا طرف اونکے یزید بن ابی مسلم نے یعنی لوگون کو اور اونکو مشقت مین ڈالا اور ملے اوس سے جس چیز کو کہ ملے پہر کہنے لگے الہی لاحق کر تو مجہکو اخیار سے اور مت چہوڑ تو مجہے ہمراہ اشرار کے ۴۴ ام الدردار رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدمی اچہے حال پر مرتا تو ابو الدردار کہتے مبارک ہو تمکو ای کاش مین تیری جگہہ ہوتا ام الدردار نے اس باب مین اونسے کہا اونہون نے کہا کیا تو جانتی ہے ای احمق بیشک آدمی صبح کرتا ہے مومن اور شام کرتا ہے کافر اوسکا ایمان سلب کیا جاتا ہے حالانکہ اوسے خبر نہین فانا لھذا المیت اغبط منی لھذا بالبقاء فی الصلوۃ والصیام ۴۵ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن ابی الدنیا نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی نفس کہ خوش کرے مجہکو یہ بات کہ وہ میرا فدیہ ہو جاوے موت سے اور نہ نفس مکہی کا ۴۶ ابن ابی الدنیا اور خطیب نے اور ابن عساکر نے ابو بکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا واللہ نہین ہے کوئی نفس کہ نکلے محبوب تر طرف میرے میرے نفس سے جو یہ ہے اور نہ نفس اس مکہی اوڑنے والی کا پس لوگ گہبرا گئے کہا کیون اونہون نے کہا مین ڈرتا ہون اس سے کہ پاؤن ایسا زمانہ کہ طاقت نہ رکہون کہ حکم کرون اوسمین نیک بات کا اور نہ منع کرون بری بات سے اور اوس دن کون خیر خوبی ہوگی ۴۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن سعد و بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اونپر گزرا ابو ہریرہ نے اوس سے کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے اوسنے کہا بازار کا کہا اگر تجہسے ہو سکے کہ موت کو خریدے پہلے اس سے کہ تو لوٹے تو خرید کر ۴۸ ابن ابی الدنیا نے طبرانی نے کبیر مین ابن عساکر نے طریق عروہ بن رویم سے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ ایک شیخ تہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دوست رکہتے تہے کہ قبض کیے جاوین یہ دعا کیا کرتے تہے کہ الہی میری عمر بڑہ گئی اور میری ہڈی سست ہو گئی پس تو مجہے اپنی طرف قبض

کہ لے کہتے ہین کہ مین ایک دن مسجد دمشق مین نماز پڑہتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ قبض کیا جاؤن اتنے مین ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت آیا اور اوسپر سبز دواج یعنی بالاپوش تھا اوسنے کہا یہ کیا ہے جسکی تودعا کرتا ہے مینے کہا اور کس طرح دعا کرون اسنے کہا کہہ اللھم حسن العمل وبلغ الاجل یعنی الٰہی اچہا کر عمل کو اور پہونچادے اجل کو مینے کہا تو کون ہے اللہ تجہپر رحم کرے کہا مین رتابیل ہون جو کہ کہینچتا ہے حزن کو مؤمنین کے سینون سے پہر مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکہا۔

باب فضیلت موت کے بیان مین

علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ موت نہ عدم محض ہے نہ فناء صرف وہ تو فقط انقطاع ہے اوس تعلق کا جو روح کو بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور مفارقت وحیلولت ہے اون دونون کے درمیان مین اور بدلنا ہے ایک حال کا اور انتقال ہے ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابو نعیم نے بلال بن سعد سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی وعظ مین کہا کرتے تھے اسے اہل خلود اور اے اہل بقا تم نہین پیدا کئے گئے ہو فنا کے لئے تم تو خلود وابد کے واسطے پیدا کئے گئے ہو ولیکن تم نقل کئے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تم تو ابد کے لئے پیدا کئے گئے ہو ولیکن تم نقل کئے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے ایک نسخے مین بجای ابو نعیم کے یون ہے روی الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عمر بن عبد العزیز الخ

فصل موت مومن کا تحفہ ہے

تحفہ بر ولطف ومال نو کو کہتے ہین پس موت مومن بندے کے لئے احسان ولطف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دار اکدار سے اشرف جوار کی طرف اوسکو لیجاتا ہے ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تحفہ مؤمن کا موت ہے ابن ابی شیبہ نے مصنف مین مروزی نے جنائز مین طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا صاف دنیا گئی پس نہین بچی

اوس سے مگر تلخیت طلب پس موت تحفہ ہے واسطے ہر مسلمان کے ✤

فصل موت مومن کا ریحانہ ہے

دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت ریحانہ ہے مومن کا ف ریحانہ کے معنی رحمت راحت کے ہین

فصل موت مومن کی غنیمت ہے

دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت غنیمت ہے معصیت مصیبت ہے فقر راحت ہے غنا عقوبت ہے عقل ہدایت ہے اللہ سے جہل گمراہی ہے ظلم ندامت ہے طاعت آنکھہ کی خنکی ہے رونا اللہ کے خوف سے نجات ہے نار سے ہنسنا ہلاکت ہے بدن کی توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہین ورواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ ف غنیمت یہ ہے کہ کوئی چیز بلا مشقت حاصل ہو چونکہ موت سے اجر و ثواب ملتا ہے اسلئے اوسکو غنیمت فرمایا

فصل موت فتنہ سے بہتر ہے

امام احمد نے سعید بن منصور نے اپنے سنن مین بسند صحیح محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزین ہین کہ ابن آدم اونکو برا جانتا ہے مکروہ رکہتا ہے موت کو اور موت اوسکے لئے بہتر ہے فتنہ سے اور مکروہ رکہتا ہے کمی مال کو اور کمی اوسکی کمتر ہے واسطے حساب کے ۲ بیہقی نے شعب الایمان مین زرعہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دوست رکہتا ہے انسان حیات کو اور موت بہتر ہے اوسکے نفس کے لئے اور دوست رکہتا ہے انسان کثرت مال کی اور قلت مال کی کمتر ہے واسطے اوسکے حساب کے یہ حدیث مرسل ہے ۳ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نگاہ نہین رکہتا آدمی کے دین کو مگر اوسکا گڑہا یعنی قبر ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مبارک نے زہد مین مروزی نے ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی

غائب کہ انتظار کرے اوسکا مومن بہتر واسطے اوسکے موت ہے ۵ سعید بن منصور ابن جریر نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مومن مگر موت واسطے اوسکے خیر ہے اور نہین ہے کوئی کافر مگر موت شر ہے واسطے اوسکے پس جو شخص مجھے سچا نہ جانے تو بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما عند اللہ خیر للابرار یعنی جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے واسطے نیکون کے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین حاکم نے مستدرک مین طبرانی و مروزی نے جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی نفس نیک اور نہ بد مگر موت بہتر ہے واسطے اوسکے حیات سے اگر وہ نیک ہے تو مقرر اللہ تعالیٰ اسلئے فرمایا ہے وما عند اللہ خیر للابرار اور اگر بد ہے تو مقرر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۷ ابن ابی الدنیا نے جعفر احمر سے روایت کیا ہے کہا جو شخص کہ نہین ہے واسطے اوسکے موت مین خیر پس کوئی خیر نہین ہے اوسکے لئے حیات مین

فصل موت مومن کے لئے کفارہ ہے

ابو نعیم و بیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت کفارہ ہے واسطے ہر مسلمان کے ابن عربی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے

ف کفارہ اوس خصلت کو کہتے ہین جو کہ گناہ کو چھپا دے مٹا دے چونکہ موت کے وقت مومن کو درد وایذا ہوتا ہے پس یہ تکلیف اوسکے گناہون کو مٹا دیتی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ موت کفارہ اسلئے ہے کہ میت اسمین آلام واوجاع کی ملاقات کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا کانٹے اور اوسکے مافوق کی مگر مٹا دیتا ہے اللہ اوس سے سبب اوسکے گناہون اوسکے سے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ موت کے کہ ایک سختی اوسکی سختیون سے سخت تر ہے تین سو ضرب تلوار سے

فصل موت مومن کا سرور ہے

ابن ابی الدنیا نے مالک بن مغول رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اول

مروی ہو کہ مومن پر داخل ہوگا وہ موت ہے اسلیئے کہ اللہ کی کرامت اور اوسکا ثواب دیکھیگا ۴ محارب بن دثار سے
مروی ہے کہا مجہسے خیثمہ نے کہا کیا تجہے موت خوش کرتی ہے مینے کہا نہین کہا مین نہین جانتا ہون کسی کو
کہ موت اوسکو خوش نکرے مگر منقوص عبد اللہ بن احمد نے زوائد زہد مین اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ خیثمہ
نے کہا بیشک یہ تجہہ مین البتہ بڑا نقص ہے ❁

فصل موت مومن کو محبوب ہے

ابن سعد نے طبقات مین بیہقی نے شعب الایمان مین ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
مین فقر کو دوست رکہتا ہون واسطے تواضع اپنے رب کے اور دوست رکہتا ہون موت کو واسطے اشتیاق
اپنے رب کے اور دوست رکہتا ہون مرض کو واسطے مٹانے گناہ اپنے کے ۱۳ ابن سعد ابن ابی شیبہ احمد نے زہد
مین ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا تم کیا دوست رکہتے ہو اوس شخص کے
لیئے جسکو تم دوست رکہتے ہو کہا موت لوگون نے کہا پس اگر وہ نمرے کہا یہ کہ کم ہو مال اوسکا اور اولاد
اوسکی ۱۴ ابن ابی شیبہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین اپنے دوست کے
لیئے یہ تمنا کرتا ہون کہ کم ہو مال اوسکا اور جلد ہو موت اوسکی ۱۴ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے
ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین بہیجا میری طرف میرے بہائی نے کوئی ہدیہ کہ زیادہ
تر محبوب ہو طرف میرے سلام سے اور نہین پہنچی مجہکو اوس سے کوئی خبر کہ پسندیدہ تر ہو مجہکو اوسکی موت سے
عبدالله ۱۵ ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد العزیز تیمی سے روایت کیا ہے کہا کہ عبد الاعلیٰ تیمی سے کہا گیا کہ تم کیا
چاہتے ہو اپنے نفس کے واسطے اور اونکے واسطے جنکو تم دوست رکہتے ہو اپنے اہل سے کہا موت
۱۶ طبرانی نے ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے الٰہی تو محبوب کر موت کو طرف اوس شخص کے جو کہ جانتا ہے مین تیرا رسول ہون ۱۷ حکایت
مروی ہے کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اونکی روح قبض کرین حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت کیا دیکہا تو نے کسی خلیل کو کہ قبض کرے روح اپنے خلیل کی
پس ملک الموت اپنے رب کی طرف چڑہ گئے پس فرمایا کہ تو اوس سے کہدے کیا دیکہا تو نے کسی خلیل کو

کہ اپنے خلیل کی ملاقات کو ناخوش رکھے پھر ملک الموت لوٹ گئے آئے حضرت ابراہیم نے کہا تو میری روح ابھی گھڑی قبض کر لے ۸ اصبہانی نے ترغیب میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے اونسے فرمایا اگر تو میری وصیت یاد رکھے تو چاہیے کہ نہو کوئی چیز محبوب تر طرف تیرے موت کے ۹ ابن سعد نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جب کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو کہا دوست آیا حاجت پر فلاح نہ پائی اوسنے جو نادم ہوا احمد ہے اللہ کے لئے جو کہ مجھے فتنہ سے پہلے لیگیا ۱۰ سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین تمنا نہین کرتے موت کی مگر تین ایک وہ آدمی جو کہ مابعد موت سے جاہل ہے یا وہ آدمی کہ اللہ کی قدرون سے بھاگتا ہے یا مشتاق کہ اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے ۱۱ حبان بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف دوست کے پہنچا تا ہے ۱۲ ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا علامت شوق کی حب موت کی ہے مع راحت کے ۱۳ بعض نے کہا مشتاق احساس کرتے ہین حلاوت موت کو نزدیک اوسکے وارد ہونیکے اسلئے کہ کشف کیا جاتا ہے واسطے اونکے روح وصول سے جو کہ شیرین تر ہے شہد سے ۱۴ ابن عساکر نے حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ شوق اعلی درجات اور اعلی مقامات ہے جبکہ بندہ اوسکو پہونچتا ہے تو موت کی جلدی کرتا ہے واسطے شوق کے اپنے رب کی طرف اور اوسکی ملاقات کے واسطے اور اوس کی طرف دیکھنے کے ۱۵ ابو عتبہ خولانی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا کہ عبداللہ بن عبدالملک وبا سے بھاگ کر نکل گیا اونہون نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مین گمان نہین کرتا تھا کہ مین باقی رہون یہانتک کہ ایسی بات سنون کیا نہ خبر دون مین تمکو اون خصلتون سے کہ جنپر تمہارے اخوان تھے اول یہ کہ لقای الٰہی محبوب تر تھی طرف اونکے شہد سے دوسرے وہ دشمن سے نہین ڈرتے تھے تھوڑے ہون یا بہت تیسرے وہ نہین ڈرتے تھے دنیا کی حاجت سے اونکو اللہ تعالیٰ کے ساتھ وثوق تھا کہ وہ اونکو رزق دیگا چوتھے اگر طاعون اونپر نازل ہوتے تو وہ نہین جاتے یہانتک کہ جاری کرے اللہ اونمین جو جاری

کر چکا ۶ | ابونعیم نے حلیہ مین ابن عبد ربہ سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے مکحول سے کہا کیا تم دوست رکھتے ہو جنت کو کہا وہ کون ہے کہ جنت کو دوست نہ رکھے کہا تو پھر تو موت کو دوست رکھہ کیونکہ تو ہرگز جنت کو نہ دیکھیگا یہانتک کہ تو مرے ۷ | عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی زکریا کہا کرتے تھے کہ اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان اس بات کے کہ سو برس کی عمر دیا جاؤن طاعت الٰہی مین اور اس بات کی کہ آج کے دن قبض کیا جاؤن یا اس گھڑی مین تو مین یہ اختیار کرون کہ قبض کیا جاؤن آج کے دن یا اس گھڑی مین واسطے شوق کے طرف اللہ تعالیٰ کے اور طرف اوسکے رسول کے اور طرف صالحین کے اوسکے بندون سے ۸ | ابونعیم ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ابو عبید اللہ خباجی [۱۵] کو سنا کہ کہتے تھے اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان اس بات کے کہ دنیا میرے لئے ہو اوس دن سے کہ پیدا کی گئی اوسمین حلال عیش آرام کرون قیامت کے دن اوس سے پوچھا نہ جاؤن اور درمیان اس بات کے کہ میری جان اس گھڑی نکل جاوے تو مین یہی اختیار کرون کہ میری جان اس گھڑی نکل جاوے کیا ہم اس بات کو دوست نہ رکھین کہ ملاقات کرین اوسکی جسکی ہم طاعت کرتے ہین ۹ | ابن مبارک امام احمد نے زہد مین حبان بن جبلہ سے روایت کیا ہے کہ ابوذر اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جنتی ہو موت کے لئے اور آباد کرتے ہو اُجاڑ کے لئے اور حرص کرتے ہو اوس چیز پر جو فنا ہوگی اور چھوڑتے ہو اوس چیز کو جو باقی رہیگی خبردار بہتر مکروہات تین ہین موت مرض فقر اور امام احمد نے زہد مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا خبردار بہتر دو مکروہ فقر و موت ہین ۱۰ | ابن مبارک نے ابو عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے مجلس ابوالاعور سلمی مین کہا واللہ نہین پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ محبوب ہو طرف میرے موت سے پس ابوالاعور نے کہا البتہ ہونا میرا مثل تیرے زیادہ محبوب ہے طرف میرے سرخ اونٹون سے ✤

فصل موت مومن کے لئے راحت ہے

۱ بخاری و مسلم نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جنازہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے گزرا آپ نے فرمایا مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مستریح کیا ہے اور

[۱۵] [illegible]

مستراح منہ کیا ہے فرمایا بندۂ مومن دنیا کے رنج وایذا سے راحت پاتا ہے طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اور فاجر آرام پاتے ہین اوس سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور ۲ ابن ابی شیبہ نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہے کہا ایک جنازہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ پر سے گزرا اونہون نے کہا اوسنے آرام پایا یا اوس سے راحت مین ہوئے ف اللہ کے بندے اوسکے مرنیسے اسلئے راحت پاتے ہین کہ اگر وہ فعل منکر سے اوسکو منع کرتے ہین تو اونسے دشمنی کرتا ہے ایذا پہونچاتا ہے اور اگر چپ رہین تو اونکے دین دنیا کا ضرر ہے اور شہر و درخت و جانور اسواسطے راحت پاتے ہین کہ اوسکے شومی کے سبب سے اللہ تعالیٰ بارش روک دیتا ہے جو کہ مایۂ حیات زمین ونبات وحیوان ہے جبکہ وہ مرگیا اور اوسکی شومی دور ہوئی تو پانی برسنے لگا سب نے حیات تازہ پائی چین وآرام سے گزرنے لگی ۳ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کیا نہین ہے واسطے مومن کے راحت ورمی اللہ کی ملاقات کے ۴ ابن مبارک نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رشک نہین کیا مینے کسی شئی کا بسبب کسی شئی کے مثل مومن کے اوسکی لحد مین کہ اللہ کے عذاب سے امن مین ہوا اور دنیا کی ایذا سے راحت پائی اور ابن ابی شیبہ نے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ نہین ہے کوئی چیز بہتر واسطے مومن کے اوسکی لحد سے کہ دنیا کے ہموم سے راحت پائے اور عذاب اللہ سے امن مین ہوا ۵ ابن مبارک نے ہیثم بن مالک سے روایت کیا ہے کہا ہم نزدیک الشعر بن عبدہ کے باتین کرتے تھے اور نزدیک اونکے ابو عطیہ مذبوح تھے لوگون نے عیش آرام کا ذکر کیا پس کہا کہ زیادہ تر لوگون کا عیش مین کون ہے کہا فلان فلان الشعر نے کہا اے ابو عطیہ تم کیا کہتے ہو اونہون نے کہا مین تمکو خبر دیتا ہون اوس شخص سے کہ وہ اوس سے زیادہ تر عیش مین ہے ایک جسم ہے قبر مین کہ عذاب سے امن مین ہو چکا ۶ ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سے روایت کیا ہے کہا موت مین راحت ہے واسطے مومن کے دنیا کی سختیون سے اگرچہ موت صاحب غصص وکرب ہے ۷ محمد بن زیاد سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی بعض حکما سے کہ اونہون نے کہا البتہ موت سہل تر ہے عاقل پر زلت عالم غافل سے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تھا

یعنی لغزش

کہ موت راحت ہے واسطے عابدون کے ۹ حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ الملک الموت سے فرماتا ہے توجا طرف میرے دوست کے اور اوسکو لے آ اسلئے کہ مینے آرام و تکلیف کے ساتھہ اوسکا تجربہ کیا ہے اور پایا مین نے اوسکو اوس جگہہ کہ چاہا مینے پس تو اوسکو میرے نزدیک لے آ تاکہ مین اوسکو راحت دون ہموم دنیا اور اوسکے غموم سے الحدیث ف نیک آدمی کو مرنیسے راحت حاصل ہوتی ہے دنیا کے رنج و غم فکر و ہم سے امن مین ہوجاتا ہے نعیم جنت جوار رحمت مین جابستا ہے اور فاسق فاجر ظالم بددین کے مرنیسے خلق کو آرام ملتا ہے اسی مضمون کو کسی نے خوب نظم کیا ہے ع

تو چنان زی کہ چو میری برہی	نہ چنان گر تو بمیری برہند

حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ع

چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کسرا	غبار خاطری از رہگذار ما نرسد

کسی اور نے کہا ع

یاد داری کہ وقت زادن تو	ہمہ خندان بدند و تو گریان
آنچنان زی کہ وقت مردن تو	ہمہ گریان بوند و تو خندان

فصل دنیا مومن کا قیدخانہ کافر کی جنت ہے

۱ ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا مومن کا قیدخانہ اور اوسکا قحط ہے پس جبکہ دنیا سے جدا ہوا تو اوسنے قیدخانہ اور قحط کو چھوڑ دیا ۲ ابن مبارک نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا کافر کی جنت ہے اور مومن کا قیدخانہ ہے اور نہین ہے مثل مومن کے جسوقت کہ اوسکی جان نکلتی ہے مگر مانند مثل اوس آدمی کے کہ تہا وہ قیدخانہ مین پہر وہ اوس سے نکالا گیا پس چلنے پہرنے لگا زمین مین اور اوسمین کشادہ ہوگیا ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا قیدخانہ مومن کا ہے اور جنت کافر کی پس جبکہ مومن مرجاتا ہے تو اوسکی راہ خالی ہوجاتی ہے چرتا ہے جہان چاہتا ہے ۴ ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوذر بیشک دنیا قید خانہ مؤمن کا ہے اور قبر اوسکا امن ہے اور جنت اوسکی جای بازگشت ہے اے ابوذر بیشک دنیا جنت ہے کافر کی اور قبر ہے عذاب اوسکا اور آگ جای بازگشت ہے اوسکی ٥ ابن لال نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے صاف نہین ہوتی کیونکر ہو وہ تو اوسکا قید خانہ اور اوسکی بلا ہے ٥ النسائی طبرانی ابن ابی الدنیا نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ مرجاوے اور اوسکے لئے نزدیک اللہ کے خیر ہو وہ دوست رکھے اس بات کو کہ تمہاری طرف لوٹ آوے اور اوسکے لئے نعیم دنیا ہو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے مگر شہید پس بیشک وہ دوست رکھتا ہے کہ رجوع کرے پھر دوبارہ مارا جاوے اسلئے کہ دیکھتا ہے ثواب اللہ سے واسطے اپنے یعنی سوای شہید کے اور کوئی جسکے لئے اللہ تعالی کے نزدیک خیر ہے ہرگز دنیا مین آنا نہ چاہے گا اسی مضمون کو کسی نے خوب نظم کیا ہے ٥

نسبت دنیا بزندان بس ہمین کز بہر آن		ہر کہ شد آزاد ہیل باز گردیدن نداشت	
وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست	٥	رو پس نکرد ہر کہ ازین خاکدان گذشت	

ف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ دنیا کو مومن کا سجن ٹھیرایا تو یہ اس بات کا مفید ہے کہ مومن موت کے وقت تنگی سے فراخی کی طرف نکلتا ہے اور اوسکی منزل دنیا چھوڑنے کے بعد نہایت وسیع اور اوسکا حال بہت اچھا ہوتا ہے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تشبیہ نہین دی مینے بنی آدم کے نکلنے کی دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اپنی ماں کے پیٹ سے اوس غم و تاریکی سے طرف راحت دنیا کے ف دنیا کو مؤمن کے لئے قید خانہ کافر کے واسطے بہشت کرنے مین ایک سوال مشہور ہے وہ یہ ہے کہ بہتیرے مومن دنیا مین سعت و نعیم مین اور بہتیرے کافر تنگیں و مصیبت مین ہین اسکے جواب مین دو امر ہین ایک تو یہ ہے کہ دنیا مومن کے حق مین باعتبار تکالیف شرعیہ اور اوسکے

ساتھہ مقید ہونیکے اور فعلاً وترکاً نفس سے لڑائی کرنیکے قید خانہ ہے اور کافر مطلق العنان ہے اوامر ونواہی کے ساتھہ مقید نہین ہے گویا وہ جنت مین ہے کیونکہ تکالیف اوس سے مرفوع ہوگئی ہین دوسرے یہ ہے کہ مومن باعتبار اپنے انجام کار کے کہ وہ جنت مین ہوگا نہرین جاری ہونگی عمدہ عمدہ محل رہنے کو ملینگے حورین صحبت کے لئے دیجاینگی خدم حشم بہت کچھہ ہونگے چہرہ پر اور مکانون پر نور ہوگا جمال الٰہی کی تجلی ہوگی اسکے سوا اور بہت سے امور ہین جو کہ حصر مین نہین آسکتے بلکہ خطرہ قلب کے قید مین نہین سماتی پس وہ اس اعتبار سے گویا قید خانہ مین ہے کیونکہ نعمت فانی دولت باقی کو نہین پہونچتی ہے اگر مومن کے لئے کچھہ نہو مگر خلود ہوا ور ہر ایک سے استغنا ہر دروازے سے فرشتے سلام کرتے ہوئے داخل ہون ولدان وغلمان بکھرے موتیون کے مثل پیالے آبخورے لئے ہوئے اوسکے ارد گرد پھرتی ہون اور وہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھا ہو زرابی مبثوثہ اکواب موضوعہ ہون تکیے صف کے صف لگے ہون پرندون کا گوشت ملتا ہو جسکے کہانے کو جی چاہے عمدہ عمدہ میوے موجود ہون نعیم نامحصور اور لذائذ غیر معدود ہون اور باوجود اس سب کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہو تو صرف یہی سب کچھہ اوسکے لئے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور دنیا اس اعتبار سے اوسکے حق مین قید خانہ ہی ہے گو مال مین برابر قارون کے اور عزت مین مثل فرعون کے اور جبروت مین نمرود ہی کی طرح کیون نہو اور اپنی امثال واقران پر قاہر اور قرون کا استیصال کیون نکرتا ہو اور اگرچہ اکوان اوسکے لئے ذلیل اور حیوان اوسکے فرمان بردار ہون بلکہ بفرض محال اگر دولت وجاہ دنیا سے مثل سلیمان علیہ السلام کے اوسکے ہاتھہ مین آجاوے تو بھی بہ نسبت اون چیزون کے جو اوسکو آخرت مین حاصل ہونگی وہ اوس شخص کے مثل ہے جو کہ تاریکی قید خانے اور داروغہ جیلخانہ کے قید مین ہے کیونکہ دار حیوان دار آخرت ہے نہ یہ خاکدان فنانشان اور کافر باعتبار اوسکے کہ جو اوسکو آخرت مین نصیب ہوگا یعنی جہنم مین جلے گا چیخے چلائے گا ویل وثبور پکاریگا آگ کی تہ مین جلے سہنے گا گرم پانی پیپ لہو پئے گا درکات جحیم اور انواع عذاب الیم مین ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا اوسکو یقین ہوگا چمڑا جبکہ پک جاویگا تو اور کھال بدل کے اوسکو عذاب کیا جاویگا اور ہمیشہ اسی طرح ہوا کریگا جہنم کے

سانپ بچھو کاٹا کرینگے اسکے سوا اور بہت سے عذاب انواع واقسام کے ہوتے رہینگے اگر وہ اس عالم مین تنگ سے تنگ قید خانے اور بڑی سی بڑی تنگی اور سخت سے سخت بلا مین مبتلا ہو اور آگ مین جلتا ہو بہ نسبت اوسکے مآل کار کے جو کہ کفر ومعاصی کی وجہ سے اوسکو حاصل ہوا اور مستحق خلود جحیم وعذاب مہین الیم کا ٹہیرا گویا وہ یہان بڑی سی بڑی جنت اور بلند سے بلند رتبے مین ہے **ف** مؤمن کے لئے دنیا کا قید خانہ ہونا اسلیئے ہے کہ جب تک وہ دنیا مین ہے تب تک اوامر الٰہی مین کمی کرنے اور مناہی کے مرتکب ہونے سے ممنوع ہے اور ان دونون باتون سے نجات بدون اسکے کہ دنیا سے جدا ہو میسر نہین ہو سکتی پس وہ گویا فتن ومصائب دنیا کے قید خانہ مین محبوس ہے مثلاً دشمنون کا دفع کرنا اونسے مدارات کے ساتھ پیش آنا دوستون سے تلطف کرنا اونسے خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنا اپنے حقوق سے درگذر اونکے حقوق پورے پورے ادا کرنا حتی الامکان اونکی بہلائی چاہنا اونکی رفع فکر ومحن مین مصروف رہنا اوسکے سوا اہل وعیال کے لئے حلال روزی کمانا اوسکی تحصیل مین ایذا او مشقت اوٹھانا حاکم کا حق اچھی طرح سے ادا کرنا دل زبان جوارح سے اوسکی خیرخواہی کرنا خلوت وجلوت مین اوسکے لئے حسن توفیق وخاتمہ بخیر کی دعا مانگنا اوسکی فکر سے افسردہ اوسکی خوشی سے خوش جو خلاف شرع نہو ہونا اگر قدرت ہو تو صراحۃً یا کنایۃً حسب موقع ومحل اوسکے کان تک ایسے امور کا پہونچا دینا جنسے دنیا مین نیکنامی خلق خدا کو راحت ہو آخرت کی بدنامی اور اوسکے مواخذے سے نجات نصیب ہو ۵

خواہم کہ آن تازہ گل از روی نصیحت	گوینم کہ با ہر خس وخارے نہ نشیند
لکن بہ طریقے کہ زما خاک نشینان	بر خاطر او ہیچ غبارے نہ نشیند

غرضکہ اس قسم کے ہزارہا امور ہین جنمین مؤمن کی جان پہنسی ہوئی ہے علاوہ اسکے اور فتن و آفات دین دنیا کے جو کہ مثل بارش باران کے شب وروز برس رہے ہین اونکا تو کچھ حساب وشمار ہی نہین ہے خصوصاً اس زمانہ پر آشوب مین اونسے محفوظ رہنا بغایت دشوار ہو گیا ہے اگر کوئی اتفاقاً بفضل عنایت الٰہی بچ بہی گیا مگر ہوا تو ضرور ہی لگ جاتی ہے آگ سے بچا تو بچا لیکن دہوان تو پہونچ ہی جاتا ہے الا من عصمہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اسی قسم کی تکلیف وبلا سے مقابلہ رہتا ہے

ایک نئی طرحکا بجاد لپیش ہوتا ہے ؎

روز ہنگامۂ بیداد ہے باللہ اعوذ
یار کیا ہے کوئی جلاد ہے باللہ اعوذ

ہان جبکہ روح قالب سے پرواز کر جاتی ہے تو یہ سارے جہگڑے بکہیڑے طے ہوجاتے ہین محنت مشقت سعی سفارش خوشامد درآمد شکر و شکایت کے دفتر لپیٹ دئے جاتے ہین اگرچہ ع ایک جان کا زیان ہے سوایسا زیان نہین ٭ بلا سے جان گئی گئی مگر چین تو ملا راحت تو نصیب ہوئی اہل وعیال کی اینچ کہینچ حق ناحق حکام کی کشاکش دوست آشنا خویش و بیگانہ کی شکایت سے تو بچے دشمنون کے شماتت و داؤ بازی سے تو امن ملا حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ مین موت ہزار درجہ حیات سے بہتر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکے حق مین وارد ہوا ہے کہ آدمی قبر پر سے گذریگا تو کہیگا کاش مین اسجگہ ہوتا منصور فقیہ رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

قد قلت اذ مدحوا الحیاة فاسرفوا
فی الموت الف فضیلة لا تعرف

منها امان لقائه بلقائه
وفراق کل معاشر لا ینصف

کسی اور نے کہا ہے ؎

من کان یهوی ان یعیش فاننی
حقا احب بان اموت فاعتقا

فی الموت الف فضیلة لو انها
عرفت لکان سبیله ان یعشقا

لیکن مدار اس فضیلت کا اوسی موت پر ہے جسمین خاتمہ بالخیر ہو اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرة آمین بجاه عریض الجاه سیدنا ومولانا محمد وآله وصحبه صلی الله وسلم علیه وعلیهم اجمعین الی یوم الدین ٭

فصل نابینا موت کے وقت بینا ہوجاتا ہے

شرح برزخ مین ذکر کیا ہے کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ کی بینائی پہیر دی گئی جبکہ وہ مرے مروی ہے کہ نابینا بندہ جبکہ مرتا ہے تو مرتے وقت اوسکی بینائی پہیر دیجاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت مین مومنین مین سے کوئی اندہا نہوگا اسمین اختلاف ہے کہ مومن نابینا موت

کے وقت بینا ہو جاویگا پھر حشر مین اندہا ہوگا یا نہین اصح یہی ہے کہ وہ اندہا نہوگا بلکہ بصیر ہوگا ﴿

باب ۹ ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان مین

ا ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنے والی لذتون کا وہ موت ہے ابو نعیم نے حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۲ بزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنیوالی لذتون کا پس بیشک نہین یاد کیا اوسکو کسی نے کسی تنگی مین عیش سے مگر وہ کشادہ کر دیگی اوس تنگی کو اوسپر اور نہ کسی فراخی مین مگر وہ تنگ کر دیگی اوس فراخی کو اوسپر ۳ ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا مؤمنین کا زیادہ تر دانشمند ہے فرمایا بہت یاد کرنے والا اونکا واسطے موت کے اور بہت اچھی تیاری کرنیوالا اونکا واسطے مابعد موت کے وہی ہین دانشمند ۴ ترمذی ابن ماجہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل وہ ہے جسنے مؤدب کیا اپنے نفس کو اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ ہے جسنے اپنے نفس کو اوسکی ہوی کا تابع کیا اور تمنا کی اللہ پر ۵ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر موت کا پس بیشک وہ دور کرتا ہے گناہون کو اور بے رغبت کرتا ہے دنیا مین پس اگر یاد کروگے اوسکو وقت غنا کے تو وہ اوسکو ہدم کر دیگی اور اگر یاد کروگے اوسکو وقت فقر کے تو وہ راضی کر دیگی تمکو تمہارے عیش کے ساتھہ ۶ عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس پر کہ بلند ہوئی تھی اوسمین ہنسی پس آپ نے فرمایا ملاؤ تم مجلس تمہاری کو ساتھ مکدر کرنے والی لذتون کے صحابہ نے عرض کیا کیا ہے مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت ۷ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو ایک شیخ نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی پس فرمایا بہت کر ذکر موت کا وہ تجھکو اپنے ماسوا سے غافل

یعنی ہادم اللذات ترمذی منہ

ع حدیث کا لفظ دان نفسہ ہے مراد بہا استعبدہا وقیل حاسبہا

کریگی ۸ ابن ابی الدنیا بیہقی سنے شعب الایمان مین زید سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جبکہ اپنے اصحاب سے غفلت دیکھتے تو آواز بلند اونکو پکارتے کہ آئی تمکو موت اس حال مین
کہ وہ ثابت لازم ہے یا ساتھہ شقاوت کے اور یا ساتھہ سعادت کے ۹ بیہقی نے وضین بن عطا رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ معلوم فرماتے لوگون سے موت
کی غفلت تو تشریف لاتے پس دروازے کے دونون بازو پکڑتے پہر تین آواز دیتے ای لوگو اے
اہل اسلام آئی تمکو موت اس حال مین کہ ثابت لازم ہے آئی موت ساتھہ اوس چیز کے کہ آئی ساتھہ
اوسکے آئی ساتھہ روح وراحت اور رجوع مبارک کے واسطے اولیاء رحمن کے اہل دار الخلود سے
کہ جنکی سعی اوسمین تہی اور اونکی رغبت اوسکے واسطے تہی خبردار ہر سعی کرنیوالے کے لئے ایک غایت
ہے اور غایت ہر ساعی کی موت ہے سابق ہے یا مسبوق ۰ طبرانی نے عمار رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے موت وعظ کرنے والی ف
شرح برزخ مین کہا ہے کہ امر موت دنیا کی ہر شدت سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ اگر ایک بال کا درد جو کہ موت کے وقت ہوتا ہے آسمانون اور زمین کی
خلق پر رکہا جاوے تو سب کی سب مر جاوے پہر جو آدمی کہ موت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا
مین مشغول ہونیکے لئے فارغ نہوگا اور اس وقت کی تیاری کے لئے دنیا کی سختیون کا تحمل کریگا
کیونکہ جو شخص دو بلاؤن مین مبتلا ہوتا ہے تو وہ آسان کو اختیار کرتا ہے پس وہ کسی دوسرے واعظ
کے وعظ کا محتاج نہوگا ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے موت کو
پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب وہموم سہل ہوگئے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی مصیبت بمقابلہ مصیبت
موت نہایت آسان ہے جس شخص نے اوسکی شدت کو پہچان لیا اوسپر یہ مصیبت سہل ہوگئی ۱ طبرانی
نے روایت کیا ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا کوئی شہداء کے ہمراہ محشور ہوگا فرمایا ہان وہ شخص
کہ یاد کرتا ہے موت کو دن رات مین بیس بار سدی نے کریمہ خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم
ایکم احسن عملا کی تفسیر مین کہا ہے کہ بہت یاد کرنیوالا تمہارا واسطے موت کے اور بہت اچھی تیاری

کرنیوالا اوسکے لئے اور بہت ڈرنے والا اور پرہیز کرنیوالا واخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۲ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کا ذکر ہوا پس اوسپر ثنا کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس طرح ہے یاد کرنا اوسکا موت کو پس اوس سے اسکا ذکر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا نہین ہے جیسا تم ذکر کرتے ہو ابن ابی الدنیا بزار نے بھی انس رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے موصولا روایت کیا ہے اور طبرانی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۳ البعض نے کہا ہے جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہے وہ تین چیز کے ساتھہ اکرام کیا جاتا ہے تعجیل توبہ قناعت قلب نشاط عبادت اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہے اوسکو تین چیز کے ساتھہ عقاب کیا جاتا ہے تاخیر توبہ کی ترک رضا بکفایت تکاسل عبادت مین تیمی نے کہا دو چیزون نے لذت دنیا کو مجھسے قطع کردیا یاد موت اور یاد کھڑے ہونے کی روبرو اللہ تعالی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴ البعض نے کریمہ ولا تنس نصیبک من الدنیا کی تفسیر مین کہا ہے کہ وہ کفن ہے اسکے پہلے ہے وابتغ فیما آتاک اللہ الدار الآخرۃ یعنی اللہ تعالی اسنے جو تجھے دنیا دی ہے تو اوسمین جنت طلب کر دنیا کو ایسے کامون مین صرف کر کہ وہ تجھے جنت کی طرف پہونچادین اور اسکو مت بھول کہ تو اپنا سارا مال چھوڑ جاویگا مگر حصہ تیرا کہ وہ کفن ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ع

نصیبک مما تجمع الدھر کلہ	رداآن تلوی فیہما وحنوط

یعنی تیرا حصہ اوس سے جسکو تو تمام عمر جمع کرتا ہے دو چادرین ہین جنمین تو لپیٹا جاویگا اور حنوط یعنی کافور وغیرہ خوشبو جو میت کو ملی جاتی ہے ۵ ابو نعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کیا ہے کہ مین موت کو محبوب نہین رکہتا فرمایا کیا تیرے لئے مال ہے کہا ہان فرمایا تو اوسکو آگے بھیج اسلئے کہ مومن کا دل اپنے مال کے ساتھہ ہے اگر اوسنے مال کو آگے بھیجدیا تو دوست رکھیگا کہ وہ اوس سے جا ملے اور اگر اوسکو پیچھے چھوڑا تو دوست رکہتا ہے کہ اوسکے ساتھہ پیچھے رہے ۶ سعید بن منصور نے ابو الدرداء

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا موعظہ بلیغ اور غفلت سریع ہے کافی ہے موت وعظ کرنیوالی اور
کافی ہے زمانہ جدائی ڈالنے والا آج گھر دن مین اور کل قبرون مین ۷ ابن ابی الدنیا نے رجاء بن حیوہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بہت نہین کیا کسی بندے نے ذکر موت کا مگر چھوڑ دیا فرح وحسد کو
۸ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا جسنے بہت کیا ذکر موت کا کم ہوا حسد اوسکا اور کم ہوئی فرح اوسکی ف خوشی دنیا مین سم قاتل
ہے کہ رگون مین سرایت کرتا ہے پھر خوف وحزن اور موت کی یاد اور اہوال قبر دل سے کوچ کر جاتے ہین
کذا فی جواہر المجالس ۹ ابن ابی شیبہ نے امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے بیہقی نے
شعب الایمان مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کافی ہے موت بے رغبت کرنیوالی دنیا مین اور رغبت دینی والی آخرت مین ۱۰ طبرانی
نے طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اے طارق تو تیاری کر موت کے لئے سوتے سے پہلے ۱۱ ابن ابی شیبہ نے عون بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی کہ اوتارے موت کو اوسکی جگہہ مین جیسا کہ حق ہے مگر وہ
بندہ جو کہ شمار نہ کرے کل کو اپنی اجل سے بہت سے استقبال کرنیوالے ہین دن کے کہ اوس کو پورا
نکرینگے اور امید رکھنے والے ہین کل کو کہ اوسکو نہ پہونچینگے اگر تو اجل کو اور اوسکی چال کو دیکھے تو
امل کو اور اوسکے دہوکے کو مبغوض رکھے ۱۲ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تو دیکھہ
اوس چیز کو کہ تو دوست رکھتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ ہو آخرت مین پس تو اوسکو آج آگے بھیج اور
دیکھہ اوس چیز کو کہ تو مکروہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ ہو وہان تو تو اوسکو آج چھوڑ دے ۱۳
اونہین سے روایت کیا ہے کہا جس عمل کے سبب سے تو موت کو ناخوش رکھتا ہے پس تو اوس کو
ترک کر پھر ضرر نہین کرتا تجھکو جب کبھی تو مرے ۱۴ ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا جسکے دل سے موت قریب ہو جاتی ہے تو جو کچھہ اوسکے ہاتھون مین ہوتا ہے اوسکو بہت
سمجھنے لگتا ہے ۱۵ ابو نعیم نے جابر بن نوح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلبیت کی طرف لکھا اما بعد جبکہ تو یاد موت کی اپنے دل مین رات دن پڑ رکھیگا تو ہر چیز فانی تجھے مبغوض ہوگی اور ہر باقی تجھے محبوب ہوگی ۲۶ مجمع تیمی سے روایت کیا ہے کہا یاد موت کی غنا ہے ۲۷ ابو نعیم نے شمیط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جسنے موت کو اپنی دو آنکھون کے روبرو رکھا وہ تنگی فراخی دنیا کی پروا نہین رکھتا ۲۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جسنے موت کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب وغموم سہل ہوگئے ۲۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین لازم کیا کسی بندے نے اپنے دل مین ذکر موت کو مگر حقیر ہوگئی دنیا نزدیک اوسکے اور ذلیل ہوگیا اوسپر سب کچھہ جو اوسمین ہے ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تھا کہ خوشی ہو اوسکو جسنے موت کی گھڑی کو یاد کیا ۳۱ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک حکیم نے کہا کفی بذکر الموت للقلوب حیاۃ للعمل ۳۲ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے قساوت قلب کی شکایت کی فرمایا تو موت کی یاد بہت کیا کر تیرا دل نرم ہوجاویگا ۳۳ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اے ابن آدم بعد موت کے تجھکو خبر آئیگی ۳۴ دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے افضل زہد دنیا مین موت کی یاد ہے اور افضل عبادت فکر کرنا ہے پس جس شخص کو موت کی یاد نے بھاری کردیا وہ اپنی قبر کو ایک چمن پائیگا جنت کے چمنون سے ۳۵ ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا قبر صندوق ہے عمل کا اور موت کے بعد تجھکو خبر آئیگی ۳۶ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لوگ سوتے ہین پس جب مرینگے تو بیدار ہونگے حافظ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ نے اس مضمون کو نظم فرمایا ہے

وانما الناس نیام من یمت ۵ منہم ازال الموت وسنۃ

یعنی لوگ تو سوتے ہین جو کوئی انمین سے مرتا ہے موت اوسکی نیند کو زائل کردیتی ہے ۵

دنیا خوابی ست زندگانی در وے ۔ خوابی ست کہ در خواب ببینی اورا

۳۷ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے نہین ہے کوئی کہ مرے مگر وہ پشیمان ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی ندامت کیا کر
فرمایا اگر وہ محسن ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ زیادہ کیا یعنی نیکی کو اور اگر گنہگار ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ
باز رہا یعنی گناہون سے **۸۳** شرح برزخ مین ذکر کیا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرتے وقت
پوچھا گیا فرمایا میرے واسطے اس گھڑی ستر ہولین ہین اونسے زیادہ تر آسان موت ہے اور موت
زیادہ تر سخت ہے ہزار بار تلوار کے کاٹنے سے اور ہزار بار دیگ مین جوش دینے سے پہر جو آدمی موت کی
شدت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا کے ہموم کے واسطے فارغ نہوگا بلکہ جو اس سے زیادہ سخت
ہے اوسکی تیاری مین مصروف رہیگا **ف** کیفیت موت کے یاد کرنے کی یہ ہے کہ اپنے ہم عمر دن
ہمسرون کو یاد کرے کہ جو اس سے پہلے مر چکے ہین اونکی موت کو اور اونکی قبور کو یاد کرے کہ وہ زیر زمین
کی تہہ مین پڑے ہوئے ہین اونکی صورتون کو یاد کرے اور اب غور کرے کہ مٹی نے کس طرح اونکے
حسن وجمال کو خاک مین ملا دیا ہے بدن کے اجزا متفرق ہوگئے جوڑ پیوند جدا جدا ہوگئے کیڑون نے
زبان کو کھا لیا مٹی نے دانتون کو گلا دیا عورتین رانڈ ہوگئین اولاد یتیم ہوگئی نماز پڑھنے اوٹھنے بیٹھنے کی جگہہ
خالی رہگئی مال ٹال ضائع ہوگیا پھر اپنے نفس کو دیکھے کہ وہ بھی اونھین کے مثل ہے اور اسکی غفلت
بھی اونکی غفلت کے مثل ہے انجام کار اسکا بھی وہی ہونا ہے جو اونکا ہوا پس اپنے جی مین انصاف
کرے عبرت پکڑے متاثر ہو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے سعید وہ ہے جو اپنے غیر
سے نصیحت لیوے میت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اسکے بعد اوسپر بڑے بڑے اہوال سخت
سخت ہولین گذرتی ہین جنکی تفصیل کچھہ گذر چکی اور بہت سی آیندہ آویگی اول ضرور ہے کہ اونکی
معرفت حاصل کرے پھر اونپر پکا ایمان لاوے سچی تصدیق کرے بعد ازان ان امور مین گہری فکر
کرے تاکہ قلب مین اونکے لئے تیاری کا داعی پیدا ہو اکثر لوگون کے دل مین قیامت کے دن کا
ایمان داخل نہین ہوا نہ اوسکی تصدیق اونکے قلب مین جمی دلیل اسکی یہ ہے کہ جاڑے گرمی برسات
کا تہیہ تو اونکے آنیسے پہلے کیا جاتا ہے اور گرمی سردی دوزخ کا تہیہ کوئی بھی نہین کرتا اوسمین
نہایت درجہ کی سستی وکاہلی کیجاتی ہے مگر جب قیامت کا اونسے سوال کرو تو زبان سے اوسکی

تصدیق ہوتی ہے اور دل اوس سے غافل ہین مثلاً اگر کسی کے سامنے کہانا رکھا ہو دوسرا آدمی اوس سے کہے کہ اسمین زہر ہے وہ کہے کہ تو نے سچ کہا پھر کہانیکے لئے اوسکی طرف ہاتھہ بڑہاوے تو اسنے زبان سے اوسکی تصدیق کی دل سے اوسکو جہوٹا جانا جب تو اوسکی طرف ہاتھہ بڑہایا اگر سچا جانتا تو فوراً کہانے کو اپنے روبرو سے ہٹا دیتا ہرگز اوسکی طرف ہاتھہ نہ بڑہاتا اگر غور کرو تو تکذیب عمل کی زبان کی تکذیب سے کہین بڑہی ہوئی ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے بطفیل شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق حسن عمل کی عنایت کرے اور خاتمہ بخیر فرماوے آمین ثم آمین ✤

باب بیان مین اون امور کے جو کہ معین ذکر موت ہین

اسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو زیارت کر قبرون کی پس بیشک وہ یاد دلاتی ہین موت کو ۲ ابن ماجہ وحاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ بے رغبت کریگی دنیا مین اور آخرت کو یاد دلاویگی ۳ حاکم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک اوسمین عبرت ہے ۴ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مینے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ نرم کرتی ہے دل کو رلاتی ہے آنکھہ کو یاد دلاتی ہے آخرت کو اور نہ کہو بیہودہ بات اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان محل عبرت ہے پس وہان کھانا پینا جہوٹے قصے کہانی بیان کرنا بیہودہ بکنا مکروہ ہے ۵ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو چاہیے کہ زیادہ کرے تمکو اونکی زیارت خیر کو ۶ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے ابوذر تو قبرون کی زیارت کر یاد کریگا تو بسبب اوسکے آخرت کو اور نہلا مردون کو پس بیشک معالجہ خالی جسم کا موعظہ بلیغہ ہے اور نماز پڑہ جنازون پر شاید یہ تجھے غمگین کرے پس بیشک غمگین اللہ کے سایہ مین ہے ہر بھلائی کے

روبرو ہوتا ہے ۷ کسی نے بعض فقہاردین سے پوچھا کہ وہ کون ہین جنہون نے موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کیا کہا وہ ہین جو موت کو بہت یاد کرتے ہین ۸ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بعد ہر فرض نماز کے پانچ بار اس دعا کو پڑہا پس مقرر اونسے پچیس بار موت کو یاد کیا دعا یہ ہے اللھم تب علینا قبل الموت وھون علینا سکرات الموت وارحمنا عند الموت ولا تعذبنا بعد الموت یا خالق الحیاۃ والموت ربنا توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ قبور کی زیارت مردون کے لئے مستحب ہے نہ عورتون کے لئے کیونکہ رخصت کی حدیثون مین خطاب فقط مردون ہی کو ہے بعض نے کہا اصح یہ ہے کہ رخصت مردون عورتون دونون کے لئے ثابت ہے جمہور کہتے ہین کہ رخصت مردون کے لئے ہے عورتون کے واسطے نہین ہے اور جو لوگ عورتون کے واسطے رخصت کے قائل ہین اونکا قول صحیح نہین ہے اسواسطے کہ حدیث مین عورتون کو خطاب وارد نہین ہوا ہے پس اونکو قبرستان کے جانیسے روکا جاوے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ نے قبرونکی زیارت کرنیوالی عورتون کو اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جب عورت نکلنے کی نیت کرتی ہے تو وہ اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت مین ہوتی ہے اور جبکہ وہ گہر سے نکلتی ہے تو شیاطین اوسکو گہیر لیتے ہین اور جب وہ قبرستان مین آتی ہے تو میت کی روح اور قبرستان والون کی روح اوسکو لعنت کرتی ہے پس اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت اور آدمیون کی لعنت مین ہوتی ہے یہانتک کہ اپنے گہر کی طرف آوے اور اگر اس فعل سے اوسکا خاوند یا باپ بہائی راضی ہے تو وہ بھی لعنت مین اوسکا شریک ہے کیونکہ علمار رحمہم اللہ تعالی اسپر متفق ہین کہ رضا بگناہ گناہ ہے شرح برزخ مین اسی طرح لکہا ہے +

باب اللہ تعالی کی ساتھہ نیک گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے

۱ بخاری ومسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تین رات پہلے اپنی وفات سے فرماتے تھے البتہ نہ مرے ایک تمہارا مگر حال یہ ہے کہ حسن ظن رکہے ساتھہ اللہ تعالی کے اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب حسن ظن مین روایت کیا اور آتنا اور زیادہ کیا ہے پس بیشک ایک

تو تم کو ہلاک کیا اونکی بدگمانی نے ساتھ اللہ تعالی کے پس فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے اونسے اور یہ تمہارا ظن
ہے جسکو تمنے اپنے رب کے ساتھ گمان کیا ہلاک کیا اوسنے تمکو پس تم ہوگئے ٹوٹا پانے والون سے ف
اس حدیث شریف مین اس سے نہی فرمائی کہ کسی حالت پر مرین سوای اس حالت کے کہ وہ حسن
ظن ہے ساتھ اللہ تعالی کے کہ وہ اونکو بخشے گا حالانکہ یہ بات اونکے مقدور کی نہین ہے بلکہ مراد
حکم ہے اعمال کے اچھے کرنیکا یعنی تم اب اپنے اعمال کو اچھا کرو تاکہ موت کے وقت اللہ تعالی کے ساتھ
تمکو حسن ظن ہو کیونکہ جسنے اپنے عمل کو موت سے پہلے برا کیا اوسکو مرتے وقت اللہ تعالی کے ساتھ
سوء ظن ہوگا کہتے ہین کہ خوف ورجا مثل دو بازو کے ہین اونکے لئے جو کہ اللہ تعالی کی طرف سیر کرتے
ہین اور سیر ایک بازو سے ممکن نہین ہے بلکہ دو سے ہوتا ہے لیکن ایک دوسرے پر غالب ہوتا ہے
پس چاہیے کہ حالت صحت مین خوف رجا پر غالب ہو تاکہ اسکے سبب سے اعمال صالحہ بکثرت ہون اور
جبکہ موت آوے اور عمل منقطع ہو جاوے تو چاہیے کہ رجا اور حسن ظن اللہ تعالی کے ساتھ غالب
ہو ۲ امام احمد ترمذی ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ حالت موت مین تھا آپ نے فرمایا تو اپنے تئین کسطرح پاتا ہے
اوسنے عرض کیا مین امید رکھتا ہون اللہ سے اور ڈرتا ہون اپنے گناہون سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہوتے یعنی خوف ورجا کسی بندے کے دل مین بیچ مثل اس
مقام کے مگر عطا کرتا ہے اوسکو اللہ جو وہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا
ہے ۳ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہے کہ آپنے فرمایا فرمایا رب تمہارے نے جمع نکرونگا مین اپنے
بندے پر دو خوف اور نہ جمع کرونگا مین واسطے اوسکے دو امن پس جو شخص مجھسے ڈرا دنیا مین امن دونگا
مین اوسکو آخرت مین اور جو شخص بے خوف ہوا مجھسے دنیا مین ڈراؤنگا مین اوسکو آخرت مین ابو نعیم
نے اسکو حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے موصولاً روایت کیا ہے ۴ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا جب دیکھو تم آدمی کے ساتھ موت کو تو اوسکو

خوشخبری سناؤ تاکہ وہ ملے اپنے رب سے اور وہ نیک گمان رکھتا ہو اللہ تعالی کے ساتھ اور جبکہ وہ زندہ ہو تو اوسکو
خوف دلاؤ تاکہ وہ توبہ کرے ف اس سے معلوم ہوا کہ حالت صحت وتندرستی مین اللہ تعالی سے خوف
افضل ہے تاکہ طاعت وعبادت پر معین ہو اور حالت مرض وعجز مین رجا وحسن ظن افضل ہے تاکہ اون
لوگون مین سے ہو جو کہ اللہ تعالی کی ملاقات کو محبوب رکھتے ہین پس اللہ تعالی اونکی ملاقات کو محبوب
رکھتا ہے ۵ ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے البتہ نہ مرے ایک تمہارا یہانتک کہ نیک گمان رکھے اللہ تعالی کے ساتھ پس بیشک نیک
گمان رکھنا اللہ کے ساتھ جنت کی قیمت ہے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا تھے دوست رکھتے تھے کہ تلقین کرین بندے کو اوسکے اچھے اعمال کے وقت موت کے
تاکہ وہ اپنے رب کے ساتھ نیک گمان رکھے ۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہے اچھا نہین کرتا ہے ایک تمہارا
گمان کو ساتھ اللہ کے مگر دیتا ہے اللہ اوسکو اونکا گمان ۸ امام احمد نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے
مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میرے ساتھ پس چاہئے کہ گمان کرے میرے ساتھ جو
چاہے ۹ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی نے فرمایا مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میرے ساتھ اگر اوسنے نیک
گمان کیا پس واسطے اوسکے ہے اور اگر بدگمان کیا پس واسطے اوسکے ہے ۱۰ ابن مبارک امام احمد
طبرانی نے کبیر مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہیگا اللہ واسطے مومنونکے
دن قیامت مین اور کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہین گے وہ واسطے اوسکے ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ
فرمایا کہ اللہ کہیگا مومنون سے کیا دوست رکھی تمنے میری ملاقات پس وہ کہینگے ہان یا ربنا پس
فرماویگا کس لئے کہینگے ہمنے امید رکھی تیرے عفو اور تیری مغفرت کی پس فرماویگا مقرر واجب ہو گئی

تمہارے لئے میری مغفرت ۱۱ ابن مبارک نے عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین
ہے کوئی خصلت بندے مین کہ وہ زیادہ تر محبوب ہو طرف اللہ کے اس سے کہ دوست رکہے بندہ اوسکی
ملاقات کو ۱۲ شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی معرفت کے تین دروازے مقرر فرمائے
ہین باب خوف باب رجا باب محبت پس جس شخص کو ہر باب سے حصہ ملا تو یہ دلیل ہے بلوغ مقصود
کی پہر جس شخص پر خوف کا دروازہ کہولا گیا تو وہ رات دن روتا رہیگا اوسکا بدن آنسوؤن سے پاک
ہو جاویگا اور اوس سے آگ کی حرارت بجہہ جاویگی اسلئے کہ اللہ تعالی دو خوف اور دو امن جمع نہین
کرتا ہے اخبار مین روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی طاعت مگر اوس کا ثواب
بیان کیا گیا ہے مگر ثواب ایک قطرے کا مومن کے آنسو سے جو کہ اوسکے دونون رخسارون پر اللہ تعالی کے
خوف سے بہتا ہے پس بیشک اوسکا ثواب نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالی اور یہ آگ کی حرارت کو بجہاتا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالی سایۂ عرش کے نیچے اونکو
سایہ دیگا جسدن کہ سوا اوسکے سایہ کے اور سایہ نہوگا اور اونکا ذکر کیا منجملہ اونکے ایک وہ آدمی ہے
کہ اوسنے تنہائی مین اللہ تعالی کو یاد کیا پس اللہ کے خوف سے اوسکی آنکہ مین بہنے لگین یہانتک کہ
آنسو بہا پہر یہ آیت پڑہی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ
ہی الماوی **حکایت** روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک
مین تہا وہ اللہ تعالی سے بہت ڈرتا تہا اوسنے ایک رات یہ آیت پڑہی ولمن خاف مقام ربہ
جنتان پس وہ بار بار اسکو پڑہتا رہا یہانتک کہ گر پڑا اور مر گیا امیر المومنین کو اسکی خبر ہوئی آپ
تشریف لائے اور اوسپر نماز پڑہی جبکہ وہ دفن ہو چکا تو آپ نے اپنا منہہ اوسکی قبر پر رکہا اور یہی
آیت پڑہی ایک ہاتف کو سنا کہ اوسنے اوسکی قبر سے آواز دی کہ مقرر دیا گیا تو ان دونون کو اے عمر رضی اللہ عنہ
حکایت ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عساکر نے ابو غالب صاحب ابو امامہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ملک شام مین تہا پس ایک شخص کے یہان اوترا وہ شخص قبیلہ قیس
کے اچہے لوگون مین سے تہا اسکا ایک بہتیجا تہا اسکے مخالف یہ اوسکو امر و نہی کرتا مارتا وہ اسکا کہا

نہین مانتا تھا پہر وہ بیمار ہوگیا اپنے چچا کی طرف آدمی بہیجا اسنے اوسکے پاس جانیسے انکار کیا مین اوسکو لے گیا یہانتک کہ اوسپر داخل کیا یہ اوسپر متوجہ ہوا گالی دیتا تہا اور کہتا تہا ای عدو اللہ کیا تو نے ایسا نہین کیا اوسنے کہا چچا تم مجہے بتاؤ اگر اللہ تعالی مجہے میری ماں کو دیدے تو وہ میرے ساتہہ کیا کرے چچا نے کہا واللہ وہ تو تجہے جنت مین داخل کردے اوسنے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہے مجہپر میری ماں سے پہر وہ مرگیا چچا نے اوسکو دفن کیا جبکہ اینٹون کو برابر کردیا تو ایک اینٹ اوسمین سے گر پڑی اور اوسکا چچا کود اور پیچہے ہٹ گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہے کہا اوسکی قبر نور سے بہر دی گئی اور مد بصر تک اوسکے لئے کشادہ کردی گئی **حکایت** ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان مین حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تہا اور اوسکے عمل اچہے نہ تہے[لہ] وہ بیمار ہوا اوسکی ماں نے میری طرف آدمی بہیجا مین اوسکے پاس گیا ناگاہ وہ اوسکے سر کے نزدیک رو رہی تہی اوسنے کہا ماموں یہ کیون روتی ہین مینے کہا جو کچہہ کہ انکو تجہسے معلوم ہے اوسنے کہا کیا یہ مجہپر رحم نہین کرتی ہین مینے کہا ہان کرتی ہین کہا تو پہر بیشک اللہ زیادہ تر رحیم ہے مجہپر انسے جبکہ وہ مرگیا تو مینے مع ایک اور آدمی کے اوسکو قبر مین اوتارا پہر مین اوسکی اینٹون کو برابر کرنے لگا مینے لحد مین جہانکا ناگاہ وہ میری مد بصر تک تہی مینے اپنے ہمراہی سے کہا تو نے دیکہا جو مینے دیکہا کہا ہان تمکو یہ مبارک ہو حمید کہتے ہین مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنے کہا تہا **حکایت** شعبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا منقول ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق شاعر رحمہ اللہ ایک جنازے مین نکلے انمین سے ایک گہوڑے پر دوسرا خچر پر سوار تہا فرزدق نے حسن سے کہا لوگ کہتے ہین کہ شر الناس افضل الناس کے ساتہہ نکلا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تو شر الناس نہین ہے کیونکہ کفار تجہسے شر ہین لیکن ای فرزدق تو مجہے بتا کہ تو نے قیامت کے واسطے کیا تیار کیا ہے فرزدق نے کہا توحید ستر برس کی اور بڑہاپا اسلام مین اور حسن ظن اللہ تعالی کے ساتہہ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ احسن ہے یعنی حسن ظن ساتہہ اللہ تعالی کے بہتر ہے شعبی نے کہا جبکہ فرزدق کا انتقال ہوا تو وہ خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے اللہ تعالی نے اپنے روبرو کہڑا کیا پس فرمایا کیا تو یاد رکہتا ہے

لہ یعنی مرتکب فسق تہا

جوکہ تونے حسن سے کہا تہا مینے کہا ہان یارب اللہ تعالی نے فرمایا مینے تو تجہے اوسی وقت بخشدیا تہا
بسبب تیرے حسن ظن کے بجہہ مین اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے ساتہہ حسن ظن رکہنا احسن ہے
لکن جبکہ حالت ندامت مین ہو نہ اسطرح کہ اوسکے ساتہہ معاصی پر مغرور ہو **حکایت** مروی ہے کہ ایک
بڈو بیمار ہوا اوس سے کہا گیا کہ تو مرتا ہے اوسنے کہا مجہے کدہر لیجاوینگے کہا گیا کہ اللہ تعالی کی طرف اوسنے
کہا تو پہر مجہے کیا کراہت ہے اس سے کہ مین ایسے کی طرف لیجایا جاؤن کہ نہین دیکہی جاتی ہے خیر
مگر اوس سے **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک جوان آدمی تہا اور اوسمین حدت
تہی اوسکی ماں اوسے بہت نصیحت کرتی تہی اور اوس سے کہتی بیٹا بیشک تیرے لئے ایک دن ہے
پس تو اوس دن کو یاد کر جبکہ اوس جوان کو موت آئی تو اوسکی ماں اوسپر اوندہی گر پڑی اور کہا بیٹا مین
تجہے اسی پچہڑنے سے ڈرایا کرتی تہی اوسنے کہا اماں میرے لئے ایک رب ہے کثیر المعروف اور مین البتہ
امید رکہتا ہون کہ وہ آج کے دن اپنے بعض معروف سے مجہے محروم نرکہیگا ثابت فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے
اوسپر رحم فرمایا بسبب حسن ظن اوسکے کے اپنے رب کے ساتہہ **حکایت** مروی ہے کہ زمانہ قدیم مین
ایک عابد رات دن اللہ تعالی کی عبادت کیا کرتا تہا اور اپنے نفس کو حقیر سمجہتا تہا یہانتک کہ اس
گمان پر مرگیا کہ اللہ تعالی قاہر جبار ہے ادنی معصیت کے سبب سے جلاتا ہے پس وہ اللہ تعالی کے
روبرو کہڑا کیا گیا اللہ تعالی نے فرمایا یہ گمان کرتا تہا کہ مین قاہر ہون معصیت کے سبب سے عذاب
کرتا ہون پس تم سچا کرو اسکے گمان کو جو میرے ساتہہ کیا تہا پہر وہ آگ مین ڈالدیا گیا اور ایک فاسق
بندہ تہا اوسنے اپنی عمر کو فسق مین فنا کیا تہا مگر جبکہ وہ سحر کے وقت بیدار ہوتا اور غفلت ونشہ سے
اوسکو ہوش آتا تو کہتا یارب بیشک مین گنہگار بندہ ہون اور تو میرا رب ہے بخشنے والا پس وہ از راہ
ندامت کے اللہ تعالی کے ساتہہ حسن ظن رکہتا تہا **رباعی**

ای خواجہ خواجگان دم خشم وعتاب	کیا تاب ہے کہ دیسکے کوئی تجہکو جواب
گر جرم کا میرے وزن کرنا ٹہیرا	انصاف ہے کہ اپنے کرم کا بہی حساب

جب وہ مرا تو اللہ تعالی کے روبرو کہڑا کیا گیا فرمایا میرا بندہ میرے ساتہہ نیک گمان رکہتا تہا پس

اسکے گمان کو سچا کر و رباعی

رحمن و رحیم تجسے ہے کون سوا	آمرزش کل ہے تیری ادنی سی ادا
کیونکر نہو بخشش کہ ازل سے یارب	عاشق ہے گناہ پر مرے رحم ترا

اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا انک انت التواب الرحیم آمین

فصل رحمت الٰہی کے بیان مین

شرح برزخ مین لکھا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر داخل نکریگا کسی کو تم مین سے عمل اوسکا جنت مین اور نہ بچائے گا اوسکو آگ سے اور نہ مجھکو مگر ساتھہ رحمت اللہ کے یعنی بہروسا نہ کرے کوئی اپنے عمل پر بلکہ امیدوار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا رہے کیونکہ عذاب آخرت سے نجات دینے والی قبر مین اور بعد قبر کے وہی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی کہ نجات دے اوسکو عمل اوسکا اگر نہ پاوے اوسکو فضل اللہ تعالیٰ کا اصحاب نے عرض کیا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ کہ ڈہانک لیوے مجھکو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھہ اس سے معلوم ہوا کہ بندے کے قابو مین یہ بات نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے جیساکہ اوسکی عبادت کا حق ہے اس طور پر کہ اوسکا عمل آگ سے اوسکو نجات دے اگر اوسپر اللہ تعالیٰ کا فضل نہوا اور اوسکے فضل سے یہ ہے کہ وہ عمل قلیل کو قبول کر لیتا ہے جوکہ اوسکی بارگاہ عالی کے لائق نہین ہے اور بندے کو جنت مین داخل کر دیتا ہے اور آخرت کی ہولون سے اوسکو نجات بخشتا ہے۔

حکایت مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم کہان سے آئے اونہون نے کہا ایک ولی کے پاس سے جوکہ اولیاء اللہ سے ہے آپ نے فرمایا وہ کہان ہے کہا وہ بیچ دریا مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور اوسکے اردگرد ہر طرف چارسو فرسنح تک پانی ہے آپ نے فرمایا وہ وہان کیا کہاتا ہے کہا اوس پہاڑ کے نیچے اللہ تعالیٰ نے پانی کا ایک چشمہ پیدا فرمایا ہے اور اوسپر ایک درخت انار کا اگایا ہے ہر روز ایک انار لگاتا ہے وہ ولی ہر روز روزہ رکہتا ہے جب شام ہوتی ہے تو پہاڑ کی چوٹی سے اترتا ہے پہر وضو کرتا ہے اور اوس انار سے افطار کرتا ہے اسی طرح چارسو برس

تک اللہ تعالی کی عبادت کرتا رہیگا اللہ تعالی اسے کسی چیز کا سوال نہین کرتا ہے مگر یہ کہ اوسکی روح سجدے
مین قبض کرے تا کہ قیامت تک سجدہ کرتا رہے جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ مینے لوح مین دیکھا
کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اس ولی کو آگے کریگا پھر اوس سے فرماویگا تو جنت مین میری رحمت سے
داخل ہو وہ کہیگا یا رب چارسو برس کی عبادت کہان ہے تین بار اس باب مین تکرار کریگا اللہ تعالی
فرماویگا میرے بندے سے طرفۃ العین کی نعمت کا محاسبہ لو پھر محاسبہ لیا جاویگا طرفۃ العین کی نعمت
اوسکی ساری عبادت پر بڑہ جاویگی اور فاضل اوسپر باقی رہیگی پھر آگ کی طرف لیجانیکا حکم فرماویگا
فرشتے اوسکو آگ کی طرف لیجاوینگے اوسے پیاس لگیگی ایک فرشتہ اپنے ہاتھ مین پیالہ لئے ہوئے
اوسکے سامنے آویگا پیالے مین ایک گھونٹ پانی ہوگا یہ اوس سے مانگیگا وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا
مگر قیمت سے عابد کہیگا اوسکی قیمت کیا ہے وہ کہیگا دوسو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیدیگا اور اوس
سے پیالہ لیکے پی جاویگا پھر گھڑی بھر ٹھیریگا پس دوبارہ اوسکو سخت پیاس لگیگی ایک اور فرشتہ
اوسکے سامنے آویگا اور اوسکے ہاتھہ مین گھونٹ بھر پانی کا پیالہ ہوگا فرشتے سے کہیگا تو مجھے یہ پیالہ
دیدے وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سے کہیگا اسکی قیمت کیا ہے وہ کہیگا دوسو برس کی عبادت
پس وہ اوسکو دیکے پیالہ لیگا اور پی جاویگا اور اوسکے پاس کوئی نیکی باقی نرہیگی پس مایوس ہوجائیگا
اللہ تعالی فرماویگا پھیر لاؤ میرے بندے کو وہ حاضر کیا جاویگا اور شرم کے مارے پگلتا ہوگا اللہ
تعالی فرماویگا ای میرے بندے تیری ساری عبادت جو کہ دو گھونٹ پانی کی قیمت ہوگئی تو لے چا کہ
تو اسکو نعیم دنیا و آخرت کی قیمت ٹھیراوے جنت مین داخل ہو میری رحمت سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ
بات نہ چاہیے کہ کوئی اپنے عمل پر بھروسا کر بیٹھے اور نہ یہ کرے کہ اللہ سبحانہ کے فرمان برادری چھوڑ دے
اسلئے کہ وہ غنی ہے مخلوق سے مگر ہان اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم اوسکی فرمان برداری
کرتے رہین جہانتک ہوسکے عبادت و طاعت کیا کرین اوسکی رحمت کے امیدوار رہین اوسکے فضل سے
ناامید نہون وہ اپنے کرم وجود سے تھوڑا عمل قبول کرلیتا ہے اور بہت اجر دیدیتا ہے اوسکی رحمت
وسیع ہے محسنین سے قریب ہے

فصل سعادت وشقاوت پہلی سی لکہی گئی ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جمع کیجاتی ہے خلق اوسکی اوسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن پہر وہ خون بستہ ہوتا ہے مثل اسکے پہر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے مثل اسکے پہر بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتے کو وہ اوسمین روح پہونکتا ہے اور حکم کیا جاتا ہے وہ چار باتون کے ساتھہ لکہتا ہے اوسکا رزق اور اوسکی اجل اور اوسکا عمل اور شقی ہے یا سعید پس قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہے بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہے عمل اہل جنت کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے مگر ایک ہاتھہ پس سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب تو وہ کرتا ہے عمل اہل نار کا پہر اوسمین داخل ہوتا ہے اور بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہے عمل اہل نار کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان نار کے مگر ایک ہاتھہ پس سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب سو وہ کرتا ہے عمل اہل جنت کا پس وہ اوسمین داخل ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے پس عامل خیر کے لئے جنت کی گواہی قطعی نہین اور نہ عامل شر کے لئے نار کی گواہی یقینی دین مگر یون کہین کہ وہ اہل جنت سے ہے اگر اوسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ اہل نار سے ہے اگر اوسکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوا ۱۲ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعید اوسکی مان کے پیٹ مین ہے اور شقی اوسکی مان کے پیٹ مین یعنی یہ لکہا جاتا ہے کہ وہ سعید ہے یا شقی اور وہ اپنی مان کے پیٹ مین ہوتا ہے اللہ تعالی نے خاتمہ کا حال مبہم رکھا ہے اسی سبلئے اولیاء اللہ تعالی کے خوف سے سب سے بڑہکر ترسان لرزان رہتے ہین ۱۳ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعید آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہے اور شقی آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہے اور یہ متغیر نہین ہوتا ہے لیکن سعید دنیا کا کبھی شقی ہوتا ہے پس نار مین داخل ہوتا ہے اور شقی دنیا کا کبھی سعید ہوتا ہے پس جنت مین داخل ہوتا ہے ف معنی یہ ہین کہ جو آدمی عمل اہل جنت کا کرتا ہے وہ دنیا مین سعید ہے مگر کتاب اوسپر سبقت کرتی ہے پس اپنی آخر عمر مین عمل اہل نار کا کرتا ہے پس شقی ہو جاتا ہے اور نار مین داخل ہوتا ہے اور جو آدمی عمل اہل نار کا کرتا ہے وہ دنیا مین شقی ہے مگر کبھی اوسپر کتاب سبقت کرتی ہے پس آخر عمر مین

عمل اہل جنت کا کرتا ہے اور سعید ہوجاتا ہے جنت مین داخل ہوتا ہے پس سعید دنیا کا متغیر ہوتا ہے اور اگر آخرت مین سعید ہوتا تو متغیر نہوتا اور اسی طرح شقی ہے*

باب۱۲ ملک الموت علیہ السلام کے قاصد بھیجے و بیا نمین

قرطبی رحمہ اللہ نے کتاب تذکرہ مین لکھا ہے حدیث مین وارد ہوا ہے کہ بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا کیا تمہارا کوئی قاصد نہین ہے کہ تم اپنے سے پہلے اوسکو بہیجو تاکہ لوگ تم سے ڈرین اونہون نے کہا ہان واللہ میرے بہت سے قاصد ہین بیماریان امراض بالون کا سفید ہونا بڑہاپا سماعت بصارت مین تغیر آجانا پس جس شخص پر یہ چیزین نازل ہوتی ہین اور وہ نصیحت قبول نہین کرتا اور معاصی سے تائب نہین ہوتا ہے تو مین اوسکو پکارتا ہون جسوقت کہ اوسکو قبض کرتا ہون کیا مینے پہلے سے تیری طرف رسول کے بعد رسول ڈرانے والے کے بعد ڈرانے والا نہین بہیجا پس مین وہ رسول ہون کہ میرے بعد اور کوئی رسول نہین ہے اور مین وہ ڈرانیوالا ہون کہ میرے بعد اور کوئی ڈرانے والا نہین ہے پس کوئی دن نہین ہے کہ سورج نکلے اور ڈوبے مگر ایک فرشتہ ندا کرتا ہے ای چالیس برس کی عمر والے یہ وقت توشہ لینے کا ہے تمہارے ذہن حاضر تمہارے اعضا قوی ہین ای پچاس برس کی عمر کی اجل و حصاد نزدیک ہوا یعنی عمر کی کہیتی کٹنے کا زمانہ قریب آپہونچا ای ساٹھہ برس کی عمر کے تمنے عقاب کو فراموش کیا جواب دینے سے غافل ہوگئے نہین ہے تمہارا کوئی نصیر و مددگار اولم نعمرکم مایتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے بہی مثل اسکے کتاب روضۃ المشتاق مین ذکر فرمایا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد نذیر سے سفید بال ہین کسی نے کیا خوب کہا ہے

موی سفید از اجل آرد پیام		پشت خم از مرگ بگوید سلام	
زانو پہ قد خم شدہ سر کو لایا آنکہون کی بصارت مین تفاوت آیا	رباعی	جامی دندان کو ہمنے خالی پایا پیری نے عجب سما ہمین دکہلایا	
انسوس پیام مرگ لائی پیری	رباعی	دکہلاتی ہے شان جانگزائی پیری	

کیسا یہ عصا قد خمیدہ کیسا		سے ہے تیر و کمان بدست آئی پیری

ابونعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی بیماری کہ بندہ اوسمین بیمار ہو مگر ملک الموت کا قاصد اوسکے نزدیک ہوتا ہے یہانتک کہ جب بندہ آخر مرض مین بیمار ہوتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام اوسکے پاس آتے ہین پس کہتے ہین کہ آئے تیرے پاس رسول کے بعد رسول اور نذیر کے بعد نذیر سو تو نے اوسکی پروانہ کی اور اب تیرے پاس ایسا رسول آگیا کہ قطع کرتا ہے تیرا اثر کو دنیا سے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذر قطع کر دیا اللہ نے اوس شخص کا جسکی عمر کو تاخیر کیا یہانتک کہ اوسکو ساٹھہ برس کی عمر کو پہونچا دیا خبر مین وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالی بوڑہے کے سونہہ مین ہر روز پانچ بار نظر فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے ای آدم کے بیٹے تیری عمر بڑہ گئی تیری ہڈی سست ہو گئی تیری موت نزدیک آگئی تو مجھسے نہین شرماتا اور مین اس سے شرماتا ہون کہ بوڑہے کو عذاب کرون کسی نے خوب کہا ہے ؏ کہ حق شرم وارد ز موی سفید **ف** جب مومن کسی بیماری وغیرہ مین مبتلا ہو تو چاہئے کہ توبہ کرے شاید یہی بیماری مرض موت ہو تو پھر اسکے بعد نادم ہو گا آدمی کو چاہئے کہ جب سر سفید ہو جاوے اور بڑہاپا ہجوم کر آوے تو سمجھہ لے کہ یہ موت کی علامت ہے اور یہ اوسکا نذیر آپہونچا ہے اب تو ضرور ہی غفلت شباب سے بیدار ہو رب الارباب کی طرف رجوع کرے **رباعی**

سمجھے رہے آپ کو بشر پا برکاب دو گھوڑونکی جوکی ہے پی عمر روان		طی منزل ہستی ہوئی جاتی ہے شتاب ابلق ہے شیب اور ادہم ہے شباب
خم آگیا قد مین ابرؤون کی صورت غم کہایا جوانی کا یہ سینے دن رات	رباعی	سب لٹ گئی عضو گیسوؤنکی صورت سب گر گئے دانت آنسوؤن کی صورت

باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم یعنی کہہ مارتا ہے تمکو ملک الموت جو کہ تمپر مقرر کیا گیا ہے ۳ حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا یعنی جبکہ

آتی ہے ایک تمہارے کو موت تو مارتے ہین اوسکو ہمارے رسول ابن ابی حاتم ابن ابی شیبہ نے مصنف
مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ رسل سے مراد ملک الموت کے
مددگار ہین فرشتون سے ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین ابراہیم نخعی سے مثل اسکے روایت کیا ہے آنا اور
زیادہ کیا ہے کہ پھر قبض کرتے ہین اوسکو ملک الموت اونکے بعد اسکے ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین
وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جو فرشتے کہ لوگون کے قریب ہوتے ہین وہی
اونکو وفات دیتے ہین اور اونکی اجلین لکھتے ہین پس جبکہ نفس کو وفات دیتے ہین تو اوس کو
ملک الموت کو دیدیتے ہین اور ملک الموت مثل عاقب[له] کے ہین یعنی وہ شخص جسکی طرف ماتحت لوگ
پہونچاتے ہین سو اللہ یتوفی الانفس حین موتہا یعنی اللہ تعالی مارتا ہے جانون کو وقت اونکی
موت کے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ان آیتون مین منافات نہین ہے اس لئے کہ
نسبت مارنے کے طرف ملک الموت کے اس وجہ سے کی ہے کہ مباشر قبض روح کے وہی ہین اور
ملائکہ اعوان ملک الموت کی طرف اسلئے کی ہے کہ وہ قبض کے وقت روح کو بدن سے کھینچتے ہین پس
ملک الموت قابض ہین اور اونکے اعوان اوسکے معالج ہین اور حق تعالی کی طرف اسواسطے نسبت کی
ہے کہ فاعل حقیقی وہی ہے آیا ہے کہ قبض روح ملک الموت کرتے ہین ملائکہ رحمت یا ملائکہ عذاب
کو سونپ دیتے ہین ا ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی
نے ارادہ فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرے تو ایک فرشتے کو حاملان عرش سے بھیجا کہ زمین سے مٹی
لے آوے جب وہ مٹی لینے کو جھکا تو زمین نے کہا مین سوال کرتی ہون تجھسے اوسکے ساتھ جسنے
تجھے بھیجا کہ تو مجھسے آج کے دن وہ چیز نہ لے جس سے کل کو آگ کے واسطے حصہ ہو فرشتے نے
اوسکو نہ لیا جب وہ لوٹ کے اپنے رب کی طرف گیا تو فرمایا تجھے کسنے منع کیا اوس چیز کے لانے سے
جسکا مینے تجھکو حکم دیا اوسنے کہا کہ زمین نے مجھسے تیرے ساتھ سوال کیا پس مین بڑی بات سمجھا
کہ جس چیز کا سوال وہ مجھسے تیرے ساتھ کرے اور مین اوسکو رد کرون پھر اللہ تعالی نے دوسرے
فرشتے کو بھیجا اوس سے بھی اسی طرح کہا یہانتک کہ سب کو بھیجا پھر ملک الموت کو بھیجا پس زمین نے

[له] عاقب عقاب کی جمع ہے یعنی جو کہ حصول پرند والون کا نام ہوتا ہے مانند جیسے کہ لوگ حصول وصول کرکے اوسکو پر دکرتے ہین ۱۲

وہی کہا جو پہلے کہا تھا ملک الموت نے کہا بیشک جسنے مجھے بھیجا ہے وہ زیادہ حقدار ہے ساتھہ طاعت
کے تجھسے پس اونہون نے ساری روی زمین پاک ناپاک سے لے لیا اور اوسکو اپنے رب کی طرف لیگئے
پھر اوسپر جنت کا پانی ڈالا وہ حمار مسنون ہوگئی اوس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ابو حذیفہ اسحق بن بشر
نے کتاب المبتدا مین ابن اسحق سے اونہون نے زہری سے مثل اسکے روایت کیا اور پہلے فرشتے کا
اسرافیل دوسرے کا میکائیل نام بتایا اور ابن عساکر نے ابن عباس ابن مسعود اور کئی صحابہ سے روایت
کیا اور اول کا نام جبریل دوسرے کا نام میکائیل لیا اور ابن عساکر نے یحیی بن خالد سے بھی مثل
اسکے روایت کیا اور اول کا جبریل دوسرے کا میکائیل نام بتایا اور اوسکے آخر مین کہا پس نام کہا
اللہ نے اونکا ملک الموت اور اونکو موت پر مقرر کیا ١ ابن ابی شیبہ ابن ابی حاتم ابو الشیخ نے
عظمت مین بیہقی نے شعب الایمان مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا چار فرشتے دنیا
کے کام کی تدبیر کرتے ہین جبریل میکائیل اسرافیل ملک الموت علیہم السلام پس جبرئیل علیہ السلام
صاحب جنود وریح ہین اور میکائیل علیہ السلام صاحب قطر ونبات ہین اور ملک الموت علیہ السلام
قبض نفوس پر مقرر کیئے گئے ہین اور اسرافیل علیہ السلام اونپر امر اوتارتے ہین اور ایک لفظ مین
یہ ہے کہ جس چیز کے ساتھہ لوگ مامور ہوتے ہین اوسکو وہ اوتارتے ہین ٢ ابو الشیخ ابن حبان نے
کتاب العظمہ مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا
ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتے ہین اونہون نے کہا والی امر قبض ارواح کے وہی ہین اور اسپر اونکے
اعوان ہین سوا اسکے کہ رئیس ملک الموت ہی ہین اور ہر قدم اونکا مشرق سے مغرب تک ہے اونسے
پوچھا کہ ارواح مؤمنین کی کہان ہوتی ہین کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے ٣ ابن ابی الدنیا نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے فالمدبرات امرا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا مدبرات وہ فرشتے ہین کہ ہمراہ
ملک الموت کے رہتے ہین وقت قبض ارواح مردون کے اونکے پاس حاضر ہوتے ہین پس اونمین
سے بعض تو روح کو چڑہا لیجاتے ہین اور بعض دعا پر آمین کہتے ہین اور بعض میت کے لئے استغفار
کرتے ہین یہانتک کہ اوسپر نماز پڑہی جاوے اور قبر مین اوتارا جاوے ٥ ابن ابی الدنیا نے عکرمہ

رضی اللہ عنہ سے وقیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا یہ ملک الموت علیہ السلام کے اعوان ہین
بعض سے بعض کہتے ہین کون جہاڑ لیجاوے اسکی روح کو اسکے اسفل قدم سے اسکے موضع خروج دم تک

فصل حلیہ ملک الموت علیہ السلام کے بیان مین

ابن ابی الدنیا نے ابو عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک دن ابراہیم علیہ السلام اپنے
گھر مین تھے کہ اتنے مین ایک شخص خوش ہیئت اوپر داخل ہوا حضرت ابراہیم نے فرمایا ای اللہ کے بندے
میرے گھر مین تجھے کسنے داخل کیا اوسنے کہا مجھے داخل کیا صاحب خانہ نے حضرت ابراہیم نے فرمایا
صاحب خانہ احق ہے اوسکے ساتھہ پہر تو کون ہے اونے کہا ملک الموت آپنے فرمایا میرے لئے بعض چیزین
کا تجھسے وصف کیا گیا ہے مین اونکو تجھہ مین نہین دیکھتا ملک الموت نے کہا تم پیٹھہ پہیرو انہون
نے پیٹھہ پہیری ناگاہ کئی آنکھین آگے اور کئی پیچھے اور ناگاہ ہر بال اونکا آنکھہ تھا گویا وہ ایک انسان
کہڑا ہوا ہے ابراہیم علیہ السلام نے اس سے پناہ مانگی اور کہا تم اپنی پہلی صورت پر ہو جاؤ ملک الموت
علیہ السلام نے کہا ای ابراہیم بیشک اللہ تعالی جبکہ مجھکو اوس شخص کی طرف بہیجتا ہے جو کہ اوسکے
ملاقات کو دوست رکھتا ہے تو مجھے اوس صورت مین بہیجتا ہے جو تمنے پہلے دیکھی اور جب مجھکو اوس شخص
کی طرف بہیجتا ہے جسکی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے تو مجھے اوس صورت مین بہیجتا ہے جسکو تو نے دوسری بار دیکھا ۱۲ کعب
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک آدمی کو اپنے گھر مین دیکھا کہا تو کون ہے اوسنے
کہا مین ملک الموت ہون آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو مجھے اپنے سے کوئی نشانی بتا کہ مین پہچان لون کہ تو ملک الموت ہے
ملک الموت نے کہا تم اپنا مونھہ پہیر لو آپنے پہیر لیا پہر دیکھا تو اونکو وہ صورت دکھائی جسمین مومنین کی روح قبض کرتے ہین یادی کہتا ہے حضرت
ابراہیم نے نور و بہار سے ایسی چیز دیکھی کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکو نہین جانتا ہے پہر
ملک الموت نے کہا کہ تم اپنا مونھہ پہیرو اونہون نے پہیر لیا پہر دیکھا تو اونکو وہ صورت دکھائی جسمین
کفار فجار کی روح قبض کرتے ہین لیس اونپر سخت رعب غالب ہوا یہانتک کہ اونکے شانون کا گوشت
کانپنے لگا اور اپنا پیٹ زمین سے چپکا دیا اور اونکی جان قریب نکلنے کے ہو گئی ۱۲ ابن مسعود و ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تو ملک الموت

؎ ایک نسخہ مین ... قوم ... اور ... کی ... ۲۴

؎ ... ۱۲

علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اونکو اذن ملے کہ وہ اسکی خوشخبری حضرت ابراہیم کو دین اللہ تعالے نے اونکو اذن دیا وہ اونکے پاس آئے اونکو خوشخبری دی حضرت ابراہیم نے اللہ تعالی کی حمد کی پہر کہا ای ملک الموت تم مجہے دکہاؤ کہ تم کفار کے انفاس کو کسطرح قبض کرتے ہو کہا ای ابراہیم تم اسکی تاب نہ لاسکوگے اونہون نے کہا ہان یعنی مین دیکہہ سکونگا ملک الموت نے کہا تو تم موںہہ پہیرو اونہون نے پہیر لیا پہر دیکہا تو ناگاہ ایک سیاہ آدمی ہے کہ اوسکا سر آسمان کو پہونچتا ہے اوسکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین اوسکے بدن مین کوئی بال نہین ہے مگر وہ ایک آدمی کی صورت مین ہے کہ اوسکے موںہہ اور کان سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین پس حضرت ابراہیم بیہوش ہوگئے پہر اونکو ہوش آیا اس حال مین کہ ملک الموت پہلی صورت مین آچکے تہے اونہون نے کہا ای ملک الموت اگر کافر کو بلاء وحزن سے اور کچہہ نہ پہونچے مگر تمہاری صورت تو بہی اوسکو کافی ہے اب تم مجہے دکہاؤ کہ تم انفاس مؤمنین کو کسطرح قبض کرتے ہو کہا موںہہ پہیرو اونہون نے پہیر لیا پہر التفات کیا تو ناگاہ وہ ایک جوان آدمی ہین سب سے زیادہ حسین موںہہ اور نہایت خوشبو سفید کپڑے پہنے ہوئے فرمایا ای ملک الموت اگر مومن اپنی موت کے وقت خنکی چشم وکرامت سے اور کچہہ نہ دیکہے مگر تمہاری صورت جو یہ ہے تو اوسکو یہی کفایت کرتا ہے مہم ابن ابی الدنیا نے اور ابوالشیخ نے اشعث بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے سوال کیا اذ انکا نام عزرائیل ہے اور دو آنکہین اونکے چہرے مین ہین اور دو اونکے قفا مین پس کہا ای ملک الموت تم کیا کرتے ہو جبکہ ایک نفس مشرق مین ہو اور ایک نفس مغرب مین اور ایک زمین مین وبا واقع ہوا اور دو صفین لڑائی کی ملجاوین تم کسطرح کرتے ہو کہا مین تو پکارتا ہون ارواح کو اللہ کے حکم سے پس وہ ہوتی ہین میری دو انگلیون کے درمیان مین جو یہ ہین راوی نے کہا اور پہیلائی گئی ہے اونکے لئے زمین پس وہ مثل طشت کے چہوڑ دی گئی ہے وہ لیتے ہین اوس سے جہان چاہتے ہین

فصل زمین ملک الموت علیہ السلام کے واسطے مثل طشت کے ہے

امام احمد نے زہد مین ابوالشیخ نے کتاب العظمہ مین اور ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہا ملک الموت کے لئے زمین مثل طشت کے کی گئی ہے لیتے ہین جہان چاہتے ہین اور اونکے اعوان مقرر کئے گئے ہین کہ وہ انفس کو مارتے ہین پہر ملک الموت اونکو اعوان سے قبض کرتے ہین ۲ حکم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہا دنیا ملک الموت علیہ السلام کے روبرو مثل طشت کے ہے روبرو آدمی کے ۳ ابن ابی الدنیا نے بطریق حسن بن عمارہ حکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا نہین ہے کوئی نفس منفوسہ مگر تمہین اوسکی روح قبض کرتے ہو کہا ہان یعقوب علیہ السلام نے کہا کیونکر تم تو نزدیک میرے ہو اس جگہہ اور روئین اطراف زمین مین ہین کہا اللہ تعالی نے دنیا کو میرے لئے تسخیر کردیا ہے سو وہ مثل طشت کے ہے کہ آگے ایک تمہارے کے رکھا جاتا ہے پس وہ اوسکی جس طرف سے لیتا ہے جو چاہتا ہے اسی طرح دنیا میرے نزدیک ہے ۴ دینوری نے مجالسہ مین ابو قبیس ازدی سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت سے کہا گیا تم کس طرح ارواح کو قبض کرتے ہو کہا مین اونکو پکارتا ہون پس وہ میری اجابت کرتے ہین ۵ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ پوچھے گئے دو نفس سے کہ اونکی موت طرفۃ العین مین متفق ہوگئی ایک مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین ملک الموت علیہ السلام اون دونون پر کسطرح قادر ہوتے ہین فرمایا نہین ہے قدرت ملک الموت کی اہل مشارق و مغارب و ظلمات و ہوا و بحور پر مگر مثل اوس شخص کے کہ اوسکے روبرو ایک خوان ہے جو چیز اوسمین سے چاہتا ہے لیلیتا ہے ۶ جویبر نے اپنی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جو کہ سارے نفوس کو مارتے ہین وہ مافی الارض پر ایسے مسلط کئے گئے ہین جیسے ایک تمہارا اوس چیز پر مسلط ہے جو کہ اوسکی ہتیلی مین ہے اور اونکے ہمراہ کئی فرشتے ہوتے ہین رحمت و عذاب کے فرشتون سے جب وہ پاک نفس کو وفات دیتے ہین تو اوسے ملائکہ رحمت کو دیدیتے ہین اور جبکہ نفس پلید کو مارتے ہین تو اوسکو ملائکہ عذاب کے سپرد کردیتے ہین ۷ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ملک الموت ایک ہین اور دو صفین لڑنے والون کی ملتی ہین مشرق و مغرب سے اور جو کچھ کہ انکے درمیان مین مرنا کہپنا ہوتا ہے اسکے جواب مین آپ نے

فرمایا کہ اللہ نے گہیر دیا ہے دنیا کو واسطے ملک الموت کے یہانتک کہ کر دیا ہے اوسکو مثل طشت کے روبرو ایک تمہارے کے پس آیا فوت ہوتی ہے اوس سے کوئی چیز؟

فصل دنیا درمیان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ ابو نعیم نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت بیٹھے ہوئے ہین اور دنیا درمیان اونکے دونون گھٹنون کے ہے اور تختی جسمین آجال بنی آدم کے ہین وہ اونکے دونون ہاتھون مین ہے اور روبرو اون کے فرشتے کہڑے ہین وھو یعرض اللوح کا یطرف پس جب کسی بندے کی اجل پر آتے ہین تو کہتے ہین اسکو قبض کرو؟

فصل دنیا درمیان دونون رانون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو المثنی حمصی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا کی زمین زمین اور اوسکے پہاڑ درمیان دونون رانون ملک الموت کے ہین اور اونکے ہمراہ ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب ہین پس وہ ارواح کو قبض کرتے ہین پہر یہ انکو دیتے ہین اور یہ انکو یعنی ملائکہ رحمت وعذاب کو کسی نے کہا پہر جبکہ لڑائی ہوتی ہے اور تلوار بجلی کی طرح چمکتی ہے کہا وہ اونکو پکارتے ہین پس نفوس اون کے پاس آجاتے ہین

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گہر مین جستجو کرتے ہین

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی دن مگر ملک الموت جستجو کرتے ہین ہر گہر مین تین بار پس جس شخص کو اونمین سے پاتے ہین کہ وہ رزق کو پورا کر چکا اور اوسکی اجل پوری ہوگئی تو اوسکی روح قبض کرتے ہین جب وہ اوسکی روح قبض کر چکے تو اوسکے گہر والے رونے لگتے ہین ملک الموت دروازے کے دونون بازو پکڑتے ہین پہر کہتے ہین میرا کوئی گناہ نہین ہین تو مامور ہون واللہ مینے اوسکا رزق نہین کہایا نہ اوسکی عمر کو فنا کیا نہ اوسکی اجل سے مینے کچھہ کم کیا اور بیشک میرے لئے تم مین عود ہے پہر عود ہے پہر عود ہے یہانتک کہ تمسے کسی کو باقی نہ چہوڑونگا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ اونکا کہڑا رہنا دیکہین اور اونکا کلام سنین تو اپنی میت سے غافل ہو جائین اور مقرر

اپنی جانون پر دیکھیں ۲ سعید بن منصور امام احمد نے زہد مین عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ انمین مین کوئی گہر والے مگر ملک الموت علیہ السلام ہر دن مین پانچ بار اونکی جستجو کرتے
ہین آیا اونمین سے کوئی ہے کہ اوسکے قبض کا حکم کیا گیا ۳ ابن ابی حاتم نے کعب رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ انمین نہ ہے کوئی گہر کہ اوسمین کوئی ہو مگر ملک الموت اوسکے دروازے پر ہر روز
سات بار نظر کرتے ہین کہ آیا اسمین کوئی ہے جسکا حکم کیا گیا کہ اوسکو وفات دین ۴ امام احمد نے زہد مین اور
ابو الشیخ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انمین ہے زمین کی پیٹہ پر کوئی گہر بالون کا اور نہ
مٹی کا مگر ملک الموت علیہ السلام ہر روز اوسکے گرد دو بار پہرتے ہین ۵ ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن
امام احمد نے زوائد زہد مین عبد الاعلی تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انمین ہین کوئی گہر
والے مگر ملک الموت علیہ السلام دن مین دو بار اونکی جستجو کرتے ہین ۶ ابو نعیم نے ثابت بنانی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ رات دن چوبیس گہڑی ہے نہین ہے اونمین کوئی ساعت کہ آوے ذی روح
پر مگر ملک الموت علیہ السلام اوسپر قائم ہین پس اگر اوسکے قبض کے ساتہہ مامور ہوئے تو اوسکو قبض کر لیتے
ہین ورنہ چلے جاتے ہین ۷ ابو الفضل طوسی نے کتاب عیون الاخبار مین ابن النجار نے تاریخ بغداد مین
بطریق ابراہیم بن ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ ملک الموت البتہ دیکہتے ہین بندون
کے مونہہ مین ہر دن ستر بار پس جبکہ ہنستا ہے بندہ جسکی طرف وہ بہیجے گئے ہین تو کہتے ہین اسی تعجب
مین تو اسکی طرف بہیجا گیا کہ اوسکی روح قبض کرون اور وہ ہنستا ہے ۸ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین
اور ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت جستجو کرتے ہین گہرون
کی ہر دن پانچ بار اور جہانکتے ہین ابن آدم کے مونہہ مین ہر دن ایک بار کہا پس اسی سے ہے رعدہ
جو کہ لوگون کو پہونچتا ہے یعنی قشعریرہ اور انقباض ۹ ابو الشیخ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ انمین ہے کوئی دن مگر ملک الموت نظر کرتے ہین لوگون کی زندگی کی کتاب مین کوئی کہتا ہے
تین بار کوئی کہتا ہے پانچ بار +

فصل ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتے ہین جسکا حکم ہوتا ہے

پہلی سے اون کواسکا علم نہین ہوتا

ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس آئے اور یہ اونکے دوست تھے حضرت سلیمان نے اونسے کہا کہ تم کو کیا ہے کہ گھر والون پر آتے ہو پہر اون سب کو قبض کرتے ہو اور جو گھر والے کہ اونکے پہلو مین ہین اونکو چھوڑ دیتے ہو اونمین سے کسی کو قبض نہین کرتے ہو کہا مین نہین جانتا ہون جسکو اونمین سے قبض کرتا ہون مین تو عرش کے نیچے ہوتا ہون پس میری طرف چٹھیان ڈالی جاتی ہین اونمین نام ہوتے ہین ۲ یہ بھی خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت علیہ السلام سلیمان علیہ السلام پر داخل ہوئے پس اون کے ہمنشینون مین سے ایک شخص کی طرف دیکھنے لگے اور اوس کی طرف دیکھتے رہے جبکہ ملک الموت نکلے تو اوس شخص نے کہا یہ کون ہین حضرت سلیمان نے فرمایا ملک الموت اوسنے کہا مینے دیکھا کہ وہ میری طرف دیکھتے تھے گویا وہ میرا ارادہ رکھتے ہین حضرت نبی نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے ہوا پر سوار کردین تاکہ وہ مجھے ہند مین ڈالدے آپ نے ہوا کو بلایا اور اوسپر سوار کردیا ہوا نے اوسکو ہند مین ڈالدیا پہر ملک الموت علیہ السلام حضرت نبی کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم میرے ہمنشینون مین سے ایک شخص کی طرف نظر جماتے تہے کہا مین اوس سے تعجب کرتا تہا کہ مین تو مامور تہا کہ اوسکو ہند مین قبض کرون اور وہ تمہارے نزدیک تہا ۳ ابن عساکر نے خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا جب تم میری روح قبض کرنیکا ارادہ کرو تو مجھے اسکی خبر کردینا کہا مین تمسے زیادہ اسکو نہین جانتا ہون وہ تو کتب ہین کہ میری طرف ڈالی جاتی ہین اوسکی موت کے دن اونمین اوسکا نام ہوتا ہے جو مریگا ۴ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام نہین جانتے ہین کہ انسان کی اجل کب حاضر ہوگی یہانتک کہ اوسکے قبض کا حکم کئے جاتے ہین ۵ ابن ابی الدنیا نے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام سے کہا جاتا ہے کہ فلان کو قبض کر فلان وقت فلان دن مین ؂

فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آکی روح قبض کرتے تھے

امروزی ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو الشعثار جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت علیہ السلام بغیر دکھہ درد کے ارواح کو قبض کرتے تھے پس لوگون نے اونکو برا کہا لعنت کی اونہون نے اپنے رب سے شکایت کی تو اللہ تعالی نے بیماریون کو مقرر کیا اور ملک الموت بھلا دیے گئے کہا جاتا ہے کہ فلان ایسی ویسی بیماری سے مرگیا ۱۴ ابونعیم نے اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت علیہ السلام لوگون کے لئے ظاہر ہوتے تھے پس آدمی کے پاس آتے کہتے تو اپنی حاجت کو پورا کرلے مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون اونہون نے شکوہ کیا تو اللہ تعالی نے بیماری کو نازل فرمایا اور موت کو خفیہ کر دیا ۱۵ امام احمد بزار حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت لوگون کے پاس عیاناً آتے تھے پس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے انہون نے اونکو طمانچہ مارا اونکی آنکھہ کو پھوڑ ڈالا ملک الموت اپنے رب کے پاس آئے کہا ای رب تیرے بندے موسیٰ نے میری آنکھہ پھوڑ ڈالی اور اگر اوسکی کرامت تجہپر نہوتی تو مین اوسکی آنکھہ پھوڑ ڈالتا[۵۱] اللہ تعالی نے اونسے کہا تو میرے بندے کی طرف جا اوس سے کہہ کہ وہ اپنا ہاتھہ بیل کی جلد پر رکھے پس اوسکے لئے ساتھہ ہر بال کی کہ اوسکا ہاتھہ چھپا دے ایک برس ہے ملک الموت اونکے پاس آئے اونہون نے کہا اسکے بعد کیا ہے ملک الموت نے کہا موت کہا پس ابھی پھر اونکو ایک تفاح دیا[۵۲] اونہون نے اوسکو ایکبار سونگھا پس اونکی روح قبض کرلی اور ملک الموت کو اونکی آنکھہ پھیر دی اسکے بعد وہ لوگون کے پاس خفیہ آنے لگے ٭

فصل ملک الموت علیہ السلام مومنین کیساتھہ نرمی کرتے ہین

الطبرانی نے کبیر مین ابونعیم ابن مندہ نے صحابہ مین بطریق جعفر بن محمد عن ابیہ حارث بن خزرج عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور دیکھا آپ نے طرف ملک الموت کے نزدیک سر ایک آدمی کے انصار سے پس آپ نے فرمایا ای ملک الموت تو میرے صاحب کے ساتھہ نرمی کر بیشک وہ مومن ہے ملک الموت نے کہا آپ خوش ہون اور آنکھہ ٹھنڈی کرین

[۵۱] یعنی پیارے بیٹون مین شفقت علیہ ہے شاید معنی یہ ہون کہ مین اونکو شفقت مین ڈالتا واللہ اعلم ۱۲

[۵۲] یعنی سیب

اور جان رکہین کہ بیشک مین ہر مومن کے ساتھہ رفیق ہون اور آپ جان رکہین ای محمد مین البتہ قبض کرتا ہون روح ابن آدم کی پس جبکہ چلاتا ہے کوئی چلانے والا اوسکے گہر والون سے تو مین گہر مین کہڑا ہوتا ہون اور اوسکی روح میرے ساتھہ ہوتی ہے مین کہتا ہون کیا ہے یہ چلانے والا واللہ ہے اوسپر ظلم نہین کیا نہ اوسکی اجل سے سبقت کی نہ اوسکی قدر سے جلدی کی ہمارا اوسکے قبض مین کوئی گناہ نہین ہے تم اگر راضی ہوا وس سے جو اللہ نے کیا تو تمہین اجر ملیگا اور اگر خفا ہوگے تو گنہگار ہوگے وزر کماؤگے اور بیشک ہمارے لئے نزدیک تمہارے عود کے بعد عود ہے پس بچو بچو اور نہین ہے کوئی گہر والے بالون کے نہ مٹی کے نیک نہ بد نرم زمین مین نہ پہاڑ مین مگر مین اونکی جستجو کرتا ہون ہر دن رات مین یہانتک کہ مین زیادہ پہچانتا ہون اونکے چہوٹے بڑے کو خود اونسے واللہ اگر مین چاہون کہ ایک مچہر کی روح قبض کرون تو مین اسپر قادر نہین ہون یہانتک کہ اللہ ہی اوسکے قبض کا اذن دے جعفر بن محمد نے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت نزدیک اوقات نمازون کے اونکی جستجو کرتے ہین پہر جسوقت نزدیک موت کے نظر کی پس اگر وہ اونمین سے ہے جو کہ پانچ نمازون کے محافظ ہین تو فرشتہ اوس سے قریب ہوتا ہے اور شیطان کو اوس سے دور کر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اوسکو تلقین کرتا ہے اوس حال عظیم مین اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین اور ابو الشیخ نے عظمہ مین بہی جعفر بن محمد عن ابیہ سے مرفوعًا معضلًا روایت کیا ہے مروزی نے جنائز مین سلیم بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہا سلیمان اپنے ایک دوست پر عیادت کے لئے داخل ہوئے اور وہ موت مین تہا پس کہا ای ملک الموت تم اسکے ساتھہ نرمی کرو یہ مومن ہے اوس آدمی نے کلام کیا کہا ملک الموت کہتے ہین مین ہر مومن کے ساتھہ رفیق ہون

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھ رفیق ہین

زبیر بن بکار ابن عساکر نے بسند طریق حمید بن منیف عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا مین اون لوگون مین تہا جو کہ حکم بن مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے پاس حاضر ہوئے منبج مین اور وہ حالت نزع مین تہے اور موت سے شدت پائی تہے پس حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا اور حکم بیہوشی مین تہے کہ الٰہی

اوسپر آسانی کردہ تو ایسا تھا ایسا تھا اونکی تعریف کرنے لگا حاکم کو ہوش آیا کہا کون ہے کلام کرنیوالا لوگون نے کہا فلان کہا کہ ملک الموت تجسے کہتے ہین کہ مین ہر مؤمن سخی کے ساتھہ رفیق ہون پہر وہ فی الحال مر گیا

فصل قبض ارواح مطہرات انبیاء علیہم السلام

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک فرشتہ نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ ادریس علیہ السلام کی طرف اترے پس وہ اونکے پاس آیا اونکو سلام کیا انہون نے اوس سے کہا آیا درمیان تیرے اور درمیان ملک الموت کے کچھہ دوستی ہے اوسنے کہا وہ تو میرے بہائی ہین فرشتون سے حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا آیا تو طاقت رکہتا ہے کہ کچھہ نفع پہونچائے مجھکو نزدیک اوسکے اوسنے کہا یہ بات کہ وہ کچھہ تاخیر کرے یا تقدیم کرے سو نہ کریگا ولیکن مین اوس سے تیرے لئے کلام کرونگا تو وہ موت کے وقت تیرے ساتھہ نرمی کریگا پہر فرشتے نے کہا کہ تو میرے دونون بازون کے درمیان مین سوار ہوجا پس ادریس علیہ السلام سوار ہوگئے وہ اونکو سماء علیا کی طرف چڑہا لیگیا وہان ملک الموت سے ملا اور ادریس علیہ السلام اوسکے دونون بازوون کے درمیان مین تھے اوسنے ملک الموت سے کہا کہ میری تیری طرف ایک حاجت ہے ملک الموت نے کہا مینے تیری حاجت جان لی تو ادریس کے باب مین مجھسے کلام کریگا حال آنکہ اوسکا نام محو ہوچکا اور اوسکی اجل سے باقی نہین رہا مگر نصف طرفۃ العین پس ادریس علیہ السلام کا انتقال فرشتے کے دونون بازو کے درمیان مین ہوا ۲ ابو حذیفہ اسحق بن بشر نے کتاب مبتدا مین بسند خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت نے کہا یا رب تیرا بندہ ابراہیم موت سے گہبرایا اللہ تعالی نے فرمایا تو اوس سے کہہ کہ خلیل کا جبکہ زمانہ دراز ہوجاتا ہے اپنے خلیل سے تو وہ اوسکی طرف مشتاق ہوتا ہے ملک الموت نے یہ بات اونکو پہونچائی حضرت ابراہیم نے فرمایا ہان یا رب مین مقرر مشتاق ہوا طرف تیری ملاقات کے پس ملک الموت نے اونکو ایک ریحانہ دیا اونہون نے اوسکو سونگہا اوسی مین اونکی روح قبض کی ۳ ابو الشیخ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا تیرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تیری جان قبض کرون ایسی آسانی سے کہ اوس سے زیادہ آسان مینے کسی مؤمن کی جان قبض نہین کی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا مین تجھسے اوسکے حق کے ساتھ سوال کرتا ہون جسنے تجھے بھیجا کہ تو اوس سے میرے باب مین گفتگو کرے پس ملک الموت نے کہا یرے خلیل نے مجھسے سوال کیا کہ مین اوسکے باب مین تجھسے گفتگو کرون اللہ تعالی نے فرمایا تو اوسکے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تیرا رب کہتا ہے کہ خلیل اپنے خلیل کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے ملک الموت اونکے پاس آئے حضرت ابراہیم نے فرمایا جاری کر جسکا تجھے حکم ہے ملک الموت نے کہا ای ابراہیم آیا کبھی تمنے کوئی شراب پی ہے کہا نہین پس اونکو سونگھا اسی پر اونکی روح قبض کی ہم امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ داؤد صلی اللہ علیہ وسلم مین غیرت شدید تھی جسوقت نکلتے تو دروازے بند کر دیئے جاتے پھر اونکے اہل پر کوئی داخل نہوتا یہانتک کہ لوٹ کر آوین پس ایک دن نکلے اور لوٹ کے آئے ناگاہ دیکھا گھر مین ایک آدمی کھڑا ہوا ہے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ بادشاہون سے نہین ڈرتا نہ مجھسے حجاب مانع ہوتا داؤد علیہ السلام نے فرمایا تو اب واللہ ملک الموت ہے مرحبا ہے امر اللہ کو پس داؤد علیہ السلام نے اوسی جگہہ کپڑا اوڑھ لیا اونکی روح قبض کی گئی

فصل

ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کے پاس آتے ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ سے اجازت چاہی پھر داخل ہوئے یہ خصوصیت خاص آپ کے لئے تھی نہ آپ سے پہلے کسی کے واسطے ہوئی نہ آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لئے ہو طبرانی نے حضرت حسین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وفات شریف کے دن اوترے کہا آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہین فرمایا پاتا ہون مین اپنے آپ کو ای جبریل مغموم اور پاتا ہون مکروب پس ملک الموت علیہ السلام نے دروازے پر اذن طلب کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ملک الموت ہین تمپر اذن چاہتے ہین انہون نے اذن نہین چاہا کسی آدمی پر آپ سے پہلے اور نہ اذن چاہین گے کسی آدمی پر بعد آپ کے آپ نے فرمایا تم اونکے لئے اذن دو جبریل علیہ السلام نے اونکے واسطے اذن دیا وہ آئے یہانتک کہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے

پس عرض کیا کہ بیشک اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کرون اگر آپ مجھے حکم دین کہ مین آپ کی جان قبض کرون تو اوسکو قبض کر دون اور اگر آپ ناخوش ہون تو مین اوسکو چھوڑ دون آپ نے فرمایا تم کروگے ای ملک الموت اونہون نے عرض کیا ہان مین اسی کے ساتھ مامور ہون پس جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کہ بیشک اللہ مشتاق ہوا طرف آپ کی ملاقات کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاری کر جسکا تجھے حکم دیا گیا ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وسلم صلوۃ وسلاما دائمین متلازمین الی یوم الدین آمین

حضرت فاطمہ زہرا سیدۃ النساء علیہا السلام نے ایک مرثیہ کہا اوسمین سے دو شعر یہ ہین ؎

صُبَّتْ عَلَيَّ مصائب لو انہا	صبت علی الایام صرن لیالیا
ماذا علی من شم تربۃ احمدا	ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

کسی اور نے کہا ہے ؎

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ	فطاب من طیبہن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ	فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

فصل بیان مین اونکی جنکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے

ابو الشیخ وعقیلی نے ضعفا مین اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آجال بہائم وحشرات ارض وخشاش[۵۱] ارض سب کی تسبیح مین ہین پس جبکہ اونکی تسبیح پوری ہوچکتی ہے تو اللہ اونکی ارواح کو قبض فرماتا ہے اور نہین ہے طرف فرشتے کے اس مین کچھہ ولہ طریق آخر اخرجہ الخطیب فی الرواۃ عن مالک من حدیث ابن عمر مثلہ قال ابن عطیۃ والقرطبی وکانّ معنی ذلک ان اللہ یعدم حیاتہا بلا مباشرۃ ملک واما الآدمی فشرف بان خلق لہ ملکا واعوانہ وجعل قبض روحہ واسلالہا من جسدہ علی یدیہ لکن قال الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن سلیمان بن مہیر الکلابی سلیمان نے کہا مین مالک بن انس کے پاس حاضر ہوا اور اوسنے ایک آدمی نے براغیث[۵۲] کا پوچھا کیا

[۵۰] فرماتی ہین کہ اگر وہ مصیبتین دنون پر ۔۔۔ تو راتین ہوجاتین

[۵۱] کیڑے جمع برغوث بمعنی پسّو

ملک الموت انکی روحون کو قبض کرتے ہین اونہون نے دیر تک سر نیچا کیا پھر کہا کیا اونکے لئے نفس سائلہ
ہے کہا ہان کہا تو پھر ملک الموت ہی اونکی ارواح کو قبض کرتے ہین اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
پھر مینے جویبر کو دیکھا کہ اپنی تفسیر مین کہا عن الضحاک عن ابن عباس کہا ملک الموت آدمیون کی قبض ارواح
کے لئے مقرر کئے گئے ہین مسود ہی اونکی روحون کو قبض کرتے ہین اور ایک فرشتہ جن مین ہے اور ایک شیاطین
مین اور ایک طیر و وحش و سباع و حیات و نمل مین پس یہ چار فرشتے ہین اور فرشتے صعقۂ اولی مین مرینگے
ملک الموت اونکے قبض کے والی ہونگے پھر وہ مرینگے رہے وہ لوگ جو کہ دریا مین شہید ہوتے ہین سو
بیشک اللہ تعالی اونکی قبض ارواح کا والی ہوتا ہے اسکو کسی فرشتے کی طرف سپرد نہین کرتا ہے بسبب
اونکی کرامت کے اس سبب سے کہ وہ لجہ بحر پر اوسکی راہ مین سوار ہوئے جویبر سخت ضعیف ہے اور
ضحاک عن ابن عباس منقطع ہے اور اسکے آخر کے لئے ایک شاہد مرفوع ہے ابن ماجہ نے ابوامامہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک
اللہ نے ملک الموت کو قبض ارواح پر مقرر کیا ہے مگر دریا کے شہید کہ وہ خود اونکے قبض ارواح کا
متولی ہوتا ہے حکایت ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبداللہ بن عیسی سے روایت کیا ہے کہا
اگلے لوگون مین ایک آدمی تھا اوسنے چالیس برس خشکی مین اللہ تعالی کی عبادت کی پھر اوسنے کہا یارب
مین مشتاق ہوا ہون کہ تیری عبادت دریا مین کرون پس وہ ایک قوم کے پاس آیا اونسے کہا کہ مجھے سوار
کرلو اونہون نے اوسکو سوار کرلیا اور اونکا جہاز چلا جسقدر اللہ نے چاہا اوس قدر چلا پھر وہ کھڑا ہوگیا
ناگاہ ایک درخت ناحیۂ آب مین تھا اوسنے کہا تم مجھے اس درخت پر رکھدو اونہون نے رکھدیا اور
اونکی کشتی چلی ایک فرشتے نے ارادہ کیا کہ آسمان کی طرف چڑھے پس اوسنے اپنے کلمات کہے جنسے وہ
چڑھا کرتا تھا سو اوسپر قادر نہوا جانا کہ یہ بسبب کسی گناہ کے ہے جو اوس سے ہوا درخت والے کے پاس
آیا اوس سے چاہا کہ وہ اپنے رب کی طرف شفاعت کرے عابد نے نماز پڑھی اور فرشتے کے لئے دعا کی
اور اپنے رب سے درخواست کی کہ وہی فرشتہ اوسکی جان قبض کرے تاکہ ملک الموت سے زیادہ تر اوسپر آسانی
کرے پھر جب عابد کی موت آئی تو وہی فرشتہ اوسکے پاس آیا اور کہا مینے اپنے رب سے یہ بات طلب کی

لجہ بیچ بحر یعنی منجدھار دریا کا

کہ میری شفاعت تیرے حق مین قبول کرے جیسے اوسنے میرے حق مین تیری شفاعت قبول کی اور مین
نے تیری جان کو قبض کرون پس جس جگہہ سے توچاہے مین اوسکو قبض کرون زاہد نے ایک سجدہ کیا
اوسکی آنکھہ سے ایک آنسو نکلا پھر مرگیا

فصل رویت ملک الموت کی خواب مین

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے نجیب بن عمید البشری نے کہا کہ مین نے ملک الموت علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ وہ کہتے ہین تو اپنے باپ سے کہدے کہ وہ مجھپر درود بہیجے تاکہ مین اوسکی قبض روح کے وقت اوسکے ساتھہ نرمی کرون مینے جو دیکہا وہ اپنے باپ سے بیان کیا اونہون نے کہا بیٹا البتہ ملک الموت کے ساتھہ مجھے اوس سے زیادہ انس ہے کہ جتنا تیری ماں کے ساتھہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام پر درود بہیجنا موجب ہے اونکی نرمی کرنیکا ساتھہ درود بہیجنے والے کے **حکایت** ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے روایت کیا ہے کہ اونکے باپ یعنی اسلم نے کہا مینے وہ حدیث یاد کی جسکو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نہین حق ہے مرد مسلمان کا کہ تین رات گذارے مگر اوسکی وصیت لکھی ہوئی نزدیک اوسکے سرکے ہو پس مینے دوات کاغذ منگایا تاکہ اپنی وصیت لکھون نیند نے مجھپر غلبہ کیا سو رہا وصیت کو لکھہ نہ پایا مین سو رہا تہا کہ ایک شخص سفید لباس خوبصورت خوشبو داخل ہوا مینے کہا ای شخص تجھے میرے گھر مین کسنے داخل کیا کہا مجھے اوسمین داخل کیا اوسکے رب نے مینے کہا تو کون ہے کہا مین ملک الموت ہون مین اوس سے مرعوب ہوگیا اوسنے کہا تو نہ ڈر مین تیری قبض روح کے ساتھہ مامور نہین ہوا ہون مینے کہا تو تم اب میرے لئے دوزخ سے برارت لکہدو اونہون نے کہا دوات کاغذ لے آ مینے دوات کاغذ کی طرف اپنا ہاتھہ بڑہایا جس سے مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا مینے اونکو دیدیا اونہون نے لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم استغفر اللہ استغفر اللہ یہانتک کہ پیٹھہ پیٹ کاغذ کا بہر دیا پہر مجھے دیدیا کہا یہ تیری برارت ہے نار سے اللہ تجھپر رحم کرے پہر ڈرتا ہوا جاگ اوٹھا اور چراغ منگایا اور دیکہا تو ناگاہ وہی کاغذ تہا کہ مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا اوسکی پیٹھہ پیٹ

استغفر اللہ لکھا ہوا تھا ٭

باب ۱۴ آجال ہر برس قطع ہوتے ہین

ا دیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قطع کیے جاتے ہین آجال شعبان سے شعبان تک یہانتک کہ آدمی البتہ نکاح کرتا ہے اور اوسکے لئے اولاد پیدا ہوتی ہے حالانکہ اوسکا نام مردون مین نکل چکا ہے ابن ابی الدنیا ابن جریر نے بطریق زہری عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سے مرفوعاً مثل اسکے روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب مین اسی طریق سے اخراج کیا ہے واخرج ابن ابی حاتم نحوہ علی ابن عباس موقوفاً ۲ ابویعلی نے ایسی سند کے ساتھہ جسکی تحسین منذری نے کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل شعبان کے روزے رکہتے مگر ایک یا دو دن مینے آپسے پوچھا فرمایا بیشک اللہ لکہتا ہے اسمین ہر نفس کو جو کہ اوس برس مریگا سو مین دوست رکہتا ہون کہ مجہے میری اجل آوے اور مین روزہ دار ہون ۳ ابن ابی الدنیا نے عطار بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ شب نصف شعبان ہوتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے پہر کہا جاتا ہے تو قبض کر اون لوگون کو جو اس صحیفے مین ہین پس بندہ البتہ درخت لگاتا ہے بی بیون سے نکاح کرتا ہے مکان بناتا ہے حالانکہ اوسکا نام مردون مین لکہہ چکا ہے ۴ ابن جریر نے عمر مولی غفرہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت کے لئے لکہے جاتے ہین جو لوگ کہ مرینگے لیلۃ القدر سے لیلۃ القدر تک پس تو پاتا ہے آدمی کو کہ نکاح کرتا ہے عورتون سے اور درخت لگاتا ہے حالانکہ نام اوسکا مردون مین ہے ۵ عکرمہ سے روایت کیا ہے کہا شب نصف شعبان مین پختہ کیا جاتا ہے سال کا کام اور لکہے جاتے ہین زندے مردون سے اور لکہے جاتے ہین حاجی پس اونمین نہ کوئی بڑہایا جاتا ہے نہ اونمین سے کوئی کم کیا جاتا ہے ۶ دینوری نے مجالسہ مین راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شب نصف شعبان مین وحی کرتا ہے اللہ طرف ملک الموت کے ساتھہ قبض ہر نفس کے جسکے قبض کا اوس سال ارادہ کرتا ہے ۷ ابوالشیخ نے اپنی تفسیر مین محمد بن جحادہ سے روایت

کیا ہے کہا اللہ تعالی کے لئے ایک درخت ہے عرش کے نیچے کوئی مخلوق نہین ہے مگر اوسکے واسطے اوسمین ایک پتا ہے پس جبکہ کسی بندے کا پتہ گرتا ہے تو اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلجاتی ہے پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا وماتسقط من ورقۃ الا یعلمہا اس سے معلوم ہوا کہ نہین مرتا ہے کوئی مگر ساتہہ علم اللہ تعالی کے ۸ شرح برزخ مین لکہا ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ملک الموت علیہ السلام اون پتون کی طرف دیکہتے ہین پس جب کسی پتے کو دیکہتے ہین کہ زرد ہوگیا تو جان لیتے ہین کہ اوسکی موت قریب آگئی پس وہ بسبب گرنے پتون کے ارواح کو قبض کرتے ہین اور نہین ہے وہ مگر نسخہ آجال مین جو کہ اسرافیل علیہ السلام نے اونکو دیا ہے ف شرح برزخ مین لکہا ہے معنی قطع آجال کے یہ ہین کہ فرشتون کو اوسکا اظہار کیا جاتا ہے ورنہ تقدیر سابق متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے کہ روایت کیا گیا ہے ہر شب برات کو لوح محفوظ کہولی جاتی ہے اسرافیل علیہ السلام اوسمین ایک نظر دیکہتے ہین پس اوس سے ایک نسخہ لکہہ لیتے ہین کہ جو کچہہ اوس سال مین اول سے آخر تک ہوگا پہر نسخہ رزق کا میکائیل کو دیتے ہین اور نسخہ حروب وزلازل وخسف وصواعق کا جبریل علیہ السلام کو اور نسخہ اعمال کا اسمعیل علیہ السلام صاحب سماء دنیا کو یہ بہت بڑا فرشتہ ہے اور نسخہ مصائب وآجال کا ملک الموت علیہ السلام کے حوالے کرتے ہین ف اس رات کو لیلۃ البرات اسلئے کہتے ہین کہ لوگون کو برات دیجاتی ہے پس نیکون کو آگ سے برات ملتی ہے اور بدون کو جنت سے ف لیلۃ البرات کے اظہار اور لیلۃ القدر کے اخفا مین اللہ سبحانہ نے ایک ایسے امر کی رعایت فرمائی ہے کہ وہ بندون کے لئے نہایت مناسب ہے وہ یہ ہے کہ شب برات مین خوف وفزع ہے کیونکہ ہر انسان ڈرتا ہے کہ شاید اوسکا نام زندون کے دفتر سے نکلکر مردون مین لکہا گیا ہو اور اگر زندون کے دفتر مین لکہا گیا ہے تو اس سے ڈرتا ہے کہ اوسکا نام سعادت کے ساتہہ لکہا گیا یا شقاوت کے ساتہہ مسطور ہوا پس اللہ سبحانہ نے اس رات کو ظاہر کر دیا تا کہ اللہ تعالی کی عبادت کرین اور بندے اوس سے ڈرتے رہین رہی لیلۃ القدر سو وہ مغفرت ورحمت کی رات ہے پس اگر اللہ تعالی اوسکو ظاہر فرما دیتا تو لوگ بہروسا کر بیٹہتے یعنی اور راتون مین سویا کرتے اور اس رات مین عبادت کر لیتے پس اس حکمت کے لئے شب برات کو ظاہر

فرما دیا اور لیلۃ القدر کو چھپا دیا **ف** مروی ہے کہ پندرہوین رات شعبان مین آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین پس ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین رکوع کیا دوسرا پکارتا ہے خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین دعا کی اور فرشتہ پکارتا ہے خوشی ہو اوسکو جو اس رات مین رویا ایک اور پکارتا ہے خوشی ہو مسلمانون کے لئے اس رات مین ایک اور پکارتا ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکے لئے قبول کیجاوے ہے کوئی مانگنے والا کہ اوسکا سوال دیا جاوے ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اوسکے لئے مغفرت کیجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ دروازے کب بند کئے جاتے ہین کہا جبکہ فجر طلوع ہوتی ہے **ف** مشائخ رحمہم اللہ تعالی سے مروی ہے کہ شب برات مین دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے بعض نے کہا ہر رکعت مین اخلاص ہزار بار پڑھے پس وہ سعدا مین لکھا جاویگا اور اوسکو براءت سعدا کی دیجاوے گی گو وہ اشقیا ہی سے کیون نہو بعض نے کہا کہ اس رات مین سو رکعت پچاس سلام سے پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص دس بار اوسکے سارے گناہ بخشے جاوینگے اوسکے رزق مین وسعت عمر مین برکت کیجاویگی اور اوسکو اللہ تعالی بہت اجر دیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ اس رات مین سورۂ یٰسٓ تین بار پڑھے ایک بار بہ نیت طول عمر اور ایک بار بہ نیت غنا و دفع فقر اور ایک بار بہ نیت امن کے بلا سے ؛

فصل پہلے پہل جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا حاکم نے مستدرک مین عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اول جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے وہ حافظ ہے اسلئے کہ وہ اوسکا عمل لیکے چڑھتا ہے اوسکا رزق لیکے اوترتا ہے پس جبکہ اوسکے لئے رزق نہ نکلا تو جان لیتا ہے کہ وہ مرنے والا ہے ؛

باب ۱۵ علامت خاتمۂ خیر کے بیان مین

ا ترمذی حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو اوس سے طلب عمل کرتا ہے عرض کیا گیا کہ کسطرح اوس سے طلب عمل کرتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی موت سے پہلے ۲ امام احمد حاکم نے عمرو بن

لہ حمق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اوسکو غسل دیتا ہے عرض کیا کہ کسطرح غسل دیتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی اوسکی اجل سے پہلے یہانتک کہ اوسکے پڑوسی اوس سے راضی ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ پڑوسیون کا راضی رکھنا عمل صالح ہے اور اونکا راضی رہنا موجب حسن خاتمہ اور محبت الٰہی کا باعث ہے اللھم ارزقنا ۲ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھہ خیر کا تو بھیجتا ہے طرف اوسکے ایک برس پہلے اوسکی موت سے ایک فرشتے کو کہ وہ اوسکو راہ راست پر لاتا ہے اور اوسکو توفیق دیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے بہترین اوقات پر مرتا ہے پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بہترین اوقات پر مرا پھر جب اوسکو موت آئی اور اوسنے اوسکو دیکھا جو اوسکے لئے تیار کیا گیا ہے تو وہ اپنی جان کو قی کرنے لگتا ہے حرص سے اسپر کہ وہ نکل جاوے پس اوس جگہہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ دوست رکھتا ہے اوسکی ملاقات کو اور جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھہ شر کا تو مقرر کرتا ہے واسطے اوسکے برس بھر پہلے اوسکی موت سے ایک شیطان کو وہ اوسکو گمراہ کرتا ہے اغوا کرتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے اپنی بدترین اوقات پر پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بدترین اوقات پر مر گیا پھر جب اوسکو موت آتی ہے اور اوسکو دیکھتا ہے جو اوسکے لئے تیار کیا گیا ہے تو اپنی جان کو نگلنے لگتا ہے بسبب کراہت کے اس سے کہ وہ نکلے پس اوسجگہ وہ مکروہ رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکھتا ہے اوسکی ملاقات کو صاحب افصاح نے اس حدیث شریف کے معنی مین کہا ہے کہ خروج روح کا وقت پکارنے ملک الموت علیہ السلام کے اوسکو ایسا ہے کہ جیسے سانپ والا سانپ کو اوسکے سوراخ سے پکارتا ہے اور نکلنا دونون جسمون کا وقت پکارنے کے برابر ایک طرح پر ہے لیکن مومن تو اپنی جان کو تہوع کرتا ہے یعنی اوسکا نکالنا چاہتا ہے کیونکہ تہوع یہی ہے کہ استدعا قی کا ہو واسطے نکلنے کے اور کافر اپنی روح کو تبلع کرتا ہے تبلع یہی ہے کہ جو جسم موہنہ مین ہے اوسکو پھیر لیجا لے چاہتا ہے کہ پیٹ کی طرف رجوع کرے انتہٰی لہ ف بعض علما رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسباب مقتضی سوء خاتمہ کے

لہ نقلہ ابی نعیم
و الحکیم الترمذی
و حبان بسکی الاوسط
ثم نقل بعض نقل
بالمعنی بزیادہ
و تحسین و بیان
ثم تبین سرہ
سلہ ایک نسخہ میں
بجای رجوع کے
خروج ہے

والعیاذ باللہ تعالی چار ہین نماز کو ہلکا سمجھنا شراب پینا مان باپ کی نافرمانی کرنا مسلمانون کو ایذا دینا
ف حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ اکثر چار باتون کے سبب سے موت کے وقت بندہ سے ایمان کھینچ لیا جاتا ہے ترک شکر اسلام پر ترک خوف اسلام کے جانے پر اہل اسلام پر ظلم کرنا مان باپ کی نافرمانی کرنا ۔

باب ۱۶ بیان مین اوس شخص کی جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کی

فرمایا اللہ تعالی نے وجاءت سکرۃ الموت بالحق ؏ ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت الآیۃ ؏ فلولا اذا بلغت الحلقوم الآیۃ ؏ کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق الآیۃ ۱ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چمڑے کا چھوٹا برتن یا لکڑی کا پیالہ تھا اوسمین پانی تھا پس آپ اپنے دونون ہاتھ پانی مین ڈالتے پھر اونکو اپنے موتھ سے ملتے اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ بیشک موت کے لئے سکرات ہین سکرات جمع ہے سکرہ کی سکرہ کہتے ہین شدت کو ۲ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا مین رشک نہین کرتی ہون کسی پر آسانی موت کا بعد اسکے کہ دیکھی مینے شدت موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۳ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا مین مکروہ نہین رکھتی ہون شدت موت کو کسی کے لئے کبھی بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۴ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور آپ کرب موت کی تکلیف اوٹھا رہے تھے کہ اگر عمل نکرے ابن آدم مگر اسی لئے تو اوسی لائق ہے کہ عمل کرے ۵ لقمان حنفی اور یوسف بن یعقوب حنفی سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے کہا ہمکو پہونچا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے پاس جبکہ بشیر آیا تو اوس سے فرمایا مین نہین جانتا ہون کہ آج تجھے کیا بدلہ دون مگر یہ کہ اللہ تعالی آسان کرے تجھپر سکرات موت کو ۶ طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر

کا نفس کہینچا جاتا ہے جیسا کہینچا جاتا ہے نفس گدہے کا اور مومن البتہ کرتا ہے گناہ پس سختی کیجاتی ہے
بسبب اوسکے اوسپر نزدیک موت کے تاکہ اوس سے کفارہ کیا جائے اور کافر البتہ کرتا ہے نیکی پس اوسپر
آسانی کیجاتی ہے نزدیک موت کے تاکہ اوس سے جزا دیا جائے ۷ دینوری نے مجالسہ مین وہیب بن ورد
سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مین نہین نکالتا ہون کسی کو دنیا سے اور مین ارادہ کرتا ہون کہ اوسپر
رحم کرون مگر پوری جزا دیتا ہون مین اوسکو بسبب گناہ کے جزا اوسکے کیا بیماری اوسکی جسم مین اور مصیبت
اوسکی اہل و اولاد مین اور تنگی اوسکی معاش مین اور تنگی اوسکی رزق مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین
اوس سے ذرہ برابر کو پہر اگر اوسپر کچہہ باقی رہتا ہے تو سخت کرتا ہون اوسپر موت کو تاکہ پہونچایا جاوے
طرف میرے مثل اوس دن کے کہ جنا اوسکو اوسکی مان نے قسم ہے میری عزت کی نہ نکالونگا کسی
بندے کو دنیا سے اور مین چاہتا ہون کہ اوسکو عذاب کرون یہانتک کہ پوری جزا دیتا ہون اوسکو ہر
نیکی کی جو اوسنے کی صحت اوسکے جسم مین اور فراخی اوسکی رزق مین اور کشایش اوسکی عیش مین
اور امن اوسکے نفس مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین ذرہ برابر کو پہر اگر اوسکے لئے کچہہ باقی رہا تو آسان
کرتا ہون اوسپر موت کو یہانتک کہ پہونچایا جاوے طرف میرے اور اوسکے واسطے کوئی نیکی نہو کہ بچے
وہ بسبب اوسکے نار سے ۸ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ
باقی رہتی ہے مومن پر اوسکے گناہون سے کوئی چیز کہ نہین پہونچتا ہے وہ اوسکو اپنے عمل سے تو سختی
کیجاتی ہے اوسپر موت تاکہ پہونچے بسبب سکرات موت اور اوسکے شدائد کے درجہ کو جنت کے اور کافر
جبکہ دنیا مین کوئی نیکی کر چکا ہے تو اوسپر آسان کیجاتی ہے موت تاکہ پورا کر لے ثواب اپنی نیکی کا دنیا
مین پہر نار کی طرف چلا جاوے ۹ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن البتہ اجر دیا جاتا ہے ہر چیز مین یہانتک کہ شدت مین نزدیک
موت کے ۱۰ ترمذی ابن ماجہ بیہقی حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ مومن مرتا ہے عرق جبین سے ۱۱ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نگاہ رکہو میت کو

بفتح نون و دال مہملہ و سکون تحتانی دیہی ست ۱۱

نزدیک اوسکی موت کے تین خصلتون کو اگر اوسکی جبین عرقناک ہوئی اور اوسکی آنکھین جاری ہوئین اور
اوسکے نتھنے پھول گئے تو یہ رحمت ہے اللہ سے کہ اوسپر نازل ہوئی اور اگر خرخرایا مثل خرخرانے شتر جوان
مخنوق کے اور اوسکا رنگ سرخ ہوگیا اور اوسکی باچھین راکھی رنگ ہوگئین تو یہ عذاب ہے اللہ سے کہ
اوسپر اوترا **ف** جبہہ عربی مین پیشانی کو کہتے ہین ہر جبہہ مین دو جبین ہوتی ہین اوسکے داہین باہین پس
جبین کنارہ ہے پیشانی کا کنپٹی تک اور پیشانی دونون جبینون کے درمیان مین ہے بعض نے کہا کہ موت بعرق
جبین کنایہ ہے شدت سکرات موت سے کہ بسبب اوسکے گناہ دور ہوتے ہین درجے بلند ہوتے ہین اور
بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ مومن پر کوئی شدت موت کی نہین مگر عرق جبین **۱۲** سعید بن منصور نے اپنے
سنن مین اور مروزی نے جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مومن پر کچھہ خطا
اوسکی خطاؤن سے باقی رہجاتی ہین موت کے وقت اونکی جزا اوسکو دیجاتی ہے سو اسلئے اوسکی پیشانی
عرقناک ہوتی ہے **۱۳** بیہقی نے شعب مین علقمہ بن قیس سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے عمزاد بھائی کے
پاس حاضر ہوئے اور وہ مر رہا تہا علقمہ نے اوسکی پیشانی کو چہوا ناگاہ وہ عرقناک تہی پس کہا اللہ اکبر
مجھے ابن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے موت مومن کے
عرق جبین سے ہے اور نہین ہے کوئی مومن مگر اوسکے لئے گناہ ہین کہ دنیا مین اونکی مکافات کیجاتی
ہے اور کچھہ بقیہ اوسپر باقی رہجاتا ہے تو اوسپر بسبب اوسکے نزدیک موت کی شدت کیجاتی ہے عبداللہ
نے کہا مین نہین دوست رکہتا ہون موت کو مثل موت گدہے کے **۱۴** ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے
علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے بھتیجے کے پاس آئے جبکہ وہ نزع مین تہا اوسکی
جبین پر پسینا آنے لگا علقمہ ہنسے اونسے کہا گیا تمکو کون چیز ہنساتی ہے کہا مین نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تہے کہ مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر فاجر کی جان نکلتی ہے اوسکے
شدق یعنی باچھہ سے جیسے نکلتی ہے جان گدہے کی اور مومن البتہ گناہ کرتا ہے پس اوسپر وقت موت
کے سختی کیجاتی ہے تاکہ اوس گناہ کا کفارہ کیا جاوے **۱۵** مروزی نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا کہ علقمہ نے اسود سے کہا تو میرے پاس حاضر ہو مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کر پس اگر

لہ ترمذی نے تحسین
کی ہے
اور حاکم نے تصحیح کی ہے

میری جبین عرقناک ہوئی تو تو مجھے خوشخبری دے ۱۶ ابن ابی شیبہ مروزی نے سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا محبوب رکھتے تھے پسینے کو واسطے میت کے **ف** بعض علما نے کہا ہے میت کی جبین عرقناک نہیں ہوتی مگر واسطے حیا رکے اپنے رب سے اسلئے کہ اوسنے اوسکی مخالفت کی نیچے کا بدن تو اوسکا مرچکا صرف حیات کے قوی اور اوسکی حرکات اوپر کے بدن مین باقی رہی اور حیا آنکھون مین ہوتی ہے اور کافر اس سب سے اندھا ہے اور موحد معذب اس سے مشغول ہے بسبب عذاب کے جو اوسپر نازل ہوا

فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے بیان مین

حکایت ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین امام احمد نے زہد مین اور ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حدیث کرو بنی اسرائیل سے کہ اونمین عجیب قصے ہوئے ہین پھر آپ نے ہمکو حدیث کرنا شروع کیا فرمایا ایک گروہ اونمین سے نکلا پھر وہ اپنے قبرستانون مین سے کسی قبرستان پر آئے پس کہا اگر ہم دو رکعت نماز پڑہین اور اللہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارے لئے کسی مردے کو نکالے وہ ہمکو موت سے خبر دے سو اونہون نے کیا وہ اس حال مین تھے کہ ایک آدمی سیاہ ظاہر ہوا اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین نشان سجدے کا تھا اوسنے کہا ای لوگو تم کیا چاہتے ہومین تو سو برس سے مرا ہون اور ابھی تک موت کی تلخی[ف] مجھسے ساکن نہین ہوئی پس تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے پھیر دے جیسا کہ مین تھا ۲ **حکایت** امام احمد نے زہد مین عمر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دو آدمیون نے بنی اسرائیل مین سے اللہ تعالی کی عبادت کی یہانتک کہ عبادت سے ملول ہوگئے اونہون نے کہا اگر ہم قبرون کی طرف نکلین پھر مجاورت کرین شاید ہم رجوع کرین پس وہ قبرون مین مجاور رہے اللہ تعالی کی عبادت کی اونکے لئے ایک مردہ اوٹھایا گیا اوسنے اونسے کہا مین تو اسّی برس سے مرا ہون اور مین ابتک موت کا الم پاتا ہون ۳ ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین جاتا ہے میت سے الم موت کا جبتک کہ وہ اپنی قبر مین ہے اور یہ الم سخت تر ہے اوس چیز کا جو مومن پر گزرتی ہے اور سہل تر ہے اوس چیز کا جو کافر کو پہونچتی ہے ۴ ابن ابی الدنیا نے

[ف] ایک نسخہ مین ۱۱۰ ایک مین ۷۰ برس

اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ میت پاویگا الم موت کو یہانتک کہ اپنی قبر سے مبعوث ہو ۵ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر موت کا اور اوسکے غصہ یعنی شدت کا فرمایا پس فرمایا وہ برابر تین سو ضرب تلوار کے ہے ۶ ضحاک بن حمزہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا ادنی پکڑ موت کی بمنزلہ سو ضرب تلوار کے ہے ۷ خطیب نے تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ البتہ معالجہ یعنی پکڑ دھکڑ ملک الموت علیہ السلام کی سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے ۸ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے البتہ ہزار ضرب تلوار کی زیادہ تر سہل ہین بچھونے پر مرنے سے ۹ ابو الشیخ نے کتاب العظمت مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موسی علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپ نے موت کو کس طرح پایا فرمایا مثل سفّود[۱۵] کے کہ داخل ہوا میرے پیٹ مین اوسکی بہت سی شاخین ہین ہر شاخ اوسکی میری رگونمین سے ہر رگ کے ساتھہ اولجھہ گئی پھر وہ میرے پیٹ سے نہایت زور سے کھینچا گیا اونسے کہا گیا مقرر اللہ تعالی نے آپ پر آسانی کی ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابو اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موسی علیہ السلام سے کہا گیا آپ نے موت کا مزہ کسطرح پایا کہا کسفود ادخل فی جزة صوف فاختلج یعنی جیسے لوہے کی سیخ کہ صوف کے گٹھے مین گھسائی گئی پھر وہ نکالی گئی فرمایا اے موسی مقرر ہمنے تجپر آسانی کی ۱۱ امام احمد نے زہد مین مروزی نے جنائز مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبکہ اللہ تعالی سے ملے تو اونسے کہا گیا تمنے موت کو کسطرح پایا پس کہا مینے اپنے نفس کو پایا گویا وہ کھینچا جاتا ہے کھجور کے کانٹے سے کہا گیا کہ مقرر ہمنے موت کو تمپر آسان کیا ۱۲ مروی ہے جبکہ موسی علیہ السلام کی روح اللہ تعالی کی طرف گئی تو اونسے اونکے رب نے کہا اے موسی تو نے موت کو کسطرح پایا کہا مینے اپنے نفس کو پایا مثل زندہ چڑیا کے جسوقت کہ وہ تلی جاتی ہے تو سے پر نہ وہ مرتی ہے کہ راحت پاوے اور نہ نجات پاتی ہے کہ اوڑ جاوے ۱۳ یہ بھی حضرت موسی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اونھون نے فرمایا

[۱۵] لوہے کی سیخ [illegible]

کہ میں اپنے نفس کو پاتا ہوں مثل بکری کے کہ اوسکا چمڑا اودھیڑا جاتا ہے قصاب کے ہاتھہ میں ۱۴ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرشتے بندے کو گھیر لیتے ہیں اور اوسکو حبس کرتے ہیں اور اور اگر یہ نہو تو وہ جنگل صحرا میں بھاگتا پھرے شدت سکرات موت سے ۱۵ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ میں فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا میت کا کیا حال ہے کہ اوسکی جان کھینچی جاتی ہے اور وہ چپ ہے حال آنکہ ابن آدم تو چیونٹی کے کاٹنے سے بیقرار ہوتا ہے فرمایا کہ فرشتے اوسکو جکڑتے ہیں ۱۶ ابن ابی الدنیا نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت اور اوسکی شدت سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا سہل موت بمنزلہ خسکہ کے ہے کہ وہ صوف میں ہو پس کیا نکالا جاتا ہے خسکہ صوف سے مگر اوسکے ساتھہ صوف ہوتا ہے ۱۷ امروزی نے جنائز میں میسرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہا اگر ایک قطرہ الم موت سے آسمان زمین والوں پر رکھا جاوے تو بیشک سارے مرجاویں اور بیشک قیامت میں البتہ ایک گھڑی شدت موت پر ستر گنی زیادہ ہوگی ۱۸ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد اللہ بن کیسان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا تو اونسے اونکے بیٹے نے کہا ابّا تم کہا کرتے تھے کاش میں کسی دانشمند آدمی سے وقت نزول موت کے ملوں تاکہ وہ مجھسے بیان کرے جو وہ پاتا ہے اور اب تم وہی آدمی ہو تم میرے لئے موت کا وصف بیان کرو کہا بیٹا واللہ لکان جنبی فی تخت اور گویا میں سانس لیتا ہوں سوئی کے ناکے سے اور گویا کانٹے کی ٹہنی کھینچی جاتی ہے میرے دونوں پاؤں سے میرے سر تک ۱۹ **حکایت** ابن سعد اور حاکم نے عوانہ بن حکم سے روایت کیا ہے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے تعجب ہے اوسکو جسپر موت نازل ہو اور اوسکی عقل اوسکے ساتھہ ہو وہ کیونکر اوسکو بیان نکریگا جبکہ اوسپر موت نازل ہوئی تو اونکے بیٹے عبد اللہ نے اونسے کہا ابّا تم کہا کرتے تھے پھر وہی کہا جو اوپر گزرا اب تم ہمارے لئے موت کو بیان کرو کہا بیٹا موت اس سے بڑھکر ہے کہ اوسکا بیان کیا جائے لیکن میں اوس سے تیرے لئے کچھ بیان کرتا ہوں میں اپنے آپ کو پاتا ہوں گویا رضوی

کے پہاڑ میری گردن پر ہین اور پاتا ہون اپنے کو کہ گویا میرے پیٹ مین شوک سلا ہے اور مین پاتا ہون
اپنے کو گویا میری سانس سوئی کے ناکے سے نکلتی ہے ۲۰ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے اور ابو نعیم نے
حلیہ مین ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا تو مجھے موت سے خبر دے
کعب نے کہا یا امیر المؤمنین وہ مثل درخت کے ہے کہ اوسمین بہت کانٹے ہون وہ بنی آدم کے پیٹ مین ہو
پس اوسکے نہ کوئی رگ ہے نہ کوئی جوڑ مگر اوسمین ایک کانٹا ہے اور ایک آدمی ہے جسکے ہاتھہ بہت زور آور
ہین وہ اوسکو کہینچ رہا ہے اور لفظ ابن ابی شیبہ کا یہ ہے مثل ٹہنی کے جسمین بہت کانٹے ہون وہ کسی
آدمی کے پیٹ مین داخل کیجاوے پہر ہر کانٹا ایک رگ کو پکڑ لیوے پہر اوسکو ایک آدمی زور آور
کہینچے پس لیلیا جو لے لیا اور باقی رکہا جو باقی رکھا ۲۱ ابن ابی الدنیا نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا موت نہایت فظیع ہول ہے دنیا و آخرت مین مومن پر اور موت سخت تر ہے آرون
کے چیرنے مقراضون کے کترنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر مردہ اوٹھایا جاوے پہر وہ اہل
دنیا کو الم موت کی خبر دیوے تو وہ نہ کسی عیش سے نفع لین نہ نیند سے لذت اوٹھائین ۲۲ وہب بن منبہ
سے روایت کیا ہے کہا موت سخت تر ہے تلوار کی ضرب آرون کے چیرنے دیگون مین جوش دینے سے اور
اگر درد ایک رگ کا میت کی رگون سے زمین والون پر بانٹا جاوے تو وہ اونکے الم کو گنجایش رکھے
پہر وہ اول شدت ہے جسکی ملاقات کافر کرتا ہے اور آخر شدت ہے جسکو مومن ملتا ہے ۲۳ ابو نعیم نے حلیہ
مین واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے
مردون کے پاس حاضر ہوؤ اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک
دانشمند مردون اور عورتون سے نزدیک اسی پچہڑنے کے متحیر ہوتا ہے اور شیطان قریب تر اوس چیز کا
کہ ہوتا ہے بنی آدم سے نزدیک اسی پچہڑنے کے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین جان میری ہے البتہ
معائنہ ملک الموت کا سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین
نکلتی ہے جان کسی بندے کی دنیا سے یہانتک کہ درد کرتی ہے ہر رگ اوسکی علیحدہ علیحدہ اسکو ابن ابی الدنیا
نے بہی مثل اسکے ابو حسین برجمی سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۲۴ ابن ابی الدنیا نے طعمہ بن غیلان جعفی

ت روایت کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے الٰہی تو روح کو لیتا ہے ابین عصب و قصب
اور اناملؔ سے الٰہی مدد کر میری موت پر اور آسان کر اوسکو مجھپر ۲۵ حارث بن ابو اسامہ نے اپنی مسند مین سند جید
کے ساتھ عطا بن یسار سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے معالجہ ملک الموت
کا سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے اور نہین ہے کوئی مومن کہ مرے مگر ہر رگ اوسکی علحدہ درد کرتی ہے
اور قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہے عدو اللہ اوس سے اوس گھڑی مین ۲۶ ابن ابی الدنیا بیہقی نے
شعب الایمان مین عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
مریض کی عیادت فرمائی پس کہا نہین ہے اوسکی کوئی رگ مگر وہ درد کرتی ہے سوا اسکے کہ آیا اوسکو
آنے والا اوسکے رب سے سو اوسکو خوشخبری دی کہ نہین ہے بعد اسکے عذاب اور داخل ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اپنے اصحاب سے اور وہ مریض تھا پس فرمایا تو آپ کو کسطرح پاتا ہے
اوسنے کہا مین پاتا ہون اپنے آپ کو راغب راجی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین
جمع ہوتی وہ دو واسطے کسی کے نزدیک اس حال کے گر دیتا ہے اللہ اوسکو جو وہ امید رکھتا ہے اور امن
دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا ہے ۲۷ امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا
آخر شدت جسکی ملاقات مومن کرتا ہے موت ہے ۲۸ ابو نعیم مروزی بیہقی نے شعب مین عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین نہین دوست رکھتا ہون کہ سکرات موت کی مجھپر آسان کیجائین
کیونکہ وہ آخر اوس چیز کا ہے جسکے ساتھ مومن اجر دیا جاتا ہے ۲۹ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ملاقات کی ابن آدم نے کسی چیز کی جب سے اللہ نے اوسکو پیدا کیا کہ
سخت تر ہو اوس سے موت سے ۳۰ سعید بن منصور نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سخت تر
اوس چیز کا جسکی ملاقات کرتا ہے امر آخرت سے وہ موت ہے ۳۱ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ ایک شخص نے کعب احبار سے کہا کون بیماری ہے جسکے لئے کوئی دوا نہین ہے کہا موت زید بن اسلم
رضی اللہ عنہ نے کہا موت کی دوا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے +

فصل موت کے وقت اعضا ایک دوسیرکو رخصت کرتی ہین

قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین ابوالفضل طوسی نے عیون الاخبار مین اور دیلمی نے ابراہیم بن ہدبہ کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ البتہ تکالیف اوٹھاتا ہے کرب موت اور سکرات موت کی اور اوسکے مفاصل البتہ بعض بعض پر سلام کرتے ہین کہتے ہین علیک السلام تو مجھسے جدا ہوتا ہے اور مین تجھسے جدا ہوتا ہون قیامت کے دن تک ۵

ای کف دست وساعد وبازو	ہمہ تودیع یک دگر بکنید

فصل شہید الم موت سے محفوظ ہے

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سخت تر اوس چیز کی کہ ہوتی ہے بندے پر موت سے جبکہ پہونچتی ہے روح تراقی کو پس وہ اوس وقت مضطرب ہوتا ہے اور اوسکی سانس اوپر چڑہتی ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شہید خاص ہے اس بات کے ساتھ کہ وہ نہین پاتا ہے درد موت کا جو کہ اوسکا غیر پاتا ہے طبرانی نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہید نہین پاتا ہی درد قتل کا مگر جیسا پاتا ہی ایک تمہارا درد چیونٹی کے کاٹنے کا

فصل شدت موت ملک الموت علیہ السلام

ابن ابی الدنیا نے محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ سب سے آخر ملک الموت علیہ السلام مرینگے اونسے کہا جاویگا ای ملک الموت تو مرپس نزدیک اسکے ایک چیخ مارینگے کہ اگر اوسکو آسمانون اور زمین والے سن لین تو مر جاوین ڈر سے پہر وہ مر جاوینگے زیاد نمیری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا مینے بعض کتب مین پڑہا ہے کہ موت ملک الموت علیہ السلام پر سخت تر ہے ساری خلق سے

فصل انبیا علیہم السلام پر موت کے سخت ہونین دو فائدے ہین

قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام پر موت کی تشدید مین دو فائدے ہین ایک تو اونکی تکثیر وتکمیل فضائل اور رفع درجات ہے نہ اسمین کوئی نقصان ہے نہ عذاب بلکہ جیسا آیا ہی کہ ان اشد الناس

بلاء الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل دوسرا فائدہ یہ ہے کہ خلق مقدار الم موت کو پہچان لے کیونکہ اطن ہے اور کبھی انسان بعض مُردون پر مطلع ہوتا ہے اور اوسپر کوئی حرکت و قلق واضطراب نہین دیکھتا ہے اور سہولت خروج اوسکی روح کو نظر کرتا ہے پس وہ گمان کرتا ہے سہولت امر موت کو اور جس سال مین میت ہوتا ہے اوسکو نہین جانتا ہے پھر جبکہ انبیاء علیہم السلام نے جو کہ اپنی خبر مین سچے ہین شدت الم موت کو بیان کیا باوجود اونکی کرامت کے اللہ پر تو خلق نے جان لیا شدت موت کو جسکی ایذا میت پاتا ہے اور یہ علم قطعی ہے مطلقا ہر میت کے لئے کیونکہ صادقین نے اسکی خبر دی ہے سوای شہید قتیل کفار کے جیسا کہ حدیث شریف مین ثابت ہو چکا ہے ﴿

فصل موت فجاءت یعنی ناگہان

بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موت فجاءت کا پوچھا کیا وہ مکروہ ہے اونہون نے فرمایا وہ کس لئے مکروہ ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا راحت ہے واسطے مومن کے اور پکڑنا اسف یعنی خشم و غضب کا ہے واسطے فاجر کے ف قصر الامل مین کہا ہے کہ مرگ ناگہانی آثار غضب آلہی سے ہے بندہ کا پر کیونکہ اوسکو نہ چھوڑا تا کہ توبہ و عمل صالح سے آخرت کی تیاری کرے انتہی حاصل یہ ہے کہ یکایک مرنا نیکون کے لئے نیک مردون کے واسطے بد ہے ﴿

فصل اون امور کے بیان مین جنسے روح بسہولت نکلتی ہے

ایک جماعت علماء نے ذکر کیا ہے کہ مسواک روح کے نکلنے کو آسان کرتی ہے استدلال کیا ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ صحیح مین قصہ مسواک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہے کہ آپ نے وقت وفات شریف کے مسواک کی ۲ امام احمد نے زہد مین میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ رہے ایک تمہارا قریب العہد ساتھ عمل صالح کے کیونکہ وہ آسانی کرتا ہے اوسپر جسوقت اوسپر موت نازل ہوتی ہے یا یاد کرے کسی عمل صالح کو جو کہ اس سے پہلے کیا ہے ﴿

فصل صورت موت وحیات کے بیان مین

۱ ابن ابی حاتم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے خلق الموت والحیاۃ کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا حیات جبرئیل علیہ السلام کا گھوڑا ہے اور موت مینڈا املح ہے ۲ مقاتل و کلبی نے کہا ہے کہ موت کو مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا نہین گزرتا ہے کسی پر مگر وہ مرتا ہے اور حیات کو گھوڑے کی صورت مین پیدا کیا نہین گزرتا ہے کسی چیز پر مگر وہ زندہ ہوتی ہے ۳ ابو الشیخ و ابن حبان نے کتاب العظمہ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پیدا کیا اللہ تعالی نے موت کو مینڈا املح یعنی چت کبرا جسکے بال سیاہ سفید ملے ہوئے ہون اوسکے چار بازو ہین ایک عرش کے نیچے اور ایک تحت الثری مین اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اوس سے فرمایا ہو وہ ہوگیا پہر فرمایا ظاہر ہو وہ عزرائیل علیہ السلام کے لئے ظاہر ہوگیا ان آثار سے معلوم ہوا کہ موت ایک جسم ہے کہ مینڈے کی صورت مین پیدا کیا گیا عرض نہین ہے اور جو صحیحین مین وارد ہوا ہے وہ بھی اس سے واضح ہوگیا کہ لائی جائیگی موت دن قیامت کے کبش املح کی صورت مین پس کھڑی کیجائیگی درمیان جنت دنار کے پہر کہا جاویگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو پس کہینگے ہان اور سب نے اوسکو دیکھہ لیا ہے یہ موت ہے پہر وہ ذبح کیجاویگی ابو یعلی نے ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کیا ہے کہ وہ ذبح کیجاویگی جیسے بکری ذبح کیجاتی ہے

باب ۱۷

بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے اور جو اوسکے نزدیک پڑہی جاوے اور جو اوسکے احتضار کے وقت کہی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جبکہ اوسکا انتقال ہو جاوے اور اوسکی آنکھین بند کیجاوین

فصل بیان مین اوس چیز کی جسکو آدمی مرض موت مین کہے

۱ حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا بتاؤن مین تمکو اسم اعظم دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پس جو کوئی مسلمان دعا کرے اوسکے ساتہہ اپنے مرض مین چالیس بار پہر مرجاوے اوسی مرض مین تو دیا جاویگا

اجر ایک شہید کا اور اگر اچہا ہوگیا تو اچہا ہو گیا اس حال مین کہ اوسکے لئے بخشش کی گئی ۲ ابن ابی الدنیا نے
کتاب مرض وکفارات مین ابن منیع نے اپنی مسند مین حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے
اے ابوہریرہ کیا نہ خبر دون مین تجہکو امر حق کی کہ جو شخص کلام کرے اوسکے ساتہہ اول لیٹنے مین اپنی بیماری
سے تو نجات دے اللہ اوسکو نار سے مینے کہا ہان خبر دیجئے فرمایا لا الہ الا اللہ یحیی ویمیت وھو
حي لا یموت وسبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ علی کل حال اللہ اکبر کبریاء ربنا وجلالہ وقدرتہ بکل مکان اللھم ان کنت
امرضتني لتقبض روحي في مرضي ھذا فاجعل روحي في ارواح من سبقت لھم
منک الحسنی واعذني من النار کما اعذت اولیاءک الذین سبقت لھم منک
الحسنی پس اگر تو اپنی اس بیماری مین مرگیا تو طرف رضامندی اللہ کے جنت سے اور اگر تو نے گناہ
کئے تو اللہ تیری توبہ قبول کریگا ترجمہ یعنی نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ
ہے نہ مریگا اور پاک ہے اللہ پروردگار بندون کا اور شہرون کا اور حمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت پاک
برکت دی گئی اوسمین ہر حال پر اللہ بہت بڑا ہے بڑائی ہمارے رب کی اور اوسکا جلال اور اوسکی قدرت
ہر مکان مین ہے الہی اگر تو نے بیمار ڈالا ہے مجہکو تاکہ قبض کرے تو میری روح کو میری بیماری مین تو تو کر
میری روح کو اون لوگون کی روحون مین جنکے لئے سابق ہو چکی تجہسے نیکی اور پناہ دے مجہکو آگ سے جیسی پناہ
دی تو نے اپنے اولیاء کو جنکے لئے سابق ہو چکی تجہسے نیکی ۳ ابن عساکر نے حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کلمے سنے ہین جس شخص
نے اونکو اپنی وفات کے نزدیک کہا وہ جنت مین داخل ہوا لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار
الحمد للہ رب العلمین تین بار تبارک الذي بیدہ الملک یحیي ویمیت وھو
علی کل شئ قدیر ترجمہ ۱ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ بردبار کرم والا ۲ حمد ہے اللہ کے لئے جو پروردگار
ہے عالمون کا ۳ بابرکت ہے وہ ذات جسکے ہاتہہ مین ملک ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز
پر قدرت رکہتا ہے بزار نے اور سعید بن منصور نے اپنے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت

کیا ہے کہ بیشک مؤمن نزدیک میرے بمنزلہ کل خیر کے ہے وہ میری حمد کرتا ہے اور مین اوسکی جان کھینچتا ہون اوسکے دونون پہلو کے درمیان سے بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک مومن نکلتی ہے اوسکی جان درمیان دونون پہلو اوسکے سے اور وہ حمد کرتا ہے اللہ عز وجل کی

فصل بیان مین اوس چیز کی جو قریب الموت کے نزدیک پڑہی جاوے

ابن ابی الدنیا وغیرہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی میت کہ پڑہی جاوے نزدیک اوسکے سر کے یسٓ مگر آسان کرتا ہے اللہ اوسپر ۳ ابن ابی شیبہ امام احمد ابو داؤد و نسائی حاکم ابن حبان نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پڑہو تم اپنے مردون پر یسٓ ف ابن حبان نے کہا مراد مردون سے وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی نہ یہ کہ مردے پر پڑہی جاوے ۳ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مستحب ہے کہ جب میت کو موت حاضر ہو تو اوسکے نزدیک سورۂ رعد پڑہی جاوے اسلیے کہ یہ میت سے تخفیف کرتی ہے اور بیشک وہ بہت سہل کرنے والی ہے واسطے اوسکے قبض کے اور بہت آسان کرنے والی ہے واسطے اوسکے حال کے اور کہا جاتا تہا گہڑی بہر پہلے میت کے مرنے سے حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اللھم اغفر لفلان بن فلان وَبرِّدْ علیہ مضجعہ ووسّع علیہ فی قبرہ واعطہ الراحۃ بعد الموت والحقہ بنبیہ وتولّ نفسہ وصعّد روحہ فی ارواح الصالحین واجمع بیننا وبینہ فی دارٍ تبقی فیھا الصحبۃ ویذھب عنا فیھا النصب واللغوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے اور اسکی تکرار کرتا رہے یہانتک کہ اوسکی روح قبض کیجاوے ۳ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا انصار میت کے نزدیک سورۂ بقر پڑہا کرتے تہے ف ابو نعیم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس آیت کی تفسیر مین ومن یتّق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنی جو شخص اللہ سے ڈرتا رہتا ہے کرتا ہے واسطے اوسکے مخرج کہا اوسکے لئے مخرج کرتا ہے دنیا کے شبہات سے اور کرب سے نزدیک موت کے

اور مواقف دن قیامت سے اس سے معلوم ہوا کہ متقی کا خود اللہ تعالیٰ متولی ہوتا ہے دین دنیا کی ایذا و تکلیف سے اوسکو محفوظ رکھتا ہے

فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین

تلقین مشتق ہے لقن سے لقن کے معنی سرعت فہم کے ہین اور تلقین سمجہانے کو کہتے ہین اور مراد تلقین سے اس جگہہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا ہے روبرو اوس شخص کے جسکو موت حاضر ہوئی بدون اسکے کہ اوس سے پڑہے کو کہین یعنی حاضرین پڑہین اور اوس سے نہ کہین کہ تو پڑہ جاننا چاہیے کہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تذکرہ مین تلقین المیت لا الہ الا اللہ کا باب منعقد فرمایا ہے پہر حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اونکا ذکر کیا ہے ۱ مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تلقین کروا اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ کی ابن حبان وغیرہ نے کہا مراد اس سے وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی ۲ امام احمد ابو داؤد حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ۳ بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شروع کروا اپنے بچون پر اول ساتھہ لا الہ الا اللہ کے یعنی پہلے پہل جبکہ اونکی زبان کہلی تو اونکو لا الہ الا اللہ سکہاؤ اور تلقین کروا اون کو نزدیک موت کے لا الہ الا اللہ کی پس بیشک جسکا اول کلام لا الہ الا اللہ ہوا اور آخر کلام اوسکا لا الہ الا اللہ پہر وہ ہزار برس زندہ رہا نہ پوچہا جائیگا ایک گناہ سے بیہقی نے کہا یہ متن غریب ہے ہمنے اسکو نہین لکہا مگر اسی اسناد سے ۴ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی امالی مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے جبکہ بیمار ہو جاوین تمہارے مریض تو اونکو ملول نکرو لا الہ الا اللہ کہنے سے یعنی اونپر جبر نکروانے بجدنکہو ولیکن تلقین کروا و نکو پس بیشک خاتمہ نہین کیا جاتا ہو اسکے ساتھہ یعنی ساتھہ کلمے کے واسطے منافق کے کبہی ۵ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کروا اسلئے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ خاتمہ کیا جاوے واسطے اوسکے اسکے ساتھہ نزدیک اوسکی موت کے مگر وہ

اوسکا توشہ ہوتا ہے طرف جنت کے ۴ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوا اور
اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو پس وہ وہ چیز دیکھتے ہین جسکو تم نہین دیکھتے ۵ ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ واثلہ
بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ تم اپنے مردون کے پاس حاضر
ہوا اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک حلیم آدمیون مین سے تحول
کرتا ہے اس سے اور بیشک شیطان ابن آدم سے نہایت قریب ہوتا ہے وقت اس بچھڑنے کے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے مقرر ملک الموت کا معاینہ کرنا ہزار ضرب تلوار سے بھی زیادہ سخت ہے
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین نکلتا ہے نفس کسی بندے کا دنیا سے یہانتک کہ ہر
رگ اوسکی اپنی جگہہ پر دردناک ہو جاتی ہے قرطبی نے کہا یہ غریب ہے حدیث مکحول سے ۸ طبرانی نے اوسط
مین ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص کہے نزدیک موت اپنی کے
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اوسکو آگ کبھی نہ کھائیگی ۹
ابو یعلی اور حاکم نے بسند صحیح حضرت طلحہ و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ نہ کہیگا اوسکو کوئی آدمی جسکو حاضر ہوئی موت
مگر پائیگی روح اوسکی واسطے اوسکے راحت جبکہ اوسکے جسم سے نکلے گی اور ہوگا وہ واسطے اوسکے نور دن
قیامت کے اور ایک لفظ مین یہ ہے مگر کشایش کردیگا اللہ اوس سے اور روشن کریگا واسطے اوسکے نور
کو اور دیکھیگا اوس چیز کو جو اوسے خوش کرے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ ۱۰ ابن ابی الدنیا نے کتاب محتضرین
مین اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے حاضر ہوئے ملک الموت ایک شخص کو کہ وہ مر رہا تھا
پس اوسکے اعضا کو چیرا اوسکو نہ پایا کہ اوسنے کوئی خیر کی ہو پھر اوسکے دل کو چیرا اوسمین بھی کوئی خیر
نہ پائی پھر اوسکے دونون جبڑون کو کشادہ کیا تو اوسکی زبان کی نوک کو پایا کہ وہ اوسکے تالو سے چپکی ہوئی
تھی لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا پس اوسکے لیے بسبب کلمۂ اخلاص کے مغفرت کی گئی ۱۱ ابونعیم نے فرقد سنجی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بندے کو وفات حاضر ہوتی ہے تو بائین طرف کا فرشتہ داہنے جانب والے سے

کہتا ہے تخفیف کر یعنی توحید ہو جاوے کہتا ہے مین تخفیف نہین کرتا شاید وہ لا الہ الا اللہ کہے تو مین اوسکو لکہہ لون **ف** امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث تلقین کو ذکر نہین فرمایا ہے فتح الباری مین اسکی یہ وجہ لکہی ہے کہ شاید تلقین مین اونکے نزدیک کوئی حدیث اونکی شرط پر ثابت نہوئی ہو پس اونہون نے اوس چیز کے ساتھہ کفایت کی جو کہ تلقین پر دلالت کرتی ہے مراد اس سے یہ قول ہے امام بخاری کا ترجمۃ الباب مین ومن کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جسکا آخر قول لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا زین بن منیر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث بلفظ خود اوس شخص کو شامل ہے جسنے یہ کلمہ کہا اور مرگیا یا زندہ رہا اور اوسنے سوای اس کلمے کے اور کچہہ نہ کہا اسکے مفہوم سے وہ شخص نکل گیا جسنے کلمہ کہنے کے بعد اور کچہہ کلام کیا لیکن وہ بھی مستصحب اوسکے حکم کا ہے بغیر تجدید نطق کے پس اگر اوسنے جو اعمل کیا ہے تو وہ مشیت مین ہے اور جو عمل نیک کیا ہے تو رحمت آلہی اسی کی مقتضی ہے کہ اسلام نطقی حکمی اور مستصحب مین فرق نہو انتہی دیکہو اسی استصحاب پر روایت صحیح مسلم کی دلالت کرتی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص مرا اور جانتا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ تو وہ جنت مین داخل ہوا پس اس حدیث مین علم پر انتصار فرمایا اور یہ مومن کی شان ہے اور اسی کے مثل مسلم نے حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے پھر اوسپر مرجاوے مگر وہ جنت مین داخل ہوا اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مین ایک کلمہ جانتا ہون نہین کہے اوسکو کوئی بندہ اپنے دل مین سچ سمجھہ کے پھر وہ مرجاوے مگر وہ آگ پر حرام کیا جاتا ہے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مراد لا الہ الا اللہ سے اس حدیث مین اور اسکے سوا اور حدیثون مین دونون کلمے شہادت کے ہین پس ذکر رسالت ترک کر دینے سے اشکال وارد نہین ہوتا ہے زین بن منیر رحمہ اللہ تعالی نے کہا قول لا الہ الا اللہ ایک لقب ہے کہ دونون شہادت کے نطق پر جاری ہوا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہمارے علما فرماتے ہین کہ مردون کو اس کلمے کی تلقین کرنا سنت ماثورہ ہی مسلمانون

نے اوسپر عمل کیا ہے اور یہ تلقین اسلئے ہوتی ہے کہ آخر کلام مردے کا لا الہ الا اللہ ہو اور اوسکا خاتمہ سعادت پر ہو جاوے اور عموم قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مین داخل ہو اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور عبدالحق نے اسکی تصحیح کی ہے **ف** حدیثون مین جو کہ امر تلقین کا وارد ہوا ہے سو ظاہر اونکا یہ ہے کہ یہ وجوب حاضرین پر کفائی ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ نے تلقین کے فائدون سے ایک یہ فائدہ بیان کیا ہے کہ میت اوس چیز پر آگاہ ہو جاوے جس سے شیطان دفع ہو کیونکہ وہ میت سے تعرض کرتا ہے اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے اور جبکہ میت کو تلقین کر دی گئی اور اوسنے ایک بار کلمہ کہہ لیا تو پھر شیطان اوسپر عود نہین کرتا ہے بار بار اوس سے نہ کہین تاکہ وہ گھبرا نہ جاوی ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اگر وہ اوسکو کہدے تو اوسکو چھوڑ دو ابو محمد بن عبدالحق نے کہا یہ چھوڑنا اسلئے ہے کہ وقت اصرار کرنیکے میت پر یہ خوف ہے کہ وہ کلمے سے بیزار ہو اور گھبرا دے اور شیطان کا غلبہ ہو جاوے اور یہ سوء خاتمہ کا سبب ہو جاوے اعاذنا اللہ منہا **حکایت** حسن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھسے ابن مبارک نے کہا کہ تو مجھے تلقین کر یعنی کلمہ شہادت کی اور مجھپر عود نہ کر مگر جبکہ مین اور کوئی کلام کرون مقصود یہ ہے کہ مرجاوین اور اونکے دل مین سوا خدا کے اور کچھ نہو کیونکہ دارومدار دل پر ہے اور دل ہی کے عمل پر نظر کرتے ہین اور اوس سے نجات ہوتی ہے رہی نری زبان کی حرکت بدون اسکے کہ دل مین ہو سو اسمین کچھ فائدہ نہین ہے نہ کوئی اسمین خیر خوبی ہے **ف** تلقین کبھی ذکر حدیث سے ہوتی ہے اوس شخص کے نزدیک جو کہ عالم ہے جیسا کہ ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ **حکایت** ابوزرعہ نزع مین تھے اور اونکے نزدیک ابوحاتم محمد بن مسلم منذر بن شاذان اور ایک جماعت علماء کی بیٹھی ہوئی تھی حدیث تلقین کو ذکر کیا اور ابوزرعہ سے شرمائی کہا یاروآؤ حدیث کا مذاکرہ کرین محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو ضحاک نے ابو مجلز سے اونہون نے کہا خبر دی ہمکو ابوعاصم نے اونہون نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالحمید بن جعفر نے صالح بن ابی عریب سے پھر اس سے تجاوز نہ کیا اور باقی لوگ خاموش تھے ابوزرعہ نے کہا اور وہ حالت نزع مین تھے حدیث کی ہمکو ابوعاصم نے عبدالحمید بن جعفر سے اونہون نے صالح بن عریب سے اونہون نے کثیر بن مرہ حضرمی سے

اونھون نے معاذ بن جبل سے معاذ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ایک روایت مین یون ہے کہ حرام کر دیا اللہ نے اوسکو آگ پر اور ابوزرعہ نے انتقال کیا تمامی نے اس حکایت کو بغیر اسناد کے ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ابوزرعہ نے لا الہ الا اللہ کہا اور حرف ہا کے ساتھہ اونکی روح نکل گئی پہلے اس سے کہ دخل الجنۃ کا لفظ کہین **حکایت** شعبی رضی اللہ عنہ ایک بیمار کی عبادت کے لئے تشریف لیگئے دیکھا کہ ایک آدمی اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کر رہا ہے اور بار بار کرتا ہے شعبی نے اوس سے کہا کہ تو اسکے ساتھہ نرمی کر وہ بیمار بولا اور کہا تو مجھے تلقین کر یا نہ کر مین خود اس کلمے کو نہین چھوڑتا ہون اور نہ اوسکو ترک کرتا ہون بعد اسکے یہ آیت پڑہی والزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا شعبی نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لئے جسنے ہمارے اس دوست کو نجات دی **حکایت** حضرت جنید سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے وفات کے وقت لوگون نے کہا لا الہ الا اللہ کہو فرمایا مین اوسکو بھولا نہین ہون کہ یاد کرون **حکایت** جبکہ بعض صالحین سے موت کے وقت کہا کہ لا الہ الا اللہ کہو اونھون نے اپنی آنکھون کو کھولدیا اور یہ بیت پڑہی ؎

وغدا یذکرنی عھود الحمٰی	ومتی نسیت العھد حتی اذکر

جناب حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

مہر تو در دلم و عشق تو در سرم	با شیر اندر آمد و با جان بدر رود

فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے

قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے ایک باب سوء خاتمہ کے بیان مین لکھا ہے اعاذنا اللہ منہ اور یہ کہا کہ شیطان میت کے پاس باپ کی صورت مین آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہودی مر اور دوسرا شیطان مان کی صورت مین آتا ہے اور نصرانیت پر مرنے کی دعوت کرتا ہے اور اس باب مین ایک حدیث مرفوع ذکر کی **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عبداللہ بن احمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین احمد بن حنبل اپنے باپ کے انتقال کے وقت حاضر ہوا مینے دیکھا کہ وہ عرقناک ہوتے ہین پہر اونکو افاقہ ہوجاتا ہے اور اپنے ہاتھہ سے اشارہ کرتے ہین لا تعد لا تعد یعنی عود نہ کر عود نہ کر یہ اشارہ چند بار کیا مینے کہا ابّا یہ کیا ہے جو تمسے ظاہر ہوتا ہے

اونہون نے کہا شیطان میرے سامنے کھڑا ہے اور انگلیان کاٹتا ہے اور کہتا ہے ای احمد تو مجھسے فوت ہوگیا اور مین کہتا ہون لا بعد یعنی تو عود نہ کر تاکہ مین مرجاؤن **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مینے ابو العباس احمد بن عمر قرطبی اپنی شیخ سے ثغر اسکندریہ مین سنا کہتے تھے کہ قرطبہ مین احمد بن محمد میرے شیخ کے بہائی تھے مین اونکے انتقال کے وقت حاضر ہوا اونسے کہا گیا لا الہ الا اللہ کہو وہ لا لا کہتے تہے جب اونکو ہوش آیا تو ہمنے اونسے اسکا ذکر کیا اونہون نے کہا کہ دو شیطان میرے دائین بائین طرف آئے ایک نے کہا کہ یہودی مرکہ بہترین ادیان دین یہود ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مر بہترین ادیان دین نصاری ہے اور مین اونسے لا لا کہتا تہا یعنی نہین نہین مینے اپنے ہاتہہ سے کتاب ترمذی و نسائی مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث لکہی ہے کہ بیشک شیطان آتا ہے نزدیک ایک تمہارے کے وقت اوسکے مرنیکے پس وہ اوس سے کہتا ہے مر یہودی مر نصرانی سو میرا جواب اون دونون شیطانون کو تہا نہ تمکو قرطبی فرماتے ہین مینے کتاب ابو عیسی ترمذی کو تفحص کیا اور اوسکو پورا سنا لیکن مین اس حدیث پر واقف نہین ہوا اگر بعض نسخون مین موجود ہو تو اس بات کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے رہی کتاب نسائی سو مینے بعض کو سنا اور اوس مین سے بہت سے میرے نزدیک موجود تھے مگر اس حدیث پر مجھے وقوف حاصل نہین ہوا کتاب نسائی کے چند نسخے ہین احتمال ہے کہ یہ حدیث بعض نسخون مین موجود ہو انتہی ❊

فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت بیہقی نے شعب الایمان و دلائل النبوت مین اور طبرانی نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ یہان ایک نوجوان آدمی ہے اوسکو موت حاضر ہوئی ہے اوس سے کہتے ہین کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ اوسکو نہین کہہ سکتا ہے فرمایا کیا وہ اوسکو اپنی زندگی مین نہین کہتا تھا عرض کیا کہ ہان کہتا تہا فرمایا پہر کیا چیز منع کرتی ہے اوسکو اوس سے نزدیک اوسکے مرنیکے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور ہم بہی ہمراہ آپکے اوٹھے یہانتک کہ اوس جوان کے پاس تشریف لائے فرمایا ای جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا مین اوسکو نہین کہہ سکتا فرمایا کیون کہا بسبب نافرمانی میری والدہ کے فرمایا کیا وہ زندہ ہے کہا ہان فرمایا

اوسکی طرف آدمی بہیجو پس وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا وہ تیرا بیٹا ہے کہا ہان فرمایا تو دیکھتی ہے اگر آگ دہکائی جاوے پہر تجہسے کہا جاوے کہ اگر تو اسمین شفاعت نکریگی تو ہم اوسکو اس آگ مین ڈالدینگے اوسنے کہا اب تو مین اوسمین شفاعت کرونگی فرمایا تو گواہ کر اللہ کو اور گواہ کر ہمکو کہ بیشک تو راضی ہوئی اوسنے کہا مقرر مین اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی فرمایا اے جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا الہ الا اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد ہے اللہ کے لئے جسنے میرے سبب سے نجات دی اوسکو آگ سے

فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت ابن عساکر نے عبد الرحمن صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص کو موت آئی اوس سے کہا گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا مین تو اون لوگون کے ساتھہ صحبت رکھتا تھا جو کہ مجہکو ابو بکر و عمر کے شتم کا حکم کرتے تھے صاحب تقشیر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شاید بعض لوگون کے دل مین یہ بات گزری کہ بہت لوگ جو کہ بلا عقوق والدین اور شتم اصحاب رضی اللہ عنہم مین مبتلا ہین اور یہ حال نہین رکھتے ہین جواب اسکا اوس حکایت سے واضح ہوگا جو کہ مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب سیر مین وقائع سال ہشتم مین مذکور ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو قتادہ کو ہمراہ چند آدمیون کے طرف اضم کے بہیجا اور اس لشکر مین عامر بن اضبط راہ مین آگیا اور آکے اصحاب پر تحیت اسلام کی مسلمان چونکہ اونکے اسلام کا اعتقاد نہین رکھتے تھے اونکے سلام کا جواب نہ دیا اور محلم بن جثامہ نے اونکو قتل کر ڈالا اسی باب مین یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا پس محلم آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التماس عفو کیا فرمایا لا غفر اللہ لک یعنی اللہ تجہے نہ بخشے پس وہ روتے ہوئے مجلس شریف سے اوٹھے اور اوسی ہفتہ مین مر گئے جبکہ اونکو دفن کیا تو زمین نے اونکو باہر ڈالدیا اور تین بار اسی طرح ہوا آخر الامر تیرون کے درمیان مین چھوڑ دیا جب یہ خبر سمع شریف مین پہونچی تو فرمایا کہ زمین تو اس سے بدتر کو بہی نگل لیتی ہے لیکن اللہ تعالی نے چاہا کہ تمکو نصیحت دے تا کہ متنبہ ہو جاؤ

اسی کی مثل عذاب قبر مین ایک حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا دکہتا تاہے تمکو
اسداہل توحید مین تاکہ تمکو عبرت ہو مین کہتا ہون کہ یہ حکایت محاسن المحسنین مین پوری لکہی گئی ہے ❊

فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین

سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور ابن ابی شیبہ و مروزی نے امام حسنؓ سے روایت کیا ہے کہا مین ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کے پاس تہی اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا فلان موت مین ہے اونہون نے فرمایا
تو جا جب تو اوسکو دیکہے کہ اوسکو موت حاضر ہوئی تو یہ کہنا سلام علی المرسلین والحمد للہ
رب العلمین

فصل جبکہ مردے کی آنکہین بند کرین تو کیا کہین

امروزی نے بکرہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ تو کسی میت کی آنکہین
بند کرے تو یہ کہہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ؐ طبرانی نے اوسط مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو سلمہ پر اور وہ موت مین تہے پس جب
اونکی آنکہین پہٹین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتہ بڑہایا اونکو بند کردیا جب آپ بند کرچکے
تو گہر والے چیخنے لگے آپ نے اونکو چپ کیا اور فرمایا بیشک جبکہ جان نکلتی ہے تو بینائی اوسکے ساتہ جاتی
ہے اور فرشتے میت کے پاس حاضر ہوتے ہین پس جو گہر والے کہتے ہین فرشتے اوسپر آمین کہتے ہین پہر آپ
نے فرمایا اللہم ارفع درجۃ ابی سلمۃ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفرلنا
ولہ یوم الدین ؐ حاکم نے شداد بن اوس رضی عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکی آنکہون کو بند کردو اسلئے کہ بینائی روح کے
پیچہے جاتی ہے اور کہو خیر کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین گہر والون کی دعا پر **فائدہ** بیہقی نے شعب الایمان
مین اور ابونعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہسے ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا نہ سووے تو مگر وضو پر اسلئے کہ روحین اوٹہائی جاوینگی اوس حالت پر جسپر وہ قبض کی گئی ہین
طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ

ملک الموت آیا حالانکہ وہ وضو پر تہا تو وہ شہادت دیا گیا ۱۲ش

باب بیان مین ملائکہ وغیرہم کی جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین اور جو کچہہ محتضر دیکہتا ہی اور جو اوس سے کہا جاتا ہی اور جس چیز کی ساتہہ مومن خوشخبری دیا جاتا ہی اور کافر ڈرایا جاتا ہے

ابراء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے مین ایک آدمی کے انصار سے پس ہم قبر تک پہونچے اور ہنوز وہ لحد مین نہین رکہا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہہ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹہے گویا ہمارے سرون پر پرندے تہے (یعنی سرون کو نیچا کر کے باادب بیٹہے جیسے کسی کے سر پر پرندے بیٹہے ہون اگر سر ہلاوے تو وہ اوڑ جاوین) اور آپ کے دست مبارک مین ایک لکڑی تہی کہ اوس سے زمین کو کرید تے تہے (یعنی جیسے متفکر وغمگین کی عادت ہوتی ہے) پہر آپ نے اپنا سر مبارک اوٹہایا پس فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کے عذاب قبر سے اس کلمے کو دوبار فرمایا یا تین بار پہر فرمایا بیشک بندۂ مومن جبکہ ہوتا ہے انقطاع مین دنیا سے اور متوجہ ہوتے مین طرف آخرت کے تو اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے سفید مونہہ والے آسمان سے گویا اونکے مونہہ آفتاب ہین اونکے ساتہہ کفن ہوتا ہے جنت کے کفنون سے اور حنوط جنت کے حنوط سے یہانتک کہ بیٹہتے ہین وہ اوس سے اوسکے مدبصر تک پہر ملک الموت آتے ہین یہانتک کہ بیٹہتے ہین نزدیک اوسکے سر کے پہر کہتے ہین ای نفس مطمئنہ نکل تو طرف مغفرت کے اللہ سے اور رضوان کے پس نکلتی ہے روح اس حال مین کہ بہتی ہے جسطرح بہتا ہے قطرہ مشک کے مونہہ سے گو تم اور طرح دیکہتے ہو پہر ملک الموت اوسکو لیتے ہین جب وہ اوسکو لے چکے تو فرشتے طرفۃ العین اوسکو اونکے ہاتہہ مین نہین چہوڑتے یہانتک کہ اوسکو لیتے ہین پہر اوسکو اوس کفن مین اور اوس حنوط مین رکہتے ہین اور نکلتی ہے اوس سے خوشبو جیسے نہایت اچہی خوشبو مشک کی روی زمین پر پائی جاتی ہے پہر اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پس نہین گزرتے کسی گروہ پر فرشتون سے مگر کہتے ہین کیا ہے یہ روح پاک پس ساتہہ والے فرشتے کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا ہے دنیا مین جن ناموں کے ساتہہ اوسکو پکارتے تہے اون سب سے اچہا نام بتاتے ہین (یعنی القاب جو کہ مدح پر دلالت کرتے ہین دنیا

مل تو وہ نام ہے جسکے اوس خوشبو کا ہو کر ادنی کو پکارتے ہین ۱۲

کیلے پہونچتے ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوسکے لئے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین پس اوسکے واسطے کہولا جاتا ہے پہر اوسکی مشایعت کرتے ہین یعنے اوسکے ساتھہ جاتے ہین ہر آسمان سے اوسکے ملائکہ مقربین اوس آسمان تک جو اوسکے متصل ہے یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اوسکو طرف ساتوین آسمان کے پس فرماتا ہے اللہ عز وجل لکہو میرے بندے کی کتاب علیین مین یعنی اوسکا نام اور پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین یعنی طرف بدن کے اسلئے کہ مینے اوسی زمین سے اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہیر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پہر اوسکی روح اوسکے جسم مین پہیر لائی جاتی ہے پس آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے وہ اوسکو بٹہاتے ہین اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتے ہین دین تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہتے ہین علم تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے مینے کتاب اللہ کو پڑہا پس ہین اوسکے ساتھہ ایمان لایا اور اوسکی تصدیق کی پس ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ سچ کہا میرے بندے نے پس بچہاؤ اوسکے لئے بچہونا جنت سے اور پہناؤ اوسکو لباس جنت سے اور کہولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس آتی ہے اوسکو راحت و خوشبو جنت سے کشایش کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکے مد بصر تک اور آتا ہے اوسکے پاس ایک آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو پس کہتا ہے خوش ہو تو اوس چیز کے ساتھہ جو تجہے خوش کرے یہ تیرا وہ دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ اوس سے کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہے جو کہ خیر لاتا ہے وہ کہتا ہے مین تیرا نیک عمل ہون پس کہتا ہے ای رب قیامت کو قائم کر ای رب قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنے اہل و مال کی طرف رجوع کرون فرمایا اور بیشک کافر جبکہ ہوتا ہی انقطاع مین دنیا سے اور متوجہ ہونے مین آخرت سے تو اوترتے ہین طرف اوسکے آسمان سے فرشتے سیاہ رو اور اونکے ساتھہ ٹاٹ ہوتے ہین پس وہ بیٹہتے ہین اوس سے اوسکی مد بصر تک پہر ملک الموت آتے ہین یہانتک کہ بیٹہتے ہین نزدیک اوسکے سر کے پس کہتے ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف غصے کے اللہ سے اور غضب کے فرمایا اوسکی جان اوسکے جسم مین متفرق ہوجاتی ہے پس کہینچتے ہین اوسکو جیسے کہینچی جاتی ہے لوہے کی سیخ بہیگی ہوئی اون سے پہر اوسکو لیتے ہین جبکہ وہ اوسکو لے چکے تو نہین چہوڑتے اوسکو فرشتے اونکے ہاتہہ مین طرفۃ العین یہانتک کہ

رکہتے ہین اوسکو اون ٹاٹون مین اور نکلتی ہے اوس سے بدبو جیسے کہ نہایت بدبو مردار کی روی زمین پر پائی جاتی ہے پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو نہین گزرتے ہین کسی گروہ پر فرشتون سے مگر وہ کہتے ہین کیا ہے یہ روح خبیث پس کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا جن نامون سے اوسکو دنیا مین پکارتے تھے اون سے برے سے برا نام بتاتے ہین یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوسکے لیے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین سو وہ اوسکے لیے نہین کہولا جاتا ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط یعنی کہولے نہین جاتے اونکے لیے دروازے آسمان کے اور نہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے ناکے مین پس فرماتا ہے اللہ تعالی لکہو اوسکی کتاب یعنی اوسکا نام سجین مین نیچی سی نیچی زمین مین پس ڈالی جاتی ہے روح اوسکی ڈالنے کر پہر آپ نے یہ آیت پڑہی ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوي به الريح في مكان سحيق پس پہیری جاتی ہے روح اوسکے جسم مین اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹہاتے ہین اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر اوس سے کہتے ہین دین تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر وہ کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پس ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ جہوٹ کہا بندے میرے نے سو بچہاؤ اوسکے واسطے بچہونا آگ سے اور پہناؤ اوسکو لباس آگ سے اور کہول دو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو اوسکی گرمی اور ہوا گرم سے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ادہر کی پسلیان اودہر نکل آتی ہین پہر آتا ہے اوسکے پاس ایک آدمی بدصورت بدلباس بدبو پس کہتا ہے تو خوش ہو اوس چیز کے ساتہہ جو کہ تجہے بری لگی یہ تیرا وہ دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہے جو برائی لاتا ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل خبیث ہون پس کہتا ہے ای رب قیامت کو قائم نہ کر روایت کیا اسکو امام احمد نے اور ابوداؤد نے اپنے سنن مین حاکم نے مستدرک مین ابن ابی شیبہ نے مصنف مین بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین طیالسی و عبد بن حمید نے اپنی مسندون مین ہناد بن سری نے زہد مین ابن جریر و ابن ابی حاتم وغیرہم نے

صحیح طریقوں سے **ف** ہاہ ہاہ کلمہ تحسر و تحیر کا ہے علیین سجین کا بیان یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سے پوچھا کہ علیین و سجین کیا ہے کہا علیین ایک جگہہ ہے عرش کے نیچے کہ وہان نیکون کے نام لکھکر رکھہ چھوڑتے ہین تاکہ حساب کے دن اونکی نجات کی معرفت ہو اور سجین ایک جگہہ ہی ساتوین زمین کے نیچے کہ یہان فجار کے نام لکھہ رکھتے ہین تاکہ حساب کے دن اونکے ہلاک کی پہچان ہو **ف** مؤمن جو کہتا ہے کہ قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنے اہل و مال کی طرف جاؤن پس علمانے کہا ہے احتمال ہے کہ یہ بات نہایت سرور و غایت خوشحالی کے سبب سے کہیگا اور آرزو اونکی طرف رجوع کی اس لئے ہے کہ اونکو اپنے حال کی خبر دے جیسے مسافر کہ اگر اوسکو بلاد غربت مین عیش و آرام حاصل ہوتا ہے تو وہ اپنے گہر جانے کی تمنا کرتا ہے تاکہ اپنی خوشحالی کی اونکو خبر دے انس رضی اللہ عنہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ ملک الموت سے فرماتا ہے تو جا میرے ولی کی طرف اوسکو میرے پاس لے آ مینے اوسکو خوشی و تکلیف سے خوب آزمایا سو اوسکو مینے اوسی جگہہ پایا جہان مینے چاہا سو تو اوسکو میرے پاس لے آ تاکہ مین اوسکو دنیا کے ہموم و غموم سے راحت دون پس جاتے ہین طرف اوسکے ملک الموت اور اونکے ہمراہ پانسو فرشتے ہوتے ہین فرشتون کے ساتھہ کفن و حنوط جنت کا ہوتا ہے اور اونکے ساتھہ ریحان کے دستے ہوتے ہین ریحان کی جڑ ایک اور اوسکے سر مین بیس شاخین ہر شاخ کی خوشبو جدا اور اونکے ساتھہ سفید حریر ہوتا ہے اوسمین مسک اذفر پس ملک الموت نزدیک اوسکے سر کے بیٹھتے ہین اور فرشتے اوسکو گہیر لیتے ہین اور اونمین سے ہر فرشتہ اپنا ہاتھہ اوسکے اعضا سے ایک عضو پر رکہتا ہے اور وہ سفید حریر اور مسک اذفر اوسکی ٹھوڑی کے نیچے بچہایا جاتا ہے اور اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کہولا جاتا ہے فرمایا پس اوسکی روح البتہ بہلائی جاتی ہے اسوقت جنت کی نادر چیزون سے کبھی اوسکی بیبیون سے کبھی اوسکے لباس سے کبھی اوسکی میوون سے جیسے بچے کو اوسکے گہر والے بہلاتے ہین جبکہ وہ روتا ہے اور اوسکی بی بیان البتہ اسوقت خوش ہوتی ہین فرمایا اور روح کودتی ہے اور ملک الموت کہتے ہین ای روح پاک نکل تو الی سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب یعنی طرف بیر کے جسمین کانٹا نہین ہے اور کیلیے کی جو کہ تہ بتہ ہے اور سایہ دراز کے اور پانی بہتے ہوئے کے فرمایا اور البتہ ملک الموت اوسکے ساتھہ مان سے زیادہ نرم تلطف کرتے ہین جو کہ اپنے بچے کے ساتھہ کرتی ہے جانتے ہین کہ وہ روح اللہ کو محبوب ہے

اسکے نزدیک اوسکی آؤبہگت ہے سو وہ اوس روح کے ساتھہ نرمی کرنے کی وجہ سے اللہ کی رضا چاہتے
ہین یعنی اس ملاطفت کے سبب اللہ اوسنے راضی ہو پس کہینچی جاتی ہے اوسکی روح جیسے کہینچا جاتا ہے
بال آٹے سے فرمایا اور البتہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اوسکے اردگرد فرشتے کہتے جاتے ہین سلام ہو تمپر
داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے جو تم عمل کرتے تھے اور یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا الذین تتوفٰہم
الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاما ان کان من المقربین
فروح وریحان وجنۃ نعیم یعنی راحت موت کی تکلیف سے اور ریحان جسکے ساتھہ وہ ملاقات کیا جاتا ہے
وقت نکلنے اوسکی روح کے اور جنت نعیم اوسکے آگے ہے یا فرمایا اوسکے مقابل ہے پس جبکہ ملک الموت نے
اوسکی روح کو قبض کرلیا تو روح جسم سے کہتی ہے اللہ تجکو میری طرفسے جزای خیر دے البتہ مقرر تو میرے
ساتہہ جلدی کرنے والا تہا طرف طاعت اللہ کے سستی کرنے والا اوسکی معصیت سے پس مبارک ہو تجکو
آج کہ تو خود نجات پا چکا اور نجات دی یعنی مجکو اور جسم روح سے مثل اسکے کہتا ہے فرمایا اور روتے ہین
اوسپر زمین کے قطعات جنپر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تہا اور ہر دروازہ آسمان کا جس سے اوسکا عمل چڑہتا
تہا اور اوسکا رزق اوترتا تہا چالیس رات تک پہر جبکہ فرشتے اوسکی روح کو قبض کرچکتے ہین تو پانسو
فرشتے اوسکے جسم کے پاس کہڑے رہتے ہین نہین لوٹتے پوٹتے ہین اوسکو بنی آدم کسی جانب مگر فرشتے
اونسے پہلے اوسکو لوٹ پوٹ دیتے ہین اور لپیٹتے ہین اوسکو کفنون مین پہلے اونکے کفنون سے اور حنوط
لگاتے ہین پہلے اونکے حنوط سے اور دو صفین فرشتونکی اوسکے گہر کے دروازے سے اوسکی قبر کے دروازے تک
کہڑے رہتے ہین استغفار کے ساتہہ اوسکا استقبال کرتے ہین اور ابلیس اوسوقت ایسی چیخ مارتا ہے
کہ اوس سے اوسکے جسم کی بعض ہڈیان جدا ہو جاتی ہین اور اپنے لشکر سے کہتا ہے خرابی ہو تمہاری کیونکر
بچگیا یہ بندہ تمسے وہ کہتے ہین بیشک یہ معصوم تہا پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح کو طرف آسمان کے
چڑہا لیجاتے ہین تو جبریل علیہ السلام ستر ہزار فرشتونمین اوسکا استقبال کرتے ہین وہ سب کے سب اوسکے
پاس بشارت لاتے ہین اوسکے رب کی طرفسے پہر جبکہ ملک الموت عرش تک پہونچتے ہین تو روح گرتی ہے
سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کے لئے پس اللہ ملک الموت سے فرماتا ہے لیجا تو میرے بندے کی روح کو اور رکہہ

اوسکو سد مخصوص و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب ہین پس جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین تو نماز آتی ہے پس وہ اوسکی داہنی طرف ہوتی ہے اور روزہ آتا ہے وہ اوسکے بائین طرف ہوتا ہے اور قرآن و ذکر آتا ہے اوسکے سر کے نزدیک ہوتے ہین اور آتا ہے اوسکا چلنا طرف نماز کے وہ اوسکے دونون پاؤن کے نزدیک ہوتا ہے اور صبر آتا ہے وہ قبر کے ایک ناحیہ مین ہوتا ہے اور بہیجتا ہے اللہ ایک عنق یعنی ایک ٹکڑا عذاب کا پس اوسکے داہنی طرف آتا ہے نماز کہتی ہے پیچھے جاؤ اللہ وہ اپنی ساری عمر جہد و تکلیف مین رہا او سنے تو ابہی راحت پائی ہے جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا گیا ہے فرمایا پس وہ اوسکے بائین جانب سے آتا ہے روزہ مثل اسکے کہتا ہے پہر وہ اوسکے سر کی طرف سے آتا ہے پس اوس سے مثل اسکے کہا جاتا ہے نہین آتا ہے عذاب کسی طرف سے پس ڈہونڈے کہ آیا اوسکی طرف کوئی راہ پاوے مگر پاتا ہے ولی اللہ کو کہ طاعت نے اوسکو گہیر لیا تو عذاب نزدیک اس دیکہنے کے اوس سے نکلجاتا ہے اور صبر باقی اعمال سے کہتا ہے خبردار نہین منع کیا مجکو اس سے کہ مین اسوقت اپنی ذات سے اوسکا ساتہہ ہوتا مگر اس بات نے کہ مین دیکہون تمہارے پاس کیا ہے پس اگر تم عاجز ہوجاتے تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور لیکن جبکہ تمنے اوس سے کفایت کی تو مین اوسکے لئے ذخیرہ ہون نزدیک پل صراط کے اور ذخیرہ ہون واسطے اوسکے نزدیک میزان کے فرمایا اور بہیجتا ہے اللہ دو فرشتون کو آنکہین اونکی جیسے بجلی جہپکنے والی اور اونکی آواز جیسے کڑکتا بادل اور دانت اونکے جیسے بیل کے سینگ اور سانس اونکی جیسے آگ کی لپٹ چلتی ہوئی اپنے بالون مین ونہین سے ہر ایک کے دونون مونڈہون کے درمیان ہین اتنی راہ اور کہینچی گئی اونسے رافت و رحمت مگر ساتہہ مومنون کے کہا جاتا ہے اونکو منکر نکیر ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک ہتوڑا کہ اگر جن و انس اوسپر جمع ہوجاوین تو اوسکو نہ اوٹہا سکین پس وہ اوس سے کہتے ہین بیٹہہ وہ برابر بیٹہہ جاتا ہے اپنی قبر مین پس گر پڑتے ہین اوسکے کفن کے کپڑے اوسکی کمر مین کہتے ہین رب تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور نبی تیرا کون ہے پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور محمد صلعم میرے نبی ہین اور وہ خاتم النبیین ہین وہ اوس سے کہتے ہین تو نے سچ کہا پہر قبر کو وہ ہٹکاتے ہین پس اوسکو کشادہ کردیتے ہین اوسکے آگے پیچھے داہین بائین سے اور اوسکے سر کی طرف اور اوسکے دونون پاؤن کے

جانب ہے پہر اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکہ ناگاہ وہ کہلا ہوا ہے طرف آسمان کے پس اوس سے کہتے ہین یہ ہے منزل تیری اے ولی اللہ جبکہ تونے اطاعت کی اللہ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین محمد کی جان ہے بیشک البتہ پہونچتی ہے اوسکے دل کی طرف ایک ایسی فرحت کہ کبہی دنہوگی پہر اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ نیچے اپنے پس وہ دیکہتا ہے اپنے نیچے ناگاہ وہ کہلا ہوا ہے طرف دوزخ کے پس کہتے ہین یا ولی اللہ تونے نجات پائی اوس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے بیشک البتہ پہونچتی ہے طرف اوسکے دل کے نزدیک اسکے ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے ستر دروازے طرف جنت کے آتی ہے اوسکو جنت کی ریح اور اوسکی ٹہنڈک سے یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ قبر اوسکی سے فرمایا اور کہتا ہے اللہ ملک الموت سے کہ جا تو طرف میرے دشمن کے سو اوسکو میرے پاس لے آ مینے مقرر اوسکے لئے اپنے رزق مین فراخی دی اور اپنی نعمت سے اوسکو ڈہانک دیا سو اوسنے انکار کیا مگر میری نافرمانی سے پس تو اوسے میرے پاس لے آ تاکہ مین اوس سے آج انتقام لون پس جاتے ہین طرف اوسکے ملک الموت بُری سی بری صورت مین کہ نہین دیکہا اوسکو کسی نے لوگون سے کبہی اوسکی بارہ آنکہین اور اوسکے ساتہہ ایک سفود یعنی سیخ آگ کی بہت کانٹون والی اور اوسکے ہمراہ پانسو فرشتے اوسکے ساتہہ نحاس یعنی دہوان اور انگارے جہنم کے انگارون سے اور اوسکے ساتہہ کوڑے آگ کے چمکتے ہوئے پس مارتے ہین اوسکو ملک الموت اوس آگ کی سیخ سے ایک ضرب کہ اوسکے ہر کانٹے کی جڑ غائب ہو جاتی ہے ہر بال کی جڑ اور ہر رگ مین اوسکی رگون سے پہر اوسکو سخت مروڑی دیتے ہین پس کہینچتے ہین اوسکی روح کو اوسکے دونون پانوٗن کے ناخنون سے پہر ڈالتے ہین اوسکو اوسکی دونون ایڑیون مین پس پہونچتی ہے عدو اللہ کو نزدیک اسکے ایک شدت اور مارتے ہین فرشتے اوسکے مونہہ اور اوسکے دبر کو اون کوڑون سے پہر اوسکو خوب پکڑتے ہین پس اوسکی روح اوسکی دونون ایڑیون سے کہینچتے ہین سو اوسکو اوسکے دونون گہٹنون مین ڈالتے ہین عدو اللہ کو ایک سخت شدت پہونچتی ہے اور مارتے ہین فرشتے اوسکے مونہہ اور دُبر کو اون کوڑون سے پہر اسی طرح اوسکے حقوین تک پہر اسی طرح اوسکے سینے تک پہر اسی طرح اوسکے حلق تک پہر پہچاتے ہین

لہ یعنی دونون پہلو ۱۲

فرشتے اوس دہوئین کو اور جہنم کے انگارون کو نیچے اوسکی ٹہوڑی کے پہر کہتے ہین ملک الموت نکل تو اے
نفس خبیث ملعون الی سموم و حمیم و ظل من یحموم لا بارد ولا کریم پس جبکہ ملک الموت نے
اوسکی روح کو قبض کرلیا تو روح جسم سے کہتی ہے اللہ تجھکو میری طرف سے بُری جزا دے مقرر تو بہت جلدی
کرنیوالا تہا ساتہہ میرے طرف اللہ کی نافرمانی کے اور بہت سستی کرنیوالا تہا ساتہہ میرے اللہ کی طاعت
سے سو تو خود ہلاک ہوا اور ہلاک کیا یعنی مجھکو جسم روح سے اسی طرح کہتا ہے اور لعنت کرتے ہین اوسکو
قطعات زمین سکے جنپر وہ اللہ کی نافرمانی کرتا تہا اور جاتے ہین لشکر ابلیس کے طرف اوسکے خوشخبری دیتے
ہین اوسکو کہ اونہون نے ایک بندے کو بنی آدم سے دوزخ مین وارد کردیا پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا
جاتا ہے تو تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتے ہین پس داہنے
بائین مین اور بائین داہنے مین گہس جاتے ہین اور بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے کالے سانپون کو پس
پکڑتے ہین وہ اوسکے نتہنے کو اور دونون پاؤن کے انگوٹہون کو پہر توڑتے ہین اوسکو یہانتک کہ ملتے
ہین اوسکے وسط مین فرمایا اور بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے دو فرشتون کو وہ اوس سے کہتے ہین رب تیرا
کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور نبی تیرا کون ہے وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پس اوس سے کہا جاتا
ہے نہ تو نے جانا نہ تو نے پڑہا پہر اوسے ایک ایسی مار مارتے ہین کہ اوسکی قبر مین شرار اوڑنے لگتے ہین
پہر عود کرتا ہے پس اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکہہ وہ دیکہتا ہے ناگاہ ایک دروازہ طرف جنت کے
کہلا ہوا ہے اوس سے کہتے ہین اے عدو اللہ اگر تو اللہ کی اطاعت کرتا تو یہ تیری منزل ہوتی فرمایا قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے البتہ پہونچتی ہے طرف اوسکے دل کے اسوقت ایک حسرت
ایسی کہ کبہی رد نہوگی اور کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف دوزخ کے پس کہتے ہین اے
عدو اللہ یہ تیری منزل ہے جبکہ تو نے اللہ کی نافرمانی کی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے ستر دروازے
طرف آگ کے آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی قبر سے
دن قیامت کے طرف آگ کے اسکو ابو یعلی نے اپنی مسند مین اور ابن ابی الدنیا نے طریق یزید رقاشی سے
عن انس عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے ۳ عبد الرحیم ارمنی نے کتاب الاخلاص

مین کہا ہے ہمکو حدیث کی ابن مغرا نے اجلح سے اجلح نے روایت کی ضحاک سے ضحاک نے کہا جبکہ مؤمن بندے کی روح قبض کیجاتی ہے تو وہ آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہے پس جاتے ہین اوسکے ساتھ مقربین پہر کہا مقربین کون ہین کہا قریب تر اونکے رتبے مین دوسرے آسمان سے پہر چڑہائی جاتی ہے طرف تیسرے آسمان کے پہر چوتہے کے پہر پانچوین کے پہر چہٹے کے پہر ساتوین کے پہر پہونچاتے ہین اوسکو طرف سدرۃ المنتہٰی کے اجلح نے کہا سدرۃ المنتہیٰ کیون نام رکہا ضحاک نے کہا اوسکی طرف منتہی ہوتی ہے ہر چیز اللہ کے امر سے اوس سے آگے نہین بڑہتی پس فرشتے کہتے ہین بندہ تیرا فلان اور وہ اوسکو خوب جانتا ہے پس آتا ہے اوسکے پاس ایک رقعہ مہر کیا ہوا اوسکے امن کا عذاب سے سو یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون

کتاب مرقوم یشہدہ المقربون

فصل مؤمن کی مرتے وقت فرشتے روح و ریحان و رضوان کی بشارت دیتے ہین

امروزی نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلتی ہے روح مومن کی ریحانہ مین پہر یہ آیت پڑہی فاما ان کان من المقربین فروح و ریحان ۲ ابن ابی حاتم و ابن جریر نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ روح رحمت ہے اور ریحان جسکے ساتھہ ملاقات کیجاتی ہے نزدیک موت کے ۳ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ حکم کیا جاتا ہے ملک الموت علیہ السلام کو قبض مؤمن کا تو اونکے پاس جنت سے ریحان لایا جاتا ہے پہر لونے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کر اور جبکہ قبض کافر کے ساتھہ امور ہوتے ہین تو اونکے پاس ایک کمل سیاہ دوزخ سے لاتے ہین پہر اونسے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکو اسمین قبض کر ۴ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین اور ابن ابی الدنیا نے ابی عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ مؤمن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے پاس ریحان کے دستے جنت سے لاتے ہین نزدیک موت اوسکی کے پس اوسکی روح اوسمین رکہی جاتی ہے ۵ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کھینچا جاتا ہے نفس مؤمن کا حریر کے کپڑے مین حریر جنت سے ۶ ابن ابی حاتم و ابن جریر نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مقربین سے کہ وہ دنیا سے جدا ہو یہانتک کہ لاتے ہین اوسکے پاس ایک ٹہنی ریحان جنت سے

وہ اوسکو سونگھتا ہے پھر اوسکی روح قبض کیجاتی ہے ۷ ابونعیم نے دلائل النبوۃ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ پہنچی جاتی ہے ریحان مؤمن کی ایک پارچہ حریر مین حریر جنت سے ۸ ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مقربین سے کہ وہ دنیا سے جدا ہو یہانتک کہ لایا جاتا ہی ایک ٹہنی ریحان جنت کی سو وہ اوسے سونگھتا ہے پھر قبض کیا جاتا ہے ۹ ابن ابی الدنیا وابن عساکر نے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ایک آواز سنی جسدن کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے کہ کوئی کہتا ہے خوش ہوجا اے ابن عفان ساتھ روح وریحان کے اے ابن عفان خوش ہوجا ساتھ رب غیر غضبان کے خوش ہوجا اے ابن عفان ساتھ رضوان وغفران کے کہا مینے پھر کے دیکھا تو کسی کو نہ پایا ۱۰ ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسؤال مین حسن رضی اللہ عنہ سے روح وریحان کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا خبردار بیشک وہ یعنی مقربین البتہ خوشخبری دئے جاتے ہین اسکی نزدیک موت کے ۱۱ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول جس چیز کے ساتھ خوشخبری دیا جاتا ہے مؤمن نزدیک وفات کے وہ روح وریحان ہے اور اول جس چیز کے ساتھ خوشخبری دیا جاتا ہے مؤمن اپنی قبر مین وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے خوش ہوجا تو ساتھ رضا اللہ کے اور جنت کے آیا تو اچھا آنا مقرر بخشدیا اللہ نے اون لوگون کو جنہون نے تجھکو تیری قبر تک پہونچایا اور تصدیق کی اونکی جنہون نے تیری گواہی دی اور قبولیت فرمائی اون کے واسطے جنہون نے تیرے لئے مغفرت چاہی ۱۲ بخاری ومسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم تو البتہ موت کو ناخوش رکھتے ہین فرمایا یہ نہین ہے ولکن مؤمن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو وہ بشارت دیا جاتا ہے اللہ کے رضوان اور اوسکی کرامت کی پس نہین ہے کوئی چیز محبوب تر اوسکو اوس چیز سے جو آگے اوسکے ہے اور دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر

ہوتی ہے تو وہ خوشخبری دیاجاتا ہے ساتھہ عذاب اللہ کے اور اوسکی عقوبت کے پس نہین ہے کوئی چیز مکروہ تر
اوسکو اوس چیز سے جو اوسکے آگے ہے اور مکروہ رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکہتا ہے اوسکی
ملاقات کو ۱۳ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ
مؤمن استقبال کیا جاتا ہے نزدیک موت کے ساتھہ خوشبو کے خوشبوئی جنت سے اور ریحان کی ریحان جنت سے
پس قبض کیجاتی ہے روح اوسکی پہر رکہی جاتی ہے ایک حریر مین جنت سے پہر وہ خوشبو لگائی جاتی ہے اور
ریحان مین لپیٹی جاتی ہے پہر رحمت کے فرشتے اوسکو لیکر چڑہتے ہین یہانتک کہ وہ علیین مین رکہی جاتی
ہے ۱۴ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا جبکہ مارا جاتا ہے بندہ اللہ کی راہ مین تو اول قطرہ
حو کہ زمین پر گرتا ہے اوسکے خون سے مٹا دیتا ہے اللہ اوسکے سارے گناہوں کو پہر بہیجتا ہے اللہ ایک ریطہ
یعنی چادر جنت سے پس اوسمین اوسکا نفس قبض کیا جاتا ہے اور ایک جسم جنت سے یہانتک کہ مرکب
کیجاتی ہے اوسمین اوسکی روح پہر وہ چڑہایا جاتا ہے ہمراہ فرشتوں کے گویا وہ اونمین کے ساتھہ تہا جب سے
کہ اللہ نے اوسکو پیدا کیا یہانتک کہ اوسکو رحمن کے پاس لاتے ہین پس فرشتون سے پہلے سجدہ کرتا ہے
پہر فرشتے اوسکے بعد سجدہ کرتے ہین پہر اوسکی مغفرت کرتا ہے اور اوسکو پاک کرتا ہے پہر اوسکو شہدا کی طرف
حکم کیا جاتا ہے پس وہ اونکو پاتا ہے سبز چمنون اور حریر کے قبون مین اونکے نزدیک ایک بیل اور ایک
مچہلی ہے کہ یہ دونون ہر روز اونکو ایسی چیز کہلاتے ہین جو کل نہین کہلائی مچہلی دن بہر جنت کی نہرون
مین رہتی ہے پس کہاتی ہے ہر ایک خوشبو کو جنت کی نہرون سے پہر جب شام ہوتی ہے تو بیل اوسکو
اپنی سینگ سے مارتا ہے اوسکو ذبح کر دیتا ہے وہ اوسکے گوشت سے کہاتے ہین اوسکے گوشت مین
مزہ خوشبو کا جنت کی خوشبو سے پاتے ہین اور بیل رات بہر جنت مین چرا کرتا ہے جنت کے پہلون
سے کہاتا ہے جب صبح ہوتی ہے تو مچہلی اوسپر حملہ کرتی ہے اپنی دم سے اوسکو ذبح کر دیتی ہے وہ اوسکے
گوشت سے کہاتے ہین اوسکے گوشت مین مزہ ہر ایک جنت کے پہل کا پاتے ہین اپنے گہرون کی طرف دیکہتے
ہین اللہ سے قیامت قائم ہونے کی دعا کرتے ہین اور جبکہ اللہ وفات دیتا ہے بندہ مؤمن کو تو بہیجتا ہے طرف
اوسکے دو فرشتون کو ساتھہ ایک کپڑے کے جنت سے اور ریحان کی ریحان جنت سے پس وہ کہتے ہین ای نفس پاک

عمرو

نکل توطرف روح وریحان اور رب غیر غضبان کے فَنِعْمَ مَاقَدِمْتَ یعنے توکیا اچہا آیا پس وہ نکلتا ہے مثل اچہی سی اچہی خوشبوی مشک کی جسکو پاتا ہے ایک تمہارا اپنی ناک سے اور آسمان کے اطراف پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آئی زمین سے آج روح پاک پہر نہین گذرتی کسی دروازے پر مگر وہ کہولا جاتا ہے اور نہ کسی فرشتے پر مگر وہ اوسپر درود بہیجتا ہے اور مشایعت کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو اوسکے رب عزوجل کے پاس لاتے ہین پہر فرشتے اوس سے پہلے سجدہ کرتے ہین پہر کہتے ہین اے رب ہمارے یہ تیرا بندہ فلان ہے تہنے اوسکو وفات دی اور تو اوسکو خوب جانتا ہے پس فرماتا ہے حکم کرو اوسکو سجدے کا پہر روح سجدہ کرتی ہے پہر میکائیل بلائے جاتے ہین اونسے کہاجاتا ہے تو اس روح کو مومنین کے نفوس کے ساتھہ رکہہ یہانتک کہ پوچہون مین تجہسے اوسکا دن قیامت کے پس اوسکی قبر کا حکم کیا جاتا ہے وہ اوسکے لئے کشادہ کیجاتی ہے طول اوسکا ستر اور عرض اوسکا ستر اور ڈالا جاتا ہے اوسمین ریحان اور بچہایا جاتا ہے اوسمین حریر اور اگر اوسکے ساتہہ کچہہ قرآن ہے تو اوسکا نور اوسے کافی ہے ورنہ کیا جاتا ہے اوسکے لئے نور مثل نور سورج کے پہر کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس وہ دیکہتا ہے طرف اپنے ٹہکانے کے جنت سے صبح وشام اور جبکہ وفات دیتا ہے اللہ بندہ کافر کو تو بہیجتا ہے طرف اوسکے دو فرشتون کو اور بہیجتا ہے ایک ٹکڑا موٹے کمل کا ہر بدبو سے زیادہ بدبودار اور ہر موٹے سے زیادہ موٹا پس کہتے ہین اے نفس خبیث نکل تو طرف جہنم اور عذاب الیم کے اور رب کے جو تجہپر خفا ہے نکل تو طرف جہنم کے پس تو کیا برا آیا پس وہ نکلتا ہے مثل نہایت بدبودار مردار کے جسکو پاتا ہے ایک تمہارا اپنی ناک سے اور آسمان کے کنارون پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آیا زمین سے مردار اور روح خبیث اوسکے لئے کوئی دروازہ آسمان کا نہین کہولا جاتا ہے پہر اوسکے جسم کو حکم کیا جاتا ہے پس تنگی کیجاتی ہے اوسپر قبر مین اور بہر دی جاتی ہے سانپون سے مثل گردنون بختی اونٹون کے وہ اوسکا گوشت کہاتے ہین سو وہ اوسکی ہڈیون سے کچہہ بہی نہین چہوڑتے پہر بہیجے جاتے ہین اوسپر گونگے بہرے فرشتے اونکے پاس بڑے بڑے ہتوڑے لوہے کی نہ اوسکو دیکہتے ہین کہ اوسپر رحم کرین نہ اوسکی آواز سنتے ہین کہ اوسپر رحم کرین پس وہ اوسکو مارتے ہین اور اوسکو مخبوط کرتے ہین اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے

ایک دروازہ آگ سے سو وہ دیکھتا ہے طرف اپنے ٹھکانے کے آگ سے صبح وشام اللہ سے سوال کرتا ہے کہ اسکا اوسپر ہمیشہ رکھے پس نہ پہونچے اسکے نار کی طرف آگ سے روایت کیا اسکو ہناد بن سری نے کتاب زہد مین اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور طبرانی نے کبیر مین ایک سند سے جسکے آدمی ثقہ ہین

۵ امام احمد وابن حبان ونسائی وحاکم نے اور لفظ حاکم کے ہین اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ قبض کیا جاتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید حریر اوسکے پاس لاتے ہین پس کہتے ہین نکل تو اوس سے راضی وہ تجھسے راضی طرف روح اللہ کے اور ریحان کے اور رب غیر غضبان کے پس وہ نکلتی ہے مثل نہایت عمدہ خوشبو مشک کے یہانتک کہ دیتے ہین اوسکو بعض فرشتے بعض کو پھر وہ اوسے سونگتے ہین یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف دروازہ آسمان کے پس کہتے ہین کیا اچھی یہ خوشبو ہے جو کہ زمین سے آئی جبکہ اوسکو کسی آسمان پر لیجاتے ہین تو یہی کہتے ہین یہانتک کہ اوسکو مومنین کی روحون مین لاتے ہین پس البتہ وہ اوس سے زیادہ تر خوش ہوتے ہین ایک تمہارے سی اپنے غائب کے ساتھ جبکہ وہ اوسپر آوے وہ اوس سے پوچھتے ہین فلان نے کیا کیا کہتے ہین اوسے چھوڑ دو تاکہ آرام لے کیونکہ وہ دنیا کے غم مین تھا جبکہ وہ اونسے کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا وہ تو مرچکا ہے تو کہتے ہین مقرر اوسکو اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے اور کافر پس لاتے ہین فرشتے عذاب کے اوسکے پاس ٹاٹ کو کہتے ہین نکل تو اوس سے خفا وہ تجھپر خفا طرف عذاب اللہ کے اور اوسکے غصے کے پس نکلتی ہے مثل نہایت بدبودار مردار کے پھر اوسکو لیجاتے ہین طرف دروازہ زمین کے پس کہتے ہین یہ کیا بڑی بدبو ہے جبکہ جس زمین پر آتے ہین تو یہی کہتے ہین یہانتک کہ اوسکو کافرون کی روحون مین لاتے ہین

۶ ابن ماجہ وبیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حاضر ہوتے ہین فرشتے پس جبکہ آدمی نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے یعنی فرشتہ نکل تو اے نفس پاک کہ تھا تو پاک جسم مین نکل تو سراہا ہوا اور خوش ہو جا ساتھ روح و ریحان و رب غیر غضبان کے پس یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہے پھر اوسکو آسمان کی طرف چڑھا لیجاتے ہین اوسکے لئے دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہین کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہین

فلان فلان کا بیٹا ہے کہتے ہین مرحبا ہے نفس پاک کو کہ تہا جسم پاک مین تو داخل ہو سراہا ہوا اور خوش ہو جا ساتھہ روح وریحان اور رب راضی غیر غضبان کے سو یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ ساتوین آسمان کی طرف پہونچتے ہین جبکہ آدمی برا ہوتا ہے تو کہتے ہین نکل اے نفس خبیث کہ تہا تو خبیث جسم مین نکل تو مذموم اور خوش ہو جا ساتھہ گرم پانی اور پیپ کے اور کچہہ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیزین پس یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہے پہر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتے ہین اور اوسکے لئے دروازہ کہولنے کو کہتے ہین وہ کہتے ہین یہ کون ہے کہتے ہین فلان پس کہتے ہین مرحبا نہو نفس خبیث کو کہ تہا جسم خبیث مین لوٹ جا تو مذموم تیرے لئے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاوینگے پس وہ زمین کی طرف بہیجا جاتا ہے پہر قبر کی طرف چلا جاتا ہے ۱۷ ابزار و ابن مردویہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے پاس فرشتے ریشمی کپڑا لاتے ہین اوسمین مشک ہوتا ہے اور ریحان کے دستے پس اوسکی روح کہینچی جاتی ہے جیسے بال آٹے سے کہینچا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے اے نفس پاک نکل تو اوس سے راضی وہ تجہسے راضی طرف روح اللہ کے اور اوسکی کرامت کے پہر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس مشک وریحان مین رکہی جاتی ہے اوسپر حریر لپیٹا جاتا ہے اور علیین کی طرف لیجائی جاتی ہے اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے اوسکے پاس ٹاٹ لاتے ہین اوسمین انگارہ ہوتا ہے پس اوسکی روح بہت سختی سے کہینچی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے اے نفس خبیث نکل تو اوس سے خفا وہ تجہپر خفا طرف ذلت اللہ کے اور اوسکے عذاب کے پہر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس انگارے پر رکہی جاتی ہے اور اوسپر ٹاٹ لپیٹا جاتا ہے اور سجین کی طرف لیجائی جاتی ہے ۱۸ ابن مبارک نے زہد مین طریق شمر بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سے اس آیت کو پوچہا کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْن کعب نے کہا کہ مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہے تو اوسے آسمان کی طرف چڑہا لیجاتے ہین اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین فرشتے اوس سے بشارت کے ساتھہ ملتے ہین یہانتک کہ اوسکو عرش کی طرف پہونچاتے ہین اور فرشتے چڑہ جاتے ہین پس اوسکے لئے عرش کے نیچے سے

ایک کتاب نکالتے ہین پہر وہ مہر کیجاتی ہے لکہی جاتی ہے عرش کے نیچے رکہی جاتی ہے واسطے پہچان نجات کے
حساب کے لئے دن قیامت کو پس وہ یہ قول ہے اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الابرار الآیۃ حضرت ابن عباس
نے کہا اور قول اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الفجار لفی سجین کے بیان مین کہا فاجر کی روح کو آسمان کی طرف
چڑہا لیجاتے ہین پس آسمان اوسکے قبول کرنیسے انکار کرتا ہے تو اوسکو زمین کی طرف اوتار لاتے ہین
زمین اوسکے قبول سے انکار کرتی ہے تو اوسکو ساتون زمین کے نیچے داخل کرتے ہین یہانتک کہ اوسے لیجاتے
سجین کی طرف پہونچاتے ہین اور وہ حد ابلیس ہے پس اوسکے لئے حد ابلیس کے نیچے سے ایک کتاب نکالتے
ہین پہر وہ مہر کیجاتی اور حد ابلیس[1] کے نیچے رکہی جاتی ہے واسطے اوسکے ہلاک کے حساب کے لئے پس وہ یہ ہے
قول اللہ تعالی کا وما ادراک ما سجین الآیۃ **ف** عبد اللہ بن احمد نے زوائد زہد مین عبد العزیز بن
رفیع سے روایت کیا ہے کہ جب مؤمن کی روح آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہین پاک
ہے وہ جسنے اس بندے کو شیطان سے نجات دی یا دیئے[2] وہ کیونکر بچگیا ۱۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مؤمن قبض نہین کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ دیکھتا ہے
بشری کو پہر جبکہ وہ قبض کیا جاتا ہے تو ندا کرتا ہے پس نہین ہے گہر مین کوئی جانور چہوٹا نہ بڑا مگر وہ اوسکی
آواز کو سنتا ہے سوای ثقلین یعنے جن وانس کے مجہے جلد لیچلو طرف ارحم الراحمین کے پہر جبکہ وہ اپنی کہاٹ
پر رکہا جاتا ہے تو کہتا ہے تم تو کیا آہستہ چلتے ہو پس جبکہ اپنی لحد مین داخل کیا جاتا ہے تو اوسے بٹہاتے
ہین پہر اوسے اوسکا ٹہکانا جنت سے دکہاتے ہین اور جو کچہہ اللہ نے اوسکے لئے تیار کر رکہا ہے اور اوسکی
قبر روح وریحان ومشک سے بہر دیجاتی ہے پس کہتا ہے یارب تو مجہے آگے بڑہا دے اوس سے
کہا جاتا ہے ابہی تیرا وقت نہین آیا ہے تیرے تو بہائی بہن ہین کہ وہ نہین آئے ہین ولیکن تو خنک
چشم ہو کے سو رہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے
نہین سویا کوئی مرد سونے والا جوان ناعم طاعم اور نہ کوئی جوان عورت دنیا مین ایسی نیند کہ وہ اوسکی
نیند سے زیادہ لمبی اور زیادہ تر شیرین ہو یہانتک کہ اوٹہا دیگا اپنے سر کو طرف بشارت کے دن قیامت کو

[1] بعض نسخ مین صدر بجای حد لکہا اور بعض مین بجای مہمہ کے خاء معجمہ ادامی ہے اقامت گاہ ابلیس ہو واللہ اعلم ۱۲

[2] نجات دی ۱۲

فصل قبض روح کی وقت اللہ تعالیٰ اور فرشتے مؤمن پر سلام پڑہتے ہین

ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ مؤمن کی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو ملک الموت کی طرف وحی بہیجتا ہے کہ تو میری طرف سے اوسپر سلام پڑہ پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح قبض کرنیکو آتے ہین تو کہتے ہین تیرا رب تجہپر سلام پڑہتا ہے ۲ مروزی و ابوالشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ ملک الموت مؤمن کی روح قبض کرنے کو آتے ہین تو کہتے ہین رب تیرا تجہپر سلام پڑہتا ہے ۳ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے تفسیر تحیتہم یوم یلقونہ سلام مین مروی ہے کہ کہا جسدن ملک الموت کی ملاقات کرینگے نہین ہے کوئی مؤمن کہ اوسکی روح قبض کرین مگر اوسپر سلام کرتے ہین اسکو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابن ابی حاتم و ابن ابی الدنیا و حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے ۴ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا جبکہ جمع ہوتی ہے جان بندے مؤمن کی بیلنے اوسکے موتہہ مین جسوقت نکلنا چاہتی ہے تو اوسکے پاس ملک الموت آتے ہین پس کہتے ہین السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تجہپر سلام پڑہتا ہے پہر یہ آیت شریف پڑہی الذین تتوفاہم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم اسکو ابن مبارک نے اور بیہقی نے شعب مین اور ابوالشیخ نے عظمت مین اور ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال مین روایت کیا ہے ۵ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آتا ہے ملک الموت طرف ولی اللہ کے تو سلام کرتا ہے اوسپر اور اوسکا سلام اوسپر یہ ہے کہ کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ کہڑا ہو پس نکل اپنے گہر سے جسکو تو نے خراب کیا طرف اپنے گہر کے جسکو آباد کیا ہے اور اگر وہ ولی اللہ نہین ہے تو اوس سے کہتا ہے کہڑا ہو نکل تیرے گہر سے جسکو تو نے آباد کیا ہے طرف تیرے گہر کے جسکو تو نے ویران کیا ہے اسکو قاضی ابوالحسین بن عریف نے اپنے فوائد مین اور ابوالربیع مسعودی نے اپنے فوائد مین روایت کیا ہے ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفسیر فسلام لک من اصحاب الیمین مین فرمایا ہے کہ مؤمن کے پاس فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام لاتے ہین پہر اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو خبر دیتے ہین

کہ وہ اصحاب یمین ست سے ہے قتادہ رضی اللہ عنہ نے آیت موصوفہ مین فرمایا ہے کہ سلامتی ہے اللہ کے عذاب سے اور سلام کرتے ہین اوسپر اللہ کے فرشتے +

فصل بیان مین قبض روح عارف باللہ کے

سلفی رحمہ اللہ نے مشیخہ بغدادیہ مین کہا ہے کہ مینے اپنے والد کو سناوہ کہتے تھے مینے ابوسعید بن حسن علی واعظ کو سناوہ کہتے تھے مینے محمد بن ابی الحسن واعظ کو سناوہ کہتے تھے کہ مینے بعض کتب مین دیکھا ہے کہ اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے ملک الموت کی ہتیلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خط نور سے پھر حکم کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتیلی کو عارف باللہ کے لئے کہولدین اوسکی وفات کے وقت اور ادسے اوس کتابت کو دکہادین پس جبکہ عارف کی روح اوسکو دیکھتی ہے تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ جلد اوسکی طرف اوڑ جاتی ہے +

فصل بشارت قبل موت کے بیان مین

۱ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے تفسیر لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ مین روایت کیا ہے کہا جان لیتا ہے کہ وہ کہان ہے موت سے پہلے ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا حرام ہے ہر نفس پر کہ نکلے دنیا سے یہانتک کہ جان لیوے کہ اوسکا مصیر کدہر ہے ۳ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک جنگلی آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت موصوفہ کو پوچہا آپنے فرمایا کہ بشرٰی زندگی دنیا مین تو اچہا خواب ہے کہ مومن دیکہتا ہے پس اوسکے ساتہہ دنیا مین خوشخبری دیا جاتا ہے اور بشرٰی آخرت مین سو وہ بشارت مومن کی ہے نزدیک موت کے بشارت دیا جاتا ہے نزدیک موت کے کہ مقرر اللہ نے تیرے لئے مغفرت کی اور اونکے واسطے جنہون نے تجہے تیری قبر تک اوٹہایا ۴ امام بیہقی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے تفسیر ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون مین روایت کیا ہے کہا یہ نزدیک موت کے ہے اور سفیان رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور کہا کہ تین بشارتین دیا جاتا ہے نزدیک موت کے اور جبکہ قبر سے نکلیگا اور جسوقت فزع ہوگا ۵ ابن ابی حاتم

ملہ ایک نسخے مین وہاں اصطلاح ہے سمعت ابا الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن محمد الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت اور ایک نسخے مین یون ہے سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت واللہ اعلم ۱۲

ملہ یعنی ٹہکانا ۱۲

ملہ یعنی قیامت کی گہبراہٹ ۱۲

وابن مندہ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت موصوفہ میں روایت کیا ہے کہا نہ ڈرو تم یعنی اوس چیز سے جسپر تم آتے ہو موت وامر آخرت سے اور نہ غم کہا یعنی اوس چیز پر جو تمنے پیچھے چھوڑی تمہارے امر دنیا سے یعنی اولاد یا بی بی یا قرض کیونکہ اللہ تعالی اس سب میں تمہارا خلیفہ ہوگا ۶ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مومن کے پاس آتے ہیں یعنی ملائکہ پس کہا جاتا ہے تو خوف نہ کر اوس چیز سے جسپر تو آنے والا ہے پس اوسکا خوف جاتا رہتا ہے اور غم نہ کہا دنیا پر اور اوسکے اہل پر اور خوش ہوجا ساتھہ جنت کے پس وہ مرتا ہے اس حال میں کہ اللہ نے اوسکی آنکھہ کو ٹھنڈا کر دیا ۷ ابن مندہ نے کثیر بن ابی کثیر خادم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ اہل جنت سے ہر انسان کے ساتھہ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے پس جبکہ وہ جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہے تو فرشتہ اپنا ہاتھہ اوسکے دل پر رکھتا ہے سو اگر یہ نہو تو اوسکا دل خوشی کے مارے اوسکے سر سے نکل جاوے ۸ ابن ابی حاتم و ابو نعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑہی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس آیت کو یا ایتہا النفس المطمئنۃ الآیۃ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک یہ البتہ حسن ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار بیشک فرشتہ عنقریب کہیگا اوسکو واسطے تیرے نزدیک موت کے ۹ ابن ابی حاتم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت سے پوچھے گئے پس کہا کہ اللہ جبکہ ارادہ فرماتا ہے اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنیکا تو نفس مطمئن ہوتا ہے طرف اللہ کے اور اللہ مطمئن ہوتا ہے طرف اوسکے

ن ابی بکرہ

فصل آسمان زمین کی فرشتے مومن میت پر درود بھیجتے ہیں

ابو القاسم ابن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسوال میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ ہوتا ہے متوجہ ہونے میں آخرت سے اور پیٹھہ پھیرنے میں دنیا سے تو اوسپر اوترتے ہیں فرشتے اللہ کے فرشتوں سے گویا مونہہ اون کے سورج ہیں ساتھہ اوسکے کفن و حنوط کے جنت سے پس بیٹھتے ہیں وہ اوس سے ایسی جگہہ کہ وہ اونکی طرف دیکھتا ہے پھر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے تو اوسپر ہر فرشتہ درمیان آسمان و زمین کا درود بھیجتا ہے

۲ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مؤمن کی روح نکلتی ہے تو اوس سے دو فرشتے
ملتے ہین پس وہ اوسکو چڑھا لیجاتے ہین پھر اوسکی خوشبو کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین پاک روح ہے کہ آئی ہے
زمین کی طرف سے درود بھیجے اللہ تجہپر اور اوس جسم پر جسکو تو آباد رکہتی تہی پس اوسے اوسکے رب تعالی کی
طرف لیجاتے ہین پھر فرماتا ہے تم اسکو لیجاؤ آخر مدت تک اور کافر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے پس اوسکی
بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین خبیث روح ہے کہ زمین کی طرف سے آئی پس کہا جاتا ہے
تم لیجاؤ اسکو آخر مدت تک ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی نفس کہ دنیا سے مفارقت کرے یہانتک کہ دیکھتا ہے اپنے ٹھکانے کو جنت وناک(۱)
سے پھر فرمایا کہ جب وہ ہوتا ہے نزدیک اسکے تو صف کیجاتی ہین واسطے اوسکے دو جانب فرشتون سے نظم
کرتے ہین مابین خافقین یعنی مشرق مغرب کو گویا موںنھہ اونکے آفتاب ہین پس وہ دیکھتا ہے طرف
اونکے نہین دیکھتا اونکے غیر کو اگرچہ تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہاری طرف دیکھتا ہے اونمین سے ہر فرشتے کے
ساتھہ کفن وحنوط ہے پھر اگر وہ مؤمن ہے تو اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین اور کہتے ہین نکل تو
اے نفس پاک طرف رضوان اللہ کے اور جنت کے پس مقرر تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے کرامت سے
وہ چیز کہ بہتر ہے تیرے لئے دنیا سے اور جو اوسمین ہے پھر وہ ہمیشہ اوسکو بشارت دیتے اور اوسے گہیرے رہتے
ہین البتہ وہ اوسکے ساتھہ زیادہ تر نرم اور زیادہ تر مہربان ہین مان سے اوسکے بچے کے ساتھہ پھر وہ کہینچتے(۲)
ہین اوسکی روح کو نیچے سے ہر ناخن اور جوڑ کے اور مرتا ہے اول فاول اور اوسپر آسانی کیجاتی ہے
گو تم اوسکو حالت شدت مین دیکھتے ہو یہانتک کہ پہونچتی ہے اوسکی ٹھوڑی کو پس البتہ وہ سخت
تر ہے از روی کراہت کے واسطے نکلنے کے جسم سے بچے سے جبکہ وہ نکلتا ہے رحم سے پس اونمین سے
ہر فرشتہ مبادرت کرتا ہے کہ کونسا اوسکو قبض کرے سو اوسکے قبض کے ملک الموت متولی ہوتے ہین
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا قل یتوفاکم ملک الموت الذی
وکل بکم پس اوسکو سفید کفنون مین لیتے ہین پھر اوسکو لگاتے ہین اپنی طرف سو البتہ وہ سخت
تر ہین از روی لزوم کے واسطے اوسکے عورت سے اپنے بچے کے لئے پھر اوس سے مشک کی خوشبو سے

(۱) یعنی دوزخ
(۲) یعنی اوسکی ماں گود مین لیتی ہین اور چپکاتی ہین

بھی زیادہ اچھی خوشبو اوڑتی ہے پس وہ اوسکی خوشبو کو سونگتے ہین اور اوسکے ساتھ ساتھ رہتے ہین اور کہتے
ہین مرحبا ہے بوی پاک اور روح پاک کو امی اللہ درود بھیج روح پر اور درود بھیج اوس جسم پر جس سے
وہ نکلی پس اوسکو چڑہا لیجاتے ہین طرف اللہ کے اور اللہ کی ایک خلق ہے ہوا مین کہ اونکی گنتی کو نہین
جانتا مگر وہی اونکے لئے اوس سے خوشبو مشک سے زیادہ اچھی اوڑتی ہے تو وہ اوسپر درود بھیجتے ہین
اور اوسکے ساتھ ساتھ رہتے ہین اور اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پس درود بھیجتا
ہے اوسپر ہر فرشتہ ہر آسمان مین جنپر وہ گزرتی ہے یہانتک کہ پہونچاتے ہین اوسکو طرف ملک جبار کے
پس جبار تعالی فرماتا ہے مرحبا ہے نفس پاک کو اور جسم کو جس سے وہ نکلی اور جبکہ رب کسی شئی کے لئے
مرحبا کہتا ہے تو اوسکے واسطے ہر چیز مرحبا کہتی ہے اور ہر تنگی اوس سے جاتی رہتی ہے پہر اس نفس
پاک کے لئے فرماتا ہے داخل کرو اوسکو جنت مین دکہاؤ اوسکو ٹہکانا اوسکا جنت سے اور پیش کرو واسطے
اوسکے جو اوسکے لئے مینے تیار کیا ہے کرامت و نعیم سے پہر اوسکو زمین کی طرف لیجاؤ پس بیشک حکم کرچکا ہون کہ مینے
اوسی سے اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پس قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے البتہ وہ سخت تر ہے از روی کراہت کے واسطے نکلنے کے اوس سے
جسوقت کہ نکلتی تہی جسم سے اور کہتی ہے تم مجہے کہان لئے جاتے ہو طرف اوس جسم کے جسکے اندر مین
تہی وہ کہتے ہین ہم اسکے ساتہہ مامور ہین سو ضرور ہے تیرے لئے اس سے پس وہ اوسکو اوتارلاتی
ہین اتنی دیر مین کہ لوگ اوسکے غسل و کفن سے فارغ ہون پہر وہ اوس روح کو اوسکے جسم و کفن کے کپڑون
مین داخل کردیتے ہین اسکو ابن مردویہ و ابن ہندہ نے نہایت کمزور سند سے روایت کیا ہے ابن ابی
حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے کہا جبکہ کافر کی روح لی جاتی ہے تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے
ہین یہانتک کہ آسمان مین مرتفع ہوتی ہے پس جب آسمان کو پہونچتی ہے تو اوسے آسمان کے فرشتے مارتے
ہین پس اوترتی ہے تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے ہین اوپر جاتی ہے تو اوسے آسمان دنیا کے فرشتے
مارتے ہین پس وہ سب سے نیچے زمین کی طرف اوترجاتی ہے

فصل فرشتے مومن کے اچھی عمل وکافر کی بری عمل کا ذکر کرتے ہین

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نکلتی ہے جان مومن کی اور وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبو
ہوتی ہے پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نے اوسکو وفات دی پہر ملتے ہین اوسے فرشتے
آسمان کے ورے پس کہتے ہین کون ہے یہ تمہارے ساتہہ وہ کہتے ہین فلان ہے اور ذکر کرتے ہین
اوسکو ساتہہ احسن عمل اوسکے کے کہتے ہین حیاکم اللہ وحیا من معکم پہر اوسکے لئے آسمان کے
دروازے کہولے جاتے ہین پس اوسکا مونہہ روشن ہوجاتا ہے پہر رب کے پاس آتا ہے اور البتہ اوسکے
مونہہ کے لئے ایک روشنی ہوتی ہے مثل سورج کے کہا اور کافر پس نکلتی ہے جان اوسکی اور وہ مردار
سے بہی زیادہ بدبودار ہوتی ہے چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نے اوسکو وفات دی پس ملتے
ہین اوسے اور فرشتے آسمان کے ورے پس کہتے ہین یہ کون ہے تمہارے ساتہہ کہتے ہین فلان ہے
اور ذکر کرتے ہین اوسکو ساتہہ نہایت برے اوسکے عمل کے وہ کہتے ہین پہیر لیجاؤ اوسکو اللہ نے اوسپر
کچہہ ظلم نہین کیا ہے اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت شریف پڑہی ولا یدخلون الجنۃ
حتی یلج الجمل فی سم الخیاط

فصل بیان مین تفسیر من راق کے

ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہے
کہا کہا جاتا ہے کون چڑہاتا ہے اوسکی روح کو رحمت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے ۲ ابن ابی الدنیا نے
یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے تفسیر مین آیت موصوفہ کے روایت کیا ہے کہا فرشتے بعض بعض سے کہتے
ہین کون سے دروازے سے اِسکا عمل چڑہایا جاتا تہا کہ اوس سے اِسکی روح چڑہائی جاوے ۳ ضحاک
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تفسیر مین والتفت الساق بالساق کے کہا لوگ تو اوسکے بدن
کی تجہیز کرتے ہین اور فرشتے اوسکی روح کی

فصل ملائکہ محافظ مرتی وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین

ابن ابی الدنیا نے وہیب بن ورد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ نہین

کوئی مؤمن کہ مرے یہانتک کہ دکھائی دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکے جوکہ نگاہبانی کرتے تھے اوسپر اوسکے عمل کی دنیا مین پس اگر وہ طاعت الٰہی کے ساتھہ اونکا مصاحب رہا ہے تو اوس سے کہتے ہین جزاك الله عنا من جليس خيرا پس بہت سی اچھی مجلسو نمین تو نے ہمکو بٹھایا اور بہت سے عمل صالح مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی اچھی باتین تو نے ہمکو سنائین فجزاك الله عنا من جليس خيرا اور اگر وہ اسکے سوا اور باتون مین اونکا مصاحب رہا ہے جنمین اللہ تعالیٰ کی کوئی رضا نہین ہے تو تعریف کو اوسپر لوٹ دیتے ہین پس کہتے ہین لا جزاك الله عنا من جليس خيرا پس بہت سی بُری مجلسون مین تو نے ہمکو بٹھایا اور بہت سے بُرے کامون مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی بُری باتین تو نے ہمکو سنائین فلا جزاك الله عنا من جليس خيرا کہا پس یہ ہے بلند ہونا بصر میت کا طرف اونکے اور وہ کبھی دنیا کی طرف نہ پھرے گی ۲ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ بندۂ مؤمن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے دو فرشتے جوکہ اوسکے ساتھہ رہتے زمانۂ حیات مین اوسکی حفاظت کرتے تھے جبکہ اسکے گھر والے روتے ہین تو وہ کہتے ہین ہمکو چھوڑو کہ ہم اپنے مصاحب پر ثنا کرین اوس چیز کے ساتھہ جسکو ہم اوس سے جانتے ہین پس کہتے ہین رحمك الله وجزاك من صاحب خير بیشک البتہ تو تہا بہت جلدی کرنے والا طرف طاعت اللہ کے بہت سستی کرنیوالا اللہ کی نافرمانی سے اور بیشک البتہ تو وہ شخص تہا کہ ہم تیرے غیب سے امن مین تھے سو ہم چڑہتے ہین پس تو ہمکو مشغول نہ کر ذکر سے ساتھہ فرشتون کے اور جبکہ بُرے بندے کو موت حاضر ہوتی ہے اور اوسکے گھر والے روتے چیختے چلاتے ہین تو دونون فرشتے کھڑے ہوتے ہین پس کہتے ہین ہمکو چھوڑو کہ ہم اوسپر ثنا کرین اوس چیز کے ساتھہ جسکو ہم اوس سے جانتے ہین پس کہتے ہین جزاك الله من صاحب شر بیشک تو بہت دیر کرنیوالا تہا اللہ کی طاعت سے اور بہت جلدی کرنیوالا طرف اوسکی معصیت کے اور ہم تیرے غیب سے امن مین نہین ہوتے تھے پھر وہ آسمان کی طرف چڑہ جاتے ہین ؂

فصل مردے وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین

ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب مین اور ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا

نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر دیکھے اہل مجلس اوسپر پیش کئے جاتے ہین اگر ہے وہ اہل ذکر سے تو اہل ذکر
سے اور اگر اہل لہو سے ہے تو اہل لہو سے ۲ ابن ابی شیبہ نے طریق مجاہد سے یزید بن شجرہ صحابی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے یہانتک کہ صورت بنائی جاتی ہین اوسکے لئے
اوسکے ہمنشین نزدیک اوسکی موت کے اگر ہے وہ اہل لہو تو اہل لہو اور اگر اہل ذکر ہے تو اہل ذکر ۲ حکایت
بیہقی نے شعب مین ربیع بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ عابد تھے بصرہ مین کہا مینے پایا لوگون
کو شام مین ایک آدمی سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا تو پی اور مجھے پلا یعنی شراب ایک اور آدمی سے
اہواز مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا دہ یازدہ وہ دوازدہ ایک اور آدمی سے یہان بصرہ
مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا

	یارب قائلۃ یوما وقد تعبت		کیف الطریق الی حمام منجاب	

ابوبکر نے کہا یہ ایک آدمی تھا کہ اوس سے ایک عورت نے حمام کی راہ پوچھی اوسنے اپنا گھر بتادیا پس کہا یعنی
اس شعر کو نزدیک موت کے مین کہتا ہون اسکا پورا قصہ محاسن المحسنین مین مسطور ہے ❊

فصل مرتے وقت اچھے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہے

ابن ابی الدنیا نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر
صورت بنائی جاتی ہین واسطے اوسکے اعمال اچھے اوسکے اور اعمال برے پس اپنے حسنات کی طرف نظر
بلند کرتا ہے اور سیئات سے نگاہ نیچی کرتا ہے ۲ حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر ینبأ الانسان یومئذ
بما قدم واخر مین روایت کیا ہے کہا کہ موت کے وقت اوسکے نگاہبان فرشتے اوترتے ہین پس وہ خیر
وشر کو اوسپر پیش کرتے ہین سو جبکہ نیکی کو دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور مونھہ چمکنے لگتا ہے اور جب
بدی کو دیکھتا ہے تو انگلی کاٹتا ہے اور تیوری چڑہاتا ہے ۳ خنظلہ بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا میرا ایک غلام مرا یعنی مرنیکے قریب ہوا پس اوسنے شروع کیا کہ ایک بار مونھہ ڈہانکتا تہا اور ایک بار
کہولدیتا تہا مینے اسکا ذکر مجاہد سے کیا اونہون نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ مومن کی جان نہین نکلتی
یہانتک کہ پیش کیا جاتا ہے اوسپر عمل اوسکا خیر وشر ۴ حکایت بزار وطبرانی نے کبیر مین سلمان

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر داخل ہوئے انصار سے اور وہ موت مین تہا فرمایا تو کیا پاتا ہے کہا مین پاتا ہون اپنے آپ کو ساتہہ خیر کے اور مقرر حاضر ہوئے مجھکو دو یعنی دو شخص ایک اونمین کا کالا ہے اور دوسرا سفید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اونمین کا کونسا تجہسے زیادہ ترقریب ہے اوسنے کہا کالا فرمایا بیشک خیر قلیل اور شر کثیر ہے کہا پس نفع دیجئے مجھکو آپ یارسول اللہ ساتہہ ایک دعا کے آپ نے فرمایا الٰہی کثیر کو بخش اور قلیل کو بڑہا پہر فرمایا تو کیا دیکھتا ہے کہا خیر قربان ہون آپ پر سے میرے باپ مان مین خیر کو دیکھتا ہون کہ بڑہتی ہے اور شر مضمحل ہو رہا ہے اور کالا مجھسے پیچہے ہٹ گیا فرمایا امی عملک املک بک کہا مین پانی پلایا کرتا تہا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون کہ جس چیز کی وہ ملاقات کرتا ہے نہین ہے اوس سے کوئی رگ مگر وہ موت کے سبب سے علحدہ دردناک ہو رہی ہے *

فصل فرشتے موت کے وقت میت کے اعضا کو سونگھتے ہین

ابن ابی الدنیا نے ابوبکر بن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدمی کو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکا سر سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے سر مین قرآن کو پاتا ہون کہا تو اوسکے دل کو سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے دل مین روزہ پاتا ہون کہا اوسکے پاؤن کو سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے پاؤن مین قیام پاتا ہون کہا اوسنے اپنے نفس کی حفاظت کی اللہ اوسکو محفوظ رکہے ۳ حکایت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کا بھتیجا باجسن[۱] تہا اوسکی بیماری سخت ہوئی اونہون نے اوسکی بیماری مین عیادت نہ کی جبکہ حالت نزع مین ہوا تو ابوقلابہ نے کہا کہ وہ میرے بہائی کا بیٹا ہے اور امر اوسکا طرف اللہ کے ہے پس وہ اوس رات نزدیک اوسکے بیدار رہے وہ جاگ رہے تہے کہ ناگاہ دو آدمی نکالے ہین اونکے ساتہہ عتکلہ[۲] ہی پہر دو فرشتے گھر کی چھت سے اوترے ابوقلابہ نے کہا کہ مین سنتا ہون کہ ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ تو اس آدمی کی طرف جا آیا پاتا ہے تو نزدیک اوسکے کچہہ خیر پس وہ متوجہ ہوا جبکہ میرے بھتیجے کے قریب آیا تو اوسنے اوسکا سر سونگہا پہر اوسکا پیٹ سونگہا پہر اوسکے دونون پاؤن سونگہے پہر وہ اپنے صاحب کی طرف گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے مینے اوسکے سر کو سونگہا سو اوسکے سر مین کچہہ قرآن نہ پایا اوسکے پیٹ کو سونگہا تو مینے نہین پایا کہ اوسنے ایک روزہ رکہا ہو اوسکے پاؤن

[۱] بیماری کی وجہ سے ۱۲
[۲] چھت نزدیکی سے دیکھا ... یعنی اونکے پاس بیٹھے ... ۱۲

کو سونگھا سونہ پایا اوسکو کہ ایک رات کہڑا رہا ہو پہر اوسکا صاحب آیا پس اوسنے اوسکا سر سونگھا پہر اوسکی دونون ہتیلیون کو سونگھا پہر اوسکے پیٹ کو سونگھا پہر اوسکے دونون پاؤن کو سونگھا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیشک اِسکو اللہ نے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھا ہے حال آنکہ اسمین ان خصلتون سے کوئی خصلت نہین ہے پہر اوسے دیکھا اوسکا مونہہ کہولا پہر اوسکی زبان کی نوک کو پکڑا پس اوسے نچوڑا پہر مین اوسکو سنتا ہون کہ کہتا ہے اللہ اکبر پاتا ہون مین اوسکے لئے ایک تکبیر کہ اوسکو انطاکیہ مین اخلاص سے کہا تھا پس اوس سے مشک کی خوشبو اوڑی پہر اوسکی روح کو قبض کیا پہر وہ چلا گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ دونون کالون سے کہتا ہے اور وہ گھر کے دروازے پر ہین کہ تم لوٹ جاؤ تمہارے لئے اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہے جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نے لوگون کو اوسکی خبر دی جو دیکھا تھا پس کہا گیا انی ابو قلابہ انہا بانطاکیہ کہا تھا ابو قلابہ نے کہا نہین قسم ہے اوسکی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ نہین سنا مینے اوسکو فرشتون کے مونہہ سے مگر بانطاکیہ پس جلدی کی لوگون نے طرف جنازہ برادر زادہٗ ابو قلابہ کے روایت کیا اسکو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین طریق نضر بن معبد ابو مخذم سے ابو قلابہ سے

فصل مرتے وقت فرشتے میت کے اعضا کو چہوتے ہین

حکایت داؤد بن ابی ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بہت سخت بیمار ہوئے پس کہا کہ مینے طرف ایک آدمی کے دیکہا کہ وہ آیا اوسکا سر بڑا اور مونڈہے پر گوشت تہے گویا وہ اون لوگون مین سے تہا جنکو زط کہتے ہین کہا جبکہ مینے اوسکو دیکہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور مینے کہا وہ مجہے قبض کریگا کیا مین کافر ہون مینے سنا تہا کہ کفار کی جانون کو کالا فرشتہ قبض کرتا ہے کہا پس میری یہ حالت تہی کہ مینے سنا کہ گہر کی چہت ٹوٹتی ہے پہر وہ کھل گئی یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکہا پہر مجہپر ایک آدمی اوترا اوسپر سفید کپڑے تہے پہر اوسکے پیچہے دوسرا اوترا پس وہ دو ہوگئے وہ کالے آدمی پر چیخے وہ پیچہے ہٹ گیا اور دور سے میری طرف دیکہنے لگا اور وہ دونون اوسے ڈانٹتے تہے پس اونمین سے ایک تو میرے سر کے نزدیک بیٹہا اور دوسرا پاؤن کے نزدیک سر والے نے پاؤن والے سے کہا تو اسکو لمس کر یعنی چہو اوسنے میری

انگلیون کے درمیان مین چھوا پہر اوس سے کہا کہ یہ ان پانؤن سے نماز کی طرف بہت جاتا تہا پہر پانؤن والے نے سر والے سے کہا کہ تو چھوا اوسنے میرے کوتے کو چھوا پہر کہا کہ تر ہے اللہ کے ذکر سے اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین داؤد سے روایت کیا ہے **۲ حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بھتیجا تہا وہ حد سے بڑہتا تہا مین اوسکو غزو مین اپنے ہمراہ لیگیا وہ بیمار ہوگیا پس بعض صوامع مین داخل ہوا مین کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا تہا کہ صومعہ شق ہوگیا دو فرشتے سفید اور دو کالے داخل ہوئے پس سفید اوسکے داہنی طرف اور سیاہ اوسکے بائین جانب بیٹھے پہر سفید فرشتون نے اپنے ہاتہون سے اوسکو چھوا اور سیاہ فرشتون نے کہا ہم اوسکے زیادہ تر حقدار ہین اور سفید نے کہا ہرگز یون نہین پس انہین سے ایک نے اپنی دو انگلیان لیکے اوسکے موتہہ مین داخل کین اور اوسکی زبان کو لوٹا پہر کہا اللہ اکبر ہم زیادہ تر اوسکے حقدار ہین اوسنے فتح انطاکیہ کے دن ایک تکبیر کہی تہی پس شہر نکلے لوگون کو خبر دی سو وہ اوسکی نماز مین حاضر ہوئے

فصل مرتے وقت پرندے عمل صالح کی جستجو کرتے ہین

۱ حکایت قاسم بن مخیمرہ کہتے ہین کہ ابو قلابہ جرمی رضی اللہ عنہ کا ایک بھتیجا تہا محارم سے نہین بچتا تہا پس اوسے موت حاضر ہوئی تو دو پرندے سفید مشابہ گدھ کے آئے گہر کے طاق مین بیٹھ گئے ایک نے دوسرے سے کہا اللہ اکبر تو اوتر اسکی جستجو کر اوسنے اپنی چونچ اوسکے پیٹ مین غرق کردی اور یہ بات ابو قلابہ کی آنکھہ کی دیکھی ہوئی ہے پس اوسنے اپنے ساتھی سے کہا اللہ اکبر تو اوتر آ سقر رہنے اوسکے پیٹ مین ایک تکبیر پائی ہے جسکو اسنے اللہ کی راہ مین انطاکیہ کی فصیل پر کہا تہا پس دونون پرندون نے ایک سفید کپڑا نکالا پہر اوسکی روح کو اوسمین لپیٹا پہر اوسے اوٹھایا پہر کہا اے ابو قلابہ تو اپنے بھتیجے کی طرف کہڑا ہو اوسکو دفن کر وہ تو اہل جنت سے ہے ابو قلابہ لوگون کے نزدیک پسندیدہ آدمی تھے لوگون کی طرف نکلے جو دیکہا تہا اوسکی خبر لوگون کو دی پس مینے کسی جنازے کو نہین دیکہا کہ اوس سے زیادہ لوگ ہون اسکو لالکائی نے سنت مین طریق اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے **۲ حکایت** لالکائی نے سنت مین میمون مرادی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمارے نزدیک ایک داعی رہزن تہا وہ مرگیا لوگون نے

اوس کنارہ کیا اپنے بچھیکرا مین مجھے گیا اومین اوداوس سے لوگون کے کسو ہونیین فکر کرنے لگا تا گمان مینے غلبہ نیند نے اپنا سرٹیکایا یعنی مجھے نیند آگئی پس ناگاہ دو پرندے سفید تھے ایک نے دوسرے سے کہا تو داخل ہو پس دیکھتا یا دیکھتا ہے تو کسی خیر کو وہ اوسکے تالو سے گھسا اور اوسکی دبر سے نکلا اور وہ کہتا ہے کہ مینے کوئی خیر نہین دیکھی دوسرے نے کہا جلدی نکر پھر وہ اوسکے تالو سے گھسا اور اوسکے تلوے سے نکلا اور وہ کہتا ہے اللہ اکبر ایک کلمہ اوسکی تلی سے چپکا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پس مینے لوگون سے کہا آؤ

فصل جنب کے بی وضو نسونیسے خوف ہے کہ مرتی وقت جبریل علیہ السلام تشریف نلاوین

طبرانی نے کبیر مین میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سورہے جنب فرمایا مین دوست نہین رکھتا کہ سورہے یہانتک کہ وضو کرے پس بیشک مین ڈرتا ہون اس سے کہ وفات دیا جاوے پس اوسکو جبریل حاضر نہون اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن کے مرتے وقت جیسے اور فرشتے آتے ہین جبریل علیہ السلام بھی تشریف لاتے ہین +

فصل قبض روح اوس شخص کا جو کہ نار کا مستحق ہو چکا ہی

فردوس مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا آیا ہے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ ملک الموت کو اون لوگون کی روحین قبض کرنیکا جو کہ مستوجب نار کے ہو چکے ہین میری امت کے گنہگارون سے تو فرماتا ہے خوشخبری دے اونکو ساتھہ جنت کے بعد انتقام ایسے ایسے کے بقدر اوس چیز کے کہ روکی جاوینگی نار مین ابو نعیم نے ربیع بن ابی شداد سے روایت کیا ہے کہا اگر نہوتی وہ چیز کہ امید رکھتے ہین مؤمن اللہ کی کرامت سے اپنے واسطے بعد موت کے تو دنیا مین اونکے پتے پھٹ جاتے اور اونکے پیٹ دنیا مین پاش پاش ہو جاتے +

فصل جمعہ کے دن ہزار بار درود پڑھنے والا مرنیسے پہلے اپنا گھر جنت مین دیکھہ لیتا ہے

اصبہانی نے ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے درود بھیجا مجھپر جمعے کے دن مین ہزار بار وہ نمرے گا یہانتک کہ دیکھے اپنا ٹھکانا جنت سے

فصل بشارت مؤمن بصلاح ولد

ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مؤمن البتہ بشارت دیا جاتا ہے ساتھہ صلاح اپنے لڑکے کے بعد اوسکے تاکہ اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہو

فصل بیان مین اونکی جو مرتے وقت دنیا کی طرف پھرنا چاہتے ہین

ابن جریر وابن منذر نے اپنی تفسیرون مین ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای عائشہ جبکہ مؤمن ملائکہ کو معائنہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیر دین پس وہ کہتا ہے طرف گھر ہموم واحزان کے تم تو مجھے آگے بڑہاؤ طرف اللہ کی اور کافر سے کہتے ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیر دین وہ کہتا ہے ای رب مجھے پھیر دو شاید مین عمل صالح کرون اوسمین جسکو مینے چھوڑا ۱۲ ترمذی وابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جس شخص کے لئے مال ہو کہ وہ اوسکو حج خانہ رب تک پہونچادے یا واجب ہوا اوسپر اوسمین زکوۃ پھر اوسنے نہ کیا تو وہ سوال رجعت کا کریگا نزدیک موت کے پس ایک آدمی نے کہا ای ابن عباس تم اللہ سے ڈرو رجعت کا سوال تو کافر کرینگے اونھون نے فرمایا مین ابھی تمپر اسباب مین قرآن پڑہتا ہون یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم آخر سورت تک ۔ دیلمی نے حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے جبکہ حاضر ہوتی ہے انسان کو وفات تو جمع کیجاتی ہے اوسکے لئے ہر چیز جسکو وہ حق سے روکتا تھا پھر وہ کیجاتی ہے درمیان اوسکے دونون آنکھون کے اسوقت وہ کہتا ہے رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت

فصل بشارت مؤمن وکافر وقت موت

امام احمد نے ربیع بن خیثم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کیا ہے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان کہا یہ اوسکے لئے وقت موت کے ہے اور رکھہ چھوڑی جاتی ہے واسطے اوسکے آخرت مین جنت واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم کہا کہ یہ نزدیک موت کے ہے اور رکھہ چھوڑی جاتی ہے اوسکے لئے آخرت مین آگ ۰

فصل شرابی کی موت

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فنزل من حمیم کی تفسیر مین روایت کیا ہے نہین نکلتا ہے کا فر دنیا سے یہانتک کہ پلایا جاتا ہے اوسکو ایک پیالہ حمیم سے اور ضحاک سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ شراب پیتا ہے تو ڈالی جاتی ہے اوسکے موتھ مین جہنم کی شراب +

فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتی ہین

امام احمد نے زہد مین ابوعمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کفار فجار دنیا سے پیاسے نکلتے ہین اور قبرون مین پیاسے داخل ہوتے ہین اور قیامت مین پیاسے حاضر ہونگے اور حکم کیا جاویگا اونکو طرف نار کے پیاسے

فصل ایمان یہود وقت موت

ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت شریف سے پوچھے گئے وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ پس کہا کہ یہ یہود مین ہے قبض نہین کرتے ملک الموت روح ایک اونکی کی یہانتک کہ آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ اور اوسکے ساتھ ایک شعلہ ہوتا ہے نار سے پس وہ اوسکو اوسکے موتھ اور دُبر پر مارتا ہے پھر اوس سے کہتا ہے کیا تو اقرار کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوسکے رسول تھے پس وہ اوس سے کہتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اقرار کرتا ہے پس جب اوسنے اقرار کرلیا تو ملک الموت اوسکی روح قبض کرتے ہین +

فصل نابینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا ہے

ابن ابی الدنیا نے حکم بن ابان سے روایت کیا ہے کہا عکرمہ پوچھے گئے کیا اندہا ملک الموت کو دیکھتا ہے جبکہ وہ اوسکی روح قبض کرنے آتے ہین کہا ہان

فصل بندے کی پہچان لوگون سے کب منقطع ہوتی ہے

ابن ماجہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کب منقطع ہوتی ہے معرفت بندے کی لوگون سے فرمایا جسوقت وہ معائنہ کرتا ہے یعنی

کہا مراد یہ ہے کہ جبکہ وہ ملک الموت علیہ السّلام کو یا ملائکہ کو دیکھتا ہے ۲ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا نہ دیکھا تمنے انسان کو کہ جب وہ مرتا ہے تو اوسکی بصر بلند ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہان فرمایا پس یہ اوس وقت ہے کہ تابع ہوتی ہے بصر اوسکی اوسکے نفس کو ۳ ابن سعد نے قَبِیصہ بن ذُوَیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک بصر بلند ہوتی ہے واسطے روح کے جبکہ اوسکو چڑہا لیجاتے ہین ۴ ابن ابی الدنیا نے حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت جبکہ انسان کی دہڑکتی رگ کو دباتے ہین تو اوسوقت اوسکی بصر بلند ہوتی ہے اور لوگون سے غافل ہوجاتا ہے ۵ دینوری نے مجالسہ مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جبکہ دباتے ہین وَتِین یعنی بندے کے دل کی رگ کو تو اوسکی پہچان منقطع ہوجاتی ہے اور اوسکا کلام منقطع ہوجاتا ہے اور دنیا کو بہول جاتا ہے اور جو کچہہ اوسمین ہے اوس سے غافل ہوتا ہے پس اگر وہ سکرات موت کے پلایا نہ جاوے تو جو اوسکے گرد ہین اونکو مارے تلوار سے بسبب شدت اوس چیز کے جسکو وہ اوٹھارہا ہے ۶ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت ایک سیڑہی پر بیٹھے ہوتے ہین درمیان آسمان و زمین کے اور واسطے اونکے قاصد ہین فرشتون سے پس جبکہ جان ثُغرہ نحر مین ہوتی ہے تو ملک الموت کو اونکی سیڑہی پر دیکھتا ہے اور اوسکی بصر اونکی طرف بلند ہوتی ہے پس وہ اونکو دیکھتا ہے آخر اوس چیز کے کہ مرتا ہے ؞

فصل حربۂ ملک الموت علیہ السّلام

ابونعیم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت علیہ السّلام کی ایک برچہی ہے کہ وہ مابین مشرق و مغرب کو پہونچتی ہے پس جبکہ اجل کسی بندے کی دنیا سے پوری ہوجاتی ہے تو وہ اوسکے سر کو اوس برچہی سے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ اب تجہکو مُردون کے لشکر کی زیارت کرائین گے ۲ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ملک الموت کے لئے ایک حربہ مسموطہ ہے ایک طرف اوسکی مشرق مین دوسرے مغرب مین وہ اوس سے حیات کی رگ کو قطع کرتے ہین ابن عساکر نے کہا اسکا مرفوع ہونا منکر ہے امام غزالی رضی اللہ عنہ نے کشف علوم آخرہ

مین اسی روایت پر اعتماد فرمایا ہے اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی اسپر واقف نہین ہوئے پس کہا کہ مینے اس حربہ کا ذکر نہین پایا مگر اثر بن معاذ رضی اللہ عنہ کے

فصل بیان مین اوصاف اون فرشتون کی جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتی ہین

۱ سعید بن منصور نے اپنے سنن مین حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے فرمایا وہ فرشتے ہین کہ کفار کی روحون کو کھینچتے ہین والناشطات نشطا وہ ملائکہ ہین کہ کھینچتے ہین ارواح کفار کو مابین ناخنون اور جلد کے یہانتک کہ اونکو نکال لیتے ہین والسابحات سبحا وہ فرشتے ہین کہ تیراتے ہین ارواح مومنین کو درمیان آسمان و زمین کے فالسابقات سبقا وہ فرشتے ہین کہ سبقت کرتے ہین بعض بعض پر ساتھہ ارواح مومنین کے طرف اللہ کے فالمدبرات امرا وہ فرشتے ہین کہ تدبیر کرتے ہین بندون کے کام کی ایک سال سے دوسرے سال تک ۲ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے فرمایا وہ کفار کے نفوس ہین کہ وہ کھینچے جاتے ہین پھر نشط کئے جاتے ہین پھر ڈبوئے جاتے ہین آگ مین ۳ جویبر نے اپنی تفسیر مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ وہ کفار کی روحین ہین جبکہ وہ ملک الموت علیہ السّلام کو دیکھتی ہین پھر وہ اونکو اللہ کے غصے کی خبر دیتے تو ڈوب جاتی ہین پس وہ اونکو کھینچتے ہین کھینچنا رگ پٹھے اور گوشت سے والسابحات سبحا مومنین کی روحین ہین کہ جب وہ ملک الموت کو دیکھتی ہین تو وہ کہتی ہین نکل تو اے نفس پاک طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے وہ تیرتی ہین مثل تیرنے غوطہ لگانے والے کے پانی مین اندراہ فرح و شوق کے طرف جنت کے فالسابقات سبقا یعنی چلتی ہین طرف کرامت اللہ کے ۴ ابن ابی حاتم نے ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے والنازعات غرقا والناشطات نشطا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا یہ دونون آیتین کفار کے واسطے ہین وقت نزع روح کے بہت سختی سے کھینچی جاتی ہین مثل لوہے کی سیخ کے کہ گھسا دے تو اوسکو اوکن ہین پس اوسکا نکلنا سخت ہوتا ہے والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کہا یہ دونون واسطے مومنین کے ہین ۵ سدی سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا نفس جبکہ سینے

مین غرق ہوتا ہے والنّاشطات نشطًا کہا فرشتے روح کو کہینچتے ہین انگلیون اور پائون سے والسّابحات سبحًا جبکہ
تیرتا ہے نفس پیٹ مین اور متردد ہوتا ہے نزدیک موت کے

فصل

بیان مین حکایات اکابر صالحین کے جو کہ مرے پہر زندہ ہوئے اور روح وریحان و ملاقات رحمٰن وسیر جنان
وغیرہ امور حقہ وصادقہ کی خبردی یا غشی سے افاقہ کے بعد بیان کیا

ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین طریق مکحول سے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا تم مردون کے پاس حاضر ہو اور اونسے نصیحت لو کیونکہ وہ دیکھتے ہین جو تم نہین دیکھتے ابن ابی شیبہ و مروزی نے کتاب الجنائز مین اور سعید بن منصور نے طریق حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوا اور اونکو تلقین کرو لا الہ الا اللہ کی پس بیشک وہ دیکھتے ہین جو تم نہین دیکھتے اور سنتے ہین جو اونسے کہا جاتا ہے سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور مروزی نے طریق مکحول سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلقین کرو اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ کی اور سمجھو جو سنو اپنے مطیعین سے پس بیشک متجلی ہوتے ہین اونکے لئے امور صادقہ ❊

روح وریحان و ملاقات رحمٰن

حکایت ابن ابی شیبہ نے ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ایک شخص آیا اوسنے کہا کہ تیرا بہائی مرگیا پس مین جلدی سے آیا اور اوسکو کپڑے سے ڈہانک دیا تہا مین اوسکے سر کے نزدیک بیٹہا اوسکے لئے استغفار کرنے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگا ناگاہ اوسنے اپنے موںھہ سے کپڑا کہولدیا پس کہا السلام علیک ہمنے کہا وعلیک السلام سبحان اللہ اوسنے کہا سبحان اللہ مینے اللہ پر قدوم کیا بعد تمہارے یعنی بعد مفارقت دنیا کے پس ملا مین روح وریحان ورب غیر غضبان سے اور پہنایا مجہکو سبز لباس سندس واستبرق سے اور پایا مینے امر کو زیادہ تر سہل اوس سے جو تم گمان کرتے ہو اور بہروسا نہ کر بیٹہو مینے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مین تمہین خبر دون اور خوشخبری سناؤن تم جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اوٹھا لیجاؤ پس بیشک اونہون نے مجھسے عہد فرمایا ہے کہ وہ نجاوینگے یہانتک کہ مین اونکے پاس آؤن پہر وہ اوسی جگہہ

سُنڈا ہوگیا یعنی مرگیا ۱۲ **حکایت** ابونعیم نے ربعی سے روایت کیا ہے کہا ہم چار بھائی تھے اور میرا بھائی ربیع ہمسے نمازروزے مین بڑہا ہوا تھا اوس کا انتقال ہوگیا اور ہم اوس کے گرد تھے اتنے مین وے اپنے مونھہ سے کپڑا کہولا پس کہا السلام علیکم ہمنے کہا وعلیکم السلام کیا بعد موت کے حیات ہے کہا ہان مینے اپنے رب کی ملاقات کی بعد تمہارے سو مین ملا اب نہیر غضبان سے اور وہ پیش آیا مجھسے ساتھہ روح و ریحان و استبرق کے خبردار اور بیشک ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتظر نماز کے مین پہر پہو تم میری جلدی کرو دیر نہ لگاؤ پہر بجھہ گیا یعنی مرگیا پس یہ قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہونچا فرمایا خبردار بیشک مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کلام کریگا ایک شخص میری امت سے بعد موت کے ابونعیم نے کہا حدیث مشہور ہے اور بیہقی نے دلائل مین اسکو روایت کیا ہے اور کہا صحیح ہے اسکی صحت مین کوئی شک نہین ہے

شفاعتِ سورہ سجدہ وحراستِ تبارک

۱ حکایت جُوَیبِر نے اپنی تفسیر مین ابان بن ابی عیاش سے روایت کیا ہے کہا ہم مورق عجلی رضی اللہ عنہ کی وفات مین حاضر ہوئے پس جبکہ وہ ڈہانکے گئے اور ہمنے کہا کہ وہ مرچکے تو ہمنے دیکھا کہ ایک نور ساطع اونکے سر کے نزدیک سے نکلا یہانتک کہ اوسنے چہت کو پہاڑا پہر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے دونون پاؤن کے نزدیک سے بلند ہوا مثل پہلے نور کے پہر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے وسط سے بلند ہوا پس ہم گہڑی بہر ٹہیرے پہر اونہون نے اپنے مونھہ سے کپڑا کہولا کہا کیا تمنے کوئی چیز دیکھی ہمنے کہا ہان اور جو ہمنے دیکھا تہا اوس سے کہا اوسنے کہا وہ سورہ سجدہ تہی مین اوسے ہر رات پڑہا کرتا تہا وہ نور جو تمنے میرے سر کے نزدیک دیکھا چودہ ۱۴ آیتین اوسکے اول کی تہین اور وہ نور جو تمنے میرے پاؤن کے نزدیک دیکھا چودہ ۱۴ آیتین اوسکے آخر کی تہین اور وہ نور جو تمنے میرے وسط مین دیکھا خود آیت سجدہ تہی چڑہی کہ میرے لئے شفاعت کرے اور سورہ تبارک باقی رہگئی وہ میری حراست کرتی ہے پہر ہو چکے رضی اللہ عنہ ۲ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین بطریق دیگر مورق عجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم ایک شخص کی عیادت کو گئے اور اوسپر بیہوشی طاری ہوئی تہی پس ایک نور اوسکے سر سے نکلا یہانتک کہ چہت

کو آیا اوسے پہاڑا اور چلدیا پہر ایک نور اوسکی ناف سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بہی ایسا ہی کیا پہر ایک نور اوسکے دونون پاؤن سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بہی ایسا ہی کیا پہر اوسے افاقہ ہوا ہمنے اوس سے کہا کیا تجہے معلوم ہے کہ تجہسے کیا ہوا اوسنے کہا ہان وہ نور جو کہ میرے سر سے نکلا وہ تو چودہ آیتین تہین اول الم تنزیل الکتاب سے اور وہ نور جو میری ناف سے نکلا سو وہ آیت سجدہ تہی اور وہ نور جو میرے پاؤن سے نکلا وہ آخر سورۂ سجدہ تہی گئین کہ میرے لئے شفاعت کرین اور سورۂ تبارک نزدیک میرے باقی رہی کہ میری حراست کرے مین ان دونون سورتون کو ہر رات پڑہا کرتا تہا **حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن سعد نے بطریق دیگر ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک اور آدمی سطرف بن عبد اللہ بن شخیر پر داخل ہوئے اونکی عیادت کے لئے پس انہون نے اونکو بیہوش پایا کہا پس بلند ہوئے اونسے تین نور ایک نور اونکے سر سے اور ایک نور اونکے وسط سے اور ایک اونکے دونون پاؤن سے اسنے ہمکو ہول مین ڈالا جب وہ ہوش مین آئے تو ہمنے اونسے کہا کہ البتہ ہمنے ایک چیز دیکہی کہ اوسنے ہمکو ڈرادیا کہا وہ کیا ہے ہمنے اونکو خبر دی کہا تمنے یہ دیکہا ہمنے کہا ہان کہا یہ الم السجدہ ہے اور وہ اونتیس آیتین ہین اول اوسکا میرے سر سے بلند ہوا اور اوسط اوسکا میرے وسط سے اور آخر اوسکا میرے پاؤن سے وہ چڑہ گئی کہ میرے لئے شفاعت کرے اور یہ تبارک ہے کہ میری حراست کرتی ہے کہا پہر وہ مرگئے رحمہ اللہ تعالی

رؤیت نور

حکایت ابو الحسین بن سری نے کتاب کرامات اولیا مین عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابن المنکدر رضی اللہ عنہ اپنے ساتہہ نور دیکہا کرتے تہے جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو اونسے اوس نور کا ذکر کیا گیا جسکو وہ اپنی زندگی مین دیکہتے تہے فرمایا وہ یہ ہے رضی اللہ عنہ ❊

(حاشیہ: الحسن)

ضحک و تبسم بعد موت

حکایت ابن ابی الدنیا نے حارث غنوی سے روایت کیا ہے کہا کہ ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ نے قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہانتک کہ جان لین کہ اونکا ٹہکانا کہان ہے پس وہ نہ ہنسے مگر بعد موت کے اونکے بعد ربعی اونکے بہائی نے قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہانتک کہ جان لین کہ وہ جنت مین ہین یا نار مین حارث نے کہا

کہ مجھے اونکے نہلانے والے نے خبر دی کہ وہ تبسم کرتے رہے اپنے تختے پر اور ہم اونکو نہلاتے تھے یہانتک کہ ہم اوس سے فارغ ہوئے

قاطع رحم مدمن خمر مشرک جنت مین داخل نہونگے

حکایت ابن ابی الدنیا نے مغیرہ بن خلف سے روایت کیا ہے کہ وہب بیٹی بیجان کی مرین اونکو نہلایا کفنایا پہر اونہون نے حرکت کی اور لوگون کی طرف دیکھا پس کہا تم خوش ہو جاو پس بیشک مینے کام کو اوس سے زیادہ تر آسان پایا جس سے تم ڈراتے تھے اور پایا مینے کہ نہ داخل ہوگا جنت مین رحم قطع کرنیوالا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا اور نہ مشرک

شیخین کی برا کہنے والی فرشتے لعنت کرتی ہین

حکایت ابن ابی الدنیا نے خلف بن حوشب سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی مدائن مین مرگیا اور کپڑے سے ڈہانک دیا گیا پس کپڑے کو ہلایا پہر اوسے اپنے اوپر سے کہولا کہا ایک قوم ہے کہ اونکی ڈارہیان خضاب کی ہوئی ہین وہ اس مسجد مین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو لعنت کرتے ہین اور اونسے تبرا کرتے ہین اور وہ فرشتے کہ میری روح قبض کرنیکو آئے وہ اوس قوم کو لعنت کرتے ہین اور اونسے تبرا کرتے ہین پہر وہ مردہ ہوگیا جیسا تہا

شیخین کو برا کہنا موجب دخول نار ہے

حکایت ابن ابی الدنیا نے بطریق دیگر عبد الملک بن عمیر اور ابو الخصیب بشیر سے روایت کیا ہے اور لفظ اوسکا یہ ہے کہ مین ایک میت پر داخل ہوا مدائن مین اور اوسکے پیٹ پر ایک اینٹ تہی پس ہم اس حال مین تہے کہ اوسنے ایک حرکت کی کہ اینٹ اوسکے پیٹ سے گر پڑی اور وہ ویل وثبور پکارنے لگا جبکہ اوسکے اصحاب نے یہ دیکہا تو متفرق ہوگئے مین اوس سے قریب ہوا مینے کہا تو نے کیا دیکہا تیرا کیا حال ہے کہا مین مشیخہ اہل کوفہ کی صحبت مین رہا پس اونہون نے مجھے اپنی رای مین داخل کیا سب ابوبکر وعمر پر اور اون دونون سے بری ہونے پر مینے کہا پس تو اللہ سے مغفرت مانگ اور پہر نہ کرنا کہا یہ اب مجھکو کیا نفع دیگا مجھے تو میرے داخل ہونے کی جگہہ لیجائی گئی نار سے سو مین اوسکو دکہا یا گیا پہر مجھسے کہا گیا کہ تو ابہی اپنے اصحاب کی طرف جاوے اور جو تونے دیکہا ہے اونسے بیان کرے پہر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آوے پس

مین نہین جانتا کہ اوسکی بات پوری ہوئی یا وہ مردہ ہوگیا اپنی اگلی حالت پر*

دیکھنا عبد الملک و حجاج کو نار مین

حکایت ابن عساکر نے ابو معشر سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص ہمارے نزدیک مدینہ مین مرگیا جبکہ نہانے کی جگہہ پر رکہا گیا تاکہ نہلایا جاوے تو وہ برابر بیٹھہ گیا پہر اپنے ہاتہہ کو دونون آنکھونکی طرف جھکایا کہا دیکہا میری آنکھون نے دیکہا میری آنکھون نے دیکہا میری آنکھون نے طرف عبد الملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کے کہ وہ اپنی آنتون کو آگ مین کہینچ رہے ہین پہر وہ لیٹ گیا جیسا تہا ویسا ہوگیا*

دیکھنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رفیق اعلی مین اور عبد الملک و حجاج کو نار مین

حکایت ابن عساکر و ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی پہر ہوش مین آئے پس کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ عبد الرحمن بن عوف رفیق اعلی مین ہین عبد الملک و حجاج اپنی آنتون کو نار مین کہینچ رہے ہین یہ قصہ عبد الملک و حجاج کی حکومت سے کچھہ پہلے ہوا تہا کیونکہ مسور رضی اللہ عنہ مکے مین مرے جسدن کہ یزید بن معاویہ کے مرنیکی خبر آئی سنہ ۶۴ ہجری مین اور حکومت حجاج کی بعد ستر کے ہوئی*

عذاب قاضی بسبب رعایت احد الخصمین

حکایت ابن ابی الدنیا نے عطار خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے بنی اسرائیل مین سے چالیس برس قضا کی جب اوسکو موت آئی تو کہا مین گمان کرتا ہون کہ مین اپنی بیماری مین مرنیوالا ہون پس اگر مین مرجاؤن تو تم مجھے اپنے نزدیک چار یا پانچ دن روک رکہنا پہر اگر تم مجھسے کوئی چیز دیکہو تو تم مین سے کوئی آدمی مجھے پکارے جبکہ وہ مرگیا تو ایک صندوق مین رکھا گیا تین دن جب گذر چکے تو اوسکی بدبو نے اونکو ستایا پس ایک آدمی نے اونمین سے اوسکو پکارا ای فلان یہ کیا بو ہے اوسکے لئے حکم دیا گیا وہ بولا کہا مین تم مین چالیس برس قضا کا حاکم رہا مجھے کسی چیز نے شک مین نہ ڈالا یعنی مین کسی تہمت مین نہین پھنسا مگر دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے لئے اونمین سے ایک مین خواہش تہی پس مین اوس سے سنتا تہا اپنے کان کے ساتہہ جو اوسکے متصل تہا زیادہ تر اوس سے جو مین سنتا تہا ساتہہ دوسرے کے

سویہ برا اوس کان سے سبب اللہ تعالیٰ نے اوسکا کان تھپک دیا پس وہ مرگیا ؂

دیکھنا جعفر بن زبیر کو ساتوین آسمان مین

حکایت ابن عساکر نے کئی طریق سے قرہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت کو ہمارے گھر والونمین سے سات دن تک عروج روح رہا اونکو اوسکے دفن کرنیسے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر ایک رگ اوسکی وریدہ مین حرکت کرتے تھے پھر وہ بولے کہا جعفر بن زبیر لائے گیا گیا اور جعفر اون دنومین مرچکے تھے جنمین اوسکو ہوش نہ تھا پس کہا واللہ البتہ مینے اوسکو ساتوین آسمان مین دیکھا ہے اور فرشتے اوسکی بشارت کرتے ہین مین اوسے اوسکے کفن کے کپڑون مین پہچانتی ہون اور فرشتے کہہ رہے ہین کہ مقرب محسن آیا یا مقرب محسن آیا

دیکھنا ثواب اعمال کا

حکایت ابن ابی الدنیا نے صالح بن حی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے ایک اپنے پڑوسی نے خبر دی کہ ایک شخص کی روح کو عروج ہوا اوسپر اوسکا عمل پیش کیا گیا کہا پس جس گناہ سے مینے استغفار کرلی تھی سو نہین دیکھا مینے مگر وہ میرے لئے بخشا گیا اور جس گناہ سے مینے استغفار نہ کی تھی نہ دیکھا مینے اوسکو مگر پایا اوسے جون کا تون یہانتک کہ ایک دانہ انار کا ایک دن مینے اوسے اوٹھایا تھا پس اوسکے سبب سے میرے لئے ایک نیکی لکہی گئی اور ایک رات مین کھڑا ہوا نماز پڑہنے لگا مینے اپنی آواز بلند کی میرے ایک پڑوسی نے سنی پس وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑہی سو اوسکے سبب سے میرے لئے ایک نیکی لکہی گئی اور ایک دن کسی مسکین کو مینے ایک درہم دیا نزدیک ایک قوم کے نہین دیا مینے اوسکو مگر اونکے سبب سے پس پایا مینے اوسکو نہ واسطے میرے نہ مجھپر یعنی اوسکا نہ ثواب نہ عقاب ؂

فضیلت عمل بحق کی زمانہ جور مین

حکایت ابن عساکر نے ابن الماجشون سے روایت کیا ہے کہا میرے باپ ماجشون کی روح کو عروج ہوا ہمنے اونکو تختۂ غسل پر رکہا اور ہمنے کہا لوگون سے کہ انکو لیجاوینگے پس ایک نہلانے والا اونکے پاس آیا اوسنے دیکھا کہ ایک رگ اونکے دونون پانؤن کے نیچے کی حرکت کرتی ہے ہمنے اونکو ڈال رکہا جب تین دن ہو چکے تو وہ سیدھے بیٹھ گئے کہا ستو لاؤ وہ لایا گیا اوسکو پیا ہمنے کہا خبر دو ہمکو جو تمنے دیکھا کہا ہان میری روح

کوعروج ہوا پس فرشتہ مجھے چڑہا لیگیا یہانتک کہ سماء دنیا کو آیا دروازہ کہولنے کو کہا پس اوسکے لئے کہولا گیا پہراسی طرح اور آسمانون مین یہانتک کہ پہونچا ساتوین آسمان تک پس اوس سے کہا گیا تیرے ساتہہ کون ہے کہا ماجشون اوس سے کہا گیا ابہی اوسکا وقت نہین آیا اوسکی عمر سے اتنا اتنا باقی ہے پہر وہ اوترا پس مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اونکے داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ کو بائین طرف دیکہا اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو آپکے روبرو دیکہا مینے اوس سے کہا جو میرے ساتہہ تہا یہ کون ہین اوسنے کہا کیا تو انکو نہین پہچانتا مینے کہا کہ مینے دوست رکہا کہ تثبت کرون یعنی یقیناً جان لون کہا یہ عمر بن عبدالعزیز ہین مینے کہا وہ تو بہت ہی قریب المجلس ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اونہون نے عمل کیا ہے حق کے ساتہہ زمانہ جور مین اور اون دونون نے حق کے ساتہہ عمل کیا ہے زمانہ حق مین ۱۵۱ +

سعادت مان کے پیٹ مین ہوتی ہے

حکایت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اوپر بیہوشی طاری ہوئی یہانتک کہ لوگون نے گمان کیا کہ اونکی جان نکل گئی حتی کہ اونکے پاس سے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور اونکو کپڑے سے ڈہانک دیا پہر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو فرشتے درشت خو درشت گو آئے اونہون نے کہا تو ہمارے ساتہہ چل ہم تیرا محاکمہ کرینگے طرف عزیز امین کے پس وہ مجھے لیگئے اونسے دو فرشتے اور ملے وہ اونسے نرمی و رحم مین بڑہے ہوئے تہے اونہون نے کہا تم اسکو کہان لئے جاتے ہو کہا ہم اسکا محاکمہ کرینگے طرف عزیز امین کے اونہون نے کہا تم اسی چہوڑ دو یہ تو اونمین سے ہے جسکے لئے سعادت سابق ہو چکی اور وہ مان کے پیٹ مین تہے حضرت عبدالرحمن اسکے بعد مہینا بہر زندہ رہے پہر انتقال ہوا رضی اللہ عنہ اسکو ابن ابی الدنیا نے اور حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے دلائل النبوت مین اور ابن عساکر نے طریق ابراہیم سے روایت کیا ہے

مرنے سے پہلی موت کی خبر

حکایت ابوبکر شافعی نے غیلانیات مین سلام بن سلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین اور فضل بن عطیہ مکے تک ردیف ہوئے جب ہمنے فید سے کوچ کیا تو فضل نے مجھے آدہی رات کو جگایا مینے کہا تو کیا چاہتا ہے کہا مین

چاہتا ہون کہ تجھے وصیت کرون مینے کہا تو تو جیگا ہے کہا مینے خواب مین دو فرشتون کو دیکھا اونہون نے کہا ہم تیری قبض روح کے ساتھ مامور ہین مینے کہا کاش تم اتنی تاخیر کرتے کہ مین اپنی عبادت پوری کر لیتا یعنی حج اونہون نے کہا کہ اللہ جلّ نے تو تیری عبادت کو تجھسے قبول کر لیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا تو اپنی دو انگلیون کو کھلے کی اور بیچ کی انگلی کو کہول پس اونکے درمیان سے دو کپڑے نکلے کہ اونکی سبزی نے مابین آسمان و زمین کو بھر دیا اونہون نے کہا یہ تیرا کفن ہے جنت سے پھر اوسے لپیٹا اور اپنی دونون انگلیون کے درمیان مین رکھ لیا پس ہم منزل پر وارد نہین ہوئے تھے یہانتک کہ وہ قبض کیا گیا رضی اللہ عنہ +

حضور ملائکہ وقت موت

حکایت اسعید بن منصور نے اپنے سنن مین کہا ہے کہ ہکو سفیان نے عطار سے حدیث کی کہ سلیمان نے مشک پایا تھا اوسکو اپنی بی بی کے پاس امانت رکھا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو کہا وہ کہان ہے جو مینے تیرے پاس امانت رکھا تھا بی بی نے کہا وہ یہ ہے کہا تو اوسکو پانی سے تر کر اور اوسکو میرے بچھونے کے گرد چھڑک دے کیونکہ میرے پاس ایک خلق اللہ کی خلق سے حاضر ہوتی ہے وہ نہ کہانا کہاتے ہین نہ پانی پیتے ہین اور پاتے ہین وہ بو کو **۲ حکایت** ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے حلیہ مین لیث بن ابی رقیہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جبکہ اپنے مرض مین تھے جسمین اونہون نے وفات پائی تو اونہون نے اپنا سر اوٹھایا پس تیز نظر کی لوگون نے اونسے کہا کہ تم البتہ نظر شدید سے نظر کرتے ہو پس فرمایا مین البتہ کچھ لوگ[لہ] دیکھتا ہون کہ نہ وہ انس ہین نہ جن پھر وہ قبض کئے گئے رضی اللہ عنہ **۳ حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین فضالہ بن دینار سے روایت کیا ہے کہا مین محمد بن واسع کے پاس حاضر ہوا اور اونکو موت حاضر ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے مرحبا ہے میرے رب کے فرشتون کو ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سونگھی مینے خوشبو کہ اوسکے مثل نہین سونگھی پھر اپنے بصر کو بلند کیا اور مر گئے رضی اللہ عنہ **۴ حکایت** حسن بن صالح بن حی سے مروی ہے کہا مجھسے میرے بھائی علی بن صالح نے کہا اوس رات جسمین اونکا انتقال ہوا کہ ای بھائی تم مجھے پانی پلاؤ اور مین کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا جب مین اپنی نماز پوری کر چکا تو مین اونکے پاس پانی لایا مینے کہا پیو اونہون نے کہا مین تو ابھی پی چکا مینے کہا یہ کیو کہا مین ابھی پی چکا مینے کہا تمہین کسنے پلایا حالانکہ

بادشاہ نہین میرے تمہارے سوا اور کوئی نہین ہے کہا ابھی جبرئیل پانی لیکے میرے پاس آئے پس مجھے پانی پلایا اور کہا تو اور تیرا بھائی اور تیری مان اون لوگون کے ساتھ ہین جنپر اللہ نے انعام کیا نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین سے اور اونکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہم روایت کیا اسکو حافظ ابو محمد خلال نے کتاب کرامت اولیا مین اور ابو القاسم بن مندہ نے کتاب احوال و ایمان بالسوال مین اور ابو الحسین بن عرلیف نے اپنے فوائد مین اپنی سند کے ساتھ حسن بن صالح سے **۵ حکایت** ابن عساکر نے عبد الرحمن بن غنم اشعری سے روایت کیا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا لڑکا سال عمواس مین مطعون ہوا پھر مر گیا اونہون نے صبر کیا اور اجر چاہا پس جبکہ وہ خود اپنی ہتھیلی مین مطعون ہوئے تو فرمایا حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم یعنی دوست آیا حاجت پر نہ نجات پائی اوسنے جو نادم ہوا عبد الرحمن کہتے ہین مینے کہا ای معاذ کیا تم کچھ دیکھتے ہو کہا ہان میرے رب نے میرے حسن عزا کی قدر دانی فرمائی میرے پاس میرا لڑکا آیا پس مجھے بشارت دی کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سو صف مین ملائکہ مقربین و شہدا و صالحین سے میری روح پر نماز پڑہین گے اور مجھے جنت کی طرف کھینچ لیجاوینگے پھر اونپر بیہوشی طاری ہوئی پس مینے اونکو دیکھا کہ گویا وہ کسی قوم سے مصافحہ کرتے ہین اور کہتے ہین مرحبا مرحبا مرحبا مین تمہارے پاس آیا پھر اونکا انتقال ہو گیا اسکے بعد مینے اونکو خواب مین دیکھا کہ اونکے گرد اژدحام ہے مثل اژدحام ہمارے کے وہ لوگ ابلق گھوڑون پر ہین اونپر سفید کپڑے ہین اور معاذ ندا کرتے ہین یا سعد بین راحم و مطعون الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوا من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین پھر مین بیدار ہو گیا **۶ حکایت** ابو نعیم نے سفیان سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا ہے کہ داؤد کو طاعون پہونچی اونپر غشی طاری ہوئی پھر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو آئے ایک نے دوسرے سے کہا تو کیا پاتا ہے کہا مین پاتا ہون تسبیح و تکبیر کو اور چلنے کو طرف مسجد کے اور کچھ قرات قرآن سے سارا قرآن اونکو یاد نہ تہا **مثال** جسد عبد الرزاق و ابن منذر نے اپنی تفسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نفس نکلتا ہے انسان سے بقدر ہر شی کے اوسکے ارکان یعنی اعضا سے رہا جسم سو وہ مثل کرتی کے ہے کہ اوتارتا ہے اوسکو انسان اپنے سے پس اگر کرتا مس کسی چیز کی پاتا ہے تو جسم بقدر اسکے ہے لیکن نفس وہی ہے کہ راحت و بلا کو پاتا ہے ؎

فصل توبہ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب الآیتین
۱ ابن ابی حاتم و ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تفسیر مین ثم یتوبون من قریب کے کہا قریب
وہ چیز ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان ایک ہے کہ ملک الموت کی طرف دیکھے ۲ احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے
بندے کی توبہ کو جبتک کہ غرغرہ نہ لگے ۳ عبدالرزاق نے اپنی تفسیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
کہا توبہ بندے کے لیے پہیلائی گئی ہے جبتک کہ کہینچا نہ جاوے پہر آیت پڑہی ولیست التوبۃ پہر کہا اور کیا ہے حضور
مگر سوق ۴ ابن منذر نے نخعی سے روایت کیا ہے کہا توبہ پہیلائی گئی ہے مالم یؤخذ بکظمہ ۵ ابن ابی
حاتم نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے حتی اذا جاء احدہم الموت کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا
جبکہ معائنہ کرے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ رہتا ہے بندہ توبہ مین جب تک کہ نہ دیکھے
فرشتون کو ۷ بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ توبہ مبسوط رہتی ہے جب تک کہ نہ آئین اوسکے پاس
رسل یعنی موت کے فرشتے پہر جبکہ اوسنے اونکو دیکہہ لیا تو معرفت یعنی پہچان منقطع ہو گئی **حکایت** ابو نعیم نے معاویہ بن
ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے کہ ایک
آدمی گناہ کیا کرتا تہا اور اوسنے ستانوے جانون کو قتل کیا تہا سب کو ظلماً ناحق مارا تہا وہ نکلا ایک دیرانی یعنی راہب کے
پاس آیا کہا اے راہب اس آخر یعنی خیر سے دور نے کسی شی کو نہین چہوڑا مگر اوسکو کیا اوسنے ستانوے جانون کو ظلماً ناحق قتل
کیا ہے پس کیا اوسکے لیے توبہ ہے اوسنے کہا نہین پس اوسکو مارا کو ٹا مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا اوس سے ویسا ہی
کہا جو پہلے سے کہا تہا اوسنے کہا تیرے لیے توبہ نہین ہے اوسکو بہی مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا اوس سے
بہی وہی کہا جو اول سے کہا تہا اوسنے کہا تیرے لیے توبہ نہین ہے اوسکو بہی مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا
اوس سے کہا کہ بیشک آخر یعنی خیر سے دوری نہین چہوڑی برائی سے کوئی چیز مگر اوسکو کیا اور سو جانون
کو قتل کیا سب کو ظلماً بغیر حق کے مارتا ہے پس کیا واسطے اوسکے توبہ ہے پس اوسنے اوس سے
کہا واللہ البتہ اگر مین تجہسے کہون کہ اللہ رجوع نہین کرتا ہے اوسپر جو اوسکی طرف رجوع ہوا تو البتہ مینے

جھوٹ بولا ہیہان ایک دیہ ہے اوسمین عابد لوگ ہین پس تو اونکے پاس جا سو اونکے ساتھہ اللہ کی عبادت کر پس وہ تائب ہوکر چلا یہانتک کہ جب وہ بعض راہ مین پہونچا تو اللہ نے اوسکی طرف ایک فرشتہ بہیجا اوسنے اوسکی روح کو قبض کرلیا پس حاضر ہوئے اوسکو فرشتے عذاب کے اور فرشتے رحمت کے اوسمین جہگڑنے لگے اللہ نے اونکی طرف ایک فرشتہ بہیجا اوسنے اونسے کہا کہ دونون قریون سے جس قریے کی طرف وہ زیادہ تر قریب ہو پس وہ اوسی قریے سے ہے اونہون نے مسافت مابین قریتین کو ناپا پس اوسے قریب تر پایا طرف قریۂ توابین کے بمقدار ایک پیروی کے پس اوسکے لئے بخشش کی گئی اصل حدیث صحیحین مین ہے روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ساتھہ اختصار کے اور اوسمین یہ ہے کہ اللہ نے وحی کی طرف اسکے یعنی زمین کے کہ تو قریب ہوجا اور طرف اسکے یعنی زمین کے کہ تو دور ہوجا اور یہ حدیث ابن عمرو و مقدام بن معدیکرب و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بہی وارد ہوئی ہے **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے جسمین ایک شخص مبہم ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم ایک ہمارے بیمار کے گرد بیٹھے ہوئے تہے کہ اتنے مین وہ ساکن ہوگیا یہانتک کہ ایک رگ بہی اوسکی حرکت نہین کرتی تہی ہمنے اوسکو ڈہانک دیا اور اوسکی آنکہون کو بند کردیا اور اوسکے کپڑے بیری کے پتے پلنگ کے لئے آدمی بہیجا جب ہم گئے تاکہ اوسکو نہلاوین تو اوسنے حرکت کی ہمنے کہا سبحان اللہ ہم تو یہی سمجہے تہے کہ تو مرچکا اوسنے کہا بیشک مین مرچکا تہا اور مجہے میری قبر کی طرف لیگئے پس ناگاہ ایک آدمی خوبصورت خوشبو نے مجہے میری لحد مین رکہدیا اور اوسکو قراطیس سے لپیٹ دیا اتنے مین ایک عورت کالی ہبلود آئی اوسنے کہا یہ صاحب اسکا ہے یہ صاحب اسکا ہے یعنی کئی چیزین بیان کین واللہ مین اوسنے شرماتا ہون گویا مین اس گہڑی اون سے جدا ہون کہا کہ مین نے کہا مین تجہے قسم دیتا ہون کہ تو مجہے اور اس عورت کو چہوڑدے عورت نے کہا تو چل ہم اور تو جہگڑا لیے چلین پس ہین چلا طرف ایک گہر فراخ وکشادہ کے اوسمین چاندی کا مصطبہ تہا اور اوسکے ایک کنارے مین مسجد تہی اور ایک شخص کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا ہے پس سورۂ نحل کو پڑہا وہ اوسمین سے کسی جگہہ متردد ہوا مینے اوسکو لقمہ دیا پہر وہ نماز سے فارغ ہوا کہا اب تجہے سورت یاد ہے مینے کہا ہان کہا خبردار بیشک وہ البتہ سورۂ نعم ہے کہا اور اوسنے ایک تکیہ اوٹہایا جو اوس سے قریب تہا پس اوسمین سے ایک صحیفہ نکالا اوسمین دیکہا وہ

کالی عورت جلدی سے اوسکے پاس آئی کہا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا کہا اوس خوبصورت آدمی
نے کہنا شروع کیا اوسنے کیا ایسا اور کیا ایسا اور کیا ایسا میرے محاسن خوبیان ذکر کرنیگی پس اوس آدمی نے کہا
بئس ظالم النفس ہے ولکن اللہ نے اوس سے تجاوز فرمایا ابتک اسکی اجل نہین آئی ہے اسکی اجل تو پیر کے
دن ہے کہا پس اوسنے لوگون سے کہا تم دیکھو اگر مین پیر کے دن مرا تو مین امید رکھتا ہون اپنے لئے جو مینے
دیکھا اور اگر مین پیر کے دن نہ مرا تو بیہودہ بیماری کا ہذیان ہی ہے کہا جبکہ پیر کا دن آیا اچھا رہا عصر کے
بعد تک پھر اوسکو اوسکی اجل آئی پس مرگیا رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

باب ۱۹ بیان مین ملاقات روحونکی میت سے

جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اس بیان مین کہ روحین اوسکے پاس جمع ہوتی ہین اور اوس سے حال پوچھتی ہین

فصل اہل رحمت اللہ کے بندون سے مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتی ہین اور زندون کا حال پوچھتی ہین

ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان جبکہ قبض کیجاتی ہے تو استقبال کرتے ہین اوسکا
اہل رحمت اللہ کے بندون سے جیسا کہ تم استقبال کرتے ہو بشیر کا اہل دنیا سے پس کہتے ہین تم اپنے
صاحب کو مہلت دو کہ آرام لیوے کیونکہ وہ کرب شدید مین تھا پھر اوس سے پوچھتے ہین کہ فلان نے
کیا کیا اور فلان عورت نے کیا نکاح کر لیا پس جبکہ اوس سے اوس آدمی کا حال پوچھتے ہین جو کہ اس سے
پہلے مرچکا ہو تو یہ کہتا ہے ہیہات وہ تو مجھسے پہلے مرچکا ہے وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکی
مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری مان ہے اور بری پرورش کرنے والی اور فرمایا تمہارے اعمال اقارب
وعشائر تمہارے پر پیش کئے جاتے ہین جو کہ اہل آخرت سے ہین پس اگر نیکی ہے تو خوش ہوتے ہین مستبشر
ہوتے ہین اور کہتے ہین الٰہی بیشک یہ تیرا فضل اور تیری رحمت ہے سو تو اپنی نعمت کو اوسپر پورا کر اور
اوسکو اوسپر مار اور پیش کیا جاتا ہے اوپر عمل گنہگار کا پس کہتے ہین الٰہی تو اوسکو عمل صالح کا الہام
کر جس سے تو راضی ہو اور وہ اوسکو تیری طرف قریب کرے ۲ سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور ابن ابی الدنیا

نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن کو موت حاضر ہوتی ہے تو حاضر ہوتے ہین اوسکے
پاس پانسو فرشتے پس اوسکی روح کو قبض کرتے ہین پہر اوسے سماء دنیا کی طرف چڑہا لیجاتے ہین پس ملتی
ہین اونسے گزشتہ ارواح مؤمنین کی وہ چاہتی ہین کہ اوس سے خبر پوچہین فرشتے اونسے کہتے ہین
تم اسکے ساتھہ نرمی کرو وہ تو کرب عظیم سے نکلا ہے پہر اوس سے خبر پوچہتے ہین یہانتک کہ خبر پوچہتا ہے
آدمی اپنے بہائی کی اپنے دوست کی مؤمن کہتا ہے وہ ویسا ہے جیسا تو چہوڑ آیا ہے یہانتک کہ خبر پوچہتے
ہین اوس سے اوس آدمی کی جو اس سے پہلے مرگیا ہے یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا کہتے ہین
کیا وہ مرگیا یہ کہتا ہے ہان قسم ہے اللہ کی کہتے ہین ہم گمان کرتے ہین کہ اوسے اوسکی ماں ہاویہ کی طرف
لیگئے پس وہ بری ماں ہے اور بری پرورش کرنے والی ۳؎ آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر مین کہا ہے
ہمکو حدیث کی مبارک بن فضالہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جبکہ بندہ مرتا ہے تو اوسکی روح سے مومنون کی روحین ملتی ہین پس اوس سے کہتے ہین کیا کیا
فلان نے کیا کیا فلان نے پس جبکہ کہتا ہے کہ وہ مجھسے پہلے مرگیا تو کہتے ہین اوسے اوسکی ماں ہاویہ
کی طرف لیگئے پس بری ماں ہے اور بری پرورش کرنے والی ۴؎ بزار نے بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مومن پر موت نازل ہوتی ہے اور دیکھتا ہے جو کچہہ کہ دیکھتا ہے دوست
رکھتا ہے کاش اوسکی روح نکل جاوے اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور بیشک مومن
چڑہتی ہے اوسکی روح طرف آسمان کے پس آتی ہین اوسکے پاس ارواح مؤمنین کی خبر پوچہتے ہین اوس
اپنے پہچان والونکی اہل دنیا سے جبکہ وہ کہتا ہے مینے فلان کو دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ بات اونکو پسند آتی ہے
اور جبکہ کہتا ہے کہ فلان مرچکا تو کہتے ہین کہ وہ ہماری طرف نہین لایا گیا ۵؎ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین
ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اہل قبور البتہ متوقع رہتے ہین واسطے
میت کے جیسا کہ توقع کیا جاتا ہے سوار کا اوس سے پوچہتے ہین پس جبکہ اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان نے
کیا کیا اون لوگون مین سے جو اس سے پہلے مرگئے ہین یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا وہ کہتے
ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو ہمارے غیر طریق پر لیگئے اوسکو اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے ۶؎ ابن ابی الدنیا نے

صالح مری رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے پہونچا ہے کہ روحین نزدیک موت کے ملاقات کرتی ہین
پس روحین مردونکی اوس روح سے جو اونکی طرف نکلی ہے کہتی ہین تیرے پیچھے کیا ہوا اور تو کون جسم مین
تہی پاک مین تہی یا ناپاک مین ۷ عبید بن عمیر رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو روحین
اوس سے ملتی ہین خبر پوچہتی ہین اوس سے جیسے سوار سے خبر پوچہی جاتی ہے کیا کیا فلان فلان نے
ثعلبی نے حدیث ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے مثل اسکے ذکر کیا ہے اور اوسکے آخر مین یہ ہے
یہانتک کہ البتہ وہ اوس سے پوچہتے ہین گہر کی بلی کا قرطبی نے کہا قول آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم
مین کہا گیا ہے کہ ارواح جنود مجندہ ہین پس جن روحون کو اونمین سے تعارف ہوا تو آپسمین الفت ہوئی
ہے اور جنکے تناکر ہوا وہ مختلف رہتی ہین یعنی اس سے مراد یہی ملاقات ہے بعض نے کہا زندے
مردون کی روحون کی ملاقات ہے خواب مین ۸ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر
رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا اگر مین مایوس ہو جاؤن ملاقات سے اون لوگون کی جو میرے گہر والون
سے مر چکے ہین تو مین پاؤن آپ کو کہ غم کے مارے مر جاؤن ۹ امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین
عبد الله بن عمرو رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے بیشک دو
روحین دو مومنون کی البتہ ملتی ہین ایک دن کی راہ پر حالانکہ نہین دیکھا ایک نے اون دونون سے
اپنے صاحب کو کبھی

فصل مومن کی اولاد اور اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتی ہین

ابن ابی الدنیا نے سعید بن جبیر رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو اوسکا لڑکا اوسکا
استقبال کرتا ہے جیسے کہ غائب کا استقبال کیا جاتا ہے ۲ ثابت بنانی رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے
کہا ہمکو پہونچا ہے کہ میت جبکہ مرتا ہے تو اوسکے اہل و اقارب اوسے گہیر لیتے ہین جو کہ اوس سے پہلے مر چکے
ہین پس البتہ وہ اوسنے اور وہ اوس سے زیادہ خوش ہوتے ہین مسافر سے جبکہ وہ اپنے گہر کی طرف آتا ہے

فصل روحین آپسمین ایکدوسریکو پہچانتی ہین

ابن ابی الدنیا نے ابو لبیبہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بشر بن براء بن معرور کا انتقال ہوا تو اونکی مان کو

لہ ابن لبیبہ اوبن ابی لبیبہ ہو محمد بن عبد الرحمن ۱۲ تقریر

اونپر سخت غم ہوا پس کہا یا رسول اللہ ہمیشہ مرنے والا اترتا ہے بنی سلمہ سے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہین کہ بشر کی طرف سلام بہیجون فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے بیشک وہ پہچانتے ہین جیسے کہ پہچانتے ہین پرندے ایک دوسرے کو درختونکے سرون مین کوئی مرنے والا نہ مرتا بنی سلمہ مین مگر آتا بشر اوسکے پاس آتے ہین پس کہتے ہین ای فلان علیک السلام وہ کہتا وعلیک یعنی تجہپر سلام پہر کہتے ہین تو بشر پر سلام پڑہ ۲ ابن ماجہ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما پر داخل ہوا اور وہ مر رہے تہے مینے کہا تو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑہ ۳ بخاری نے اپنی تاریخ مین خالدہ بنت عبد اللہ بن اُنَیس سے روایت کیا ہے کہا ام بنین ابو قتادہ کی بیٹی پندرہ دن بعد اپنے باپ کے مرنیسے عبد اللہ بن انیس کی طرف آئین اور وہ بیمار تہے پس کہا ای چچا تم میرے باپ پر سلام پڑہو ۴ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جنت لپٹی ہوئی لٹکی ہوئی ہے ساتہہ قرون شمس کے ہر برس مین ایک بار پہیلائی جاتی ہے اور روحین مؤمنون کی پرندون مین مثل زرد سیرے کے ہین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین اور رزق دیجاتی ہین جنت کے پہلون سے

حکایت

ابن عساکر نے طریق ابو جعفر احمد بن سعید دارمی سے روایت کیا ہے کہا مینے سُدّی کو سُنا اوسنے کہا مین نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا وہ کہتے تہے جبکہ سفیان رضی اللہ عنہ پر بیماری سخت ہوئی تو وہ بہت گہبرائے پس اونپر مرحوم بن عبد العزیز داخل ہوئے کہا ای ابو عبد اللہ یہ کیا گہبراہٹ ہے تم آوگے ایسے رب پر جسکو ساٹہہ برس پوجا تمنے اوسکے لئے روزہ رکہا اوسکے واسطے نماز پڑہی اوسکے لئے حج کیا تمہین بتاؤ اگر تمہارا کسی آدمی کے نزدیک احسان ہو کیا تم نہ چاہوگے کہ اوس سے ملاقات کرو تاکہ وہ تمہاری مکافات کرے کہا پس اونکی گہبراہٹ دور ہوگئی ابو جعفر نے کہا سُدّی نے یہ قصہ بیان کیا اور ہم ساتہہ ابو نعیم کے تہے پس ابو نعیم نے کہا جبکہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی بیماری سخت ہوئی تو وہ گہبرائے پس اونپر ایک آدمی داخل ہوا اوسنے کہا ای ابو محمد یہ کیا گہبراہٹ ہے نہین ہے وہ مگر یہ کہ تمہاری روح تمہارے جسم سے مفارقت کرے پس تم آوگے اپنی ماں باپ علی و فاطمہ پر اور اپنے نانا نانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدیجہ پر اور اپنے چچاؤن حمزہ و جعفر پر اور اپنے ماموؤن قاسم و طیب و مطہر و ابراہیم پر اور اپنی خالاؤن رقیہ

وام کلثوم وزینب پر کہا پس اونسے گہبراہٹ دور ہوگئی **حکایت** ابو نعیم نے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی اہل شام سے شہید ہوگیا تہا وہ ہر شب جمعہ کو اپنے باپ کے پاس خواب مین آتا اور باتین کرتا اور اوسکو اوس سے انس ہوتا ایک جمعہ کو وہ اپنے باپ سے غائب رہا پہر دوسرے جمعہ مین آیا باپ نے کہا بیٹا مقرر تو نے مجہے تاخیر کی تیرا نہ آنا مجہپر شاق گزرا کہا مجہے تمسے صرف اِسبات نے مشغول کیا کہ شہدا کو حکم ہوا تہا کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرین سو ہم اونسے ملے اور یہ نزدیک موت عمر بن عبدالعزیز کے تہا بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا دو دوست دو مومن ہین اور دو دوست دو کافر پس مومنون مین سے ایک مرا پس وہ جنت کی بشارت دیا گیا اور اوسنے اپنے دوست کو یاد کیا کہا آلہی بیشک فلان دوست میرا مجہے تیری طاعت کا حکم کرتا تہا اور تیرے رسول کی طاعت کا اور حکم کرتا تہا مجہے خیر کا اور منع کرتا تہا شر سے اور خبر دیتا تہا مجہکو کہ مین تجہسے ملاقات کرنیوالا ہون آلہی تو اوسے میرے بعد گمراہ نہ کر یہانتک کہ دکہاوے اوسکو جیسا مجہے دکہایا اور راضی ہو اوس سے جیسا تو مجہسے راضی ہوا پہر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونون سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پہر ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو اچہا بہائی اور اچہا صاحب اور اچہا خلیل ہے اور جبکہ دونون کافرون مین سے ایک مرتا ہے تو وہ نار کی بشارت دیا جاتا ہے پس اپنے دوست کو یاد کرتا ہے کہتا ہے آلہی بیشک میرا دوست مجہے تیری معصیت کا حکم کرتا تہا اور تیرے رسول کی معصیت کا اور حکم کرتا تہا مجہے شر کا اور روکتا تہا مجہے خیر سے اور خبر دیتا تہا کہ مین تجہسے ملنے والا نہین ہون آلہی تو اوسے میرے بعد ہدایت نہ کر یہانتک کہ دکہاوے تو اوسکو جیسا مجہے دکہایا اور خفا ہووے تو اوسپر جیسا کہ تو مجہپر خفا ہوا پہر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پس ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو بُرا بہائی بُرا صاحب بُرا خلیل ہے

باب ۲۰ میت اپنے نہلانیوالے کفنانیوالے اوٹہانیوالے قبر مین اوتارنیوالے کو پہچانتا ہے اور جو کچہہ بہلا بُرا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گزرتا ہے

۱ امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی نے اوسط مین اور مروزی وابن مندہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو اوسے
نہلاتا ہے اور اوٹھاتا ہے اور اوسکو جو اوسے کفناتا ہے اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑھے مین اوتارتا ہے
۲ ابوالحسن بن براء نے کتاب روضہ مین بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ پہچانتا ہے
اپنے نہلانے والے کو اور قسم دیتا ہے اپنے اوٹھانیوالے کو اگر وہ بشارت دیا گیا ہے روح وریحان وجنت
نعیم کی کہ جلد لیجاوے اوسکو اور اگر وہ بشارت دیا گیا ہے مہمانی کی گرم پانی سے اور بیٹھنے کی دوزخ مین
تو اسکی کہ اوسے روک رکھے ۳ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرجاتا
ہے تو ایک فرشتہ اوسکی جان کو قبض کئے رہتا ہے پس نہین ہے کوئی چیز مگر وہ اوسے دکھاتا ہے نزدیک
اوسکے نہلانے اور اوسکے اوٹھانیکے یہانتک کہ پہونچاتا ہے اوسکو طرف اوسکی قبر کے ۴ ابن ابی شیبہ نے
عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے وہ اوسی لئے چلتا ہے
پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا گیا تو اوس روح کو اوسمین رکھدیتا ہے ۵ ابونعیم نے عمرو بن دینار رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے اپنے
جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ کسطرح نہلایا جاتا ہے اور کسطرح کفن دیا جاتا ہے اور کسطرح اوسکو لیجاتے
ہین اور اوس سے کہا جاتا ہے اور وہ اپنی کھاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سن ثنا لوگونکی تجھپر ۶ ابن ابی الدنیا نے
عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ جانتا ہے کہ کیا ہوتا
ہے اوسکے گھر والون مین بعد اوسکے اور بیشک وہ البتہ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ اونکی طرف
دیکھ رہا ہے ۷ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات
پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح ہاتھ مین ملک الموت کے ہوتی ہے پس وہ یعنی
گھر والے اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھ رہا ہے کہ اوسکے گھر والے اوسکے ساتھ کیا کر رہے ہین
پس اگر وہ بات کرنے پر قادر ہو تو البتہ وہ اونکو رونے وویل سے منع کرے یعنی رونے پیٹنے چیخنے چلانے ویل وثبور

پکارتے ہیں اونکو روح کے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک میت البتہ پہچانتا ہے ہر چیز کو
یہانتک کہ البتہ وہ قسم دیتا ہے اللہ کی اپنے نہلانے والے کو کہ تو میرے غسل کو ہلکا کر کہا اور اوس سے
کہا جاتا ہے اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سن ثنا لوگون کی تجہیز ۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا روح ہاتہہ مین فرشتے کے ہوتی ہے اور بیشک جسم البتہ نہلایا جاتا ہے اور بیشک فرشتہ البتہ چلتا ہے ساتہہ
اوسکے طرف قبر کے پس جبکہ برابر کر دیجاتی ہے یعنی مٹی قبر کی تو وہ اوسمین رکہتا ہے یعنی روح کو پس ہو وہ وقت
ہے کہ خطاب کیا جاتا ہے ۰ ا بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک روح ہاتہہ مین فرشتے
کے ہوتی ہے اور جسم لوٹا پوٹا جاتا ہے پس جبکہ لوگون نے اوسے اوٹھالیا تو وہ فرشتہ اونکے ساتہہ ہوجاتا
ہے پہر جب وہ قبر مین رکہا جاتا ہے تو وہ روح کو جسم مین پہیلا دیتا ہے ۱۱ ابن ابی الدنیا نے عبد الرحمن
بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتہہ مین ہوتی ہے وہ جنازے کے ساتہہ چلتا ہے
میت سے کہتا ہے تو سن جو تیرے لئے کہا جاتا ہے پس جبکہ اوسکے گڑہے پر پہونچتا ہے تو روح کو اوسکے ساتہہ
دفن کر دیتا ہے ۱۲ ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح
فرشتے کے ہاتہہ مین ہوتی ہے اپنے جسم کی طرف دیکہتا ہے کہ کسطرح نہلایا جاتا ہے کسطرح کفنایا جاتا ہے
کسطرح اوسکو طرف اوسکی قبر کے لیجاتے ہین پہر عود کیجاتی ہے طرف اوسکے روح اوسکی پس بیٹہتا ہے اپنی
قبر مین ۱۳ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتولین بدر
پر کہڑے ہوئے پس فرمایا اے فلان فلان کے بیٹے اے فلان فلان کے بیٹے کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا تمہارے
رب نے حق پس بیشک مینے پایا جو وعدہ کیا مجہے میرے رب نے حق عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ
کسطرح کلام کرتے ہو اون جسمون سے جنمین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا نہین ہو تم زیادہ سننے والے
اوسکو جو مین کہتا ہون اون سے سوای اسکے کہ وہ طاقت نہین رکہتے اسکی کہ رد کرین مجہپر کچہہ ۱۴
ابو الشیخ نے مرسل عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت مدینہ مین مسجد کی جہاڑو
دیا کرتی تہی وہ مر گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا علم نہوا آپ اسکی قبر پر گذرے فرمایا یہ کیسا قبر ہے صحابہ
نے عرض کیا ام محجن ہے فرمایا وہ جو کہ مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی صحابہ نے عرض کیا ہان پس آپ نے

ابن ابی

لوگونکی صف باندہی اوسپر نماز پڑہی پہر فرمایا توسنے کونسے عمل کو افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ
سنتی ہے فرمایا نہین ہو تم زیادہ تر سننے والے اوس سے پس ذکر کیا کہ اوسنے آپ کو جواب دیا کہ جہاڑو دینا مسجد کا
۱۵ بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے جبکہ جنازہ رکہا جاتا ہے اور اوٹھاتے ہین اوسکو آدمی اپنی گردنون پر پس اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے
مجہے آگے لیچلو اور اگر غیر صالح ہے تو کہتا ہے ای خرابی اوسکی تم کہان لئے جاتے ہو اوسکی آواز کو ہر شے سنتی ہے
مگر انسان اور اگر سن لے اوسکو انسان تو البتہ بیہوش ہو جاوے ۱۶ بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جلدی لیجاؤ جنازے کو پس اگر وہ نیک ہے تو
خیر ہے کہ تم اوسکو طرف اوسکے مقدم کرتے ہو اور اگر وہ سوا اسکے ہے تو تم اوسے اپنی گردنون سے رکہدوگے ۱۷
ابن ابی الدنیا نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے حکم کیا ایک میت مین کہ مر گیا
تہا اسبات کا کہ اوسے جلد اوسکے گڑہے کی طرف لیجائین اور فرمایا کہ وہ ایسی منزل ہے جس سے چارہ نہین
ہے سو تم اوسے اوسکی طرف جلد لیجاؤ وہ دیکہے جو کچہہ اوسکے لئے ہے خیر و شر اوسکے سے ۱۸ بکر مزنی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے حدیث کی گئی ہے کہ میت خوش ہوتا ہے اوسکے جلد لیجانیسے طرف قبرستان
کے ۱۹ ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جاتا تہا کہ تعظیم میت سے ہے اوسکے گہر والون پر جلد لیجانا
اوسکا طرف اوسکے گڑہے کے ۲۰ ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین ہے کوئی میت کہ مرے رکہا جاوے اپنی کہاٹ
پر پس لیجاوین اوسکو تین قدم مگر وہ ایک بات کرتا ہے کہ سنتے ہین اوسکو جو اللہ چاہے مگر ثقلین جن و انس
کہتا ہے ای میرے بہائیو ای میرے دوستو ای میرے جنازے کے اوٹہانیوالو ہرگز نہ دہوکا دے تمکو دنیا
جیسا کہ اوسنے مجہے دہوکا دیا اور ہرگز نہ کہیلے تمہارے ساتہہ زمانہ جیسا کہ میرے ساتہہ کہیلا پیچہے چہوڑا مینے جو کہ
چہوڑا مینے واسطے اپنے وارثون کے اور دیان قیامت کے دن مجہسے مخاصمہ کریگا اور مجہسے محاسبہ لیگا اور تم
میری مشایعت کرتے ہو اور مجکو میری لحد مین چہوڑتے ہو ۲۱ امام احمد نے زہد مین ام الدرداء رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے کہا بیشک میت جبکہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہے تو وہ ندا کرتا ہے ای میرے گہر والو ای

ایک نسخہ مین بجای
بجای سنتی کے سنی ہے ۱۲

میرے پڑوسیو! اے میرے جنازے کے اوٹھانیوالو ہرگز دہوکا نہ دے تمکو دنیا جیسا کہ مجھے دہوکا دیا اور ہرگز نہ
کھیلے وہ تمہارے ساتھ جیسے کہ وہ میرے ساتھ کھیلی پس بیشک میرے گہر والون نے نہ اوٹھایا مجھسے میرے
گناہ سے کچہہ ۲۱۲ **حکایت** تاریخ ابن النجار مین ابی محمد بن بکار سے مروی ہے کہ وہ اصحاب مروزی سے
تھے اور فلال (نہلانیوالے) اونکو بسبب اونکے فضل کے مقدم کرتے تھے اونہون نے کہا کہ مین نے ایک میت کو نہلایا
پس مین اوسے نہلا رہا تھا کہ اتنے مین اوسنے اپنی دونون آنکہین کہولین پہر میرا ہاتہہ پکڑا اور مجھسے کہا

اے ابو محمد تم اچھی تیاری کرو واسطے اس پچہڑنے کے +

بحلیت خلاد

باب ۲۱ بیان مین چلنے فرشتونکی جنازے مین اور جو کچہہ وہ کہتے ہین

سعید بن منصور نے ابو غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک فرشتے البتہ چلتے ہین آگے جنازے
کے اور کہتے ہین کیا آگے بہیجا فلان نے اور لوگ کہتے ہین فلان نے کیا چہوڑا ۲۱۲ ابن ابی الدنیا کی کتاب العزا
مین ابو الجلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑہا مینے سوال داؤد علیہ السلام مین اونہون نے اپنے
رب سے سوال کیا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرتا ہے جنازے کے واسطے چاہنے تیری رضا
کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی فرشتے جسدن کہ وہ مرے اور درود بہیجون مین اوسکی
روح پر روحون مین ۲۱۳ ابن عساکر نے بوجہ دیگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اونہون نے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام نے کہا الٰہی کیا جزا ہے
اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرے کسی میت کی اوسکی قبر تک واسطے چاہنے تیری رضا کے فرمایا جزا
اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی میرے فرشتے پس درود بہیجین اوسکی روح پر روحون مین ۲۱۴
بیہقی نے شعب الایمان مین اور دیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ مرتا ہے میت تو فرشتے کہتے ہین کیا آگے بہیجا اور لوگ کہتے ہین کیا پیچہے چہوڑا

الخلد

مقابلہ نسخہ مین ملائکتی ہے یعنی میرے فرشتے

باب ۲۲ اس بیان مین کہ زمین آسمان فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے

فصل بیان مین رونے آسمان و زمین کے

فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فما بکت علیہم السماء والارض یعنی پس نہ رویا اوپر یعنی فرعون اور اوسکی

توہم پر آسمان وزمین ۱ ترمذی وابونعیم وابویعلی وابن ابی الدنیا وابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی انسان مگر واسطے اوسکے
دو دروازے ہین آسمان مین ایک دروازہ ہے کہ چڑہتا ہے اوس سے عمل اوسکا اور ایک دروازہ ہے کہ
اوترتا ہے اوس سے رزق اوسکا پس جبکہ مرتا ہے بندۂ مومن تو وہ دونون اوسپر روتے ہین ۲ ابن جریر نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ آیت مذکورہ سے پوچھے گئے کیا آسمان زمین کسی
پر روتے ہین فرمایا ہان نہین ہے خلایق سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک دروازہ ہے آسمان مین کہ اوس
اوسکا رزق اوترتا ہے اور اوسمین اوسکا عمل چڑہتا ہے پس جبکہ مومن مرتا ہے تو بند کیا جاتا ہے دروازہ
اوسکا آسمان سے کہ جسمین اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوس سے اوسکا رزق اوترتا تھا پس مقرر وہ اوسپر
روتا ہے اور جبکہ اوسے گم پاتی ہے اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ زمین سے جسمین وہ نماز پڑہا کرتا تھا اور اللہ
کا ذکر کیا کرتا تھا تو وہ اوسپر روتی ہے اور قوم فرعون کے لئے زمین مین نہ تو آثار صالحہ تھے نہ اونسے طرف
اللہ تعالی کے کوئی خیر چڑہی پس نہ روئے اونپر آسمان وزمین ۳ ابن جریر وابن ابی الدنیا وبیہقی نے
شعب الایمان مین شریح بن عبید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نہین مرا کوئی مومن مسافرت مین کہ غایب ہوئین اوس سے اوسمین رونے والیان اوسکی
مگر رویا اوسپر آسمان وزمین پہر یہ آیت پڑہی فما بکت علیہم السماء والارض پہر فرمایا بیشک وہ
دونون نہین روتے کافر پر ۴ سعید بن منصور وابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین
ہے کوئی مومن کہ مرے مگر روتی ہے اوسپر زمین چالیس صبح ۵ ابن ابی الدنیا وحاکم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے مومن پر چالیس صبح ۶ محمد بن کعب رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے ایک آدمی سے اور روتی ہے ایک آدمی پر روتی ہے
اوس شخص پر جو کہ عمل کرتا تہا اوسکی پیٹہہ پر ساتھہ طاعت اللہ کے اور روتی ہے اوس آدمی سے کہ
عمل کرتا تہا اوسکی پیٹہہ پر ساتھ معصیت اللہ کے ۷ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا نے محمد بن قیس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان وزمین مومن پر روتے ہین آسمان کہتا ہے

کہ ہمیشہ چڑہتی تہی طرف میرے اوس سے خیر اور زمین کہتی ہے ہمیشہ مجہپر خیر کیا کرتا تہا ۸ ابن جریر نے عطار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رونا آسمان کا اوسکے اطراف کی سرخی ہے ۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رونا آسمان کا اوسکی سرخی ہے ۱۰ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ یہ سرخی جو کہ آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مؤمن پر ۱۱ شرح برزخ مین لکہا ہے کہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو خبر دی گئی ہے کہ جو سرخی شفق کے ساتہہ ہوتی ہے یہ نہ تہی یہانتک کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے مروی ہے کہ زمانۂ شہادت امام حسین علیہ السلام مین خون برستا تہا سفیان ثوری عطار حسن بصری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے یہ کہتے تہے کہ یہ سرخی جو آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مؤمن پر

حضرت مولانا سید اولاد حسن رضی اللہ عنہ نے حاشیۂ شرح برزخ پر بخط خاص تحریر فرمایا ہے کہ بیہقی و ابو نعیم نے بصرہ کی ازدیہ سے روایت کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے تو ہمنے صبح کی اور ہمارے مٹکے برتن اور ہر چیز خون سے بہری تہی بیہقی و ابو نعیم نے زہری سے روایت کیا ہے کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ جسدن امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو بیت المقدس کے پتہرون سے کوئی پتہر نہین اوٹہایا جاتا تہا مگر نہایت سرخ خون اوسکے نیچے پایا جاتا تہا اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی موت سے جماد بہی روتے ہین ++

فصل سجدہ گاہ اور عبادتگاہ مومن پر روتی ہی

۱ ابو نعیم نے عطار خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی بندہ کہ سجدہ کرے کوئی سجدہ کسی جگہہ زمین کے قطعات سے مگر وہ جگہہ اوسکے لئے قیامت کے دن گواہی دیگی اور روتی ہے اوسپر جسدن وہ مرتا ہے ۲ ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا مؤمن جبکہ مرتا ہے تو روتی ہے اوسپر اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ زمین سے اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہہ آسمان سے پہر یہ آیت شریف پڑہی فما بکت علیہم السماء والارض شرح برزخ مین کہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ زمین کا رونا مومن پر جو اوسکے مناسب حال ہے ہو سکتا ہے مروی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے تو اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ اور اوسکے رہنے بسنے کی جگہہ قطعات زمین سے چالیس صبح تک روتی ہے ۳ ابن ابی الدنیا نے ابو عبید صاحب سلیمان بن عبد الملک سے روایت

کیا ہے کہا بیشک بندۂ مومن جبکہ مرتا ہے تو زمین کے قطعات ذکر کرتے ہین کہ اللہ کا بندۂ مومن مرگیا پس زمین و آسمان اوسپر روتے ہین رحمٰن فرماتا ہے کون چیز رولاتی ہے تمکو میرے بندے پر وہ کہتے ہین ای رب ہمارے نہین چلا وہ کسی کنارہ مین ہم سے کبھی مگر وہ تیرا ذکر کرتا تھا ۱۲ ابن جریر نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا روتی ہے مومن صالح پر اوسکے عمل کرنے کی جگہہ زمین سے اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہہ آسمان سے ❊

فصل مومن پر فرشتے روتے ہین جبکہ وہ بلاد غربت مین مرتا ہے

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اللہ تعالیٰ جبکہ مومن کو بلاد غربت مین وفات دیتا ہے تو اوسکو عذاب نہین کرتا ہے اور اوسکو رحم فرماتا ہے بسبب اوسکی غربت کے اور فرشتون کو حکم کرتا ہے پس وہ اوسکو روتے ہین بسبب غائب ہونے اوسکی رونے والیون کی اوس سے شرح برزخ مین لکہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن پر فرشتون کا رونا ہوسکتا ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے کہ مومن جبکہ مرتا ہے تو اوسکے لئے عرش رحمٰن ہل جاتا ہے کہتے ہین کہ مراد اوس سے حاملین عرش کا ہلنا ہے بسبب اونکے رونے کے مومن پر اور یہ مومن کی کرامت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبکہ کافر مرتا ہے تو اوسپر کوئی جگہہ نہین روتی ❊

باب ۲۳ دفن کے بیان مین

فصل آدمی اوسی مٹی مین دفن ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے

ابزار و حاکم و بیہقی نے شعب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا آپ نے ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ قبر کھود رہی تھی آپنے اوس سے پوچھا لوگون نے عرض کیا کہ ایک حبشی آیا تھا پھر مرگیا آپنے فرمایا لا الہ الا اللہ وہ اپنی زمین و آسمان سے کھینچا گیا طرف اوس مٹی کے جس سے وہ پیدا کیا گیا ۱۲ طبرانی نے کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک حبشی مدینہ مین دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا ۱۲ طبرانی نے اوسط مین ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم ایک قبر کھود رہے تھے فرمایا تم کیا کرتے ہو ہمنے کہا ہم قبر کھودتے ہین واسطے اس کالے آدمی کے فرمایا لے آئی اوسکو موت اوسکی طرف اوسکی مٹی کے ۱۲ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشت فرماتے تھے بعض نواحی مدینہ میں پس ناگاہ ایک قبر کھد رہی تھی آپ متوجہ ہوئے یہانتک کہ اوسپر آکھڑے ہوئے فرمایا یہ کسکے لئے ہے عرض کیا گیا کہ واسطے ایک آدمی کے ہے حبشہ سے فرمایا لا الہ الا اللہ کھینچا گیا اپنے زمین و آسمان سے یہانتک کہ دفن کیا گیا اوس مٹی میں جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا +

فصل نطفے پر قبر کی مٹی بُربُرائی جاتی ہے

ابونعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے کوئی بچہ مگر بُربُرائی گئی ہے اوسپر اوسکی گھڑے کی مٹی سے ۲ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا بیشک فرشتہ جو کہ رحم پر مقرر کیا گیا ہے وہ نطفے کو رحم سے لیتا ہے پس اوسے اپنی ہتیلی پر رکہتا ہے پھر کہتا ہے یارب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ پس اگر اللہ نے فرمایا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے یارب کیا رزق ہے کیا نقش قدم ہے کیا اجل ہے پس اللہ فرماتا ہے دیکھ اوسکو ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں وہ لوح محفوظ میں دیکھتا ہے پس پاتا ہے اوسمیں رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور اثر اوسکا اور عمل اوسکا اور لیتا ہے وہ مٹی جسکے بقعہ میں وہ دفن کیا جاویگا اور گوندتا ہے اوسکے ساتھ اوسکے نطفہ کو پس وہ یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا منها خلقناكم وفيها نعيدكم ۳ دینوری نے مجالسہ میں ہلال بن یساف سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی بچہ کہ پیدا ہو مگر اوسکی ناف میں اوس زمین کی مٹی سے ہے جسمیں وہ مریگا ۴ حکیم ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نطفہ جبکہ رحم میں ٹھیرتا ہے تو فرشتہ اوسکو اپنی ہتیلی میں لیتا ہے پس کہتا ہے ای رب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ ہے پس اگر کہا کہ غیر مخلقہ ہے تو وہ نسمہ نہیں ہوتا یعنی اوسمیں جان نہیں پڑتی اور رحم اوسکو خون کر کے ڈالدیتے ہیں اور اگر کہا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے ای رب نر ہے یا مادہ شقی ہے یا سعید کیا اجل ہے کیا اثر ہے کیا رزق ہے اور کس زمین میں مریگا پس فرماتا ہے تو جا طرف ام الکتاب کے پس بیشک تو اس نطفہ کو ابھی اوسمیں پائیگا پس نطفے سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر کہا جاتا ہے کون ہے رازق تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پس وہ پیدا کیا جاتا ہے اپنے گھر والوں میں زندہ رہتا ہے اور اپنا رزق کہاتا ہے

اور اپنے نقش قدم کو روندتا ہے پس جبکہ اوسکی اجل آتی ہے تو مر جاتا ہے اور اوسی مکان مین دفن کیا جاتا ہے

فصل اللہ تعالیٰ جس زمین مین بندہ کا مرنا منظور ہوتا ہے تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوسکے کر دیتا ہے

ترمذی نے مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ واسطے کسی بندے کے کہ وہ مرے کسی زمین مین توکرتا ہے واسطے اوسکے طرف اوس زمین کے کوئی حاجت حاکم و بیہقی نے شعب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ ہوتی ہے موت ایک تمہارے کی کسی زمین مین تو مقدر کیجاتی ہے واسطے اوسکے حاجت پس وہ قصد کرتا ہے طرف اوسکے پس ہوتا ہے منتہے نقش قدم اوس سے پھر قبض کیجاتی ہے اور زمین روح اوسکی زمین کہے گی قیامت کے دن یہ وہ چیز ہے جو تو نے میرے پاس امانت رکھی تھی

فصل مردے کو نیک لوگون کے درمیان مین دفن کرین

ابو نعیم و ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہے بد پڑوسی سے جیسے ایذا پاتا ہے زندہ بد پڑوسی سے ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین بسند ضعیف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنے مردون کو درمیان قوم صالحین کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہے اپنے پڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتا ہے زندہ بد پڑوسی سے ابن عساکر نے اور مالینی نے مؤتلف و مختلف مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دفن کرین ہم ہمارے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک مردے ایذا پاتے ہین بد پڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتے ہین اوس سے زندے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے واسطے ایک تمہارے کے میت تو اچھا دو اوسکو کفن اور جلدی کرو اوسکی وصیت جاری کرنے مین

اور گہرائی کرو واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور بچاؤ اوسکو بد پڑوسی سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور کیا نفع دیتا ہے نیک پڑوسی آخرت مین فرمایا کیا نفع دیتا ہے دنیا مین صحابہ نے کہا ہان فرمایا اسی طرح نفع دیتا ہے آخرت مین ۵ دیلمی و ابن مندہ نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہے اچھا دو کفن اور ایذا نہ دو اپنے مردون کو ساتھہ عویل کے اور نہ ساتھہ تاخیر کرنے اوسکی وصیت کے اور نہ ساتھہ قطع رحم کے اور جلدی کرو اوسکے قرض کی ادائی کو اور علحدہ کرو اوسکو بد پڑوسیون سے ۶ حکایت ابن ابی الدنیا نے قبور مین عبد اللہ بن نافع مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی مدینہ مین مرا پس وہین دفن کیا گیا اوسکو ایک آدمی نے دیکھا گویا وہ اہل نار سے ہے وہ اس سبب سے غمگین ہوا پھر وہ اوسکو بعد سات یا آٹھہ رات کے دکھایا گیا گویا وہ اہل جنت سے ہے پس اسنے اوس سے پوچھا اوسنے کہا ایک شخص صالحین مین سے ہمارے ساتھہ دفن کیا گیا پس اوسنے چالیس آدمیون مین اپنے پڑوسیون سے شفاعت کی سو مین بھی اونہین مین تھا

فصل اعلی زمین کا اوسکے اسفل سے بہتر ہے

ابن سعد نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے کہا جبکہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو اونہون نے لوگون کو وصیت فرمائی پس کہا تم میرے لئے کھودو اور عمیق نکرو کیونکہ بہتر زمین کا اعلی اوسکا ہے اور شر اوسکا اسفل اوسکا ہے ۲ ابن عساکر نے کئی طریقون سے عمرو بن مہاجر سے روایت کیا ہے کہا سہل بن عبد العزیز عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بھائی کا انتقال ہوا تو اونہون نے مجھے حکم دیا کہ مین اوسکے لئے کھودون یعنی قبر اور فرمایا کھودو اوسکے لئے بقدر تیرے طول کے یا مونڈھے تک اور دور ہی نکرو واسطے اوسکے زمین مین پس بیشک اعلی زمین کا پاک تر ہے اور ایک لفظ مین اطیب ہے اوسکے اسفل سے

فصل قبرستان مومن کے لئے تجمل و زینت کرتا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ مرتا ہے تو قبرستان تجمل کرتا ہے اوسکی موت کے لئے پس نہین ہے اوس سے کوئی قطعہ مگر وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ

اوسمین دفن کیا جائے اور کافر جبکہ مرتا ہے تو قبرستان تاریک ہوجاتا ہے اوسکی سوت کے لئے بس نہین ہے اوس
کوئی بقعہ یعنی قطعہ بگروہ پناہ مانگتا ہے الله کے ساتھہ کہ وہ اوسمین دفن نکیا جائے اسکو حکیم ترمذی و
ابن عدی وابن عساکر وابن مندہ نے ایسی سند سے روایت کیا ہے جسمین ضعف و انقطاع ہے ❊

فصل دن کے فرشتے رات کے فرشتون سے زیادہ نرم ہین

ابن بخار نے تاریخ بغداد مین محمد بن عبدالله اسدی سے روایت کیا ہے کہا مین ایک جنازے مین حاضر ہوا و
عبدالصمد بن علی کے گہر والون مین سے کسی کا تہا پس عبدالصمد اونکو برانگیختہ کرنے اور جلدی کرنے اور کہنے
لگے کہ تم ہمکو شام سے پہلے راحت دو ہمنے اوسنے کہا کیا تم اس باب مین کچھہ روایت کرتے ہو کہا مجھے
حدیث کی میرے باپ نے میرے دادا عبدالله بن عباس رضی الله عنہما سے وہ نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا بیشک دن کے فرشتے زیادہ نرم ہین رات کے فرشتون سے ❊

فصل فضل جبل مقطم

سفیان بن وہب خولانی رحمہ الله سے مروی ہے کہا ہم ایک وقت عمرو بن عاص رضی الله عنہ کے ہمراہ اس
پہاڑ کے دامن مین جا رہے تھے یعنی مقطم کے اور ہمارے ساتھہ مقوقس تہا عمرو نے اوس سے فرمایا ای مقوقس
کیا حال ہے تمہارے اس پہاڑ کا کہ گنجا ہے نہ اوسپر روئیدگی ہے نہ درخت جیسے کہ شام کے پہاڑون پر
ہوتے ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا ولیکن الله نے اسکے اہل کو اس نیل کے ساتھہ اوس سے غنی
کردیا ہے ولیکن ہم پاتے ہین اوسکے نیچے وہ چیز جو کہ اس سے بہتر ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اسکے نیچے
ایسے لوگ دفن کئے جائینگے کہ اوٹھاویگا اونکو الله دن قیامت کے اونپر کچھہ حساب نہوگا پس عمرو نے فرمایا الٰہی تو مجھے
اونمین سے کر حرملہ نے کہا پس مینے دیکھی عمرو بن عاص رضی الله عنہ کی قبر اوسمین اور اوسمین ابو بصرہ غفاری اور
عقبہ بن عامر رضی الله عنہما کی قبرین بہی ہین رواہ ابن عساکر من طریق ابن وهب عن حرملة بن
عمران عن عبید بن ابی مدرك عن سفیان بن وهب الخولانی ❊

فصل قبر امانت ہے

دیلمی و ابن جوزی و ابوالفضل طوسی نے عیون اخبار مین طریق ابو ہدبہ سے انس رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے

له کوہ ہے ست دروال
مصر شقطم بروزن منظم جبل
بمصر مطل علی القرافة
له واصل مین لفظ ...
اسکے معنی کنارہ پایان کوہ
سے نیچے
لا لا
عمیر عمر

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے مین تشریف لیگئے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا وہ قبر پر بچھایا گیا پس فرمایا ست جہانکو قبر مین وہ بیشک امانت ہے پس شاید بند کہولے جاوین پہر دیکہا جاوے کالا سانپ کہ وہ اوسکی گردن مین طوق کیا ہوا ہو اور شاید اوسے حکم کیا جاوے پس سنی جاوے آواز زنجیر کی ✣

فصل قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہیون کو مارتا ہے تاکہ اونکا غم غلط ہو

اطوسی نے اور دیلمی نے مسند فردوس مین بطریق ابو ہریرہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جنازے کے ساتھ جانیوالون پر اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ مہموم محزون ہوتے ہین یہانتک کہ جب اونہون نے اوسکو اوس قبر مین سونپ دیا اور پہر کر لوٹے تو وہ فرشتہ ایک مٹھی مٹی سے لیتا ہے پس اوسکو پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے بہلاوے تمہین اللہ تمہارے مردون کو پس وہ اپنی میت کو بھول جاتے ہین اور اپنی خرید و فروخت و کاروبار عیش و آرام مین لگ جاتے ہین گویا وہ اوس سے نہ تہے نہ وہ اون سے تہا ۱۲ امالی ابن بطہ مین بطریق عطا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اللہ کے ایک فرشتہ ہے مقابر پر مقرر کیا گیا ہے پس جبکہ میت دفن کر دیا گیا اور اوسپر برابر کی گئی یعنی قبر اور لوگ منتقل ہوئے تاکہ لوٹین تو وہ فرشتہ ایک مٹھی لیتا ہے قبر کی مٹی سے پس اوسے اونکی گردنون کے پیچھے مارتا ہے اور کہتا ہے لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے اور بہول جاؤ اپنے مردون کو

فصل ابتدای قبر کے بیان مین

اسمین اختلاف ہے کہ قبر کا موجد کون ہے بعض نے کہا کوا ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اللہ تعالے نے کوے کو بہیجکر قبر کی تعلیم فرمائی جیسا کہ کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے فبعث اللّٰہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ بعض کہتے ہین قبر کے موجد بنی اسرائیل ہین لیکن اولی او اصح پہلا ہی قول ہے پہلے پہل یہ طریقہ کوے نے بتایا قابیل نے اوسپر عمل کیا اسکے بعد سے یہ طریقہ بنی آدم مین مستمر و دائم و باقی رہا ✣

باب ۲۴ اس امر کی بیان ہین کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہین

فصل دفن کے وقت کیا کہین

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ پہونچے جنازہ قبر کو اور لوگ بیٹھہ جاوین پس تو نہ بیٹھیہ ولیکن کہڑا ہو اوسکی قبر کے کنارے پر پس جبکہ وہ قبر مین اوتارا جاوے تو تو کہہ بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ اللہم عبدك نزل بك وانت خير منزول به خلّف الدنيا خلف ظهره فاجعل ما قدم عليه خيرا مما خلف وانك قلت وما عند الله خير للابرار یعنی ساتہہ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین اور ملت رسول اللہ پر الٰہی تیرا بندہ تجہپر اوترا ہے یعنی تیرا مہمان ہوا ہے اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہے یعنی تو سب میزبانون سے بہتر ہے اوسنے دنیا کو اپنی پیٹہہ کے پیچہے چہوڑا پس کر تو اوس چیز کو جسپر وہ آگے آیا بہتر اوس سے جو پیچہے چہوڑا پس بیشک تو نے فرمایا ہے کہ جو کچہہ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے نیکون کے ؎ طبرانی و بیہقی نے شعب مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جبکہ مرے ایک تمہارا تو اوسے روک نہ رکہو اور جلد لیجاؤ اوسے طرف اوسکی قبر کے اور چاہیے کہ پڑہی جاوے نزدیک اوسکے سر کے فاتحة الکتاب لفظ بیہقی کا یہ ہے فاتحہ البقرہ اور نزدیک اوسکے پاؤن کے خاتمہ سورہ بقرہ اوسکی قبر مین ؎ طبرانی نے محمد بن عبد الرحمن بن علا ابن لجلاج سے روایت کیا ہے کہا مجہسے میرے باپ نے کہا بیٹا جب تو مجہے میری لحد مین رکہے تو کہہ بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ پہر ڈال تو مجہپر مٹی کو ڈالنے کر پہر پڑہ نزدیک میرے سر کے فاتحہ البقرہ کو اور خاتمہ اوسکے کو پس بیشک مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ یہ فرماتے تہے ؎ ابن ابی شیبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اپنے لڑکے کو انس رضی اللہ عنہ نے دفن کیا پس فرمایا اللہم جافِ الارض عن جنبيه وافتح ابواب السماء لروحه وابدله دارا خيرا من داره الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور کہولدے دروازے آسمان کے اوسکی روح کے واسطے اور بدل دے اوسکو گہر بہتر اوسکے گہر سے ؎ سعید بن منصور نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب وہ میت کو اوسکی قبر مین رکہتے تو فرماتے اللہم جاف الارض عن جنبيه وصعد روحه وتقبله وتلقه

ابن ابی الدنیا

مِنْكَ بِوَجْہٖ الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلوؤن سے اور چڑہا اوسکی روح کو اوپر پیش آ اوسکو اپنے سے ساتھ رحمت کے ۶ ابن ماجہ و بیہقی نے اپنے سنن مین ابن سیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حاضر ہوا مین ابن عمر کے پاس ایک جنازہ مین پس جبکہ اونہون نے اوسکو لحد مین رکہا تو کہا بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ پہر جبکہ لحد کو برابر کرنا شروع کیا تو کہا اللہم اجرہا من الشیطان و من عذاب القبر الٰہی بچا اوسکو شیطان سے اور عذاب قبر سے پہر جب ریت کے ڈہیر کو اوپر برابر کیا تو جانب قبر مین کہڑے ہوکے پہر فرمایا اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْكَ رِضْوَانًا یعنی الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور چڑہا اوسکی روح کو اوپر پیش آ اوسکو رضوان سے پہر کہا مینے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے ۷ ابن ابی شیبہ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تہے بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ یعنی ساتہہ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر واسطے اوسکے اوسمین اور ملا اوسکو ساتہہ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۸ حکیم نے عمرو بن مرہ سے روایت کیا ہے کہا اچہا جانتے تہے جبکہ میت لحد مین رکہا جاوے تو یہ کہین اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ الٰہی پناہ دے اوسکو شیطان مردود سے ۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ سے روایت کیا ہے کہا اچہا جانتے تہے جبکہ میت کو دفن کرین تو یہ کہین بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی ساتہہ نام اللہ کے اور بیچ راہ اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ کے الٰہی پناہ دے اوسکو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سے اور برائی شیطان مردود سے

فصل تلقین بعد الدفن کی بیان مین

سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر کہڑے رہتے تہے بعد اسکے کہ قبر میت پر برابر کردی جاتی پس فرماتے اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَّفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ مَنْطِقَہٗ وَلَا تَبْتَلِہٖ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا لَا طَاقَۃَ لَہٗ بِہٖ

یعنی الٰہی اوترا طرف تیرے یار ہمارا اور اوسنے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا الٰہی ثابت رکھ سوال کے وقت اوسکی گویائی کو اور بتلانہ کر اوسکو اوسکی قبر مین اوس چیز کے ساتھ جسکی اوسے طاقت نہین ہے ۲ طبرانی نے کبیر مین اور ابن مندہ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جبکہ مرے کوئی ایک تمہارے بھائیون سے اور تم اوسپر مٹی برابر کر چکو تو چاہیے کہ کھڑا ہو ایک تمہارا اوسکی قبر کے سر پر پھر چاہیے کہ کہے یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ اوسکو سنے گا اور جواب نہ دیگا پھر کہے یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ برابر بیٹھ جاویگا پھر کہے یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ کہیگا ہدایت کر ہمکو اللہ تجھپر رحم کرے ولیکن تم نہین سمجھتے پس چاہیے کہ کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا یعنی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا یعنی گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین اور بیشک راضی ہوا تو ساتھ اللہ کے رب جانکر اور ساتھ اسلام کے دین جانکر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتھ قرآن کے امام و پیشوا جانکر پس منکر نکیر پکڑتا ہے ہر ایک دونین سے ہاتھ دوسرے کا اور کہتا ہے چلو کیا بیٹھین نزدیک اوس شخص کے جو کہ اپنی حجت کو سکھایا گیا پس ہوتا ہے اللہ حجت کرنیوالا اوسکا نہ وہ دونون یعنی منکر و نکیر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگر تلقین کرنے والا ہیت کی مان کو پہچانتا نہو یعنی اوسکا نام یاد نہو فرمایا نسبت کرے اوسکی طرف حوا کے یا فلان ابن حَوَّاءَ ۳ ابن مندہ نے دوسری طرح ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مین مرجاؤن اور تم مجھے دفن کر چکو تو چاہیے کہ ایک آدمی میرے سر کے نزدیک کھڑا ہو پس چاہیے کہ کہے ای صُدَیّ بیٹے عجلان کے یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا مین تھا گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے ۴ سعید بن منصور نے راشد بن سعد اور ضمرہ بن حبیب اور حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ ان تینون نے کہا جبکہ برابر کر دیجاوے میت پر اوسکی قبر اور لوگ اوسکے پاس سے چلے جاوین تو مستحب جانی

مقری

جاتی تھی یہ بات کہ کہے یعنی کوئی شخص میت کے نزدیک اوسکی قبر کے یَا فُلَانُ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی اے فلان کہہ
لا الٰہ الا اللہ اسکو تین بار کہے یَا فُلَانُ قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی اے فلان کہہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہین پھر چلا جاوے ۵ تنبیہ آجری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ مستحب ہے دفن کے بعد تھوڑی دیر ٹھیرنا
اور میت کے واسطے ثبات کی دعا کرنا اوسکے مونھہ کے سامنے پس کہا جاوے اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا وَلَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَقَدْ اَجْلَسْتَهٗ لِتَسْاَلَهٗ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فِي الْاٰخِرَةِ كَمَا ثَبَّتَّهٗ فِي الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ یعنی الٰہی یہ تیرا بندہ ہے اور تو اوسکو ہمسے زیادہ تر جانتا ہے اور ہم نہین جانتے اوس
سے مگر بھلائی کو اور مقرر تو نے اوسے بٹھایا ہے تاکہ تو اوس سے سوال کرے الٰہی پس ثابت رکھہ اوسکو ساتھہ
قول ثابت کے آخرت مین جیسا کہ ثابت رکھا تو نے اوسکو دنیا مین الٰہی تو اوسپر رحم کر اور ملا اوسکو ساتھہ اوسکے
نبی کے اور گمراہ نہ کر ہمکو بعد اوسکے اور محروم نہ کر ہمکو اوسکے اجر سے ۶ حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ قبر پر
ٹھیرنا اور وقت دفن کے ثابت رکھنے کا سوال کرنا مدد ہے واسطے میت کے بعد نماز کے کیونکہ نماز جماعت مومنین
کے ساتھہ اوسکے لیے مثل لشکر کے ہے اور وہ پادشاہ کے دروازے پر جمع ہون اوسکے لیے شفاعت کرین
اور قبر پر وقوف کرنا اور سوال ثابت رکھنے کا کرنا مدد ہے واسطے لشکر کے اور یہ گھڑی میت کے شغل کی ہے
کیونکہ اوسکو ہول مطلع اور سوال منکر ونکیر کا سامنا ہے ۷ ابن سعد نے ضحاک سے روایت کیا ہے کہا کہ مجھے
نزال بن سبرہ نے کہا جب تو مجھے میری قبر مین داخل کرے تو یون کہنا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ هٰذَا الْقَبْرِ
وَفِيْ دَاخِلِهٖ یعنی الٰہی تو برکت دے اِس قبر مین اور اِسکے داخل ہونیوالے مین یہ دلائل ہین تلقین بعد دفن
کے جنکو حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین ذکر فرمایا ہے اور ابیات تثبیت
مین یون فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا ہے تلقین کا واسطے مدفون کے بعد مٹی ڈالنے
کے اور بعض نے کہا کہ مٹی ڈالنے سے پہلے اور اگر تین بار تلقین کا اعادہ کیا جائے تو مستحب ہے اور اِسکے
مثل اصحاب سے آیا ہے اور ثابت رکھنے کی دعا کرنا مستحب ہے سید محمد بن اسمعیل امیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات

مین کہتے ہین کہ ناظم نے اختلاف بیان کیا کہ آیا وہ تلقین بعد مٹی ڈالنے میت کے لحد مین داخل کرنے اوسکے بند کرنے
حاضرین کے مٹی ڈالنے کی ہے دلیلین جو آیندہ مذکور ہونگی وہ اسی پر دال ہین اور یہی بیت اول کا مفاد ہے
رہی یہ بات کہ وہ تلقین قبل مٹی ڈالنے کے ہے جوکہ دوسری بیت سے معلوم ہوتا ہے سو مین اوسکو نہین سمجہتا
تہا اوسکے قائل کو جانتا ہون سیوطی رحمہ اللہ کا اطلاع مین دست دراز ہے شاید وہ اوسپر واقف ہوئے ہون
جسپر ہمکو وقوف نہوا اس تلقین کی دلیل یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص حبیر مین ذکر کیا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ دفن میت سے فارغ ہوتے تو اوسپر وقوف فرماتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے
بہائی کے واسطے اور سوال کرو اوسکے لئے ثابت رکہنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاتا ہے اسکو
ابو داؤد وحاکم نے اور بزار نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے بزار نے کہا نہین روایت کی گئی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس وجہ سے انتہے مگر یہ اسکی دلیل ہے کہ میت کے لئے ثابت رکہنے کی دعا کرین جیسا کہ
آیندہ آویگا اور وہ تلقین جوابیات مین مراد ہے سو رافعی رحمہ اللہ نے کہا مستحب ہے کہ بعد دفن کے میت
کی تلقین کیجاوے پس کہین یَا عَبْدَ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمَۃِ اللّٰہِ اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا
شَہَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ
الْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْہَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ
وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْکَعْبَۃِ
قِبْلَۃً وَّبِالْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَانًا یعنی ای اللہ کے بندے ای بیٹے اللہ کی لونڈی کے یاد کر اوس چیز کو
جسپر تو دنیا سے نکلا گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اللہ کے رسول ہین اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قبر سے اوٹہنا حق ہے اور قیامت آنیوالی
ہے اوسمین کسی طرح کا شک نہین ہے اور بیشک اللہ اوٹہاویگا اونکو جو قبرون مین ہین اور بیشک راضی
ہوا تو ساتہہ اللہ کے رب جانکر اور ساتہہ اسلام کے دین جانکر اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر
اور ساتہہ قرآن کے پیشوا جانکر اور ساتہہ قبلہ کے قبلہ جانکر اور ساتہہ مسلمانون کے بہائی جانکر نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اسکی خبر وارد ہوئی ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہا جبکہ مین مر جاؤن تو تم میرے ساتھہ کرنا جیسا کہ ہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا ہے کہ ہم اپنے مردون کے ساتھہ کرین ہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے پس فرمایا جبکہ کوئی مرے تمہارے بہائیون سے الخ اسکی اسناد صالح ہے ضیا نے اپنی کتاب الاحکام مین اوسکی قوت بیان کی ہے اور عبد العزیز نے نسائی مین اسکی تخریج کی ہے اسکے راوی ابو امامہ سے سعید ازدی ہین ابو حاتم نے اونکے لیے بیاض چہوڑی ہے لیکن اسکے واسطے شواہد ہین اونمین سے ایک یہ ہے جسکو سعید بن منصور نے طریق راشد بن سعد و ضمرہ بن حبیب وغیرہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت پر اوسکی قبر برابر کر دیجاوے اور لوگ چلے جاوین تو مستحب جانتے تہے کہ میت سے کہین اوسکی قبر کے نزدیک الخ ۲ اثرم رحمہ اللہ نے کہا کہ مینے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہا یہ جو لوگ کرتے ہین جبکہ میت دفن کر دیا جاتا ہے تو آدمی کہڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے ای فلان فلان کے بیٹے اونہون نے فرمایا مینے اسے کسی کو کرتے نہین دیکہا مگر اہل شام کو جبکہ ابو المغیرہ مرے اس باب مین ابو بکر بن ابو مریم سے مروی ہے وہ اونکے شیوخ سے روایت کرتے ہین کہ وہ اسکو کرتے تہے تمام ہوا کلام حافظ کا حافظ نے اسکے سوا اور شواہد ذکر کیے ہین ہمنے اونکا ذکر چہوڑ دیا کیونکہ وہ بسبب عدم دلالت کے قابل شہادت کے نہ تہے +

(حاشیہ: لہٰذا معمی کتاب مین لیہوہ معلوم ہوتا ہے کہ ذوالہین بالجملہ تعجب ہوتی ہے واللہ اعلم ۱۲)

فصل بیان مین انکار تلقین بعد دفن کی

سید محمد بن اسمعیل امیر شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ علامہ مقبلی رحمہ اللہ نے کتاب منار مین فرمایا ہے کہ محدث ملکہ عاقل شک نہین کرتا ہے کہ الفاظ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی دلالت کرتے ہین اوسکے موضوع ہونے پر جیسے یہ قول کہ فلان فلان عورت کا بیٹا اور اگر اوسکی مان کا نام معلوم نہو تو یا فلان بن حوا کہے اسی طرح یہ لفظ کہ منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑتا ہے پس کہتا ہے چلو ایسے شخص کے نزدیک کیا بیٹہین جو کہ اپنی حجت کو سکہایا گیا ہے انتہی ۲ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا کہ وہ حدیث ضعیف ہے فرمایا اور امام احمد رضی اللہ عنہ تلقین سے پوچہے گئے اونہون نے اوسکو مستحسن کہا اور اوسپر عمل کے ساتھہ احتجاج کیا سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر حافظ صاحب کی مراد اس قول سے وہ ہے جو ہمنے تلخیص سے امام احمد سے نقل کیا ہے تو اوسمین یہ نہین ہے کہ اونہون نے تلقین کو

مستحسن کہا بلکہ اونہون نے تو یہ خبر دی کہ اوسکو سوای اہل شام کے اور کوئی نہین کرتا ہے اور وہ اوسکو ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کرتے ہین اور امام احمد کا نسبت کرنا اسکو طرف ابو بکر بن ابو مریم کی دلیل ہے اسکی کہ وہ روایت کو ضعیف بتاتے ہین یہ اسلئے ہے کہ ابو بکر بن ابی مریم جیسا کہ حافظ ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ ابو بکر بن ابو مریم غسانی حمصی پس کہا کہ نام اونکا بکر ہے بعض نے بکیر کہا بعض نے عمرو بتایا کسی نے عامر کہا کسینے کہا عبد السلام ہے نزدیک اونکے یعنی محدثین کے ضعیف ہین پہر اونکا احوال بیان کیا اور اوسکے آخر مین کہا کہ ابو داود سے مروی ہے کہ اونہون نے امام احمد کو کہتے سُنا کہ وہ کچہہ نہین ہے انتہی پس حافظ ابن قیم کا یہ عجب قول ہے کہ امام احمد نے فعل تلقین کو بسبب حدیث ابن ابی مریم کے مستحسن کہا پہر حافظ ابن قیم نے کہا کہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ حدیث ضعیف ہے کہا لیکن وہ اگرچہ ثابت نہو تو بہی اتصال عمل کا تلقین کے ساتہہ سائر امصار و اعصار مین بدون انکار کے اوسکے ساتہہ عمل کرنے مین کافی ہے اللہ تعالی اسنے کبہی یہ عادت جاری نہین کی کہ جو امت مشارق و مغارب کو ڈہانک لیوے اور وہ ساری امتون سے عقلون مین زیادہ تر کامل اور معارف مین بڑہی ہوئی ہو اور وہ ایسے شخص کے خطاب کرنے پر اتفاق کرے جو کہ نہ سنے نہ عقل رکہے اور اس خطاب کرنے کو مستحسن سمجہے اور اوس امت مین سے کوئی منکر اوسکا انکار نہ کرے بلکہ اول آخر کے لئے اوسکا طریقہ مقرر کر جاوے اور اوسمین پچہلا پہلے کی پیروی کرے انتہی سید صاحب مرحوم نے اس قول کو رد کیا اور فرمایا کہ یہ قول حافظ صاحب مرحوم کا جیسا کہ تو اوسے دیکہتا ہے نہایت ضعف مین ہے کیونکہ اولًا حافظ صاحب سے کہا جاوے کہ آپ خود اس بات مین نہ شک کرتے ہین نہ انکار کہ ساری امت سے بڑہی ہوئی اتباع و اقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم ہین اونسے ایک حرف بہی نہین آیا کہ اونہون نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کو تلقین کی ہو نہ یہ بات آئی کہ کسینے خلفای راشدین مین سے کسی میت کی بعد دفن کے تلقین کی ہو بلکہ واللہ ممکن نہین ہے کہ حافظ صاحب ایک روایت بہی کسی صحابی سے لے آوین کہ وہ کسی غیر کی قبر پر کہڑے ہون اور کہا ہو کہ ای فلان فلان کے بیٹے یا کسی صحابی کی قبر پر کہڑے ہو کے اوسکو پکارتے ہون تو پہر حافظ صاحب باوجود اپنی امامت کے کسطرح کہتے ہین کہ سائر امصار و اعصار مین تلقین کے ساتہہ عمل متصل چلا آتا ہے پہر ثانیًا حافظ صاحب

مرحوم سے کہا جاتے کہ یہ امام احمد صاحب خبر دیتے ہین کہ اونہون نے کسی کو نہ دیکہا کہ وہ تلقین کرتا ہو مگر اہل
شام جبکہ ابوالمغیرہ کا انتقال ہوا پہر وہ کیونکر سائر امصار دامصار کہتے ہین حالانکہ امام احمد صاحب نے فرمایا کہ
اوسکو نہین کیا مگر اہل شام نے ابوالمغیرہ کے مرنے مین اور کتنے عصر اس سے پہلے گزر چکے وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہے امصار سو وہ شام مین منحصر ہو گئے اور جبکہ یہ ابن قیم اس مسئلے مین تعصب
کرین تاکہ پورا ہوا استدلال اونکا سماع موتی پر ہو جاوے باوجود اسکے کہ اونکے لئے اس مدعا پر صحیح ناحض
دلیلین موجود ہین تو پہر اونکے غیر کا کیا کہنا اونمین سے جو کہ بالکل انصاف سے محروم ہین پس ہرگز سوای
ادلۂ کتاب وسنت کے دہوکا نہ کہانا چاہئے جبکہ تمنے یہ سمجھ لیا تو جان لوگے کہ قول حضرت جلال الدین
مرحوم کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کا امر فرمایا ہے الخ اوس سے مراد اونکی وہی حدیث ابوامامہ
ہے جو ہمنے نقل کی اور اوسکا وہی حال ہے جو تم دیکہتے ہو اور اونہون نے شرح الصدور مین سوای
حدیث ابوامامہ کے اور کچہ ذکر نہین کیا پہر فرمایا تنبیہ آجری نے کہا الخ **فائدہ** فتح القوی شرح منظومہ
ہدی نبوی مین کہا ہے کہ قبر پر درس مشروع نہین ہے اور تلقین میت یعنی بعد دفن کے بدعت ہے اسکے بعد یہ
لکہا ہے کہ تلقین مین علماء کا اختلاف ہے اور کلام حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا اس باب مین متناقض ہے
ہدی نبوی یعنے زاد المعاد مین تلقین کے بدعت ہونیکو راجح بتایا ہے اور جو حدیث کہ اسمین وارد ہوئی ہے
اوسکو ضعیف کہا ہے اور کتاب الروح مین اوسکو مستحسن فرمایا ہے اور اسکو ترجیح دی ہے محقق مقبلی
رحمہ اللہ اسکے بدعت ہونیکی طرف مائل ہوئے ہین اور یہی اظہر ہے انہون نے کتاب منار اور ابحاث مسددہ
مین طول طویل کلام کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہے اوسکے موضوع ہونے
مین جو لوگ کہ حدیث کی معرفت رکہتے ہین اونکو شک نہین ہے اور اس حدیث کو سعید بن منصور نے
راشد بن سعد وضمرہ سے اونہون نے اپنے شیوخ اہل حمص سے روایت کیا ہے پس یہ مسئلہ حمصی ہے اور
یہ حدیث کہ تم اوسکے لئے تثبیت کا سوال کرو وہ ابہی سؤال کیا جاویگا سوا اس حدیث کو تلقین کے لئے شاہد
ٹہیرانا ٹہیک نہین ہے کیونکہ حکم عدل کے لئے اسمین کسی طرح کی شہادت نہین ہے انتہیٰ اور حافظ ابن قیم
رحمہ اللہ نے جو یہ ذکر کیا کہ لوگ تلقین کے عمل پر بلا انکار متفق ہین سو یہ دعوی ممنوع ہے اسلئے کہ

وہ خود امام احمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے سوای اہل شام کے اور کسی کو اوسے کرتے ہوئے نہین دیکھا اس روایت ہی سے ظاہر ہے کہ سارے لوگ تلقین پر متفق نہین ہین اسی طرح نفی انکار کا حال ہے کیونکہ جماہیر علما اپنی کتابون مین اسکا انکار کرتے ہین اور اسکے بدعت ہونے کی تصریح فرماتے ہین اس سبب سے ظاہر ہے کہ اونسے انکار واقع ہوا جبکہ کسی نے اوسکو کیا واللہ اعلم انتہی جناب توفیق مد مجدہ فرماتے ہین کہ شوکانی رحمہ اللہ نے اگرچہ نیل الاوطار مین حدیث تلقین کو ذکر کیا اور اوسپر اہل علم کا کلام بیان فرمایا لیکن جواز کی یا بدعت ہونے کی تصریح نہین کی گویا اونکو اوسکے بدعت ہونے مین تردد تھا مگر بیشک ایسے ادلہ شرعیہ جو کہ عمل تلقین کا حکم کرین اوس طور پر کہ تسکین خاطر ہو موجود نہین ہین رہا عمل بعض بلاد کا اور قول ایک جماعت فقہار شافعیہ وغیرہم کا سوا ایسے مقام مین قابل سند نہین ہے پس اولی عدم جواز تلقین ہے علم الٰہی مین جس کسی کے لئے ثبات قول کا حکم ہوچکا ہے وہ تلقین کا محتاج نہین ہے اور جو اوسکے خلاف ہے اگر وہ تلقین کے سبب سے ثابت القول ہوجاوے تو چاہیئے کہ کوئی ہالک ہی نہو سو یہ مشکل ہے ہان اگر وہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہے صحت کو نہونچ جاوے تو اوسکا قائل ہونا واجب ہوگا مگر یہ کہان ہوسکتا ہے

باب ۲۵ ضمۂ قبر یعنے قبر کے دباؤ کے بیان مین

اور یہ ہر ایک کو ہوتا ہے

فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان مین

ابن ابی الدنیا نے محمد تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا جاتا تہا کہ اصل ضمۂ قبر کی یہی ہے کہ زمین آدمیونکی مان ہے وہ اوسی سے پیدا کئے گئے ہین پہر وہ اوس سے بغیبت طویل غائب رہی جبکہ اوسکی اولاد طرف اوسکے پھیر لائی گئی تو اوسنے اونکو دبایا جیسے وہ مان دباتی ہے جسکا بچہ اوس سے غائب ہوگیا پہر وہ اوسپر آیا پس جو شخص اللہ تعالی کا فرمانبردار ہوتا ہے تو اوسکو مہربانی ونرمی سے دباتی ہے اور جو نافرمان ہے تو اوسکو سختی سے دباتی ہے اپنے رب کے سبب سے اوسپر غصہ کرتی ہے *

تیمی

فصل سبب ضغطۂ قبر کے بیان مین

حکیم ترمذی نے فرمایا ہے کہ اس ضغطہ کا سبب یہ ہے کہ کوئی نہین ہے مگر کچھہ نہ کچھہ گناہ اوس سے ضرور ہی ہوتا ہے

اگرچہ صالح ہی کیون نہو پس یہ ضغطہ اوس گناہ کی جزا ٹھیرایا گیا ہے پہر اوسکو رحمت پالیتی ہے اسی لئے سعد بن معاذ
رضی اللہ عنہ دبائے گئے بسبب قصور کرنیکے پیشاب سے کہا اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پس ہم نہین جانتے
کہ اونکے لئے قبر دن مین دباؤ ہو اور نہ یہ جانتے ہین کہ اونسے سوال ہو بسبب اونکے معصوم ہونیکے نسفی رحمہ اللہ
نے بحر الکلام مین فرمایا ہے کہ مومن مطیع کے لئے قبر کا عذاب نہین ہوتا اور قبر کا دباؤ ہوتا ہے بس وہ اسکا خوف
وہول پاتا ہے اسلئے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ساتھ تنعم کیا اور اوس نعمت کا شکر ادا نہ کیا ✤

فصل قبر کا دباؤ مومن کافر نیک لڑکے سب کو ہوتا ہے

امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے مین تھے جبکہ ہم طرف قبر کے پہونچے تو آپ اوسکے کنارے
پر بیٹھ گئے پس آپ اپنی نگاہ کو بار بار اوسمین کرنے لگے پہر فرمایا دبایا جاتا ہے مومن اوسمین ایسا دباؤ کہ زائل
ہوتی ہے اوسکے سبب سے حمائل اوسکی اور بہر دیتا ہے کافر پر آگ کو **ف** نہایہ مین ہے ازہری نے کہا حمائل
یہان اُنثیین کی رگین ہین کہا اور احتمال ہے کہ مراد تلوار رکنے پر تلے ڈالنے کی جگہہ ہو یعنی اوسکے کاندہے اور
سینہ اور پسلیان **۲** امام احمد و بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک قبر کے لئے ایک ضغطہ ہے اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا تو نجات پاتا اور
سعد بن معاذ **۳** امام احمد و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
کہا جبکہ سعد بن معاذ دفن کئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کہی اور تسبیح کہی لوگون نے آپکے
ساتھ دیر تک پہر آپنے تکبیر کہی اور تکبیر کہی لوگون نے پہر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تسبیح کیون
کہی فرمایا البتہ تحقیق تنگ ہوگئی اس مرد صالح پر قبر اوسکی یہانتک کہ کشادہ کر دیا اللہ نے اوس سے **۴** سعید
بن منصور و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جسدن کہ سعد بن معاذ دفن کئے گئے اور آپ اونکی قبر پر بیٹھے ہوئے تھے فرمایا اگر قبر کے دباؤ سے کوئی
نجات پاتا تو سعد بن معاذ نجات پاتا اور البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پہر اوس سے ڈہیل کی گئی **۵** نسائی
و بیہقی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

یہ جسکے لئے عرش ہل گیا اور اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور ستر ہزار فرشتے اوسکو حاضر ہوئے
البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پہر اوس سے کشادہ کی گئی یعنے سعد بن معاذ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہلگیا
اونکے لئے عرش واسطے خوشی اونکی روح کے اخرجہ البیھقی فی الدلائل ۷ حاکم وبیہقی وحکیم ترمذی
نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا داخل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کی قبر مین پس
رُک رہے جبکہ آپ نکلے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا فرمایا دبایا گیا سعد قبر مین ایک دباؤ پس
مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ اوس سے کہول دے ۸ طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا زینب
صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا ہم آپ کے ہمراہ نکلے ہمنے آپ کو بہت غمگین دیکہا
پس آپ تہوڑی دیر قبر پر بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکہنے لگے پہر قبر مین اوترے مینے آپ کو دیکہا کہ حزن بڑہتا
جاتا تہا پہر نکلے مینے دیکہا کہ آپ کا غم دور ہوگیا اور تبسم فرمایا ہمنے آپ سے پوچہا فرمایا مین قبر کی تنگی اور اوسکے
غم کو یاد کرتا تہا اور زینب کے ضعف کو پس یہ مجہپر شاق گزرتا تہا مینے اللہ سے دعا کی کہ اوس سے تخفیف کرے
پس اوسنے کردی ولیکن دبایا اوسکو قبر نے ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اونہون نے جو کہ درمیان مشرق ومغرب
کے ہین مگر جن وانس ۹ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا نے زاذان ابو عمرو سے روایت کیا ہے کہا جب کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن فرمایا تو نزدیک قبر کے بیٹھے
پس آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا پہر یہ تغیر دور ہوگیا آپ کے اصحاب نے اسکا سبب پوچہا فرمایا مینے اپنی بیٹی اور
اوسکے ضعف کو اور عذاب قبر کو یاد کیا پس مینے اللہ سے دعا کی سو اوسنے اوس سے کشادگی فرمائی اور قسم ہے
اللہ کی البتہ تحقیق دبائی گئی ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اوس چیز نے جو کہ درمیان مشرق ومغرب کے ہے ۹ ہناد بن
سری نے زہد مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین بچایا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی اور نہ
سعد بن معاذ جسکا ایک رومال اوسکے رومالون سے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے ۱۰ ابن سعد نے کہا ہمکو کثیر
بن ہشام نے خبر دی کہا ہمکو جعفر بن برقان نے حدیث کی کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اور آپ نزدیک قبر سعد کے کہڑے ہوئے تہے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ یا دبوچا گیا ایک
دبوچنا اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا بسبب کسی عمل کے تو البتہ سعد نجات پاتا ۱۱ ابن ابی الدنیا وابن عساکر

نے عبدالمجید بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہم کو جبکہ موت حاضر ہوئی تو وہ رونے لگے اونسے کہا گیا تمہین کون چیز رلاتی ہے کہا مینے سعد کو اور ضغطہ قبر کو یاد کیا ۲ محمد بن اسحق نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ سعد بن معاذ کا انتقال ہوا پس نکلے طرف اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ جا رہے تھے کہ آپ پیچھے رہگئے لوگ ٹھیر گئے یہانتک کہ آپ نے اونکو پالیا پس عرض کیا یا نبی اللہ آپ کو ہے کس چیز نے پیچھے رکھا فرمایا مینے سعد ابن معاذ کو سنا جسوقت کہ وہ اپنی قبر مین دبایا گیا عرض کیا وہ اپنی قبر مین دبایا گیا حالانکہ اوسکے لئے تو عرش رحمن ہل گیا پس فرمایا سعد زیادہ نزدیک کریم ہے یا یحیی بن زکریا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے البتہ تحقیق یحیی دبائے گئے اسلئے کہ وہ ایک بار جو کی روٹی سے سیر ہوئے قال الزبیر بن بکار فی الموفقیات حدثنی ابو غزیۃ الانصاری عن ابراھیم بن سعد عن محمد بن اسحق زبیر نے کہا یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی اسناد معضل ہے معروف یہی ہے کہ انبیا کو ضغطہ نہین ہوتا ۳ ابوالقاسم سعدی نے اپنی کتاب الروح مین کہا ہے کہ ضغطہ قبر سے نجات نہین پاتا ہے نہ صالح نہ طالح سوا اسکے کہ فرق درمیان مسلم و کافر کے اوسمین یہ ہے کہ کافر کے لئے دوام ضغطہ ہے اور مؤمن کے لئے یہ حالت اول نزول قبر مین حاصل ہوتی ہے پھر عود کرتی ہے طرف کشادگی کے واسطے اوسکے قبر مین کہا اور مراد ضغطہ قبر سے یہ ہے کہ اوسکی دونون جانب میت کے جسم پر ملجاتی ہین*

له دونسخہ مین الوفقیات ۔ قلت یہ یحیی جنکے مائینے سیوطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین کہتا ہون یہ حدیث الخ واللہ اعلم ۱۲

فصل ضغطہ صبیان کی بیان مین

الطبرانی نے بسند صحیح ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک بچہ دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچتا تو البتہ یہ بچہ بچتا ۲ اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے پر یا لڑکی پر نماز پڑہی پس فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے نجات پاتا تو البتہ یہ لڑکا نجات پاتا ۳ علی بن معبد نے کتاب طاعت و عصیان مین بطریق ابراہیم غنوی ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہا مین نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تہا پس ایک چہوٹے لڑکے کا جنازہ گزرا وہ روئین مینے اونسے کہا آپ کو کون چیز رلاتی ہے فرمایا یہ لڑکا مین اوسکے لئے روئی

سعید

واسطے شفقت کے دباؤ قبر سے

فصل دباؤ قبر کا بسبب بے احتیاطی پیشاب کے تہا ہی

الحکیم ترمذی و بیہقی نے طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہے کہا مجہے حدیث کی امیہ بن عبد اللہ نے کہ اونہون نے سعد کے بعض گہر والون سے پوچہا کہ تمکو کیا پہونچا ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے باب مین اونہون نے کہا ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے پوچہے گئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قصور کرتا تہا بعض طہارت مین پیشاب سے ۲ ہناد بن سری نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ سعد بن معاذ کو دفن کیا کہ وہ دبائے گئے قبر مین ایک باؤ یہانتک کہ ہوگئے مثل بال کے پس مینے اللہ سے دعا کی کہ راحت دے اوسکو اوس سے اور یہ اسلئے ہوا کہ وہ پیشاب سے پرہیز نکرتا تہا ۳ ابن سعد نے روایت کیا کہ ہمکو شبابہ بن سوار نے خبر دی کہا مجہے ابو معشر نے سعید مقبری سے خبر دی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو دفن فرمایا تو کہا کہ اگر کوئی ضغطہ قبر سے نجات پاتا تو البتہ سعد نجات پاتا البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ کہ اوس سے اوسکی پسلیان مختلف ہوگئین بسبب اثر پیشاب کے یعنی ادہر کی پسلیان اودہر اور اودہر کی ادہر ہوگئین ۴ عبد الرزاق نے مصنف مین کہا کہ ابن عیینہ سے روایت ہے وہ ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ کہا سخت تر حدیث کہ ہمنے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی آپ کا قول ہے سعد بن معاذ مین اور آپ کا قول ہے امر قبر مین ؎

فصل قبر مومن کو ماں کی طرح دباتی ہے

بیہقی و ابن مندہ و دیلمی و ابن نجار نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ بیشک آپنے اوس دن سے کہ مجہے منکر نکیر کی آواز و ضغطہ قبر کی حدیث کی ہے کوئی شئی مجہے نفع نہین دیتی ہے فرمایا ای عائشہ بیشک منکر نکیر کی آواز مومنین کے کانون مین مثل اثمد یعنی سرمہ کے ہین آنکہ مین اور بیشک قبر کا دباؤ مومنین پر مثل شفیق ماں کے ہے کہ اوسکا بیٹا اوس سے درد سر کا شکوہ کرے پس وہ اوسکے سر کو نرم دباؤ سے داب دے ولیکن ای عائشہ خرابی تو اللہ مین شک کرنیوالون کی ہے کہ وہ اپنی قبرون مین دبائے جاتے ہین مثل دباؤ پتہر کے انڈے پر ؎

فصل اوس شخص کے بیان مین جسکو ضغطۂ قبر نہین ہوا

عمرو بن شیبہ نے کتاب المدینہ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عفو نہین کیا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی مگر فاطمہ بنت اسد عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور نہ قاسم آپ کے بیٹے فرمایا نہین اور نہ ابراہیم اور یہ اون دونون مین چہوٹے تہے **ف** صاحب تعصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی والدۂ شریفہ ہین انہون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن مین پرورش کی تہی اور آپ کو دوست رکہتی تہین آپ نے اونکے مرنیکے بعد چادر مبارک اونکے کفن مین داخل فرمائی اور اونکی قبر مین داخل ہوئے اور لوٹے بسبب اسکی برکت کے وہ ضغطۂ قبر سے امن مین رہین رضی اللہ عنہا ✦

فصل مرض موت مین قل ہو اللہ پڑہنا موجب امن ہے ضغطۂ قبر سے

ابونعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ پڑہے قل ہو اللہ احد کو اپنے مرض مین جسمین کہ وہ مریگا وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اور ضغطۂ قبر سے امن مین رہیگا اور اوٹہائینگے اوسکو فرشتے دن قیامت کے اپنی ہتیلیون سے یہانتک کہ گزار دینگے اوسکو پل صراط سے طرف جنت کے قرطبی نے کہا یہ حسن غریب ہے نصر بن حماد بجلی اسکے ساتہ منفرد ہے **فائدہ** بعض نے کہا جس شخص نے کوئی گناہ کیا تو اوسکی عقوبت اوس سے دس سبب کے ساتہ دفع کیجاتی ہے **۱** توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول کیجائیگی **۲** یا مغفرت چاہی تو اوسکے لئے بخشش کیجائیگی **۳** یا نیکیان کرے تو وہ اوس گناہ کو مٹادینگی کیونکہ حسنات سیئات کو لیجاتے ہین **۴** یا دنیا مین مصائب مین مبتلا ہو تو وہ اوسکا کفارہ ہو جاو **۵** یا برزخ مین ضغطہ وفتنہ مین مبتلا ہو تو یہ اوس سے کفارہ ہو جاویگا **۶** یا اوسکے مومن بہائی اوسکے لئے دعا کرین اور اوسکے واسطے مغفرت چاہین **۷** یا اپنے اعمال کے ثواب اوسکو وہ ہدیہ بخشین جو کہ اوسے نفع دے **۸** یا عرصات قیامت مین ہولون کے ساتہ مبتلا ہو کہ یہ اوسکا کفارہ ہوجائین **۹** یا اوسکو شفاعت اپنے نبی کی پاوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **۱۰** یا رحمت اپنے پروردگار کی جل جلالہ وعظم سلطانہ اللہم اغفر لنا وارحمنا وارزقنا شفاعۃ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

وادرکنا برحمتك یا ارحم الراحمین ویا مجیب السائلین آمین یارب العلمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **فائدہ** قصر الآمال مین لکہا ہے کہ ابن تیمیہ نے منہج السنہ مین ان اسباب کے ذکر مین فرمایا ہے کہ استغفار جنس دعا وسوال سے ہے اور غالباً توبہ کے ساتہہ مقرون ہوتی ہے لیکن کبہی توبہ کرتا ہے اور کبہی مغفرت کی دعا بدون توبہ کے کرتا ہے ایسی کوئی چیز نہین ہے کہ جس سے سارے گناہ بخشے جاوین مگر توبہ اور استغفار بدون توبہ کے مستلزم مغفرت کو نہین ہے لیکن ایک سبب ہے اسباب مغفرت سے صحیحین مین آیا ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے پس کہتا ہے خدایا تو میرے لئے میرا گناہ بخشدے اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور جانا کہ اوسکا پروردگار ہے کہ گناہون کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے مینے اپنے بندے کو بخشدیا اور کہا وہ عمل کہ خطاؤن کو محو کرتا ہے اور سیئات کو مٹاتا ہے وہ ہے کہ مقبول ہووے فرمایا اللہ تعالی نے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ متقیون سے خوارج ومعتزلہ اسی طرف گئے ہین کہ قبول نہین کرتا ہے مگر اوس شخص سے کہ وہ کبائر سے بچتا ہے انکے نزدیک مرتکب کبیرہ کی کوئی نیکی مقبول نہین ہے اور مرجیہ اسپر ہین کہ شرک سے بچنا کافی ہے سلف کا قول یہ ہے کہ مراد تقوی ہے اوس عمل مین جسکو کرتا ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے لیبلوکم ایکم احسن عملا مین فرمایا ہے حسن عمل وہ ہے کہ خالص وبروجہ صواب ہو پس اگر خالص ہے اور بروجہ صواب نہین ہے یا بروجہ صواب ہے اور خالص نہین ہے تو قبول نہوگا اور فرمایا خالص وہ ہے کہ لوجہ اللہ ہو اور صواب وہ ہے کہ موافق سنت کے ہو۔

باب ۲۶ پہلے پہل قبر مین میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور مین ولید بن عمرو بن ساج سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ اول چیز جسکو میت پاتا ہے ایک حرکت ہے نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے پس میت کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل ہون ۔ ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو اوسے اوسکے اعمال گہیر لیتے ہین پہر اللہ اونکو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتے ہین ای بندے تنہا اپنے گڑہے مین منقطع ہوگئے تجہسے دوست اور گہر والے سو کوئی

انیس نہین ہے تیرے لئے آج سوا ہمارے ۳ عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت
لحد مین رکھا جاتا ہے تو اول شی جو اوسکو آتی ہے اوسکا عمل ہے پس مارتا ہے اوسکی بائین ران کو اور کہتا
ہے مین تیرا عمل ہون میت کہتا ہے کہان ہین میرے گھر والے اور میری اولاد اور میری قرابت والے
اور جو کہ اللہ تعالی نے مجھے دیا تھا پس عمل کہتا ہے چھوڑا تو نے اپنے گھر والون اولاد قرابت والون کو اور جو
کہ تجھے اللہ نے دیا تھا پیٹھ کے پیچھے سو داخل نہوا تیری قبر مین تیرے ساتھ سوا میرے پس کہتا ہے ای
کاش مین تجھی کو اختیار کرتا اپنے اہل و اولاد و قرابت والون پر اور اوسپر جو مجھے اللہ تعالی نے دیا تھا اسواسطے
کہ داخل نہوا میرے ساتھ سوا تیرے ۴ احمد ابی الحواری نے کہا ہمکو حدیث کی ابراہیم بن فضل نے ابو الملیح رقی
سے کہا جبکہ داخل کیا جاتا ہے ابن آدم اپنی قبر مین تو باقی نہین رہتی کوئی چیز جس سے وہ دنیا مین ڈرتا تھا سوا
اللہ عز وجل کے مگر وہ اوسکے لئے متمثل ہوتی ہے وہ اوسے ڈراتی ہے اوسکی لحد مین کیونکہ وہ دنیا مین
اوس سے ڈرتا تھا سوای اللہ عز و جل کے

باب ۲۷ بیان مین مخاطبت قبر کی میت سے

ترمذی نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ بہت کرو یاد ہادم لذات کی یعنی قطع کرنیوالی لذتون کا ذکر بہت کیا کرو کہ وہ موت ہے پس بیشک
نہین آیا قبر پر کوئی دن مگر اوسنے کلام کیا اوسمین پس کہتی ہے مین گھر ہون غربت کا اور مین گھر ہون تنہائی
کا مین گھر ہون مٹی کا مین گھر ہون کیڑون کا پس جبکہ مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اوس سے کہتی
ہے مرحبا و اہلاً یعنی تو فراخ جگہ مین اور گھر والون مین آیا خبردار بیشک تو البتہ محبوب تر تھا اونکا جو میری
پیٹھ پر چلتے ہین طرف میرے پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا تو تو اب دیکھے گا میرے
احسان کو تیرے ساتھ پس وسیع ہو جاتی ہے واسطے اوسکے درازی بصر تک اور کھولا جاتا ہے اوسکے واسطے
دروازہ جنت کا اور جبکہ دفن کیا جاتا ہے فاجر یا کافر بندہ تو قبر اوس سے کہتی ہے لا مرحبا و لا اہلا خبردار بیشک
تو البتہ مبغوض تر تھا اونکا جو میری پیٹھ پر چلتے ہین طرف میرے پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو
میری طرف آیا تو تو اب دیکھیگا میرے کام کو تیرے ساتھ فرمایا پس وہ ملجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ ملجاتی ہین

اور مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی مبارک انگلیون سے
پس داخل کیا بعض انگلیون کو بعض کے جوف مین فرمایا اور متعین کیے جاتے ہین اوسکے لئے ننانوے بڑے سانپ
کہ اگر ایک اونمین سے زمین مین پہونک مار دے تو وہ نہ اُگاوے کسی چیز کو جبتک کہ دنیا باقی ہے پس وہ اوسے
کاٹتے اور نوچتے ہین یہانتک کہ اوسکو حساب کی طرف لیجاوینگے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ سوای اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے ۱۲ طبرانی
نے اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک جنازے مین پس آپ بیٹھے طرف ایک قبر کے پس فرمایا نہین آتا ہے اس قبر پر کوئی دن مگر وہ باواز کشادہ
و تیز کہتی ہے ای ابن آدم تو کیونکر مجھے بھول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گھر ہون تنہائی کا گھر ہون غربت کا
گھر ہون وحشت کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون تنگی کا مگر وہ شخص کہ اوسپر اللہ مجھے کشادہ کردے پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے
۱۲ ابن ابی الدنیا حکیم ترمذی ابو یعلی امام احمد حاکم نے کنی مین طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابو حجاج ثمالی
سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر میت سے کہتی ہے جبکہ وہ اوسمین رکھا
جاتا ہے خرابی ہو تیری ای ابن آدم تجھے کس چیز نے میرے ساتھ مغرور کیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گھر ہون
فتنہ کا گھر ہون تاریکی کا گھر ہون تنہائی کا گھر ہون کیڑون کا تجھے کس چیز نے مجھسے بہکایا جبکہ تو اکڑتا
ہوا مجھپر گزرتا تھا پس اگر وہ نیک ہے تو اوسکی طرف سے قبر کا جواب دینے والا جواب دیتا ہے پس کہتا ہے بھلا
دیکھ تو وہ تو نیک بات کا حکم اور بُری بات سے منع کرتا تھا پس قبر کہتی ہے بیشک مین اب اوسپر سبز ہوئی جاتی
ہون اور اوسکا جسم نور ہو جاتا ہے اور اوسکی روح اللہ تعالی کی طرف چڑھ جاتی ہے ۱۲ ابن مندہ نے کتاب الروح مین طریق مجاہد
سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن
جبکہ وہ محتضر ہوتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اچھی سی اچھی صورت اور بہتر سے بہتر خوشبو مین پس
وہ اوسکے نزدیک بیٹھتا ہے واسطے قبض کرنے اوسکی روح کے اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے مع
حنوط جنت کے اور کفن جنت کے اور وہ اوس سے دوری پر ہوتے ہین پس ملک الموت اوسکی روح کو اوسکے

جسم سے نکالتے ہین پسینا کر کے پہر جبکہ وہ ملک الموت کی طرف آگئے تو وہ دونون فرشتے جلد اوسکی طرف آتے
ہین پہر اوسکو اونسے لے لیتے ہین جنت کا حنوط اوسے لگاتے ہین جنت کے کفن مین اوسکو کفناتے ہین پہر
اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتے ہین آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین اور فرشتے اوس سے خوش ہوتے
ہین اور کہتے ہین پاک روح کسکی ہے جسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور اچہے سے اچہے نام کے
ساتہہ اوسکا نام لیا جاتا ہے جسکے ساتہہ اوسکا نام لیتے تہے دنیا مین پس کہتے ہین کہ یہ روح فلان کی ہے پہر
جبکہ اوسکو آسمان کی طرف لے چڑہتے ہین تو اوسکی مشایعت کرتے ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے یہانتک
کہ رکہی جاتی ہے روبرو اللہ کے نزدیک عرش کے پس نکالا جاتا ہے اوسکا عمل علیین مین پہر فرماتا ہے اللہ
عزوجل واسطے مقربین کے تم گواہ رہو کہ بیشک مینے بخشدیا واسطے صاحب اس عمل کے اور مہر کیجاتی ہے
اوسکی کتاب یعنی نامۂ اعمال پس رد کی جاتی ہے علیین مین پہر فرماتا ہے اللہ تعالی پہیر لیجاؤ میرے بندے
کی روح کو طرف زمین کے کیونکہ مینے اونکو وعدہ دیا ہے کہ بیشک مین اونکو پہیرونگا اوسی مین پس جبکہ رکہا
جاتا ہے مومن اپنی لحد مین تو زمین کہتی ہے بیشک تو البتہ دوست تہا طرف میرے اور تو میری پیٹہہ پر تہا
پس کیونکر جبکہ تو میرے پیٹ مین آگیا اب مین تجہے دکہاؤنگی کہ مین تیرے ساتہہ کیا کچہہ کرونگی پس فراخی
کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی ہین اوسکی درازی بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکے واسطے ایک دروازہ
نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ
تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے ثواب سے اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ نزدیک اوسکے سر کے
طرف نار کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ پہیر دیا اللہ نے تجہے عذاب پہر اوس سے
کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ خنک چشم پس نہین ہے کوئی چیز کہ دوست تر ہو طرف اوسکے قیامت کے قائم ہونیسے
۵ ابن ابی الدنیا نے عبد اللہ بن عبید سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت بیٹہتا ہے اور وہ سنتا ہے اپنے ساتہہ جانیوالون کی آواز قدم کو پس کلام
نہین کرتی اوس سے کوئی چیز اول اوسکے گڑہے سے پس وہ کہتا ہے خرابی ہو تیری ای آدم کے بیٹے کیا
تو نہ ڈرا مجہسے اور میری ضیق و تنگی و بدبو و ہول اور کیڑون سے کہ تو اسکے لئے تیاری کرتا سو تو نے میرے

واسطے تیاری نہ کی ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک
بندہ جبکہ رکھا جاتا ہے قبر مین تو وہ اوس سے کلام کرتی ہے پس کہتی ہے ای ابن آدم کیا تو نے نہ جانا
کہ مین گھر ہون تنہائی کا گھر ہون تاریکی کا گھر ہون حق کا ای ابن آدم تجھے کس چیز نے مجھسے دہوکا دیا
کہ مقرر تو میرے گرد اکڑتا ہوا چلتا تہا پس اگر وہ مومن ہے تو اوسکے لئے فراخی کیجاتی ہے اور اوسکی منزل
سبز کردیجاتی ہے اور اوسکی روح جنت کی طرف چڑہائی جاتی ہے ۷ ابن ابی شیبہ نے یزید بن شجرہ سے روایت
کیا ہے کہا قبر مرد کافر یا فاجر سے کہتی ہے کیا تو نے یاد نہ کی میری تاریکی کیا یاد نہ کی تو نے میری وحشت کیا یاد نہ کی تو نے میری تنہائی
کیا یاد نہ کی تو نے میری تنگی کیا یاد نہ کیا تو نے میرے غم کو ۸ عُبَید بن عُمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا بیشک قبر البتہ کہتی ہے ای ابن آدم کیا تیار کیا تو نے میرے لئے کیا تو نے نہ جانا کہ مین غربت کا گھر
ہون تنہائی کا گھر ہون عـه اکلہ کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون ۹ ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر ندا کرتا ہے اوسکو گڑہا اوسکا جسمین وہ دفن کیا جاتا ہی
کہ مین گھر ہون تاریکی کا اور وحدت و انفراد کا پس اگر تو اپنی حیات مین اللہ کا مطیع ہے تو مین تجھپر آج رحمت
ہوتی اور اگر تو اپنے رب کا تیری حیات مین نافرمان ہے تو مین آج تجھپر نقمة ہون یعنی کینہ و عذاب مین وہ گھر ہون
کہ جو شخص اوسمین داخل ہوا فرمان بردار ہوکر تو وہ اوس سے نکلیگا خوش ہوکر اور جو اوسمین داخل ہوا نافرمان
ہوکر وہ اوس سے نکلیگا ہلاک ہوکر ۱۰ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ بیشک قبر کے لئے ایک
زبان ہے کہ وہ اوس سے بولتی ہے کہتی ہے ای ابن آدم تو مجھے کسطرح بہول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین
وحشت کا گھر ہون غربت کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون تنگی کا گھر ہون مگر وسیع کردے اللہ کسی آدمی سے
۱۱ ابو بکر بن عبد العزیز بن جعفر فقیہ حنبلی نے کتاب الشافی مین بسند خود براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم
نکلے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس پایا ہمنے قبر کو کہ ابہی نہین بنائی گئی تہی آپ
بیٹھے اور ہم آپکے گرد بیٹھے آپ نے فرمایا جبکہ میت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے پہر وہ اوسپر برابر کردیجاتی ہے
تو زمین اوس سے کلام کرتی ہے پس کہتی ہے کیا تو نے نہ جانا کہ مین وحشت و غربت و کیڑون کا گھر ہون سو تو نے
میرے واسطے کیا تیار کیا سند یہ ہے حدثنا اسمعیل بن ابراهیم الشیرازی حدثنا محمد بن حماد وقری

علی عبد الرزاق وانا حاضر عن الثوری عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء

تحول ۱۲ ابیھقی نے شعب مین بلال بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ندا کرتی ہے قبر ہر دن مین کہ
مین غربت کا گہر ہون اور گہر کیڑون کا اور وحشت کا اور مین ایک گڑہا ہون آگ کے گڑہون سے یا ایک چمن
جنت کے چمنون سے اور بیشک مؤمن جبکہ اپنی لحد مین رکہا جاتا ہے تو کلام کرتی ہے زمین اوس سے اوسکے
نیچے سے پس کہتی ہے قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر مین تجہے دوست رکہتی تھی اور تو میری پیٹھہ پر تھا پس
کیونکر تجہے دوست نہ رکہونگی حال آنکہ تو میرے پیٹ مین آگیا پس جبکہ مین تیری والی کی گئی تو اب تو
جان لیگا کہ مین تیرے ساتہہ کیا کرتی ہون پس وہ اوسکے لئے وسیع ہوجاتی ہے اوسکی درازی نگاہ تک
اور جبکہ کافر رکہا جاتا ہے تو کہتی ہے واللہ البتہ مقرر مین تجہے مبغوض رکہتی تہی اور تو میری پیٹھہ پر چلتا
تھا پس جبکہ مین تیری والی کیگئی تو اب تو جان لیگا کہ مین کیا کرتی ہون پس دباتی ہے اوسکو ایسا دبا کہ
اوس سے اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ۱۳ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تیاری کرو رحم واسطے اپنی قبرون کے پس بیشک قبر
ہر دن مین سات بار کہتی ہے اے ابن آدم ضعیف تو رحم کر اپنی حیات مین اپنی جان پر پہلے اس سے کہ تو مجہسے
ملاقات کرے مین تجہپر رحم کرونگی وتکفی منی المردة ۱۴ ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابن مندہ نے
عمرو بن ذر سے روایت کیا ہے کہا جبکہ داخل ہوتا ہے مؤمن اپنے گڑہے مین تو زمین اوسکو ندا کرتی ہے
کیا فرمان بردار ہے یا نافرمان پس اگر وہ نیک ہے تو ندا کرتا ہے اوسکو ایک منادی گوشۂ قبر سے کہ ہوجا تو اوسپر
سبز اور ہوجا اوسپر رحمت پس اچہا بندہ تہا واسطے اللہ کے اور اچہا پہیر لایا گیا طرف تیرے پس زمین کہتی ہے
اب اسوقت مستحق کرامت کا ہوا ۱۵ ابن ابی الدنیا نے قبور مین محمد بن صبیح سے روایت کیا ہے کہا ہمکو
یہ بات پہونچی ہے کہ آدمی جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے پس عذاب کیا گیا یا پہونچی اوسکو بعض وہ چیز جسکو
مکروہ رکہتا ہے تو ندا کرتے ہین اوسکو اوسکے پڑوسی مردون سے کہ اے پیچہے رہنے والے دنیا مین بعد اپنے
بہائیون کے کیا نہوئی تیرے لئے ہم مین عبرت کیا نہوئی واسطے تیرے ہمارے آنے مین تجہسے پہلے فکر کیا
نہ دیکہا تو نے منقطع ہونا ہمارے اعمال کا ہمسے اور تو مہلت مین تہا پس تو نے کیون نہ مافات کا تدارک کیا

ن زمین

اور نداکرتے ہین اوسکو قطعات قبر کے کہ ای دہوکا کہانیوالے زمین کی پشت پر کیون نہ عبرت پکڑی تو نے اون لوگون سے جو کہ غائب کئے گئے تیرے گہر والون سے زمین کی پیٹ مین اونمین سے کہ دہوکا دیا اونکو دنیا نے تجہسے پہلے پہر دوڑائے گئے اونکو اجل اونکی طرف قبور کے اور تو اونکو دیکہتا ہے اوٹہائے ہوئے کہ لئے جاتے ہین اونکو اونکے دوست طرف اوس منزل کے کہ جس سے کوئی چارہ نہین ہے ۶ اسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کہ قبر کی یاد بہت کرتا ہے وہ اوسکو پائیگا ایک چمن جنت کے چمنون سے اور جو شخص اوسکی یاد غافل رہتا ہے وہ پائیگا اوسکو ایک گڑہا آگ کے گڑہون سے ۷ اخطیب نے اپنی تاریخ مین یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو گہیر لیتے ہین اوسکو عمل اوسکے پہر اللہ تعالی اونکو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتے ہین ای تنہا اپنے گڑہے مین منقطع ہوگئے تجہسے دوست اور گہر والے پس نہین ہے کوئی انیس واسطے تیرے آج سوا ہمارے پہر یزید روتے پس کہتے خوشی ہے اوسکے لئے کہ جسکا انیس صالح ہے اور خرابی ہے اوسکی کہ جسکا انیس اوسپر وبال ہے ۸ ابیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کیا خبر نہ دون مین تمکو دو دن اور دو رات کی کہ نہ سنا خلائق نے مثل اونکے اول دن وہ ہے کہ آئیگا تیرے پاس خوشخبری دینے والا اللہ سے یا تو ساتہہ اللہ کی رضا کے یا اوسکے غصہ کے اور ایک دن وہ ہے کہ کہڑا ہوگا تو اوسمین روبرو اللہ تعالی کے لیگا تو اوسمین اپنی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو یا تو اپنے داہنے ہاتہہ مین یا بائین مین اور ایک رات وہ ہے کہ میت اپنی قبر مین رات گزارتا ہے کہ نہ گزاری کوئی رات پہلے اوس سے مثل اوسکے اور ایک وہ ہے کہ جسکی صبح کو قیامت کا دن ہے اوسکے بعد اور کوئی رات نہین ہے

باب ۲۸ فتنۂ قبر کے بیان مین

فصل معنی فتنۂ قبر کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ فتنہ کے معنی عربی زبان مین امتحان و آزمایش کے ہین دیکہو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے حق مین ارشاد فرمایا ہے وفتناک فتونا راغب نے کہا فتنہ وہ شئی ہے جس سے انسان کا حال نیک و بد ظاہر ہوجاوے علمار لغت نے اِسکے سوا اور معنی بہی بیان کئے ہین **مقبور** کے معنی مدفون کے ہین

قبر جای قرار مردے کو کہتے ہین مراد فتنۂ قبر و مقصود سے منکر نکیر کی پوچھہ پاچھہ ہے چنانچہ آیندہ اسکی تفصیل آویگی

فصل ملائکہ سوال کی نام اور اونکی صفت کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ سوال کے فرشتون مین سے ایک کا نام منکر بہ فتح کاف صیغۂ اسم مفعول ہے اور دوسرے کا نام نکیر بروزن فعیل ہے یعنی اوپری لوگ کیونکہ انکی صورت شکل نہ تو آدمیون کے خلق کے مشابہ ہے نہ فرشتون کے نہ ہوام کے بلکہ یہ دونون ایک نئی مخلوق ہے انکی طرف دیکھنے والون کو انکی خلقت مین کسی طرح کا انس نہین ہے اللہ تعالی نے مومن کے لئے انکو تکرمہ یعنی عزت و تعظیم ٹھہرایا ہے تاکہ اوسکو ثابت رکھے اور بصیرت دے اور منافق کے لئے اوسکا بھید کھولنے کے واسطے عالم برزخ مین مبعوث ہونیسے پہلے اونکو مقرر کیا ہے تاکہ اوسپر عذاب اترے حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ایسا ہی فرمایا ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ منکر بہ فتح کاف ضبط ہے مین نہین جانتا کہ اسمین اختلاف ہو یعنی ایمۂ لغت و حدیث کے درمیان مین یہ بات متفق علیہ ہے قاضی مجد الدین رحمہ اللہ نے قاموس مین اسکی تصریح فرمائی ہے شیخ عماد الدین بن یونس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ دو فرشتے جو کہ مومن کے پاس آتے ہین اومین سے ایک کا نام بشیر دوسرے کا نام مبشر ہے لیکن جمہور علماء سے جو منقول ہے یہ قول اوسکے خلاف ہے اور نفس احادیث بھی اسکو رد کرتی ہے حدیثون کے لفظ اس باب مین بکرات و مرات اسی کتاب مین کچھہ گزر چکے اور بہت کچھہ آوینگی سب جگہہ اونکا نام منکر و نکیر ہی آیا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آدمی کو یہی ارشاد فرمایا کہ پس آئینگے تیرے پاس منکر و نکیر جیسا کہ آیندہ آویگا طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نام اون دونون فرشتون کے جو کہ قبر مین آتے ہین منکر و نکیر ہین اور یہ عام ہے باوجود اسکے کہ کلام ابن یونس کا مبنی ہے تعدد ملائکہ پر جیسے کہ حلیمی نے بغیر دلیل اسکا دعوی کیا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے در منثور اور شرح الصدور مین احادیث سوال کو جمع فرمایا ہے چنانچہ اونکا ذکر آیندہ ہوگا اونمین ایک حرف بھی مطابق دعوی ابن یونس کے اور حلیمی کے نہین ہے **فائدہ** مرسل ضعیف مین آیا ہے کہ سوال کے لئے چار فرشتے آتے ہین ایک **منکر** دوسرا **نکیر** تیسرا **ناکور** چوتھا **رومان** ابن لال نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے

کہ آتے ہین قبر مین منکر ونکیر وناکور ورومان ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی کچہہ اصل نہین ہے یعنی موضوع ہے اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی ظاہر ہے شرح الصدور مین فرمایا ہے کہ ابونعیم نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ فتان قبر کے تین ہین انکر وناکور ورومان ابن لال وابن جوزی نے موضوعات مین ضمرہ بن حبیب سے مرفوعًا اخراج کیا ہے کہ فتان قبر کے چار ہین منکر ونکیر وناکور اور سردار اونکا رومان ہے ابن جوزی نے کہا کہ اسکی کچہہ اصل نہین ہے اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی اونپر ثابت تر ہے شیخ الاسلام ابن حجر رحمہ اللہ سے کسینے رومان کا حال پوچہا کہ آیا آتا ہے میت کے پاس ایک فرشتہ کہ اوسکا نام رومان ہے پس جواب دیا کہ ایسی سند سے وارد ہوا ہے کہ اوسمین لین ہے یعنی اسکی سند نرم ہے پکی نہین ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین اسطرف اشارہ کیا ہے لیکن دُرِمنثور مین اس روایت کا ذکر نہین فرمایا *

فصل بیان مین حلیہ منکر ونکیر کے

رنگ سیاہ بال پیچیدہ اتنے لنبے کہ اونکو اپنے پاؤن مین گہسیٹتے چلین گے آنکہین نیلگون ایسی چمکتی ہوئی جیسے برق خاطف یا بسبب نہایت سرخی کے جیسے تانبے کی دیگین سانسین اونکی جیسے آگ کے شعلے جبکہ دم لینگے تو اونکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکلین گے آواز اونکی جیسے بادل کی کڑک دانت مونہہ سے نکلے ہوئے جیسے بیل کی سینگ اتنی لنبی کہ زمین تک پہونچی ہوئی اونسے بزور وقوت زمین کو کہودتے ہوئے میت تک پہونچین گے ہاتہون مین اونکے لوہے کے گرز ہونگے ایک گرز اتنا بوجہل ہوگا کہ اگر سارے لوگ جو منیٰ مین جمع ہوتے ہین اوسکو اوٹہاوین تو نہ اوٹہا سکین اور وہ باوجود اس بوجہہ کے اونکے ہاتہہ مین ایسا ہوگا جیسے کسی آدمی کے ہاتہہ مین پرکاہ ہو علیہما الصلوٰۃ والسلام *

فصل بیان مین احادیث فتنۂ قبر کے

مراد فتنۂ قبر سے منکر نکیر کا سوال ہے اس باب مین ۲۷ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر روایت ہے وہ یہ ہین ۱انس ۲براء ۳تمیم داری ۴بشیر بن اکال ۵ثوبان ۶جابر بن عبداللہ ۷عبداللہ بن رواحہ ۸عبادہ بن صامت ۹حذیفہ ۱۰ضمرہ بن حبیب ۱۱ابن عباس ۱۲ابن عمر ۱۳ابن عمرو ۱۴ابن مسعود ۱۵عثمان بن عفان ۱۶عمر بن خطاب ۱۷عمرو بن عاص ۱۸معاذ بن جبل ۱۹ابوامامہ ۲۰ابوالدرداء ۲۱ابورافع ۲۲ابوسعید خدری

۲۳ ابو قتادہ ۲۴ ابو ہریرہ ۲۵ ابو موسیٰ ۲۶ اسماء ۲۷ عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین +

احادیث حضرت انس رضی اللہ عنہ

ابخاری و مسلم وغیرہما نے طریق قتادہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے بیشک بندہ جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھہ والے اوس سے پیٹھہ پھیرتے ہین تو
بیشک وہ البتہ سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو فرمایا کہ آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو
بٹھاتے ہین پھر وہ اوس سے کہتے ہین تو کیا کہتا تھا اس آدمی کے حق مین جو تمہارے درمیان مین تھا جسکو
محمد کہا جاتا تھا فرمایا پس مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین پس
اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف اپنے ٹھکانے کی آگ سے کہ بدل دیا اللہ نے تجھکو اوسکے عوض ایک
ٹھکانا جنت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس وہ اون دونون کو ایک ساتھہ دیکھتا ہے قتادہ
نے کہا اور ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ فراخی کی جاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز اور سبزی سی
اوسپر بھردیجاتی ہے اور لیکن منافق و کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص کے حق مین وہ
کہتا ہے مین نہین جانتا مین کہتا تھا جو لوگ کہتے ہین پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑھا اور مارا جاتا
ہے لوہے کے گرزون سے ایک مار پس ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتے ہین اوسکو جو اوسکے ارد گرد ہین سوای جن
والنس کے ۲ امام احمد و ابو داؤد نے اپنے سنن مین اور بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک امت آزمائی جاتی
ہے اپنی قبرون مین اور بیشک مومن جبکہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ
پس اوس سے سوال کرتا ہے تو کیا پوچتا تھا پس اگر اللہ نے اوسکو ہدایت کی تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تھا
پس اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تھا وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے اور اوسکے
رسول ہین پس سوال نہین کیا جاتا ہے کسی چیز سے بعد اسکے پھر لیجاتے ہین اوسکو طرف اوس گھر کے جو
اوسکے لئے تھا آگ مین پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا گھر تھا آگ مین ولیکن اللہ نے تجھے بچایا اور تجھپر رحم کیا
پس بدل دیا تجھکو اسکے عوض ایک گھر جنت مین پس وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تاکہ مین جاؤن پس اپنے گھر والون

کو خوشخبری دون اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹہیر جا اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے پس اوسے جہڑکتا ہے کہتا ہے تو کیا پوچہتا تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا کہتا ہے مین کہتا تہا جو لوگ کہتے ہین پس مارتا ہے اوسکو لوہے کے گرز سے درمیان اوسکے دونون کانون کے پس وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتی ہے اوسکو خلائق سوای جن وانس کے دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ داخل ہوتے ہین منکر نکیر میت پر اوسکی قبر مین وہ اوسے بٹہاتے ہین پس اگر مومن ہے تو اوس سے کہتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے وہ کہتے ہین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین اور کون ہے امام تیرا وہ کہتا ہے قرآن ہے پس وہ فراخ کر دیتے ہین اوسپر قبر اوسکی اور اگر وہ کافر ہے تو اوس سے کہتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتے ہین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا وہ کہتے ہین اور کون ہے امام تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا پس وہ اوسے مارتے ہین عمود سے ایک ضرب یہانتک کہ قبر آگ سے شعلہ مارنے لگتی ہے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین یعنے ادہر کی اودہر اور اودہر کی ادہر آ جاتی ہین

حدیث براء و تمیم داری رضی اللہ عنہما

یہ دونون حدیثین اوس باب مین گزر چکین کہ جسمین یہ ذکر ہے کہ میت کے پاس ملائکہ حاضر ہوتے ہین ✦

حدیث بشیر رضی اللہ عنہ

بزار و طبرانی و ابن سکن نے ایوب بن بشیر عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہ بشیر نے کہا کہ بنی معاویہ مین لڑائی تہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے کہ اونکے درمیان مین صلح کرا دین آپ نے ایک قبر کی طرف التفات فرمایا پس کہا کہ نہ جانا تو نے آپ سے عرض کیا گیا فرمایا کہ بیشک یہ مجہسے پوچہا جاتا ہے سو اوس نے کہا کہ مین نہین جانتا

حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ

ابو نعیم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہے

ام ابن شیخین بن طرازی
دوسرے مین مطارق ع
واللہ اعلم
عمود لفظ ستون خانہ
درمیان و طرف بستان
پنیہ
ابن السکن

مؤمن تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور صدقہ اوسکے داہنی طرف اور روزہ نزدیک اوسکے سینے کے اور ذکر کیا حدیث قبر کو مثل حدیث براء کی اسی طرح اسکو علیہ مین وارد کیا ہے اور پورا ذکر نہین کیا +

حدیث جابر رضی اللہ عنہ

امام احمد و طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی و ابن ابی الدنیا نے طریق ابی الزبیر سے روایت کیا ہے کہ ابو الزبیر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے فتان قبر کا سوال کیا اونہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے بیشک یہ امت اپنی قبرون مین آزمائی جاتی ہے پس جبکہ مرد مؤمن اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور اوسکے پاس سے اوسکے اصحاب پیٹھ پھیر لیتے ہین تو اوسکے پاس ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا آتا ہے پس اوس سے کہتا ہے تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین پس مؤمن کہتا ہے مین کہتا ہون بیشک وہ رسول ہین اللہ کے اور اوسکے بندے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرشتہ اوس سے کہتا ہے تو دیکھ طرف تیری مقعد کے جو کہ تیرے لئے آگ سے تھا اللہ نے تجھے اوس سے نجات دی اور بدل دیا تجھکو بعوض تیری اوس مقعد کے جسکو تو دیکھ رہا ہے آگ سے وہ تیرا مقعد جسکو تو دیکھ رہا ہے جنت سے پس وہ اون دونون کو دیکھتا ہے مؤمن کہتا ہے مجھے چھوڑو کہ مین اپنے گھر والون کو خوشخبری دون پس اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹھیر جا اور لیکن منافق پس وہ بیٹھتا ہے جبکہ اوسکے پاس سے اوسکے گھر والے پیٹھ پھیرتے ہین پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتا ہون جو لوگ کہتے ہین کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے یہ تیرا وہ مقعد ہے جو کہ تیرے لئے جنت سے تھا بدل دیا اللہ نے تجھکو اوسکے عوض مقعد تیرا آگ سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اوٹھایا جاتا ہے ہر بندہ قبر مین جسپر وہ مرا مؤمن اپنے ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر ۲ ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ داخل ہوتا ہے میت اپنی قبر مین تو نمودار کیا جاتا ہے اوسکے لئے سورج نزدیک اوسکے غروب کے پس بیٹھتا ہے اپنی دونون آنکھون کو ملتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑو کہ مین نماز پڑھون **ف** صاحب قصر الامال رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ فرائض کے ادا کرنے مین اور اوسپر مداومت کرنے مین

عہ بکسر تا یعنی فتنۂ القبر

عہ نشست گاہ

راسخ تہا دنیا مین ۴۳ ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے کہ بیشک ابن آدم البتہ غفلت مین ہے اوس سے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے بیشک اللہ جبکہ اوسکے پیدا کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے کہتا ہے لکہہ رزق اوسکا لکہہ نقش قدم اوسکا لکہہ اجل اوسکی لکہہ شقی ہے یا سعید پہر یہ فرشتہ چڑہ جاتا ہے اور بہیجتا ہے اللہ ایک اور فرشتہ پس وہ اوسکی حفاظت کرتا ہے یہانتک کہ وہ بالغ ہوتا ہے پہر یہ فرشتہ چڑہ جاتا ہے پہر مقرر کرتا ہے اللہ اوسپر دو فرشتون کو وہ اوسکے حسنات و سئیات کو لکہتے ہین پس جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو یہ دونون فرشتے چڑہ جاتے ہین اور آتے ہین ملک الموت تاکہ اوسکی روح قبض کرین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو وہ روح کو اوسکے جسم مین پہیر دیتے ہین اور آتے ہین دو فرشتے قبر کے پس وہ اوسکا امتحان لیتے ہین پہر وہ دونون چڑہ جاتے ہین پہر جبکہ قیامت قایم ہوگی تو اوتریگا اوسپر فرشتہ حسنات کا اور فرشتہ سیئات کا پس کہینچین گے کتاب یعنے نامۂ اعمال کو جو کہ اوسکی گردن مین بندہا ہوا ہے پہر وہ دونون اوسکے ساتہہ حاضر رہتے ہین ایک سائق یعنے ہانکنے والا اور دوسرا شہید یعنی گواہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے آگے البتہ ایک امر عظیم ہے کہ تم اوسکی قدرت نہین رکہتے ہو پس تم مدد چاہو ساتہہ اللہ عظیم کے ۴۴ ابن ابی عاصم و ابن مردویہ و بیہقی نے طریق ابو سفیان سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ رکہا جاتا ہے مومن اپنی قبر مین تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسے جہڑکتے ہین وہ جاگ اوٹہتا ہے جیسے جاگتا ہے سونے والا پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا کون ہے
اور کیا ہے دین تیرا اور کیا ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے اللہ رب ہے میرا اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہین میری بندی لے
پس ندا کرتا ہے ایک منادی کہ اوسکی مقرر سیج کہا فرش کرو اوسکا جنت سے اور پہناؤ اوسکو جنت سے وہ کہتا ہے مجہے چہوڑو کہ مین اپنے گہر والون کو خبر کردون پس اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹہیر جا ✣

۵ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث اوس باب مین گذر چکی جسمین یہ ذکر ہے کہ میت اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے ✣

۸ حدیث ضمرہ رضی اللہ عنہ

۸ حدیث قصل اسماء ملائکہ سوال مین گذر چکی

۹ حدیث عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

ابن ابی الدنیا نے تہجد مین ابن ضریس نے فضائل قرآن مین حمید بن زنجویہ نے فضائل اعمال مین عبادۃ
بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ کہڑا ہو ایک تمہارا رات سے یعنی نماز پڑہے پس چاہیے کہ
اپنی قرارت کو آواز سے پڑہے کیونکہ وہ بہگاتا ہے اپنی جہر سے شیطانون اور فاسق جنون کو اور بیشک وہ فرشتے
جو کہ ہوا مین ہین اور گہر کے رہنے والے اوسکی قرارت کو سنتے ہین اور اوسکی نماز کے ساتھہ نماز پڑہتے ہین
پس جبکہ یہ رات گذر جاتی ہے تو یہ شب آیندہ کو اسکی وصیت کرتی ہے پس کہتی ہے تو اوسکو اس گہڑی
بیدار کر دینا اور تو اوسپر ہلکا ہو جانا پہر جب اوسکو وفات حاضر ہوتی ہے تو قرآن آتا ہے پس اوسکے سر کے
نزدیک کہڑا رہتا ہے اور وہ اوسکو غسل دیتے ہین پہر جبکہ اوس سے فراغت ہوتی ہے تو قرآن داخل ہوتا
ہے یہانتک کہ درمیان اوسکے کفن اور اوسکے سینے کے ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور
اوسکے پاس منکر نکیر آتے ہین تو قرآن نکلتا ہے پس درمیان اوسکے اور درمیان اون دونوںکے ہو جاتا ہے پس
وہ دونون قرآن سے کہتے ہین کہ تو ہمسے ہٹ جا ہم چاہتے ہین کہ اوس سے سؤال کرین وہ کہتا ہے واللہ
مین اوس سے جدا ہونے والا نہین ہون یہانتک کہ داخل کر دون اوسکو جنت مین پس اگر تم اسمین کسی چیز
کے ساتھہ مامور ہو تو تم اپنا کام کرو پس منکر نکیر اوس سے سؤال کرتے ہین پہر قرآن طرف اوسکی دیکہتا ہے پس کہتا ہے
کیا تو مجہے پہچانتا ہے وہ کہتا ہے نہین قرآن کہتا ہے مین قرآن ہون مین وہ ہون کہ تیری رات کو بیدار رکہتا تہا
اور تیرے دن کو پیاسا رکہتا تہا اور روکتا تہا تجہے تیری شہوت و کان و آنکہہ سے پس اب تو مجہے پائیگا درمیان دوستونکے
سچا دوست درمیان بہائیونکے سچا بہائی پس خوش ہو جا مین ہے تجہپر بعد سؤال منکر و نکیر کے کوئی ہم و حزن پہر منکر نکیر
اوسکے پاس سے نکل جاتے ہین پس قرآن اپنے رب تعالی کی طرف چڑہ جاتا ہے مانگتا ہے اوسکے واسطے بچہونا اور بہا
پس حکم کیا جاتا ہے اوسکے لئے بچہونے اوڑہنے کا اور قندیل کا نور جنت سے اور چنبیلی کا جنت کی چنبیلی سے پس اوٹہاتے
ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین سمار دنیا سے سبقت کرتا ہے قرآن اوسکی طرف اوسکے پس کہتا ہے کیا تجہے

وحشت ہوئی بعد میرے مین تو جب سے تجھسے جدا ہوا ہے زیادہ نہین کیا اسپر کہ اللہ سے کلام کیا. بچہونے اور ہٹنے
چراغ مین سو یہ مین اوسکو تیرے پاس لے آیا پس فرشتے اوسپر داخل ہوتے ہین اوسے اوٹھاتے ہین اور وہ بچہونا
بچہاتے ہین اور رکہتے ہین اوڑہنے کو نیچے اوسکے دونون پاؤن کے چنبیلی کو نزدیک اوسکے سینے کے پہر اوسے اوٹھاتے
ہین یہانتک کہ رکہتے ہین اوسکو اوسکی داہنی کروٹ پر پہر اوسکے پاس سے چڑہ جاتے ہین پس وہ اوس کروٹ
پر لیٹا ہے پس وہ فرشتون کی طرف دیکہتا رہتا ہے یہانتک کہ آسمان مین داخل ہو جاتے ہین پہر قرآن جانب
قبلہ قبر مین دہکا مارتا ہے تو وہ اوسپر کشادہ کردیجاتی ہے جسقدر کہ اللہ چاہتا ہے اِن سے اور کتاب ابو سعادتین مین
یون ہے کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے چارسو برس کی راہ کی پہر چنبیلی کو اوسکے سینے کے نزدیک سے اوٹہاتا ہے
پس ادب سے اوسکی ناک کے نزدیک کہتا ہے وہ اوسے تر و تازہ سونگہتا رہتا ہے صور پہونکنے کے دن تک پہر وہ
اوسکے گہر والون کے پاس ہر روز ایک بار یا دو بار آتا ہے اوسکے پاس اونکی خبر لاتا ہے اور اونکے لئے دعای خیر و
اقبال کی کرتا ہے اوسکے بچون مین سے اگر کسی نے قرآن پڑہ لیا تو اوسکی خوشخبری اوسے دیتا ہے اور اگر اوسکی
اولاد بُری ہے تو صبح و شام اوسکے گہر آتا ہے پس اوسپر روتا ہے نفخ صور تک حافظ ابو موسیٰ نے کہا یہ خبر
حسن ہے اسکو امام احمد بن حنبل اور ابو خیثمہ اور ان دونون کے طبقہ نے جو کہ متقدمین سے ہین ابو عبد الرحمن
مقری سے انہون نے اپنی سند کو عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہونچایا ہے اور اس حدیث کو بوجہ دیگر عقیلی نے
ضعفاء مین اور ابن جوزی نے موضوعات مین عبادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح نہین ہے

عیسیٰ مدینی

١٠ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما

البیہقی نے کتاب عذاب قبر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کیا ہوگا تیرا حال ای عمر جبکہ تجھے پہونچائین گے طرف زمین کے پس کہودا جائیگا تیرے لئے تین ہاتھ ایک
بالشت ایک ہاتھ ایک بالشت مین پہر آئینگے تیرے پاس منکر نکیر سیاہ رنگ اپنے بالون کو کہینچتے ہوئے گویا
آواز اونکی سخت گرج بادل کی اور گویا آنکہین اونکی بجلی جہپٹنے والی کہودتے ہوئے زمین کو اپنے دانتون سے
پس وہ تجھے بٹہا وینگے حالانکہ تو خوفناک ہوگا پہر وہ تجھے ہلا دینگے بیچین کرینگے ڈراوینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوس دن اوس حال پر ہونگا جسپر مین اب ہون فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو

کفایت کرونگا ساتھہ اذن اللہ کے یا رسول اللہ ۲ بیہقی نے بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت البتہ لوگون کے جوتون کی آواز کو سنتا ہے جبکہ
پیٹھہ پھیرتے ہین کیا پھر وہ بیٹھتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر اوس
سے کہا جاتا ہے کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے اسلام پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے
محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہے اور کیا ہے علم تیرا وہ کہتا ہے مینے اونکو پہچانا اور ایمان لایا اور اونکی تصدیق
کی ساتھہ اوس چیز کے کہ لائے اوسکو کتاب سے پھر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر مین اوسکی درازی نظر
تک اور کردیجاتی ہے روح اوسکی ہمراہ ارواح مومنین کے ۳ طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نام اون دونون فرشتون کے جو قبر مین آتے ہین منکر و نکیر ہین ۴ ابن
ابی حاتم و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی
ہے تو اوسکے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہین پس اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین
پھر جبکہ وہ مرجاتا ہے تو اوسکے جنازے کے ساتھہ چلتے ہین پھر لوگون کے ساتھہ اوسپر نماز پڑھتے ہین پس جبکہ
وہ دفن ہوجاتا ہے تو اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے
رب میرا اللہ ہے پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رسول تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر
اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے شہادت تیری وہ کہتا ہے اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول
الله پس یہ قول ہے اللہ تعالی کا یثبت الله الذین آمنوا الآیة پھر وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین مد بصر تک اور لیکن کافر سو اوترتے ہین فرشتے پس وہ اپنے ہاتھون کو بسط کرتے ہین بسط کے معنی
ضرب کے ہین مارتے ہین اونکے مونھہ کو اور اونکی دُبر کو نزدیک موت کے پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو
بٹھایا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا پس وہ اونکو کچھہ جواب نہین دیتا اور بھلا دیتا ہے اللہ
اوسکو اسکی یاد اور جبکہ اوس سے کہا جاتا ہے کون رسول ہے جو کہ تم مین مبعوث ہوا تھا تو وہ اسکی ہدایت
نہین پاتا اور نہ کچھہ اونکو جواب دیتا ہے پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا ویضل الله الظالمین ۵ جویبر
نے اپنی تفسیر مین ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا کہ حاضر ہوئے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے جنازے مین انصار سے پس آپ پہونچے طرف اوسکی قبر کے اس حال مین
کہ اوسکے لئے لحد نہین بنائی گئی تھی پس آپ بیٹھ گئے اور لوگ بھی بیٹھے گویا اونکے سر پر پرندے ہین یعنے
خاموش باادب بیٹھے پس آپنے اپنی نظر کو زمین کی طرف کیا ایک لکڑی آپکے ساتھ تھی اوس سے زمین کو
مارنے لگے پھر اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اوٹھایا پھر فرمایا اعوذ باللہ من عذاب القبر اس کلمے کو تین بار
فرمایا یعنی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے پھر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ ہوتا ہے اقبال
مین آخرت کے اور ادبار مین دنیا سے تو آتا ہے اوسکے پاس ملک الموت پس بیٹھتا ہے نزدیک اوسکے سر کے
اور اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے اونکے ساتھ تحفہ ہوتا ہے جنت کے تحفون سے اور حنوط جنت کے حنوط
سے اور لباس اوسکے لباس سے پس وہ بیٹھتے ہین اوس سے درازی بصر تک دو صفین پس شروع کرتا
ہے ملک الموت اوسکو بشارت دیتا ہے پھر بشارت دیتے ہین فرشتے پس بہتی ہے جان اوسکی جیسے بہتا
ہے قطرہ مشک کے دہانے سے واسطے خوشی کے اوس چیز کے ساتھ جسکی بشارت ملک الموت نے دی یہانتک
کہ جسوقت ملک الموت نے اوسکی جان کو لے لیا تو نہین چھوڑتے اوسکو فرشتے طرفۃ العین یہانتک کہ اوسکو
لے لیتے ہین اور ملا لیتے ہین اوسکو طرف اپنے ساتھ اون تحفون کے جنکو لیکر وہ اوترے پس ناگاہ خوشبو
اوسکی مابین آسمان و زمین کو بھر دیتی ہے فرشتے کہتے ہین کیا اچھی ہے یہ خوشبو پس فرشتے کہتے ہین یہ خوشبو
فلان مومن کے نفس کی ہے کہ وہ آج قبض کیا گیا اور اوسپر درود بھیجتے ہین پھر جب اوسکو طرف آسمان کے
لے پہونچتے ہین تو اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پس نہین ہے کوئی دروازہ مگر وہ مشتاق
ہے طرف اسکے کہ وہ اوس سے داخل ہو یہانتک کہ جسوقت اوسکو اوسکے دروازۂ عمل سے داخل کرتے ہین تو وہ دروازہ
اوسپر روتا ہے پس نہین گزرتے ہین اوسکو لیکر کسی آسمان والون پر گروہ کہتے ہین مرحبا ہے اس نفس طیبہ کو جسنے
اپنے رب کی وصیت کو قبول کیا یہانتک کہ پہونچتے ہین سدرۃ المنتہے تک پس کہتے ہین ملک الموت اور
وہ فرشتے جو کہ اوسکی طرف اوترے تھے یا رب ہمنے فلان بن فلان مومن کی روح قبض کی اور وہ اسکو اونسے
زیادہ تر جانتا ہے پس اللہ فرماتا ہے تم پھیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کے کیونکہ مینے اونکو اوس سے پیدا کیا ہے
اور اوسیمین اونکو پھیر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پس بیشک وہ سنتا ہے تمہارے

جوتون کی آواز کو اور تمہارے ہاتھون کے جہاڑنے کو جبکہ تم اوس سے پیٹھ پھیر کے جاتے ہو پس آتے ہین اوسکے
پاس تین فرشتے دو فرشتے تو رحمت کے فرشتون سے اور ایک ملائکۂ عذاب سے اور اوسکا عمل صالح اوسکو گھیرے
ہوئے ہوتا ہے اور نماز نزدیک اوسکے دونون پانؤن کے اور روزہ نزدیک اوسکے سر کے اور زکوۃ اوسکے
داہنی طرف اور صدقہ اوسکے بائین جانب اور بر و حسن خلق اوسکے سینے پر ہوتا ہے پس جبکہ آتا ہے اوسکو عذاب
کا فرشتہ ناحیۂ قبر سے تو اوسکا عمل صالح اوس سے دفع کرتا ہے پس اشارہ کرتا ہے ساتھ گرز[1] کے کہ اگر
بستی والے جمع ہوجاوین تو اوسے نہ اوٹھا سکین پس کہتا ہے ای بندۂ صالح اگر نہوتی وہ چیز کہ جسنے تجھے
گھیرا ہے نماز روزے زکوۃ صدقہ سے تو البتہ مین تجھے اس ضربہ سے مارتا ایک ایسی ضرب کہ شعلہ مارتی
تیری قبر آگ سے وہ تم دونون کے لئے ہے اور تم اوسکے لئے پھر عذاب کا فرشتہ چڑھ جاتا ہے پس کہتا ہے
ایک اون دونون کا اپنے صاحب سے کہ تو نرمی کر ساتھ ولی اللہ کے کیونکہ بیشک وہ آیا ہے ہول شدید سے
پس وہ کہتا ہے کون ہے رب تیرا مومن کہتا ہے اللہ ہے پھر وہ کہتا ہے کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے دین
میرا اسلام ہے پھر کہتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وہ دونون کہتے
ہین اور تجھے کس چیز نے معلوم کرایا وہ کہتا ہے مینے اللہ کی کتاب کو پڑھا سو مین ایمان لایا ساتھ اوسکے اور
مینے تصدیق کی اور وہ دونون جھڑکتے ہین اوسکو نزدیک اسکے اور وہ سخت تر فتنہ ہے کہ مومن پر پیش
ہوتا ہے پس ایک منادی ندا کرتا ہے آسمان سے کہ تقرر سچ کہا میرے بندے نے سو تم بچھاؤ اوسکے لئے بچھونا جنت
کے بچھونے سے اور پہناؤ اوسکو اوسکے لباس سے اور خوشبو لگاؤ اوسکو اوسکی خوشبو سے اور فراغ کرو
اوسکے لئے اوسکی قبر مین درازی بصر تک اور کھولو اوسکے واسطے ایک دروازہ جنت کے دروازون سے
نزدیک اوسکے سر کے اور ایک دروازہ نزدیک اوسکے دونون پانؤن کے پھر اوس سے کہتے ہین تو سو رہ
مثل سونے دولہن کے اپنے چھپرکھٹ[2] مین اور نہ دیکھا عذاب قبر کو پس وہ کہتا ہے ای رب قائم کر قیامت
کو ای رب قائم کر قیامت کو تاکہ مین رجوع کرون طرف اپنے اہل و مال کے اور جو کچھ کہ تو نے میرے واسطے
تیار کیا ہے پس وہ اپنی قبر سے قیامت کے دن سفید رو اوٹھایا جاویگا +

---

[1] طلوع کوکب ۱۲
[2] لفظ صیحۃ تعجب سے بفتح حا و ہا و را مہملہ میں بفتح حا و جیم بمعنی خانہ عروسی لکھا ہے اور بفتح الصمد ویمن بمعنی بچھونا لکھا ہے ۱۲

۱۱ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱ بیہقی نے زہد مین اور ابن عساکر نے بسند منقطع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے کہا ای میرے بھائی کیا تو نے نجانا کہ موت تیرے آگے ہے تو نہین جانتا ہے کہ وہ تجھے کب آجاوے صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو پھر قبر وہول مطلع و منکر و نکیر ہین بعد اسکے قیامت ہے جسدن کہ اوسمین مبطل لوٹا پاوینگے ۲ دیلمی نے مسند الفردوس مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لازم کرو اپنی زبانون کو قول لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وان اللہ ربنا والاسلام دیننا ومحمد نبینا کا پس بیشک تم سوال کئے جاوگے اوس سے اپنی قبرون مین اسکی سند مین عثمان بن مطر ہین حدیث ۱۲ ابن عمر و امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی وآجری نے شریعہ مین اور ابن عدی نے بسند صحیح ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتان قبر کا ذکر فرمایا پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا پھیر دی جاوینگی طرف ہماری عقلین ہماری یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہان مثل ہیئت تمہاری کے آج پس حضرت عمر نے کہا کہ اوسکے مونہہ مین پتھر

۱۳ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱ طبرانی نے کبیر مین بسند حسن اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن جبکہ مرجاتا ہے تو اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور کشادگی کیجاتی ہے اوسکے واسطے قبر مین پھر ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت الآیۃ اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو وہ اوسمین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس تنگ کیجاتی ہے اوپر قبر اوسکی اور عذاب کیا جاتا ہے اوسمین پھر ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ۲ بیہقی وابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک ایک تمہارا البتہ بٹھایا جاتا ہے

اپنی قبر مین بٹھانے کہ پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے تو سو اگر وہ مؤمن ہے تو کہتا ہے مین بندہ ہون اللہ کا زندہ و مردہ
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین جتنی کہ چاہے پس وہ دیکھتا ہے اپنے مکان کو جنت سے اور اوترتا ہے اوسپر لباس کہ وہ اوسکو
پہنتا ہے جنت سے اور لیکن کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے تو وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس اوس سے کہا جاتا
تو نے نہ جانا یہ کلمہ تین بار کہا جاتا ہے پہر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین
اور بہیجے جاتے ہین اوسپر سانپ اوسکی قبر کے طرف سے وہ اوسے نوچتے کہاتے ہین پہر جبکہ گہبراتا چیختا ہے تو مارا جاتا ہے
ساتہہ کوڑے کی آگ یا لوہے سے اور کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے دروازہ طرف آگ کے ٢٢ آجری نے شریعہ مین ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ وفات دیا جاتا ہے بندہ تو بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتون
کو پس وہ قبض کرتے ہین اوسکی روح کو اوسکے کفنون مین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو بہیجتا ہے
اللہ طرف اوسکے دو فرشتون کو وہ اوسے بٹہاتے ہین پس اوس سے کہتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے رب میرا
اللہ ہے کہتے ہین کیا ہے دین تیرا کہتا ہے دین میرا اسلام ہے کہتے ہین کون ہے نبی تیرا کہتا ہے نبی میرے محمد ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتے ہین تو نے سچ کہا تو ایسا ہی تہا فرش کرو اوسکا جنت سے اور پہناؤ اوسکو
جنت سے اور دکہاؤ اوسکو قرارگاہ اوسکی جنت سے اور لیکن کافر پس مارا جاتا ہے ایک مار کہ اوس سے اوسکی
قبر آگ کا شعلہ مارتی ہے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بہیجے
جاتے ہین اوسپر سانپ قبر کے سانپون سے جیسے گردنین اونٹون کی ٢٣ خلال نے کتاب شرح السنہ
مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا بیشک مؤمن جبکہ اوترتی ہے اوسپر موت تو آتے ہین اوسکو
ملک الموت ندا کرتے ہین اوسکو کہ اے روح پاک نکل تو جسم پاک سے پس جبکہ اوسکی روح نکلی تو وہ پارچہ سرخ
مین لپیٹی جاتی ہے پہر جب وہ نہلایا کفنایا کہاٹ پر اوٹہایا گیا تو روح بلند ہوجاتی ہے کہاٹ پر جس جگہہ کہاٹ
انتقال کرتی ہے وہ بہی انتقال کرتی ہے یہانتک کہ رکہا جاتا ہے اپنی قبر مین پہر جبکہ رکہدیا جاتا ہے اوسکی
قبر مین تو بٹہایا جاتا ہے اور روح لائی جاتی ہے اور اوسمین رکہدیجاتی ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ
کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور دین میرا

اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہے تونے سچ کہا پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اوسکی درازی لبنبر تک پھر اوٹھائی جاتی ہے روح اوسکی پس رکہی جاتی ہے علیین مین پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑہی ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادرٰک ما علیون کتاب مرقوم فرمایا ساتوین آسمان مین اور لیکن کافر پس کلام ذکر کیا اور یہ آیت پڑہی ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادرٰک ما سجین فرمایا ساتوین زمین مین ؛

۱۴ احدیث عثمان رضی اللہ عنہ

ابوداؤد و حاکم و بیہقی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے پر نزدیک قبر کے اور قبر والا دفن کیا جاتا تھا پس فرمایا مغفرت مانگو اللہ سے واسطے اپنے بھائی کے اور سوال کرو واسطے اوسکے ثابت رکھنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاویگا ؛

۱۵ احدیث عمر رضی اللہ عنہ

ابو

ابن ابی داؤد نے بعث مین حاکم نے تاریخ مین بیہقی نے عذاب قبر مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسطرح ہوگا تو جبکہ تو ہوگا چار ہاتھہ مین جو کہ دو ہاتھہ مین ہونگے یعنی قبر مین کہ جسکا طول چار ہاتھہ کا اور عرض دو ہاتھہ کا ہوگا اور دیکہیگا تو منکر و نکیر کو مینے کہا یا رسول اللہ کیا ہین منکر نکیر فرمایا فتان قبر کے کہودینگے زمین کو اپنے دانتون سے اور روندین گے اپنے بالون مین لیٹے اونکے بال اتنے لنبے ہونگے کہ پانؤن مین روندینگے آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکہین جیسے بجلی جھپٹنے والی اونکے ساتھہ ایک مرزبہ ہوگا کہ اگر اوسپر منیٰ والے جمع ہوجاوین تو اوسے نہ اوٹھا سکین وہ اونپر میری اس لکڑی سے بھی زیادہ تر سہل ہوگا پس وہ دونون تیرا امتحان لینگے پس اگر تو بات مین عاجز ہوگیا یا تونے زبان موڑی تو وہ تجھے ایسی مار مارینگے کہ تو اوسکے سبب سے راکھہ ہوجاویگا مینے کہا یا رسول اللہ اور مین اپنے اس حال پر ہونگا فرمایا ہان مینے کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا ابونعیم و ابن ابی الدنیا و آجری نے شریعت مین اور بیہقی نے عطار بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عمر تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ تو مریگا پھر پیمائش کرینگے

تیرے لئے تین ہاتھہ ایک بالشت ایک ہاتھہ ایک بالشت مین پھر رجوع ہونگے طرف تیرے پس تجھے نہلادینگے
کفنائین گے خوشبو لگائین گے پھر تجھے اوٹھائین گے یہانتک کہ تجھے اوسمین رکھدینگے پھر تجھپر مٹی ڈالینگے
پس جبکہ تیرے پاس سے چلے جاوینگے تو آوینگے تیرے پاس دو امتحان لینے والے قبر کے منکر نکیر آوازانکی
جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکھین اونکی جیسے بجلی چمکنے والی پس وہ تجھے ہلائین گے پچھین کرینگے
اور تجھسے کلام کی کثرت و تردید کرینگے اور ڈرائین گے پس تیری کیا کیفیت ہوگی نزدیک اسکے ای عمر
اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ساتھہ میرے میری عقل ہوگی فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو کفایت
کرونگا یہ حدیث مرسل ہے اسکے راوی ثقہ ہین

۱۶ حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

مسلم نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے اپنے مرض موت مین فرمایا جبکہ
تم مجھے دفن کر چکو تو مجھپر مٹی ڈالو ڈالنے کر او ٹھیرے رہو نزدیک میری قبر کے اتنی دیر کہ اونٹ ذبح کیا جاوے
اور اوسکا گوشت بانٹا جاوے مین تمہارے ساتھہ انس لون اور دیکھون کہ مین کس چیز کے ساتھہ اپنے
رب کے قاصدون سے بات چیت کرتا ہون

۱۷ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ

بزار نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک وہ گھر جسمین قرآن پڑھا جاتا ہے اوسپر ایک خیمہ ہے نور سے کہ اقتدا کرتے ہین ساتھہ اوسکے آسمان والے
جیسے اقتدا کیا جاتا ہے ساتھہ چمکتے تارے کے بیچون بیچ دریاؤن مین اور خالی زمین مین پس جبکہ صاحب
قرآن مرجاتا ہے تو وہ خیمہ اوٹھا لیا جاتا ہے پس نظر کرتے ہین فرشتے آسمان سے اور اوس نور کو نہین
دیکھتے تو اوسکی ملاقات کرتے ہین ایک آسمان سے طرف دوسرے آسمان کے پس درود بھیجتے ہین فرشتے
اوسکی روح پر زمین مین پھر مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکے اوسدن تک کہ وہ اوٹھایا جاویگا اور نہین ہے
کوئی آدمی کہ اوسنے اللہ کی کتاب کو سیکہا پھر گھڑی بھر رات کو نماز پڑھی مگر وصیت کرتی ہے ساتھہ اوسکے
وہ رات جو گزر گئی شب آیندہ کو اس بات کی کہ وہ اوسے اوس گھڑی بیدار کردے اور اوسپر ہلکی ہو پس

یہ بکثرت مین یہ ہی
یعنی مرے کے بعد ہی ہے
یعنی زندہ باپ کے پاس رہنے نہین

جبکہ وہ مرجاتا ہے اور اوسکے گہر والے اوسکی تیاری مین ہوتے ہین تو قرآن حسین جمیل صورت مین آتا ہے پس
اوسکے سر کے نزدیک کہڑا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی کفن کے کپڑون مین لپیٹ دیا جاتا ہے پس قرآن اسکے
سینے پر ہوتا ہے کفن کے ورے پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسپر مٹی برابر کردیجاتی ہے اور اوسکے ہمراہی
اوس سے متفرق ہوجاتے ہین تو اوسکے پاس منکر و نکیر آتے ہین پس وہ اوسکو قبر مین بٹہاتے ہین قرآن آتا ہے
یہانتک کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہوجاتا ہے وہ کہتے ہین قرآن سے تو ہٹ جا تاکہ ہم اوس سے
سوال کرین وہ کہتا ہے نہین قسم ہے رب کعبہ کی بیشک وہ البتہ میرا صاحب ہے اور میرا دوست ہے اور مین
نہین ہون کہ اوسے خوار کرون اوسکی مدد نکرون کسی حال پر پس اگر تم کسی چیز کے ساتھہ مامور ہو تو تم کرو جسکا
تمہین حکم ہے اور مجہے اپنی جگہہ چہوڑدو کیونکہ مین اوس سے جدا نہین ہونگا یہانتک کہ اوسے جنت مین داخل
کرونگا پہر قرآن اپنے صاحب کی طرف دیکہتا ہے پس کہتا ہے مین قرآن ہون جسکو تو چلا کے اور آہستہ
پڑہتا تہا سو مین تیرا دوست ہون اور جسکو مین دوست رکہتا ہون اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے نہین ہے
تجہپر بعد سوال منکر و نکیر کے کوئی ہم نہ کوئی حزن پس منکر نکیر اوس سے سوال کرتے ہین اور چڑہ جاتے ہین
اور باقی رہجاتا ہے وہ اور قرآن پس کہتا ہے البتہ مین بچہاؤنگا تیرے لئے نرم بچہونا اور اوڑہاؤنگا تجہے
حسن جمیل اوڑہنا جیسا کہ تو نے اپنی رات کو جگایا اور اپنے دن کو تکلیف دی پس قرآن چڑہ جاتا ہے
طرف آسمان کے پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی پس اللہ سے اسکا سوال کرتا ہے وہ اوسکو یہ عنایت کرتا ہے
پس اوتارتے ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین چہٹے آسمان سے قرآن آتا ہے پس اوسے تحیہ یعنی سلام کرتا ہے
پہر کہتا ہے کیا تجہے وحشت ہوئی نہین زیادہ کیا مینے جب سے کہ تجہسے جدا ہوا اسپر کہ اللہ سے گفتگو کی یہانتک کہ
لیا مینے تیرے لئے فراش و دثار اور البتہ مین اوسے تیرے پاس لے آیا سو تو اوٹہہ تاکہ فرشتے تیرا بچہونا کردین
پس فرشتے اوسے آہستہ سے اوٹہاتے ہین پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین چارسو
برس کی راہ کی پہر رکہا جاتا ہے اوسکے واسطے بچہونا جسکا استر حریر سبز سے ہے اور بہرتی اوسکی مشک
تیز بو اور رکہے جاتے ہین اوسکے لئے نزدیک اوسکے سر اور دونون پاؤن کے تکیے سندس و استبرق سے یعنی
باریک و موٹا ریشمی کپڑا اور روشن کئے جاتے ہین اوسکے واسطے دو چراغ جنت کے نور سے نزدیک اوسکے سر

اور دونوں ہاتھوں تک وہ قیامت کے دن تک بہ دستی رہینگے پھر اوٹہاتے ہیں اوسکو فرشتے اوسکی داہنی کروٹ پر دہ المفسلہ
پھر دی جاتی ہے جنت کی چنبیلی اور وہ فرشتہ اوسکے پاس سے چڑہ جاتے ہیں اور باقی رہتا ہے وہ اور قرآن یہانتک کہ وہ اوٹہایا
جاویگا یعنی قیامت تک اور رجوع کرتا ہے قرآن طرف اوسکے گھر والوں کے پس ہر دن رات اونکی خبر اوسے
دیتا ہے اور خبرگیران رہتا ہے اوسکا جیسا کہ خبرگیران رہتا ہے والد شفیق اپنے لڑکے کا ساتھ خیر کے پھر
اگر کسینے اوسکی اولاد میں سے قرآن سیکھہ لیا تو اوسے اسکی بشارت دیتا ہے اور اگر اوسکی اولاد بری ہے
تو اونکے لئے صلاح واقبال کی دعا کرتا ہے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد میں جہالت وانقطاع ہے +

۱۸ حدیث ابی اُمامہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث تلقین میں گزر چکی

۱۹ حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

ابن مبارک نے زہد میں اور ابن ابی شیبہ نے اور آجری نے شریعہ میں اور بیہقی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اونسے کہا کہ تم مجھے خیر سکھاؤ جس سے اللہ مجھے نفع دے پس فرمایا اگر تو نا[عہ]
نہیں رہتا ہے تو سمجھہ کہ تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ ہوگی واسطے تیرے زمین سے مگر جگہہ چار ہاتھہ کی دو ہاتھہ مین لا سینگے
تجھے تیرے گھر والے جو کہ تیری جدائی کو ناخوش رکھتے تھے اور تیرے بھائی جو کہ تیرے کام سے غمگین ہوتے تھے پس
وہ تجھے اوس جگہہ میں چھپا رینگے پھر بند کرینگے تجھپر اینٹوں سے اور تجھپر بہت سی مٹی ڈالدینگے پس آئینگے تیرے پاس
دو فرشتے نیلی آنکھوں والے گھونگر بالوں والے اونکو منکر و نکیر کہتے ہیں پس وہ کہینگے کون ہے رب
تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا سو اگر تو نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی
میرے محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقرر قسم ہے اللہ کی کہ تو ہدایت کیا گیا اور تو نے نجات پائی اور تو ہرگز
اسکی طاقت نرکھیگا مگر ساتھہ ثابت رکھنے کے اللہ سے باوجود اوس چیز کے کہ دیکھیگا تو سختی اور ڈر سے اور اگر تو نے
کہا میں نہیں جانتا ہوں تو مقرر واللہ تو نیچے گر پڑا اور تو ہلاک ہوگیا ۞

عہ ایک نسخہ مین أتدری ہے اور ایک نسخہ مین الا ہے یعنی اول تو بات کو سمجھہ ۱۲

۲۰ حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

امام احمد و بزار و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت میں اور ابن مردویہ و بیہقی نے بسند صحیح ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ حاضر ہوے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس آپ نے فرمایا ای لوگو بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبرون مین پس جبکہ انسان دفن کیا جاتا ہے اور متفرق ہو جاتے ہین اوس سے اوسکے اصحاب تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ اوسکے ہاتھہ مین مطراق ہوتا ہے پس وہ اوسے بٹھاتا ہے اوس سے کہتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص مین سو اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس فرشتہ اوس سے کہتا ہی سچ کہا تو نے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس کہتا ہے یہ تھی تیری منزل اگر تو انکار کرتا اپنے رب کا پس لیکن جبکہ تو ایمان لایا تو یہ ہے تیری منزل پس اوسکے لئے کھولا جاتا ہے ایک دروازہ طرف جنت کے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اوسکی طرف کھڑا ہو فرشتہ اوس سے کہتا ہے تو ٹھیر جا اور فراخی کیجاتی ہے اوسکے لئے اوسکی قبر مین اور اگر وہ کافر ہے یا منافق تو اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس آدمی مین پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگون کو سنا ہے کہ کچھہ کہتے ہین فرشتہ کہتا ہے نہ جانا تو نے نہ پڑہا اور نہ ہدایت پائی پھر کھولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کہتا ہے یہ تیری منزل ہے اگر تو اپنے رب کے ساتھہ ایمان لاتا لیکن جبکہ تو نے اوسکے ساتھہ کفر کیا تو اللہ نے بدل دیا تجھکو اوسکے عوض یہ اور کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پھر اوسکو مطراق سے ایک ایسی مار مارتا ہے کہ اوسکو ساری خلق اللہ کی سنتی ہے سوای جن و انس کے پس بعض لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نہین ہے کوئی کہ کھڑا ہو اوسپر فرشتہ اوسکے ہاتھہ مین مطراق ہو مگر وہ اوسوقت ڈر جاویگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگونکو جو کہ ایمان لائے ساتھہ قول ثابت کے ✣

١٢ حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

اطبرانی و ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک قبر پر گذرے پس فرمایا اُف اُف اُف پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہون ماں باپ میرے آپ پر سوا اور نہین ہے آپکے ساتھہ سوا میرے پس آپ نے مجھسے اُف کیا فرمایا نہین ولیکن مینے اُف کیا اس قبر والے سے جو کہ مجھسے پوچھا گیا سو اوسنے مجھہ مین شک کیا ١٢ بزار و طبرانی و بیہقی نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بقیع غرقد مین تھا اور مین آپ کے پیچھے چلتا تھا کہ آپ

فرمایا نہ تو ہدایت کیا گیا اور نہ تو نے ہدایت پائی مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے کیا ہے فرمایا مینے تجکو ارادہ نہین کیا ولکن مین ارادہ کرتا ہون صاحب اس قبر کو کہ وہ مجھسے سوال کیا گیا پس اوسنے زعم کیا کہ وہ مجھے نہین پہچانتا ہے پس ناگاہ ایک قبر تھی کہ اوسپر پانی چھڑکا گیا تہا جسوقت کہ قبر والا دفن کیا گیا تھا +

۲۲ حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی حاتم و طبرانی نے اوسط مین اور ابن مندہ نے ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک جبکہ مومن مرجاتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پہر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد بن عبد اللہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سے یہ تین بار کہا جاتا ہے پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف تیری منزل کے اگر تو اوس سے ہٹ جاتا پہر کہولا جاتا ہے ایک دروازہ طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف تیری منزل کے جنت مین جبکہ تو ثابت رہا اور جسوقت کہ کافر مرتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مین لوگون کو سنتا تہا کہ کچہہ کہتے تہین پس کہا جاتا ہے کہ نہ جانا تو نے پہر اوسکے لئے ایک دروازہ کہولا جاتا ہے طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف تیری منزل کے اگر تو ثابت رہتا پہر اوسکے لئے ایک دروازہ نار کی طرف کہولا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف تیری منزل کے جبکہ تو نے میل کیا پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا کہا لا الہ الا اللہ و فی الاخرۃ کہا سوال قبر مین +

۲۳ حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ

بیہقی نے اسکو حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعد اخراج کیا ہے اور اسکے لفظ بیان نہین کئے بلکہ اسکا حوالہ اوسپر کر دیا ہے

۲۴ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ دفن کیا جاتا ہے

میت تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کبود چشم ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے پس کہتے ہین تو کیا کہتا تہا اس شخص مین پس وہ کہتا ہے جو وہ کہتا تہا کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین اشہدان لاالہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہتے ہین مقرر ہم جانتے تہے کہ تو یہ کہیگا پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز ستر گز مین پہر اوسکے لئے اوسمین روشنی کیجاتی ہے اوس سے کہا جاتا ہی تو سو رہ وہ کہتا ہے مین لوٹ جاؤن طرف اپنے گہر والون کے کہ اونکو خبر دون وہ کہتے ہین تو سوجا مثل سونے دولہہ کے کہ جسکو بیدار نکرے مگر جو کہ اوسکے گہر والون مین سے اوسکو زیادہ تر محبوب ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکے اوس خوابگاہ سے جو یہ ہے پس اگر وہ منافق ہے تو کہتا ہے مینے لوگون کو سنا کہ کہتے ہین سو مینے مثل اوسکے کہا مین جانتا نہین ہون پس وہ کہتے ہین مقرر ہم جانتے تہے کہ بیشک تو یہ کہیگا پس زمین سے کہا جاتا ہی کہ تو اوسپر ملجا سو وہ اوسپر ملجاتی ہے پس اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین پس وہ ہمیشہ اوسمین معذب رہتا ہے یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکے اس خوابگاہ سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حسن کہا اور ابن ابی الدنیا نے اور آجری نے شریعہ مین ابن ابی عاصم نے سنت مین بیہقی نے عذاب القبر مین طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حاضر ہوئے ایک جنازے مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جبکہ آپ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ چلے تو آپنے فرمایا بیشک وہ اب سنتا ہے تمہارے جوتونکی آواز کو آئے اوسکے پاس منکر و نکیر آنکہین اونکی جیسے تانبے کی دیگین اور دانت اونکے جیسے بیلون کی سینگ اور آواز اونکی جیسے گرج بادل کی پس وہ اوسے بٹہاتے ہین اوس سے سوال کرتے ہین کہ کسکو پوجتا تہا اور کون اوسکا نبی تہا پس اگر وہ اونمین سے ہے جو کہ اللہ کو پوجتے ہین تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تہا اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان پس ہم ایمان لائے ساتہہ اونکے اور ہمنے اونکی پیروی کی پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللّٰہ الذین آمنوا الخ پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یقین ہی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت کے اور وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور اگر وہ شک والون مین سے ہے تو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگون کو سنا کہ کچہہ کہتے ہین سو مینے اوسکو کہا

پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو شک ہی پر جیا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا پھر کھولا جاتا ہے
واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس مسلط کیے جاتے ہین اوسپر بچھو اور اژدہا کہ اگر ایک اونمین کا دنیا
مین پھونک مارے تو وہ کچھہ نہ اگاوے وہ اوسکو کاٹتے ہین اور زمین کو حکم ہوتا ہے سو وہ اوسپر ملجاتی ہے
یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ۱۴۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے بیشک میت جبکہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین
تو بیشک البتہ وہ سنتا ہے لوگون کے جوتون کی آواز کو جبکہ وہ پیٹھہ پھیرتے ہین پس جبکہ وہ مؤمن ہے
تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور زکوٰۃ اوسکے داہنی طرف اور روزہ بائین طرف اور فعل خیرات و
معروف اور احسان طرف لوگونکے اوسکے دونون پاؤن کی جانب پس وہ لایا جاتا ہے اپنے سر کی طرف سے یعنی
ملک عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے نہین ہے طرف میرے داخل ہونیکی جگہہ پھر اوسکے دہنی جانب سے لایا جاتا
ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف مدخل نہین ہے اور بائین جانب سے لایا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے میری طرف
مدخل نہین ہے پھر پاؤن کی طرف سے لایا جاتا ہے تو فعل خیرات و معروف و احسان الی الناس کہتا ہے میری طرف
مدخل نہین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے بیٹھہ جا وہ بیٹھہ جاتا ہے اور نمودار کیا جاتا ہے واسطے اوسکے
سورج کہ عنقریب غروب ہوا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو ہمکو خبر دے اوس چیز سے جسکا ہم تجھسے
سوال کرتے ہین وہ کہتا ہے تم مجھے چھوڑ دو تا کہ نماز پڑھ لون پس کہا جاتا ہے بیشک تو ابھی کریگا تو تو ہمکو
خبر دے اس سے جسکا ہم تجھسے سوال کرتے ہین پس وہ کہتا ہے تم کس چیز کا مجھسے سوال کرتے ہو پس
اوس سے کہا جاتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص مین جو کہ تم مین تھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہے
مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ رسول ہین اللہ کے لائے ہمارے پاس کھلی نشانیان نزدیک سے ہمارے
رب کے سو ہمنے تصدیق کی اور ہمنے پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا اسی پر تو جیا اور اسی پر
موا اور اسی پر تو اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی پس اوسکے لئے فراخی کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکے
درازی بصر تک پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین آمنوا کا آیت اور کہا جاتا ہے کھولدو اوسکے لئے ایک
دروازہ طرف آگ کے پس کھولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل تھی

اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو اور کہا جاتا ہے کہ کہولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف
جنت کے پس وہ اوسکے واسطے کہولا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھہ کہ اللہ نے تیرے لئے
تیار رکھا ہے پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو پہر عود کر دیا جاتا ہے جسم طرف مٹی کے جس سے اوسکی ابتدا
ہوئی تہی اور کر دیجاتی ہے روح اوسکی پاک روحون مین اور وہ سبز پرندے ہین کہ جنت کے درختون مین چرتے
ہین اور لیکن کافر پس لایا جاتا ہے اپنی قبر مین اوسکے سر کی طرف سے پس پائی نہین جاتی ہے کوئی چیز پہر دونون
پانون کی طرف سے لایا جاتا ہے پس نہین پائی جاتی کوئی چیز پس وہ خائف و مرعوب بیٹہتا ہے اوس سے
کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص مین جو کہ تم مین تہا اور کیا گواہی دیتا ہے تو ساتہہ اوسکے پس وہ اونکے
نام کی راہ نہین پاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس کہتا ہے مینے لوگون کو سنا ہے کہ
کچھہ کہتے ہین سو مینے کہا جیسا کہ اونہون نے کہا پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا تو اسی پر جیا اور اسی پر
مرا اور اوسی پر تو اوٹہایا جاویگا ان شاء اللہ اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی
پسلیان مختلف ہوجاتی ہین پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا
پہر کہا جاتا ہے کہولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف
جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تہی تیری منزل اور جو کچھہ اللہ نے تیرے لئے تیار کیا اگر تو اوسکی فرمانبرداری کرتا
پس وہ حسرت و ثبور یعنی ہلاک کو زیادہ کرتا ہے پہر کہا جاتا ہے کہولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے پس
کہولا جاتا ہے اوسکے لئے طرف اوسکے ایک دروازہ کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھہ اللہ نے تیرے لئے
تیار کیا پس وہ حسرت و ثبور کو اور زیادہ کرتا ہے ابو عمر و ضریر نے کہا کہ مینے حماد بن سلمہ سے کہا کہ یہ اہل قبلہ
سے تہا کہا ہان ابو عمرو نے کہا گویا وہ یہ گواہی غیر یقین پر دیتا تہا یقین اوسکے قلب تک نہین پہونچا تہا جیسا
کہ وہ لوگون کو سنتا تہا کہ کچھہ کہتے ہین ویسا وہ بہی کہتا تہا اسکو ہناد نے زہد مین ابن ابی شیبہ نے ابن جریر
وابن منذر نے ابن حبان نے اپنے صحیح مین طبرانی نے اوسط مین ابن مردویہ و حاکم و بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے ہم ابن مندہ و طبرانی نے اوسط مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے
کہا کہ لایا جاتا ہے آدمی اپنی قبر مین یعنے اوسکے پاس عذاب کا فرشتہ یا عذاب آتا ہے پس جبکہ وہ اوسکے سر کے

طرفسے آتا ہے تو تلاوت قرآن اوسکو دفع کرتی ہے اور جبکہ اوسکے ہاتہون کی طرف سے آتا ہے تو اوسکو صدقہ
دفع کرتا ہے اور جسوقت اوسکے پاؤن کی طرف سے آتا ہے تو دفع کرتا ہے اوسکو چلنا اوسکا طرف مساجد کے
اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے پس وہ کہتا ہے خبردار اگر مین کوئی خلل یعنی دراڑ دیکہتا تو مین اوسکا صاحب
ہوتا ۵ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے
تو اوسکے نیک عمل آتے ہین پس وہ اوسے گہیر لیتے ہین پس اگر اوسکے سر کے طرف سے آیا تو اوسکی قراءت قرآن
آتی ہے اور اگر پاؤن کی طرفسے آیا تو اوسکا قیام آتا ہے اور اگر ہاتہون کی جانب سے آیا تو ہاتہ کہتے ہین واللہ وہ
ہکو صدقہ و دعا کے واسطے پہیلاتا تہا تمہارے لئے کوئی راہ نہین ہے طرف اوسکے ہماری طرفسے اور اگر وہ
اوسکے مونہہ کی طرفسے آیا تو اوسکا ذکر و روزہ آتا ہے کہا اور اسی طرح نماز اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے
پس کہتا ہے خبردار بیشک مین اگر کوئی خلل دیکہتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور اوسکے اعمال صالحہ اوسکی طرف سے دفع
کرتے ہین جیسے آدمی اپنے بہائی اور اہل و اولاد سے دفع کرتا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے نزدیک اسکے کہ تو سو رہ اللہ
برکت دے تیرے لئے تیری خوابگاہ مین پس اچہے دوست تیرے دوست ہین اور اچہے اصحاب تیرے اصحاب
ہین ۶ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مؤمن محتضر ہوتا ہے
یعنی اوسکو موت حاضر ہوتی ہے پس اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ پاک روح
پاک جسم سے پس جبکہ وہ اپنے گہر سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکہتا ہے جسقدر کہ اوسکے ساتھ
جلدی کیجائے پہر جب وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو اوس کے پاس ایک آنے والا
آتا ہے تاکہ اوسکا سر پکڑے تو اوسکا سجود اوسکے اور اسکے درمیان مین حائل ہوجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے
پاس تاکہ اوسکے پیٹ کو پکڑے تو اوسکا روزہ اوسکے اور اسکے آڑے آجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکا
ہاتہ پکڑے پس اوسکا صدقہ درمیان اوسکے اور اسکے آجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکے پاؤن کو پکڑے
پس اوسکا قیام اونپر اور اوسکا چلنا اونپر طرف نماز کے درمیان اوسکے اور اسکے حائل ہوجاتا ہے پس نگہبرائیگا
مؤمن بعد اسکے کبہی اور بیشک جسکو اللہ چاہے خلق سے تو وہ البتہ گہبراتا ہے پس جبکہ مؤمن اپنے قرارگاہ کو دیکہتا
ہے اور جو کچہہ کہ اللہ نے اوسکے لئے مہیا کیا ہے تو کہتا ہے یارب تو مجہے میری منزل کی طرف پہونچا دے اوس سے

کہا جاتا ہے کہ بیشک تیرے لئے بہائی بہن ہین کہ وہ تجہسے نہین ملے ہین پس تو خنک چشم مسرور رہ اور بیشک کافر جبکہ
محتضر ہوتا ہے پس اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہین روح خبیث جسم خبیث سے نکلی پس جبکہ وہ اپنے گہر
سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکہتا ہے جسقدر اوسکے ساتہہ دیر کیجائے اور چیختا ہے کہ تم مجہے کہان لئے
جاتے ہو پہر جب اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور دیکہتا ہے اوسکو جو کہ اللہ نے اوسکے لئے تیار رکہا ہے تو کہتا ہے
ای رب تم مجہے پہیر دو مین توبہ کرونگا اور عمل صالح کرونگا پس اوس سے کہا جاتا ہے مقرر تو عمر دیا گیا اوسقدر کہ
تو معمر ہو گیا تہا پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین اوسپر پسلیان اوسکی پس وہ مثل
سانپ کے کاٹے ہوئے کے سوتا ہے اور گہبراتا ہے اور جہک پڑتے ہین طرف اوسکے ہوام زمین کے اوسکے سانپ و
بچہو کے بزار نے اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہا بیشک مومن
اوترتی ہے اوسپر موت اور معاینہ کرتا ہے جو کچہ کہ معاینہ کرتا ہے پس دوست رکہتا ہے کاش نکلجاوے یعنی اوسکی جان
اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اور بیشک مومن چڑہائی جاتی ہے روح اوسکی طرف آسمان کے پس آتی
ہین اوسکے پاس روحین مومنین کی زدین والون ہین جو اونکی پہچان والے ہین اوس سے اونکی خبر پوچہتی ہین پس
جب کہتا ہے کہ فلان کو مینے دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ اونکو خوش آتا ہے اور جب کہتا ہے کہ فلان مر چکا ہے تو
وہ کہتی ہین کہ اوسکی روح ہماری طرف نہین لائی گئی مقرر اوسکی روح کو اوسطرح اہل نار کی طرف لیگئے اور بیشک
مومن اپنی قبر مین بیٹہتا ہے پس پوچہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتا ہے یعنی فرشتہ کون ہے
نبی تیرا وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کہتا ہے کیا دین ہے تیرا وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
پس کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ اوسکی قبر مین پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف تیری مجلس کے تو مسرور رہ
خنک چشم پس اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے پس گویا ایک نیند تہی اور جبکہ اللہ کے دشمن پر موت نازل ہوتی ہے اور
معائنہ کرتا ہے جو کچہہ کہ معائنہ کرتا ہے تو بیشک وہ دوست نہین رکہتا ہے کہ اوسکی روح کبہی نکلے اور اللہ ناخوش رکہتا ہے
اوسکی ملاقات کو پس جبکہ وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے تو اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا
ہون پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے کہا جاتا ہے
کیا ہے دین تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے پس کہولا جاتا ہے اوسکے لئے اوسکی قبر مین ایک دروازہ جہنم کا پہر ایسی مار مارا جاتا ہے کہ پہر ا ہے

سنتا ہے مگر جن وانس پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو سو جیسے منہوس سوتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا
کہ منہوس کیا ہے کہا وہ ہے جسکو دا آپ سا سانپ کاٹین پہر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان
مختلف ہو جاتی ہین ٨ ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے عمرؓ سے فرمایا کسطرح ہوگا تو جسوقت کہ منکر ونکیر کو دیکھیگا اونہون نے کہا منکر ونکیر کیا ہین فرمایا دو فرشتہ ان
ہین قبر کے آوازا اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور بینائی اونکی جیسے برق خاطف روندتے ہین اپنے بالون
مین اور کہودتے ہین زمین کو اپنے دانتون سے اونکے پاس لوہے کے عصی ہین کہ اگر اونپر اہل منی جمع
ہو جاوین تو نہ اوٹھا سکین ٩ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بیشک میت جاتا ہے طرف قبر کے پس بٹہایا جاتا ہے نیک
آدمی اپنی قبر مین اس حال مین کہ وہ خوفناک نہین ہوتا نہ گہبراہٹ اوسکے دل تک پہونچتی ہے پہر کہا جاتا
ہے اوس سے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ مین اسلام مین تہا پس کہا جاتا ہے کیا ہے یہ شخص وہ
کہتا ہے محمدؐ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اور ہدایت اللہ کے نزدیک سے پس ہمنے اونکی
تصدیق کی پس کہا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکہا ہے وہ کہتا ہے کسی کو لائق نہین ہے کہ وہ اللہ کو دیکہے
پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس دیکہتا ہے طرف اوسکے کہ توڑ رہا ہے
بعض اوسکا بعض کو پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوسکے جس سے اللہ تعالی نے تجہے بچایا پہر کشادہ
کیا جاتا ہے اوسکے لئے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی تازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچہہ
اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر
تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور بٹہایا جاتا ہے بد آدمی اپنی قبر مین گہبرا تا
ہوا مشغوف لہ پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس اوس سے
کہا جاتا ہے کیا ہے یہ آدمی وہ کہتا ہے مینے لوگون کو ایک بات کہتے سنا پس مینے اوسکو کہا پس کشادہ
کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ دیکہتا ہے طرف اوسکی تازگی کے اور جو کچہہ
کہ اوسمین ہے پس کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوسکے جسکو اللہ نے تجہسے پہیر دیا پہر اوسکے لئے کشادہ

لہ مشغوف وہ ہے کہ خوف گہبراہٹ اوسکی دل کو پہونچا ہو ١٢

کیا جاتا ہے ایک جہروکا طرف آگ کے پس وہ اوسکی طرف دیکھتا ہے کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

۲۵ حدیث اسماء رضی اللہ عنہا

ابن ابی شیبہ و بخاری نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک وحی کی گئی طرف میرے کہ تم آزمائے جاتے ہو قبروں میں پس کہا جاتا ہے کیا علم ہے تیرا ساتھ اس مرد کے پس لیکن مومن یا موقن پس وہ کہتا ہے کہ وہ محمد ہیں اللہ کے رسول لائے ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت پس ہمنے قبول کیا اور پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے مقرر ہمنے جانا کہ بیشک تو البتہ موقن تہا تو اچھی طرح سو رہ اور لیکن منافق اور شک کرنے والا پس کہتا ہے میں نہیں جانتا ہوں مینے لوگوں کو سنا کہ کچھہ کہتے ہیں پس مینے کہا ۱۲ امام احمد نے اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہے انسان اپنی قبر میں پس اگر وہ مومن ہے تو گہیر لیتا ہے اوسکو عمل اوسکا نماز و روزہ پس آتا ہے اوسکے پاس فرشتہ نماز کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتی ہے اور روزے کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتا ہے پس وہ اوسکو پکارتا ہے کہ بیٹھہ جا وہ بیٹھہ جاتا ہے پس اوس سے کہتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص میں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کہتا ہے کون فرشتہ کہتا ہے محمد مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں فرشتہ کہتا ہے تجھے کس چیز نے معلوم کرایا کیا تو نے اونکو پایا ہے مومن کہتا ہے اشھد ان رسول اللہ فرمایا کہ فرشتہ کہتا ہے کہ اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا اور اگر وہ فاجر یا کافر ہے تو اوسکے پاس فرشتہ آتا ہے اوسکے اور اسکے درمیان میں کوئی چیز نہیں ہوتی ہے کہ اوسکو رد کرے پس وہ اوسکو بٹھاتا ہے اور کہتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص میں وہ کہتا ہے کون شخص فرشتہ کہتا ہے محمد فرمایا کہ وہ کہتا ہے واللہ میں نہیں جانتا ہوں مینے تو لوگوں کو سنا کہ کچھہ کہتے ہیں سو مینے اوسکو کہا فرشتہ اوس سے کہتا ہے اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا فرمایا اور مسلط کیا جاتا ہے اوسپر اوسکی قبر میں ایک دابہ اوسکے پاس ایک کوڑا ہے کہ اوسکا ثمرہ یعنی پہندنا انگارہ ہے مثل عرف بعیر کے مارتا ہے اوسکو اوسقدر کہ

لہ قال فی الصحاح

ثمہ الاسباط قصار اطرافہا ۱۲

سے عرف البعیر والفرس

ثمہ وہا النابت علی عرف

یعنی جو بال گردن اونٹ اور گھوڑے کے ہوتے ہیں اونکو عرف کہتے ہیں ۱۲

اللہ جانتا ہے وہ اوسکی آواز کو نہین سنتا ہے کہ اوسپر رحم کرے +

۲۶ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

امام احمد و بیہقی نے بسند صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک یہودی عورت آئی پس اوسنے میرے دروازے پر کہانا مانگا کہا کہ تم مجکو کہانا کہلاؤ ۔ اللہ تمکو پناہ دے مسیح دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر کے فتنہ سے پس مین اوسے روکتی رہی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اس یہودیہ مین فرمایا وہ کیا کہتی ہے مینے عرض کیا وہ کہتی کہ اللہ تمکو پناہ دے دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر کے فتنہ سے بی بی عائشہ نے کہا پس کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپنے دونون ہاتہہ اوٹہائے دراز کر کے پناہ مانگتے تہے ساتہہ اللہ کے فتنۂ دجال اور فتنۂ عذاب قبر سے پہر فرمایا لیکن فتنۂ دجال پس کوئی نبی نہین ہوا مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا اور اب مین تمکو ڈراتا ہون ساتہہ ایسی بات کے کہ نہین ڈرایا اوس سے کسی نبی نے اپنی امت کو بیشک وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہین ہے اوسکی دونون آنکہون کے درمیان مین کافر لکہا ہوا ہے کہ اوسکو ہر مؤمن پڑہیگا اور لیکن فتنۂ قبر پس تم میرے ساتہہ آزمائے جاتے ہو اور مجہسے پوچہے جاتے ہو پس اگر وہ نیک آدمی ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے اس حال مین کہ وہ خوفناک نہوگا نہ مشعوف پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہے اسلام مین کہا جاتا ہے کیا ہے یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اللہ کے نزدیک سے ہمنے اونکی تصدیق کی پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس وہ طرف اوسکے دیکہتا ہے کہ بعض اوسکے بعض کو توڑ رہا ہے اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہے بچایا پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی خوبی و آرائش و تازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچہ کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے اوس سے اور کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر وہ بد آدمی ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے خوفناک و مشعوف پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پہر کہا

جاتا ہے کیا ہے یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس کہتا ہے مینے لوگون کو سنا کہ کوئی بات کہتے ہین سو مینے کہی جیسے اونہون نے کہی پس کہولا جاتا ہے اوس کے لئے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی خوبی و تازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچہ کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہسے اوسکو پہیر دیا پہر اوسکے لئے ایک جہروکا طرف آگ کے کہولا جاتا ہے وہ اوسکی طرف دیکہتا ہے کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہے اوس سے تو شک ہی پر تہا او اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا ان شاء اللہ تعالیٰ پہر وہ عذاب کیا جاتا ہے پہر روایت کیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس مثل اسکے ذکر کیا ۲ بزار نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ آزمائی جاتی ہے یہ امت اپنی قبرون مین اور میری کیا کیفیت ہوگی حال آنکہ مین ایک کمزور عورت ہون فرمایا ثابت رکہتا ہے اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائے ساتہہ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین ۳ بیہقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میرے ساتہہ آزمائے جاتے ہین اہل قبور اور اسی مین اوتری ہے یہ آیت یثبت اللہ الذین امنوا الآیۃ ۴ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا جسکہ نکالا جاتا ہے مومن کا جنازہ تو وہ ندا کرتا ہے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ تم مجہے جلد لیجاؤ پس جسکہ اپنی قبر مین داخل کر دیا جاتا ہے تو گہیر لیتا ہے اوسکو عمل اوسکا پس نماز آتی ہے وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہے روزہ آتا ہے وہ اوسکے بائین جانب ہوتا ہے اور اوسکا نیک کام کرنا آتا ہے وہ اوسکے دونون پاؤن کے نزدیک ہوتا ہے نماز کہتی ہے تمہارے لئے میری طرف مدخل نہین ہے وہ مجہے پڑہا کرتا تہا پس آتا ہے اوسکے بائین طرف سے تو روزہ کہتا ہے کہ وہ تو مجہے رکہا کرتا تہا پیاسا رہتا تہا پس وہ نہین پاتے ہین کوئی جگہہ پہر آتے ہین طرف سے اوسکے دونون پاؤن کے تو جہگڑتے ہین اوسکی طرف سے اعمال اوسکے پس نہین پاتے ہین کوئی راہ اور جبکہ ہے وہ اور کوئی یعنے مومن نہین ہے تو ندا کرتا ہے ایسی آواز سے کہ اوسکو ہر شی سنتی ہے مگر انسان کیونکہ اگر وہ اوسکو سن لے تو بیہوش ہو جائے یا گہبرا جائے ف اس باب مین جہبیس[۲۶] آدمیون کی روایتین لکہی گئین اجمال مین ۲۷ نام تہے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی روایت رہگئی شرح الصدور

کے چار نسخون مین یہ روایت نہین ہے شاید کاتب سے رہگئی یا اصل ہی مین نہین ہے واللہ اعلم*

فصل سوال کی وقت شیطان آتا ہی

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جسوقت میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ کون ہے رب تیرا تو اوسکو شیطان دکہائی دیتا ہے اپنی صورت مین پس اشارہ کرتا ہے اپنے نفس کی طرف کہ بیشک مین ہی ہون تیرا رب حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تائید کرتا ہے اسکی حدیثون مین سے یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت دفن میت کے کہ اللھم اجرہ من الشیطان یعنی الٰہی تو پناہ دے اوسکو شیطان سے جیسا کہ باب مایقال عند الدفن مین گزر چکا پس اگر شیطان کے لئے وہان کوئی راہ نہوتی تو آپ یہ دعا نہ فرماتے

فصل دو فرشتے ملائکہ رحمت سے اہل سنت کے لئی مقرر ہین کہ وہ جب قبر مین رکھی جاوین تو اونکو حجت کی تلقین کرین

لالکائی نے سنت مین بسند خود محمد بن نصر صائغ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہا کہ میرے والد یعنی نصر صائغ جنازون پر نماز پڑہنے کے بہت شائق تھے میت سے پہچان ہو یا نہو اونہون نے کہا بیٹا کسی دن مین ایک جنازے مین حاضر ہوا پس جبکہ اوسکو دفن کیا تو دو آدمی قبر کی طرف اوترے پہر ایک نکل آیا اور دوسرا باقی رہا اور لوگون نے مٹی ڈالدی مینے کہا ای لوگو زندہ مردے کے ساتھہ دفن کیا جاتا ہے اونہون نے کہا یہان تو کوئی بہی نہین ہے مینے کہا شاید مجھے شبہ ہوا ہو پہر مین لوٹا مینے کہا کہ نہین دیکھے مینے گرد آدمی کہ ایک تو نکل آیا اور دوسرا باقی رہا مین یہان سے نہ ٹلون گا یہانتک کہ کشف کردے اللہ میرے لئے جو مینے دیکھا ہے پس مین قبر کی طرف آیا دس بار سورۂ یٰس و تبارک کو پڑہا اور رویا اور مینے کہا یارب تو کشف کردے میرے لئے جو کہ مین نے دیکھا ہے اسلئے کہ مین اپنے عقل و دین پر ڈرتا ہون پس قبر پھٹ گئی اور اوسمین سے ایک شخص نکلا اور پیٹھہ پہیر کے جلدی سے بہاگا مینے کہا ای شخص تجھے قسم تیرے معبود کی کہ تو ٹھیر جا تاکہ مین تجھسے پوچھون اوسنے میری طرف التفات نہ کیا پہر دوسری بار تیسری بار مینے یہی کہا پس اوسنے التفات کیا اور کہا تو نصر صائغ ہے مینے کہا ہان کہا تو مجھے نہین پہچانتا ہے

ع ایک نسخہ مین صورۃ منکر آیا ہے واللہ اعلم ۲۱۲

لہ لالکائی امام ہو ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور رازی طبری ہے فقیہ شافعی محدث نادر تہے اونہون نے بہت کتابین تالیف کین ایک سنت مین دوسری رجال صحیحین مین تیسری بہر مین لیکن موت نے جلدی کی جلد انتقال ہوگیا ۲۱۲

میں نے کہا نہیں کہا ہم دو فرشتے ہیں ملائکہ رحمت سے کہ اہل سنت پر مقرر کئے گئے ہیں جس وقت کہ وہ اپنی قبرون مین رکہے جاتے ہین تو ہم اوترتے ہین تاکہ اونکو حجت کی تلقین کرین اور مجہسے غائب ہوگیا **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حکایت کو شرح الصدور مین ذکر کیا ہے اور خاتمہ ابیات تثبیت مین یون فرمایا ہے کہ لالکائی نے سنت مین بعض اہل کشف اہل روایت سے نقل کیا ہے کہ دو فرشتے وقت سوال کے تلقین حجت کے لئے اوترتے ہین سید محمد بن اسمعیل امیر رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ ناظم یعنی علامہ سیوطی نے کشف کو اس حکم کا عمدہ ٹہیرایا ہے اور ان شاء اللہ ہم اسکے صدق کو محبوب رکہتے ہین مگر اتنی بات ہے کہ کشف والہام کے ساتھہ احکام مین استدلال نہین کیا جاتا ہے علامہ ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب منہاج الاعتدال مین فرمایا ہے حاصل اونکے قول کا یہ ہے کہ کشف والہام ادیان واحکام مین ملتفت الیہ نہین ہین اور اگر الہام کوئی طریق ہوتا تو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ ترحقدار تہے ان لوگون سے جو کہ اوسکے ساتھہ حکم کرتے ہین اور خود آپنے فرمایا ہے کہ مقرر امتون مین محدثین یعنی ایسے لوگ تہے جنکو الہام ہوتا تہا پس اگر میری امت مین کوئی ہے تو وہ عمر ہے اور باوجود اسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ الہام کے ساتھہ حکم نہین دیتے تہے یا بجز اوس چیز کے کہ اونکے قلب مین واقع ہوتا تہا تاکہ اوسکو کتاب وسنت پر پیش کرتے پس اگر اوسکے موافق ہوتا تو قبول کرتے ورنہ رد فرماتے انتہی الہام لغت مین یہ ہے کہ ڈالنا کسی چیز کا دل مین جیسے کہ محاورے مین بولتے ہین کہ اللہ نے اوسکو صبر کا الہام کیا یعنی صبر کو اوسکے دل مین ڈالدیا اور عرف مین الہام یہ ہے کہ واقع کرنا شئی کا دل مین کہ جس سے سینہ مطمئن ہوجاوے اللہ تعالی اپنے بعض برگزیدہ لوگون کو اوسکے ساتھہ خاص فرماتا ہے اور الہام اگر غیر معصوم سے ظاہر ہو تو حجت نہین ہے کیونکہ اوسکی خواطر کا اعتماد نہین ہے اسلئے کہ وہ شیطان کے دہوکے سے مامون نہین رہ سکتا ہے بعض نے کہا کہ الہام فقط ملہم کے نفس مین حجت ہے بعض نے کہا کہ مطلقاً حجت ہے مگر اونکے دلائل مفید مدعا نہین ہین اسکو قاضی زکریا نے شرح لب مین کہا ہے یہ ائمہ شافعیہ سے ہین عقائد نسفیہ مین ہے کہ الہام اسباب علم سے نہین ہے اسکے مؤلف حنفیہ سے ہین علامہ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اوسکی شرح مین اس قول کو قوت دی ہے اور کشف والہام مین سوائے دعوی کے اور کچہہ فرق نہین ہے ❖

فصل اس امر کی بیان مین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم جواب منکر و نکیر کا امر فرمایا ہے

ابن شاہین نے سنت مین فرمایا ہے کہ حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن سلیمان نے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمکو عمرو بن عثمان نے عمرو نے کہا حدیث کی ہمکو بقیہ نے بقیہ نے کہا حدیث کی مجھکو صفوان نے صفوان نے کہا حدیث کی مجھکو راشد نے راشد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سیکھہ لو تم تمہاری حجت کو پس بیشک تم پوچھے جاؤگے یہانتک کہ بیشک تھے گھر والے انصار سے کہ جب حاضر ہوتی آدمی کو اوسے موت تو وہ اوسکو وصیت کرتے اور غلام یعنی لڑکے کو جبکہ اوسے عقل آتی تو اوس سے کہتے کہ جب وقت وہ تجھسے پوچھین کہ کون ہے رب تیرا تو تو کہنا کہ رب میرا اللہ ہے اور کیا دین ہے تیرا تو کہنا دین میرا اسلام ہے اور کون ہے نبی تیرا تو کہنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہین اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر شدت اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار محتضر کو اور لڑکے تمیز دار کو سوال جواب کی تعلیم کرتے تھے محتضر وہ ہے جو کہ جان کندنی کی حالت مین ہو ہرچند اوسکو تعلیم سے پہلے بھی سوال جواب کا علم تھا مگر پھر بھی اوسکو اوسکی یاد دہی کر دیتے تھے **ف** قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہین غلام کا لفظ لڑکے پر پیدائش سے بلوغ تک ساری حالتون مین بولا جاتا ہے اور تمیز لڑکے کا یہ ہے کہ تنہا کھالے پئے استنجا کرے لبعض ایمہ نے غلام کی حد سات برس بتائی ہے اسلئے کہ غالب یہی ہے اور قاعدہ وہی ہے جو ذکر کیا گیا +

فصل زندون نے مردون کو خواب مین دیکھا اونھون نے سول و جواب کی کیفیت بیان کی

حکایت سلفی نے طیوریات مین سہیل بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے یزید بن ہارون کو اونکے مرنیکے بعد خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا آئے میرے پاس میری قبر مین دو فرشتے فظ غلیظ یعنی بدخو سخت دل درشت سخن پس اونھون نے کہا کیا ہے دین تیرا اور کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا مینے اپنی سفید داڑھی پکڑی اور کہا مجھہ جیسے کے لئے یہ کہا جاتا ہے حالانکہ مینے اسی برس لوگون کو تمہارا جواب تعلیم کیا ہے پس وہ چلے گئے اور کہا کیا تو نے جریر بن عثمان سے

رکہا ہے یعنی حدیث کو مینے کہا ہان کہا بیشک وہ عثمان سے بغض رکہتا ہے پس اللہ نے اوس سے بغض رکہا اس سے
معلوم ہوا کہ جوکوئی حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکہتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے بغض رکہتا ہے
حکایت لالکائی نے سنت مین حوثرہ بن محمد منقری سے حکایت مذکور کو یون روایت کیا ہے کہ حوثرہ نے
کہا مینے یزید بن ہارون کو خواب مین دیکہا یزید نے کہا کہ منکر نکیر میرے پاس آئے پس اونہون نے مجہے
بٹہایا اور مجہسے سوال کیا اور کہا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس مین اپنی سفید
داڑہی مٹی سے جہاڑنے لگا اور کہنے لگا کہ مجہ سا آدمی پوچہا جاوے مین تو یزید بن ہارون ہون اور مین
دار دنیا مین ساٹہہ برس لوگون کو تعلیم کرتا رہا یعنی تمہارا جواب پس ایک نے اونمین سے کہا کہ سچ کہا تو
سو رہ مثل سونے نوشہ کے پس آج کے بعد تجہپر کسی طرح کا خوف نہین ہے **حکایت** تاریخ ابن نجار
مین ہے کہ اونہون نے اپنی سند سے ابو القاسم بن ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسر سے روایت کیا ہے کہا کہ ہمارے
ایک شیخ تہے ہم اونپر قراءت کرتے تہے پس شیخ کے بعض اصحاب کا انتقال ہوگیا شیخ نے اونکو خواب مین دیکہا
شیخ نے اوسسے کہا کہ اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا شیخ نے کہا منکر و نکیر کے ساتہہ تیرا
کیا حال ہوا کہا ای اوستاد جبکہ اونہون نے مجہے بٹہایا تو اللہ نے مجہکو یہ الہام کیا کہ مینے کہا بحق ابی بکر و عمر
تم مجہے چہوڑ دو رضی اللہ تعالیٰ عنہما پس ایک نے دوسرے سے کہا کہ مقرر اوسنے قسم کہائی ہے ساتہہ عظیم کے
تو اوسے چہوڑ دے پہر اونہون نے مجہے چہوڑ دیا اور چلے گئے

فصل مُردون نے اپنی کانون سے اس عالم مین منکر و نکیر کی سوال کو اور مُردے کی جواب کو سُنا

حکایت ابن ابی الدنیا نے اور ابن جریر نے اپنی تہذیب مین یزید بن طریف بجلی سے روایت کیا ہے
کہا میرا بہائی مرگیا پس جبکہ وہ دفن ہوچکا تو مینے اپنا سر اوسکی قبر پر رکہا پس بیشک میرا بایان کان قبر
پر تہا جبکہ مینے اپنے بہائی کی آواز کو سنا مین اوسکو پہچانتا ہون آواز ضعیف تہا پس مینے اوسے سنا
کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ دوسرے نے کہا کیا ہے دین تیرا اوسنے کہا اسلام **حکایت** ابن ابی الدنیا نے
کتاب القبور مین اور ابن جریر نے تہذیب مین طریف بن علاء بن عبد الکریم سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی مرگیا اور اوسکا ایک بہائی تہا

ضعیف البصر اوسکے بھائی نے کہا کہ ہمنے اوسکو دفن کر دیا جبکہ لوگ اوسکے پاس سے چلے گئے تو ہینے اپنا سر قبر پر رکھا پس ناگاہ ایک آواز قبر کے اندر سے آئی کہ وہ کہتا ہے من ربک وما دینک ومن نبیک میننے اپنے بھائی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اور ہینے اوسکو اور اوسکی آواز کو پہچان لیا کہ اوسنے کہا اللہ میرا رب ہے اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کوئی چیز تیر کے مشابہ قبر کے اندر سے میرے کان کی طرف مرتفع ہوئے پس میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور مین چلا آیا

حکایت

ابو الحسن بن براء عبادی نے کتاب الروضہ مین کہا ہے کہ حدیث کی مجھکو فضل بن سہل اعرج نے کہا حدیث کی مجھکو احمد بن نصیر نے کہا حدیث کی مجھکو ایک آدمی نے اوسنے حدیث کو ضحاک تک پہونچایا ضحاک نے کہا کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا اوسکو پہلے اس سے کہ مین اوسکے جنازے مین ملون دفن کر دیا پس مین اوسکی قبر پر آیا اوسپر کان لگایا پس ناگاہ وہ کہتا ہے کہ رب میرا اللہ ہے اسلام میرا دین ہے

حکایت

شیخ عبد الغفار قوصی نے توحید مین کہا ہے کہ مین شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاؤالدین اخمیمی کے گھر کے نزدیک تھا کہ ایک فقیر ہمپر وارد ہوا پس ہینے اوس کا پوستین اپنے کندھے پر لیلیا اوس نے مجھے خبر دی کہ شیخ ابو یزید کا خادم اونکی پوستین کو اپنے کاندھے پر اوٹھایا کرتا تھا اور وہ صالح آدمی تھا پس منکر و نکیر کے سوال مین فیما بین اونکے بات ہونے لگی تو اوس فقیر نے کہا اور وہ مغربی تھا کہ واللہ اگر وہ مجھسے سوال کرینگے تو البتہ مین اونکو جواب دونگا لوگون نے اوس سے کہا کہ اسکا علم کسکو ہوگا اوسنے کہا تم میری قبر پر بیٹھنا تا کہ سنو پھر جبکہ مغربی کا انتقال ہوا تو لوگ اوسکی قبر پر بیٹھے پس اونہون نے سوال کو سنا کہ وہ کہتا ہے کیا تم مجھسے سوال کرتے ہو حالانکہ ہینے ابو یزید کا پوستین اپنی گردن پر اوٹھایا ہے پھر وہ چلے گئے اور اوسکو چھوڑ دیا +

فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ ملائکہ کے سوال مین وارد ہوئے ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک روایت مین تو سوال دو فرشتون کا آیا ہے اور دوسری مین ایک کا پس اسمین کسی طرح کا تعارض نہین ہے بلکہ یہ بنسبت اشخاص کے ہے بعض کے پاس دو فرشتے معاً آتے ہین اور معاً سوال کرتے ہین جبکہ لوگ چلے جاتے ہین تا کہ اوسکے حق مین زیادہ تر ہول ہو اور زیادہ تر سخت ہو بقدر اون گناہون کے جو اوس سے کئے ہین اور کسی کے پاس دو فرشتے لوگونکے جانیسے

پہلے آتے ہین اسلئے کہ اوسپر تخفیف ہو بسبب حصول انس کے ساتھہ لوگون کے اور کسی کے پاس ایک آتا ہے تاکہ اوسپر زیادہ تر تخفیف ہو اور کمتر ہو مراجعت مین اسلئے کہ وہ پہلے سے عمل صالح کر چکا ہے کہا اور یہ احتمال بہی ہر کہ دو آدمین اور سائل اونمین سے ایک ہو اگرچہ آنے مین دونون شریک ہون پس روایت ایک فرشتہ کی اسپر محمول ہو گی علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی قول ثانی ہے کیونکہ ذکر دو فرشتون کا اکثر حدیثون مین موجود ہے جناب توفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ قرطبی رحمہ اللہ نے تین فرشتون کے آنے کا ذکر نہین کیا جیساکہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہے گویا اسکا جواب وہی دو کا جواب ہے کہ تین فرشتون کا آنا زیادت تہویل کے لئے ہے بعض بندون پر

فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ سوال و جواب کی کیفیت مین آئی ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کیفیت سوال و جواب مین حدیثین مختلف آئی ہین یہ اختلاف بہی بحسب اشخاص ہے پس اونمین سے کوئی تو اپنے بعض اعتقادات سے سوال کیا جاتا ہے اور کسی سے سب کا سوال ہوتا ہے کہا اور احتمال ہے کہ اقتصار بعض عقائد پر بعض راویون سے ہو اور اوسکے سوا اور راویون نے اوسکو پورا بیان کیا ہو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی ثانی قول ہے کیونکہ اکثر حدیثین اسی پر متفق ہین ہان اون حدیثون سے یہ بات لیجاتی ہے خصوصاً روایت ابوداود عن انس سے پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے بعد اوسکے اور ابن مردویہ کا لفظ یہ ہے پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے سوا اوسکے کہ بیشک میت سوای اعتقاد کے خاصتہً اور کسی شئی سے سوال نہین کیا جاتا ہے یعنی تکلیفات سے روایت بیہقی مین

من طریق عکرمہ

عکرمہ عن ابن عباسؓ سے آیت تثبیت کی تفسیر مین تصریح کی گئی ہے کہ قول ثابت شہادت ہے وہ اوس سے بعد موت کے اپنی قبرون مین پوچہے جاوینگے اور عکرمہ سے کہا گیا وہ کیا ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھہ ایمان لانے اور امر توحید سے سوال کئے جاتے ہین

فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین فرمایا ہے ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ میت ایک مجلس مین تین بار سوال کیا جاتا ہے اور باقی روایتین اس سے ساکت ہین پس وہ روایت اسپر محمول ہو گی باحال مختلف

ہے بہ نسبت اشخاص کے یعنی کسی سے ایک بار سوال ہوتا ہے کسی سے تین بار ایک مجلس مین واسطے شدت ہول کے طاؤس سے مروی ہے کہ مردے سات روز مفتون ہوتے ہین امام احمد نے زہد مین ابو نعیم نے حلیہ مین طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مردے مفتون ہوتے ہین اپنی قبرون مین سات دن پس تھے یعنی صحابہ مستحب جانتے تھے کہ ان دنون مین اونکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یعنی چونکہ ان دنو مین مردون سے سوال ہوتا ہے تو یہ کھانا کھلانا اونکے لئے مدد ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ میت کو پہونچتا ہے اور قبر مین اوسکو نفع دیتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس اثر کو تفسیر در منثور مین بھی ذکر کیا ہے اور ابیات تثبیت مین فرمایا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکی اسناد صحیح ہے اور ایک جہت سے متصل ہے اور حکم اسکا رفع ہے یعنی یہ حدیث موقوف حکم مرفوع مین ہے جیسا کہ کہا ہے کیونکہ اسمین رائے کو کسی طرحکا مجال نہین ہے نہ قیاس کو کوئی دخل اسمین تو تسلیم و انقیاد ہی لائق ہے اسلئے کہ سچے نے خبر دی ہے یعنی اگرچہ یہ اثر مرسل ہے لیکن غور کرنے سے اسکا اتصال ظاہر ہو جاتا ہے اس جہت سے کہ طاؤس تابعی جلیل القدر ہین انہون نے صحابہ سے اوسکو نقل کیا ہے اور ان دنون مین طعام کو مستحب جاننا اس بات کو مستلزم ہے کہ یہ عمل صحابہ کے نزدیک معلوم تھا پس اگر اس جہت سے اتصال کا حکم نہ کرین تو یہ طعام جو صحابہ سے منقول ہے یہی اس مرسل کا مقوی ہو جاویگا کیونکہ جن وجوہ سے مرسل کو قوت ہوتی ہے اونمین سے ایک یہ وجہ ہے کہ وہ مرسل صحابی کے قول یا فعل کے ساتھہ موافق ہو اسوقت بالاتفاق متحجہ ہو جاویگا دوسری یہ ہے کہ اصول فقہ مین ثابت ہو چکا ہے کہ جو بات صحابہ و کبار تابعین سے وارد ہو اور اوسمین اجتہاد کو دخل نہو تو وہ حکم مرفوع مین ہوتی ہے پھر وہ دلیل ٹھہر جاتی ہے یہ اسلئے ہے کہ راوی ثقہ ہے اور امور آخرت و برزخ کے اوس قسم سے ہین کہ اونمین اجتہاد کو کسی طرحکا دخل نہین ہے بلکہ وہ تو طرق نبویہ و وحی سے معلوم ہوتے ہین امام رازیؒ نے محصول مین فرمایا ہے کہ صحابی جب کوئی بات کہے اور اوسمین اجتہاد کو مجال نہو تو وہ بسبب حسن ظن کے سنی پر محمول ہوتی ہے اور طاؤس سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اسی قبیل سے ہے اور جیسے طاؤس نے روایت کی ہے اسی کے مثل مجاہد سے بھی آیا ہے یہ اوسکا مقوی و شاہد ہے مجاہد سے یہ بھی مروی ہے کہ سات دن تک روحین اپنی قبرون مین ٹھہرتی ہین یہانتک کہ سوال تمام ہو جاوے اس سبب کو

امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے کتاب القبور مین روایت کیا ہے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن سات دن اور منافق چالیس دن مفتون ہوتا ہے سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس اثر کی تخریج ابن جریج نے کی ہے یہ ابن جریج معتبر آدمی ہین ابن خلکان نے انکی ثنا کی ہے سنہ ۱۵۰ ڈیڑہ سو ہجری مین انکی وفات ہوئی ہے امام احمد رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے کہ پہلے پہل جس شخص نے اسلام مین تالیف کتب اور تدوین علم کی وہ ابن جریج ہی ہین اور بہت ائمہ نے اس بات کو اپنی کتب مین نقل کیا ہے جیسے حافظ مغرب ابن عبد البر نے کتاب تمہید مین اور بہت لوگون نے انکی پیروی کی ہے درمنثور مین روایت ابن عمیر باین لفظ ہے کہ اخراج کیا ابن جریر نے اپنی مصنف مین حارث بن ابی الحارث سے حارث نے عبید بن عمیر سے کہا دو آدمی مفتون ہوتے ہین مومن اور منافق پس مومن سات دن اور منافق چالیس صبح مفتون ہوتا ہے سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے ابیات مین تو ابن جریج کہا ہے اور درمنثور مین ابن جریر واللہ اعلم ان دونون سے علحدہ علحدہ روایت ہے یا نقل مین غلطی واقع ہوئی ابن رشیق نے شرح موطا مین اور ابن رجب نے مثل روایت ابن عمیر کی نقل کیا ہے چونکہ یہ روایت مخالف روایت طاؤس و مجاہد کے تھی اسلئے حافظ سیوطی نے ان دونون روایتون مین ترجیح دی اور کہا کہ ابن عمیر طاؤس و مجاہد سے رتبے مین بڑے ہین کیونکہ ابن عمیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین پیدا ہوئے اور آپکے دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوئے پس صحابی ٹھہرے اور روایت صحابی کی تابعی کی روایت سے ارجح ہے بعد اسکے ترجیح دی کہ یہ صحابی نہین ہین کبار تابعین سے ہین پہلے پہل عہد سعادت مہد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین انہین نے لوگون کو وعظ و نصیحت کی انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کئے قرون ماضیہ کی حکایات اور وعد و وعید بیان فرمائے سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ ترجیح کی ضرورت نہین ہے اسلئے کہ روایت مجاہد و طاؤس اور روایت ابن عمیر مین کسی طرحکی منافات نہین ہے کیونکہ ابن عمیر سات دن ہین تو اون دونون کے موافق ہین لیکن اونہون نے اتنا زیادہ کہا کہ سات دن خاص مومن کے ساتھ ہین اور منافق ۳۳ دن زیادہ مومن سے مفتون ہوتا ہے پس انکی روایت مین زیادت ہے اور زیادت عدل کی جبکہ منافی نہو تو مقبول ہے جیسا کہ علم اصول اور علوم حدیث مین معروف و مشہور ہے اگر کوئی کہے کہ اکثر روایتون مین جنکا ذکر سابق مین ہو چکا اونہین سے کسی مین

تکرار سوال کا ذکر نہین ہے مگر ایک روایت مین تین بار کی تکرار ایک مجلس مین آئی ہے چنانچہ یہ روایت پہلے گذر چکی تو اسکا یہ جواب ہے کہ جن روایتون مین تکرار کا ذکر نہین ہے وہ نہ تکرار کو ثابت کرتے ہین نہ اوسکی نفی کرتے ہین بلکہ وہ مطلق ہین ایک بار اور چند بار دونون پر صادق آتے ہین پس جنمین تکرار و عدم تکرار کا ذکر نہین ہے وہ مطلق ٹھیرین اور جنمین قید تکرار کی ہے وہ زیادت ثقہ ہو لیکن اور زیادت ثقہ جبکہ منافی نہو تو مقبول ہو واللہ اعلم

فائدہ بیانمین بعض احوال راویان اثر مذکور کی

طاوس رض انکے والد کا نام کیسان ہے یمن کے سالم تھے فارسی یا ہانی جندی ابنار فرس سے تھے جنکو کسری نے یمن کی طرف بہیجا تہا انہون نے زید بن ثابت و عائشہ وغیرہما رضی اللہ عنہم سے سنا ہے اور انسے ابن شہاب و خلق کثیر نے سنا ہے علم و عمل مین سردار تھے انکی شہرت انکے وصف سے کافی ہے جبکہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے تو طاوس نے اونکو لکہا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا سارا عمل خیر ہو تو تم اہل خیر کو عامل بناؤ پس عمر نے فرمایا کہ یہی نصیحت کافی ہے انکی وفات سنہ ایکسو چہہ [۱۰۶] مین ہوئی رضی اللہ عنہ **مجاہد** رضی اللہ عنہ یہ مفسر مکی مولی سائب بن ابی السائب کے ہین انہون نے سعد بن وقاص وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اخذ کیا ہے قرآن شریف کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تیس بار پیش کیا نزدیک ہر آیت کے ٹہیرتے اور اونسے پوچھتے کہ کس بات مین اوتری اور اوسکی کیا کیفیت تھی انہون نے سفر بہت کئے تھے یہانتک کہ بابل کی زمین مین پہونچے ہاروت ماروت کو دیکہا کہ وہ دونون مثل دو پہاڑون کے اوندہے لٹکے ہوئے ہین انہون نے اونکو دیکہتے ہی اللہ تعالی کی تسبیح کی اور غش کہا کے گر پڑے انکی وفات سنہ ایکسوتین [۱۰۳] مین ہوئی **عبید بن عمیر** بن قتادہ لیثی ابو عاصم مکی انکی ولادت عہد مبارک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین ہوئی یہ مسلم نے کہا ہے اور غیر مسلم نے انکو کبار تابعین سے شمار کیا ہے یہ مکے والون کے قاضی تھے **امام احمد بن حنبل** رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی شیخ الاسلام اہل سنت قطب امت حجت فقہا سید محدثین ہین انہون نے حجاز و شام و یمن و عراق مین ایک خلق کثیر سے سنا انکی تالیفات اور کتب نافعہ بہت ہین بخاری و مسلم نے انسے روایت کی ہے یہ بڑے متورع پرہیزگار تھے کبہی کوئی جائزہ نہ کوئی چیز بادشاہون کے مال سے لی انکے پاس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موی پاک سے تین بال تھے وصیت کی تہی کہ ایک بال

اونکے سینہ پر اور دونوں آنکھوں پر رکھدین بیہقی و ابن جوزی نے انکے احوال مین ایک جلد تالیف کی ہے انکی وفات بارہوین تاریخ ربیع الاول ۴۳۰ ہجری کو بغداد مین ہوئی جناب توفیق مجدہ نے اتحاف النبلا اور تاج مکلل وغیرہ مین بہت بسط سے لکھا ہے **ابونعیم** رضی اللہ عنہ کنیت حافظ کبیر محدث شہیر احمد بن عبد اللہ کی ہے انکی کتاب حلیۃ الاولیا ایک کتاب نفیس بے نظیر جامع ہر معنی حسن ہے احوال افاضل سلف پر مشتمل ہے یہ سب حال شرح ابیات تثبیت سے لکھا گیا

فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال فرشتون کا اس امت کی ساتھ خاص ہے یا نہین

جاننا چاہیے کہ اس مسئلے مین علماء کے تین قول ہین پہلا قول یہ ہے کہ سوال اس امت کے ساتھہ خاص ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول اور ابو عمر بن عبد البر رحمہما اللہ تعالی نے اس قول کی تصریح کی ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین ذکر کیا ہے کہ حکیم ترمذی نے وجہ خاص ہونے کی یہ بیان کی ہے کہ ہم سے پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول رسالت لیکے آتے تہے جبکہ رسولون کا کہنا نہ مانتے انکار کرتے تو رسول رک جاتے اونسے کنارہ کرتے جلدی سے عذاب آجاتا وہ ہلاک کردئے جاتے تہے پہر جبکہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رحمت کے ساتھہ بہیجا اور اونکو خلق کے لئے امن بنایا جیسا کہ ارشاد فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجھکو مگر عالمین کے رحمت کے لئے تو اونسے عذاب روک لیا اور آپ کو تلوار عنایت فرمائی یعنی لڑائی کا حکم دیا تاکہ داخل ہو دین اسلام مین جو شخص کہ داخل ہو بسبب خوف تلوار کے پہر ایمان اونکے دل مین جم جاویگا پس اونکو مہلت دی گئی اور اسی وجہ سے نفاق ظاہر ہوا کہ کفر کو چہپانے ایمان کو ظاہر کرنے لگے مسلمانون مین چہپے چہپائے رہے جب مرے تو اللہ سبحانہ نے قبر مین دو فرشتے امتحان لینے والے اونکے لئے مقرر فرمائے تاکہ سوال کرکے اونکے دل کا بہید نکالین اور اللہ پاک خبیث کو طیب سے جدا فرمادے پہر جو سچے پکے مؤمن ہین اونکو قول ثابت کے ساتھہ زندگی دنیا اور آخرت مین ثابت رکہے اور جو ظالم ہین اونکو بہکادے اس قول کی تین دلیلین ہین ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا ای زید بیشک یہ امت اپنی قبرون مین مبتلا کیجاتی ہے ۲ آپ نے فرمایا بیشک تم اپنی قبرون مین جانچے جاتے ہو اس سے ظاہر ہے کہ سوال اس امت کے ساتھہ خاص ہے ۳ فرشتے میت سے کہتے ہین تو کیا

کہتا تہا اس شخص کے حق مین جو تم مین بہیجا گیا تہا پس مؤمن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین اور یہ خاص ہے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث مین آپ نے فرمایا ہے کہ تم جانچے جاتے ہو اور مجہسے پوچہے جاتے ہو **دوسرا قول** یہ ہے کہ سوال اس امت کے ساتہہ خاص نہین ہے بلکہ اسمین اور دوسری امتون مین عام ہے اس قول والون مین سے عبدالحق اشبیلی اور قرطبی ہین انہون نے پہلے قول کی دلیلون کا کئی طرح سے جواب دیا ہے اکہتے ہین آپ نے جو لفظ هذه الامة کا فرمایا ہے اس سے یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ سوال اس امت کے ساتہہ خاص ہے اور امتون کے لئے نہین ہے اسلئے کہ امت سے مراد یا تو آدمیون کی جماعت ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما من دابة فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم عربی زبان مین ہر جنس کو اجناس حیوان سے امت کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے اگر یہ بات نہوتی کہ کتّے ایک امت ہین امتون سے تو مین اونکے قتل کا امر کرتا اسی طرح اوس حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک نبی کو چیونٹی نے کاٹا تہا اونہون نے قریۂ نمل کے جلانیکا حکم دیا وہ جلا دیا گیا اللہ تعالی نے اونکی طرف وحی بہیجی کہ تو نے اس سبب سے کہ ایک چیونٹی نے تجہے کاٹا ایک امت کو امتون سے جلا دیا جو کہ تسبیح کرتے تہے پس اس سے معلوم ہوا کہ امت کے معنی جماعت وگروہ کے ہین اور اگر امت سے مراد وہ امت ہے جسمین آپ مبعوث ہوئے ہین تو بہی اوس سے اور امتون کے سوال کی نفی معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ اس امت کا ذکر یہ خبر دینے کے لئے ہوا کہ وہ سوال کیجاتی ہے اور سوال اگلی امتون کے ساتہہ خاص نہین ہے کیونکہ یہ امت ساری امتون پر فضیلت وشرف رکہتی ہے ۲ باقی دو دلیل کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اپنی امت کو اس بات کی خبر دی کہ وہ اپنی قبور مین امتحان کیجاتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہر نبی کا حال اپنی امت کے ساتہہ اسی طرح ہے اور وہ بعد سوال واقامت حجت کے اپنی قبور مین عذاب کیجاتی ہے جیسے کہ آخرت مین سوال واقامت حجت کے بعد عذاب کیجائیگی واللہ اعلم **تیسرا قول** توقف ہے یعنی اس قول والے نہ قطعی خاص کہتے ہین نہ یقینی عام بتاتے ہین بلکہ توقف کرتے ہین نہ خاص کہین نہ عام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ان لوگون مین سے ابو عمر بن عبدالبر ہین انہون نے کہا کہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہے آپ نے فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین جانچی جاتی ہے بعض نے یہ روایت کیا کہ سوال کیجاتی ہے اس لفظ

کی بناپر احتمال ہے کہ یہ امت سوال کے ساتھ خاص ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ ہم اسکو قطعی نہین کہہ سکتے سید محمد بن سمعیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ نقل کلام سیوطی رحمہ اللہ کے مخالف ہے کیونکہ اونہون نے اختصاص کی نسبت مثل حکیم ترمذی کے ابن عبدالبر کی طرف کی ہے اور حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ وہ قائل توقیف کے ہین لیکن مضبوط ابن قیم ہی کا کلام ہے کیونکہ انہون نے ابن عبدالبر کے لفظ نقل کئے ہین ان تین قولون مین سے اسلم قول توقف ہے کیونکہ اس مسئلے کی دلیل توقیفی ہے اجتہاد کو اسمین دخل نہین ہے رہا دوسرا قول سو کوئی دلیل ظاہر اس بات پر وارد نہین ہوئی کہ اس امت کے سوا اور امتون سے بہی سوال ہوتا ہے اور قول معتبر پہلا ہی قول ہے سیوطی رحمہ اللہ نے بتبعیت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اسی کو ترجیح دی ہے اور شرح الصدور مین بعد نقل قول حکیم ترمذی کے فرمایا ہے کہ اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہے پس کہا کہ سوال اس امت کے لیئے اور ہر سکے غیر کے لیئے ہے ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اختصاص پر دلالت کرتا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بیشک یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کی جاتی ہے اور قول آپ کا کہ وحی کی گئی طرف میرے کہ تم اپنی قبور مین مفتون ہوتے ہو اور قول آپ کا کہ تم میرے ساتھ آزمائے جاتے ہو اور مجھسے پوچھے جاتے ہو انتہیٰ قصر الآمال مین کہا ہے کہ بعض علما نے وجہ تخصیص مین یہ کہا ہے کہ حکمت اس امت کی تعجیل عذاب مین گناہون کا مٹانا ہے تاکہ قیامت کو سارے گناہون سے پاک اوٹہین

فصل ملائکہ سوال کو فتان و منکر و نکیر کہتے ہین

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اونکو فتان اسلیئے کہتی ہین کہ اونکا سوال کرنا زجر ہے اور اونکی خلقت مین صعوبت ہے اور منکر نکیر اسلیئے نام رکہا کہ اونکی خلق یعنی صورت شکل نہ تو آدمیون کی خلق کے مشابہ ہے نہ فرشتون کے نہ بہائم و ہوام کے بلکہ وہ ایک نئی خلق ہین یہ قول پورا مع تفصیل کے فصل ملائکہ سوال مین گزر چکا ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین قرطبی سے نقل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ دو فرشتے سارے مردون سے دور دور مکانون مین ایک وقت مین ایک بار مین کسطرح خطاب کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ اونکے جسمون کی عظمت اسکی مقتضی ہے پس وہ خلق کثیر سے ایک جہت مین ایک بار مین ایک خطاب کر سکتے ہین اسطور پر کہ ہر ایک مخاطب یہ خیال کرتا ہے کہ مخاطب وہی ہے نہ اوسکے سوا اور کوئی اور باقی مردون کے جواب سننے سے اللہ تعالیٰ اوسکو روکدیتا ہے

سیوطی فرماتے ہین اور احتمال ہے تعدد ملائکہ کا جو کہ سوال کے لئے تیار کئے گئے ہین جیسا کہ ملائکہ حافظین وغیرہم مین سے ہے
مینے حلیمی کو ہمارے اصحاب مین سے دیکھا کہ وہ اسطرف گئے ہین پس اونھون نے اپنی کتاب منہاج مین کہا ہے کہ جو چیز
کہ مشابہ ہے یہ ہے کہ سوال کے فرشتے ایک جماعت کثیر ہون اونمین سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نام نکیر ہو اونمین
سے ہر میت کی طرف دو تھیجے جاوین جیسے کہ دو فرشتے کاتب اعمال اوسپر مقرر کئے گئے ہین آور ابیات تثبیت مین
یہ فرمایا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہے وقت قبض کے قرطبی
نے اسپر تصریح کی ہے اور مین بہی اسی کو اختیار کرتا ہون اور پسند کرتا ہون آسپر سید محمد بن اسمعیل رض نے شرح ابیات
مین قرطبی کا پورا کلام بلفظہ نقل کر کے یہ فرمایا کہ جب تمنے اس کلام کو پہچان لیا تو قول ناظم کا کہ حال منکر و نکیر کا
مثل حال ملک الموت کے ہے قرطبی کی عبارت کا مفاد نہین ہے اور نہ لگتا ہے کہ قرطبی جواب سوال کو واضح کرین
جواب تحقیقی یہ ہے کہ یہ بات اوس قسم سے ہے کہ اوسپر ایمان لانا واجب ہے اور اوسکی تفصیل کو علم آلہی کی طرف
سپرد کرے کیونکہ کوئی اثر تفصیل کے ساتھ نہین آیا علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے اپنے سوال کی بنا اسپر کی ہے کہ حلول
شخص واحد کا دو مکانون مین ایک وقت مین جائز نہین ہے اور یہ قیاس اولی ہے واسطے ملائکہ کے
اونکے احکام ابدان مین بنی آدم پر اور یہ قیاس فاسد ہے کیونکہ فرشتے ارواح لطیف ہین اللہ تعالی نے
اونکو اوسپر قدرت دی ہے جسکی معرفت پر بنی آدم کو قدرت نہین ہے تو اوسکے عمل پر وہ کیا قادر ہونگے اونمین
سے ایک کا تو یہ حال ہے کہ وہ مابین آسمانون اور زمین کو پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی قطع کرتا ہے پہر یہ بات
ہے کہ خود جلال سیوطی اسکے قائل ہین کہ یہ باتین جو مذکور ہوئی ہین بنی آدم کی قدرت مین ہین اور یہ محال
نہین ہین دو مکانو مین آن واحد مین ہونا اونکے نزدیک محال نہین ہے چنانچہ اونھون نے اس باب
مین ایک رسالہ تالیف کیا جسکا نام القول المنجلی فی تطورات الولی رکہا ہے
سید اسمعیل مرحوم کہتے ہین اگرچہ یہ کلام باطل اور ہر دلیل سے عاطل ہے انتہی کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض
کرتا ہے کہ غرض سید صاحب مرحوم کی اپنے کلام سے رد ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ پر توضیح اس مجمل کی یہ ہے
کہ اونھون نے نظم مین یہ کہا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام
کا ہے وقت قبض ارواح کے قرطبی نے اسپر نص کی ہے اور مین بہی اسی کو اختیار و پسند کرتا ہون پس

اول اعتراض سید صاحب کا یہ ہے کہ قرطبی کے کلام مین اسپر تصریح نہین ہے کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل کے ہے اور سیوطی کہتے ہین کہ قرطبی نے تصریح کی ہے منشا اس اعتراض کا یہ ہے کہ سید صاحب نے یہ سمجھا کہ سیوطی سارے کلام کو کہتے ہین کہ اوسپر قرطبی نے تصریح کی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ اونکی غرض یہ ہے کہ قرطبی نے اسپر تصریح کی ہے کہ وہی فرشتے ساری خلق سے سوال کرتے ہین جیساکہ قرطبی کے سوال وجواب سے ظاہر ہے چنانچہ خود سیوطی نے سوال وجواب دونون کو شرح الصدور مین نقل کیا ہے اور یہ نقل پہلے گذر چکی رہی یہ مثال کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل علیہ السلام کے ہے سو بیشک یہ قرطبی کے کلام مین نہین ہے اور کیون ہو یہ تو خود سیوطی نے اپنی طرف سے مثال بیان کی ہے یعنی جیسے عزرائیل ایک ہین اور بسبب عظمت جسم کے ساری دنیا والون کی جان قبض کرتے ہین اسی طرح منکر نکیر کا حال ہے کہ یہی دو بوجہ عظمت اپنے اجسام کے خلق کثیر سے باوجود اختلاف امصار وتباعد اقطار کے آن واحد مین خطاب کرتے ہین دوسرا اعتراض یہ ہے کہ علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ قرطبی نے سوال کی بنا اسپر کی ہے کہ حلول شخص واحد کا دو مکانو مین آن واحد مین جائز نہین ہے مگر جواب مین تو یہی کہا ہے کہ منکر نکیر کے اجسام کی عظمت اسکی مقتضی ہے یعنی بسبب عظمت اجسام کے یہ بات اونپر محال نہین وہ تو مختلف مکانون دور دور قبرون مین خلق کثیر سے آن واحد مین ایک خطاب کرسکتے ہین پس حاصل یہی ہوا کہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر نہین ہو سکتا اور یہی سید صاحب بھی فرماتے ہین کہ یہ قیاس فاسد ہے اب اعتراض کی کیا وجہ ہان اگر یہ کہین کہ سرے ہی سے سوال کی بنا اسپر نہوتی تو یہ اور بات ہے پھر سیوطی پر اعتراض جا یا کہ وہ اسکے قائل ہین کہ فرشتے تو فرشتے بنی آدم پر یہ بات محال نہین ہے کہ شخص واحد آن واحد مین دو مکانو مین ہو حالانکہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر فاسد ہے اسکا یہ جواب ہے کہ بیشک وہ اسکے قائل ہین اسی لیے شرح الصدور مین جہان قرطبی کا کلام ذکر کیا ہے وہان اس جملے کا ذکر نہین کیا ہے یہ ایک مقام ہے مقامات اولیاء کرام سے نرے سیوطی ہی اسکے قائل نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر اولیای عظام کا اسکا قائل ہے یہ اونکے نزدیک بڑی بات نہین ہے بلکہ نفوس قدسیہ کی قوت بدرجہا اس سے بڑہی ہوئی ہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ خود ایک فرد کامل ہین اس زمرۂ پاک سے اسی لئے اونہون نے رسالہ تنویر الحلک اس باب مین تالیف فرمایا ہے گو سید صاحب مرحوم یہ فرمادین کہ وہ کلام باطل اور ہر دلیل سے عاطل ہے چند حکایتین اس باب کی محاسن المحسنین مین

لکھی گئی ہین اونسے صاف طور پر تطورات اولیاء اللہ کا معلوم ہوتا ہے حضرت توفیق مدظلہ نے کتاب الخیرۃ الخیرہ
مین کئی حکایتین اس باب کی تحریر فرمائی ہین چنانچہ ایک حکایت مین ذکر کیا ہے کہ ایک ولی اللہ کو وقت واحد مین
تیس جگہہ نماز پڑہتے دیکھا سید صاحب مرحوم نے روض الریاحین کو تو ملاحظہ فرمایا ہوگا اوسمین چند حکایات اس باب
کی ہین شرح ابیات مین خود سید صاحب نے بعض حکایات روض کو ذکر فرمایا ہے مگر وہ دلیل ہوکر اونکی فکر کو رخاطر عاطر
ہوگئی علی اہی سے لئے کلام سیوطی رحمہ اللہ کو باطل ہر دلیل سے عاطل ٹہیرایا التعجب تو یہ ہے کہ سید صاحب مرحوم مسئلہ
وسفلہ کے قائل ہین یعنی بعض مرد عورت اس قسم کے ہوتے ہین کہ اونکے خواب مین مردے آیا کرتے ہین
جو کچھہ مردون کے ورثہ کو کہنا سننا ہوتا ہے وہ اونسے کہتے ہین پہر وہ مردون سے جواب لادیتے ہین اور یہ لوگ یمن
مین معروف مشہور ہین پس ایک مرد عورت کا کہنا تو قابل تصدیق ہوا اور ایک جم غفیر صادقین مخلصین متقین کا یہ ہین یہ ہین
کا فرمودہ قول باطل ٹہیرا یہ بات کچہہ سمجہہ مین نہین آتی شاید سید صاحب کو سیوطی پر رد ہی کرنا منظور تہا واللہ اعلم
رہی یہ بات کہ سیوطی رحمہ اللہ نے بعد نقل کلام قرطبی نکے کہا ہے یہ بہی احتمال ہے کہ ملائکہ متعدد ہون پہر اس
احتمال کی تائید قول حلیمی سے فرمائی چنانچہ سابق گذر چکا اسپر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ بڑا دعوی ہے حلیمی
کا اسپر کوئی دلیل نہین ہے یہ تو قیاس شبیہی ہے چنانچہ حلیمی نے تشبیہ کا لفظ کہا ہے ملائکہ کتابت اعمال پر اونکا قیاس
کیا ہے اور قیاس کو یہان کچہہ دخل نہین ہے کیونکہ احوال آخرت مین احوال دنیا پر قیاس جاری نہین ہوتا ہے اور
ہم بعد ذکر کلام قرطبی کے یہ کہہ چکے ہین کہ قرطبی نے اپنے جواب کو واضح نہین کیا جواب یہی ہے کہ جسکے ساتہہ نص وارد
ہوئی ہے اوسپر ایمان لانا چاہئے اور اسکی تفاصیل علم کو سپرد اللہ تعالی کے کرین سو یہ کلام سید صاحب کا نہایت
ٹہیک ہے لیکن سیوطی پر اس بابت کوئی اعتراض نہین کیونکہ اونہون نے صرف ایک احتمال ذکر کیا پہر حلیمی
کا کلام ذکر فرمایا اور مختار و پسندیدہ اونکا یہی ہے کہ ملائکہ سوال دو ہی ہین یہی سارے میت والون سے سوال کرتے ہین

فصل تجسد اعمال کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ اعمال صالحہ و سیئہ متجسم ہوکے اپنے صاحب کو قبر و حشر مین راحت و تکلیف دینگے چنانچہ کیفیت
اسکی فصل احادیث مین گذر چکی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہے اگر کوئی قائل کہے کہ اعمال منقلب باشخاص کیونکر
ہونگے حالانکہ اعمال تو وہی نفسہا عرض ہین تو جواب سکا یہ ہے کہ اللہ تعالی اعمال کے ثواب سے خوبصورت بدصورت

اشخاص پیدا فرماویگا اسلئے کہ نفس عرض منقلب بجوہر نہین ہوتا ہے مثل اسکے وہ ہے جو کہ حدیث مین ثابت ہوا ہے کہ موت لائی جاویگی گویا وہ چیت کبر امینڈہا ہے پس اوسے پل صراط پر کہڑا کرینگے پہر اوسکو ذبح کردینگے اور یہ محال ہے کہ موت مینڈہا ہو جاوے کیونکہ عرض ہے معنی یہی ہین کہ اللہ ایک شخص پیدا کریگا اوسکا نام موت رکہیگا پس وہ جنت و نار کے درمیان مین ذبح کیجاویگی اسی طرح جو کچہہ اس باب سے تجہپر وارد ہو تو اوسمین تاویل وہی ہے جو مینے ذکر کی انتہےٰ قرطبی نے دوسری جگہہ تذکرہ مین اس جواب کا بہت بسط کیا ہے جہان یہ ذکر ہے کہ قرآن شریف مومن کی شفاعت کریگا پہر ابن ماجہ کی حدیث ذکر کی کہ آپنے فرمایا آویگا قرآن قیامت کے دن جوان پس کہیگا مین وہ ہون کہ مینے تیری رات کو بیدار رکہا تیرے دن کو پیاسا رکہا و الحدیث بطولہٖ قرطبی نے کہا قرآن آویگا یعنی قرآن پڑہنے والے کا ثواب آویگا دوسری حدیث مسلم نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی ذکر کی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا کہ آپ فرماتے تہے قرآن لایا جاویگا دن قیامت کے اور اوسکے لوگ جو اوسکے ساتہہ عمل کرتے تہے آگے آگے اوسکے سورۂ بقرہ اور آل عمران ہونگی آپنے ان دونون سورتونکی تین مثالین بیان فرمائین الخ اسکے آخر مین یہ ہے کہ وہ دونون اپنے پڑہنے والونکی طرف سے جہگڑینگی قرطبی نے کہا ہمارے علماء فرماتے ہین یعنی اللہ تعالی انکے ثواب سے فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اونکی طرف سے جہگڑینگے جیسا کہ بعض حدیثون مین آیا ہے کہ جو شخص شهد الله انه لا اله الا هو کو پڑہیگا تو اللہ ستر ہزار فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اوسکے لئے قیامت کے دن تک مغفرت مانگتے رہینگے قرطبی نے کہا پس اسی طرح اللہ ثواب قرآن و روزے سے دو فرشتے کریم پیدا فرماویگا کہ وہ اوسکے لئے شفاعت کرینگے اور ایسے ہی باقی اعمال صالحہ کا حال ہے جیسا کہ ابن مبارک نے اپنے رقائق مین ذکر کیا ہے کہا ایک آدمی زید بن اسلم کے پاس آیا کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن کے لئے اوسکا عمل قیامت کے دن اچہی سی اچہی صورت مین متمثل ہوگا اوسکا مونہہ اور جوانی بہت اچہی ہوگی اور خوشبو اوسکی نہایت بہتر ہوگی پس وہ اوسکے پہلو کی طرف بیٹہیگا جبکہ کوئی چیز اوسے گہبراوے گی تو وہ اوسے امن دیگا اور جبکہ وہ کسی چیز سے ڈریگا تو وہ اوسپر آسانی کریگا پس مومن کہیگا جزاے اللہ تجہکو مصاحب خیر سے تو کون ہے وہ کہیگا کیا تو مجہے نہین پہچانتا حالانکہ مین تو تیرے ہمراہ رہا تیری قبر مین اور تیری دنیا مین مین تیرا عمل ہون واللہ وہ اچہا تہا سو اسی لئے تو مجہے

رہا دیکھتا ہے وہ تھا خوشبودار سو اسی لئے تو مجھے خوشبودار دیکھتا ہے آ پس تو مجھ پر سوار ہو جا کیونکہ میں زمانہ دراز دنیا
میں تجھ پر سوار رہا ہوں اور وہ یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتہم یا تنگ کندہ اوسکی
اوسکے سب کی طرف لاویگا پس کہیگا یا رب بیشک ہر صاحب عمل نے پایا اپنے عمل میں اور ہر صاحب تجارت
وصنائع نے یعنی اونکو نفع حاصل ہوا سوا میرے صاحب کے کہ اسنے اپنے نفس کو میرے ساتھ مشغول کیا
اللہ تبارک وتعالیٰ فرماویگا تو کیا مانگتا ہے پس کہیگا مغفرت و رحمت یا مثل اسکے پس اللہ فرماویگا مقرر دینے
اوسکے لئے مغفرت کی پھر وہ حلہ کرامت پہنایا جاویگا اور اوسکے سر پر تاج وقار رکھا جاویگا اور اوسمین ایک موتی
ہوگا کہ وہ دو دن کی راہ سے چمکیگا پھر عمل عرض کریگا یا رب وہ اپنے ماں باپ سے مشغول ہوگیا تھا اور ہر صاحب
عمل و تجارت اپنے عمل سے ماں باپ پر داخل کرتا تھا یعنی اونکو اپنی محنت مزدوری سے کچھ دیتا تھا پس اوسکے ماں باپ
دئے جاوینگے مثل اوسکے جو وہ دیا گیا اور متمثل کیجاویگی واسطے کافر کے اوسکے عمل سے ایک صورت بدتر اوس چیز
میں کہ پیدا کی اللہ نے از روی مونہہ کے اور نہایت بدبودار اوسکی اندروی بدبو کے پس وہ بدصورت شخص بیٹھیگا
طرف اوسکے پہلو کے جبکہ کوئی چیز اوسے گھبراویگی تو وہ اور زیادہ کردیگا اور جبکہ وہ ڈریگا تو وہ اوسے اور ڈرادیگا
پس کافر کہیگا تو برا مصاحب ہے اور تو کون ہے عمل کہیگا تجھے کیا تو نہیں پہچانتا ہے وہ کہیگا نہیں پس کہیگا
میں تیرا عمل ہوں وہ برا تھا سو اسی لئے تو مجھے بدصورت دیکھتا ہے اور وہ بدبودار تھا سو اسی لئے تو مجھے بدبو
دار دیکھتا ہے پس تو اپنا سر جھکا کہ میں تجھپر سوار ہوں کیونکہ تو زمانہ دراز دنیا میں مجھپر سوار ہوا ہے اور وہ یہ
قول ہے اللہ تعالیٰ کا ولیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم اور یہ قول ولیحملوا اوزارہم کاملۃ
یوم القیامۃ قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ مثل اسکی رای سے نہیں کہا جاتا ہے اور معنی اسکے حدیث قیس بن
عاصم منقری سے لئے جاتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے کہا اے قیس چارہ نہیں ہے تیرے
لئے ایک قرین لینے ساتھی سے کہ وہ تیرے ہمراہ دفن کیا جاویگا حالانکہ وہ زندہ ہوگا اور تو اسکے ہمراہ دفن
ہوگا اور تو مردہ ہوگا پس اگر وہ کریم ہے تو تیرا اکرام کریگا اور اگر وہ لئیم ہے تو تجھے سونپ دیگا یعنی تیری مدد
نکریگا پھر وہ محشور نہوگا مگر ہمراہ تیرے اور تو مبعوث نہوگا مگر ہمراہ اوسکے اور تو نہ پوچھا جاویگا مگر اوس سے سو
تو نہ کر اوسکو مگر صالح کیونکہ اگر وہ صالح ہے تو تو انس نہ پکڑیگا مگر ساتھ اوسکے اور اگر وہ فاحش ہے تو تو وحشت نکریگا

مگر اس سے اور وہ تیرا فعل ہے ابو الفرج بن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب روضۃ المشتاق والطریق الی الملک الخلاق مین ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لائی جاویگی قیامت کے دن توبہ خوش صورت اور خوشبو مین پس نہ پاویگا اوسکی بو اور نہ دیکھیگا اوسکی صورت مگر مومن پس وہ پائینگے بسبب اوسکے خوشبو اور انس کو کافر و عاصی و مصر کہینگے کیا ہے ہمارے لئے کہ ہمنے نہین پایا جو تمنے پایا توبہ اونسے کہے گی کہ مین تو زمانہ دراز تک تمہارے لئے پیش ہوئی دار دنیا مین پس تمنے میرا ارادہ نہ کیا تم اگر مجھے قبول کرتے تو البتہ تم آج مجھے پاتے پس کہینگے ہم آج توبہ کرتے ہین پس ندا کریگا ایک منادی عرش کے نیچے سے ہیہات ہیہات مہلت کے دن گئے اور توبہ کا کام تمام ہو چکا الحدیث قرطبی کا کلام پورا ہوا سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ ہمکو جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ خلاف ہے اوسکے جو قرطبی نے کہی کہ اون اعمال کے ثواب سے فرشتے پیدا کئے جاوینگے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اعراض یعنے اعمال خود جسم ہو جاوینگے اور یہی ظاہر ہے اس قول سے کہ زہراوین یعنی بقرہ و آل عمران دو صفین طیور کی ہو جاوینگی کیونکہ یہ قول خبر ہے اون دونون سے اور مقدر لکانا خلاف اصل ہے اور ایسا ہی حال ہے عمل صالح کا اور اوسکے جدال کا قبر مین قدرت الٰہیہ مین اس سے کوئی مانع نہین ہے اور ہم تو احوال آخرت پر ایمان لا ہی چکے ہین عقل اونکو نہ پہچانتی ہے نہ اونکی کیفیت پاتی ہے پس ہمکو کیا ہے کہ ہم اسپر ایمان نہ لائین کہ خالق اعراض و اجسام کی قدرت سے اعراض منقلب باجسام ہو جاتے ہین سبیل الرشاد مین کہا ہے کہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ مین فرمایا ہے جسکا نام المعانی الدقیقۃ فی ادراک الحقیقۃ رکھا ہے بعض علما نے تجسد اعمال یا تجسد موت کو مشکل سمجھا تھا اونہون نے اوس رسالے مین اوسکا جواب دیا ہے فرماتے ہین کہ جو تحقیق اسکو اور اسکے غیر کو شامل ہے یہ ہے کہ سارے معانی جو ہمارے نزدیک معقول ہین وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک متصور بصورت اجسام ہین اور متشخص بصورت اشخاص ہین اگرچہ ہم اونکو محسوس نہین پاتے کیونکہ ہم اوسسے حجاب مین ہین فرمایا اور احادیث نبویہ اسکے لئے ناطق و شاہد ہین اور یہ بھی ذکر کیا کہ خواب دیکھنا اسی باب سے ہے اسلئے کہ دیکھنے والا اپنی خواب مین دیکھتا ہے اجسام کو اونکی تاویل اعراض کے ساتھ کیجاتی ہے پس وہ اجسام جو کہ خواب مین دکھائی دئے ہین وہ اون اعراض کی صورت ہین جنسے عالم ملکوت مین تعبیر کی گئی ہے پھر فرمایا مین اسجگہ حدیثون کو ایک ایک حدیث کر کے بیان کرتا ہون اس جزو مین تاکہ

نفع لیے ہے اوس سے جو اوسپر واقف ہو و باللہ التوفیق یہہ حدیثیں بیان کمین تجسد نیات سکینہ صلوۃ و صیام و ذنوب
قتال رحم اوکا رحمت معروف منکر امام وغیرہ مین فجزاہ اللہ عنا و عن المسلمین جو اسید صاحب مرحوم
فرماتے ہین جو شخص غور کریگا اون حدیثون کو اور جو اونکے معنی مین ہین جنکو سیوطی نے اوس رسالے مین ذکر نہین
کیا ہے اور باقی کتب مین ذکر فرمایا ہے اوسے لائق نہین ہے کہ تجسد اعمال کی تصدیق مین کبھی توقف کرے علامہ سیوطی
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن منصور نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم تھے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نماز مین پس ایک شخص آیا یہانتک کہ صف مین داخل ہو گیا اوسنے کہا اللہ اکبر
کبیرا والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز کو پورا کر چکے تو فرمایا کہ البتہ مقرر مینے
دیکھا تیرے کلام کو کہ وہ چڑھتا ہے طرف آسمان کے یہانتک کہ دروازہ کھولا گیا سو وہ اوسمین داخل ہو گیا پس
یہ روایت مکاشفت معصوم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے کہ اعراض بیداری مین متجسد ہو گئے انتہے درمنثور مین الیہ
یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ کی تفسیر مین کئی حدیثیں ہین اسمین اور جامع کبیر وغیرہ
کتب سیوطی مین اور احادیث مین جس شخص کو اونکی معرفت حاصل ہو گی وہ یقیناً تجسد اعراض کا باخبار صادق
معلوم کریگا اونمین سے ایک یہ قول ہے آپ کا کہ نہین کہتا بندہ لا الہ الا اللہ مگر اوسکے لئے آسمان کے دروازے
کھولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ پہونچتا ہے طرف عرش کے سبیل الرشاد مین تقریر تجسد اعراض مین میزان آخرت
کی بحث مین طول کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ موزون اعمال ہی کی صورتین ہین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے
کہ صحیح یہی ہے کہ اعمال ہی تولے جاوینگے ابو داؤد و ابن حبان و ترمذی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور
ترمذی نے صحیح کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین رکھی جاویگی میزان مین دن قیامت کے کوئی
چیز کہ وہ زیادہ بوجھل ہو حسن خلق سے حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ رکھی جاویگی میزان
دن قیامت کے پس حسنات و سیئات تولے جاوینگے پھر جسکے حسنات اوسکے سیئات پر ایک ذرہ کے برابر بھاری
ہو جاوینگے وہ جنت مین داخل ہوگا اور جسکے سیئات اوسکے حسنات پر برابر ایک ذرے کے بڑھ جاوینگے وہ نار مین
داخل ہوگا عرض کیا گیا پس جسکے حسنات و سیئات برابر ہونگے فرمایا وہ لوگ اصحاب اعراف ہین اسکو خیثمہ نے اپنے
فوائد مین اور عبداللہ بن مبارک نے زہد مین روایت کیا ہے اور مثل اسکے موقوفاً بھی مروی ہے +

فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کی وقت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتا ہے

جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابیات مین فرماتے ہین جو شخص کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم متمثل کیے جاتے ہین تو عیاض سنے کہا ہے کہ یہ قول پسندیدہ نہین ہے شرح الصدور مین یون فرمایا کہ شیخ الاسلام حافظ عصر ابو الفضل ابن حجر سے کسی نے پوچھا کیا میت کے لئے کشف کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات کسی حدیث مین وارد نہین ہوئی وانما ادعاہ بعض من لا یحتج بہ بغیر مستند سوی قولہ فی ھذا الرجل ولا حجۃ فیہ لان الاشارۃ الی الحاضر فی الذھن سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین مینے نہین پایا کسی کو کہ اوسنے یہ کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال کے وقت قبر مین متمثل کئے جاتے ہین ؎

فصل میت سے سوال کس زبان مین ہوتا ہے

ابیات مین کہا ہے کہ منجملہ ادر کے جسکو آنکھین دیکھتی ہین یہ ہے کہ سوال قبر کا زبان سریانی مین ہے فتوی دیا ساتھہ اسکے بلقینی ہمارے شیخ نے اور مینے اسکو نہین دیکھا اپنی آنکہہ سے اونکے غیر کے لئے اور شرح الصدور مین فرمایا ہے کہ فتاوی شیخنا شیخ الاسلام علم الدین بلقینی مین واقع ہوا ہے کہ میت جواب دیتا ہے سوال کا قبر مین زبان سریانی مین اور مین اسکے لئے کسی سند پر واقف نہین ہوا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس سے پوچھے گئے پس فرمایا ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ عربی مین ہے فرمایا اور باوجود اسکے یہ بھی احتمال ہے کہ خطاب ہر ایک کا اوسکی زبان مین ہو انتہی جناب توفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ یہ بہت ٹھیک ہے ؎

فصل بیان مین سوال مومن منافق کافر و اطفال مشرکین کے

اس مسئلے مین علماء کا اختلاف ہے سیوطی رحمہ اللہ ابیات مین فرماتے ہین کہ ابن عبد البر سے منقول ہے کہ کافر صریح سے سوال نہین ہوتا سوال تو منافق ہی کے لئے ہے جو کہ کفار مین سے ہے جیسے کہ اسپر حدیث صادق کی دلالت کرتی ہے قرطبی و ابن قیم اسکے مخالف ہین اور راجح میرے نزدیک اول قول ہے یعنی ابن عبد البر کا سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ سوال نہین

ہو تا اگر مومن یا منافق ہے رہا کافر جاحد مبطل سو وہ اون میں سے نہیں جنسے رب و دین و نبی کا سوال ہوتا ہے
حافظ ابن قیم مرحوم نے بعد نقل کلام ابن عبد البر کے فرمایا کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ اس قول کے خلاف
پر دلالت کرتے ہین اور سوال مومن کافر دونون کے لئے ہے فرمایا اللہ تعالی نے یثبت اللہ الذین
آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ
ما یشاء صحیح مین ثابت ہے کہ یہ آیت عذاب قبر مین ہے جبکہ میت پوچھا جاتا ہے کون ہے رب تیرا کیا ہے دین
تیرا کون ہے نبی تیرا صحیحین مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جبکہ رکھا جاتا ہے میت اپنی قبر مین اور چلے جاتے ہین اوسکے پاس سے اصحاب اوسکے تو بیشک وہ البتہ
سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو اور حدیث کو ذکر کیا بخاری نے زیادہ کیا اور منافق و کافر پس اوس سے
کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تہا اس شخص مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین تو کہتا تہا جیسا لوگ کہتے تھے پس کہا
جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑھا اور مارا جاتا ہے لوہے کے ہتوڑے سے اور ایک چیخ مارتا ہے کہ اوسکے ارد گرد
والے اوسکو سنتے ہین مگر جن وانس اور بخاری مین اسطرح ہے واما الکافر والمنافق واو کے ساتہہ انتہی
سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین بعد ذکر حدیث بخاری کے فرمایا قولہ واما المنافق
والکافر اس طریق مین اسی طرح ہے واو عطف کے ساتہہ اور باب خفق نعل مین یون گذر چکا ہے واما المنافق
او الکافر شک کے ساتہہ اور روایت ابو داود مین یون ہے کہ کافر جبکہ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح ابن حبان نے
حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یون ہی حدیث طویل برار رضی اللہ عنہ مین آیا ہے اور حدیث
ابو سعید رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے یون ہے اور اگر وہ کافر ہے یا منافق ساتہہ شک کے اور امام احمد کے
نزدیک حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین یون ہے پس اگر وہ کافر ہے یا فاجر اور صحیحین مین انکی حدیث سے یون ہے
واما المنافق والمرتاب اور حدیث جابر مین نزدیک عبد الرزاق کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ترمذی کے
یہ ہے واما المنافق اور حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ کے
یون ہے واما الرجل السوء اور طبرانی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہے اور اگر
وہ ہے اہل شک سے پس یہ روایتین لفظاً مختلف اور اسپر مجتمع ہین کہ کافر و منافق سے سوال ہوتا ہے سو

اسمین تعقب یعنی اعتراض ہے اوس شخص پر جو یہ زعم کرتا ہے کہ سوال نہین واقع ہوتا ہے مگر اوسکے لئے جو کہ ایمان کا دعویٰ کرتا ہے خواہ حق سمجھکے یا باطل جانکر اور مستند اوسکا یعنی دلیل اوسکی اس باب مین وہ ہے جسکو عبدالرزاق نے طریق عبید بن عمیر سے جو کہ کبار تابعین سے ہین روایت کیا ہے کہا کہ مفتون دو ہی آدمی ہوتے ہین مؤمن و منافق رہا کافر سو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال نہین کیا جاتا ہے نہ وہ اونکو پہچانتا ہے حال آنکہ یہ اثر موقوف ہے اور جو حدیثین کہ تصریح کرتی ہین اس بات پر کہ کافر سے سوال ہوتا ہے باوجود کثرت اونکے طرق صحیحہ کے مرفوع ہین پس وہ لائق تر ہین ساتھہ قبول کے اور حکیم ترمذی نے جزم کیا ہے ساتھہ اسکے کہ کافر سے سوال ہوتا ہے پھر حافظ ابن حجر نے کلام ابن قیم کا ذکر کیا جس سے اونہون نے ابن عبدالبر کے کلام کا تعقب کیا تھا اور رد اوسکو ثابت رکھا پس حافظ سیوطی رحمہ اللہ سے تعجب ہے کہ اونہون نے اپنی ابیات مین کلام ابن عبدالبر کو ترجیح دی حالانکہ دلیل کلام ابن عبدالبر کے خلاف پر قائم ہے اور شرح الصدور کی یہ عبارت ہے کہ ابن عبدالبر نے کہا سوال نہین ہوتا ہے مگر واسطے مومن کے یا منافق کے جو کہ منسوب ہے طرف دین اسلام کے ظاہر شہادت کے ساتھہ بخلاف کافر کے کہ اوس سے سوال نہین ہوتا ہے اور قرطبی وابن قیم نے انکا خلاف کیا اور کہا کہ سوال کی حدیثون مین اسکی تصریح ہے کہ کافر و منافق مسئول ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ جواب دونون نے کہا ممنوع ہے اسلئے کہ کافر و منافق کے درمیان مین جمع نہین کیا گیا کسی حدیث مین حدیثون سے اور سوا اسکے نہین ہے کہ بعض حدیثون مین ذکر منافق کا ہے اور بعض مین منافق کے بدل کافر ہے اور یہ اسپر محمول ہے کہ مراد کافر سے منافق ہے بدلیل آپ کے قول کے حدیث اسمار رضی اللہ عنہا مین واما المنافق والمرتاب اور کافر کا ذکر نہین کیا اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آخر مین نزدیک طبرانی کے قول حماد وابوعمر ضریر سے وہ چیز ہے جو اسکی تصریح کرتی ہے انتہےٰ سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ تم حافظ ابن حجر کے کلام سے یہ بات جان ہی چکے ہو کہ حدیثون کے لفظون مین کافر و منافق کے درمیان مین جمع وارد ہوا ہے جیسا کہ حافظ صاحب نے اونکو نقل فرمایا ہے انتہےٰ حاصل یہ ہے کہ یہ سب کچھہ کافر مکلف کے بارے مین ہے کسی ملت پر کیون نہو رہے اطفال مشرکین سو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ وقف سوال طفل مشرک سے کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا گیا ہے یعنی حضرت امام صاحب نے اس مین توقف فرمایا ہے

نہیں کہ اسکو سوال ہوتا ہے ۔ فرمایا کہ نہیں ہوتا اسکی تفصیل آیندہ آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ؁

فصل بیان مین سوال اون لوگون کے جو دفن نہین کئے گئے یا اونکو سولی دیگئی یا اونکی بدن کی اجزا متفرق ہو گئے یا اونکو درندون نے کھالیا

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جو شخص پہینکدیا گیا اور وہ جسکو سولی دیگئی ان دونون سے سوال ہوتا ہے اور زندہ اوسکے دیکھنے سے حجاب مین ہے اسلئے کہ اگر ہم اون کو اوس مقام مین بیٹھا ہوا دیکھ لین تو وہ اصل جو کہ عقد کی گئی ہے باطل ہوجاوے وہ اصل یہ ہے کہ جو اوسجگہ کے احکام غائب ہین اونکے ساتھہ خلق پر ایمان فرض ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے خلق پر فرض کیا ہے کہ امور برزخ پر ایمان بالغیب لاوین بے دیکھے اونکی تصدیق کرین پس اگر مردے کو اپنی قبر مین یا پہینکے ہوئے کو اپنی جگہ مین یا سولی دئے ہوئے کو سولی پر بیٹہا ہوا آنکھون سے دیکھ لین تو ایمان بالغیب جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے فوت ہوجاوے اس لئے امور برزخ و آخرت کو خلق کی آنکھون سے مستور کردیا ہے پھر جب کبھی چاہتا ہے تو واسطے اظہار اپنی قدرت کے بعض خالص بندون کو کسی امر پر مطلع کردیتا ہے جیسا کہ بعض حکایات مین گزرا اور بعض کا ذکر آیندہ آویگا سید صاحب مرحوم فرماتے ہین سوال عام ہے ہر مرنے والے کے لئے کسی طرح کیون نہ مرے اوسکو پہینکدین یا ڈبودین یا آگ مین ڈالدین یا درندے اوسکو کھالین یا پرندے اوسے جیسٹ لین اسلئے کہ سوال کی دلیلین عام ہین انتہے جناب سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یون فرمایا ہے قاضی نے کہا کہ جو شخص دفن نہین کیا گیا اون لوگون مین سے جو کہ روی زمین پر باقی رہے اونکے لئے سوال و عذاب واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکے دیکھنے سے ابصار مکلفین کو باز رکھتا ہے جیسا کہ باز رکھا اونکو ملائکہ و شیاطین کے دیکھنے سے بعض نے کہا ہے کہ جسکو سولی دیجاتی ہے اوسکی طرف حیات پھیری جاتی ہے حالانکہ ہمکو اوسکا شعور نہین ہوتا ہے جیسے کہ ہم اوس شخص کو میت گمان کرتے ہین جسپر بیہوشی طاری ہوئی ہے اور اسی طرح اوسپر ہوا تنگ کردیجاتی ہے واسطے دباؤ قبر کے جس شخص کے دل مین ایمان رل مل گیا ہے وہ ان امور مین سے کسی چیز کو الوکھی نہین جانتا ہے اور اسی طرح وہ شخص ہے جسکے اجزا متفرق ہوگئے اللہ تعالیٰ بعض یا کل اجزا مین حیات کو پیدا فرمادیتا ہے اور اوسپر سوال متوجہ کیا جاتا ہے اسکو امام الحرمین نے

لہ یعنی امین ہین وزن مین ۱۲

کہاہے بعض نے کہا یہ سوال قبر سے زیادہ تر بعید نہین ہے جنکو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی پشت سے نکالا اور اونکو اونکی جانون پر گواہ کیا الست بربکم قالوا بلی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے جو کہ عذاب قبور اور احوال قبور کو مخفی فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی وجہ حکمت کی طرف اس قول سے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نکرو تو مین تمکو سنوادیتا یا مثل اسکے فرمایا بہت سے سچے خواب بتواتر منقول ہین کہ اونمین کچھہ احوال موتی کا ذکر ہے اور ہم تھوڑی سی کتاب الروح سے ذکر کرتے ہین پھر چند خواب ذکر کیئے ۱ حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ کو خواب مین دیکھا ۲ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہ گویا وہ باغ مین ہین اونہون نے مجھے چند تفاح دیئے مینے اونکی تعبیر اولاد کی کی ۳ مسلمۃ بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز کو خواب مین دیکھا ۴ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن یسار کو خواب مین دیکھا ۵ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ عوف نے صعب بن جثامہ کو خواب مین دیکھا حافظ ابن قیم نے بعد ذکر اس خواب کے فرمایا کہ یہ فقہ عوف رحمہ اللہ سے ہے کہ اونہون نے صعب کی وصیت کو بعد اونکی موت کے نافذ کیا اور صعب کے قول کی صحت کو یقین کیا بسبب قرائن کے جسکی اونہون نے اونکو خبر دی تہی کہ دینار دس ہین اور وہ ترکش مین رکھے ہین پھر یہودی سے پوچھا اور اوسکے قول کو خواب سے مطابق کیا پس عوف نے دوسری صحت کے ساتھہ جزم کیا یہودی کو دینار دیدیئے یہ ایسی فقہ ہے کہ افقہ واعلم ناس ہی کو لائق ہے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین شاید اکثر متاخرین اسکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عوف کو یہ کیونکر جائز ہوا کہ وہ دینارون کو صعب کے ترکہ سے نقل کرین اور ایک خواب کے سبب سے یہودی کو دیدین حال آنکہ وہ اونکے یتیمون اور وارثون کے تھے ۱۱ نظیر اس قصے کا قصہ قیس بن ثابت بن شماس کا ہے ابن عبدالبر وغیرہ نے اوسکو ذکر کیا ہے پھر اوسکو بیان کیا اسمین یہ ذکر ہے کہ ثابت کی زرہ بعد اونکی شہادت کے کسی نے لیلی تہی اونہون نے ایک اور شخص کے خواب مین آکے اوسکا پتا بتایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوس خواب کے موافق زرہ کو طلب فرمایا اسکے بعد حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خالد خلیفہ اول رضی اللہ عنہما اور اونکے ساتھہ صحابہ نے اس وصیت کے جاری کرنے پر اور اس خواب کے ساتھہ عمل کرنے پر اور زرہ جسکے پاس تہی اوس سے چھیننے پر اتفاق کیا اور یہ محض فقہ ہے پھر اسکے نظائر اور قضایا ذکر کیئے

جبکہ علما رقائل ہوئے ہین قرآن کی طرف رجوع کرکے انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین حاصل یہ ہے کہ علم رؤیا علم شریف ہے اور اوسکا صدق یقینی ہے بسبب کثرت وقوع خواب کے اوس قسم سے کہ اوسمین ہمکو اور ہمارے غیر کو تشکیک کا دخل نہین ہے **حکایت** سید صاحب مرحوم فرماتے ہین مجھسے میرے شیخ زید بن محمد بن حسن بن امیر المومنین نے حکایت کی کہ اونکی ایک بہن تہین انکے تین لڑکے تہے انمین سے ایک لڑکا مرگیا شیخ نے اوسکو خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا کہ موت کے بعد کیا حال ہوا اوسنے خبر دی کہ اوسکے لیے بخشش کی گئی پس شیخ نے کہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ ایک سائل فقیر صدقہ مانگتا ہوا آیا تہا اور اوس نے اونکے گہر کی طرف پتہر پہینکا تہا پس اوسنے ایک قمریکو توڑ ڈالا اوسکے دونون بہائی نکلے تاکہ فقیر کو مارین پس وہ اوس سے دفع کرنیکے لئے نکلا یہانتک کہ اونکو اوس فقیر سے دفع کردیا پس یہ سبب ہوا اوسکے حسن حال کا بعد موت کے شیخ فرماتے ہین کہ مین نکلا پس مینے دیکہا کہ مکان مین بہن کے مکانون سے وہ قمریہ ٹوٹی ہوئی پڑی تہی اولنسے پوچہا کہ اوسکو کسنے توڑا اونہون نے وہی بیان کیا جو اونکے بیٹے نے بعد موت کے بیان کیا تہا انتہی جاننا چاہیے کہ جبکہ اللہ سبحانہ نے قبرستان والون کے امور کو مشاہدے سے مخفی کردیا کہ اونمین سے جسپر عذاب ہوتا ہے اور جو عیش و آرام مین ہے ہم اونکو نہین دیکہتے تو اوسنے اپنے بعض بندون کو اونکے احوال کی اطلاع خواب مین عنایت فرمائی اور اونکو ایسے امور کا مشاہدہ عطا کیا کہ وہ امور خلق کے نزدیک سچے ہین اس طور سے کہ اللہ تعالی کبہی کسی مرد یا عورت کو اس بات کے ساتہہ خاص فرماتا ہے اور وہ عورت اس امر کے ساتہہ مشہور و معروف ہوجاتی ہے کہ مردے اوسکے خواب مین آتے ہین اور وہ اونکی طرف سے ایسی خبرین لاتے ہین جنکی تصدیق اونکی قرابت والے کرلیتے ہین یا جو لوگ اونکے پاس اوٹہتے بیٹہتے تہے وہ اون خبرون کو سچ بتاتے ہین اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص مردون کے اخبار لانے کے ساتہہ معروف ہوتا ہے تو میت کے بعض عزیز قریب جو کہ زندہ ہین اوس شخص کو اپنی جس میت کے پاس بہیجنا چاہتے ہین بہیجتے ہین اور میت جو کچہہ وصیت کرتا ہے وہ شخص اوسکی طرف سے اوسکے عزیز قریب کو پہونچا دیتا ہے اور اوسکا جواب لا دیتا ہے نیک لوگون مین سے ایک گروہ نے بعد ایک گروہ کے اسکے وقوع کی ہمکو خبر دی یہانتک کہ کثرت وقوع سے اس امر کا یقین ہوگیا اور جو مرد عورت کہ مردون کے پاس آتا جاتا ہے اوسکو مستفل و مستفلہ کہتے ہین

[illegible]

گویا اونہوں نے اس نام کو سفل سے اشتقاق کیا یعنی وہ شخص جو کہ نیچے زمین مین جاتا ہے جسمین مردے دفن کیے جاتے ہین

فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوس کے بدن کی طرف قبل دفن کے پہیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین جبکہ لوگ دفن کے بعد پہرتے ہین تو میت کی روح اوسکے بدن کی طرف پہیری جاتی ہے اسپر سید صاحب مرحوم نے شرح مین فرمایا کہ کلام ناظم تو یہ ہے کہ رد روح بعد دفن کے ہے اور حدیثون کے لفظون سے ظاہر یہ ہے کہ روح قبل دفن کے پہیری جاتی ہے پہر شرح الصدور سے وہ باب نقل کیا جسمین یہ بیان ہے کہ میت اپنے نہلانے والے تجہیز تکفین کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کچہہ کہ لوگ بھلا برا اوسکو کہتے ہین وہ اوسے سنتا ہے اسکے بعد تین حدیثین ذکر کین ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی میت کہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاوے پہر اوسکو تین قدم لیکر چلین مگر وہ ایک کلام کرتا ہے سنتا ہے اسکا اوسکو جسے چاہے مگر ثقلین جن وانس الحدیث ۲ بخاری ومسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ جنازہ رکہا گیا اور لوگون نے اوسکو اپنی گردنون پر اوٹہا لیا پس اگر وہ صالح ہے تو کہتا ہے مجہے آگے لیجاؤ الحدیث ۳ امام احمد و ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابی مروزی و ابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو کہ اوسے نہلاتا ہے اور اوٹہاتا ہے اور کفناتا ہے اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑہے مین اوتارتا ہے یہ سب حدیثین پہلے گذر چکی ہین اس لئے بقدر حاجت لکہی گئین پہر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ظاہر ان حدیثون کا یہ ہے کہ پہر آنا روح کا طرف میت کے اس حال مین ہے قبل دفن کے مگر ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر حال یہ ہے کہ اوسکی روح ملک الموت کے ہاتہہ مین ہوتی ہے پس لوگ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکہتا ہے جو اوسکے گہر والے کرتے ہین اور بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہا بیشک روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے اور جسم نا پورا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو اوٹھا لیا تو اوسکے ساتھ ہو لیتا ہے پھر جب وہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اوس روح کو اوسمین پھیلا دیتا ہے مگر یہ تابعی ہین اور دوسری حدیث موقوف ہے پس اگر یہ آثار بدرجہ صحت ہونچین تو جن حدیثون مین یہ آیا ہے کہ میت اپنے نہلانے وغیرہ کو پہچانتا ہے اور اپنے جنازے پر کلام کرتا ہے یہ آثار اون حدیثون کو نفس روح کے ساتھ مقید کر دینگے اور قول ناظم کا کہ رد روح کا بعد دفن کے ہوتا ہے یہ بھی تمام ہو جاویگا ؛

فصل اس بیان مین کہ میت وقت سوال کے پورا زندہ ہو جاتا ہی یا نہین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ میت پورا زندہ ہو جاتا ہے نزدیک جمہور کے اسلئے کہ ظاہر اخبار یہی منقول بھی ہے نہ جزو اوسکا سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ حدیثین اس بات کے ساتھ وارد ہوئی ہین کہ میت کی طرف اوسکی روح عود کرتی ہے اور وہ اپنی قبر مین بیٹھتا ہے اور وہ خطاب کیا جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ وہ حیات پوری حیات ہے بجمیع اجزائہ شرح الصدور مین فتاوی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے یون نقل فرمایا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا میت وقت سوال کے بیٹھتا ہے یا اوس سے سوال کیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے پس جواب دیا کہ بیٹھتا ہے اور کسی نے اونسے پوچھا آیا روح اوسوقت جسم سے متلبس ہوتی ہے جیسے کہ تھی پس جواب دیا کہ ہان لیکن ظاہر خبر یہ ہے کہ روح میت کی اوپر کے آدھے بدن مین حلول کرتی ہے انتہی سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ مین اوس خبر کو نہین پہچانتا ہون جسکی طرف حافظ صاحب مرحوم نے اشارہ فرمایا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین حدیثین تصریح کرتی ہین کہ سوال کے وقت اعادہ روح کا بدن کی طرف ہوتا ہے لیکن اس اعادہ سے حیات معہود حاصل نہین ہوتی ہے کہ جس سے روح بدن کی اور بدن کی تدبیر کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اوسکے ہوتے ہوئے طعام وغیرہ کی طرف محتاج ہوتی ہے اوس سے تو بدن کے لئے ایک اور ہی حیات حاصل ہوتی ہے کہ جس سے سوال کے ساتھ امتحان حاصل ہوتا ہے اور جیسے یہ ہے کہ حیات سونے کی اور وہ زندہ ہے غیر ہے حیات جاگنے کی کیونکہ خواب برادر مرگ ہے اور سونے سے اطلاق حیات کی نفی نہین کرتی ہے ویسی ہی حیات میت کی وقت اعادہ کے حیات حسی کی غیر ہے اور وہ ایسی حیات ہے کہ میت سے اطلاق موت کی نفی

نہین کرتی ہے بلکہ ایک امر متوسط ہے درمیان موت وحیات کے جیسے نیند اون دونون کے درمیان مین متوسط ہے اور حدیث
مین اسپر دلالت نہین ہے کہ روح مستقر رہتی ہے وہ تو صرف اسپر دلالت کرتی ہے کہ روح کو بدن کے ساتھہ ایک
تعلق رہتا ہے اور وہ ہمیشہ جسم سے متعلق رہا کرتی ہے گو جسم بوسیدہ وپارہ پارہ ومتقسم ومتفرق کیون نہو جاوے
انتہٰے ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہین حدیثین اسپر متواتر ہین کہ سوال کے وقت روح کا عود بدن کی طرف ہوتا ہے
اور سوال بدن کا بدون روح کے ایک گروہ کا قول ہے اونمین ابن زاغونی ہین اور ابن جریر سے بہی حکایت کیا گیا ہے
جمہور نے اسکا انکار کیا ہے اور دوسرون نے انکا مقابلہ کیا پس کہا ہے کہ سوال روح کے لئے ہے بدون بدن
کے یہ قول ابن حزم اور اور لوگون کا ہے اونمین سے ابن عقیل وابن جوزی ہین اور یہ قول غلط ہے ورنہ قبر
کے لئے اسکے ساتھہ کوئی خصوصیت نہین ہوتی انتہٰے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ حدیثین جیسا کہ ابن
تیمیہ نے کہا اسپر دلالت کرتی ہین کہ روح بدن کی طرف عود کی جاتی ہے پہر سوال کیا جاتا ہے پس سوال
روح کے لئے ہے بدن مین

فصل اس بیان مین کہ جس شخص کی اجزا متفرق ہو گئی ہین اعادہ روح کا اوسکے کل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جس شخص کے سارے اجزا یا بعض متفرق ہو گئے ہین
اللہ تعالیٰ اوس شخص مین حیات کو پیدا فرماتا ہے پہر بلاشک سوال متوجہ کیا جاتا ہے امام الحرمین نے اسپر
تصریح کی ہے اور جزولی نے اپنی شرح مین اصحاب نقول سے اس باب مین اختلاف نقل کیا ہے پس
بعض کہتے ہین کہ ہر جزو جمع کیا جاتا ہے کسی نے کہا وہ جزو زندہ ہوتا ہے جو کہ سنتا ہے کسی نے کہا جزو
قلب مین کسی نے کہا جزو دماغ مین روح کا حلول ہوتا ہے کسی نے کہا بلکہ وہ ایک علحدہ جزو ہے کہ میت کے
لئے اوسوقت روح اوسمین حلول کرتی ہے پس یہ مذاہب معدود ہین جبکہ یہ اقوال معلوم ہو چکے تو اب سمجھنا چاہیے
کہ میت کی روح قبر مین عود کرتی ہے اسلئے کہ اسپر دلیل قائم ہے کیونکہ وہ بعد عود روح کے قبر مین اوٹھکر بیٹھتا ہے
چنانچہ احادیث واخبار نبویہ مین متواتر اسکی تصریح وارد ہوئی ہے صحابۂ کرام ان حدیثون کے راوی ہین اور
جمیع صحابہ کی حدیثین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے وہ سب اسپر متفق ہین کہ مردہ قبر مین زندہ ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے

یہانتک کہ حدیث جابرؓ مین یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ میت اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو اوسکے لئے سورج ایسا کر دیا جاتا ہے جیسا کہ وقت غروب کے ہوتا ہے پہر وہ بیٹھہ جاتا ہے اپنی آنکھین کو ملتا ہے کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین نماز پڑہ لون اس حدیث کو ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا نے بروایت کیا ہے بعض حدیثون مین یہ مذکور ہے کہ مومن جنت کے گھر کو غیر مومن دوزخ کے گھر کو دیکھتا ہے مومن کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تاکہ مین اپنے گھر والو کی طرف جاؤن اونکو خوشخبری سناؤن پس بیشک یہ حال اوسی شخص کا ہوتا ہے کہ جسکی طرف روح حقیقی اور روح اصلی پہر آئی ہو جیسے کہ پہلے تہی نہ یہ کہ بعض یا ساری روح کا اعادہ ہوا اور بعض بدن مین حلول کیا ہو اور یہ بہی معلوم ہو چکا کہ عذاب قبر کا متواتر ہے اور کافر و منافق پھر اؤن یا فرزبہ حدید سے مارا جاتا ہے اور یہ عذاب اوسی بدن کو ہوتا ہے کہ جسمین روح ہو مگر پہلے گزر چکا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حلول روح کا نصف اعلی مین ہوتا ہے حالانکہ ادلہ اسپر دال ہین کہ میت کے سارے بدن مین ہوتا ہے جیسا کہ جمہور کہتے ہین حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ جو کہ ساری حدیثون سے احوال موتی مین زیادہ ترجامع ہے اوسمین تصریح ہے کہ منکر نکیر میت کو بٹہاتے ہین اوس سے سوال کرتے ہین یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ میت زندہ ہوجاتا ہے جیسا کہ تہا ہان اتنی بات ہے کہ اوسقدر ہین وہ اوس شخص کے حق مین ہین جو کہ اپنے حال پر باقی ہے اور اختلاف اوس شخص مین ہے جسکے اعضا متفرق ہوگئے ہین مگر یہ بات مخفی نہین ہے کہ احوال موتی سے خبر دینا ایک ایسا امر ہے کہ سوائے نقل کے اوسکی معرفت کا اور کوئی طریقہ نہین ہے کیونکہ عقل کو اوسمین کسی طرحکا مجال نہین ہے پس جو شخص یہ کہتا ہے کہ میت متفرق الاجزا کے دل یا دماغ یا اور کسی عضو مین حیات ہوتی ہے اوسکے پاس کوئی ایسی دلیل نہین ہے کہ وہ اس تقسیم کے لایق ہو تو اولی یہ بات ٹہیری کہ میت متفرق الاجزا کو بہی عموم احادیث حیات میت مین داخل کرین کیونکہ تخصیص موجود نہین ہے یا یہ کہ توقف کرین اور اسکا علم اللہ عزوجل کو سونپین **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے متفرق الاجزا مردون مین سے بعض کو مستثنی کیا اور فرمایا کہ جس مردے کو درندے پرندے کہا جاتے ہین اوس سے جب سوال ہوتا ہے کہ وہ اونکے پیٹون مین قرار پکڑے اور یہ بات مجازاً نہین ہے یعنی حقیقۃ ہے اسی طرح بزازنے

اسپر تصریح کی ہے سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ بزازی علماء حنفیہ سے ہین اونہون نے اپنے فتاوی مین کہا ہے کہ سوال اوسمین ہوتا ہے جسمین میت قرار پکڑتا ہے یہانتک کہ اگر اوسکو درندے نے کھالیا ہے تو سوال اوسکے پیٹ مین ہوگا پھر سید صاحب مرحوم نے کئی وجہ سے اس قول کا رد کیا ہے ؎

فصل بیان مین اوس شخص کی جو کہ تابوت مین رکھا گیا ہے

بزازی رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی مین کہا ہے کہ جو شخص تابوت مین چند دنون تک رکھا جاتا ہے تاکہ اوسکو کسی جگہہ اوٹھا لیجاوین تو اوس سے سوال نہین کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ دفن نہین کیا جاتا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات و شرح الصدور دونون مین اس قول کو نقل فرمایا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین گویا دلیل اس قول کی ظواہر احادیث ہین حدیثون مین یون آیا ہے کہ جب کہ میت دفن کیا جاتا ہے تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین کیونکہ شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے تعلیق حکم یعنے سوال کے دفن پر فرمائی ہے

فصل سوال غریق کے بیان مین

نیکساری رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ جو شخص دریا مین ڈوب جاتا ہے اوس سے جب سوال ہوتا ہے کہ وہ غائب ہوجاتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس قول کو ابیات مین نقل کیا ہے سید صاحب مرحوم نے کیا خوب بات فرمائی ہے کہ ان چیزون مین توقف کرنا اور انکی تفاصیل کو عالم الغیب والشہادہ کی طرف رجوع کرنا بہت عمدہ بات ہے ؎

فصل قرآن شریف سوال کی وقت تلقین حجت کرتا ہے

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو اپنی آنکھہ سے دیکھکر مصحف مین پڑھتا ہے اوسکو قرات قرآن تلقین حجت کرتی ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ مینے روایت شقیق کو بلفظہا نہین پایا انتہی یہ بات جو شقیق نے فرمائی اسمین کئی آثار آئے ہین اور بعض آثار کی تخریج بزار نے کی ہے کاتب حروف عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ سید صاحب نے شرح الصدور کو ملاحظہ نہین فرمایا اوسمین سیوطی رضی اللہ عنہ نے روایت شقیق کو روض الریاحین امام یافعی رضی اللہ عنہ سے بلفظہا نقل فرمایا ہے کہ شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ ہمنے پانچ چیزون کو طلب کیا پس اونکو پانچ چیزون مین پایا ہمنے برکت قوت کو طلب کیا تو اوسے ضحی کی نماز مین پایا اور ہمنے قبور کی روشنی کو طلب کیا تھا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا جواب منکر و نکیر کو

طلب کیا تو اوسے تلاوت قرآن مین پایا پل صراط کے عبور کو طلب کیا تو اوسکو روزے اور صدقے مین پایا سایۂ عرش کو طلب کیا تو اوسکو خلوت مین پایا یہ حکایت محاسن الحسنین مین بھی لکھی گئی ہے ❊

فصل اس امر کے بیان مین کہ اللہ تعالی نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکھی ہے

اول یہ سمجھنا چاہیے کہ حکمت کیا چیز ہے اور اوسکے کیا معنی ہین سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالی کتاب ایثار الحق علی الخلق مین فرماتے ہین کہ حکمت کے معنی اسجگہ یہ ہین کہ افضل اعمال کو جاننا اور اس جاننے کے موافق عمل کرنا مثلاً یہ بات جاننا کہ صدق اولی ہے کذب سے اور عدل اولی ہے جور سے پھر اس جاننے کے مطابق عمل کرنا یعنی سچ بولنا جھوٹ چھوڑنا عدل اختیار کرنا ظلم سے بچنا اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہے کہ یہ بات جو مذکور ہوئی اون لوگون کے حق مین حکمت ہے جو کہ خلق مین سے علماء حکماء ہین اشعریہ نے اس حکمت کے ثابت کرنے مین اللہ تعالی کے لیے خلاف کیا ہے یہ لوگ اللہ تعالی کے اقوال و افعال مین حکمت کی نفی کرتے ہین انکے اور اونکے درمیان مین جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین طول طویل لڑائی جھگڑا واقع ہوا ہے حجت اونہین کے ساتھ ہے جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین حنابلہ اشعریہ کے مخالف ہین یہ حکمت کا اثبات کرتے ہین حافظ ابن قیم مرحوم حنبلی نے حادی الارواح مین فرمایا ہے کہ احکم الحاکمین اعلم العالمین پر یہ بات محال ہے کہ اوسکے افعال حکمتون و مصالح و غایات حمیدہ سے معطل و بیکار ہون قرآن و سنت و معقول و فطر و آیات اسکے ابطال کی شہادت دیتے ہین اور جواب شافی مین یہ فرمایا ہے کہ جسنے حقیقت حکمت اللہ تعالی کی نفی کی جو کہ غایات محمودہ اوسکے فعل سے مقصود ہین اوسنے اللہ سبحانہ کی قدر نکی جیسا کہ حق تھا اوسکی قدر کرنیکا حافظ صاحب مرحوم سے پہلے اس قول کو انکے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے اور اثبات حکمت مین اور اوسکے رد مین جسنے حکمت کی نفی کی ہے مبالغہ فرمایا ہے یہ مسئلہ ایثار الحق وغیرہ مین بسط سے مرقوم ہے سید محمد بن اسمعیل مرحوم نے کتاب ایقاظ الفکرہ بمراجعۃ الفطرہ مین اسکا بسط کیا ہے اور اثبات و نفی والون کے ادلہ کو ذکر فرمایا ہے جناب توفیق مدظلہ شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ درمیان اشعریہ و حنابلہ کے مسائل اعتقاد مین قریب بارہ مسئلون کے اختلاف ہے منجملہ اونکے ایک یہ مسئلہ اثبات حکمت کا ہے اور جواب اس مقام مین ہمراہ حنابلہ کے ہے نہ اشعریہ کے جبکہ انسان حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا ہے تو پھر حکیم علی الاطلاق کا فعل کیونکر خالی ہونے لگا جلت حکمتہ و عمت نعمتہ و دامت دولتہ و عزت

عظمت۔ جبکہ حکمت کے معنی معلوم ہو چکے تو اب سمجھنا چاہئے کہ اللہ پاک نے میت کے سوال وجواب مین کیا حکمت
رکھی ہے کیونکہ اوسکا کوئی فعل حکمت ومصلحت سے خالی نہین ہوتا ہے پس جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین
حلیمی شافعی رحمہ اللہ سے یہ حکمت نقل کی ہے کہ قبر بعد موت کے انسان کے لئے طریق ہے واسطے دوسرے قرارگاہ
کے قبر مین میت کے ایمان کی بحث ہوتی ہے اسلئے کہ اگر وہ ابرار مین معدود ہے تو اوسکی روح کو جنت کی طرف عروج
ہو اور اگر وہ فجار سے ہے تو اوسکی روح نیچی سی نیچی زمین مین ڈالدی جاوے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ
پاک نے اپنی حکمت بالغہ سے انسان کے لئے تین گھر مقرر فرمائے ہین ایک دار دنیا دوسرا برزخ تیسرا دار القرار
دنیا تو یہی ہے جسمین رہتے بستے ہین برزخ کہتے ہین پردے کو جو کہ درمیان دو شئی کے حائل ہو مراد اوس سے
وہ زمانہ ہے جو کہ مرنیسے لیکر قیامت تک ہے یعنی عالم قبر اور حقیقت مین نفوس کے لئے چار گھر ہین ہر گھر دوسرے
سے زیادہ تر بڑا ہے اول ماں کا پیٹ ہے اسمین تنگی اور روک اور تین تاریکیان ہین تاریکی رحم کی ظلمت مشیمہ
کے اندھیرے پیٹ کی ابن عباس وعکرمہ وسعید بن جبیر نے ظلمات ثلث کی یہی تفسیر کی ہے دوسرا یہ گھر جسمین نشوونما
پایا اوس سے مالوف ہوا اوسمین خیر وشر اسباب سعادت وشقاوت کو کمایا محبوب مکروہ سے ملا تیسرا گھر برزخ ہے یہ دنیا
سے زیادہ تر وسیع اور بہت بڑا ہے بلکہ دنیا و برزخ مین وہ نسبت ہے جو کہ درمیان دنیا اور ماں کے پیٹ کے ہے چوتھا
دار القرار ہے اور یہ جنت ہے یا نار اسکے بعد پھر اور کوئی گھر نہین ہے اللہ سبحانہ وتعالی اپنی قدرت وحکمت سے
نفوس انسانیہ کو ان تین گھرون مین یکے بعد دیگرے نقل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اوس گھر کی طرف پہونچین گے
کہ اوسکے سوا اور کی لیاقت نہین رکھتے ہین اوسی مین اونکا ٹھکانا ہے اوس سے پہلے اور گھرونمین مسافر تھے
ہر وقت اپنے گھرون سے منزلین قطع کرتے رہے طرف اپنی قرارگاہ کے اور نفوس کے لئے اللہ تعالی کی
حکمت سے ہر گھر مین ایک شان وحکم ہے کہ وہ غیر ہے دوسرے کے گھر کی شان کی فتبارک اللہ احسن الخالقین جبکہ
یہ سمجھ لیا تو معلوم ہوا کہ حلیمی نے جو حکمت کہ سوال وجواب مین ذکر کی وہ یہی ہے کہ روح ناپاک کی روح پاک
سے تمیز ہو جاوے اور پاک کا عروج جنتون کی طرف ہو اور ناپاک ساتوین زمین کے نیچے رکھی جاوے مسئلہ
مستقر ارواح کی تفصیل باب علحدہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی بعد اسکے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے سوال قبر
کی ایک مثال بیان کی پس فرمایا کہ سوال قبر کا نظیر ہے وقفہ کا جو کہ حشر مین ہوگا اس حال مین کہ مکلف کی اعمال

پل صراط مین اوسپر پیش کئے جاوینگے یعنی مکلف کو پل صراط پر کہڑا کرینگے اور اوسکے اعمال اوسپر پیش کرینگے جسکے اچھے عمل ہونگے وہ نجات پاویگا جسکے برے ہونگے وہ ٹکڑے ہو کر جہنم مین گریگا پس جو حکمت کہ مکلف کے کہڑا کرنے مین ہے پل صراط پر یعنی تمیز خبیث کی طیب سے وہی حکمت سوال قبر مین ہے **ف** ابن خلکان نے کہا ہے کہ حلیمی بفتح حا مہملہ نسبت ہے طرف حلیم کے جو کہ انکے دادا تہے ابو عبداللہ حسین بن حسین بن محمد بن حلیم فقیہ شافعی معروف بہ حلیمی جرجانی ہین انہون نے طلب علم کی یہانتک کہ امام معظم ہو گئے ماوراءالنہر مین لوگون کے مرجع ٹہیرے انکے لئے مذہب مین وجوہ حسنہ ہین **ف** ابرار جمع بر ہے بر کہتے ہین کثیر الخیر کو جیسا کہ قاموس مین ہے فجار جمع فاجر کی ہے فاجر ضد ہے بر کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم **ف** پل صراط جہنم کی پشت پر رکہا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اعلیٰ اوسکا طرف جنت کے ہوگا نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم مین فرماتے ہین کہ سلف نے اوسکے اثبات پر اجماع کیا ہے وہ ایک پل ہے جہنم کی پشت پر سارے لوگ اوسپر سے گزر کرینگے پس مومن موافق اپنے اعمال کے نجات پاوینگے اور دوسرے لوگ گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم انتہے اسیے صاحب جوہر فرماتے ہین کہ سیوطی رضی اللہ عنہ کے کلام مین اوسپر تنبیہ ہے کہ پل صراط پر سے موحدین ہی گزرینگے مومن ہون یا منافق جیسے کہ قبر مین سوال بہی انہین سے ہوتا ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اونہون نے حکمت سوال قبر اور عبور پل صراط کی ایک چیز مقرر کی وہ یہ کہ پاک ناپاک سے تمیز ہو جاوے اور یہی احادیث صحیحہ کا مقتضیٰ بہی ہے کیونکہ صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے اور جلال سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب بدور سافرہ مین اوسکو ذکر کیا ہے کہ اللہ دن قیامت کے لوگون کو جمع کریگا پہر فرماویگا کہ جو شخص کسی چیز کو پوجتا تہا تو چاہئے کہ وہ اوسکے تابع ہو پس جو شخص سورج کو پوجتا تہا وہ سورج کا اور جو چاند کو پوجتا تہا وہ چاند کا اور جو بتونکو پوجتا تہا وہ بتونکا تابع ہوگا اور یہ امت باقی رہجاویگی اور اسمین اسکے منافق ہونگے پس آویگا اللہ اونکے پاس غیر اوس صورت مین کہ وہ پہچانتے ہین پس کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتہ تجہسے پناہ مانگتے ہین یہ ہماری جگہہ ہے یہانتک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پس جبکہ ہمارے پاس ہمارا رب آویگا تو ہم اوسے پہچان لینگے پہر آویگا اونکے پاس اوس صورت مین جسکو وہ پہچانتے ہین کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ کہین گے تو ہمارا رب ہے پس اوسکے تابع ہو جاوینگے

اور بچہایا جاویگا جہنم کا پل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس مین ہونگا اول اون لوگون کا جو کہ گزرینگے اور دعا رسولون کی قیامت کے دن اللہم سلم سلم ہوگی یعنی الٰہی سلامت رکھہ سلامت رکھہ اور پل صراط مین آنکڑے ہونگے مثل کانٹون سعدان کے سوا اسکے کہ اوسکی بڑائی کے اندازے کو نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالی پس وہ آنکڑے جہپٹ لینگے لوگون کو بسبب اون کے اعمال کے اونمین سے بعض تو اپنے عمل کے ساتہہ موثوق ہونگے اور بعض مخردل یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے پہر نجات پاوینگے الحدیث اسکے سوا اور چند حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین حدیثون سے یہ ثابت ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری مین فرمایا ہے کہ سعید بن ہلال سے مروی ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک ہے بعض لوگون کے لئے اور بعض کے واسطے مثل وادی فراخ کے ہوگی اسکو ابن مبارک و ابن ابی الدنیا نے اخراج کیا ہے مگر یہ مرسل یا معضل ہے صحیح نہین ہے ابو نعیم نے سہل بن عبد اللہ التستری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ جس شخص پر صراط دنیا مین باریک ہوئی اوسپر آخرت مین چوڑی ہوگی اور جسپر دنیا مین چوڑی ہوئی اوسپر آخرت مین باریک ہوگی اسکو سیوطی رحمہ اللہ نے بدور سافرہ مین ذکر کیا ہے مراد یہ ہے کہ جس شخص کو اتباع کی توفیق دی گئی اور وہ سالک مسالک ہدی و سنت ہوا اوسکے لئے صراط وسیع ہوجاویگی اور جسنے غیر مرضی الٰہی مین وسعت کی اوسپر صراط آخرت مین باریک ہوگی **فائدہ** علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ایک حکمت سوال وجواب کی حلیمی سے نقل کی دوسری اور لوگون سے نقل کی کہ ایک اونمین سے حکیم ترمذی رحمہ اللہ ہین وہ یہ ہے کہ اس امت سے پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول آتے اگر اونہون نے رسول کا کہا مانا فبہا اور اگر انکار کیا تو رسول اونسے علحدہ ہوجاتے اور اونپر جلد عذاب آجاتا جبکہ اللہ تعالی نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہیجکے رحمۃ للعالمین کیا تو لوگون سے عذاب کو روکا جسنے اظہار اسلام کیا اوس سے اسلام کو قبول کیا خواہ اوسنے کفر کو پوشیدہ کیا یا نہین پہر جبکہ وہ مرے تو اللہ تعالی نے اونکے واسطے قبر مین امتحان لینے والا مقرر کیا تا سوال کرکے اونکے دل کا بہید نکالے تاکہ اللہ سبحانہ خبیث کو طیب سے تمیز کرے اور ثابت رکہے اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائے ساتہہ قول ثابت کے اور گمراہ کرے اللہ ظالمون کو یہ تقریر پہلے بہی گزر چکی ہے سید صاحب مرحوم

فرماتے ہین کہ یہ قول جب پورا ہوکہ پہلے دو امر ثابت ہوجائین اول یہ امر کہ آپ سے پہلے کوئی نبی انبیاء علیہم السلام سے قتال کے ساتھہ مبعوث نہین ہوا دوسرا یہ کہ سوال قبر کا خاصۂ امت محمدیہ کا ٹھیرے اسکی بحث پہلے گذر چکی ہے امر اول کے ثبوت مین کلام ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو قتال جبابرین کا حکم دیا تہا جیسا کہ قرآن پاک مین فرمایا ہے ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم الی قوله اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون یہ آیت صریح ہے اس بات مین کہ اللہ تعالی نے اونکے قتال کا امر فرمایا اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر وہ اسلام لاتے تو حضرت موسی علیہ السلام اونسے قتال نہ کرتے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کہ ایک نبی نے انبیاء سے اہل ایک شہر سے قتال کیا یہانتک کہ جب قریب ہوئے اسکے کہ اوسکو فتح کرلین تو آفتاب کے غروب ہونیسے ڈرے پس کہا اے سورج بیشک تو مامور ہے اور مین امور ہون مین تجہے قسم دیتا ہون کہ تو گہڑی بہر ٹھیر جا اللہ تعالی نے اوسکو روکدیا یہانتک کہ اوس شہر کو فتح کرلیا الحدیث اسکو عبد الرزاق نے مصنف مین اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے یہ نبی یوشع بن نون علیہ الصلوٰۃ والسلام تہے جنہون نے جبابرین سے قتال کیا اور ارض متقدسہ کو فتح کرلیا یہ قصہ کتب تفسیر وغیرہ مین موجود ہے اسی رد شمس کی طرف کسی شاعر نے اشارہ کیا ہے ؎

فردت علینا الشمس واللیل راغم	بشمس لها من جانب الخدر مطلع
فوالله ما ادری الاحلام نائم	المت بنا ام کان فی الرکب یوشع

پہر یہ بات ہے کہ حکمت سوال قبر مین یہی تمیز خبیث کی طیب سے ٹھیری تو یہ تمیز صرف ملائکہ کے لئے ہے کیونکہ اللہ تعالی تو ماضی و مستقبل کو برابر جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد کے بعض منافقون کو جانتے تہے اور آپ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو اسپر مطلع فرمایا تہا اور بعض منافقین کے علم کو اللہ تعالی نے آپ سے مستور رکہا تہا جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا لا تعلمهم نحن نعلمهم سنعذبهم مرتین رہے وہ منافق جو کہ آپ کی وفات کے بعد باقی رہے سو آپ کو اونکے علم کی کوئی ضرورت نہین ہے بلکہ آپ کو نہین معلوم کہ آپکے بعد اصحاب نے کیا احداث کیا چنانچہ یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن کچہہ لوگ آپ کے حوض سے

ہنکائے جاوینگے کہ آپ اونکو پہچانتے ہونگے آپ فرماوینگے اصحابی اصحابی پس کہا جاویگا کہ تم نہین جانتے ہو جوانہون نے احداث کیا آپ فرماوینگے سحقاً یعنی دور ہو الحدیث یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے پس فائدہ اس تمیز کا جسکے حکیم ترمذی مدعی ہین باقی نہین رہا مگر واسطے ملائکہ کے باوجود اسکے کہ ملائکہ علیہم السلام قبض روح کے وقت بندۂ تقی کو بندۂ شقی سے جان چکے ہین کیونکہ وہ شقی سے یہ کہتے ہین اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون الآیہ اور تقی سے کہتے ہین سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون اور کہتے ہین یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک الآیۃ جبکہ معلوم ہوچکا کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو حکمت بیان کی قائم نہین ہوسکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام حکیم ملاقی کلام حلیمی ہے معنی مین تو اولی یہ ہے کہ سوال وجواب کی حکمت بیان کرنیسے توقف کرین بلکہ یون کہین کہ سوال وجواب قبر کا واسطے کسی حکمت کے ہے کہ اللہ تعالی اسنے اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو متعین نہین کیا اور نہ ہمارے عقول کو وہانتک رسائی ہے اور یہ ہم خوب جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسکے لئے اپنے ہر ایک فعل وامر ونہی مین حکمت بالغہ ہے اور ہم جبکہ اوسکو نہین جانتے تو کہین جیسا کہ فرشتون نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی ہمکو کسی طرحکا علم نہین مگر جو تو نے ہمکو سکہایا ❊

باب ۲۹ بیان مین اون لوگون کے جن سے سوال نہین ہوتا اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتے ہین

ابوالقاسم مسعودی نے کتاب الروح مین کہا ہے اخبار صحاح مین وارد ہوا ہے کہ بعض مردون کو فتنۂ قبر نہین پہنچتا ہے اور نہ اونکے پاس فتان یعنی منکر ونکیر آتے ہین اور ہونا فتنۂ قبر کا تین طرح پر ہے ایک تو مضاف طرف عمل کے اور دوسرا مضاف طرف حال بلا کے جو کہ بسبب موت کے نازل ہوئی اور تیسرا مضاف طرف زمانہ کے انتہاے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ لوگ سات ہین اور قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہے کہ پانچ ہین

فصل شہید کے بیان مین

شہید یعنی جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مارا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ قبر مین اوس سے سوال نہین ہوتا ہے راشد بن سعد ایک شخص سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حال ہے مومنین کا کہ وہ اپنی قبور مین مفتون

ہوتے ہین مگر شہید آپ نے فرمایا کافی ہے چمک تلوارون کی اوسکے سر پر از روی فتنہ کے ا خرجہ النسائی
ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے ملاقات کی دشمن کی پس صبر
کیا یہانتک کہ مارا جاوے یا غالب ہو وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **ف**
قرطبی نے تذکرہ مین حدیث اول کے یہ معنی کہے ہین کہ اگر ان مقتولون مین نفاق ہوتا تو جسوقت دونون
لشکر ملے اور تلوارین چمکین یہ لوگ بہاگ جاتے کیونکہ منافق کی شان سے بہاگنا چہپنا ہے اور مومن کی
شان سے اللہ کے لئے جان کا صرف کرنا ہے اور تسلیم سواسے اپنے مافی الضمیر کے صدق کو ظاہر کر دیا جب
تو حرب و قتال کے لئے ظاہر ہوا پہر کیون اوسپر قبر مین سوال کا اعادہ ہو اسکو حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے
مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شہید کے لئے
نزدیک اللہ کے چہہ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ مین یعنی خون کے اول قطرہ
گرنے مین اور دکہایا جاتا ہے اپنے ٹہکانے کو جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین رہتا
ہے فزع اکبر یعنی نفخہ اولی سے اور رکہا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا یعنی وہ تاج جو کہ عزت و عظمت کا سبب
ہے ایک یاقوت اوس سے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور بیاہا جاتا ہے بہتر بیبیون حورعین سے اور
شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اسکو ابن ماجہ نے اپنے سنن مین
اور ترمذی نے اپنے جامع مین روایت کیا ہے یہ لفظ ترمذی کے ہین اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے
اور ابن ماجہ نے کہا یغفر لہ من اول دفعۃ من دمہ ویحلی حلیۃ الایمان بعوض
اس قول کے ویوضع علی راسہ تاج الوقار **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ترمذی و ابن ماجہ
کے سارے نسخون مین چہہ خصلتین ہین اور وہ متن حدیث مین سات ہین اور اس بنا پر کہ ابن ماجہ نے ویحلی
حلیۃ الایمان ذکر کیا ہے آٹہہ ہوگئے اور اسی طرح ابو بکر احمد بن سلیمان نے بسند خود مقدام بن معدی کرب
سے اسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے
آٹہہ خصال ہین مرقات مین چہہ سات کی یون تطبیق دی ہے لائق یہ ہے کہ جملہ مقعدہ کو عطف تفسیر
یغفر لہ کا ٹہیراوین تا کہ خصال چہہ سے زیادہ نہ ہوجاوین **فائدہ** اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہے

لفظ منہ مطبوعہ مطبع اول دہلی مین علاوہ ہے

کہ شہید سے سوال نہین ہوتا ہے کیونکہ صحیح صحیح دلیلین اس باب مین وارد ہوئین ہین لیکن امام سیوطی رضی
عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ جزولی نے خلاف نقل کیا ہے کہ شہید سے بھی سوال ہوتا ہے مگر نہ مخالف کا
ذکر کیا نہ اوسکی دلیل بیان کی کہ وہ کون شخص ہے اور اوسکی کیا دلیل ہے نہ اونہون نے اس قول کو شرح الصدور
مین ذکر فرمایا پس اس جگہہ جمہور ہی کا قول معتبر ہے **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شہید کی یہ تفسیر
کی ہے کہ راہ خدا مین مارا جاوے اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت مذکورہ اوس شخص کے ساتھہ
خاص ہے جو کہ راہ خدا مین مارا گیا ہو نہ اور کوئی گو ایک ہی آدمی کیون نہو اور گو قتال جائز ہی کیون نہو جیسے باغیون
کے ساتھہ لڑنا اور یہ شخص جو مارا گیا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مکلف ہو یا نہو اور طرف ثانی والے اہل
حرب ہون یا مرتد یا ذمی وغیرہ اور اوس شخص کو کسی کافر نے قتل کیا ہو یا خود اوسی کے تیر نے پھر کر اوسکو
ہلاک کیا ہو یا کسی اور مسلمان کا ہتھیار دھوکے سے اوسپر آلگا ہو یا کسی گڑھے مین گر پڑا ہو یا اوسکی سواری
نے اوسے گرا دیا ہو یا کسی باغی مسلمان نے اوسکو مار ڈالا ہو یا بعض اہل حرب بھاگنے کی حالت مین اوسکو
مار ڈالین یا کوئی کافر روک کر اوسکو ہلاک کر دے یا معرکہ مین پڑا ہوا ملے گو اوسپر خون کا کوئی اثر نہو
ان سب باتون مین کسی طرح کا فرق نہین ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ وہ بسبب قتال کے مقتول ہوا جیسا کہ
رافعی و نووی رحمہما اللہ نے اسکے ساتھہ جزم کیا ہے ایسا شخص شرعًا شہید ہے اوسکو غسل نہ دین اوسپر نماز
جنازہ نہ پڑہین اور وہ سب شہیدون سے اعلی ہے کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونون کا شہید ہے اور جو شخص
کہ بعد تمام ہونے لڑائی کے بسبب زخم کے جو اوسکو پہونچا ہے مرجاوے اور اوسمین حیات مستقرہ موجود
تھی وہ اظہر اقوال مین شہید نہین ہے خواہ اوسکی حیات کا زمانہ طویل ہو یا قصیر بلکہ یہ موت اوس موت
کے مشابہ ہے جو اور کسی سبب سے ہو ہان اگر معرکہ قتال کا منقضی ہوگیا اور زخمی مین حرکت مذبوح ہے تو وہ بالجزم شہید ہوگا
اور اگر اوسکی حیات کی توقع ہے تو شہید نہوگا **فائدہ** نبی شہدا سے افضل ہین با اینہمہ انکو غسل دینا اونپر
نماز پڑھنا جائز ہے بخلاف شہید کے کہ یہ دونون کام اسکے لئے جائز نہین ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ نبوت
کا رتبہ اعلی ہے اکتساب سے میسر نہین ہوسکتا ہے رہی شہادت سو یہ امر کسبی ہے اسی لئے اسمین رغبت
دلائی ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب اُم مین فرمایا ہے کہ وجوہ متواترہ سے اخبار آئے ہین گویا

وجیان ہین کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز نہین پڑہی اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے حضرت حمزہ اپنے چچا پر ستر تکبیرین کہین سو یہ روایت صحیح نہین ہے جو شخص کہ اس روایت کے ساتھ ان حدیثون کا معارضہ کرتا ہے اوسے لایق ہے کہ اپنے نفس پر حیا کرے فرمایا کہ حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سو خود نفس حدیث مین واقع ہوا ہے کہ یہ نماز بعد آٹھ برس کے تہی یعنی مخالف یون کہتا ہے کہ قبر پر نماز نہ پڑہی جاوے جبکہ مدت دراز گذر گئی ہو فرمایا پس گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لئے دعا فرمائی اور مغفرت چاہی جبکہ اپنی اجل کا قرب معلوم ہوا اس حال مین کہ آپ اونکو رخصت فرماتے تہے یہ بات حکم ثابت کے نسخ پر دلالت نہین کرتی ہے احکام مختصہ شہدار کی تفصیل روضہ ندیہ و مسک الختام وغیرہ مین خوب بسط سے لکہی ہے جو چاہے اونکی مراجعت فرمائے **فائدہ** شہدا تین قسم ہین ایک تو دنیا و آخرت کا شہید وہ یہ ہے کہ اوسنے اللہ تعالی کے کلمے کے بلند کرنیکے لئے قتال کیا ہے دوسرا فقط آخرت کا شہید اس قسم کے تیس اور کئی آدمی ہین اونکی تفصیل آیندہ آویگی ان شاء اللہ تعالی تیسرا شہید دنیا کا ہے نہ آخرت کا وہ یہ ہے کہ اوسنے غنیمت کے لئے قتال کیا لاحول ولاقوۃ الا باللہ

فصل تعداد شہدا کے بیان مین

سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ بعض آثار مین وارد ہوا ہے کہ تعداد اسباب شہادت کی خصوصیت اس امت کی ہے اگلی امتون مین کوئی شہید نہ تہا مگر وہ جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوے خاصۃً یہ اسی امت کا خاصہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے فضل سے ایک جماعت کو مثل شہدار کے فضیلت عنایت فرمائی مسلم نے اپنے صحیح مین امام مالک نے موطا مین اور ترمذی نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا شمار کرتے ہو تم شہید کو تم مین کہا یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ وہ شخص کہ راہ خدا مین مارا جاوے فرمایا بیشک شہدا میری امت کے اب البتہ قلیل ہین عرض کیا پس وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جو مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے اور جو شخص مر جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے اور جو طاعون مین مر جاوے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری مین مرے پس وہ شہید ہے ابن مقسم نے کہا مین گواہی دیتا ہون تیرے باپ یعنی ابو صالح پر کہ اوسنے کہا اور غریق شہید ہے یہ روایت مسلم کی ہے ۱ وہ شخص کہ راہ خدا مین مر جاوے ۲ غریق یعنے وہ شخص کہ پانی مین ڈوب کر مر جاوے ۳ وہ ہے کہ طاعون سے مرے ۴ وہ ہے کہ پیٹ کی بیماری مین مرے ۵ حریق یعنی وہ

کہ آگ مین جل کر مرے اِسکی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہے لیکن اوسکی نسبت کسی کی
طرف نہین کی ۶ وہ عورت ہے کہ نفاس مین مرے اسکو نسائی نے عقبہ بن عامر اور صفوان بن اُمیہ کی حدیث سے
روایت کیا ہے ۷ وہ ہے کہ مکان مین دبکر مرے مؤطا و ترمذی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا شہداء پانچ ہین مطعون یعنی جو طاعون مین مرے اور مبطون یعنے جو پیٹ کی بیماری مین مرے
اور غریق یعنی جو پانی مین ڈوب کر مرے اور صاحب ہدم یعنی جو مکان مین دبکر مرے اور شہید فی سبیل اللہ یعنے
جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوے ۸ وہ ہے جو کہ مرض ذات الجنب مین مرے اسکی اور صاحب ہدم کی حدیث
کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہے اور اسکے لئے بیاض چھوڑی ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے
جامع صغیر مین راوی حدیث کا نام جابر بن عتیک ذکر کیا ہے اور حدیث کو امام احمد ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ
ابن حبان حاکم کی طرف منسوب کیا ہے ۹ وہ شخص ہے کہ سل کی بیماری مین مرے اسکی حدیث کو ابوالشیخ نے
عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ سل شہادت ہے اور طبرانی نے سلمان رضی اللہ
عنہ سے اور امام احمد نے انس بن خنیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۱۰ وہ ہے کہ بے جرم قید کیا جاوے
اور قید ہی مین مرجاوے اسکی حدیث کو ابن مندہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۱۱ وہ ہے
کہ اپنے اہل کے بچانے مین مارا جاوے ۱۲ وہ ہے کہ وہ اپنے دین بچانے کے سبب سے مارا جاوے ۱۳
وہ ہے کہ اپنا مال بچانے کے لئے قتل کیا جاوے ۱۴ وہ ہے کہ اپنے خون بچانے مین مارا جاوے ان چارون
کو ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے حدیث سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے سعید کہتے ہین
سُنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص اپنے مال بچانے کے لئے مارا جاوے پس وہ
شہید ہے اور جو اپنے خون کی حفاظت مین مارا جاوے پس وہ شہید ہے اور جو اپنا دین بچانیکے لئے مارا جاوے
پس وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل کے بچانے کے لئے مارا جاوے پس وہ شہید ہے ۱۵ وہ ہے کہ اوسکو
اوسکا اونٹ یا گھوڑا مار ڈالے ۱۶ وہ ہے کہ سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرجاوے ۱۷ وہ ہے کہ اوسے
کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو ۱۸ وہ ہے کہ جانور سے گر کے مرگیا ہو ۱۹ شریق ہے یعنی وہ شخص کہ حلق
مین تھوک اٹکنے کے سبب سے مرگیا ہو ۲۰ وہ عاشق ہے کہ اپنے معشوق سے پرہیزگار رہا ان حبہ

شہید ہین کو طبرانی نے ابن عباس و عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے اور نیز عاشق عفیف کو دیلمی نے مسند فردوس مین اور خطیب نے اپنی تاریخ مین ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہما سے بسند ضعیف باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا پھر مرگیا وہ شہید مرا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو سوید بن سعید روایت کرتے ہین اور حفاظ اسلام نے اسکو اوپر انکار کیا ہے ابن عدی نے کامل مین کہا ہے کہ سوید پر جن حدیثون کا انکار کیا گیا ہے اونمین سے ایک یہ حدیث ہے اسی طرح بیہقی و ابن طاہر نے ذخیرہ و تذکرہ مین اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسکو موضوعات مین گنا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ صواب اس حدیث مین یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے ہے سوید نے اسکے مرفوع کرنے مین غلطی کی ہے انتہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد مین بہ تفصیل و اطناب اس حدیث کے موضوع ہونیکا دعوی کیا ہے اسی طرح حدیث عائشہ مین کہا ہے کہ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کے ساتھہ کبھی حدیث نہین کی اسکے بعد حدیث کے مرفوع ہونیکا ضعف جمیع طرق سے ذکر کیا پھر کہا اگر یہ حدیث ابن عباس رضی سے صحیح ہوجاوے تو وہ عاشق اسکے تحت مین داخل نہوگا یہانتک کہ اللہ کے لئے صبر کرے اللہ کے لئے عفت کرے اللہ کے لئے چھپا دے اور اللہ کی محبت اوسکا خوف اوسکی رضا اختیار کرے اور باوجود اس سب کے اپنے معشوق پر قدرت بھی رکھتا ہو ایسا شخص اون لوگون سے زیادہ تر حقدار ہے جو کہ اس آیت کے تحت مین داخل ہین واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي الماوى اور اس آیت کے تحت مین ولمن خاف مقام ربه جنتان ۲۱ وہ شخص ہے کہ کسی مظلمہ مین قتل کیا جاوے اسکو نسائی و ضیاء نے حدیث سوید بن مقرن سے اور امام احمد نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ۲۲ وہ ہے کہ اپنے پڑوسی کے بچانے مین مارا گیا ہو اسکو ابن عیاش نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۳ وہ شخص ہے کہ حالت طلب علم مین مرگیا ہو اسکو ابو نعیم و بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۴ وہ ہے کہ اپنے گھر بار سے نکل کے حالت سفر مین مرگیا ہو اسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دارقطنی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے حدیث بیان ہے اور دار قطنی نے صحیح کہا ہے اور ابو بکر خرائطی نے حدیث انس و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے
اور صابونی نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہے ۲۵ وہ ہے
کہ تپ میں مر جاوے اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۶
وہ شخص ہے کہ کنوئیں میں گر کے مر جاوے اسکو طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہے ۲۷ عورت غیرت دار ہے
اپنے خاوند پر کہ غیرت سے مر جاوے ۲۸ وہ شخص ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر کرے اسکو ابن عساکر نے
حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۲۹ جو شخص کہ صدق سے شہادت کا سوال کرے اسکو مسلم
نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص اللہ سے صدق کے ساتھ شہادت
کا سوال کرتا ہے اللہ اوسکو منازل شہداء کو پہونچا دیتا ہے ۳۰ وہ شخص ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے
رکھتا ہے اور صلوٰۃ ضحی اور وتر پر محافظت کرتا ہے اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں بسند حسن حدیث ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص ضحی پڑھتا ہے اور تین روزے مہینے میں رکھتا ہے
اور وتر کو حضر سفر میں نہیں چھوڑتا ہے اوسکے لئے اجر شہید کا لکھا جاتا ہے ۳۱ وہ شخص ہے کہ صبح و شام اللہ
تعالی سے پناہ مانگتا ہے اور آخر سورۂ حشر کی تین آیتیں پڑھا کرتا ہے اسکو ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ
عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہے جبکہ صبح
کرے تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتیں آخر سورۂ
حشر سے تو مقرر کرتا ہے اللہ ساتھ اوسکے ستر فرشتے وہ اوسپر درود بھیجتے ہیں یہانتک کہ شام کرے اور اگر
اوس دن مر گیا تو شہید مرا اور جو کوئی کہے اوسکو جبکہ شام کرے تو ہوگا ساتھ اوسی منزلہ کے اور خرائطی
نے انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص پڑھے آخر سورۂ حشر کو الحدیث ۳۲ وہ ہے
کہ مرابطت کی حالت میں گھوڑے کی پیٹھ پر مر گیا اسکو مسلم نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے
روایت کیا ہے ۳۳ وہ ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر مر گیا اور وہ حالت موت میں راضی تھا اسکو آجری نے
حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۳۴ وہ ہے کہ مرض موت میں لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین پڑھا کرتا ہے حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسم اعظم دعا ماہی یونس ہے لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین جو مسلمان کہ اپنے مرض موت مین چالیس بار اسکو پڑھے گا اور اوسی مرض مین
مرجاویگا دیا جاویگا اجر شہید کا اور اگر شفا پاویگا تو اوسکی بخشش کیجاویگی **۳۵** وہ ہے کہ بہ نیت
طلب ثواب اذان کہا کرتا ہے اسکی حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہے تمام ہوا بیان شہدا کا جسکو سید صاحب مرحوم نے تتبع کرکے نظم فرمایا ہے علامہ سیوطی رضی اللہ
عنہ نے اسباب مین ایک مستقل رسالہ تالیف فرمایا ہے مگر وہ رسالہ سید صاحب مرحوم کو نہین ملا اونہون نے
خود اپنی تلاش سے ۳۵ شہید جمع کیے جناب توفیق مجدہ ثمار مین فرماتے ہین کہ مین اوس رسالہ پر مطلع
ہوا اوسکا نام ابواب السعادة فی اسباب الشہادة ہے سیوطی رحمہ اللہ نے اوس کتاب مین شہادت
مبطون و مطعون و غریق و صاحب ہدم و شہید فی سبیل اللہ کو حدیث متفق علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بیان کیا ہے اور شہادت صاحب ذات الجنب اور صاحب حریق کو اور صاحب نفاس کو اسپر حوالہ کیا کہ امام مالک
نے موطا مین اور امام احمد و ابوداؤد و نسائی و حاکم نے مستدرک مین اور ابن حبان و بیہقی نے شعب الایمان
مین حدیث جابر بن عتیک سے روایت کیا اور حدیث بطن مین جو کہ نزدیک طبرانی کے سلمان رضی اللہ عنہ
سے ہے یہ کہا کہ قرطبی نے کہا کہ اسمین اختلاف ہے کہ مراد بطن سے کیا ہے استسقا ہے یا اسہال علما کے
دو قول ہین اور یہ کہا ہے کہ طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث عتبہ بن عبد اللہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ
آئینگے شہدا اور وہ لوگ جو کہ طاعون سے مرے ہین پس کہینگے طاعون والے ہم شہید ہین پس
کہا جاویگا دیکھو اگر انکے زخم مثل زخم شہدا کے ہین کہ اونسے خون بہتا ہے مثل خوشبو مشک کے تو وہ
شہید ہین پس اونکو ایسا ہی پاوینگے اور ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عورت اپنے
حمل مین جننے دودھ چھوڑانے تک مثل مرابط کے ہے اللہ کی راہ مین پس اگر وہ اسکے درمیان مین مرگئی
تو اوسکے لیے اجر شہید کا ہے اور کہا مین گمان کرتا ہون کہ اسکو مرفوع کیا ہو اور ابن ماجہ نے حدیث ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ موت غریب کی یعنی مسافر کی شہادت ہے جناب توفیق مجدہ
فرماتے ہین کہ بیہقی نے کہا بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہذیل بن حکم اس حدیث کے ساتھ

متفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے بیہقی نے کہا ایک اور وجہ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص غریب مرا وہ شہید مرا لیکن شہادت غربت کی حدیث علی کرم اللہ وجہہ مین نزدیک ابن عساکر کے اور حدیث عنترہ وغیرہا مین آئی ہے یہ اسپر دلیل ہے کہ حدیث کی کچھہ اصل ہے صابونی نے مائین مین حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ موت مسافر کی شہادت ہے اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ تپ شہادت ہے امام احمد رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو شخص اپنے مظلمہ کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہے طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے شرط شیخین پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی حالانکہ وہ اوسکے ساتھہ طیب النفس تھا ارادہ کرتا تھا ساتھہ اوسکے وجہ اللہ تعالی کا اور دار آخرت کا تو غائب نہوگی اوسپر کوئی چیز اوسکے مال سے پھر ظلم کیا گیا اوسپر حق مین پس اوسنے اپنے ہتھیارون کو لیا اور لڑا پھر مارا گیا تو وہ شہید ہے بزار نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ کون شہید زیادہ تر آبرو بھگت والا ہے اللہ پر فرمایا وہ آدمی ہے کہ کھڑا ہوا طرف امام ظالم کے پھر اوسکو نیک بات کا حکم دیا اور بری بات سے روکا پس اوسنے اوسکو مار ڈالا بزار وطبرانی نے بسند حسن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے فرمایا بیشک اللہ نے لکھا ہے غیرت کو عورتون پر اور لڑائی کو مردون پر پس جو عورت اونمین سے صبر کرے ہوگا اوسکے لئے اجر شہید کا حمید بن ہمیونہ نے فضل اعمال مین مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے اوسکے لئے اجر شہید کا لکھا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے مسلم نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جس شخص نے شہادت کو طلب کیا حالانکہ وہ سچا تھا تو وہ اوسکو دیا گیا اگرچہ اوسکو نہ پہونچا یعنے شہید نہوا اسی کے مثل نزدیک امام احمد ونسائی وحاکم وطبرانی کے ہے معجم کبیر مین طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب یعنے طالب اجر وثواب مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے خون مین آلودہ ہے اور جبکہ وہ مریگا تو اپنی قبر مین معذب نہوگا حدیث طویل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک

بیہقی کے مرفوعًا آیا ہے کہ گر لنے والا اپنے جانور سے اللہ کی راہ مین شہید ہے یہ شہداء العینہ وہی ہین جنکا ذکر سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے انکے سوا اور شہید بھی ہین کہ رسالۂ حافظ سیوطی رحمہ اللہ مین ہین اور سید صاحب اونکا ذکر نہین کیا وہ یہ ہین ۳۶ بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ محبوب شہید ہے یعنی جسکا ذکر کاٹا گیا ۳۷ ابو داؤد نے ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ مائد فی البحر شہید ہے یعنی وہ شخص جسکو دریا مین قی ہوتی ہے اوسکا سر پھرتا ہے اوسکے لئے شہید کا اجر ہے ۳۸ طبرانی نے اوسط مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو شخص ہر روز پچیس بار اللھم بارك لی فی الموت وفیما بعد الموت کہے پھر وہ اپنے بچھونے پر مرجاوے دیگا اللہ اوسکو اجر شہید کا ۳۹ طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے متمسک کرنیوالا میری سنت کے ساتھ نزدیک فساد میری امت کے اوسکے واسطے اجر شہید کا ہے ۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تاجر سچا امانت دار شہیدون کے ساتھ ہے اخرجہ الحاکم ومثلہ عن ابی سعید ایضًا ۴۱ دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی طعام کھینچ لاوے کسی شہر کی طرف مسلمانون کے شہرون سے اوسکے لئے اجر شہید کا ہوگا ۴۲ ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے ایک شخص کا حال پوچھا کہ اوسنے برف مین غسل کیا اور اوسکی سردی سے مرگیا فرمایا کیا اچھی شہادت ہے ۴۳ عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حلاق نے ابو سفیان بن حرب کا مسّہ کاٹ ڈالا اور وہ اوس سے مرگئے پس لوگون نے گمان کیا کہ وہ شہید ہین جناب توفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ معتبر اس مقام مین اخبار مرفوعہ ہین نہ آثار موقوفہ ورنہ ہر مومن کی موت کسی طرح کیون نہ ہو سرے شہادت ہے ابن مندہ نے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ بادشاہ کا محبوس و مضروب اور ہر مومن مرنے والا شہید ہے ۴۴ طبرانی نے اوسط و صغیر مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص ایک بار مجھپر درود بھیجے تو حق تعالیٰ اوسکے عوض مین اوسپر دس بار درود بھیجے اور جو کوئی مجھپر دس بار درود

بھیجے حق تعالی اوسکے عوض مین اوسپر سو مرتبہ درود بھیجے اور جو کوئی سو بار مجھپر درود بھیجے تو حق تعالے اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین ایک برارت نفاق سے اور ایک برارت دوزخ سے لکھتا ہے اور قیامت کے دن ہم مسکن شہدا کا اسکو کریگا ۴۵ حدیث حذیفہ بن یمان مین آیا ہے کہ جو شخص اول صبح و شام مین کہے اللھم انی اشھدک بانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور اوسدن یا رات مین مرے تو شہید مریگا اسکو اصبہانی نے ترغیب ترہیب مین روایت کیا ہے ۴۶ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین مرفوعًا آیا ہے کہ برق شہید ہے یعنی وہ شخص کہ بجلی سے مرجاوے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے رسالۂ مذکور مین اسکے سوا اور بہی تفصیل فرمائی ہے حاصل یہ ہے کہ حافظ صاحب وغیرہ نے شہدا امت مرحومہ بہت سے نقل کئے ہین اگرچہ افضل و اکمل ان سب سے وہی شخص ہے کہ راہ خدا مین مارا گیا ہے لیکن باقی شہیدون کو بہی ایک حصہ ہے اجر سے کہ وہ عام مردون کو نہین ہے اللہ تعالی کا فضل واسع ہے اور اوسکی رحمت قریب ہے ف قصر الآمال مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو آوے ملک الموت اور وہ باوضو ہے دیا جاویگا ثواب شہید کا ✣

فصل مرابط کے بیان مین

یعنی جن لوگون سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونمین سے مرابط بہی ہے قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ رباط راہ خدا مین ملازمت کرنیکو کہتے ہین یہ لفظ ربط الخیل یعنے گھوڑے باندہنے سے لیا گیا ہے پہر اوس شخص کا نام مرابط رکہا گیا ہے جسنے اسلام کی سرحدون مین سے کسی سرحد کی ملازمت اختیار کی سوار ہو یا پیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ منتظر نماز کے حق مین یہ ارشاد فرمایا فذلکم الرباط یعنی نماز کا انتظار کرنا رباط ہے سو رباط فی سبیل اللہ کے ساتہ اسکی تشبیہ دی رباط کے لغوی معنی وہی اول ہین یعنی مرابط وہ شخص ہے جو کہ اسلام کے سرحدون سے کسی سرحد کی حفاظت کے لئے ایک مدت وہان ٹہیر رہے وہ لوگ جو کہ سرحدون مین رہتے بستے ہین ہمیشہ مع اپنے اہل وعیال کے سرحد اسلام مین مقیم ہین کماتے کہاتے ہین

ادلے تے بہرتے نہیں ہیں سو یہ لوگ گو حمایت و حفاظت کرنیوالے ہیں لیکن مرابط نہیں ہیں ہمارے علمانے یہی
کہا ہے انتہی رباط فی سبیل اللہ افضل اعمال ہے کہ اسکا ثواب موت کے بعد باقی رہتا ہے اور مرابط کا اجر روز قیامت
تک مضاعف ہوتا جاتا ہے فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے اسکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ مسلم نے سلمان رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے سلمان کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے رباط ایک
دن رات کی بہتر ہے مہینے بہر کے صیام و قیام سے اور اگر مر جاوے تو جو عمل وہ کرتا تھا اوسپر جاری رہتا ہے
اور جاری رکہا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتانین یعنی منکر و نکیر سے **ف** شرح السنہ
مین کہا ہے کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث مرابط کی توجیہ مین یون کہا ہے کہ اوسنے اپنے نفس کو باندہا اور
اوسکو قید کیا اور اوسکو اللہ کے واسطے اوسکی راہ مین اوسکے دشمنون کے لڑنے کے لیے حبس کر دیا
پس جبکہ وہ اسی حالت پر مر گیا تو بیشک اوسکے ما فی الضمیر کا صدق ظاہر ہو گیا سو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ
رہا ۲ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے
ہین کہ آپنے فرمایا ہر میت اپنے عمل پر ختم کیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کہ مرابط مرا اللہ کی راہ مین پس بیشک
اوسکا عمل روز قیامت تک بڑہتا رہتا ہے اور فتنۂ قبر سے امن مین ہوتا ہے اسکو ترمذی نے روایت
کیا اور صحیح کہا ہے ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین
کہ آپنے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ مین مرابط مرا اوسپر اوسکا عمل صالح جاری رکہا جاتا ہے جسکو وہ کیا کرتا
تہا اور جاری رکہا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتان سے اور اوٹہائیگا اللہ اوسکو
بے خوف گہبراہٹ سے اسکو ابن ماجہ نے بسند صحیح روایت کیا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین
کہ اس حدیث مین اور اوسمین جو اس سے پہلے ہے ایک قید ہے وہ یہ ہے کہ موت حالت رباط مین ہو
۴ امام احمد و طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے ہر میت ختم کیا جاتا ہے اپنے عمل پر مگر مرابط فی سبیل اللہ پس بیشک جاری
رہتا ہے اجر اوسکے عمل کا یہانتک کہ اوٹہاوے اوسکو اللہ اور امن مین رکہا جاتا ہے دو فتان قبر سے **۵**
بزار نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت

المشہور بن بریدہ العمود من ارادہ سبیہ واللہ اعلم ۱۲

کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مرابط مرا جاری رکہا جاتا ہے اوسپر اجر اوسکے عمل صالح کا اور جاری رکہا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن دیا جاتا ہے دو فتان قبر سے اور اوٹہائیگا اوسکو اللہ بیخوف فزع اکبر سے طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مرابطت کی اللہ کی راہ مین اللہ اوسکو قبر کے فتنے سے امن دیگا ۶ طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص وفات دیا گیا حالت رباط مین وہ بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور جاری رکہا گیا اوسپر رزق اوسکا ۷ طبرانی نے کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے تہے رباط ایک دن کی اللہ کی راہ مین مثل صیام وقیام مہینے بہر کے ہے اور جو کوئی مرجاوے حالت رباط مین جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا جسکو وہ کیا کرتا تہا اور امن دیا جاتا ہے فتان سے اور اوٹہایا جاویگا دن قیامت کے شہید ۸ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رباط کی ایک دن اللہ کی راہ مین ہوگی مثل صیام وقیام ایک ماہ کے اور پناہ دیا جاویگا فتنۂ قبر سے اور جاری رکہا جاویگا اوسپر عمل اوسکا دن قیامت تک ۹ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مریض مرا وہ شہید مرا اور بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور صبح وشام لایا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا جنت سے ف قرطبی رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ ساری بیماریون مین عام ہے لیکن دوسری حدیث کے ساتہہ مقید ہے وہ حدیث یہ ہے کہ جسکو قتل کرے اوسکا پیٹ وہ اپنی قبر مین معذب نہوگا اسکو نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہے مراد اس سے مرض استسقا ہے بعض نے کہا مراد مرض اسہال ہے حکمت اسمین یہ ہے کہ اس بیماری والا حاضر العقل اللہ تعالی کو جانتا پہچانتا ہوا مرتا ہے پس وہ اسکا محتاج نہین ہے کہ اوسپر سوال کا اعادہ ہو بخلاف اوسکے جو کہ اور بیماریون سے مرتا ہے کیونکہ اونکی عقل غائب ہوجاتی ہے انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس قید کی طرف کچہہ حاجت نہین ہے اسلیئے کہ اس حدیث مین باتفاق حفاظ کے اوسی نے غلطی کی ہے وہ تو من مات مرابطا ہے من مات مریضا

نہین ہے اسی وجہ سے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوعات مین وارد کیا ہے انتہے سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے حدیث ابن ماجہ مین کہا ہے کہ یہ حدیث اونکی افراد سے ہے اور اونکی افراد مین غرائب ومنکرات ہین اور ایسی حدیث اوس قسم سے ہے کہ اوسمین توقف کیا جاوے اور اوسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت نہ دیجاوے **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ احادیث مرابطہ کے راوی ضابط ہین سید صاحب مرحوم نے کہا کہ مراد اونکی ضابط سے عادل ہین کیونکہ تنہا ضبط قبول روایت مین کافی نہین ہے یہ بات علوم حدیث مین مشہور معروف ہے یعنی ان حدیثون کے راوی امام ثقہ ہین جنسے صحیح مین حجت لیجاتی ہے راوی کا عادل ہونا علم اصول حدیث کی معروف اصطلاح ہے صواب اس مقام مین صدق وضبط راوی کا ہے نہ اوسکی عدالت اگرچہ سارے اہل اصول حدیث راوی کے عادل ہونے پر متفق ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی نہایت عمدہ تفصیل ہے **فائدہ** جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا عمل بھی ختم ہوجاتا ہے لیکن دس چیزین ایسی ہین کہ اونکا ثواب مرنے کے بعد بھی پہونچتا رہتا ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض مؤلفات مین اونکو نظم فرمایا ہے ؎

اذا مات ابن آدم لیس یجری	علیہ من فعال غیر عشر
علوم بثہا ودعاء نجل	وغرس النخل والصدقات تجری
وراثۃ مصحف ورباط ثغر	وحفر البئر او اجراء نہر
وبیت للغریب بناہ یاوی	الیہ او بناء محل ذکر

یعنی جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو کوئی عمل اوسپر جاری نہین رہتا ہے سوای دس کامون کے کہ اونکا ثواب اوسکو پہونچتا رہتا ہے اونمین سے ایک تو علوم ہین جنکو وہ شائع کرگیا ہے لوگ اونسے نفع پاتے ہین راہ حق اختیار کرتے ہین شرک وبدعت سے بچتے ہین خدا اور رسول کی اطاعت حاصل کرتے ہین دوسرا دعا ہے نیک لڑکے کی اپنے مان باپ کے لئے کہ اسکا نفع بھی بخوبی اونکو پہونچتا رہتا ہے تیسرا کھجور وغیرہ کا درخت لگانا ہے کہ جب تک درخت باقی رہیگا لگانے والے کو اوسکا اجر پہونچتا رہیگا چوتھا

یہ ہے کہ کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ مرا ہے جس سے لوگ نفع پاتے ہین پانچوان یہ ہے کہ کوئی قرآن شریف میراث مین چھوڑ گیا ہے چھٹا یہ ہے کہ کسی سرحد اسلام کی حفاظت کرتے کرتے مرگیا ہے ساتوان یہ ہے کہ کنوان کہدوا دیا ہے جس سے آدمی جانور پانی پیتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ کسی نہر کو جاری کر گیا ہے نوان یہ ہے کہ مسافرون کے لئے سرا بنوایا گیا ہے دسوان یہ ہے کہ ذکر اللہ کے لئے کوئی مکان بنا گیا ہے جیسے مدرسہ خانقاہ جسمین لوگ اللہ کی یاد کرتے ہین قرآن وحدیث پڑہتے پڑہاتے ہین دینی علوم کا درس دیتے ہین ذکر فکر مین مشغول رہتے ہین انمین سے چار کو حضرت سعدی رضی اللہ عنہ نے نظم فرمایا ہے ؎

نہ مرد آنکہ ماند پس از وے بجای	پل و مسجد و چاہ و مہمان سرای

فصل مطعون کے بیان مین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ تیسرا شخص مطعون ہے اسلئے کہ وہ حدیث مین شہید کے ساتھہ ملحق ہے یعنی جنسے قبر مین سوال نہین ہوتا اونمین سے تیسرا مطعون ہے اور قرطبی رحمہ اللہ نے جو کچہہ روایت کیا ہے اوسکا مقتضی یہ ہے کہ ہر صاحب شہادت کو یہ بات عنایت کی گئی ہے یعنی حدیث شریف مین جن لوگون کو شہید فرمایا ہے وہ سب اجر وثواب مین ملحق بہ شہید ہین وہ چالیس سے زیادہ ہین ذکر اونکا پہلے ہوچکا **ف** طاعون کے بیان مین علما کا کلام مختلف ہے امام نووی نے تہذیب مین فرمایا ہے کہ وہ پہوڑا ہے اور ایک ورم دردناک ہے سوزش کے ساتھہ نکلتا ہے اوسکا گرد سیاہ یا سبز یا سرخ بسرخی شدید بنفسجی گدر ہوجاتا ہے اور اس سے خفقان وقی ہوتی ہے اکثر جلد شکم کے نیچے کی جہلی مین اور بغلون مین نکلتا ہے کبھی ہاتھون انگلیون اور سارے جسم مین پیدا ہوتا ہے قاضی ابوبکر بن العربی صاحب قبس رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ طاعون ایک درد شدید ہے روح کو بوجہا دیتا ہے طاعون اسی لئے اسکا نام رکھا ہے کہ سب بدن مین اثر کرجاتا ہے جلد مارڈالتا ہے قاضی عیاض فرماتے ہین کہ طاعون قروح واورام ہین جو کہ جسم مین پیدا ہوتے ہین اسکی تشبیہ طعن رمح کے ساتھہ دی گئی اسکے ہلاک کرنے مین حافظ ابن قیم مرحوم زاد المعاد مین کہتے ہین یہ قروح واورام وجراحات طاعون کا اثر ہین نفس طاعون نہین ہین لیکن اطبا نے جبکہ طاعون سے یہی اثر ظاہر ادراک کیا تو اسی کو طاعون ٹھیرا دیا طاعون تین چیزون سے تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو یہی اثر ظاہر اطبا نے اسی سے تعرض کیا ہے دوسری موت جو کہ اس سے پیدا ہوتی ہے حدیث صحیح

مین جو آیا ہے کہ طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے اوس سے وہی موت مراد ہے تیسرے سبب فاعل ان طاری
کا یہ وہی ہے جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ طاعون بقیہ رجز یعنے عذاب ہے جو کہ بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا
اور اسمین وارد ہوا ہے کہ یہ وخز جن ہے اور آیا ہے کہ یہ دعوت نبی ہے انتہی یہ تو علما کا کلام ہے رہے حکیم طبیب سو
شارح اسباب نے تبعیت ابن سینا کہا ہے کہ طاعون معرب طیعون لغت یونانی ہے مجد الدین نے قاموس مین
اسکی تفسیر وبا کے ساتھہ اور وبا کی تفسیر طاعون اور ہر مرض عام کے ساتھہ کی ہے ابن سینا نے کہا کہ حدوث طاعون
کا ردی خون سے ہے کہ جو ہر سمی کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے عضو کو فاسد کر دیتا ہے اور دل کی طرف ردی کیفیت
پہونچا دیتا ہے پہر قی وغثی ہوتی ہے اور اسکی ردارت کی وجہ سے اسکو وہی عضو قبول کرتا ہے جو کہ بالطبع
ضعیف ہے۔ وقت وبا کے بلاد وبائیہ مین طاعون کثرت سے ہوتے ہین پہر طاعون پر وبا کا اطلاق کیا گیا اور وبا
پر طاعون کا اور وبا فساد ہے جو ہر ہوا کا جو کہ مادہ روح کا اور مدد ہے انتہی اسکو قسطلانی رحمہ اللہ نے
نقل فرمایا ہے سچ بات اس باب مین وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہے جیسا کہ بخاری
ونسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے آپ سے طاعون کا سوال کیا آپ نے
اونکو خبر دی کہ وہ ایک عذاب تہا بہیجا اوسکو اللہ نے جسپر چاہا پس اوسکو مسلمانون کے لئے رحمت ٹہیرایا
سو نہین ہے کوئی بندہ کہ واقع ہو اوسکو طاعون پہر وہ اپنے شہر مین صابر ٹہیرا رہے جانتے یہ بات کہ ہرگز نہ پہونچیگی
اوسکو مگر وہی چیز جو کہ اللہ نے اوسکے لئے لکہہ دی ہے مگر ہوگا واسطے اوسکے مثل اجر شہید کے **ف** حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین اس حدیث سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ جو شخص ان صفتون کے ساتھہ متصف
نہین ہے وہ شہید نہوگا گو اوسکو طاعون واقع ہو اور وہ اوس سے مرجاوے اور یہ بسبب شومی عدم اتصاف کے
ہے کہ جس سے گہبراہٹ اور ناخوشی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور کراہت اوسکی ملاقات سے پیدا ہوتی ہے
اس جگہہ فرمایا کہ شہید کے مثل اجر ہوگا باوجود اسکے کہ صراحۃً ثابت ہو چکا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرا وہ شہید ہے
احتمال ہے کہ جو کوئی اونمین سے بسبب طاعون کے نمرا اوسکے لئے مثل اجر شہید کے ہو گو اوسکو درجہ شہادت
کا بعینہ حاصل نہو کیونکہ جو شخص شہید ہو نیکے ساتھہ متصف ہے وہ درجہ مین زیادہ تر بلند ہے اوس سے جسکو
وعدہ دیا گیا ہے کہ اوسے مثل اجر شہید کے دیا جاویگا یہی یہ بات کہ اس شخص سے جو کہ مرتکب کبیرہ ہے اوسکے لئے

طاعون رحمت وشہادت ہوگی یا نہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہوگی کیونکہ اس باب مین حدیثین عام ہین اور بلاشک وہ مؤمن ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ مرتکب کبیرہ تہا اور درمیان کامل وناقص کے درجہ مین مساوات لازم نہین آتی ہے کیونکہ درجات شہادت کے متفاوت ہین پس اوسکے لئے بہی ایک نوع کی شہادت حاصل ہوگی **ف** مطعون کے شہید ہونے کی دلیل یہ حدیثین ہین **١** مسلم نے انس رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے **٢** امام احمد وبخاری نے حضرت عائشہ رضی الله عنہا سے روایت کیا ہے وہ حضور صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ طاعون ایک عذاب تہا الله جسپر چاہتا اوسکو بہیجتا تہا اور بیشک الله نے مومنین کے لئے اوسکو رحمت کیا ہے پس نہین ہے کوئی شخص کہ طاعون مین واقع ہو پہر وہ صبر اور طلب اجر کرکے اپنے شہر مین ٹہیرا رہے یہ جانکے کہ نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو الله نے اوسکے لئے لکہہ رکہی ہے مگر یہ یعنی ٹہیرا رہنا اوسکے لئے مثل اجر شہید کے ہوگا یہ حدیث پہلے بہی گذر چکی ہے **٣** امام احمد رحمہ الله نے حضرت عائشہ رضی الله عنہا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طاعون ایک غدہ ہے مثل غدہ بعیر کے اوسمین ٹہیرا رہنے والا مثل شہید کے ہے اور اوس سے بہاگنے والا ایسا ہے جیسے لڑائی سے بہاگنے والا **۴** ابوموسی رضی الله عنہ آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ طاعون وخز یعنے چونکا ہے تمہارے دشمنون کا جن سے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے **۵** حضرت عائشہ حضور صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہے میری امت کے لئے اور چونکا ہے تمہارے دشمنون کا جن سے ایک غدہ ہے مثل غدہ بعیر کے نکلتا ہے بغلون اور مراق مین جو شخص اسمین مرجاوے وہ شہید ہے اور جو اسمین ٹہیرا رہے وہ مثل مرابط فی سبیل الله کے ہے اور جو اس سے بہاگے وہ مثل بہاگنے والے کے ہے لڑائی سے یہ سب حدیثین حکم کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہے **ف** حدیث شریف مین لفظ طعن ووخز کا واقع ہوا ہے طعن اوس قتل کو کہتے ہین جو کہ نیزے سے ہو اور وخز چونکا مارنے کو کہتے ہین جو کہ آر پار نہو جاوے اور نیزہ چبہانے کو اور کسی چیز کے ملانے کو اور تہوڑی چیز کو بہی کہتے ہین **ف** حافظ ابن حجر رحمہ الله نے حدیث متقدم عائشہ رضی الله عنہا مین فرمایا ہے کہ مقتضا حدیث کا یہ ہے کہ یہ ثواب شہید کا اوس شخص کے لئے ہے جو کہ بلدہ طاعون سے باہر نہ جاوے اور حالت

اقامت مین ثواب الٰہی کا قصد او سکے صدق وعدے کی امید رکھے اور یہ جانے کہ وقوع طاعون کا اوسپر اور اوسکا پہیرنا اوس سے دونون اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہین اور بوقت وقوع کے دل تنگ نہووے بلکہ رحمت جانے صحت دیا ہے اسکو دونون مین اپنے رب پر بہروسا کرے پس جو شخص کہ ان صفتون کے ساتھہ متصف ہے اور طاعون کے سوا اور بیماری مین مرا تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ اوسکو شہید کا اجر حاصل ہوگا اور اوس شخص کے مثل ہوگا جو کہ بہ نیت غزو راہ خدا مین نکلا اور سوای قتل کے اور کسی سبب سے مر گیا کہ اوسکو شہید کا اجر ہوتا ہے اسکی مؤید یہ روایت ہے کہ جو شخص طاعون مین مرا وہ شہید ہے اس روایت مین یون فرمایا کہ طاعون مین مرا یہ نہین فرمایا کہ بسبب طاعون کے مرا جس شخص مین یہ صفتین پائی گئین اور وفات اوسکی بعد مرور زمانہ طاعون کے ہوئی تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ شہید نہو گو طاعون ہی سے کیون نہ مرے انتہٰے جناب توفیق مدبجدہ فرماتے ہین کہ احادیث مذکورہ سے یہ بات بہی ثابت ہوئی کہ طاعون کی حقیقت شہر عبہ دخز جنات کہ بسبب عداوت کے بنی آدم کو نیزے مارتے ہین اور اس جگہہ سے اطبا کا کہنا بگڑ گیا کہ طاعون ایک زہریلہ مادہ ہے جو کہ ورم لاتا ہے اور فساد جوہر ہوا کا اوسکا سبب ہے طاعون و وبا مین فرق یہ ہے کہ طاعون وبا سے اخص ہے کیونکہ وبا مرض عام کو کہتے ہین وہ کبہی بسبب طاعون کے ہوتا ہے کبہی اور کسی سبب سے پس ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہے عمدہ و دلیل الطالب مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہے **ف** فائدہ سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو کچہہ کہ توجیہہ حدیث شہید مین نقل کیا ہے اوسکا اقتضا یہ ہے کہ اختصاص عدم سوال کا ساتھہ شہید معرکہ کے ہے ولیکن رباط کی حدیثون کا قضیہ یعنے اقتضا تعمیم ہے ہر شہید مین اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون مین اس بات کے ساتھہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرتا ہے اوس سے سوال نہین ہوتا ہے اسلئے کہ وہ نظیر ہے اوسکا جو کہ معرکہ مین مارا جاتا ہے اور اس بات کے ساتھہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون مین ٹہیرا رہتا ہے صبر کرتا ہے حالانکہ وہ طالب ثواب ہے جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اوسکے لئے لکہی گئی ہے جبکہ وہ اوسمین بغیر طعن کے مریگا تو بہی مفتون نہوگا کیونکہ وہ نظیر ہے مرابط کا حافظ نے اسکو اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ نہایت متجہ ہے **فائدہ** شیخ رملی رحمہ اللہ نے بہ تبعیت اپنے

باپ کے اور ایک جماعت اہل علم کے یہ کہا ہے کہ رفع وبار و طاعون کے لئے قنوت پڑہنا مستحب ہے کیونکہ یہ حوادث عظیمہ سے ہے اور ائمہ قائل ہین کہ نازلہ کے واسطے دعا مستحب ہے رافعی و نووی رحمہا اللہ فرماتے ہین کہ قنوت سارے نوازل مین جیسے وباو غیرہ مشروع ہے جبکہ قنوت واسطے ازالہ عدو کے کہ شہادت عظمیٰ کا سبب ہے مستحب ہے تو وبا کے لئے اوسکا مستحب ہونا اولیٰ تر ہے ادویہ مجربۂ رافعۂ طاعون سے کثرت درود ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وبارك وسلم۔

فصل صدیق کے بیان مین

یعنی جنسے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونمین سے ایک صدیق ہے لغت مین صدیق اوسکو کہتے ہین جو کہ بہت سچ بولے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین کہ صدیق وہ ہے جسکی قوت نظریہ مثل قوت نظریہ انبیاء کے کامل ہو اور ابتداء عمر سے جہوٹ بولنا اور دورویہ بات کہنا اوسکے شایان نہو اور مقدمات دینی مین اخلاص تام ظاہر ہو کہ اوسمین حظ نفس کا شائبہ اصلا نہو صدیق کے علامات یہ ہے کہ اپنے عزم مین تردد نکرے اور نماز مین ہر چند سخت حادثہ پیش آئے تو وہ دائین بائین التفات نکرے اور ظاہر باطن برابر ہو کسی کو لعنت نکرے علم تعبیر خوب جانتا ہو انتہیٰ قرطبی رحمہ اللہ نے صدیق سے سوال نہونے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ جبکہ شہید کو فتنۂ قبر نہین ہوتا ہے تو صدیق تو اوس سے مرتبہ واجر مین بڑہکر ہے وہ زیادہ تر اسکے لائق ہے کہ اوسکو فتنہ نہو کیونکہ قرآن شریف مین صدیق کو شہید پر مقدم کیا ہے فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین اور مرابط کے حق مین جو کہ شہید سے رتبے مین کم ہے یہ آیا ہے کہ وہ مفتون نہین ہوتا ہے تو پہر اوسکا کیا کہنا جو کہ مرابط اور شہید سے رتبے مین برتر ہے انتہیٰ چونکہ اس قول کی بنا صرف قیاس پر تھی اس لئے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بعد نقل اس قول کے فرمایا ہے کہ صحیح حدیثین اس قول کو رد کرتی ہین اور بیان کرتی ہین کہ صدیق سے قبر مین سوال ہوتا ہے جیسے غیر صدیق مسئول ہوتا ہے دیکہو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ صدیقون کے سردار ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ فرشتے قبر مین سوال کرتے ہین تو اونہون نے

عرض کیا کہ مین اپنی اس حالت پر ہونگا جیسا مین اب ہون آپ نے فرمایا ہان الحدیث اور یہ خاصیت جسکے ساتھہ شہدا مخصوص ہین یعنے قبر مین سوال نہونا اس سے یہ بات لازم نہین آتی ہے کہ اسکے حکم مین صدیق بہی اونکے شریک ہون صدیق اونسے رتبے مین اعلی ہی کیون نہ ٹہیرین کیونکہ شہید کے خواص کبہی اوس شخص سے منتفی ہوتے ہین جو کہ شہید سے افضل ہے اگرچہ وہ شہید سے درجے مین برتر ہے کیون نہو منجملہ اون علمار کے جو اسکے قائل ہین کہ صدیق سے سوال نہین ہوتا ہے حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول بہی ہین اُنکے لفظ یہ ہین کہ یفعل الله مایشاء یعنی الله کرتا ہے جو چاہتا ہے اسکی تاویل واللہ اعلم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکی مشیت سے ایک بات یہ ہے کہ وہ کسی مومن کا مرتبہ سوال سے بلند کردے یعنی اونسے سوال نہوا اور وہ صدیق وشہید ہین سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ اسمین جو نقصان ہے وہ مخفی نہین ہے یعنی وہی جو حافظ ابن قیم رحمہ الله نے بیان فرمایا اسی لیے ثمار التنکیت مین فرمایا ہے کہ حجت مالحن فیہ مین سمع ہے نہ قیاس کیونکہ عقل واجتہاد کو امور برزخ وآخرت مین دخل نہین ہے اور اس مدعا مین ورود سمع نہین ہوا ہے پس ماورد پر اقتصار کرنا عین احتیاط ہے دین مین لیکن حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے قرطبی وحکیم ترمذی کے قولون کو ابیات وشرح الصدور مین نقل فرمایا ہے اور کسی طرح کا کلام اونپر نہین کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے قائل ہین کہ صدیق سے سوال نہین ہوتا واللہ اعلم

فصل بیان مین سوالات حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام مین اختلاف کیا ہے کہ اونسے قبر مین سوال ہوتا ہے یا نہین دو قول پر اور یہی دو وجہ ہین مذہب امام احمدؒ وغیرہ مین امام سیوطی نے انبیاء علیہم السلام سے سوال نہونے کی بنا اسپر کی ہے کہ جب صدیق سے سوال نہین ہوتا تو نبی سے بالاولی نہو کیونکہ نبی کا مرتبہ صدیق سے بڑھکر ہے پس وہ اس کرامت عظیمہ کے ساتھہ زیادہ تر مستحق ہے اور اس جگہہ سے قطعًا معلوم ہوا کہ انبیاء ورسل سے سوال نہین ہوتا اس قول کو تنہا قرطبی نے نہین کہا ہے بلکہ بہت سے امام اور بہت سے لوگ اسکے قائل ہین نسفی نے اپنی کتاب یعنی بحر الکلام مین انبیاء سے سوال نہونیکے ساتھہ جزم کیا ہے عبارت اونکی کتاب مذکور مین یہ ہے کہ انبیاء اور اطفال مؤمنین پر نہ حساب ہے نہ عذاب قبور نہ سوال منکر نکیر انتہی النسفی رحمہ اللہ نے

اس دعوی پر کوئی دلیل ذکر نہین فرمائی نہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین اس مسئلے سے تعرض فرمایا علامہ
سعد الدین رحمہ اللہ نے اس مسئلے مین اختلاف نقل کیا اور فرمایا کہ بعض اہل علم اسکا اثبات کرتے ہین بعض
نے نفی کی ہے سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ اختلاف مشکل ہے اسلئے کہ ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین
کہ انبیاء علیہم السلام سے سوال ہوتا ہے سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ سیوطی رحمہ اللہ کا یہ قول
کہ رسل سے سوال نہ ہونیکے ساتھہ قطع یعنی یقین حاصل ہوگیا عجیب ہے کیونکہ اونہون نے انبیاء سے سوال
نہونے کا قیاس اسپر کیا تہا کہ صدیقین سے سوال نہین ہوتا ہے اور یہ باب قیاس اولی سے ہے اور مقیس علیہ
پر کوئی دلیل ظنی بہی قائم نہین ہے پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ حکم مقیس علیہ کا قطعی ہے ہان یہ قطع بغیر
تقدیر و برہان وہدی و کتاب منیر کے ہے اگر یون کہتے کہ نفی سوال کا بہی قول ہے تو یہ قطعی کہنے سے سہل تہا
اور یہ جو فرمایا کہ خلاف مشکل ہے سو اسمین کچہہ اشکال نہین ہے کیونکہ اونکا استدلال صرف قیاس سے تہا
اور اوسکا حال تمہین معلوم ہی ہوگیا اب کچہہ اشکال خلاف مین نہین رہا بلکہ اشکال تو نفی سؤال مین ہے
اسلئے کہ انبیاء علیہم السلام کے لئے کوئی تخصیص نہین آئی ہے مگر قیاس اور وہ تمکو معلوم ہی ہوگیا تعجب تو یہ ہے
کہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یہ نہین ذکر کیا کہ انبیاء ورسل مسئول نہین ہوتے باوجود اسکے کہ جن
لوگون سے سوال نہین ہوتا ہے اونکا ذکر کیا ہے شہید و مطعون و صدیق وغیرہم کا شمار کیا ہے مگر
انبیاء کا ذکر نہین فرمایا انتہے نیکساری نے نبی سے سوال نہونے کی یہ دلیل ذکر کی ہے کہ قبر مین میت سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوال کرتے ہین اور یون کہتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا ہے
پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود آپکے نفس شریف کا کیا سوال کرین سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ
یہ مجرد استبعاد ہے کیونکہ سوال تنہا اسی بات سے نہین ہوتا ہے بلکہ اول رب کا سوال کرتے ہین پہر دوبارہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچہتے ہین اور آپ کے نفس شریف کے سوال کرنیسے کون مانع ہے حالانکہ
اللہ تعالی نے رسل سے سوال کیا کہ تمکو تمہاری امتون نے کیا جواب دیا باوجود اسکے کہ وہ اوس جواب کو
جانتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم الآیۃ اور نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے تشہد مین فرماتے تہے اشہد ان محمد الرسول اللہ غرضکہ نفی سؤال پر دلائل غیر ظاہر

ہیت اور دخول انبیا علیہم السلام کا عموم مین ظاہر ہے زیادہ تر قریب بحق میرے نزدیک یہ ہے کہ اس مسئلے مین توقف کرین

وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین

فاکہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ملائکہ مین ظاہر یہ ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فاکہانی کا قول صرف اسی قدر ذکر کیا ہے کوئی دلیل اونکی بیان نہین کی اور نہ شرح الصدور مین اونکا کلام ذکر کیا گویا اونکی دلیل فرشتون سے سوال نہونے کی یہی ہے کہ حدیثون کے اکثر الفاظ مین انسان وابن آدم کا ذکر آیا ہے حال آنکہ احادیث مین عبد مؤمن کا لفظ بھی وارد ہوا ہے اور یہ عام ہے آدمی و فرشتے اسمین داخل ہین اور خود سیوطی رحمہ اللہ ثابت کر چکے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ کی طرف بھی مبعوث ہین پس وہ بھی آپ کی امت سے ہوئے حلیمی وقونوی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جن مثل انس کے ہین سوال وحساب مین اور دخول جنت و نار مین رہے فرشتے سو اشبہ یہ ہے کہ اونکے اعمال لکھے نہین جاتے ہین بلکہ کاتب اعمال تو خود یہی فرشتے ہین اگر انکے اعمال لکھے جاوین تو چاہئے کہ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے کی طرف محتاج ہووے وہلم جرا فرشتون سے حساب نہونے کی یہ وجہ ہے کہ انکے واسطے گناہ نہین ہین اور رہتے مین بشر غیر محاسب سے کمتر نہین ہین رہی یہ بات کہ انکو ثواب ہوتا ہے یا نہین سو علما نے کہا ہے کہ انکا ثواب یہی ہے کہ تکلیف انسے اوٹھائی گئی ہے اسلئے کہ یہ کہانے پینے جماع کرنے کی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ جسطرح بنی آدم جنت مین وارد ہونگے اوسطرح یہ بھی وارد ہوون اور یہ بھی احتمال ہے کہ سوای رفع تکلیف کے کسی اور نعمت کے ساتھہ منعم ہون جسکو اللہ تعالی اسلئے اونکے لئے تیار کر رکہا ہو ہماری عقلون کا وہانتک وصول نہو کیونکہ اللہ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ مینے اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیز تیار رکھی ہے جسکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا لیکن سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اقرب اس مسئلے مین توقف ہے خصوصًا جبکہ کسی حدیث مین یہ بات بہی نہ آئی ہو کہ فرشتے بعد موت کے مدفون ہوتے ہین نہ یہ آیا ہو کہ بعد فنا ہونے کے اونکے لئے کوئی مستقر ہے گو یہ بات سوال مین شرط نہو پہر مینے فتح الباری مین دیکہا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین واما الملائکہ سو مین نہین جانتا ہون کہ کسی نے اسکا ذکر کیا ہو اور جو بات کہ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ انسے سوال نہین کیا جاتا ہے

کیونکہ سوال اوس شخص کے ساتھہ خاص ہے جسکی شان سے مدفون ہونا ہو اسلئے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین یعنی وہ شخص اون لوگون مین سے ہو جو کہ مقبور ہوتے ہین اور اونکی شان وعادت یہی ہو گو اتفاقاً بعض اونمین سے مقبور نہون جیسے وہ شخص جسکو درندے پرندے وغیرہ کہا جاوین ✣

وصل سوال جن کے بیان مین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ دلیلین سوال کی جنون کو شامل ہین سو اون سب سے سوال ہوتا ہے یعنی اسلئے کہ لفظ عبد ومیت کا اونپر صادق ہے اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف بھی مبعوث ہین پس انکا حکم سارے احکام مین آپ کی امت کا حکم ہے اور جسطرح کہ آپ انس کی طرف مبعوث ہین اوسی طرح جنون کی طرف بھی بھیجے گئے ہین اسپر اجماع قائم ہو چکا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہہ وحی کیا گیا طرف میرے یہ قرآن تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھہ اوسکے اور اوسکو جسکو وہ پہونچا اور اسمین شک نہین ہے کہ جنون کو قرآن پہونچا جیسا کہ قرآن شریف مین وارد ہوا ہے اور جبکہ پھیر دیا ہمنے تیری طرف ایک گروہ کو جن سے سنتے تھے وہ قرآن کو پس سارے جنون سے مثل انس کے سوال ہوتا ہے مومن ہون یا کافر خواہ منافق جو لوگ جنون مین سے مطیع ہین اونکو ثواب ہوگا اور جو گنہگار ہین اونپر عذاب کیا جاویگا جیسا انس کا حال ہے اگر کوئی کہے جبکہ سارے احکام جنون کو لازم ہوئے تو چاہیے تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آمد وشد رکھتے علم سیکھتے حالانکہ منقول نہین ہوا ہے کہ وہ سوای دوبار کے مکہ معظمہ مین اور کبھی آپکے پاس آئے ہون باوجود اسکے کہ ہجرت کے بعد مکے سے اکثر شریعت نئی ہوگئی تو یہ کہنا ٹھیک نہین ہے کیونکہ منقول نہونے سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ آپکے ساتھہ جمع نہوئے ہون اور آپ کی مجلس شریف مین حاضر نہوئے ہون اور بدون رویت مومنین حاضرین محفل برکت منزل کے آپ کا کلام نہ سنا ہو بعض معتزلہ سے جو کہ انکار وجود جن کا منقول ہوا ہے سو یہ کچھہ چیز نہین ہے کیونکہ جو شخص قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہے وہ جن کے وجود کا قائل ہے رہی احادیث صحیحہ جو کہ وجود جن وشیاطین مین وارد ہوئی ہین سو وہ بیشمار ہین اسیطرح اشعار واخبار عرب وعجم انکے وجود کی شہادت دیتے ہین پس انکے وجود مین نزاع کرنا ایسی چیز مین مکابرہ

کرنا ہے جو کہ بتواتر معلوم ہے دوسرے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل کو اسکا جہل نہین ہے اور حس اسکی تکذیب منین کرتی ہے مومنین جن مین کئی قول ہین ایک قول یہ ہے کہ سوای نجات کے دوزخ سے اور کوئی ثواب اسکے لئے نہین ہے اسکے بعد مثل چوپایون کے اِنسے کہا جاویگا کہ مٹی ہو جاوین یہ قول حضرت امام اعظم رضی الله عنہ کا ہے ابن حزم رحمہ الله نے اونسے نقل کیا ہے ابن ابی الدنیا نے لیث رحمہ الله سے روایت کیا ہے انہون نے کہا ثواب جن کا یہ ہے کہ وہ دوزخ سے پناہ دئے جاوینگے پھر اونسے کہا جاویگا کہ تم مٹی ہو جاؤ مثل بہائم کے دوسرا قول یہ ہے کہ طاعت پر اونکو ثواب ملتا ہے اور معصیت پر اونکو عقاب ہوتا ہے یہ قول ابن ابی لیلی امام مالک امام شافعی امام احمد صاحبین رضی الله عنہم کا ہے اور امام اعظم رضی الله عنہ سے بھی منقول ہے ابن حزم رحمہ الله نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ جمہور ناس اسپر ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے ابن ابی رحمہ الله نے کہا کہ جن کے لئے ثواب ہے ہمنے اِسکا مصداق کتاب الله مین پایا ہے ولکل درجات مما عملوا یعنی ہر ایک کے لئے درجے ہین اوس چیز سے جو انہون نے عمل کیا والله اعلم بالصواب +

فصل بیان مین سوال نابالغ بچون کے

جاننا چاہئے کہ مسلمانون کے بچے جو کہ بلوغ سے پہلے مرجاتے ہین اِنمین علماء کے دو قول ہین ایک یہ کہ انسے سوال نہین ہوتا ہے سیوطی رضی الله عنہ فرماتے ہین کہ یہی قول ارجح ہے نسفی رضی الله عنہ نے جو کہ متقدمین حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتھ جزم کیا ہے چنانچہ انکا قول پیشتر گزر چکا کہ اطفال مومنین اور انبیاء علیہم السلام سے سوال نہین ہوتا ہے یہ بات معلوم ہے کہ منجملہ عذاب قبر کے ایک سوال بھی ہے سو جب بچون پر عذاب ہی نہین ہوتا ہے تو اونسے سوال بھی نہونا چاہئے حافظ ابن قیم رحمہ الله نے کتاب الروح کے تیرہوین مسئلے مین لکھا ہے کہ اطفال مین لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ آیا قبر مین اونکا امتحان ہوتا ہے یا نہین دو قول پر اور یہی دو وجہ ہین اصحاب امام احمد رضی الله عنہ کے لئے جو لوگ سوال اطفال کے قائل ہین اونکی دلیلین یہ ہین اونپر نماز پڑہنا اونکے لئے دعا کرنا عذاب وفتنۂ قبر کے بچاؤ کے واسطے الله تعالی سے سوال کرنا مشروع ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ الله نے موطا مین ابوہریرہ رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک چھوٹے بچے پر نماز پڑہی پس اونکی دعا سے یہ سنا گیا کہ الٰہی

تو ادسے عذاب قبر سے بچا ۳ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مین وارد ہوا ہے کہ کسی چھوٹے بچے کا جنازہ لیکے اوپر سے
گذرے وہ رونین اونسے کہا گیا اے ام المؤمنین آپ کیون روتی ہین فرمایا مین اس بچے پر روئی خوف سے دبا ؤ
قبر کے اخرجہ علی بن معبد ۵ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہے کہ وہ منفوس پر نماز پڑہتے تہے جسنے
کبھی کوئی گناہ نہین کیا پہر کہتے اے اللہ تو اوسے عذاب قبر سے پناہ دے اسکو ہناد بن السری نے روایت
کیا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی بچون کی عقلون کو کامل فرمادیتا ہے تاکہ وہ اپنے منازل کو پہچانین اور سوال
کا جواب اونکو الہام کردیتا ہے اور کہتے ہین کہ بہت سی حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ آخرت مین
اونکا امتحان ہوتا ہے اشعری نے اہل سنت وحدیث سے حکایت کیا ہے کہ جب وہ آخرت مین ممتحن ہوتے
ہین تو قبور مین اونکے امتحان سے کون مانع ہے دوسرون نے جو کہ عدم سوال کے قائل ہین یہ جواب
دیا ہے کہ سوال ایسے آدمی سے ہوتا ہے جو کہ رسول کو جانتا بہیجنے والے کو پہچانتا ہو اوس سے پوچھتے ہین
کہ رسول کے ساتہہ ایمان لایا اوسکی طاعت قبول کی یا نہین اور کہتے ہین تو اس شخص کے حق مین کیا کہنا تہا
جو تم مین بہیجا گیا تہا رہا وہ بچہ جسے کسی طرحکی تمیز نہین ہے اوس سے کیونکر کہہ سکتے ہین کہ تو مبعوث
کے بارے مین کیا کہتا ہے اور اگر یہ بات ہے کہ قبر مین اوسکی عقل پہیر لائی جاتی ہے تو جس چیز کی معرفت
کی اوسکو قدرت نہین ہے نہ وہ اوسکو جانتا ہے ایسی چیز کا سوال اوس سے کرنا ہی بیفائدہ ہے بخلاف
امتحان اطفال کے آخرت مین اسلئے کہ اللہ تعالی رسول کو اونکی طرف بہیجیگا اور اپنے حکم کی فرمانبرداری کا
امر فرمادیگا اور اونکی عقلین اونکے ہمراہ ہونگی جو رسول کا مطیع ہوگا اوسے نجات ہوگی اور جو اوسکی نافرمانی
کریگا وہ آگ مین داخل ہوگا یہ امتحان ایسی چیز کے ساتہہ ہوگا جسکو وہ اوسوقت کرسکینگے نہ یہ کہ اوس
امر سے سوال ہوگا جو کہ دنیا مین طاعت وعصیان سے گزرچکا مثل سوال فرشتونکے قبر مین رہی حدیث ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کی سو قطعًا اوس سے یہ مراد نہین ہے کہ عقوبت بچے کی کسی نیک کام کے ترک کرنے پر یا کسی
معصیت کے کرنے پر ہوگی کیونکہ اللہ تعالی کسیکو عذاب نہین کرتا ہے مگر عمل گناہ پر بلکہ عذاب قبر سے مراد کبھی الم
ہوتا ہے جو کہ کسی سبب سے میت کو حاصل ہوجاتا ہے نہ اوسکی عقوبت ایسے عمل پر جو اوسنے نہین کیا ہے
دیکہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گہر والونکے

اوسیر یعنی وہ لسبب ونے اپنے لوگون کے رنجیدہ و دردناک ہوتا ہے نہ یہ کہ زندہ کے گناہ کے سبب اوسپر عذاب ہوتا ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے ولا تزر وازرة وزر اخرى اور یہ ویسی بات ہے کہ آپ نے فرمایا سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب سے پس عذاب اعم ہے عقوبت سے یعنی عذاب عقوبت و رنج والم کو شامل ہے اسمین کوئی شک نہین ہے کہ قبر مین آلام و ہموم و غموم و تکالیف اتنی ہین کہ اونکا اثر بچے تک سرایت کرتا ہے اور وہ لسبب اوسکے متالم ہوتا ہے سوا اسی لئے نماز پڑھنے والے کے واسطے مشروع ہے کہ وہ اللہ تعالی سے سوال کرے کہ وہ اوسکو اوس عذاب سے بچاوے امام نووی رضی اللہ عنہ اذکار مین فرماتے ہین کہ شیخ امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ تلقین سے پوچھے گئے یعنی وہ تلقین جو بعد موت کے ہوتی ہے پس اونہون نے اپنے فتاوی مین فرمایا کہ ہم اوسکو اختیار کرتے ہین اور اوسکے ساتھ عمل کرتے ہین اور ایک جماعت نے ہمارے خراسانی اصحاب سے اوسکو ذکر کیا ہے کہا اسمین ہمکو ایک حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور اوسکا اسناد قائم نہین ہے لیکن شواہد اور عمل اہل شام سے جو کہ قدیما اوسکو کرتے آئے ہین حدیث مذکور قوی ہوگئی ہے رہی تلقین شیر خوار بچے کی سو اوسکے لئے کوئی ایسا مستند نہین ہے جسپر اعتماد کیا جاوے اور نہ ہم اوسکو جائز کہتے ہین واللہ اعلم انتہی پس نووی و ابن الصلاح کے کلام سے معلوم ہوا کہ صبی کو تلقین نکرین اور اسکا مقتضا یہی ہے کہ صبی سے سوال نہو کیونکہ تلقین فرع ہے سوال کی پس اگر سوال کے قائل ہون تو تلقین کے بھی قائل ہونگے ورنہ غیر صواب یہ ہے کہ بچے کو مطلقا تلقین نکرین شیر خوارہ ہو یا اس سے بڑا جبتک کہ بالغ و مکلف نہو جاوے فتح الباری مین کہا ہے کہ طفل غیر ممیز مین اختلاف کیا ہے قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور یہ حنفیہ سے بھی منقول ہے اور بہت سے شافعیہ نے عدم سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور تلقین باقی کو مستحب کہا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ مطلقا تلقین مین کوئی دلیل نہین ہے زرکشی نے کہا ہے کہ بچے سے قبر مین ہرگز سوال نہین ہوتا ہے

وصل

بعض کہتے ہین کہ ہر ایک طفل سے سوال ہوتا ہے اونکے لئے عقل کامل حاصل ہوتی ہے جو عہد کہ زمانہ قدیم

مین بعالم ذرّ لیا گیا تہا اللہ تعالیٰ اوسکا جواب اطفال کو الہام فرماتا ہے ضحاک رحمہ اللہ امام تفسیر کا بہی یہی قول ہے

حکایت حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین لکہا ہے کہ ابن جریر نے جویبر سے روایت کیا ہے کہا ضحاک کا ایک بیٹا چہہ دن کی عمر کا مرگیا اونہون نے کہا جبکہ تو میرے بیٹے کو لحد مین رکہے تو اوسکا مونہہ ظاہر کردینا اور اوسکی گرہ کہولدینا وہ بٹہایا جاویگا اوس سے سوال ہوگا مینے کہا اوس سے کس چیز کا سوال ہوگا کہا میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار آدم کی پیٹہہ مین کیا تہا انتہیٰ اور بزّاز رحمہ اللہ نے جو کہ ائمہ حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتہہ فتوی دیا ہے قرطبی فاکہانی اور ایک جماعت علماء کبار نے اسی کے ساتہہ جزم کیا ہے شرح الصدور مین یون ہے کہ قرطبی کا جزم اس بات کے ساتہہ ہے کہ اطفال کے لئے عقل کامل کیجاتی ہے تاکہ وہ اپنے منزلہ و معاد کو پہچانین اور جس بات کا اونسے سوال ہوگا اوسکا جواب اونکو الہام کیا جاویگا ابیات مین یہ کہا ہے کہ یونس شافعی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ طفل کی تلقین کرنا مستحب ہے اور اپنے تتمہ مین بزبانہ قدیم یہ کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائی سولہ مہینے کی عمر مین اونکا انتقال ہوا تہا اسی طرح قاضی حسین نے اپنے تعلیقہ مین اور ابن فورک نے نظامی مین حکایت کی ہے سبکی رحمہ اللہ نے اس اثر کو غریب کہا ہے یعنی کتب علم مین اس اثر بے خبر کا کچہہ اتا پتا نہین چلتا ہے سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اس خبر کے لئے کوئی سند نہین پائی گئی یہ اثر صحت سے نہایت دورتر ہے **ف** ابن فورک بضم فاو سکون واو محمد بن حسن بن فورک علامہ زاہد متکلم اصولی اصبہانی نزیل نیسالپور ہین انہون نے مسند ابوداؤد کو ابی فارس وغیرہ سے سنا اور انسے بیہقی وغیرہ نے اخذ کیا یہ فرقہ کرامیہ پر بہت سخت تہے انکی ایک تالیف بغایت عمدہ ہے سنہ ۴۰۶ چارسو چہہ مین زہر سے انکی وفات ہوئی رضی اللہ عنہ ÷

وصل

مسئلہ سوال صبی مین درمیان علماء کے خلاف منتشر ہے نقل کلام ابن قیم کی کتاب الروح مین اور نقل کلام نسفی کی بحر الکلام مین پیشتر گزرچکی کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ جو کہ متاخرین حنفیہ سے ہین انہون نے جزم کیا ہے کہ سوال و حساب اطفال سے نہین ہوتا ہے نہ اونپر عذاب ہے نووی رحمہ اللہ نے روضہ مین تلقین کو بالغ کے ساتہہ خاص فرمایا ہے یہ اسپر دلیل ہے کہ اطفال سے سوال نہین ہوتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے

بھی اسی کے ساتھہ فتوی دیا ہے شیخ ابن شجاع رحمہ اللہ جو کہ سادۂ حنفیہ سے ہین کہتے ہین کہ اطفال سے سوال
ہوتا ہے اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے لیکن اگر یہ بات انبیاء کے حق مین صحیح ہو جاوے تو وہ تشریف
وتعظیم وتکریم کا سوال ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ظاہر یہ ہے کہ سوال طفل ممیز کے حق مین منع نہین
ہے اور غیر ممیز مین منع ہے جب ہم یہ کہین کہ اطفال سے سوال ہوگا تو احتمال ہے کہ فائدہ اسمین اونکی کرامت
ہے باین حیثیت کہ وہ اپنے رب سے سوال کئے جاوینگے وہ جواب دینگے جسطرح اونپر نماز پڑہی جاتی ہے باوجود
اسکے کہ اونکے لئے کوئی گناہ نہین ہے ابن شجاع نے اپنے قول مین لفظ سوال کو نکرہ ذکر کیا ہے یہ تنکیر
اسی طرف اشارہ کرتی ہے پس وہ سوال مثل سوال بالغون کے نہین ہے طفل سے سوال کرنے اور اوسپر
نماز پڑہنے مین اوسکے درجے بلند ہوتے ہین اور یہ احتمال بہی ہے کہ فائدہ اوسّے سوال کرنے مین یاد دہی
ہے میثاق کی جسکا اقرار عالم ذر مین کیا تہا معتمدات یہ ہے کہ مطلقًا اونکے لئے کوئی سوال نہین ہے یہی
تلقین حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سووہ ثابت نہین ہوئی جیسا گذر چکا **ف** واحدی نے بسیط مین کہا
کہ صبی کو طفل کہتے ہین جب سے کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بالغ ہونے تک لڑکے لڑکی دونون کو طفل
کہتے ہین چونکہ یہان ذکر عہد و میثاق کا آگیا اسلئے کچہہ ذکر اوسکا بہی کر دینا چاہئے تاکہ فائدہ تام ہو +
ف ترجمان القرآن مین تفسیر حافظ ابن کثیر سے نقل فرمایا ہے کہ باقی رہا اسجگہ ایک مسئلہ جسمین ائمہ رحمہم اللہ تعالی کا اختلاف
ہے قدیمًا وحدیثًا وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو لڑکے چہوٹی عمر مین مر گئے اور اونکے آباء کفار تہے اونکا حکم کیا ہے اسی طرح
مجنون اور بہرے اور بڈہے کا جو سٹہیا گیا ہے اور وہ شخص جو کہ فترت مین مر گیا ہے اور اوسکو رسول کی
دعوت نہین پہونچی سو انکی شان مین احادیث آئی ہین ہم اونکا ذکر اس جگہہ کرتے ہین بعون اللہ وتوفیقہ
پہر ایک فصل تلخیص مین کلام ائمہ کے ذکر کرینگے واللہ المستعان **حدیث اول** اسود بن سریع مرفوعًا
کہتے ہین چار شخص دن قیامت کے حجت کرینگے ایک بہرا مرد جو کہ کچہہ نہین سنتا دوسرا مرد احمق تیسرا مرد ہرم یعنے
بوڑہا ہو تہا وہ مرد جو فترت مین مر گیا ہے بہرا کہیگا اے رب اسلام آیا مین کچہہ سنتا نہ تہا احمق کہیگا اے رب
اسلام آیا اور بچے مجہکو مینگنیاں مارتے تہے بوڑہا کہیگا اے رب اسلام آیا اور مین کچہہ سمجہتا نہ تہا اور جو فترت
مین مر گیا ہے وہ کہیگا اے رب تیرا کوئی رسول میرے پاس نہین آیا اللہ اون سے عہد لیگا کہ وہ اوسکی

اطاعت کرین پہر اونکو حکم بہیجے گا کہ دوزخ مین جاؤ سو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان محمد کی اگر وہ دوزخ مین جاتے تو وہ اونپر برد وسلام ہو جاتے رواہ احمد دوسری اسناد مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہ لفظ آخر مین آیا ہے کہ جو کوئی اونمین سے داخل نار ہوگا آگ اوسپر برد وسلام ہو جائیگی اور جو داخل نہوگا وہ طرف آگ کے گہسیٹا جائیگا وکذا رواہ اسحاق بن راھویہ و رواہ البیہقی فی کتاب الاعتقاد بسندہ وقال ھذا اسناد صحیح وکذا رواہ حماد بن سلمۃ عنہ رفعا بلفظ کالصریح لی علی اللہ محجتہ فذکر بنحوہ ورواہ ابن جریر وقال ثم قال ابو ھریرۃ اقرؤا ان شئتم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا وکذا رواہ معمر عنہ موقوفا **حدیث دوم** یزید بن ابان کہتے ہین ہمنے انس بن مالک سے کہا ای اباحمزہ تم حق مین اطفال مشرکین کے کیا کہتے ہو کہا حضرت نے فرمایا ہے اونکے لئے سیئات نہین کہ وہ معذب ہون اور اہل نار مین ہون اور نہ اونکے لئے حسنات ہین کہ اونکو بدلا ملے اور اہل جنت مین ہون رواہ ابو داؤد الطیالسی **حدیث سوم** انس رضی اللہ عنہ رفعا فرماتے ہین لائینگے چار شخصون کو دن قیامت کے مولود اور معتوہ یعنی مجنون اور وہ شخص جو مرا ہے فترت مین اور شیخ فانی ہر ایک کلام کرنگا اپنی حجت سے رب تبارک وتعالی آگ کی ایک گردن سے فرمائیگا ظاہر ہو اور اونسے فرمائیگا مین اپنے بندون کی طرف رسول بہیجتا تہا اونمین سے اور اب خود مین اپنا رسول ہون طرف تمہارے تم داخل ہو اس آگ مین پس جسپر بدبختی لکہی گئی ہے وہ کہیگا مین کیونکر داخل ہون مین تو اس سے بہاگتا تہا اور جسپر سعادت لکہی گئی ہے وہ چلکر آگ مین جلد گہسے گا اللہ فرمائیگا تم میرے رسولون کی سخت تکذیب ومعصیت کرتے پہر اونکو جنت مین اور انکو دوزخ مین داخل کریگا رواہ ابو یعلی وھکذا رواہ البزار باسنادہ مثلہ **حدیث چہارم** برار رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مسلمین کا کیا فرمایا ھم مع اٰبائھم پہر سوال اولاد مشرکین کا کیا فرمایا ھم مع اٰبائھم کہا ای رسول خدا وہ کیا کرتے تہے فرمایا اللہ اعلم بہم رواہ ابو یعلی و رواہ عمر بن ذر عن عائشۃ فذکرہ **حدیث پنجم** ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعظیم کی شان مسئلہ کی اور فرمایا جسدن قیامت کا دن ہوگا اہل جاہلیت آئینگے اپنے اوزار اپنی پشت پر اوٹہائے ہوئے اونکا رب اونسے سوال کریگا وہ کہین گے ای رب تونے ہمارے پاس

نافذ المصرین
سنن بن الدارمی جلد ششم
فاقد و تلخیص ۱۱۲

کوئی رسول نہین بہیجا اور نہ کوئی حاکم ہمارے پاس آیا اگر تو ہمارے پاس رسول بہیجتا تو ہم سب بندون مین زیادہ
تر مطیع تیرے ہوتے الله تعالی فرمائیگا بہلا اگر اب مین تمکو حکم دون تو تم میری اطاعت کروگے وہ کہینگے ہان الله
تعالی اونکو حکم دیگا کہ تم جاکر جہنم مین داخل ہُو وہ روانہ ہونگے جب قریب جہنم کے جائین گے اوسکا تغیظ اور چلانا سنین گے
رب کے پاس واپس آکر کہینگے ای رب تو ہمکو اس سے نکال یا پناہ دے الله تعالی کہیگا کیا تمنے یہ زعم نہین کیا تہا
کہ اگر مین تمکو کوئی حکم دونگا تو تم میری اطاعت کروگے پہر اسپر اونسے عہد لیگا اور فرمائیگا جاؤ داخل ہو آگ
مین وہ چلینگے یہانتک کہ جب اوسکو دیکہین گے تو ڈرینگے اور واپس آکر کہینگے ای رب ہم اوس سے ڈرے
ہمکو اوسمین داخل ہونیکی طاقت نہین ہے تب الله فرمائیگا جاؤ اوسمین ذلیل ہوکر حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اگر پہلی بار داخل ہوجاتے تو دوزخ اونپر برد وسلام ہوجاتی رواہ البزار وقال متن هذا الحدیث [الحدیث]
غیر معروف الا من هذا الوجہ **حدیث ششم** ابو سعید رضی الله عنہ رفعاً کہتے ہین ہالک
فترت مین اور معتوہ اور مولود ہالک کہیگا میرے پاس کوئی کتاب نہین آئی معتوہ کہیگا ای رب تونے مجہے
عقل نہین دی تہی جس سے مین خیر وشر کو سمجتا مولود کہیگا مینے ادراک عقل کا نہین کیا اونکو آگ دکہائی جائیگی
اور کہا جائیگا اسمین جاؤ سو جو شخص الله کے علم مین سعید ہے اگر وہ عمل کرتا وہ اوسمین جائیگا اور جو شخص الله
کے علم مین شقی ہے اگر عمل کرتا وہ رک جائیگا الله تعالی فرمائیگا تمنے میری نافرمانی کی اگر میرے رسول تمہارے
پاس آتے تو تم کیا کرتے رواہ محمد بن یحیی الذهلی وکذا رواہ البزار ثم قال لا یعرف من
حدیث ابی سعید الا من طریقہ عن عطیۃ عنہ اور آخر حدیث مین یون کہا ہے فیقول الله ایای [ای]
عصیتم فکیف برسلی بالغیب **حدیث ہفتم** معاذ بن جبل رضی الله عنہ رفعاً کہتے ہین دن قیامت کے ممسوخ العقل [لعل]
کو اور ہالک فی الفترت کو اور ہالک فی الصغر کو لائینگے ممسوخ کہیگا ای رب اگر تو مجہکو عقل دیتا تو جسکو
تونے عقل دی ہے وہ مجہسے زیادہ تر سعید نہ ہوتا اسی طرح دربارۂ ہالک فترت اور صغیر کے کہا ہے الله
تعالی فرمائیگا مین تمکو ایک حکم دیتا ہون تم میری اطاعت کروہ کہینگے ہان فرمائیگا جاؤ نار مین داخل ہو فرمایا
اگر وہ داخل ہوتے تو آگ اونکو کچہہ مضرت نہ کرتی پہر اونپر قوالبص [الی] نکلینگے وہ گمان کرینگے کہ اوسنے ہالک کردی
وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے اور وہ جلد واپس آوینگے پہر دوبارہ اونکو یہی حکم ہوگا وہ اوسی طرح پہر آوینگے

قوالبص ای الاولاد وجماعات جمع قالعۃ ۱۲ منہ

تب رب عز وجل فرمائیگا قبل اسکے کہ مین تمکو پیدا کرون مینے جان لیا تھا کہ تم کیا عمل کروگے اور مینے اپنے علم پر تمکو پیدا کیا تھا اور اب تم طرف میرے علم کے پھروگے پھر نار اونکو پکڑ لیگی رواہ ہشام بن عمار و محمد بن المبارک

حدیث ہشتم یہ حدیث روایت اسود بن سریع مین مندرج ہے اور گزر چکی صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رفعاً آیا ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر پھر مان باپ اوسکے اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہین جسطرح کہ بہیمہ بہیمہ جمعا جنتا ہے یعنی پورا اچھا تمام اور نہین کوئی جدعا یعنے گوش بریدہ دیکھتے ہو یعنی نہین دوسری روایت مین آیا ہے ای رسول خدا خبر دو کہ صغیر میت کا کیا حال ہے فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہین کہ ذراری مسلمین جنت مین ہین ابراہیم علیہ السلام اونکی کفالت کرتے ہین رواہ احمد صحیح مسلم مین عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے رفعاً آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ انی خلقت عبادی حنفاء اور روایت غیر مین آیا ہے مسلمین

حدیث نہم سمرہ رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر لوگون نے پکار کر کہا ای رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا اولاد مشرکین بھی رواہ الحافظ ابو بکر البرقانی فی کتابہ المستخرج علی البخاری طبرانی کا لفظ سمرہ سے یہ ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا ہم خدم اہل الجنۃ یعنی وہ بہشتیون کے خدمتگار ہونگے

حدیث دہم خنساء بنت معاویہ کہتی ہین کہ مجھسے میرے عم نے کہا کہ مینے کہا ای رسول خدا جنت مین کون جائیگا فرمایا النبی فی الجنۃ والشہید فی الجنۃ والمولود فی الجنۃ والوئید رواہ احمد

بعض علماء کا مذہب اسجگہ وقوف ہے بسبب اس حدیث کے اور بعض نے جزم کیا ہے ساتھ جنت کے بدلیل حدیث سمرہ بن جندب جو صحیح بخاری مین ہے کہ اوس منام مین یہ کہا ہے کہ مین ایک شخص پر گزرا نیچے درخت کے اور اوسکے گرد ولدان تھے جبریل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ اولاد مسلمین ہے اور اولاد مشرکین کہا ای رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا ہان اولاد مشرکین اور بعض نے جزم بالنار کیا ہے بدلیل حدیث ہم من آبائہم اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ قیامت کے دن اونکا امتحان لیا جائیگا عرصات مین جو اطاعت کریگا وہ بہشت مین جائیگا اللہ کا علم اونکے بارے مین بسابق سعادت منکشف ہوگا اور جو نافرمانی کریگا وہ داخل نار ہوگا ذلیل ہوکر اللہ کا علم اوسکے حق مین بسابق شقاوت منکشف ہوگا ابن کثیر کہتے ہین وہذا القول یجمع بین الادلۃ کلہا وقد

صرحت به الاحادیث المتقدمة المتعاضدة الشاهد بعضها البعض پھر کہا ہے کہ اسی قول کو شیخ ابو الحسن اشعری نے اہلسنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور اسی قول کی نصرت حافظ ابوبکر بیہقی نے کتاب الاعتقاد مین کی ہے اور محققین علما اور حفاظ النقاد نے بھی یون ہی کہا ہے اور شیخ ابن عبد البر نے بعض احادیث امتحان کا ذکر کر کے کہا ہے واحادیث هذا الباب لیست قویة ولا تقوم بها حجة واهل العلم ینکرونها لان الآخرة دار جزاء ولیست بدار عمل ولا ابتلاء فکیف یکلفون دخول النار ولیس ذلك فی وسع المخلوقین والله لایکلف نفسا الا وسعها سو جواب اس بات کا یہ ہے کہ احادیث باب مین بعض صحیح ہین بہت سے ائمہ علما نے او نپر نص کی ہے اور بعض احادیث حسن ہین اور بعض ضعیف جو صحیح وحسن سے قوی ہوجاتے ہین اور جب احادیث باب واحد کی متصل متعاضد اس نمط پر ہوئین تو ناظر احادیث کے لئے افادہ حجت کا کرینگے رہی یہ بات کہ آخرت دار جزا ہے سو اسمین کچھ شک نہین ہے لکن ہونا اُنکا تکلیف کا عرصات مین قبل دخول جنت یا نار کے اسکو کچھ منافی نہین ہے جسطرح کہ شیخ ابو الحسن اشعری نے امتحان اطفال کو مذہب اہل سنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود الآیہ اور صحاح وغیرہ مین ثابت ہوچکا ہے کہ مومنین قیامت کے دن اللہ پاک کو سجدہ کرینگے اور منافقین سجدہ نکر سکینگے اونکی پشت مثل صفیحہ واحدہ کے طبق واحد ہوجاویگی جب سجدہ کرنیکا ارادہ کرینگے پشت کے بل گر پڑینگے صحیحین مین آیا ہے کہ سب سے پیچھے جو شخص اہل نار مین کا نار سے باہر نکلیگا اللہ تعالی اُس سے عہود ومواثیق لیگا کہ اب پھر اور کچھ سوا اسکے نہ مانگنا اور یہ امر بار بار متکرر ہوگا اور اللہ تعالی فرمائیگا یا ابن آدم ما اغدرك پھر اوسکو دخول جنت کا اذن دیگا اور یہ قول ابن عبد البر کا کہ دخول نار اونکے وسع مین نہین ہے پھر اوسکی تکلیف دینا یعنی چہ سو یہ کچھ مانع صحت حدیث سے نہین ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے بندون کو حکم پار ہونے کا صراط سے دیگا یہ ایک پل ہے پشت جہنم پر تلوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک ایماندار لوگ اوس پل پر سے بحسب اعمال خود گذر کرینگے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپ تیز رفتار کی طرح کوئی شتر سوار کی طرح کوئی دوڑتا کوئی چلتا اور کوئی سینے کے بل اور کسی کا چہرہ آگ مین جھلس جائیگا جو کچھ ان اطفال کے حق مین آیا ہے وہ کچھ اس حال سے بڑھکر نہین ہے بلکہ یہی ماجرا اطم واعظم ہے نیز سنت

سے یہ بات ثابت ہے کہ دجال کے ہمراہ بہشت و دوزخ ہوگی اور شارع نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ اونمین سے
جو کوئی دجال کو پاوے تو اوسمین سے پیوے جسکو آگ دیکھتا ہے کہ وہ اوسپر برد و سلام ہو جاویگی سو یہ نظیر ہے اسکی
نیز اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تہا کہ وہ اپنے نفوس کو قتل کرین چنانچہ بعض نے بعض کو قتل کیا یہانتک کہ
کہتے ہین کہ ایک صبح مین ستر ہزار کو مار ا مرد نے اپنے باپ بہائی کو قتل کیا اور وہ عمایہ مین ایک غمامہ کے تہے جسکو اللہ نے
اوپر بہیجا تہا یہ اونکی عقوبت تہی عبادت گوسالہ پر اور نفوس پر یہ بات بہی بہت شاق ہے کچہ مضمون حدیث مذکور سے
متقاصر و کم نہین ہے واللہ اعلم **ف** جب یہ بات مقرر ہوگئی تو لوگون کا اختلاف ہے مشرکون کی اولاد مین کئی قول
پر ایک یہ کہ وہ جنت مین ہین بدلیل حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ ابراہیم
علیہ السلام کے اولاد مسلمین اور اولاد مشرکین کو دیکہا اور بدلیل حدیث عم خنسا کہ مولود جنت مین ہے اور یہ استدلال
صحیح ہے ولکن احادیث امتحان اخص ہین اس سے اللہ نے جسکو مطیع جان لیا ہے اوسکی روح برزخ مین ہمراہ ابراہیم
علیہ السلام کے ہے اور اولاد مسلمین جو فترت پر مرے اور جسکو اللہ نے جان لیا ہے کہ وہ فطرت کو قبول نہ کریگا اوسکا
اختیار اللہ کو ہے وہ قیامت کے دن آگ مین ہوگا احادیث امتحان کی اسی پر دال ہین اشعری رضی اللہ عنہ اسکے
ناقل ہین اہل سنت سے پہر جو لوگ انکے جنت مین ہونیکے قائل ہین اونمین کوئی انکو مستقل فی الجنۃ کہتا ہے
اور کوئی خدم اہل جنت بتاتا ہے جسطرح کہ حدیث انس مین نزدیک ابو داؤد طیالسی کے آیا ہے اور وہ حدیث
ضعیف ہے واللہ اعلم دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ہمراہ اپنے آباء کے نار مین ہونگے اسپر دلیل روایت امام احمد ہے
عبد اللہ ابن ابی قیس کی کہ اونہون نے حضرت عائشہ سے سوال کیا ذراری کفار کا کہا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے ہم تبع لآبائہم مینے کہا اے رسول خدا بلا اعمال فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین
اسکو ابو داؤد نے بہی ابن ابی قیس سے روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ مینے عائشہ کو سنا وہ کہتی تہین کہ مینے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ذراری مومنین کا کیا فرمایا وہ اپنے آباء کے ساتہ ہونگے مینے کہا ذراری
مشرکین کہا ہم معہ آبائہم مینے کہا بلا عمل فرمایا اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے امام احمد کا لفظ حضرت عائشہ
سے یہ ہے کہ اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اطفال مشرکین کا ذکر کیا فرمایا ان شئت اسمعتک
تضاغیہم فی النار اسکی سند مین یحیی بن متوکل متروک ہے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ خدیجہ

رضی اللہ عنہا نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دو بچوں کا حال پوچھا جو جاہلیت میں مر گئے تھے فرمایا
ھما فی النار جب اونکے چہرے میں کراہت دیکھی فرمایا لو رایت مکانھما لابغضتھما کہا میری اولاد تھے
فرمایا ان المومنین واولادھم فی الجنۃ وان المشرکین واولادھم فی النار پھر یہ آیت پڑھی والذین
امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم رواہ احمد وھذا حدیث غریب
فان فی اسنادہ محمد بن عثمان مجھول الحال وشیخہ زاذان لم یدرک علیا واللہ اعلم
شعبی نے رفعًا کہا ہے الوائد والموؤدۃ فی النار پھر کو سند کیا طرف ابن مسعود کے رواہ ابو داؤد دوسرا
لفظ شعبی کا یہ ہے سلمہ بن قیس اشجعی سے کہ میں اور میرا بھائی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے ہمنے
کہا ہماری ماں جاہلیت میں مر گئی وہ مہمان کو کھلاتی اور صلۂ رحم کرتی تھی اوسنے ہماری ایک بہن کو جاہلیت میں
زندہ درگور کردیا تھا وہ بلوغ کو نہیں پہونچی تھی فرمایا وائدہ وموؤدہ نار میں ہیں مگر یہ کہ وائدہ اسلام کو پاکر مسلمان
ہوجائے رواہ جماعۃ وھذا اسناد حسن میرا قول توقف ہے اس قول کا اعتماد حدیث کے
اس لفظ پر ہے اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور یہ لفظ صحیحین میں آیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اولاد مشرکین کا کیا تھا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسیطرح
صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال
مشرکین کا کیا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور بعض نے انکو اہل اعراف ٹھیرایا ہے یہ قول راجع ہے طرف
اوس شخص کے قول کے جو انکو اہل جنت کہتا ہے کیونکہ اعراف دار قرار نہیں ہے انجام کار اہل اعراف کا جنت
ہے جسطرح کہ تقریر اس مسئلے کی سورۂ اعراف میں گذر چکی ہے **ف** معلوم رکھنا چاہیئے کہ یہ خلاف مخصوص
باطفال مشرکین ہے رہے ولدان مؤمنین سو درمیان علماء کے کچھ خلاف نہیں ہے جسطرح کہ قاضی ابو یعلی
بن فراء حنبلی نے امام احمد سے حکایت کیا ہے کہ اونہوں نے کہا لا یختلف فیھم انھم من اھل الجنۃ
حافظ ابن کثیر کہتے ہیں وھذا ھو المشھور بین الناس وھو الذی نقطع بہ ان شاء اللہ عز وجل
اور وہ جو شیخ ابو عمر بن عبد البر نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اونہوں نے اسمیں توقف کیا ہے اور سارے
ولدان زیر مشیت میں پھر کہا ہے کہ ایک جماعت اہل فقہ وحدیث کی اسطرف گئی ہے از انجملہ حماد بن زید وابن مبارک

وابن راہویہ وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ این پہر کہا وھو یشبہ ما رسم مالک فی موطائہ فی ابواب القدر وما ورد من الاحادیث فی ذلک وعلی ذلک اکثر الصحابۃ ولیس عن مالک فیہ شئ منصوص الا ان المتاخرین من اصحابہ ذھبوا الی ان اطفال المسلمین فی الجنۃ واطفال المشرکین خاصۃ فی المشیئۃ انتھی کلامہ سویہ کلام انکا سخت غریب ہے اور قرطبی نے بھی اپنے تذکرے مین اسکی لگ بھگ ذکر کیا ہے واللہ اعلم اور اس باب مین حدیث حضرت عائشہ ذکر کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بچے کے جنازے مین بلا لیگئے انصار مین سے مینے کہا ای رسول خدا طوبے لہ عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ فرمایا او غیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لہا اھلا وھم فی اصلاب آبائہم وخلق النار وخلق لہا اھلا وھم فی اصلاب آبائہم رواہ مسلم واحمد و ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ جو کہ کلام کرنا اس مسئلے مین محتاج ہے دلائل صحیحہ جیدہ کا اور کبھی ایسا شخص اوسمین گفتگو کرنے لگتا ہے جسکے پاس علم شافی نہین ہے اسلئے ایک جماعت علماء نے کلام کرنا اس مسئلے مین مکروہ رکھا ہے حضرت ابن عباس و قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق و محمد بن حنفیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے حضرت ابن عباس نے منبر پر کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا یزال امر ھذہ الامۃ مواتیا او مقاربا ما لم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان وقال یعنی اطفال المشرکین وھکذا رواہ البزار وقال وقد رواہ جماعۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوفا تمام ہوا کلام ترجمان کا۔

وصل عہد و میثاق کے بیان مین

فرمایا اللہ پاک نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورھم ذریتہم واشھدھم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی الآیۃ عبد بن حمید نے و حسن بن حزام نے استقامہ مین ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور اونسے عہد لیا اس بات کا کہ بیشک وہ اونکا رب ہے اور اونکی اجل و رزق و مصیبت کو لکھا پھر اونکی اولاد کو اونکی پیٹھ سے مثل ہیئت ذر کے نکالا اور اونسے اس بات کا عہد لیا کہ وہ بیشک اونکا رب ہے اور اونکے آجال و ارزاق و معاصی کو لکھا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تفسیر آیۂ مذکورہ مین روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو جمع کیا پس سب کو اونکی صورتون مین جوڑہ جوڑہ کر دیا پھر اونسے نطق چاہا او نہون نے کلام کیا پھر اونپر عہد و میثاق لیا پھر اونکو اپنے نفوس پر گواہ کیا کیا نہین ہون مین رب تمہارا وہ بولے ہان یعنی تو ہمارا رب ہے فرمایا پس مین

گواہ کرتا ہون تمپر ساتون آسمانون کو اور گواہ کرتا ہون تمپر تمہارے باپ آدم کو اس خوف سے کہ تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم اسکو نہین جانتے تھے اور جان رکھو کہ نہین ہے کوئی معبود میرے سوا اور نہ کوئی رب ہے سوا میرے اور شریک نکرو میرے ساتھ کسی چیز کو بیشک مین تمتک بھیجونگا تمہاری طرف اپنے رسولون کو وہ میرے عہد و میثاق کو تمہین یاد دلاوینگے اور اپنی کتابین تمپر نازل کرونگا وہ سب بولے ہم گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ بیشک تو ہمارا رب ہے اور ہمارا معبود ہے نہین ہے کوئی رب ہمارے لیے سوا تیرے اور نہین ہے کوئی معبود ہمارے واسطے تیرے سوا پس اونہون نے اقرار کیا اور اوٹھالائے گئے آدم طرف اونکے وہ اونکی طرف دیکھنے لگے پس آدم علیہ السلام نے غنی فقیر خوبصورت بدصورت کو دیکھا عرض کیا یا رب تو نے اپنے بندون کے درمیان مین برابری کیون نہین فرمائی فرمایا مینے دوست رکھا کہ مین شکر کیا جاؤن اور انبیا کو اونمین مثل چراغون کے دیکھا اونپر نور تھا یہ ایک اور میثاق کے ساتھہ خاص کیے گئے رسالت و نبوت مین کہ اوسکو پہونچاوین وہ عہد یہ ہے واذ اخذنا من النبیین الآیۃ اور یہ قول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا اور اسی باب مین فرمایا وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفاسقین اور اسی باب مین فرمایا ہے فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا پس اللہ تعالی کے علم مین وہ شخص تھا جو اوسکی تکذیب کریگا اور وہ شخص جو اوسکی تصدیق کریگا سو روح عیسی علیہ السلام کی اون روحون سے تھی جنسے زمانہ آدم مین عہد و میثاق لیا گیا تھا پھر اللہ نے اوسکو طرف مریم علیہا السلام کے صورت بشر مین بھیجا پس وہ اونکے لیے بشر سوی بنگئی کہا کہ وہ آئی اور اونمین داخل ہوگئی روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند مین اور ابن جریر و ابن ابی حاتم نے اور ابن مندہ نے رد جہمیہ مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسماء و صفات مین اور ضیا نے مختارہ مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے چند روایتین اس باب کی تفسیر در منثور مین ذکر فرمائے ہین

فصل بیانمین سوال ابلہ و مجنون کے اور اوس شخص کے جو کہ زمانہ فترت مین مرا

ابلہ صفت متقدمین کی ہے کہ طلب و حب آخرت کی اونپر غالب ہوگئی دنیا کے وسائل و اسباب سے غفلت اختیار کی دنیا کے کامون سے بے خبر پڑے رہے اور آخرت مین ہوشیار و دانشمند بنے رہے سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین ابلہ غافل و احمق ہے جسکو کسی طرح کی تدبیر نہین ہوتی ہے یا قلیل الفطنت امور مین یا وہ ہے جسپر سلامت صدر غالب ہوگئی ہے یعنی سینہ صاف سادہ لوح جیسا کہ قاموس سے معلوم ہوتا ہے انتہی اہل فترت وہ لوگ ہین

جنھون نے نبوت کا زمانہ نہین پایا اور اونکے پاس اگلی شرع بھی نہ تھی کہ اوسکو جانتے پہچانتے زمانہ فترت کا درمیان
عیسی علیہ السلام اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب چھہ سو برس کا تھا ساری زمین شرقاً غرباً جہل سے بھر گئی تھی شرائع
کا جاننے والا دعوت کا پہونچانیوالا روے زمین پر مفقود تھا مگر تھوڑے سے لوگ احبار اہل کتاب سے اطراف زمین مین جیسے
شام وغیرہ متفرق موجود تھے ف بعض اہل علم نے فرمایا ہے کہ اہل فترت تین قسم ہین ایک پہلی قسم وہ لوگ ہین جنھون نے
اپنی بصیرت سے توحید کو دریافت کیا انہین سے وہ ہے کہ کسی شریعت مین شرائع سے داخل نہین ہوا جیسے قس بن ساعدہ
اور زید بن نفیل اور بعض وہ لوگ ہین کہ شریعت حقہ مین داخل ہو گئے جسکی رسم قائم تھی جیسے تبع اور اوسکی قوم ۲ دوسری قسم
وہ لوگ ہین کہ اونھون نے تبدیل و تغییر و تشریک کی توحید نہ کی اپنے نفس کے لیے عبادت نکالی حلال حرام مقرر کیا یہ لوگ بہت ہین
جیسے عمرو بن لحی پہلے پہل اسی نے عرب کے لئے بتونکی پوجا نکالی احکام کی تشریع کی بحیرہ سائبہ وصیلہ حامی مقرر کیا یہ کفر
کی رسمین تھین کہ مواشی مین کوئی بچہ نیاز رکھتے بت کی تو اوسکا کان پھاڑ دیتے نشان کو اور اوسکو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بت کے
نام پر آزاد کرتے اوسکو اوسکے اختیار پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھیرایا کہ جو بچہ نر ہو وہ بت کی نیاز ذبح کرون اور جو
مادہ ہو مین رکھون پھر اگر نر و مادہ ملے ہوتے تو نر بھی آپ رکھتا مادہ کے ساتھہ یہ وصیلہ تھا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے
پورے ہوتے لائق سواری کے اور بوجھہ کے اوس باپ کو لادنا موقوف کرتے اور چارے پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حامی تھا
یہ سب غلط رسمین ڈال رکھا اوسکو حکم شرعی سمجھتے تھے یہ فائدہ موضح قرآن کا ہے عرب کا ایک اور گروہ آیا اوسنے عمرو کی شرع پر
جن و ملائکہ کی عبادت بڑہائی گھر اور دیر بنا کے اونکے خادم و دربان بن بیٹھے کعبۂ مکرمہ کی مشابہت چاہی جیسے لات عزی منات
اور جسطرح یہود عزیر کو اللہ کا بیٹا اور نصاری مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہین اسیطرح عرب نے فرشتونکو خدا کی بیٹیان قرار دیا
۳ تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونھون نے نہ شرک کیا نہ توحید کی نہ کسی پیغمبر کی شریعت مین داخل ہوئے نہ کوئی نئی شریعت نکالی
بلکہ اپنی ساری عمر حالت غفلت و ذہول پر بسر کی نہ جانا کہ کون ہے کہانسے ہے انجام کیا ہے اس قسم کے لوگ جاہلیت مین بہت
تھے حقیقۃً اہل فترت یہی لوگ ہین یہ معذب نہونگے اسلئے کہ اللہ پاک نے یون فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی
نبعث رسولا یعنی ہم عذاب کرنیوالے نہین ہین یہانتک کہ بھیجین کسی رسول کو رہے پہلی قسم کے لوگ سو بعض روایتون مین
در بارۂ زید و قس آیا ہے کہ وہ تنہا ایک امت مبعوث ہوگا تبع اور جو اوسکے مثل ہے پس اوسکا حکم اوس دین والونکا ہے
جسمین وہ داخل ہوا جبتک کہ ایک کو اونمین سے اسلام ناسخ لاحق نہوا ہو رہی اون حدیثون کی صحت جو کہ تعذیب اہل فترت

مثل صاحب مجمع وغیرہ مین آئی ہین سو عقیل بن ابیطالب نے ایسکے تین جواب دئے ہین ایک یہ ہے کہ یہ اخبار آحاد ہین قطعی کے معارض نہین ہوسکتے دوسرا یہ ہے کہ تعذیب کا قصر اونپر ہے اور اوسکا سبب اللہ ہی کو معلوم ہے تیسرا یہ ہے کہ ان احادیث مین تعذیب مذکور کا قصر اون لوگون پر ہے جنہون نے تبدیل کی تغییر کیا شرائع کو بگاڑ ڈالا ایسی گمراہی نکالی جسکے سبب معذور نہین ہوسکتے اسلئے کہ اہل فترت تین قسم ہین جیسا کہ پیشتر گذر چکا اور یہ سب جو مذکور ہوا اسکی بنا اسپر ہے کہ سوال اس امت کے ساتھہ خاص ہو اس باب مین جو اختلاف ہے وہ سابقا مذکور ہو چکا ف غرضکہ ابلہ و مجنون و اہل فترت مین اختلاف ہے کہ اونسے سوال ہوتا ہے یا نہین پس فاکہی نے اس مسئلے مین توقف کیا ہے اور مقتضای روضہ یہ ہے کہ سوا مکلف کے اور جو اوسکے مثل ہے اور کسی سے سوال نہین ہوتا ہے سید محمد بن اسمٰعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بہتر یہ ہے کہ یون کہین ابلہ اگر بلاہت مین تکلیف سے خارج ہو گیا ہے تو وہ مثل مجنون کے ہے اور جو خارج نہین ہوا ہے تو جیسے اور مکلف ہین وہ بھی اونکے مثل ہے دیوانے کے حق مین وہی حکم ہے جو کہ اطفال کے حق مین گذر چکا رہے اہل فترت جنہون نے نبوت کا وقت نہین پایا ہے نہ اونکے پاس شرع من قبلہم کی تہی کہ وہ اوسکو جانتے سو اسمین اختلاف ہے اسکا ذکر بھی پہلے ہو چکا

فصل اوس شخص کے بیان مین جو کہ جمعے کی دن یا جمعے کی رات مین وفات پائے

جاننا چاہئے کہ روز جمعہ عجب مبارک دن ہے اسکے فضائل و خصائص حد شمار مین نہین بکثرت آئے ہین اسیلئے یہ بابرکت دن مسلمانونکی عید کا دن قرار پایا ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب مین ایک عمدہ رسالہ نور اللمعہ نام تالیف فرمایا ہے سارے خصائص کو تفصیل تمام بیان فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین انتقال کرتا ہے تو قبر مین اوس سے پوچھہ پاچھہ نہین ہوتی ہے حکیم ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جو شخص جمعے کے دن مرا اوسپر وہ کہل گیا اوس چیز سے جو کہ واسطے اوسکے ہے نزدیک اللہ کے کیونکہ جمعے کے دن دوزخ دہکائی نہین جاتی ہے اوسکے دروازے بند کردئے جاتے ہین عمل سلطان نار جو کہ اور دنون ہوتا ہے وہ اس روز مبارک مین نہین ہوتا پس اللہ سبحانہ جبکہ کسی بندے کو اپنے بندون سے قبض فرماتا ہے پھر اوسکا قبض جمعے کے دن مین موافق پڑتا ہے تو یہ دلیل ہے اوسکی سعادتمندی اور اوسکے حسن انجام کی اور اس روز عظیم مین اوسی شخص کو قبض فرماتا ہے جسکے لئے اپنے نزدیک سعادت لکہہ دی ہے سو اسی لئے اوسکو فتنہ قبر سے بچاتا ہے کیونکہ سبب فتنہ کا تو یہی تمیز منافق کی مومن سے ہے انتہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین بعد نقل اس قول کے یون فرمایا ہے کہ اسکے تتمہ سے یہ بات ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے اوسکے لئے اجر شہید ہے سو ایسا شخص قاعدہ شہدا پر ہو گیا سوال نہونے مین جیسا کہ ابو نعیم نے حلیہ مین

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ عذاب قبر سے
پناہ دیا جاویگا اور آویگا دن قیامت کے اور اوسپر طابع یعنے علامت شہدا کی ہوگی اور حمید نے اپنی ترغیب مین ایاس بن بکیر
سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے لکھا جاتا ہے
واسطے اوسکے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہے فتنۂ قبر سے اور طریق ابن جریج عن عطاء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ یا روز جمعہ مین مگر وہ بچایا جاتا ہے
عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے اور ملاقات کرتا ہے اللہ کی حال آنکہ اوسپر کسی طرح کا حساب نہین ہے اور آویگا قیامت کے دن اور اوسکے
ہمراہ گواہ ہونگے کہ وہ اوسکے لئے گواہی دینگے یا طابع[لہ] شہدا ہوگی یہ حدیث شریف لطیف ہے اسمین نفی فتنۂ و عذاب کی
معاً تصریح کی گئی ہے اور ہمنے جو کچھ ذکر کیا اوس سے ایک ایسی جماعت جمع ہوگئی کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے اور اگر
ہم ہر شہید کو عام کردین تو یہ امر وسیع ہو جاویگا کیونکہ شہدا تیس نفر سے اکثر ہین جنکو ہمنے علیحدہ ایک جزو مین جمع کیا ہے انتہی
یہ وہی رسالہ ہے جسکا ذکر بحث شہدا مین گذر چکا ابو نعیم نے حلیہ مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہے اور آویگا وہ قیامت
کے دن اور اوسپر طابع شہدا ہوگی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین
ہے کوئی مسلمان کہ مرے جمعے کے دن یا جمعہ کی رات مین مگر پناہ دیتا ہے اوسکو اللہ فتنۂ قبر سے اور اسمین گھڑی ہے دعا
قبول ہونیکی اور گناہ مٹتے ہین اور بڑھتا ہے اجر جانیوالے کا طرف نماز کے ہر قدم کے ساتھ برس بھر کا اجر اور بیشک یہ خیر
ایام ہفتہ ہے اور اسمین روحین جمع ہوتی ہین اس حدیث کو امام احمد و ترمذی و بیہقی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے
حسن کہا ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے باین لفظ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان
مرد کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر بچاتا ہے اوسکو اللہ فتنۂ قبر سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن
ابی الدنیا والبیہقی واخرجہ ابن وھب فی جامعہ والبیہقی ایضاً عن طریق اٰخر عنہ بلفظ الا برأ من
فتنۃ القبر واخرجہ البیہقی ایضاً من طریق ثالثۃ عنہ موقوفا بلفظ وقی الفتان ابو یعلی نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ عذاب قبر سے بچایا جاتا
ہے بیہقی نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کیا ہے کہا کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے تو ختم کیا جاتا ہے

[لہ] یعنی علامت شہدا کا جمع

اوسکے ریڑے ساتہ۔ خاتمہ ایمان سے کرے او سے بچایا جاتا ہے عذاب قبر سے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ چہٹا آدمی وہ ہے کہ جسے سوال نہین ہوتا او وہ شخص ہے کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرے بسبب ورود سنت مرفوعہ کے جسکو ترمذی و بیہقی نے حسن کہا ہے اور کہتے ایک او سکے رفیق شاہد مصدق ہین لیکن مشکل طحاوی مین اوسکے ایک ادمی کو ضعیف بتایا ہے سید صاحب مرحوم شرح مین کہتے ہین کہ مین طحاوی کے کلام پر واقف نہین ہوا اور نہ خود ناظم نے شرح الصدور مین اوسکا ذکر فرمایا مگر اتنی بات ہے کہ ترمذی نے بعد اخراج حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ کہا ہے کہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین ابو موسی حیبی مدنی ضعیف ہے **ف** شرح برزخ مین بعد ذکر حدیث ابو یعلی کے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعے کو اور دنون پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی اس مبارک دن مین عذاب نہین کرتا ہے روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص برس کے اوقات فاضلہ مین مرتا ہے وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہے اور یہ چند وقت ہین ۱ ماہ رجب خصوصًا لیلۃ الرغائب ۲ یوم استفتاح ۳ ماہ شعبان خاصکر لیلۃ البرات ۴ رمضان شریف خاص کر لیلۃ القدر ۵ دس دن ذی حجہ کے خصوصًا یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ جسدن منی کو جاتے ہین اور عرفہ کا دن ۶ روز عید الفطر ۷ روز عید ضحی ۸ روز عاشورا یہ ایسے عمدہ وقت ہین کہ جو شخص انمین مریگا وہ قبر مین معذب نہوگا واللہ اعلم شرح الصدور مین کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی موت نزدیک تمام ہونے رمضان کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت پورے ہونے عرفہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت انقضاء صدقہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا غرضکہ جو لوگ ایسے دنون مین وفات پاتے ہین وہ بڑے سعادتمند بختاور ہین اللہ سبحانہ وتعالی مجھے گنہ گار نابکار کو اور سارے مسلمانون کو اپنے فضل وکرم سے بجاہ عزلفیض الحاج حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دنون مین سے کسی مبارک دن مین مرنا نصیب فرماوے آمین ثم آمین دختر نیک اختر مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی رحمہ اللہ نے روز عید الفطر کو انتقال کیا غفر اللہ لہا منشی عبد الکریم صاحب سلیمانی نے نہم جمادی الآخرہ ۱۳۰۳ھ ہجری روز جمعہ کو وفات پائی مولوی سید عبد الباری صاحب نقوی سہسوانی نے یوم ترویہ ہشتم ذی حجہ ۱۳۰۳ھ ہجری کو وفات پائی

٥ نفی تتی مردی ینی نماز البینی یحیزنہ ... صلوۃ الرغائب ... صلوۃ نصف شعبان ... صلوۃ نصف رجب ... صلوۃ الاسلام ... صلوۃ لیلۃ المعراج ... صلوۃ لیلۃ القدر ... صلوۃ کل لیلۃ من رجب و شعبان ورمضان ... کلہا لا اصل لہا ... بیچ فیہا شئی اصلا ... صیام رجب و فضلہ ... بیت فیہ شئی بل قد ... کل الصدد لک انتہی ... بس سے مراد ابواب ... جو شئین روایت کیجاتی ... نماز مین ہیں ... صحابہ و تابعین و ... ائمہ مین و مشائخ صالحین ... سے بسند صحیح ... ثابت نہین ہیں ... حدیث مین ... ۱۲ عفی عنہ

روز عرفہ کو قلندر شاہ کے تکیہ میں مدفون ہوئے اللهم اغفر لهم وارحمهم واسكنهم الجنة جمعے کے دن مرنے
کی فضیلت جو کچھ کہ ہے وہ تو حدیثوں سے ظاہر ہی ہو گئی مگر بھوپال میں اس دن مبارک کا مرنا اور ہی لطف رکھتا
ہے یعنی ایک تو جمعہ کا دن دوسرے جامع مسجد کی نماز جسمیں ہزارہا آدمی جمع ہوتے ہیں کہ اور جگہ عید کے
دن بھی شاذ نادر اسقدر مجمع ہوتا ہوگا جنازہ کی کیفیت قابل دید ہے کہ کسطرح ہاتھوں ہاتھ جاتا ہے اکثر اللہ کے
بندے بنیت حصول ثواب و برکت تالب گور اوسکی مشایعت کرتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالی بطفیل پاک جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن خاتمہ روزی کرے اور ایسی مبارک موت مبارک دن میں نصیب
فرماوے آمین ثم آمین اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي ببلد رسولك
يوم الجمعة آمين ثم آمين صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وبارك وسلم وشرف وكرم

فصل بیان میں سورۂ تبارک الذی پڑھنے والیکے

جاننا چاہیے کہ جو شخص ہر شب سورۂ ملک پڑھتا ہے اوس سے بھی قبر میں سوال نہیں ہوتا ہے اس باب میں
چند حدیثیں وارد ہوئی ہیں (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے بیشک ایک سورت ہے کتاب اللہ سے نہیں ہے وہ مگر تیس آیتیں اوسنے ایک آدمی کے لیے شفاعت
کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت کی گئی وہ تبارک الذی بيده الملك ہے اخرجه الامام احمد وابو داؤد
والنسائي وابن ماجة والترمذي وابن حبان والحاكم وابن مردويه والبيهقي في
شعب الايمان وحسنه الترمذي وصححه الحاكم واللفظ للترمذي (۲) انس رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک سورت ہے قرآن میں اوسنے اپنے صاحب
کی طرف سے جھگڑا کیا یہانتک کہ اوسکو جنت میں داخل کر چھوڑا وہ تبارک الذی بيده الملك ہے اخرجه
الطبراني في الاوسط وابن مردويه والضياء في المختارة (۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں کہ بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خیمہ کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تھا کہ
وہ قبر ہے ناگاہ وہ ایک آدمی کی قبر تھی سورۂ ملک پڑھتا تھا یہانتک کہ اوسنے سورت کو تمام کیا پھر وہ صحابی
پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ منع کرنے والی ہے وہ نجات

دینے والی ہے اوسکو عذاب قبر سے نجات دیگی اخرجه الترمذی والحاکم وابن مردویه وابن نصر
والبیہقی فی الدلائل وقال الترمذی حدیث حسن غریب ۴ ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تبارک الذی منع کرنیوالی ہے عذاب قبر سے
۵ ابن مردویہ نے رافع بن خدیج والوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اونہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناکر فرماتے تھے اوتاری گئی مجھپر سورۂ تبارک پوری اور وہ تیس آیتین ہین اور
وہ منع کرنیوالی ہے قبرون مین ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہوں نے ایک آدمی سے
فرمایا کیا مین تجھے ایک حدیث کا تحفہ نہ دون جس سے توخوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک
کو پڑہ اور اپنے گھر والون کو سکہا اور اپنے سارے بچون کو اور اپنے گھر اور اپنے پڑوسیون کے بچون کو
اسلئے کہ وہ نجات دینے والی ہے اور جھگڑنے والی ہے جھگڑیگی قیامت کے دن نزدیک اپنے رب کے اپنے
پڑہنے والے کے لئے اور چاہیگی اوسکے واسطے کہ نجات دے اوسکو عذاب نار سے اور نجات پاتا ہے بسبب
اوسکے صاحب اوسکا عذاب قبر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین دوست رکہتا ہون کہ وہ
ہر آدمی کے دل مین ہو میری امت سے اخرجه الطبرانی والحاکم وابن مردویه وللامام احمد
فی مسنده واللفظ لاحمد ۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی کی قبر مین آتے ہین
یعنے فرشتے پس اوسکے دونون پانون کی طرف سے آتے ہین اوسکے پانون کہتے ہین تمہارے لئے میری
طرف کوئی راہ نہین ہے وہ تو ہمپر سورۂ تبارک الملک کے ساتھ کہڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے سر کی طرف سے
آتے ہین سر کہتا ہے تمہارے لئے میری طرف کوئی راہ نہین ہے وہ تو مجھہ مین سورۂ ملک پڑہا کرتا تہا
پس وہ منع کرنیوالی ہے عذاب قبر سے منع کرتی ہے اور وہ توارت مین ہے سورۃ الملک جسنے اوسکو
ایک رات مین پڑہا پس اوسنے بہت کیا اور اچہا کیا اخرجه ابن الضریس والطبرانی والحاکم والبیہقی
فی شعب الایمان وصححه الحاکم انکے سوا اور احادیث وآثار اسباب مین آئے ہین امام سیوطی رضی اللہ
عنہ نے تفسیر درمنثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جو اس باب مین آثار وارد ہوئے ہین
اونمین سے بعض یہ ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جس شخص نے سورۃ الملک کو ہر رات پڑہا وہ

فتنۂ قبر سے بچایا گیا بعض ائمۂ اہل بیت علیہم السلام اس سورت کو دو رکعت مین بعد وتر کے پڑہا کرتے تھے ؎

وصل

بعض آثار مین سورۂ تبارک کے ساتھ سورۂ سجدہ کا ملانا بھی آیا ہے ۲ دارمی نے اپنی مسند مین خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ سورۂ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر مین جھگڑتی ہے کہتی ہے اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو اسکے حق مین میری شفاعت قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سے نہین ہون تو مجھے اوس سے مٹادے اور یہ سورت مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے پر اوسکے اوپر رکھتی ہے پہر اوسکی شفاعت کرتی ہے اور عذاب قبر سے اوسکو منع کرتی ہے اور تبارک مین مثل اسکے کہا ہے خالد ہمیشہ ان دونون سورتون کو پڑہا کرتے تھے ۳ دارمی و ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے تھے ۴ براء رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ جس شخص نے الم تنزیل سجدہ او تبارک کو نیند سے پہلے پڑہ لیا اوسنے عذاب قبر سے نجات پائی اور فتنا مین قبر سے بچایا گیا جناب توفیق مدظلہ مجدہ فرماتے ہین کہ یہ روایت سوار بن مصعب کے طریق سے آئی ہے اور وہ سخت ضعیف ہے ف علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیون کو شمار کیا ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے ایک شہید دوسرا مرابط تیسرا مطعون چوتھا صدیق پانچوان طفل نابالغ چہٹا وہ شخص جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین وفات پائے ساتوان قاری سورۂ ملک و الم تنزیل سجدہ اور انہین کو شرح الصدور مین بھی ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سوال منکر ونکیر کا عذاب قبر سے ہے اسلئے کہ ان لوگونکو مستثنا کیا اور انکے واسطے ایسی دلیلون سے استدلال کیا جو کہ عدم عذاب قبر پر دلالت کرتی ہین **لطیفہ** شرح الصدور مین بعنوان فائدہ ذکر فرمایا ہے کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا وارد کیا ہے کہ نہین مرا کوئی مخضوب اور نہ قبر مین داخل ہوا مگر حال یہ ہے کہ منکر ونکیر اوس سے سوال نہین کرتے منکر نکیر سے کہتا ہے تو اس سے سوال کر نکیر کہتا ہے مین کیونکر اوس سے سوال کرون حالانکہ نور اسلام کا اوسپر ہے اور کہا کہ اسکی اسناد مین داود بن صغیر منکر الحدیث ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین قل لہ نور الاسلام اسکی تفسیر وہ بات کرتی ہے جو کہ صحیح حدیث مین ثابت ہوئی ہے

لہ قال فی شرح الصدور اخرج جماعۃ منہم البیہقی فی تفسیرہ عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن ابن مسعود قال من قرأ سورۃ الملک کل لیلۃ عصم من فتنۃ القبر واخرج عن کعب قال انا نجدہا فی التوراۃ من قرأ سورۃ الملک کل لیلۃ وقی من فتنۃ القبر وروی من طریق سوار بن مصعب وہو ضعیف جدا عن ابی اسحق عن البراء رفعہ الخ

کہیود ونصاری خضاب نہین کرتے سو تم اونکی مخالفت کرو پس اگر حدیث مذکور کے لئے کوئی اصل ہے تو وہ اوس شخص پر محمول ہوگی جسکی نیت خضاب سے مخالفت ہے سنت پر واللہ اعلم

باب ۲ بیان مین فظاعت قبر کے اور اوسکی سہولت و فراخی کے مومن پر

۱ حاکم وابن ماجہ وبیہقی وہناد نے زہد مین ہانی مولی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کہڑے ہوتے تو روتے یہانتک کہ اونکی داڑہی تر ہو جاتی اونسے کہا گیا کہ آپ جنت ونار کا ذکر کرتے ہو تو نہین روتے اور اس سے روتے ہو وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک قبر اول منازل آخرت ہے سو اگر اوس سے نجات پالے تو جو کچہہ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سہل ہے اور اگر اوس سے نجات نہ پالے تو جو کچہہ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سخت ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین دیکہا مینے کسی مَنْظَرْ فَظِیْعْ کو مگر حال یہ ہے کہ قبر افظع تر ہے اوس سے ۲ ابن ماجہ نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تہے ہم ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازہ مین پس آپ کنارۂ قبر پر بیٹہہ گئے پہر آپ روئے اور رولایا یہانتک کہ زمین تر ہوگئی پہر فرمایا ای میرے بہائیو واسطے مثل اسکے تیاری کرو ۳ امام احمد و نسائی وابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی نے مدینہ مین وفات پائی اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی پس فرمایا کاش وہ اپنے غیر مولد مین مرتا ایک آدمی نے لوگون مین سے عرض کیا کس لئے یا رسول اللہ فرمایا بیشک آدمی جبکہ وفات دیا جاتا ہے اپنے غیر مولد مین تو پیمائش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکے مولد سے اوسکے منقطع نقش قدم تک جنت مین ۴ ابو القاسم بن مندہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے ۵ بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر ایک گڑہا ہے جہنم کے گڑہون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے ۶ صابونی نے مائتین مین اور ابن مندہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہ اونہون نے خطبہ پڑھا پس فرمایا کہ قبر ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے سنتے ہو اور بیشک وہ کلام کرتی ہے ہر دن مین تین بار کہتی ہے مین گھر ہون کیڑون کا مین گھر ہون اندھیری کا مین گھر ہون وحشت کا ۷ ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤمن اپنی قبر مین ایک چمن سبز مین ہے فراخ کیجاتی ہے اوسکی قبر ستر گز اور روشنی کیجاتی ہے واسطے اوسکے مثل چاند کے چودہوین رات مین ۸ علی بن معبد نے معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ مینے حضرت عائشہ سے عرض کیا کیا آپ ہمکو خبر نہین دیتین ہمارے مقبور سے کہ وہ کس چیز سے ملاقات کرتا ہے اور اوسکے ساتھہ کیا کیا جاتا ہے پس فرمایا کہ اگر وہ مؤمن ہے تو فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ فراخی نہین ہوتی ہے مگر بعد تنگی قبر اور سوال کے رہا کافر سو اوسکی قبر اوسپر ہمیشہ تنگ رہتی ہے فرمایا کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبر مین کہ وہ ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے ہمارے نزدیک محمول ہے حقیقت پر نہ مجاز پر اور قبر مؤمن پر سبزی سے بھردیجاتی ہے اور ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث مین معین فرمادیا ہے کہ وہ ریحان ہے بعض علما اسطرف گئے ہین کہ وہ محمول ہے مجاز پر اور مراد خفت سوال ہے مؤمن پر اور اوسکی سہولت ہے اوسپر اور اوسکا امن وطیب عیش وراحت وسعت ہے اوسپر اسطرح کہ وہ اپنی مد بصر تک دیکھہ رہا ہے جیسے کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہے جبکہ وہ عمدہ عیش وسلامتی مین ہوتا ہے اور اسیطرح اسکی ضد مین ہے قرطبی فرماتے ہین کہ اول زیادہ تر صحیح ہے یعنی حقیقت نہ مجاز ۹ ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین اور امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عیسی علیہ السلام ایک قبر پر کھڑے ہوئے تھے اور اونکے ہمراہ حواری تھے اونہون نے قبر کا اور اوسکی وحشت وتاریکی وتنگی کا ذکر کیا حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تم اس سے زیادہ تر تنگی مین تھے اپنی ماؤن کے رحمون مین سو جبکہ اللہ تعالی نے دوست رکھتا ہے کہ کشادہ کرے تو کشادہ فرمادیتا ہے **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین ابن ابی غالب صاحب ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جوان آدمی کو شام مین موت آئی اوسنے اپنے چچا سے کہا تمہین بتاؤ کہ اگر اللہ تعالی مجھے میری ماں کی طرف بھیجدے تو وہ میرے ساتھہ کیا کرے کہا واللہ وہ تو

ابہی تجھے جنت مین داخل کردے کہا تو واللہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہے میرے ساتہہ میری ان سے پہر اوسکا
انتقال ہوگیا مین اوسکے چچا کے ساتہہ قبر مین داخل ہوا پس ہمنے اینٹین لگادین اور قبر کو اوسپر برابر کردیا
اونمین سے ایک اینٹ گرپڑی اوسکا چچا کود اپیچھے ہٹ گیا مینے کہا تجھے کیا ہوا کہا اوسکی قبر نور سے
بہردی گئی اور فراخی کی گئی اوسکے لئے اوسکے مدبصر تک ۱۱ حکایت ابن ابی الدنیا نے بطریق محمد
بن ابان حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تہا پہر مشابہ اس حکایت کے بیان
کیا مگر یہ کہا کہ مینے لحد مین جو ہانکا پس ناگاہ وہ میرے مدبصر تک تہی مینے اپنے ہمراہی سے کہا کہ تونے
دیکہا جو مینے دیکہا کہا ہان تجھے یہ مبارک ہو کہا پس مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنے
کہا تہا ۱۲ حکایت ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کیا ہے وہ
اشیاخ سے روایت کرتے ہین کہا ایک شیخ تہے بنی الحضرمی سے بصری مین اور وہ شیخ صالح تہے اونکا
ایک بہتیجا تہا نوعمرون کے ساتہہ رہا کرتا تہا شیخ اوسکو وعظ و نصیحت کیا کرتے پہر اوسکا انتقال ہوگیا
جبکہ اوسکے چچا نے اوسے قبر مین اوتارا اور اوسپر اینٹون کو برابر کردیا تو اوسکے بعض امر مین شک کیا بعض
اینٹون کو کہینچا اور اوسکی قبر مین نظر کی تو ناگاہ اوسکی قبر بصری کے قبرستان سے بہی زیادہ فراخ تہی اور
ناگاہ وہ اوسکے وسط مین تہا پہر اینٹون کو اوسپر برابر کردیا اسکے بعد اوسکی بی بی سے اوسکا عمل پوچہا
اوسنے کہا کہ وہ جب مؤذن کو یہ کہتے سنتا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول
اللہ تو وہ کہتا و انا اشہد بما شہدت بہ و الفنہما من تعالی عنہا یعنی مین گواہی دیتا ہون
ساتہہ اوس چیز کے جسکے ساتہہ تونے گواہی دی اور تلقین کرونگا مین اوسکی اوس شخص کو جسنے اوس سے
اعراض کیا ۱۳ حکایت شریک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے کوفے مین ایک میت پر نماز پڑہی
پہر مین اوسکی قبر مین داخل ہوا مین اوسپر اینٹون کو درست کر رہا تہا کہ ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ مین ساتہہ کعبے کے
تہا اور طواف کی صورت بنائی گئی واسطے میرے قبر مین قال ابو الحسن بن البراء حدثنی عبد الرحمن
بن احمد الجعفی حدثنی علی بن محمد حدثنا یزید بن نوح النخعی قرأتہ لشریک بن عبد اللہ الخ

از نسخہ ابن نقیبا پریسی سے تصحیح و اضافہ کیا ۱۲

قرأتہ

	رؤیت فسحت و ضیق قبر	

۱۴ حکایت

ایک گورکن نے کہا کہ مینے دو قبرین کہودین اور مین تیسرے مین تہا کہ گرمی مجہپر سخت ہوئی مینے اپنی کمل کو ڈالا اوسپر جسکو مینے کہودا تہا اور اوسکے سایہ مین بیٹہا مین اس حالت مین تہا کہ دو شخصون کو دیکہا دو فرس[۱] اشہب پر سوار وہ دونون پہلے قبر پر کہڑے رہے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا فرسنخ فرسنخ مین پہر وہ دوسری قبر کی طرف گئے کہا لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا مدبصر یعنی درازی نظر پہر وہ تیسری قبر کی طرف گئے جسکے اندر مین تہا کہا لکہہ دوسرے نے کہا کیا لکہون کہا فتر[۲] بیچ فتر کے پس مین بیٹہا جنازون کا انتظار کرنے لگا ایک آدمی کو لائے اوسکے ساتہہ تہوڑے لوگ تہے وہ پہلے قبر پر ٹہیرے مینے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نے کہا ایک قرّاب یعنی بہشتی سقا ہے عیال دار ہے اسکے گہر والون کے پاس کچہہ نہ تہا ہمنے جمع کر دیا یعنی تجہیز تکفین کا سامان مینے کہا یہ درہم اسکے گہر والون کو پہیر دو مینے لوگون کے ساتہہ اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور جنازہ لائے اوسکے ساتہہ سوا اوٹہانیوالون کے اور کوئی نہ تہا اونہون نے قبر کا پوچہا پس وہ اوس قبر کی طرف آئے جسکو دونون سوارون نے مدبصر کہا تہا مین نے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نے کہا کہ ایک مسافر آدمی ہے گہوڑے پر مر گیا تہا اسکے پاس کچہہ نہ تہا مینے اوس سے کچہہ نہ لیا اور اوسکو دفن کر دیا مین بیٹہہ گیا تیسرے جنازے کا انتظار کرنے لگا عشا تک اوسکا انتظار کرتا رہا پس ایک جنازہ لائے وہ کسی قواد[۳] کی عورت تہی مینے اونسے قبر کی قیمت مانگی اونہون نے میرے سر کو مارا اور اوسکو قبر مین دفن کر دیا شرح الصدور مین یہہ حکایت اسی طرح لکہی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین یون کہا ہے کہ مینے ہمارے بعض علمار سے سنا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ قرافۂ مصر مین ایک گورکن تہا قبرین کہودا کرتا تہا پس تین قبرین کہودین جب وہ اون سے فارغ ہوچکا تو اوسے اونگہ آگئی اوسنے خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے اوترے پہر وہ ایک قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ فرسنخ بیچ فرسنخ کے پہر دوسری قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ میل بیچ میل کے پہر تیسرے پر کہڑے ہوئے کہا لکہہ فتر بیچ فتر کے پہر وہ جاگ اوٹہا پس ایک مسافر آدمی کو لائے اول قبر مین اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور آدمی کو لائے اوسکو دوسری مین دفن کیا پہر ایک مالدار عورت کو لائے جو کہ شہر کے معتبر لوگون سے تہی اوسکے گرد بہت لوگ تہے وہ اوس تنگ قبر مین دفن کیگئی

جسکی گنجائش فتر فی فتر سہی **ف** فتر بکسر فا و سکون فوقانی اوس مسافت کو کہتے ہین جو کہ درمیان انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی کے ہے نعوذ باللہ من ضیق القبر و عذابہ **۱۵** ابن ابی الدنیا نے جعفر بن سلیمان سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص کسی میت کے پاس حاضر ہوا اوسے اوسکی قبر مین اوتارنے لگا پس کہا بیشک وہ ذات جسنے جنین پر اوسکی ماں کے پیٹ مین آسانی کی وہ قادر ہے کہ تجہپر آسانی کردے **۱۶** ابن ابی الدنیا نے طریق ابو غطفان مری سے روایت کیا ہی کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کبھی کبھی ہمکو ڈراتے تو البتہ ہم ڈرتے پس کیونکر ہے تاریکی قبر کی اور اوسکی تنگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ وفات دیا جاتا ہے بندہ اوس چیز پر جسپر وہ قبض کیا گیا +

موت غربت

۱۷ حکایت آجری نے کتاب الغربا مین صلت بن حکیم سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی ابو زید نے یہ ایک آدمی تھے اہل بحرین سے کہا مینے بحرین مین ایک میت کو غسل دیا پس ناگاہ اوسکے گوشت پر لکہا ہوا تہا طوبا لك یا غریب یعنی خوشی ہو تجہکو اے مسافر مین دیکہنے لگا تو ناگاہ وہ درمیان کہال اور گوشت کے لکہا ہوا تہا

رؤیت فسحت قبر

۱۸ حکایت ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین عبد الرحمن بن عمارہ بن عقبۃ بن ابی معیط سے روایت کیا ہے کہا مین احنف بن قیس کے جنازے مین حاضر ہوا مین اون لوگون مین تہا جو اونکی قبر مین اوترے پس جبکہ مین قبر کو برابر کر چکا تو مینے اونکو دیکہا کہ اونکے لئے میری مد بصر تک فراخی کی گئی مینے اسکی خبر اپنے اصحاب کو دی تو اونہون نے نہ دیکہا جو مینے دیکہا +

رؤیت نور بر قبر

۱۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابو الحسین بن بسری نے کتاب کرامات اولیا مین ابراہیم حنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا کہ حجاج نے ماہان حنفی رضی اللہ عنہ کو اونکے دروازے پر سولی دی اور وہ قرار کو اونہین کے دروازے پر سولی دیا کرتا تہا پس ہم رات کو اونکے پاس روشنی دیکہتے تہے **۲۰** ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابو داؤد

نے اپنے سنن مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ نجاشی کا انتقال ہوگیا توہم حدیث کیے جاتے تھے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر نور دیکھا جاتا ہے ❊

خوشبوی مشک از قبر

حراکی

۲۱ حکایت ابونعیم نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن غالب حدانی معرکہ مین شہید ہوئے جبکہ وہ دفن کیے گئے تو لوگون نے اونکی قبر سے مشک کی خوشبو پائی اونکے اخوان سے ایک آدمی نے اونکو خواب مین دیکھا اوسنے کہا تمنے کیا کیا اُنہون نے کہا خیر الصنیع یعنی اچھا کام اوسنے کہا تم لدہر گئے کہا طرف جنت کے اوسنے کہا کس سبب سے کہا حسن یقین طول تہجد دوپہر کی پیاس سے کہا یہ کیا خوشبو ہے جو تمہاری قبر سے پائی جاتی ہے کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہے **۲۲ حکایت** امام احمد نے زہد مین مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین عبداللہ بن غالب کی قبر مین اوترا اور مینے اوسکی مٹی سے لیا ناگاہ وہ مشک تہی اور لوگ اوسکے ساتھہ مفتون ہوئے مینے کسیکو اوسکی قبر کی طرف بہیجا وہ برابر کردی گئی **۲۳** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ اول عدل آخرت کا قبور ہین کہ شریف بخیر شریف سے پہچانا نہین جاتا ہے اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ولم یسند ولدہ ❊

باب ۲۱ رحمت الٰہی در قبر

۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے زیادہ تر رحیم ہوتا ہے اللہ اپنے بندے کے ساتھہ جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے متفرق ہوجاتے ہین اور اوسکے گہروالے اخرجہ البزار وعبد فی مسندیہما والبیہقی فی شعب الایمان ۲ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک زیادہ تر رحیم اوس چیز کا کہ ہوتا ہے اللہ ساتھہ بندے کے جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنے گڑہے مین اخرجہ الدیلمی

باب ۲۲ تحفۂ مومن در قبر

۱ ابوعاصم حبطی مرفوعًا کہتے ہین کہ اول اوس چیز کا جسکے ساتھہ تحفہ دیا جاتا ہے مومن اپنی قبر مین یہ ہے کہ اوس کہا جاتا ہے توخوش ہوجا پس مقرر مغفرت کی اللہ نے اونکے لئے جو تیرے جنازے کے ساتھہ آئی اخرجہ

ابن ابی الدنیا ۳ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک اول تحفہ مومن کا یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی ہے اونکے لئے جو اوسکے جنازے مین نکلے اخرجہ ابن
ابی الدنیا ۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک اول اوس چیز کا جسکے ساتھہ جزا دیا جاتا ہے مومن بعد اپنی موت کے یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی ہے
واسطے جمیع لوگون کے جو اوسکے ساتھہ چلے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبزار وعبد فی مسندیہما
والبیہقی فی شعب الایمان وفی الباب عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اخرجہ
ابو الشیخ فی الثواب وابی ہریرۃ اخرجہ الحاکم فی التاریخ والبیہقی فی الشعب والدیلمی
والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابونعیم وانس اخرجہ الحکیم الترمذی +

باب ۳۴ بیان مین ظلمت قبر کے اور اوسکو روشن کرنے کے

۱ مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ابو سلمہ جبکہ مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا الہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر اوسکے لئے اوسمین ۲ مسلم نے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک یہ قبرین بھری ہوئی
ہین اپنے اہل پر ظلمت سے اور بیشک اللہ روشنی کرتا ہے اونکے لئے بسبب میرے صلوۃ کے اونپر ۳ دیلمی نے انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ضحک یعنی ہنسنا مسجد
مین تاریکی ہے قبر مین ۴ ابن ابی الدنیا نے کتاب التہجد مین سری بن مخلد سے روایت کیا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تو سفر کا ارادہ کرتا تو اوسکے لئے کچھہ سامان
تیار کرتا پس کیونکر ہے سفر طریق قیامت کا کیا خبر نہ دون مین تجھے ای ابوذر اوس چیز کی جو تجھے اوسدن
نفع دے اونہون نے کہا ہان قربان ہون میرے ماں باپ آپ پر سے فرمایا روزہ رکھہ سخت گرمی کے
دن مین واسطے یوم نشور کے اور نماز پڑھ دو رکعت رات کی تاریکی مین واسطے وحشت قبر کے ۵ حضرت
امیر المومنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جس شخص نے ہر روز سو بار کہا لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین تو وہ ہوگا اوسکے لئے

نشور

امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کہولے جاوینگے واسطے اوسکے دروازے جنت کے اخرجه الدیلمی فی التاریخ والخطیب فی الرواة عن مالك وابو نعیم وابن عبد البر فی التمهید واخرجه الخطیب ایضا من حدیث ابن عمر رضی الله عنهما ۔

عالم کا علم قبر مین مونس ہوتا ہے

۷ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہے عالم تو مصور کرتا ہے اللہ اوسکے علم کو اوسکی قبر مین انس دیتا ہے اوسکو تا روز قیامت اور دفع کرتا ہے اوس سے زمین کے کیڑون کو ۸ کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی طرف وحی بہیجی کہ تو خیر سکیہہ اور اوسے لوگون کو سکہا پس بیشک مین روشن کرنیوالا ہون واسطے سکہانیوالے سیکہنے والے علم کے اونکی قبرون کو تاکہ اونکو وحشت نہو ۔

سنت مطہرہ نور و انس ہے قبر مین

۸ حکایت اللالکائی نے سنت مین حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مینے ایک جنازے کو اوٹہایا پس مینے کہا بارك الله لی فی الموت یعنی برکت دے اللہ میرے لئے موت مین ایک قائل نے جنازے سے کہا وما بعد الموت مجہپر اوس سے رعب داخل ہوا پہر جب میت دفن ہوچکا تو مین قبر کے نزدیک متفکر بیٹہا ناگاہ ایک شخص قبر سے نکلا سب سے زیادہ ترخوش رو اور نہایت خوشبو اور نہایت پاک صاف لباس اور وہ کہتا ہے ای ابراہیم مینے کہا لبیک تو کون ہے اللہ تجہپر رحم کرے کہا مین ہون کہنے والا تیرے واسطے کہا تھے وما بعد الموت مینے کہا پس تو کون ہے کہا مین سنت ہون مین اپنے صاحب کے لئے دنیا مین حافظ ہوتا ہون اور اوسپر ترغیب اور قبور مین نور و مونس اور قیامت مین سائق و قائد طرف جنت کے ۔

ثواب ادخال سرور بر مومن

۹ ابن لال نے اور ابو الشیخ نے ثواب مین اور ابن ابی الدنیا نے جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین داخل کیا کسی آدمی نے کسی مومن پر سرور کو مگر پیدا کرتا ہے اللہ اوس سرور سے ایک فرشتہ کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اللہ کی توحید کرتا ہے

پھر جبکہ بندہ اپنی قبر مین جاتا ہے تو وہ سورہ اوسکے پاس آتا ہے پس کہتا ہے کیا تو مجھے پہچانتا ہے وہ اوس سے کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے مین وہ سورہ ہون کہ داخل کیا تو نے مجھکو فلان پر مین آجکے دن تیری وحشت کو انس دونگا اور تلقین کرونگا تجھے تیری حجت اور ثابت رکھونگا تجھکو ساتھہ قول ثابت کے اور حاضر ہونگا تیرے پاس ساتہہ روز قیامت مین اور تیرے لئے شناعت کرونگا اور دکھاؤنگا تجھے تیری منزل جنت سے

مسجد مین چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے

۱۰ ابو الفضل طوسی نے عیون الاخبار مین بسند خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو شخص روشن کرے اللہ کی مساجد مین نور کو تو روشنی کرے اللہ واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور جو شخص اونمین خوشبو کرے تو داخل کریگا اللہ اوپر اوسکی قبر مین خوشبو جنت سے +

ثواب اپنی ایذا روکنے کا لوگون سے

۱۱ ابن مندہ نے ابو کاہل سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو خوب جان رکھہ اے ابو کاہل کہ بیشک جس شخص نے اپنی ایذا کو لوگون سے روکا تو حق ہے اللہ پر کہ وہ اوس سے قبر کی ایذا کو روکے

ثواب عیادت مریض

۱۲ دیلمی نے حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا یا رب کیا ہے اوسکے لئے جو کسی مریض کی عیادت کرے فرمایا کہ اوسکے ساتہہ دو فرشتے مقرر کئے جاتے ہین کہ وہ اوسکی عیادت کرتے ہین اوسکی قبر مین یہانتک کہ وہ مبعوث ہوگا واخرجہ سعید بن منصور فی سننہ عن الحسن قال قال موسی فذکر نحوہ وقال ملائکة یعودونہ +

حساب قبر مین

۱۳ الحکیم ترمذی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ قبر مین حساب ہے اور آخرت مین حساب ہے پس جو کہ حساب لیا گیا قبر مین اوسنے نجات پائی اور جو شخص حساب لیا گیا قیامت مین وہ معذب ہوا الحکیم ترمذی

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ قبر مین مؤمن کا حساب اسی لئے لیا جاتا ہے تاکہ اوسپر سہل تر ہو کل کو موقف مین سوا اوسکو پاک صاف کرتا ہے برزخ مین تاکہ وہ قبر سے نکلے اور اوس سے قصاص ہو چکا ہو ✣

رویت عمل قبر مین

۱۴ امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین محاسب ہوگا کوئی قیامت کے دن پہر اوسکے لئے مغفرت کیجاوے مسلم تو اپنے عمل اپنی قبر مین دیکہتا ہے

ادنی سی حب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جب ہو باعث ہے پیروی دجال کا

۱۵ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے نہین مریگا کوئی آدمی اور اوسکے دل مین برابر رائی کے دانہ کے حب قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوگی تو البتہ وہ تابع ہوگا دجال کا اگر وہ اوسکو پائیگا اور اگر وہ اوسکو نہ پائیگا تو ایمان لائیگا اوسکے ساتہہ اپنی قبر مین ✣

باب ۴۴ بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ

فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین

۱ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین متعدد جگہہ واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اکلیل فی استنباط التنزیل مین اوسکو بیان کیا ہے اور آبیات مین یون کہا ہے کہ بیشک دو فرشتون کا سوال کرنا مُردے سے حق ہے اسکے ساتہہ ایمان لانا فرض ہے ۲ ابوعبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ قبر کا عذاب حق ہے سوا ہی گمراہ اور گمراہ کرنیوالے کے اور کوئی اوسکا انکار نہین کرتا ہے ۳ حنبل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عبداللہ سے عذاب قبر کا حال پوچہا اونہون نے کہا اسکی سب حدیثین صحیح ہین ہم اسکے ساتہہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اور جو کچہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسناد جید آیا ہے ہم اوسکے مقر ہین اور جو اوسکے مقر نہون اوسکو رد کرین تو ہمنے امر خدا کو رد کیا خدا پر کیونکہ وہ تو یہ ارشاد فرماتا ہے وما اتاکم الرسول فخذوہ یعنی جو لے آوے تمہارے پاس رسول تو تم اوسکو لیلو عذاب قبر کا حق ہے مُردے قبر مین عذاب کئے جاتے ہین ۴ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ عذاب قبر کا جیسا کہ سنت صحیحہ کا مقتضی ہے ویسا ہی اہل سنت کے درمیان مین متفق علیہ بہی ہے ✣

وصل بیان مین اون آیتون کے جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہی

اوفرمایا اللہ پاک نے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی ابوسعید خدری وابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ ضنک عذاب قبر ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تنگ کیجاتی ہے کافر پر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوجاتی ہین اوسمین پسلیان اوسکی معیشت ضنک یہی ہے یہی اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون لوگون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کیا تم جانتے ہو کیا ہے معیشت ضنک صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکے رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے قبر مین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے میری جان بیشک البتہ مسلط کئے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین کیا تم جانتے ہو کیا ہے تنین ننانوے سانپ ہین ہر سانپ کے نو سر وہ اوسکے جسم مین پہونکتے ہین اور اوسے کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک اور حشر کیا جاویگا اپنی قبر سے طرف موقف کے اندھا یہ لفظ قرطبی کے ہین بزار و ابن ابی حاتم نے کچھہ اختصار کے ساتھہ اسکو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلط کئے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسے نوچتے کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور اگر ایک اونمین سے پہونک مارے زمین مین تو وہ سبزہ نہ اگاوے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مین آیا ہے پھر حاکم کیا جاتا ہے اوسکو یعنی کافر کو پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی اور بھیجے جاتے ہین اوسپر سانپ مثل گردنون بختی اونٹون کے سو وہ اوسکا گوشت کہاتے ہین یہانتک کہ نہین چھوڑتے اوسکی ہڈی پر گوشت اور بھیجے جاتے ہین اوسپر فرشتے بہرے گونگے کہ وہ اوسکو مارتے ہین الحدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی تفسیر مرفوعا مروی ہے فرمایا کہ معیشت ضنک عذاب قبر ہے اسکو سعید بن منصور نے اور مسدد نے اپنی مسند مین اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور بیہقی نے اسکو عذاب قبر مین روایت کیا ہے اسکی مثل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بھی مروی ہے عبد الرزاق کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی قبر اوسپر تنگ

کردی جاتی ہے یہانتک کہ ادہر کی پسلیان ادہر نکل آتی ہین ابن ابی حاتم کا لفظ یہ ہے کہ قبر کا دبانا ہے
الخ یہ بہی مروی ہے کہ معیشت ضنک یہ ہے کہ اوسپر ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہین وہ اوسکے گوشت
کو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے ۲ وان للذین ظلموا عذابا دون
ذلک قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہا گیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے اسکا ذکر اس قول کے
پیچھے کیا ہے فذرھم حتی یلاقوا یومھم الذی فیہ یصعقون اور یہ دن وہی آخر دن ہے ایام دنیا سے
پس اسنے اسپر دلالت کی کہ وہ عذاب جسمین وہ ہین وہ عذاب قبر ہے اسی لئے یہ فرمایا ولکن اکثرھم لایعلمون
کیونکہ وہ غیب ہے ۳ زر بن حبیش نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہو فرمایا ہم شک کرتے
تہے عذاب قبر مین یہانتک کہ یہ سورت اوتری الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون
یعنی قبور مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے ہرگز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لوگے
یعنی جو تمپر نازل ہوگا عذاب سے قبر مین پہر ہرگز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لوگے یعنی آخرت مین جبکہ
تمپر عذاب نازل ہوگا پس اول قبر مین اور دوسرا آخرت مین تکرار واسطے دو حالتون کے ہے ۴ فرمایا اللہ
پاک نے ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا
انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم
عن آیاتہ تستکبرون یہ خطاب ہے ظالمون کو وقت موت کے اور فرشتون نے کہ راست گو ہین اسبات
کی خبر دی کہ وہ اوس وقت ذلت کی مار کے ساتہہ جزا دئے جاوینگے سو اگر یہ عذاب تا انقضاء دنیا اون سے
تاخیر کیا جاوے تو یہ صحیح نہوگا کہ اوسنے الیوم تجزون کہین یعنی تم آج کے دن جزا دئے جاؤگے ۵
فرمایا اللہ تعالی نے فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار
یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب
نزول اس آیت کا اگرچہ آل فرعون کے حق مین ہے مگر جو لوگ کہ کافر ہین اونکا حکم بہی مثل انہین کے ہے کیونکہ
اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ عذاب قبر کا ہے برزخ مین سیدا
صاحب فرماتے ہین کہ یہ عذاب ہے دنیا و آخرت کا جسکا ذکر صریحاً فرمایا ہے اسمین سوا اسکے اور کوئی

احتمال نہین ہے زمخشری نے کہا ہے کہ اس آیت کے ساتھ عذاب قبر پر استدلال کیا جاتا ہے ہذیل بن شرحبیل
نے کہا ہے کہ آل فرعون کی روحین کالے پرندون کے پیٹون مین آگ پر صبح وشام کرتے ہین عرض یہی
ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بجای نار کے لفظ جہنم فرمایا ہے شعبہ نے یعلی بن عطا سے روایت کیا ہے
کہا مین نے میمون بن میسرہ کو سنا وہ کہتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو ندا کرتے کہ ہم نے
صبح کی اور حمد ہے اللہ کے لئے اور پیش کی گئی آل فرعون نار پر اور جب شام کرتے تو ندا کرتے کہ شام کی ہم نے
اور حمد ہے واسطے اللہ کے اور پیش کی گئی آل فرعون کی آگ پر پس نہین سنتا تہا اونکی چیخ کو کوئی مگر
وہ پناہ مانگتا تہا اللہ کے ساتھ آگ سے **حکایت** ایک شخص نے اوزاعی رضی اللہ عنہ سے کہا ای ابو عمرو
ہم دیکھتے ہین کہ سیاہ پرندے جوق جوق دریا سے نکلتے ہین اونکا شمار سوای اللہ تعالی کے اور کوئی
نہین جانتا ہے جب شام کا وقت آتا ہے تو اونکی طرح سفید پرندے واپس آتے ہین اونہون نے کہا تم نے
اسکو دریافت کیا اونہون نے کہا ہان فرمایا ان پرندون کے پوٹون مین آل فرعون ہے کہ یہ صبح وشام
آگ پر پیش کئے جاتے ہین یہ پرندے اپنے گہوسلون کی طرف لوٹ آتے ہین حال آنکہ انکے پر جل
بہن کے سیاہ ہو گئے اور اونپر سفید پر اوگ آئے کہ سیاہی دور ہو گئی پہر آگ پر پیش کئے جاتے ہین
اور اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین دنیا مین انکا یہی طریقہ ہے جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالی فرمائیگا
ادخلوا آل فرعون اشد العذاب یعنی داخل کرو آل فرعون کو سخت عذاب مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جسکہ مرجاتا ہے تو
پیش کیا جاتا ہے اوسپر ٹہکانا اوسکا صبح وشام اگر وہ اہل جنت سے ہے تو اہل جنت سے اور جو وہ اہل نار سے
ہے تو اہل نار سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے یہانتک کہ اوٹہاوے تجہکو اللہ طرف اوسکے قیامت
کے دن اسکو ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن مردویہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے
کہ پہر یہ آیت پڑہی النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ۶ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ یعنی اللہ تعالی ثابت رکہتا ہے اون لوگون کو جو ایمان لائے
ساتہہ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا یہ آیت عذاب قبر مین اوتری ہے اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے رب میرا اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ قول ہے اللہ تعالی کا یثبت اللہ الخ ایک روایت مین ہے کہ یہ قول ہے براء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہین کیا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ طریق اگرچہ موقوف ہے لیکن یہ بات رای سے نہین کہی جاتی ہے پس محمول ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جیسا کہ پہلی روایت مین فرمایا تھا ٭

وصل

کسی نے کہا اسمین کیا حکمت ہے کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین نہین آیا ہے باوجود اسکے کہ اسکی طرف بہت حاجت ہے اور اسپر ایمان لانا اور اس سے بچاو کرنا واجب ہے سو علماء رحمہم اللہ نے اسکے دو جواب دئے ہین ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **جواب اجمالی** یہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو قسم کی وحی نازل فرمائی اور دونون کے ساتھہ ایمان لانا واجب کیا ایک کتاب دوسری حکمت فرمایا اللہ پاک نے ۱ وانزلنا علیك الکتاب والحکمة ۲ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیاته ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة ۳ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من اٰیات اللہ والحکمة ان تینون آیتون مین باتفاق سلف امت وائمہ ملت حکمت سے مراد سنت ہے جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر دی اوسپر ایمان اور اوسکی تصدیق جیسے کہ وہ وارد ہوئی واجب ہے اس اصل اصیل پر اہل اسلام کا اتفاق ہے اونمین سے کوئی بھی اوسکا منکر نہین ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خبردار ہو بیشک مین دیا گیا ہون کتاب اور مثل اوسکے ساتھہ اوسکے الحدیث پس کتاب و سنت ایک دوسرے کے بھائی بہن ہین حجت پکڑنے مین برابر ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکھی ہے **جواب تفصیلی** یہ ہے کہ ہرچند قرآن شریف مین عذاب قبر کی تصریح نہین ہے لیکن باشارۃ النص خوب ثابت ہے یہ بات نہین ہے کہ مطلقاً اسکا ذکر ہی نہو دیکھو اللہ سبحانہ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے یثبت اللہ الخ اسمین اشارہ ہے طرف سوال کے اور جو کچھہ مترتب ہوتا ہے اوسپر نعیم و عذاب سے دلائل سنت مطہرہ اسکی دلیل ہین

ستر حدیثین ستائیس راویون سے اس باب مین وارد ہوئی ہین جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور اور بدور منثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے چنانچہ شرح الصدور کی حدیثون کا ترجمہ بحث سوال مین گزر چکا ہے یہان مکرر لانے کی ضرورت نہین ہے **ف** دنیا مین ثابت رکہنے سے یہ مراد ہے کہ مومنین کلمۂ توحید پر جمے رہتے ہین فتنۂ دین کے وقت کسی طرحکا تزلزل اونکو نہین ہوتا ہے گو وہ آگ ہی مین کیون نہ ڈال دے جاوین اور کفار و مبتدعین کے شبہون سے کسی طرحکا شک اونکے دلون مین نہین آتا ہے اگرچہ جان و مال کی آفت ہی مین کیون نہ مبتلا ہو جاوین آخرت مین ثابت رکہنے کا یہ مطلب ہے کہ قبر مین منکر و نکیر کے سوال کے وقت بتائید الٰہی و برکت رسالت پناہی جھٹ پٹ بے دہڑک جواب باصواب دیدیتے ہین ذرا بھی توقف نہین کرتے نہ اونکی زبان لڑکھڑاتی ہے نہ اونکے دلون مین کسیطرح کی دہشت سماتی ہے اسی طرح مواقف حشر و نشر مین بھی اہوال قیامت سے نہ گہبرائین گے **نکتہ** ہر شخص کا ثبات قبر مین ہو یا مابعد قبر اوتنا ہی ہوگا جتنا کہ وہ دنیا مین توحید پر ثابت رہیگا جو شخص یہان حق پر ہے حق کہتا ہے حق کو جلدی سے مان لیتا ہے گو اوسکا دشمن جانی ہی کیون نہ کہے وہ شخص قبر وغیرہ مین بھی بہت جلد جواب دیگا اور قیامت کے ہولون سے محفوظ رہیگا اللہم وفقنا وثبتنا بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین **فائدہ** طیبی رحمہ اللہ نے شرح مشکات شریف مین لکہا ہے کہ اس آیت مین اسپر دلیل نہین ہے کہ مومن پر قبر مین عذاب ہوتا ہے پھر کیون کہتے ہین کہ یہ آیت شریف مقدمۂ عذاب قبر مین نازل ہوئی ہے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ فتنۂ مومن چونکہ ترغیب و ترہیب کے واسطے ہوتا ہے اور قبر ہول و وحشت کی جگہہ ہے اور مادۂ فرشتون کی ملاقات انسان کو پریشان کر دیتی ہے شاید اسلئے جو احوال کہ بندے پر قبر مین گزرتے ہین اونکا نام تغلیباً عذاب قبر رکہدیا ہو کرمانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح جواب دیا ہے ✤

وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ زندیق ملحد قبر کے عذاب اور اوسکی فراخی تنگی کا انکار کرتے ہین چند اعتراض بے معنی جماتے ہین یون کہتے ہین کہ جب ہم قبر کو کہولکے دیکہتے ہین تو ہم نہین پاتے کہ فرشتے مردے کو لوہے

کے گرزون سے مارتے ہین نہ اوسمین سانپ اور اژدہا ہین نہ آگ شعلہ مارتی ہوئی نظر آتی ہے بلکہ اگر مردے کی آنکھون پر پارہ سینے پر رائی کا دانہ رکھتے ہین تو اوسے جون کا تون رکھا ہوا پاتے ہین ہرگز کوئی حرکت و تغیر اوسمین محسوس نہین ہوتا ہے قبر کی مسافت کو مساحت کرتے ہین تو وہ حالت سابقہ پر ہوتی ہے جیسی کھودی تھی ویسی ہی ہوتی ہے کیونکر اوسکے مد بصر تک فراخ ہو جاتی ہے اور کسطرح تنگ ہوتی ہے ہنوز زیادہ کم ہرگز نہین پاتے ہین یہ تنگ لحد کیونکر گنجائش رکھتی ہے کہ اسمین مردہ اور فرشتے اور موحش صورتین یا مونس صورتین سما سکین یہ تو زندیقون ملحدون کی تحقیق ہے رہے اِنکے بھائی بند گمراہ و بدعتی سو وہ یون کہتے ہین کہ جو حدیث مقتضائی حس و عقل کے مخالف ہے وہ یقینی خطا ہے اوس حدیث کے ناقل سے خطا واقع ہوئی ہے کہتے ہین ہم دیکھتے ہین کہ جس شخص کو سولی دیجاتی ہے وہ لکڑی پر لٹکا ہوا ہے نہ وہ کسیطرح کی حرکت کرتا ہے نہ کوئی اوس سے سوال کرتا ہے نہ وہ کسی طرح کا جواب دیتا ہے نہ اوسکا جسم آگ مین شعلہ مارتے نظر آتا ہے یا جس کسیکو شیر وغیرہ نے پہاڑ کھایا یا پرندون نے اوسے نوچ کھسوٹ ڈالا یا سانپ وغیرہ نے کھالیا اور اوسکے بدن کے اجزا درندون کے پیٹون مین اور طیور کے پوٹون مین پہونچگئے اور وہ ہوا مین متفرق ہوگئے ایسے شخص کے اجزا کیونکر مسئول ہو سکتے ہین فرشتون کا سوال ایسے آدمی سے کیونکر تصور مین آسکتا ہے بااینہمہ پھر یہ کسطرح ہوسکتا ہے کہ قبر اوسکے لئے ایک روضہ ریاض جنت سے یا ایک گڑہا آگ کے گڑہون سے ہو جائے اور قبر اس قدر تنگ کس طرح ہوسکتی ہے کہ پسلیان آپس مین ملجائین بلکہ یہ سب کچھ اون حالات کی طرف اشارہ ہے جو کہ روح پر عذاب روحانی سے وارد ہوتے ہین اور اِن باتون کے لئے موضوع لغت عرب پر کوئی حقیقت نہین ہے یہ تقریر منکرونکی قرطبی و حافظ ابن قیم رحمہما اللہ تعالی نے ذکر کی ہے علما اہل سنت رضی اللہ عنہم نے اس انکار کا یون جواب دیا ہے کہ جو لوگ دفن کئے جاتے ہین یا اون کو سولی دیجاتی ہے اللہ تعالی نے انکے ماجرا کو مکلفین کی آنکھون سے چھپا دیا ہے جسطرح فرشتون کے دیکھنے کو اونسے چھپایا ہے باوجود اسکے کہ انبیا علیہم السلام اونکو دیکھتے ہین اونسے بات چیت کرتے ہین دیکھو جبرئیل علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آتے جاتے

القا و وحی کرتے آپ اوسنے وحی لیتے اور حاضرین مجلس شریف نہ اونکو دیکھتے نہ اونکی بات سنتے تھے باوجود اسکے کہ وہ سب ایک ہی جگہہ بیٹھے ہوتے اِس سے معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک ایک ایسی چیز ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا خاص حقتعالی ہی ہے آدمی کو اوسمین کسی طرحکا دخل و اختیار نہین ہے جب کبھی چاہتا ہے تو اوس ادراک کو زید کے لئے پیدا کر دیتا ہے عمرو کے لئے نہین کرتا مثلاً کبھی بہت لوگون کو تہوڑا کر دکہا دیتا ہے اور تہوڑون کو بہت جیسا کہ خود کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے واذ یریکموھم اذا التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینہم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا والی اللہ ترجع الامور ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کفار بدر کے دن ہماری آنکھون مین تہوڑے کر دئے گئے یہانتک کہ ایک آدمی میرے پہلو مین تہا مینے اوس سے کہا کہ ہم تو اونکو ستر آدمی دیکھتے ہین اوسنے کہا نہین بلکہ وہ سو ہین یہانتک کہ ہمنے ایک ایک آدمی کو اونمین سے پکڑا اوس سے پوچہا اوسنے کہا کہ ہم ہزار تھے انتہٰے بلکہ بدر کے دن تو شیطان نے فرشتون کو لڑتے ہوئے دیکہا اور مشرکون نے اونکو نہ دیکہا جیسا کہ اللہ پاک نے خود ارشاد فرمایا ہے واذ زین لھم الشیطان اعمالھم الی قولہ انی اری مالا ترون ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابلیس ایک لشکر مین شیاطین کے بصورت ایک آدمی کے بنی مدلج سے آیا اور اوسکے ساتھہ نشان تہا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت مین تہا پس شیطان نے کہا نہین ہے کوئی غالب واسطے تمہارے آج لوگون سے اور مین تمہارے لئے پناہ پشت ہون اور جبریل علیہ السلام ابلیس پر متوجہ ہوئے جبکہ اوسنے اونکو دیکہا تو اوسکا ہاتہہ ایک مشرک کے ہاتہہ مین تہا اوسنے اپنا ہاتہہ چہوڑ لیا اور پیٹھہ دیکے بہاگا اور اوسکا گروہ بہی بہاگا اوس آدمی نے کہا ای سراقہ تو تو ہماری پناہ ہے اوسنے کہا بیشک مین وہ دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتے اور یہ جب کہا کہ اوسنے ملائکہ کو دیکہا انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب اور جبکہ لوگ بعض بعض سے قریب ہوگئے تو اللہ تعالی نے مسلمانون کو مشرکون کی آنکھون مین تہوڑا کر دیا

اور مشرکون کو مسلمانون کی آنکھون مین تہوڑا کر دکہایا تو مشرکون نے کہا یہ کون لوگ ہین دہوکا دیا انکو انکے
دین نے یہ اسلئے کہا تہا کہ وہ مسلمانون کی آنکھون مین قلیل ہین اور یہ گمان کیا کہ وہ اب اونکو ہر میت دینگے
اسمین اونکو شک نہ تہا انتہی دیکہو اللہ پاک نے شیطانون کی صفت مین فرمایا ہے کہ انہ یراکم ھو و
قبیلہ من حیث لا ترونہم یعنی بیشک شیطان تمکو دیکہتا ہے وہ اور اوسکا گروہ اوس جگہہ سے کہ تم اونکو
نہین دیکہتے ہو اس سبب سے معلوم ہوا کہ لبصر کا ادراک مخلوق خدا تعالی ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے جس سے
چاہتا ہے روک لیتا ہے امام ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ نے اس انکار کا یہی جواب دیا ہے اور امام الحرمین
جوینی نے بہی اسیکے مثل کہا ہے امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء علوم الدین مین
بعد ذکر عذاب قبر وغیرہ کے یون فرمایا ہے کہ جب تو کہے کہ ہم کافر کو اوسکی قبر مین ایک مدت مشاہدہ کرتے
ہین اور اوسکو قبر مین دیکہتے ہین اور ان چیزون سے کسی چیز کا مشاہدہ نہین کرتے ہین سو بخلاف مشاہدے
کے تصدیق کی کیا وجہ ہے پس تو جان لے کہ تیرے لئے ان چیزون کی تصدیق مین تین مقام ہین اپہلا
مقام اور یہی اظہر و اصح و اسلم ہے یہ ہے کہ تو تصدیق کرے ساتہہ اسکے کہ سانپ موجود ہین اور وہ میت
کو کاٹتے ہین لیکن ہم اسکا مشاہدہ نہین کرتے اسلئے کہ یہ آنکہہ مشاہدۂ امور ملکوتیہ کی لیاقت نہین رکہتی
اور جو چیز آخرت سے تعلق رکہتی ہے وہ عالم ملکوت سے ہے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کسطرح
نزول جبریل علیہ السلام کے ساتہہ ایمان لاتے تہے حال آنکہ وہ اونکا مشاہدہ نہین کرتے تہے اور اسبات
کے ساتہہ ایمان لاتے تہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا مشاہدہ کرتے ہین پس اگر تو اسکے ساتہہ
ایمان نہین لاتا ہے تو ملائکہ و وحی مین ایمان کا صحیح کرنا زیادہ تر تجہپر اہم ہے اور اگر تو اسکے ساتہہ ایمان
لے آیا ہے اور اس بات کو جائز رکہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز کا مشاہدہ فرماتے ہین جسکا
امت مشاہدہ نہین کرتی ہے تو پہر تو اسکو میت مین کیون نہین جائز رکہتا ہے اور جسطرح کہ فرشتے آدمیون
اور حیوانون کے مشابہ نہین ہین اسی طرح وہ سانپ بچہو جو میت کو قبر مین کاٹتے ہین ہمارے عالم کے
سانپ بچہو کی جنس سے نہین ہین بلکہ وہ اور ہی جنس ہین جسکا ادراک دوسرے حاسہ سے ہوتا ہے ۲ دوسرا
مقام یہ ہے کہ تو سونے کے احوال کو یاد کرے اور اس بات کو کہ وہ اپنے خواب مین دیکہتا ہے کہ اوسے ایک

سانپ کو دیکھ رہا ہے اور وہ اوس سے ایذا پاتا ہے یہانتک کہ خود کو اپنے خواب مین دیکھتا ہے کہ درد سے چیختا چلاتا ہے اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہے اور کبھی اپنی جگہہ سے حرکت کرتا ہے وہ ان سب باتون کا ادراک اپنی جان سے کرتا ہے اور ایذا پاتا ہے جیسے جاگتا ایذا پاتا ہے اور وہ اوسکا مشاہدہ کر رہا ہے حالانکہ تو اوسکے ظاہر کو ساکن دیکھتا ہے اور جو سانپ کہ اوسکے حق مین موجود ہے اور وہ عذاب جو اوسکے حق مین حاصل ہے تو اوسے اوسکے گرد نہین پاتا ہے کیونکہ وہ تیرے حق مین مشاہد نہین ہے اور جبکہ عذاب کاٹنے کی ایذا مین ہوا تو درمیان خیالی سانپ کے اور اوس سانپ کے جو کہ مشاہد ہے کسی طرح کا فرق نہین ہے ۳ تیسرا مقام یہ ہے کہ تو خوب جانتا ہے کہ سانپ بنفسہ ایذا نہین دیتا ہے بلکہ وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوس سے تجھکو ملاقی ہوتی ہے اور وہ زہر ہے پھر زہر بھی موذی نہین ہے بلکہ موذی الم ہے بلکہ عذاب تیرا اوس اثر مین ہے جو کہ تجھہ مین زہر سے حاصل ہوتا ہے سو اگر مثل اس اثر کا بغیر سم کے حاصل ہو جاوے تو مقرر عذاب افزون ہوگا اور تعریف اس نوع کے عذاب سے ممکن نہوگی مگر باین طور کہ نسبت کیا جاوے طرف سبب کے جسکی طرف وہ عادت مین منسوب ہوتا ہے اسلئے کہ مثلاً اگر انسان مین ایک لذت پیدا کیجاوے بغیر مباشرت صورت جماع کے تو اوس لذت کی تعریف نہوگی مگر ساتھہ اضافت کے طرف جماع کے پس اضافت تعریف بالسبب ہوگی اور ثمرہ سبب کا حاصل ہو جاویگا گو صورت مسبب کی حاصل نہو اور سبب کا ارادہ اوسکے ثمرے کی وجہ سے کیا جاتا ہے نہ اوسکی ذات کی وجہ سے اور یہ سانپ بچھو وغیرہ مہلک صفتین ہین کہ موت کے وقت ایذا دینے والے نفس مین منقلب ہو جاتے ہین پس اونکا الم مثل الم کاٹنے سانپون کے ہوتا ہے بغیر وجود سانپون کے اور صفت کا موذی منقلب ہو جانا مثل انقلاب عشق کے ہے کہ وہ معشوق کے مرتے وقت موذی بنجاتا ہے کیونکہ عشق تو لذیذ تھا پھر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ وہ لذیذ بنفسہ مولم ہوگیا یہانتک کہ عاشق کے دل مین انواع عذاب سے وہ چیز نازل ہوئی کہ اوسکے ہوتے ہوئے اسکی تمنا کرتا ہے کہ کاش عشق و وصال سے مزہ نہ اوٹھاتا بلکہ یہی بعینہ ایک نوع ہے انواع عذاب میت سے اسلئے کہ اوسکے نفس پر عشق دنیا مین مسلط ہو گیا سو یہی مال زمین جاہ اولاد خویش اقارب جان پہچان کے لوگ اوسکے معشوق ہو گئے جس شخص کو کہ ان چیزون کے استرداد کی امید نہین ہے اگر اوسکی حالت

حیات مین یہ سب اوس سے لے لیا جاوے تو تو دیکھتا ہے کہ اوسکا کیا حال ہوگا کیا اوسکی شقاوت عظیم نہوگی اور اوسکا عذاب سخت نہوگا اور وہ تمنا نہ کریگا اور نہ کہیگا کہ کاش میرے لئے کبھی مال نہوتا نہ کبھی جاہ ہوتی کہ مین اوسکے فراق سے ایذا نہ پاتا پس موت عبارت ہے دنیا کے ساری محبوب چیزون سے یکبارگی مفارقت کرنا اور مقصود یہ ہے کہ آدمی کبھی اپنے گھوڑے کو اسطرح دوست رکھتا ہے کہ اگر اوسکو اختیار دیا جاوے ان دو باتون مین کہ اوس سے گھوڑا لیا جاوے، یا اوسکو بچھو کاٹے تو وہ بچھو کے کاٹنے پر صبر کرنیکو اختیار کریگا تو اب اوسکے نزدیک الم گھوڑے کی جدائی کا زیادہ تر عظیم ہے بچھو کے کاٹنے سے اور اوسکی محبت گھوڑے کے لئے وہی اوسکو کاٹے گی جبکہ اوس سے اوسکا گھوڑا لیا جاویگا پس چاہئے کہ اس کاٹنے کے واسطے تیاری کرے کیونکہ موت ہی اوس سے اوسکے گھوڑے گھر زمین کو اہل وعیال واولاد کو دوست آشنا جان پہچان والون کو لیگی اوس سے اوسکے جاہ وقبول کو چھین لیگی بلکہ کان آنکھ اعضا کو اوس سے لیجاویگی اور وہ اس سب کے رجوع سے مایوس ہوگا سو یہ اوس پر سانپ بچھوؤن سے بڑھکر ہے جیسے اگر یہ اوس سے لے لیا جاوے اور وہ زندہ ہو پس ایسی ہے جبکہ وہ مریگا کیونکہ ہم بیان کر چکے ہین کہ جو شخص معنی آلام ولذات کا ادراک کرتا ہے وہ نہین مرتا بلکہ اوسکا عذاب موت کے بعد زیادہ تر سخت ہوتا ہے اسلئے کہ وہ زندگی مین تو کوئی اسباب سے متسلی ہوجاتا تھا جو کہ اوسکے حواس کو مشغول کر دیتے تھے اور اس سے تسلی ہوجاتی تھی کہ وہ شئی اوسکی طرف رجوع کر آوے یا اوسکا عوض عود کرے موت کے بعد تو کوئی شئی تسلی کی باقی نہین رہی اسواسطے کہ تسلی کی رگ بند کر دی گئی اور یاس حاصل ہوگیا ۵

سیر ہا در ہوس آباد تمنا کردیم	منزل یاس زہر راہگذر نزدیک ست

پس اگر وہ دنیا سے ہلکا پہلکا تھا تو سلامت رہیگا جیسا کہ وارد ہوا ہے نجا المخفون یعنی ہلکے پہلکون نے نجات پائی اور اگر بھاری بوجھل ہے تو اوسکا عذاب عظیم ہوگا ۵

تو رہ از کثرت اسباب خود تنگ میداری	سبکروحان چو بوی گل فرو بستند محملہا

حضرت حجۃ الاسلام رحمہ اللہ نے نہایت نفیس کلام اس نوع کا بیان فرمایا ہے مثالین بیان کرکے خوب سمجھایا ہے ایک جماعت ایمہ نے جواب قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ پر کفایت کی ہے اور حافظ ابن قیم

رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین بسط کیا ہے اور جواب قاضی صاحب مرحوم پر بڑہا یا ہے یہان اوس کا
استیفا کر دینا چاہیے گو طول ہو کیونکہ مسئلہ مہم ہے اور ایمان اوسکے ساتہہ متعین ہے حافظ صاحب بسط
کلام ابن العربی مین فرماتے ہین اگرچہ اونہون نے اِسکے ذکر کے ساتہہ تعرض نہین کیا لیکن وہ اوسکا بسط
ہو سکتا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی اس دار یعنی دنیا مین وہ چیز پیدا کرتا ہے جو کہ اس سے یعنی عذاب قبر سے
بہی زیادہ تر عجیب ہے یہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا کرتے تہے اور کبہی آپ
اونکو نہ دیکہتے نہ سنتے اور آپکے لئے مرد کی شکل بنکر آتے آپ سے ایسا کلام کرتے جسکو وہ سنتا جو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتا اور کبہی اونکو نہ دیکہتا نہ سنتا اور اسی طرح آپ کے سوا اور انبیاء علیہم السلام
اور کبہی آپ کو وحی آتی مثل آواز جرس کے اور اوسکو آپ کے سوا اور حاضرین نہ سنتے یہ جن ہمارے درمیان
مین بلند آواز سے بات چیت کرتے ہین اور ہم اونکو نہین سنتے فرشتے کفار کو کوڑون سے مارتے اور اونکی
گردنین مارتے تہے اور اونپر چیختے چلاتے تہے حال آنکہ مسلمان اونکے ساتہہ تہے نہ اونکو دیکہتے نہ اونکی
باتین سنتے تہے اللہ تعالی نے بنی آدم کو بہت سی چیزون سے جو کہ زمین مین حادث ہوتے ہین حجاب مین
رکہا ہے حال آنکہ وہ چیزین اونہین کے درمیان مین ہین جبریل علیہ السلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو پڑہاتے آپ سے قرآن شریف کا دور کرتے اور حاضرین محفل فیض منزل نہین سنتے تہے جو شخص اللہ سبحانہ کو
جانتا پہچانتا ہے اوسکی قدرت کا اقرار کرتا ہے وہ کیونکر اِس بات کو اوپرا سمجہتا ہے کہ اللہ تعالی ایسے حوادث
احداث فرماوے جس سے بعض ابصار خلق کو مصروف و ممنوع کر دے اپنی کسی حکمت اور اونکی رحمت
کے لئے کیونکہ وہ اوسکے دیکہنے سننے کی طاقت نہین رکہتے ہین بندے کی سماعت و بصارت زیادہ تر
حقیر ہے اِس سے کہ وہ مشاہدۂ عذاب قبر کے واسطے ثابت رہ سکے جن لوگون نے اوسکو سُنا اونمین سے
بہت سے بیہوش ہو گئے اونپر غشی طاری ہو گئی تہوڑی دیر بہی زندگی سے متمتع نہوئے بعض کا پردۂ
قلب منکشف ہوا پہر مر گئے پس حکمت الٰہی مین کسطرح اسکا انکار کرتا ہے کہ اوسنے ایک پردہ چہوڑا
ہے کہ وہ درمیان فرشتون کے اور درمیان اسکی رویت کے حائل ہوتا ہے یہانتک کہ جب وہ پردہ
کہولا جاویگا تو اوسکو دیکہ لینگے عیاناً مشاہدہ کر لینگے پہر یہ بات ہے کہ ہم مین سے بندہ اسیر قادر ہے

کہ وہ میت کی آنکھہ اور سینے سے پارے کو اور رائی کے دانے کو زائل کر سکتا ہے پہر اوسکو جلدی سے رد کر سکتا ہے تو
پہر فرشتہ کیونکر اس سے عاجز ہو سکتا ہے اور اللہ تعالی کسطرح اوسکو اسپر قدرت نہین دیسکتا ہے حال آنکہ
وہ تو ہر شئی پر قادر ہے اور کسطرح قدرت اوسکی اس سے عاجز ہو سکتی ہے کہ پارے کو اوسکی آنکھون پر
اور دانہ خردل کو اوسکے سینے پر باقی رکہے کہ اوس سے نگر پڑے امر برزخ کا اوس چیز پر قیاس کرنا جسکا
لوگ مشاہدہ کرتے ہین پہ نہین ہے مگر صرف جہل و ضلال اور تکذیب اصدق الصادقین اور تعجیز
رب العلمین حالانکہ یہ غایت جہل و ضلال ہے اور جبکہ ہم مین سے ایک اسپر قادر ہے کہ قبر کو دس گز یا زیادہ
طول و عرض مین وسیع کر دے اور اسکی وسعت کو لوگون سے مستور رکہے اور جسکو چاہے اوسپر مطلع
کر دے تو پہر رب العلمین کیونکر اس سے عاجز ہو سکتا ہے کہ اوسکو جتنا چاہے جسپر چاہے کشادہ فرما دے
اور بنی آدم کی آنکہون سے اوسکو مستور رکہے کہ وہ تو اوسکو تنگ دیکہین حال آنکہ وہ بہت وسیع اور
نہایت خوشبو اور بغایت امن و نور ہو اور وہ اسکو نہ دیکہین سر مسئلہ کا یعنی بہید و گر اوسکا یہ ہے کہ یہ
فراخی و تنگی اور روشنی و سبزی اور آگ اوس جنس سے نہین ہے جو کہ اس عالم مین معہود و معروف ہے
اور اللہ سبحانہ نے بنی آدم کو اس گہر مین اوسی چیز کا مشاہدہ کرایا ہے جو کہ اوس سے ہے اور اوسمین ہی
رہے وہ چیز جو کہ امر آخرت سے ہے سو اوسپر پردہ چہوڑ دیا ہے تاکہ اوسکا اقرار اور اوسکا ایمان اونکی
سعادت کا سبب ہو پہر جب اوسکے پردہ اوٹہایا جاویگا تو عیانا مشاہدہ ہوگا میت اگر لوگون کے درمیان
مین رکہا ہوا ہو تو بہی یہ بات ممتنع نہین ہے کہ اوسکے پاس دو فرشتے آوین اوس سے سوال کرین بغیر
اسکے کہ حاضرین کو اسکا شعور ہو اور میت اونکو جواب دے بدون اسکے کہ وہ اوسکے کلام کو سنین اور
فرشتے اوسکو مارین بغیر اسکے کہ حاضرین اوسکی ضرب کو مشاہدہ کرین دیکہو یہ ایک ہم مین سے اپنے صاحب کے
برابر سوتا ہے پہر وہ نیند مین عذاب کیا جاتا ہے مارا جاتا ہے دردناک ہوتا ہے اور جاگتے کو اسکی
کچہہ بہی خبر نہین ہوتی ہے اور کبہی الم ضرب کا سوتے کے جسم کی طرف سرایت کرتا ہے ایک اعظم
استبعاد سے ہے کہ فرشتہ پتہر کو شق کر دے حال آنکہ اللہ سبحانہ نے پتہر کو ملک کے لئے ایسا کر دیا ہے
جیسے ہوا طیور کے واسطے پہر اجسام کثیف کے واسطے حاجب ہوتے ہین اس سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ

ارواح لطیف اونمین متحمل نہو سکین یہ نہین ہے مگر فاسد قیاس اسی قیاس اور اسکے مثل اور قیاسات
فاسدہ سے رسل علیہم الصلوۃ والسلام کی تکذیب کی گئی بہر وہ آگ و سبزہ جو کہ قبر مین ہے دنیا کی آگ سے
نہین ہے نہ دنیا کی نباتات سے کہ جو دنیا کی آگ اور اوسکے سبزہ کا مشاہدہ کرتا ہے وہ اوسکا بھی مشاہدہ فرماوے
وہ تو آخرت کی نار اور اوسکے سبزہ سے ہے وہ آگ دنیا کی آگ سے سخت تر ہے اہل دنیا کو اوسکا احساس
نہین ہوتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی میت پر اوس مٹی کو اور اون پتھرون کو جو اوسکے اوپر نیچے ہین
گرم کر دیتا ہے یہانتک کہ وہ دنیا کے انگارون سے بھی زیادہ تر گرم ہو جاتے ہین اہل دنیا اگر اونکو
چہوئین تو اونکو اوسکا احساس نہو بلکہ اس سے بھی زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ دو آدمی دفن کئے جاتے
ہین ایک دوسرے کے برابر ہوتا ہے اور یہ آگ کے گڑھے مین ہے کہ اوسکی گرمی اوسکے پڑوسی تک
نہین پہونچتی ہے اور وہ جنت کے چمن مین ہے کہ اوسکی راحت و نعیم اوسکے جار تک نہین پہونچتی
پروردگار جل شانہ کی قدرت اس سے بھی وسیع تر و عجیب تر ہے اللہ تعالی نے تو ہمکو اپنی قدرت کی نشانیون
سے اسی دنیا مین وہ نشانیان دکھائی ہین کہ وہ اس سے بھی بہت بڑہکر ہین لیکن نفوس اوس چیز کی تکذیب
کے عاشق ہین جنکو اونکے علم نے احاطہ نہین کیا ہے مگر وہ جسکو اللہ تعالی توفیق دے اور اوسکو
بچالے کافر کے لئے دو تختیان آگ کی بچہائی جاتی ہین کہ جنکی وجہ سے اوسپر قبر شعلہ مارتی ہے جیسے
تنور شعلہ مارتا ہے اللہ سبحانہ جب چاہتا ہے تو اپنے بعض بندون کو اسپر مطلع فرماتا ہے اور اونکے غیر سے
اوسکو چہپاتا ہے کیونکہ اگر سارے بندے مطلع ہو جاوین تو تکلیف کی حکمت اور ایمان بالغیب جاتا رہے
اور لوگ دفن کرنا چہوڑ دین جیسا کہ صحیح مین وارد ہوا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نہ کرو تو مین اللہ سے
سوال کرتا کہ وہ تمکو سنا دے عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون چونکہ یہ حکمت بہائم کے حق مین منتفی تھی
اسلئے وہ اوسکو سنتے اور اوسکا ادراک کرتے ہین جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر بدکا
تہا اور قریب تہا کہ آپ کو گرادے جبکہ آپ کا گزر اوس شخص پر ہوا جو اپنی قبر مین معذب ہو رہا تھا
حکایت حافظ صاحب فرماتے ہین مجھے حدیث کی میرے صاحب ابو عبد اللہ محمد بن وزیر حرانی نے
کہ وہ اپنے گہر سے بعد عصر کے باغ کی طرف نکلے کہتے ہین کہ ذرا پہلے سورج ڈوبنے سے مین قبرون کے

درمیان مین پہونچا پس ناگاہ اونمین سے ایک قبر تہی اور وہ انگارا تہی جیسے شیشہ گر کی بہٹی اور میت اوسکے وسط مین تہا مین اپنی آنکہون کو ملنے لگا اور کہتا تہا کہ مین سوتا ہون یا جاگتا ہون پہر مینے شہر کی فصیل کی طرف التفات کیا تو مینے کہا واللہ مین سوتا نہین ہون پہر مین اپنے گہر کی طرف گیا حال آنکہ مین مدہوش تہا گہر والے میرے سامنے کہانا لائے مین نہ کہا سکا پہر مین شہر مین گیا قبر والے کا حال پوچہا ناگاہ وہ مکّاس تہا کہ اوسی دن مرا تہا پس اس آگ کا قبر مین دیکہنا ایسا ہے جیسے فرشتے جن کبہی دکہائی پڑجاتے ہین جسکو اللہ چاہتا ہے دکہا دیتا ہے **حکایت** ہمکو حدیث کی ہمارے اصحاب ابوعبداللہ محمد بن حیان سلالی نے یہ اللہ کے نیک بندونمین سے تہے اور سچے آدمی تہے کہتے ہین کہ بغداد مین ایک آدمی لوہارون کے بازار کی طرف آیا اوسنے چہوٹی مینخین بیچین ہر مینخ کے دو سر تہے ایک لوہارنے اونکو لے لیا اوسنے اونکو تپانا شروع کیا وہ نرم نہین پڑتی تہین یہانتک کہ اوسکے کہو کنے پیٹنے سے عاجز ہوا بائع کو تلاش کیا پہر اوسے پایا اوس سے کہا یہ مینخین تیرے پاس کہان سے آئین اوسنے کہا مجہے ملگئین وہ اوس سے پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتا دیا کہ اوسنے ایک قبر کہلی پائی اور میت کی ہڈیان تہین ان مینخون سے جکڑی ہوئی تہین مینے بہت تدبیر کی کہ اونکو نکالون پہر نکال سکا مینے ایک پتہر لیا اوسکی ہڈیون کو توڑا اور مینخون کو جمع کیا راوی کہتا ہے کہ مینے اون مینخون کو بچشم خود دیکہا حافظ صاحب کہتے ہین مینے کہا کہ اونکی صفت کیا تہی راوی نے کہا ہر مینخ کے دو سر تہے حافظ صاحب مرحوم نے بعد اسکے بہت سی حکایتین اس باب مین ذکر فرمائین پہر کہا کہ یہ اخبار اور اونکے اضعاف اور اضعاف کے اضعاف اسقدر ہین کہ یہ کتاب اونکی گنجائش نہین رکہتی ہے اللہ سبحانہ نے اپنے بعض بندون کو قبر کا عذاب اور اوسکے نعیم ظاہر ظہور دکہادی ہے رہا خواب مین دیکہنا سو اگر ہم اوسکو ذکر کرین تو متعدد کتابین ہنجائین جو کوئی اوسپر واقف ہونا چاہے اوسے چاہئے کہ کتاب منامات ابن ابی الدنیا کتاب البستان قیروانی وغیرہ کو ملاحظہ فرمائے چند حکایات اس باب کی آیندہ مذکور ہونگی حافظ صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے امر آخرت کو اور جو اوس سے متصل ہے غیب کر دیا ہے ادراک مکلفین سے اس گہر مین اوسکو چہپا دیا ہے اور یہ اوسکی کمال حکمت سے ہے اور اسلئے کہ مومنین

بالغیب اپنے غیر سے ممتاز ہوجاوین پس اول امر آخرت کا یہ ہے کہ فرشتے محتضر پر نازل ہوتے ہین اوسکے قریب بیٹھتے ہین اور وہ اونکو ظاہر ظہور مشاہدہ کرتا ہے اونکے ساتھہ کفن وحنوط ہوتا ہے جنت سے یا نار سے حاضرین کی دعای خیر یا شر پر آمین کہتے ہین اور کبھی محتضر کو سلام کرتے ہین وہ اونکو جواب دیتا ہے کبھی لفظ سے کبھی اشارے سے کبھی دل سے جبکہ اوسکو نطق واشارے کی قدرت نہین ہوتی ہے پھر کبھی بعض حاضرین اوسکو سنتے ہین محتضر کہتا ہے مرحبا اھلاً وسھلاً ومرحبا بھذہ الوجوہ **حکایت** مجھے میرے شیخ یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بعض محتضرین سے خبر دی مجھے معلوم نہین کہ خود اونہون نے مشاہدہ فرمایا یا کسی نے اسکی اونکو خبر دی کہ اونہون نے اوس محتضر کو یہ کہتے سنا علیک السّلام ھھنا اجلس یعنی اوسنے فرشتے سے کہا تجھپر سلام ہو یہان بیٹھہ **حکایت** خیر نسّاج رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ اونہون نے موت کے وقت فرمایا توصبر کر اللہ تجھے عافیت مین رکہے کیونکہ جس چیز کے ساتھہ تو مامور ہے وہ فوت نہوگی اور مین جسکے ساتھہ امور ہون وہ فوت ہوگی پھر پانی منگایا وضو کیا نماز پڑہی پھر کہا جاری کر جسکا تو حکم کیا گیا ہے اور انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی اور حکایت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی پہلے گزر چکی ہے اور اس سے یہ قول اللہ پاک کا کفایت کرتا ہے فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون یعنی ہم زیادہ ترقریب ہین طرف اوسکے تم سے ساتھہ ہمارے فرشتون اور قاصدون کے لیکن تم اونکو نہین دیکھتے ہو سو یہ تو اول امر ہے حالانکہ وہ نہ ہمکو دکھائی دیتا ہے نہ ہم اوسکا مشاہدہ کرتے ہین اور وہ اسی گھر مین ہے پھر کتاب الروح مین یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے تین گھر بنائے ہین ایک گھر دنیا دوسرا گھر برزخ تیسرا دار القرار اور ہر گھر کے لئے احکام قرار دئے ہین کہ وہ اوسی کے ساتھہ خاص ہین اور اس انسان کو بدن ونفس سے مرکب فرمایا ہے دار دنیا کے احکام کو بدنون پر ٹھیرایا ہے اور روحین اونکی تابع ہین اوسی لئے اپنے احکام شرعیہ کو اوس چیز پر مرتب کیا ہے جو کہ زبان اور اعضا کے حرکات سے ظاہر ہوتی ہے گو نفوس مین اوسکے خلاف ہی مضمر کیون نہو اور برزخ کے احکام کو روحون پر رکہا ہے اور بدنون

کو اسمین اونکا تابع کیا ہے سو جسطرح احکام دنیا مین روحین بدنون کے تابع ہین اور بدنون کی ایذا سے ایذا پاتی اور اونکی راحت سے لذت لیتی ہین اور بدن ہی مباشر اسباب نعیم و عذاب کے ہوتے ہین اسیطرح برزخ مین بدن روحون کے نعیم و عذاب مین تابع ہین اور ارواح ہی اوسوقت مباشر عذاب و نعیم کی ہوتی ہین پس یہان بدن ظاہر اور روحین پوشیدہ ہین اور بدن ارواح کے لئے مثل قبور کے ہین اور وہان روحین ظاہر اور بدن اپنی قبور مین پوشیدہ ہین احکام برزخ کے ارواح پر جاری ہوتے ہین پھر نعیمًا و عذابًا اونکے بدنون کی طرف سرایت کرتے ہین جیسے کہ احکام دنیا بدنون پر جاری ہوتے ہین پھر نعیمًا و عذابًا اپنی روحون کی طرف سرایت کرتے ہین پس تو اس مقام کو اپنے علم سے احاطہ کر لے اور جیسا چاہیئے ویسا اسکو سمجھ بوجھ لے جو کوئی اشکال داخل خارج سے تجھپر وارد کرینگے اوسکو یہ تجھسے زائل کردیگا **فائدہ** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ تو عذاب قبر کے ساتھ جازم اعتقاد ہو کہ اسکے سبب سے ہدایت کی راہ مین چلے یعنی تو وجوبًا اعتقاد عذاب قبر کے ساتھ جزم کر اور منکر سوال کے یہی بدعتی اور معتزلہ ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط سوال کے منکر ہین حال آنکہ وہ تو سوال اور مابعد سوال سب کے منکر ہین حافظ نے ابیات مین صرف سوال کا انکار ذکر کیا غرض اونکی یہ ہے کہ سوال تو اول ہی امر ہے جب اسکا انکار کیا تو جو اوسکے بعد ہے بطریق اولی اوسکے منکر ہونگے اسلئے اونھون نے صرف اسیکے ذکر پر کفایت کی دوسری یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارے معتزلہ عذاب قبر کے منکر ہین حال آنکہ تفسیر النار یتہ رضوان علیہا مین اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ زمخشری نے کہا ہے کہ اس آیت سے عذاب قبر پر استدلال کیا ہے اور اس بات کو برقرار رکھا رد نکیا سورۂ طہٰ مین معیشت ضنک کی تفسیر مین ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اس قول کو بھی رد نکیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ عذاب قبر کا قائل ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین اما قول اھل بدع پس ابو ہذیل اور مریسی نے کہا ہے کہ جو شخص سمت ایمان سے نکل گیا ہے وہ درمیان دو نفخون کے معذب ہوتا ہے اور سوال تو قبر ہی مین واقع ہوتا ہے اور جبائی اور اوسکے بیٹے اور بلخی نے عذاب قبر کو ثابت کیا ہے لیکن مؤمنین سے اسکی نفی کی ہے اور کفار فساق اصحاب تخلید کے لئے اپنے اصول پر ثابت کیا ہے صالحی نے

کہا ہے کہ اکثر عذاب قبر کا مومنین پر جاری ہوتا ہے بغیر اسکے کہ روحین جسمون کی طرف رد کی جائین اور یہ ہوسکتا ہے کہ میت کو الم وحس وعلم بدون روح کے ہو اور یہ ایک جماعت کا قول ہے کرامیہ سے بعض معتزلہ نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالی مردون کو اونکی قبرون مین عذاب کرتا ہے اور اونمین الم کو پیدا فرماتا ہے اور اونکو اسکا شعور نہین ہوتا ہے پھر جبکہ وہ محشور ہونگے تو اون آلام کو پائین گے اور اونکا احساس کرینگے اور یہ کہا ہے کہ جن مردون کو عذاب ہوتا ہے اونکا طریقہ ایسا ہے جیسے طریقہ مست وبیہوش کا کہ اگر اونکو مار پڑے تو وہ الم کو نہین پاتے اور جب اونکی عقل عود کر آتی ہے تو اونکو ضرب کی درد کا احساس ہوتا اور انہین سے ایک گروہ نے عذاب قبر کا بالکل انکار کیا ہے انہین سے ہین ضرار بن عمرو اور یحییٰ بن کامل انتہیٰ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے معتزلہ سے مطلقًا نفی عذاب قبر کی نقل کرنا ٹھیک نہین ہے واللہ اعلم

وصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر جان پر ہے یا تن پر یا دونون پر

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول قائل کا کہ آیا عذاب قبر کا جان وتن دونون پر ہے یا نفس پر بدون بدن کے یا بدن پر بغیر نفس کے اور آیا بدن نفس کا مشارک ہوتا ہے نعیم وعذاب مین یا نہین پس شیخ الاسلام یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا ہم اونکے جواب کے لفظ ذکر کرتے ہین فرمایا بلکہ عذاب ونعیم بدن ونفس دونون پر ایک ساتھ ہے باتفاق اہل سنت وجماعت کے نفس متنعم ومعذب ہوتا ہے اس حال مین کہ وہ بدن سے جدا ہے اور متنعم ومعذب ہوتا ہے اس حال مین کہ وہ بدن کے ساتھ متصل ہے پس عذاب ونعیم اس حال مین دونون پر مجتمع ہین جسطرح کہ روح بدن سے منفرد ہوتی ہے اور آیا عذاب ونعیم بدن کے لئے بدون روح کے ہوتا ہے اسمین اہل حدیث وسنت واہل کلام کے دو قول مشہور ہین اور اس مسئلے مین اقوال شاذہ بھی ہین کہ وہ اہل سنت وحدیث کے اقوال سے نہین ہین جو شخص یہ کہتا ہے کہ عذاب ونعیم نہین ہوتے ہین مگر ارواح پر اور ابدان متنعم ومعذب نہین ہوتے ہین سو اس قول کے فلاسفہ قائل ہین جو کہ معاد ابدان کے منکر ہین یہ لوگ باجماع مسلمین کافر ہین اور اس قول کو بہت سے اہل کلام معتزلہ وغیرہم سے بھی کہتے ہین جو کہ معاد ابدان کا اقرار کرتے ہین لیکن کہتے ہین کہ یہ برزخ مین نہین ہے اور یہ اوسی وقت ہوگا کہ جب قبرون سے اوٹھین گے لیکن یہ لوگ فقط برزخ ہی مین انکار عذاب بدن کا کرتے ہین اور کہتے ہین

کہ برزخ مین یہی ارواح منعم و معذب ہین پہر جبکہ قیامت کا دن ہوگا تو روح و بدن دونون معذب ہونگے
اور اس قول کے قائل کئی گروہ مسلمانون کے اہل کلام و حدیث وغیرہم سے ہبھی ہین اور یہی مختار ابن حزم
و ابن برہ کا ہے پس یہ قول تین قول شاذ مین سے نہین ہے بلکہ منسوب ہے طرف قول اوس شخص کے جو کہ
عذاب قبر و قیامت کا اقرار کرتا ہے اور معاد ابدان و ارواح کا مثبت ہے لیکن ان لوگون کے عذاب قبر مین
تین قول ہین ایک یہ کہ وہ فقط روح پر ہے دوسرا یہ ہے کہ روح پر ہے اور بدن پر بواسطہ روح ہے تیسرا یہ
ہے کہ فقط بدن پر ہے اور اس قول کے ساتھہ اوس شخص کا قول منضم ہے جو کہ عذاب قبر کو ثابت کرتا ہے
اور روح کو ہی حیات ٹھیراتا ہے اور دوسرے قول کو قول اوس شخص کا کرتا ہے جو کہ مطلقاً عذاب ابدان کا
منکر ہے پس جبکہ اقوال شاذہ تین ٹھیرائے جائین تو دوسرا قول شاذ اوس شخص کا قول ہوگا جو یہ کہتا ہے
کہ روح تنہا منعم و معذب نہین ہوتی ہے اور روح تو یہی حیات ہے اور اس قول کو کئی گروہ اہل کلام
کے معتزلہ و اشعریہ سے کہتے ہین جیسے قاضی ابو بکر وغیرہ اور اس بات کا انکار کرتے ہین کہ روح بعد
مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے یہ قول باطل ہے قاضی کے اصحاب ابو المعالی جوینی وغیرہ نے مخالفت
کی ہے بلکہ کتاب و سنت دونون سے ثابت ہو چکا ہے کہ روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے اور
وہ منعم یا معذب ہوتی ہے جب یہ سب قول جان چکے تو اب یہ سمجھو کہ مذہب سلف و ائمۂ امت کا یہ ہے
کہ میت جب مر جاتا ہے تو وہ نعیم مین ہوتا ہے یا عذاب مین اور یہ نعیم و عذاب اوسکے روح و بدن دونون کو
حاصل ہوتا ہے اور روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے منعم ہو یا معذب اور وہ کبھی عذاب
بدن کے ساتھہ متصل ہوتی ہے اور بدن کے لئے ہمراہ روح کے نعیم و عذاب حاصل ہوتا ہے پہر جبکہ
قیامت کبری کا دن ہوگا تو روحین جسمون کی طرف عود کی جاوینگی اور اپنی قبرون سے رب العلمین کے لئے
کہڑی ہو جاوینگی اور معاد ابدان کا درمیان مسلمین و یہود و نصاری کے متفق علیہ ہے جمع الشتیت
مین عبارت حافظ صاحب کو اسی طرح نقل کیا ہے واللہ اعلم ✣

وصل

شرح برزخ مین لکھا ہے صحیح یہی بات ہے کہ عذاب و ثواب ارواح و ابدان دونون کے لئے ہے گو بدن

مٹی ہی کیون نہ ہوجاوین جیسا کہ مردی ہے **حکایت** ایک مجوسی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور اوسکے ساتھ تین سر تھے یہ عرض کیا ای عمر تمہارے صاحب یعنے سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص دنیا سے غیر اسلام پر نکلا وہ بیشک آگ مین جلایا جاویگا اور جہنم مین ہوگا اور یہ آیت شریف پڑہی النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا سچ ہے اوسنے تین سر نکالے اور کہا کہ یہ سر اوسکے باپ کا اور یہ اوسکی مان کا اور یہ اوسکی بہن کا ہے یہ سب دنیا سے دین مجوس پر نکلے ہین مین اپنا ہاتھہ ان سرون پر رکہتا ہون تو انمین گرمی کا اثر نہین پاتا امیر المومنین نے خادم سے فرمایا کہ ابو الحسن یعنے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ کو بلاؤ وہ تشریف لائے حضرت عمر نے مجوسی سے فرمایا کہ تو اپنے سوال کو دوہرا اوسنے دوہرایا حضرت امیر نے فرمایا ایک پتھر اور ہرلوہا میرے پاس لاؤ وہ حاضر کیا گیا پہر مجوسی سے فرمایا تو اپنا ہاتھہ ان پر رکہہ تو کیا گرمی کا اثر پاتا ہے اوسنے ہاتہہ رکہا کہا مین نہین پاتا بلکہ یہ دونون سرد ہین آپ نے فرمایا تو لوہے کو پتھر پر مارا اوسنے مارا اونکے درمیان سے آگ نکلی مجوسی سے فرمایا تو کیا اسکا انکار کرتا ہے کہ ان سرون مین آگ ہو اور تجہے اوسکی گرمی معلوم نہ ہوتی ہو اللہ تعالی اسپر قادر ہے کہ میت کے اعضا اور اوسکی مٹی کے درمیان مین آگ پیدا کردے جیسے اوسنے اپنی قدرت سے پتھر ولوہے کے درمیان مین آگ پیدا کردی پس اگر ابدان درمیان مین نہوتے تو حضرت امیر صرف عذاب روح کا اوسکو جواب دیدیتے نہ حضرت عمر کو یہ ضرورت ہوتی کہ حضرت امیر کو طلب فرمائین احادیث وآثار واخبار بیشمار اسپر دال ہین کہ موت کے بعد قبر مین اور قیامت کے دن سقر مین روح بدن دونون کو عذاب ہوتا ہے اِس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ سنت وکتاب مین بدرجہ کمال فقہ وذکاوت کے ساتھہ متصف تہے آپکے فہم وذکا کے اخبار بے حساب ہین کہ اوسکے ذکر کے لئے ایک دفتر چاہیے یہی وجہ ہے کہ آپ سرخیل اولیاء کرام ہین اور سارے سلاسل اصفیاء عظام آپ ہی تک منتہی ہوتے ہین رضی اللہ عنہ وارضاہ ونفعنا بحبہ فی الدنیا والآخرۃ ٥

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان مین

۱ بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر یعنی ای اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے عذاب قبر سے ۲ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے ۳ امام احمد وبزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کی کہجورونمین داخل ہوئے آپ نے کئی آدمیونکی آوازین بنی نجار سے سُنین کہ وہ جاہلیت مین مرے تھے اپنی قبرون مین معذب ہو رہے تھے آپ گہبراتے ہوئے نکلے صحابہ کو حکم کیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگین ۴ صحیح مسلم وسنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا التشہد اخیر سے فارغ ہو تو اوسے چاہیئے کہ چار چیزون سے پناہ مانگے عذاب جہنم عذاب قبر فتنہ موت وحیات اور فتنہ مسیح دجال سے ۵ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو یہ دعا سکہاتے جسطرح کہ اونکو قرآن کی سورت سکہاتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال ۶ نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجہپر داخل ہوئے اور میرے پاس ایک عورت یہود کی کہہ رہی تہی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو پس آپ گہبرائے اور فرمایا کہ مفتون تو یہود ہی ہوتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ ہم چند رات ٹہیرے پہر آپ نے فرمایا کیا تو نے جانا کہ میری طرف وحی کی گئی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو بی بی عائشہ فرماتی ہین پس مینے آپ کو سنا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اثبات ثقات نے اونکو روایت کیا ہے*

فصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین

ابن ابی شیبہ و مسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت بنی نجار کے کسی باغ مین تھے اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپکے ہمراہ تھے کہ وہ بدکا قریب تھا کہ آپ کو گرادے ناگاہ کئی قبرین تھین چھہ یا چار یا پانچ آپ نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبر والون کو ایک آدمی نے عرض کیا کہ مین فرمایا یہ کب مرے ہین اوسنے کہا کہ شرک مین مرے ہین فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے پس اگر یہ نہوتا کہ تم دفن نہ کرو تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ تمکو سنادے عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون ٢ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ دو بڑھیان مجھپر داخل ہوئین یہود مدینہ کی بڑھیون سے اونہون نے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کئے جاتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ مینے اونکی تکذیب کی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ مین اونکی تصدیق کرون وہ چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ دو بڑھیون نے یہود مدینہ کی بڑھیون سے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کئے جاتے ہین آپ نے فرمایا اونہون نے سچ کہا بیشک وہ ایسا عذاب کئے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین فرماتے ہین پس دیکھا مینے آپ کو بعد اسکے کسی نماز مین مگر پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ اوسکو سارے بہائم سنتے ہین ٣ ہناد بن سری نے اپنے زہد مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودیہ مجھپر داخل ہوئی اوسنے عذاب قبر کا ذکر کیا مینے اوسکی تکذیب کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے آپ سے اسکا ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے بیشک وہ البتہ عذاب کئے جاتے ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم اونکی آوازون کو سنتے ہین ف قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین فرمایا ہے کہ ہمارے علماء رحمۃ اللہ علیہم نے کہا ہے کہ بغلہ یعنی خچر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی لئے بدکا کہ اوسنے معذبین کی آواز کو سنا اور ذوی العقول جن وانس کے اوسکو اسلئے نہین سنتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ نہوتا کہ تم دفن نکرو النحرسو اللہ سبحانہ نے اوسکو ہم سے چھپایا ہے تاکہ

ہم ایک دوسرے کو دفن کرین بسبب اپنی حکمت آلہیہ اور لطائف ربانیہ کے واسطے غلبۂ خوف کے وقت سنی
عذاب قبر کے اگر اوسکو سنتے تو دفن کے لئے قبر سے قریب ہونے پر قدرت نہوتی یا زندہ اوسکے سننے کے
وقت ہلاک ہوجاتا کیونکہ اس دار مین اللہ تعالی کے عذاب سے کسی شئی کے سننے کی طاقت نہین ہے
بوجہ ضعف ان قوملی کے کیا نہین دیکھتے کہ لوگ جب سخت کڑک بادل کو یا زلازل ہالکہ کو سنتے ہین تو
بہت سے لوگ ہلاک ہوجاتے ہین اور کہان بادل کی کڑک اوس شخص کی چیخ سے جسکو فرشتے لوہے
کے گرزون سے مارتے ہین جب اوسکے اردگرد کی خلق سنتی ہے حال آنکہ خود حضور صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اوسکو کوئی انسان سن لے تو بیہوش ہوجاوے **مم** ابن ابی شیبہ واحمد وابن
حبان و آجری نے ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
تم پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے میئے کہا یا رسول اللہ اور بیشک وہ البتہ عذاب کئے جاتے ہین اپنی قبرون
مین فرمایا ہان ایسا عذاب کہ اوسکو بہائم سنتے ہین **۵** طبرانی نے کبیر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مردے البتہ عذاب کئے جاتے ہین اپنی قبرون
مین یہانتک کہ بہائم البتہ اونکی آوازون کو سنتے ہین **۶** طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک سفر مین تھا اور آپ اپنی سواری
پر چلے جاتے تھے کہ وہ بھڑکی مینے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے آپ کی سواری کا کہ وہ بھڑکی فرمایا بیشک
اوسنے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا ہے سو وہ اسلئے بھڑکی **ف** چونکہ عذاب
قبر کو بہائم سنتے ہین اسی لئے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ لوگ اپنے جانورون کو جنکے پیٹ مین چارے
کے ساتھ مٹی کھا لینے سے درد ہوتا ہے تو یہود ونصاری قرامطہ وغیرہم کی قبرون کی طرف لیجاتے ہین
جبکہ وہ جانور قبر کا عذاب سنتے ہین اور اس سے اونمین ڈر اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے تو اسکی حرارت
سے اونکا درد جاتا رہتا ہے حاصل یہ ہے کہ جن چوپایون کے پیٹ مین مٹی اور چارہ کھانے سے درد ہوتا
ہے اونکا علاج ان لوگون کی قبرونکے عذاب سنوانی سے کرتے ہین نعوذ باللہ منہ **حکایت** ابو محمد عبد الحق رحمہ اللہ
فرماتے ہین کہ ابو الحکم بن مرجان نے مجھے حدیث کی اور یہ اہل علم وعمل سے تھے کہ لوگون نے ایک میت کو

دفن کیا اپنے قرب مین جانب شرق اشبیلیہ کے جبکہ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک گوشے مین بیٹھے باتین کرنے لگے ایک جانور اونکے قریب چر رہا تھا ناگاہ وہ جانور جلدی سے قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا سنتا ہے پھر بھاگتا چلا گیا پھر قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا وہ سنتا ہے پھر چلا گیا اوسنے کئی بار اسی طرح کیا ابوالحکم رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے عذاب قبر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا کہ بیشک وہ البتہ ایسا عذاب کئے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین اللہ عزوجل ہی خوب جانتا ہے کہ جو کچھ اوس میت کا حال تھا اس حکایت کو جب ذکر کیا کہ قاری نے اس حدیث کو عذاب قبر مین پڑھا اور ہم اوسوقت کتاب مسلم بن حجاج کو اونپر سماع کر رہے تھے رضی اللہ عنہ یہ حکایت تذکرۂ قرطبی رحمہ اللہ مین اسیطرح لکھی ہے +

فصل بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ

جاننا چاہئے کہ یہ اسباب بہت ہین بیان اونکا دو طرح پر ہے ایک مجمل دوسرا مفصل **مجمل** یہ ہے کہ عذاب قبر کے تین سبب ہین **ا** اللہ تعالی کے ساتھ جہل یعنی اوسکو نہ پہچاننا اس جہل مین کفر و شرک داخل ہے کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ وتعالی کو نہین پہچانتا ہے وہی شرک و کفر مین مبتلا ہوتا ہے **۲** اللہ تعالی کے حکم کو ضایع کرنا اسمین سارے اوامر و فرائض داخل ہین **۳** اوسکے معاصی کا مرتکب ہونا اسمین سب نواہی کبائر ظاہرہ باطنہ آگئے پس جس روح نے اللہ سبحانہ کو جانا پہچانا اوسکے ساتھ محبت رکھی کسی چیز کو اوسکی ذات و صفات مین شریک نہ کیا اوسکے احکام کو مانا اوسکے اوامر کو بجالائے اوسکے معاصی سے بچے اوسکے نواہی سے پرہیز کیا تو اللہ سبحانہ ایسی روح کو ہرگز عذاب نہ کریگا نہ اوس بدن کو جسمین وہ تھی مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم کیونکہ عذاب قبر اور عذاب آخرت اللہ تعالی کے غضب و سخط کا اثر ہے بندے پر سو جسنے اللہ سبحانہ کو دنیا مین خفا کیا پھر توبہ و انابت نہ کی اوسکو راضی نہ کیا اور اسی حال پر مر گیا تو اُسکو عذاب برزخ سے اوتنا ہوگا کہ جتنا اوسنے اللہ تعالی کو اپنے اوپر خفا کیا پھر کسی نے تھوڑا کسی نے بہت پس بقدر اوسکے جرم کے سزا جزا ملیگی زیادہ نہ کم کیونکہ ہمارا رب عادل ہے ظالم نہین ہے اعدل العادلین احکم الحاکمین ہے نہ ذرہ برابر نیکی سے گھٹاوے نہ بدی مین بڑھاوے بلکہ وہ تو رحمن رحیم ارحم الراحمین ہے جسکے چاہے سارے گناہ

مٹا وے اور بحساب ثواب دیدے لایسئل عما یفعل وھو یسألون الٰہی ہم تو تیرے گنہگار خطاکار بندے ہین تجھسے تیرا فضل مانگتے ہین تو اپنے فضل وکرم سے ہمکو اعمال خیر کی توفیق دے اعمال شر سے بچا حسن خاتمہ روزی فرما ہمارے گناہ بخشدے عذاب قبر وعذاب آخرت سے ہمکو بچالے تیرے نزدیک اسکی کچھہ ہستی نہین ہے تیرا فضل بہت بڑا ہے تو ہمکو اپنی رحمت سے ڈہانک لے دنیا وآخرت کے فتن سے محفوظ رکھہ آمین آمین آمین بجاہ النبی الامین سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم بعد دمعلوماتہ ومداد کلماتہ **تفصیلی**

بیان یہ ہے **ا** کفر وشرک سے امام احمد وابویعلی وآجری نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلط کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسکو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو **۲** ابویعلی وآجری وابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن اپنی قبر مین ایک چمن مین ہے اور کشادہ کی جاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی ستر گز اور روشنی کیجاتی ہے واسطے اوسکے جیسے چاند چودہوین رات مین کیا تم جانتے ہو یہ آیت کس بات مین نازل ہوئی فان لہ معیشۃ ضنکا صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے اوسکی قبر مین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے بیشک البتہ مسلط کیے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین وہ اوسکے جسم مین پہونکتے ہین اور اوسکو کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک **۳** امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہیجے جاتے ہین کافر پر دو سانپ ایک تو اوسکے سر کی طرف سے اور دوسرا اوسکے پاؤن کی جانب سے وہ اوسے ایسا کترتے ہین کہ جب فارغ ہوتے ہین تو پہر عود کرتے ہین اسی طرح قیامت تک کرتے رہین گے **۴ عذاب ابوجہل** طبرانی نے اوسط مین ابن مندہ نے اور ابن ابی الدنیا نے عذاب قبور مین لالکائی نے سنت مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت اطراف بدر مین جارہا تہا کہ ایک آدمی گڑہے سے نکلا اوسکی گردن مین ایک زنجیر تہی اوسنے مجھے پکارا ای عبداللہ تو مجھے پانی پلا مجھے نہین معلوم کہ اوسنے میرا

لم پہچانا یا مجھے عرب کے پکارنے کے ساتھ پکارا اور ایک آدمی اوس گڑھے سے نکلا اوسکے ہاتھ مین کوڑا
تھا اوسنے مجھے پکارا ای عبداللہ تو اوسکو پانی نہ پلا پس بیشک وہ کافر ہے پھر اوسکو کوڑے سے مارا یہانتک
کہ وہ طرف اپنے گڑھے کے لوٹ گیا پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ کو اسکی خبر دی آپنے
مجھسے فرمایا کیا تو نے اوسکو دیکھا ہے مینے کہا ہان فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابو جہل ہے اور یہ اوسکا عذاب
ہے روز قیامت تک ۵ ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین خلال نے سنہ مین ابن السرا السراۓ
نے روضہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مین ایک بار سفر کے لئے نکلا میرا گزر ایک قبر
پر قبور جاہلیت سے ہوا ناگاہ ایک آدمی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تھا اوسکی گردن مین ایک زنجیر آگ
کی تھی میرے ساتھ پانی کی چھاگل تھی جب اوسنے مجھے دیکھا تو کہا ای عبداللہ تو مجھے پانی پلا اتنے مین
ایک اور آدمی اوسکے پیچھے قبر سے نکلا اوسنے کہا ای عبداللہ تو اوسکو نہ پلا وہ تو کافر ہے پھر اوسنے زنجیر کو
پکڑا اور اوسے کھینچا قبر مین اوسکو داخل کر دیا کہا پھر مجھے رات نے ایک بڑھیا کے گھر کی طرف پہونچایا مینے
رات ہوگئی تو مین اوسکے گھر مین اوتر پڑا اوسکے گھر کے جانب مین ایک قبر تھی مینے قبر سے ایک آواز سنی
کہ کہتا ہے بول وما بول شن وما شن مینے بڑھیا سے کہا یہ کیا ہے اوسنے کہا یہ میرا خاوند تھا
جب موتتا تو پیشاب سے نہین بچتا تھا اور مین اوس سے کہا کرتی تھی خرابی ہو تیری اونٹ تو جب پیشاب
کرتا ہے تو اپنے پانون پھیلا لیتا ہے یعنی وہ باوجود اسکے کہ جانور ہے پیشاب سے بچتا ہے تو اوس سے بھی
برا ہے کہ تو اوس سے احتیاط نہین کرتا وہ میرا کہنا نہین مانتا تھا وہ جب سے مرا ہے بول وما بول چلایا
کرتا ہے یعنی پیشاب اور کون پیشاب یعنی اس سے احتیاط نہ کرنا موجب عذاب ہے مینے کہا شن
وما شن کیا ہے اوسنے کہا کہ ایک پیاسا آدمی اوسکے پاس آیا اور کہا کہ مجھے پانی پلا اوسنے کہا مشک
کو لیلے ناگاہ اوسمین کچھہ نہ تھا وہ آدمی مرکے گر پڑا سو وہ جب سے مرا ہے شن وما شن پکارا کرتا ہے
یعنی مشک اور کون مشک کہ میرے عذاب کی باعث ہوئی جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا تو مینے آپ کو اسکی خبر دی آپ نے منع فرمایا اس سے کہ آدمی تنہا سفر کرے زواجر
مین تنہا سفر کرنیکو کبیرہ کہا ہے اسلئے کہ شرع مین اس سے نہی آئی ہے ۶ ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین حویرث

بن رباب سے روایت کیا ہے کہامین ایک بار اثانیہ مین تہاکہ ہمپر ایک آدمی قبر سے نکلا اوسکا مونہہ اور سر آگ سے شعلہ مار رہا تہا اوسکے کاندہے مین لوہے کی ایک زنجیر تہی اوسنے کہاتو مجہے پانی پلا اوسکے پیچہے ایک اور آدمی کہتا نکلا کہ کافر کو پانی نہ پلا پس اسنے اوسکو آلیا اور زنجیر کا سرا پکڑا اوسکو اوندہا پٹک مارا پہر اوسکو کہینچا یہانتک کہ دونون کے دونون قبر مین داخل ہوگئے حویرث کہتے ہین کہ اونٹنی الیسی ہوگئی کہ مین اوس سے کسی چیز پر قدرت نہین رکہتا تہا حتی التوت بعرق الظبیہ پہر وہ بیٹہہ گئے مین اوتر پڑا مغرب وعشاکی نماز پڑہی پہر سوار رہا یہانتک کہ صبح کو مدینہ مین پہونچا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے فرمایا ای حویرث واللہ مین تجہے متہم نہین کرتا ہون مقرر تونے مجہے سخت خبر دی پہر اونہون نے صفراء کے آس پاس کے معمر لوگون کی طرف آدمی بہیجا جنہون نے جاہلیت کو پایا تہا پہر حویرث کو بلایا پس فرمایا بیشک اسنے مجہے ایک بات کی خبر دی ہے اور مین اوسکو متہم نہین کرتا ہون ای حویرث تو انسے بیان کر جو تونے مجہسے بیان کیا ہے حویرث نے اونسے بیان کیا اونہون نے کہا ای امیر المومنین ہمنے اسکو پہچان لیا ہے یہ ایک آدمی تہا بنی غفار سے جاہلیت مین مرا ہے اور مہمان کا کوئی حق نہین سمجہتا تہا ۔ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے ہشام عروہ سے روایت کرتے ہین عروہ نے کہا کہ ایک سوار مکے مدینے کے درمیان مین جا رہا تہا ناگاہ ایک قبرستان پر اوسکا گذر ہوا ناگاہ ایک آدمی اپنی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تہا لوہے مین جکڑا ہوا تہا کہا ای اللہ کے بندے پانی چہڑک ایک اور آدمی اوسکے پیچہے کہتا ہوا نکلا ای اللہ کے بندے پانی مت چہڑک سوار بیہوش ہوگیا صبح ہوئی تو اوسکے بال سفید ہوگئے تہے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر دی اونہون نے منع فرمایا کہ آدمی تنہا سفر کرے **عذاب ہو** ۸ امام احمد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کی کہجورون مین تہے اور بلال آپ کے پیچہے چل رہے تہے آپکا گذر ایک قبر پر ہوا پس فرمایا ای بلال کیا تو سنتا ہے جو مین سنتا ہون صاحب اس قبر کا عذاب کیا جاتا ہے اوس کا پوچہا تو اوسے یہود ملا

له اثانیہ بفتح یا ایک گاؤن ہے تبوک کی راہ مین ۱۲
ع ای الصبح الیجارہ ۱۲ سے اونچی یعنی ... یہانتک کہ وہ او ... عرق ظبیہ بین ... دو نامی عرق ظبیہ بفتح ایک جگہ کا نام ہے ... عوض ... رہ کر ... نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...
سے مجمع ۱۲ ×××
ع صفراء بضم صاد وتشدید فا ایک وادی ہے مدینہ کے درمیان ... اور بدر اوس جگہ ... ایک بار ... شمس ... وادی ۱۲ مجمع ×××

مایوسی کفار کی رحمت الٰہی سے بعد موت کے

۹ ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے کریمۂ کما یئس الکفار من اصحاب القبور کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ کافر جسوقت کہ قبور میں داخل ہوئے اور جو کچھہ ذلت و خواری کہ اللہ تعالی نے اونکے واسطے تیار کر رکھی ہے اوسکا معائنہ کر لیا تو وہ اللہ تعالی کی رحمت سے نا امید ہو گئے +

۱۰ عذاب زندیق

عازم — **حکایت** اشعث اخی عازم کہتے ہین مجہسے عبداللہ بن ہشام با ہاشم نے کہا کہ مین ایک میت کی طرف گیا تا کہ اوسے نہلاؤن جبکہ مینے اوسکے مونہہ سے کپڑا سرکایا تو ناگاہ اوسکے حلق مین ایک کالا سانپ تہا مینے سانپ سے کہا کہ تو مامور ہے اور ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے مردون کو غسل دین اگر تیری رای ہو تو کسی کونے مین چلا جا یہانتک کہ ہم اوسکو غسل دیدین پہر تو اپنی جگہہ آ جانا کہتے ہین کہ وہ اوسکے حلق سے علحدہ ہوا اور گہر کے کونے مین چلا گیا جب ہم اوسکے غسل سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی جگہہ آ گیا کہتے ہین کہ یہ میت متہم بزندقت تہا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کتاب کرامات الاولیاء بسند۔ دوسرا سبب نفس کا مار ڈالنا ہے جسکے مار ڈالنے کو اللہ تعالی نے حرام فرمایا ہے +

۱ عذاب ابن آدم اول

ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین ایک آدمی سے جسکا نام عبداللہ ہے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک گروہ اوسکی قوم کا دریا پر سوار ہوا اور کئی دن تک دریا اونپر تاریک رہا پہر وہ تاریکی اونسے دور ہو گئی اور وہ ایک گاؤن کے قریب تہے عبداللہ نے کہا کہ مین نکلا پانی تلاش کرنے لگا ناگاہ کئی دروازے بند تہے کہ اونمین ہوا آتی جاتی تہی مینے آواز دی کسی نے مجہے جواب نہ دیا مین اس حال مین تہا کہ دو سوار مجہپر آ گئے ہر ایک کے نیچے اونمین سے ایک ایک سفید کملی تہی اون دونون نے مجہسے کہا ای عبداللہ تو اس راہ مین چل تو ابہی ایک برکہ کی طرف پہونچیگا اوسمین پانی ہے سو تو اوسمین سے پانی بہر لینا اور نہ ڈر اوسے تجہے جو تو اوسمین دیکہے مینے اونسے اون بند گہرون کا حال پوچہا جنمین ہوا آتی جاتی تہی اونہون نے کہا ان گہرون مین مردون کی روحین ہین پہر مین نکلا یہانتک

کہ بر کہ کی طرف پہونچا ناگاہ اوسمین ایک آدمی مونہہ کے بل لٹکا ہوا تھا چاہتا تھا کہ اپنے ہاتھہ سے پانی لیوے اور وہ اوسکو نہین پہونچتا تھا جب اوسنے مجھے دیکھا تو آواز دی اور کہا اے عبد اللہ تو مجھے پانی پلا دے مینے پیالے سے پانی بھرا تاکہ اوسکو دون میرا ہاتھہ قبض کیا گیا اوسنے مجھسے کہا کہ تو عمامہ کو تر کر پہر اوسکو میری طرف پھینک دے مینے عمامہ کو تر کیا تاکہ اوسکی طرف اوسکے پھینکون پہر میرا ہاتھہ قبض کیا گیا مینے کہا اے اللہ کے بندے تو نے دیکھا جو مینے کیا میرا ہاتھہ قبض کیا گیا تو مجھے بتا تو کون ہے اوسنے کہا مین آدم کا بیٹا ہون مین اول اوسکا ہون جسنے زمین مین خون بہایا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق عبد اللہ بن دینار عن ابی ایوب الیمانی عن رجل من قومہ یقال لہ عبد اللہ ۲ لالکائی نے صدقہ بن خالد سے اوسنے بعض مشائخ اہل دمشق سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حج کو گئے ہمارا ایک ہمراہی راہ مین مرگیا ہمنے ایک قوم سے کدالی عاریت لی پہر ہمنے اوسکو دفن کر دیا اور کدالی کو قبر مین بھول گئے ہمنے قبر کو کھولا تاکہ اوسکو لین ناگاہ اوس آدمی کی گردن اور دونون ہاتھہ اور دونون پاؤن جمع کئے گئے تھے کدالی کے حلقے مین ہمنے مٹی کو اوسپر برابر کر دیا اور قوم کو اوسکی قیمت دیکے راضی کیا جب ہم لوٹ کے آئے تو اوسکی بی بی سے اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا کہ یہ ایک آدمی کے ہمراہ ہوا تھا اوسکے پاس مال تھا تو اوسنے اوسکو مار ڈالا اور مال لے لیا اسی مال مین حج وغزو کیا کرتا تھا +

۳ عذاب عبید اللہ بن زیاد

حکایت ابن عساکر نے یزید بن ابی زیاد اور عمارہ بن عمیر سے روایت کیا ہے ان دونون نے کہا جبکہ عبید اللہ بن زیاد مارا گیا تو اوسکا سر اور اوسکے اصحاب کے سر لائے گئے پہر مسید ان مین ڈالے گئے ایک بڑا سانپ آیا لوگ اوسکی ڈر سے متفرق ہوگئے وہ سرون مین گھسا یہانتک کہ عبید اللہ بن زیاد کے دونون نتھنون مین داخل ہوا پہر اوسکے مونہہ سے نکلا پہر اوسکے مونہہ مین داخل ہوا اور اوسکی ناک سے نکلا اوسنے کئی بار اوسکے ساتھہ یہی کیا پہر چلا گیا پہر لوٹ کے آیا اوسکے ساتھہ اسی طرح کئی بار در میان سرون کے کیا اور یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ کہان سے آیا اور کدہر گیا واخرجہ الترمذی فی جامعہ من طریق عمارۃ وحدہ وھذا حدیث حسن صحیح +

۴ عذاب مسلم بن عقبہ

حکایت ابن عساکر نے محمد بن سعید سے روایت کیا ہے کہ مسلم بن عقبہ مُرّی سے مدینہ منورہ مین وارد ہوا بیعت یزید کی طرف لوگون کو بلایا اسپر کہ وہ غلام ہین اوسکی طاعت و معصیت مین لوگون نے اوسکی دعوت قبول کی مگر ایک آدمی نے قریش سے جسکی مان ام ولد یعنی لونڈی تھی کہا بلکہ الله کی طاعت کے عبید ہین اوسنے اِس بات کو اوس سے قبول نہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اوسکی مان نے قسم کھائی کہ اگر الله اوسکو مسلم سے قدرت دیگا خواہ وہ زندہ ہو یا مرا تو وہ اوسکو جلادیگی جبکہ مسلم مدینہ سے نکلا تو اوسکی بیماری سخت ہوئی پھر مرگیا وہ تی کی مان اپنے کئی غلام لیکر اوسکی قبر کی طرف گئی اوسنے حکم کیا قبر اوکھیڑی گئی پس جب اوسکی طرف پہونچی تو ناگاہ ایک بڑا سانپ اوسکی گردن مین لپٹا ہوا تھا اوسکی ناک کی نوک کو پکڑے ہوئے چوس رہا تھا پھر لوگ اوس سے جدا ہو گئے

۵ عذاب ابن ملجم

حکایت ضمرہ عبادانی سے مروی ہے کہا کہ مین کسی جنگل مین گشت کر رہا تھا کہ مینے ایک دیر دیکھا دیر مین ایک صومعہ یعنے عبادت خانہ تھا اوسمین ایک راہب تھا مینے اوس سے کہا تو مجھسے بیان کر عجیب سے عجیب بات جو تو نے اِس جگہہ مین دیکھی ہے اوسنے کہا ہان مین ایک دن بیٹھا تھا کہ مینے ایک پرندہ سفید دیکھا وہ اس تھہر پر گر پڑا اوسنے ایک سر کوقی کیا پھر ایک پاؤن کو پھر ایک پنڈلی کو اور ناگاہ وہ جسکی کسی عضو کو ان اعضا سے قی کرتا تو وہ بجلی سے بہی زیادہ تر جلد بعض بعض کے ساتھہ جوڑ جاتے تھے یہانتک کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا درست ہوگیا پھر جب اوسنے اوٹھنے کا قصد کیا تو اوس پرندے نے اوسکو ایک بار چونچ ماری اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھر اوسکو نگلنے لگا اسی طرح کئی دن کرتا رہا پس میرا تعجب اوس سے بکثرت ہوا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اور زیادہ یقین ہوا اور مینے جان لیا کہ ان جسمون کے لئے بعد موت کے ایک حیات ہے پھر ایک دن مینے اوسکی طرف التفات کیا اور کہا کہ ای طائر مین تجھسے اوس ذات کے حق کے ساتھہ سوال کرتا ہون جسنے تجھے پیدا کیا کہ تو اوس سے باز رہ یہانتک کہ مین اوس سے پوچھون اور وہ مجھے اپنے قصے کی خبر دے پس اوس طائر نے صاف عربی آواز سے جواب دیا

کہ میرے رب کے لئے ملک ہے اور اوسی کے واسطے بقا ہے فنا کرتا ہے ہر چیز کو اور وہ باقی ہے مین ایک فرشتہ
ہون اللہ کے فرشتون سے مین اس جسم پر مقرر کیا گیا ہون جسوقت کہ اسنے جرم کیا ہے پہر مین اوس شخص
کی طرف ملتفت ہوا مینے کہا اے آدمی اپنی جان کی طرف بُرائی کرنیوالے تیرا کیا قصہ ہے اور تو کون ہے
اوسنے کہا مین عبدالرحمن بن ملجم ہون قاتل علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مینے جبکہ اونکو قتل کیا اور میری روح
اللہ تعالی کے سامنے گئی تو اوسنے مجھے ایک صحیفہ دیا اوسمین لکہا ہوا تہا جو کچہہ کہ مینے عمل خیر و شر سے
کیا اوسوقت سے کہ مجھے میری ماں نے جنا اوسوقت تک کہ مینے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا سو اللہ تعالی
نے اس فرشتے کو میرے عذاب کا حکم دیا ہے قیامت تک پس وہ میرے ساتہہ کرتا ہے جو تونے دیکہا پہر
وہ خاموش ہو رہا پہر اوسی طائر نے ایک چیخ ماری جس سے اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پہر وہ ایک
ایک عضو کو نگلنے لگا پہروہ چلا گیا اخرجہ تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرہبان لہ وابن عساکر
من طریقہ عن ابی علی محمد بن ہارون الانصاری عن عصمۃ بن ابی عصمۃ البخاری عن
احمد بن عمارۃ بن خالد التمار عن عصمۃ العبادانی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ اس اسناد مین سوا ابو علی شیخ تمام کے اور کوئی متکلم فیہ نہین ہے ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ وہ متہمت
کیا جاتا تہا وقال ابن رجب رحمہ اللہ تعالی قد رویت ہذہ الحکایۃ من وجہ آخر
اخرجہا ابن النجار فی تاریخہ من طریق السلفی باسنادہ لہ الی الحسن بن محمد بن عبید العسکری[۱]
حدثنا اسمعیل بن احمد بن علی بن احمد بن یحیی ابن المنجم سنۃ ۳۱۳ انہ حضر معریوسف
بن ابی التیاح فاحضر راہب فحدث فذکر شبیہا بالحکایۃ وروینت من وجہ آخر
من طریق ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی صاحب السداسیات المشہورۃ
عن علی بن بقاء بن محمد ابن الوراق حدثنا ابو محمد عبد الرحمن بن عمر البزار سمعت ابا بکر محمد
بن احمد بن ابی الاصبع قال قدم علینا شیخ فذکر انہ کان نصرانیا سنین وانہ تعبد
فی صومعتہ فبینا ہو ذات یوم جالس اذ جاء طائر کالنسر فذکر شبیہا بالحکایۃ مختصرا
۳ تیسرا سبب پیشاب سے احتیاط نہ کرنا ۴ سبب غیبت کرنا ۵ خیلخوری ا ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا نے

[۱] لنا العسکری [۲] لنا النیشکری

اور آجری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
پاکی کرو تم پیشاب سے اسلئے کہ عام عذاب قبر کا اسی سے ہے ۲ ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر گزرے آپ نے
فرمایا بیشک وہ دو تو البتہ عذاب کئے جاتے ہین اور عذاب نہین کئے جاتے ہین بڑی چیز مین ایک تو
اونمین کا پرہیز نہین کرتا تھا اپنے پیشاب سے اور دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ تر لی
اوسکو چیر کر دو کین پس ہر قبر پر ایک ایک رکھدی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیون
کیا فرمایا شاید اونسے تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک نہون ۳ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے حضرت
میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے میمونہ تو پناہ
مانگ ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے اور بیشک سخت تر عذاب قبر سے غیبت و پیشاب سے ہے ۴ امام احمد و اصبہانی
نے یعلی بن سیابہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے کہ اوسکا مردہ
مفتون ہو رہا تھا پس فرمایا بیشک یہ لوگون کا گوشت کھایا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے
اوسکی قبر پر رکھدی اور فرمایا شاید اوس سے تخفیف کیجائے جب تک کہ یہ تر ہے ۵ بیہقی نے دلائل النبوات
مین یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبرستان
پر گزرا مینے ایک قبر مین ضغطہ یعنے دباؤ سنا مینے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مینے ایک قبر مین ضغطہ سنا
فرمایا کیا تو نے سنا اے یعلی مینے عرض کیا ہان فرمایا وہ تو ایک تھوڑی سی بات مین عذاب کیا جاتا ہے
مینے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ درمیان لوگون کے چغلخوری کرتا پھرتا تھا اور پیشاب سے پاکی نہین کرتا تھا
پھر ذکر شاخ کا کیا یعلی بن مرہ وہی یعلی بن سیابہ ہین سیابہ انکی مان تھین ۶ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک عذاب قبر کا تین چیزون سے
ہوتا ہے غیبت و چغلخوری و پیشاب سے سو تم بچو اس سے ۷ بیہقی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا کہ عذاب قبر کا تین حصہ ہے تہائی غیبت سے اور تہائی چغلخوری سے اور تہائی پیشاب سے
۸ ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

چغلخوری

فرمایا ہے جبکہ مجھے معراج ہوئی تو مین کئی قوموں پر گزرا اُنکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے موںہہ اور سینون کو نوچتے تھے مینے کہا یہ کون لوگ ہین اے جبرئیل کہا وہ لوگ ہین کہ لوگون کے گوشت کہاتے ہین اور اونکی آبروریزی کرتے ہین ف شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زواجر مین پیشاب سے نہ بچنے کو بدن یا کپڑے مین بذیل کبائر ظاہرہ ذکر کیا ہے اسکے بعد چند احادیث صحاح وسنن کو جواس باب مین وارد ہوئی ہین بیان فرمایا ہے پہر ایک تنبیہ لکہی ہے اوسمین یہ کہا ہے کہ تو نے ان حدیثون سے یہ بات جان لی کہ وہ تصریح کرتے ہین اسپر کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرنا کبیرہ ہے اور اسکے ساتہہ ایک جماعت نے ہمارے ائمہ سے تصریح کی ہے اور بخاری نے اسطرف اوسنے سبقت کی ہے کیونکہ اونہون نے اپنی روایت سابقہ پر یہ ترجمہ منعقد کیا ہے باب من الکبائر ان لا یستنزہ من البول پہر شیخ مرحوم نے یہ کہا ہے کہ ان حدیثون مین ظاہر دلالت ہے واسطے قول ایک جماعت کے ہمارے اصحاب سے کہ پاکی کرنا واجب ہے باین طور کہ چند قدم چلے یا ذکر کو نثر کرے یا کہکارے پاکی کرنے مین ہر آدمی کی ایک عادت ہوتی ہے کہ فضلات اوسکے پیشاب کے بدون اوس عادت کے نہین نکلتے ہین لئے ہر آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی عادت کے موافق کرے لیکن نہایت درجہ کی کرید اس باب مین اوسے نہ چاہئے کیونکہ یہ وسواس پیدا کرتی ہے اور اوسکو مضر ہوتی ہے خصوصًا ذکر کو جبکہ اوسکی اینچ کہینچ بہت کرے اور اسی طرح پاخانے مین آدمی پر یہ بات متعین ہے کہ پاخانے کی جگہہ دہونے مین مبالغہ کرے اور تہوڑی دیر استرخا کرے تاکہ حلقۂ دبر کے شکنون مین جو کچہہ رہا سہا ہو اوسکو دہوڈالے کیونکہ جو لوگ استرخا نہین کرتے ہین اور اوس جگہہ کے دہونے مین مبالغہ نہین کرتے ہین اونمین اکثر مع نجاست کے نماز پڑہتے ہین پس اونکو وہی وعید سخت حاصل ہوتی ہے جو کہ اون حدیثون مین مذکور ہے اسلئے کہ جب وہ وعید پیشاب پر مترتب ہوئی تو اوسکا مترتب ہونا پاخانے پر بطریق اولی ہوگا کیونکہ وہ پلید تر اور فاحش تر ہی حکایت ائمہ نے نقل کیا ہے کہ ابن ابی زید مالکی رحمۃ اللہ کو کسی نے خواب مین دیکہا اونسے پوچہا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتہہ کیا کیا اونہون نے کہا کہ مجھے بخشدیا پوچہا کس سبب سے کہا بسبب میرے قول کے رسالہ مین باب استنجا مین کہ تہوڑی دیر استرخا کرے اسبات کو

انھون نے ہی اول کہی تھی یعنی یہ بات ثابت ہے کہ انسان جبکہ اپنی مقعد کو تھوڑی دیر ڈہیلی چھوڑ دیگا تو قبر مین جو کچھ کہ شکن لپیٹ پیچ ہین سب ظاہر ہوجاویںگے اونکو پانی پہونچ جاویگا اور جو کچھ اوسمین ہے وہ صاف پاک ہوجاویگا بخلاف اسکے کہ جب اوسکا بدون اسکے دہووے **ف** شیخ ابن حجر رحمہ اللہ نے غیبت کو اور رضا و تقریر سے اوسپر سکوت کرنے کو کبیرہ گناہ ہے اور قرآن وحدیث سے اوسکے حرام ہونیکا ثابت کیا ہے نودس ورق مین اس باب کی حدیثین اور اقوال علماء کے لکہے ہین بنہایت بسط کیا ہے اسکی تعریف اسکے اقسام واسباب خوب بیان کئے ہین اسی طرح نمیمہ کو بہی کبائر مین شمار کیا ہے **حکایت** ایک آدمی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایک شخص کی طرف قصے نامی کی حضرت امام نے فرمایا تو ہمکو اوسکی طرف لے چل وہ آپکے ہمراہ ہوا اوسے یہ گمان ہوا کہ وہ اپنے نفس کی نصرت کرینگے اپنا بدلہ لینوینگے جب آپ اوس شخص کے پاس پہونچے تو فرمایا ای میرے بہائی جو تو نے میرے حق مین کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو اللہ میرے لئے بخشے اور اگر وہ باطل ہے تو اللہ تیرے لئے بخشے حافظ منذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ امت نے اجماع کیا ہے تحریم نمیمہ پر اور اسپر کہ وہ اعظم ذنوب سے ہے نزدیک اللہ عز وجل کے **رباعی**

غیبت نہ کبھی حاضر و غائب کرنا
ہے سنگ محک کو روسیاہی حاصل
ہے جرم بیان حال فاجر کرنا
ہرگز نہ کسی کا عیب ظاہر کرنا

باب سبب بے وضو نماز پڑھنا ہے مظلوم کی مدد نہ کرنا

یعنی بشرط قدرت **حکایت** عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین ایک شخص مرگیا لوگ اوسکو پرہیزگار گمان کرتے تھے اوسکی قبر مین فرشتے آئے کہا ہم تجھے سو کوڑے اللہ تعالی کے عذاب کے مارینگے اوسنے کہا تم مجھے کسلئے مارو گے مین تو تقوی و تورع کرتا تھا کہا تو پچاس مارینگے پھر کم کرتے رہے یہانتک کہ ایک کوڑے کی ٹھیری پھر اوسے ایک کوڑا لگایا قبر اوسپر شعلہ مارنے لگی اور وہ ہلاک ہوگیا پھر زندہ کیا گیا کہا تمنے مجھے کیون مارا فرشتون نے کہا تو نے ایک دن نماز پڑھی اور تو بے وضو تھا اور تیرا گذر ایک مظلوم پر ہوا وہ تجھسے استغاثہ کرتا تھا تو نے اوسکی فریادرسی نہ کی اخرجہ ابن ابی شیبہ

وھناد وابن ابی الدنیا عن عمرو ۷ **حکایت** ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا ایک بندے کو اللہ کے بندون مین سے حکم ہوا کہ قبر مین اوسکو سو کوڑے مارین وہ اللہ سے سوال ودعا کرتا رہا یہانتک کہ ایک کوڑا ٹھیرا اور سپر قبر آگ سے بہر گئی جبکہ یہ حالت اوس سے دور ہوئی تو اوسے افاقہ ہوا کہا تمنے مجھے کس بات پر مارا کہا تو نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑہی اور ایک مظلوم پر تیرا گذر ہوا تو نے اوسکی مدد نہ کی اخرجہ الطحاوی وابو الشیخ فی کتاب التوبیخ

۸ سبب نماز کو دیر کر کے پڑہنا اور کسیکی بات کو چہپکے سنکر افشا کرنا

۱ **حکایت** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص اہل مدینہ سے تہا اوسکی ایک بہن تہی وہ مرگئی یہ اوسکی تجہیز تکفین کر کے قبر کی طرف لیگیا وہ جب دفن ہو چکی اور یہ اپنے گہر آیا تو یاد کیا کہ ایک کیسہ جو اسکے ساتھہ تہا اوسکو قبر مین بہول آیا اپنے ایک دوست سے استعانت کی یہ اور وہ دونون قبر پر آئے اوسکو کہودا کیسہ ملگیا اسنے اپنے دوست سے کہا کہ تو علحدہ ہو جا تاکہ مین دیکہون میری بہن کس حال پر ہے اسنے لحد پر سے کچہ ہٹایا دیکہا تو قبر شعلہ مار رہی ہے اسنے لحد پر سے جو ہٹایا تہا اوسکو ویسا ہی کر دیا اور قبر برابر کر دی لوٹ کے اپنی مان کے پاس آیا اوس سے بہن کا حال پوچہا کہا وہ نماز کو دیر کر کے پڑہا کرتی تہی اور مین گمان کرتی ہون کہ وہ بے وضو پڑہتی تہی اور پڑوسی جب سو جاتے تو اونکے دروازون پر جاتی اپنا کان اونپر لگاتی پہر اونکی بات نکالتی اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۹ سبب غسل جنابت نکرنا

حکایت ابان بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمارا ایک پڑوسی مرگیا ہم اوسکے غسل وکفن و اوٹہانے مین حاضر ہوئے ناگاہ اوسکی قبر مین ایک جانور مشابہ بلی کے تہا ہمنے اوسکو بہگایا وہ نہ بہاگا گورکن نے اوسکی پیشانی مین پہر مارا تو بہی وہ نہ ہٹا پہر دوسری قبر کی طرف گئے جبکہ لحد بنائی تو بہی اوسمین وہی جانور تہا اوسکے ساتھہ جیسے اول کیا تہا ویسا ہی اب بہی کیا اوسنے کچہ التفات نہ کیا پہر تیسری قبر کی طرف گئے جب لحد بنائی تو ناگاہ وہی جانور اوسمین تہا اب بہی اوسکے ساتھہ وہی کیا

جو پہلی بار کیا تہا اوسنے کچہ التفات نہ کیا قوم نے کہا اے لوگو یہ ایک ایسا امر ہے کہ اسکے مثل ہمکو اتفاق نہین پڑا تم تو اپنے مردے کو دفن کردو پہر اوسکو دفن کردیا جبکہ اوسپر اینٹین برابر کردی گئین تو ہمنے اوسکی ہڈیون کی آواز سنی لوگ اوسکی عورت کے پاس گئے کہا اے عورت تیرے خاوند کا کیا عمل تہا اور جو کچہ دیکہا تہا وہ اوس سے بیان کیا اوسنے کہا کہ وہ غسل جنابت نہین کرتا تہا قال الحافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی وراوی الہیثم بن عدی حدثنا ابان +

۱۰ اسبب زنا ۱۱ اسبب چوری کرنا ۱۲ اسبب شراب پینا

مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین ہے کوئی میت کہ وہ مرے اور وہ چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا کسی چیز کو انمین سے کرتا ہے مگر مقرر کیئے جاوینگے اوسپر دو سانپ کہ وہ اوسکو اوسکی قبر مین کاٹین گے اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۱۳ اسبب لواطت کرنا

انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو کوئی مرا میری امت سے کہ وہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا تو اللہ اوسکو نقل کریگا طرف اوسکے یہانتک کہ وہ محشور ہوگا ہمراہ اونکے اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ۲ حکایت عمرو بن اسلم دمشقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہا ایک شخص ثغر مین ہمارے نزدیک مرگیا اوسکو دفن کردیا تیسرے دن اوسکو کہودا تو اینٹین اپنے حال پر نصب کی ہوئی تہین اور لحد مین کچہ نہ تہا وکیع بن جراح سے اسکا سبب پوچہا تو اونہون نے کہا کہ ہمنے ایک حدیث مین سنا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا تو اوسے اوسکی قبر سے لیجاتے ہین یہانتک کہ وہ اونکے ساتہ رہتا ہے اور اونہین کے ہمراہ قیامت کے دن محشور ہوگا اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ +

۱۴ اسبب ماں سے بے ادبی کرنا

حکایت عوام بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ایک بار ایک قبیلے مین اوترا اوسکے قریب ایک قبرستان تہا جبکہ بعد عصر کا ہوا تو اوسمین سے ایک قبر شق ہوئی اوس سے ایک آدمی نکلا اوسکا سر تو گدہے کا سر تہا اور اوسکا بدن آدمی کا بدن وہ تین بار رینکا پہر اوسپر قبر منطبق ہوگئی مینے اوسکا حال

لواطت کرنیوالا قوم لوط ۱۳

پوچھا تو کہا کہ وہ شراب پیا کرتا تھا جب وہ جاتا تو اوس سے اوسکی ماں کہتی کہ تو اللہ سے ڈر وہ اوس سے کہتا کہ تو تو رینکتی ہے جیسے گدہا رینکتا ہے پہر وہ بعد عصر کے مرگیا سو وہ رینکتا ہے جیسے گدہا رینکتا ہے ہر دن بعد عصر کے قبر شق ہوتی ہے اور وہ تین بار رینکتا ہے پہر قبر اوسپر منطبق ہوجاتی ہے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب وقد رواہ المنذری فی ترغیبہ ایضاً ؎

۱۵ سبب تکبر سے چلنا

حکایت مرثد بن حوشب رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ مین یوسف بن عمر کے پاس بیٹہا ہوا تہا اور اونکے پہلو مین ایک آدمی بیٹہا تہا ایک جانب اوسکے چہرے کی ایسی تہی جیسے لوہے کی تختی یوسف نے اوس سے کہا کہ جو کچہہ تو نے دیکہا ہے وہ مرثد سے بیان کر اوسنے کہا مینے ایک آدمی کی قبر کو رات کے وقت کہودا جب وہ دفن ہوچکا اور قبر برابر کردی گئی تو دو سفید پرندے آئے جیسے دو اونٹ یہانتک کہ ایک تو اوسکے سر کے نزدیک گرا اور دوسرا اوسکے پاؤن کے قریب پہر اونہون نے اوسکو اوکہاڑا پہر ایک تو قبر مین اوترا اور دوسرا قبر کے کنارے پر رہا مین آیا یہانتک کہ قبر کے کنارے پر بیٹہہ گیا مینے اوس سے سنا کہ وہ میت سے یون کہتا تہا کیا تو وہ نہین ہے کہ تو بین مصرین مین اپنی سسرال والون کی ملاقات کو جاتا تہا تکبر سے اونکو کہینچتا اتراتا چلتا تہا اوسنے کہا مین تو اس سے ضعیف تر ہون پہر اوسکو ایک ضرب لگائی جس سے قبر بہر گئی یہانتک کہ پانی اور تیل بہہ نکلا پہر وہ درست ہوگیا اور اوسی بات کا اوسپر اعادہ کیا یہانتک کہ تین بار اوسکو مارا پہر اوسنے اپنا سر اوٹہایا میری طرف نظر کی پہر کہا دیکہو وہ کہان بیٹہا ہے تکسہ اللہ یعنی اللہ اوسکو اوندہا کرے پہر اوسنے میرے چہرے کی جانب پر ضرب لگائی مین رات بہر گرا پڑا رہا پہر صبح کو ایسا ہوگیا جیسا کہ تو دیکہہ رہا ہے **ف** مصروہ کپڑا ہے جسمین خفیف زردی ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۶ سبب قبر پر پاخانہ پہرنا

حکایت اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر پاخانہ پہر دیا تہا وہ مجنون ہوگیا اور بہونکنے لگا جسطرح کتا بہونکتا ہے پہر وہ مرگیا تو اوسکی قبر سے سنا جاتا تہا

کہ وہ جو کو کتا پیستا ملاتا تہا اخرجہ ابن عساکر +

۱۷ اسبب غلہ مین جُو کے تنکے ملاکر بیچنا

حکایت عبد الحمید بن محمود مغربی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹہا ہوا تہا اونکے نزدیک کچہہ لوگ آئے کہا ہم حج کرنیکے لئے نکلے اور ہمارے ساتہہ ہمارا ایک ہمراہی تہا یہانتک کہ ہم ذوالصفاح[1] مین پہونچے اوسکا انتقال ہوگیا ہمنے اوسکی تجہیز تکفین کی پہر چلے اوسکے واسطے قبر کہودی اور لحد بنائی جب ہم لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ اوسمین ایک سانپ کالا تہا کہ اوسنے لحد کو بہر دیا ہمنے اوس قبر کو چہوڑ دیا اور جگہہ اوسکے واسطے قبر کہودی جب اوسکی لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک کالے سانپ نے لحد کو بہر دیا ہمنے اوس قبر کو بہی چہوڑ دیا اور ہم آپ کے پاس آئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ طوق ہے جو کہ اوسکے ڈالی جاویگی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان لفظ بیہقی کا یہ ہے کہ وہ اوسکا عمل ہے جسکو کیا کرتا تہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اگر تم ساری زمین کو کہودوگے تو بہی تم اوسکو پاؤگے پہر ہم چلے اور اوسکو کسی جگہہ دفن کردیا جب ہم لوٹ کے آئے تو اوسکی بی بی سے پوچہا کہ تیرا خاوند کیا عمل کرتا تہا اوسنے کہا کہ وہ طعام یعنی غلہ بیچا کرتا تہا ہر دن اپنے گہر والون کا قوت لیتا اور اوسی قدر جُو کے تنکے اوسمین ملا دیتا پہر اوسکو بیچا کرتا تہا سو وہ اس سبب سے معذب ہوا +

۱۸ اسبب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنا

حکایت ابو اسحق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین طرف ایک میت کے بلایا گیا تاکہ اوسکو نہلاؤن جبکہ مین نے اوسکے مونہہ پر سے کپڑا اوٹہایا تو ناگاہ ایک سانپ اوسکے حلق پر طوق ہوگیا تہا لوگون نے ذکر کیا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا کہا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲** حسن رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جو کوئی دنیا سے نکلا اس حال مین کہ وہ کسی ایک کو میرے اصحاب سے گالی دیتا تہا مسلط کریگا اللہ اوسپر ایک دابہ کو وہ اوسکا گوشت کترے گا جسکا درد قیامت کے دن تک پائیگا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور +

۱۹ اسبب غلول وخیانت

ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع پر میرا گزر ہوا آپ نے

[1] صفاح مکات ایک بازار کا نام ہے جو نواحی مین مکہ ہے جہان تک تم فرنت واللہ اعلم اور ایک نسخہ مین ذوالصفاح ہے ذو کے معنی صاحب کے اور صفاح دامن کوہ کو بھی کہتے ہیں

اُف اُف کہا مینے گمان کیا کہ آپنے میرا ارادہ فرمایا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے کوئی نئی بات کی فرمایا یہ کیا ہے مینے کہا آپنے مجھسے اُف اُف کہا فرمایا نہین ولیکن اس قبر والے کو کہ فلان ہے مینے بنی فلان پر ساعی کیا تہا اوسنے ایک زرہ کی خیانت کی سواب وہ اوسی کے مثل آگ کے زرہ پہنایا گیا ہے اخرجہ احمد والنسائی وابن خزیمۃ والبیہقی

۲۰ سبب زینت حرام

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے کئی آدمیون کو دیکہا کہ اونکے چمڑے آگ کے مقراضون سے کترے جاتے ہین مینے کہا انکا کیا حال ہے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتے تہے اور ایک کنوان دیکہا بدبو اوسمین چیخنا چلانا تہا مینے کہا یہ کیا ہے کہا وہ عورتین ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتی تہین اور کچہہ لوگون کو دیکہا کہ اونہون نے آب حیات مین غسل کیا تہا مینے کہا کون لوگ ہین کہا وہ لوگ ہین جنہون نے خلط کیا ایک عمل صالح کو اور دوسرا بد اخرجہ الخطیب وابن عساکر من حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱ سبب مکس

حکایت حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مجھے حدیث کی ابو عبد اللہ محمد حرانی نے کہ وہ اپنے گہر سے نکلے جو کہ آمد مین تہا بعد عصر کے طرف باغ کے جبکہ قبل غروب آفتاب کا وقت آیا تو وہ درمیان قبرون کے پہونچے ناگاہ اونمین ایک قبر تہی اور وہ مثل بھٹی شیشہ گر کے ایک انگارا ہو رہی تہی اور مردہ اوسکے وسط مین تہا وہ کہتے ہین کہ مینے صاحب قبر کا حال پوچہا تو وہ مکاس تہا کہ اوسنے اوسی دن وفات پائی تہی

۲۲ بغیر ما انزل اللہ کے حکم کرنا ۲۳ بغیر ما شرعہ اللہ کی فتوی دینا

حکایت حافظ شرف الدین دمیاطی اپنے معجم مین فرماتے ہین کہ مینے محمد بن اسمعیل بن ہبۃ اللہ دمیاطی سے سنا وہ کہتے ہین مینے ابو اسحق ابراہیم بن عبد اللہ ثعلبی صاحب سلفی سے سنا وہ کہتے ہین ہمارے یہان ایک نباش یعنی کفن چور رہا تہا لوگون سے بہیک مانگتا پہرتا اور کہا کرتا تہا کون ہے جو مجھے کچہہ دے کہ مین اوسے انوکہی چیز دون پہر کہا کرتا کون ہے جو مجھے زیادہ دے کہ مین اوسے انوکہی چیز دکہاؤن

حاشیہ (ہاتھ سے لکھا ہوا): سہ منع حج (؟) ... مکس وہ ہے ... سرکاری محصول

ابو اسحق کہتے ہین کہ اوسکو کچہ دیا گیا اور مین اوسکے قریب تہا اوسکو دیکہہ رہا تہا اوسنے اپنی آنکہون سے پردہ اوٹہایا دیکہا تو وہ اوسکی گُدی تک آرپار تہین جیسے دو نلکیان اوسکے مونہہ کی طرفسے ما ورار اوسکی گُدی کا نظر آتا تہا پہر کہا مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین اپنے شہر مین کفن چور تہا یہانتک کہ لوگون مین سیرا امر مشہور ہوگیا تو مینے لوگون کو خوفناک کردیا تہر کا قاضی ایسا بیمار ہوا کہ اوسکو اوس بیماری سے موت کا خوف ہوا اوسنے میری طرف آدمی بہیجا اور کہا کہ مین اپنا ہتک میری قبر مین تجہسے خریدتا ہون یہ سو اشرفیان عمدہ ہین مینے اونکو لے لیا وہ اوس مرض سے اچہا ہوگیا اسکے بعد پہر وہ بیمار پڑا اور مرگیا مجہے یہ گمان ہوا کہ اوسنے جو کچہ دیا تہا وہ پہلی بیماری کا تہا مین آیا اور اوسکی قبر کو کہودا ناگاہ قبر مین آہٹ عذاب کی تہی اور قاضی پریشان حال سکڑے ہوئے بیٹہا تہا دونون آنکہین اوسکی سرخ تہین جیسے دو تشتریان مینے اسنے دونون گہٹنون مین دفع لینے دہکیلا یا اور ناگاہ ایک ضرب دونون آنکہونمین دو اونگلیون سے اور ایک قائل کہتا ہے اے اللہ کے دشمن کیا تو مطلع ہوتا ہے اللہ عزوجل کے اسرار پر ۲۴ جہوٹ بولنا ۲۵ قرآن شریف پڑہنا پہر اوس سے رات کو سو رہتا اور دن کو اوسپر عمل نہ کرنا یعنے باوجود قرآن شریف یاد ہونیکے رات کو نہ پڑہنا ؎

بتوسیدی مدد از دست خود دامان شبہارا
کہ از خاک سیہ گلہای رنگین میشود پیدا

۲۶ سود کہانا ۲۷ نماز سے سر بہاری ہونا یعنی سستی سے اوسکو ضائع کردینا ۲۸ زکوٰة نہ دینا ۲۹ فتنے مین بولنا ۳۰ یتیم کا مال کہانا ۳۱ لوگون کی آبروریزی کرنا ۳۲ غنیمت کے مال مین خیانت کرنا ۳۳ جہوٹی گواہی دینا ۳۴ پارسا کو تہمت زنا کی لگانا ۳۵ بدعت کی طرف بلانا ۳۶ اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی بات کہنا جسکا علم نہین ہے ۳۷ رشوت کہانا ۳۸ مسلمان بہائی یا ذمی کا مال بغیر حق کے کہانا ۳۹ نشے والی چیز پینا ؎

سیہ اند اہل غفلت انجامِ شراب آخر
فساد روی زمین از شراب می زاید
باتش میروند این الہمان از رہ آب آخر
کدام دیو کہ در شیشہ نیست صہبا را

۴۰ شجرۂ ملعونہ کا لقمہ کہانا یعنی بہنگ ۴۱ بدعہدی کرنا ۴۲ مکر و فریب کرنا ۴۳ سود دینا سود کا

لکھنا اوسکے گواہ ہونا ۴۴ حلالہ کرنا ۴۵ اسقاط فرائض اللہ اور ارتکاب محارم پر اترانا ۴۶ مسلمانونکو ایذا دینا اونکے عیوب کی جستجو کرنا صائب نے کیا خوب کہا ہے ؎

کدام جامہ بہ از پردہ پوشی خلق است		بپوش چشم خود از عیب خلق و عریان باش	
رسوا شود کسے کہ سخن چین بود غنی	غنی	ہر جا کہ خامہ ایست زبانش بریدنست	

۴۷ اثم و عدوان پر مدد کرنا ۴۸ اللہ تعالیٰ کے حرم مین الحاد کرنا ۴۹ حقائق اسماء و صفات الٰہی کی تعطیل اور اونمین الحاد کرنا ۵۰ اپنی رای و ذوق و سیاست کو سنت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقدم کرنا ۵۱ نوحہ کرنا اور اوسکا سننا ۵۲ جس راگ کو کہ اللہ تعالیٰ نے اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا ہے اوسکا سننا اور سنانا ۵۳ قبرون پر مسجدین بنانا اور اونپر قندیلین اور چراغ روشن کرنا ۵۴ اپنے حق کو پورا لینا دوسرے کے حق کو کم کرنا یعنی ماپ تول مین آپ پورا لے اور دوسرے کو کم دے ۵۵ تجبر تکبر ریا کرنا ؎

حباب از سر بلندی پائمال موج میگردد		غبار از خاکساری سر باوج آسمان دارد	
زیباست خوی آتش اولاد بولہب را	؎	تو ابن بوترابی باید کہ خاک باشی	

۵۶ سلف رضی اللہ عنہم پر طعن کرنا ۵۷ کاہن نجومی عراف کے پاس جانا اونسے سوال کرنا اونکے قول کو سچا جاننا ۵۸ ظالمون کی مدد کرنا غیر کی دنیا کے ساتھہ اپنی آخرت کو بیچنا ۵۹ جب کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈراوے اوسکی یاد دلاوے تو اپنے کام سے باز نرہنا منزجر نہونا اور جب اپنے مثل کسی مخلوق سے ڈراوے تو ڈرجانا اپنے کام سے باز رہنا ۶۰ جبکہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے ساتھہ ہدایت کیجائے تو اوس سے ہدایت نہ پانا نہ اوسکی طرف سر اوٹھانا اور جب اوس شخص سے کوئی بات پہونچی جسکے ساتھہ حسن ظن ہے اور وہ اونمین سے ہے جسنے صواب و خطا ہوتا ہے تو اوسکو دانتون سے پکڑ لینا اور اوسکی مخالفت نکرنا ۶۱ قرأت قرآن شریف سے متاثر نہونا اور اوسکو کم سمجھنا اور قرآن شیطان اور منتر زنا اور بادۂ نفاق کے سننے سے وجد و طرب کرنا ۶۲ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کہا جانا اور جسکے ساتھہ محبت ہے یا دل مین اوسکی تعظیم ہے اوسکی ہرگز جھوٹی قسم نہ کھانا گو کتنی ہی تہدید و تعذیب کیجائے ۶۳ کسی کے مال و حرمت مین

خیانت کرنا ۶۴ فحش بکنا یعنی ایسا شخص جسکے شر و فحش کے سبب سے لوگ اوسکو چھوڑ دین ۶۵ نماز کو آخر وقت تک تاخیر کرنا مکروہ لگانا اللہ تعالی کا ذکر اوسمین نہ کرنا مگر تھوڑا ٥

سرمایۂ زندگی عبادت باشد		خوش آنکه دلش مائل طاعت باشد	
آواز موذن چو شنیدی بشتاب		کاین بانگ سلامی خوان راحت باشد	

۶۶ اپنے مال کی زکوۃ خوشی سے نہ دینا ۶۷ باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ۶۸ قدرت ہوتے ہوئے جو حقوق اپنے ذمے پر ہین اونکو ادا نہ کرنا ۶۹ دیکھنے بولنے کہانے قدم اوٹھانے مین احتیاط نہ کرنا بے پروائی کے ساتھ مال حاصل کرنا حلال ہو یا حرام ۷۰ صلۂ رحم نہ کرنا ۷۱ مسکین رانڈ بیوہ یتیم حیوان پر رحم نہ کرنا بلکہ یتیم کو دکھ دینا مسکین کے کہانے پر تقید نہ کرنا لوگون کی ریا کرنا برتنے کی چیز نہ دینا ۷۲ اپنے عیب چھوڑ کر لوگون کے عیوب مین مشغول ہونا اپنے گناہ کو نہ دیکہنا دوسرونکے گناہو نمین مصروف ہونا ٥

آئینۂ خود باش صفای بہ ازین نیست		عیب ہمہ کس پوش قبای بہ ازین نیست	

یہ بہتر معاصی ہوئے سوا اور انکے سوا اور معاصی ہین جنکے سبب سے مردون کو قبرون مین عذاب کیا جاتا ہے لیکن قلت کثرت صغیرہ و کبیرہ کا تفاوت ہے کبائر ظاہرہ و باطنہ کا بیان رسالہ قوارع قواطع مین نہایت بسط سے لکہا ہے چونکہ اکثر لوگ اسی قسم کے جرائم مین مبتلا ہوتے ہین اسی لئے اکثر اصحاب قبور معذب ہوتے ہین اونمین نجات پانیوالے کم ہین اللہ سبحانہ اپنی رحمت عامہ اور طفیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم گناہگارون کو عذاب قبر سے محفوظ و مامون رکہے آمین ثم آمین +

وصل بیان مین انواع عذاب قبر کے

سمرہ بن جندب رضی اللہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کیا دیکہا کسی نے تم مین سے کوئی خواب آپنے ایک صبح کو ہمسے فرمایا کہ آج کی رات میرے پاس دو شخص آئے مجہسے کہا چل مین اونکے ہمراہ چلا مجہے زمین مقدس کی طرف لیگئے ہم ایک لیٹے ہوئے آدمی پر آئے اور ایک اور آدمی پتھر لئے ہوئے اوسپر کہڑا ہوا ہے اور وہ پتھر کو اوسکے سر کی طرف جہکاتا ہے پھر اوسکے سر کو کچلتا ہے پتھر یہان لڑ ہکتا ہے وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے اوسکو لیتا ہے وہ لوٹ کر اوسکی طرف نہین

آتا ہے یہانتک کہ اوسکا سر صحیح سالم ہو جاتا ہے جیسا کہ تھا پھر وہ اوسپر عود کرتا ہے پس کرتا ہے اوسکے ساتھ جیسا کہ پہلی بار مین کیا تھا مینے اونسے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین کہا چل ہم چلے ایک آدمی پر آئے وہ اپنی گدی پر لیٹا ہوا تھا ناگاہ دوسرا آدمی لوہے کا آنکڑا لئے اوسپر کھڑا ہے ناگاہ وہ اوسکے مونھہ کے ایک جانب پر آتا ہے پھر اوسکی باچھہ کو گدی تک چیرتا ہے اور اوسکے نتھنے کو گدی تک اور اوسکی آنکھہ کو گدی تک پھر اوسکے دوسرے جانب پر آتا ہے اوسکے ساتھہ کرتا ہے مثل اوسکے جو کہ پہلی جانب کے ساتھ کیا تھا وہ اس جانب سے فارغ نہین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ جانب صحیح ہو جاتی ہے جیسے کہ تھی پھر اوسپر لوٹ کر آتا ہے پس کرتا ہے جیسا کہ پہلی بار مین کیا تھا مینے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین مجھسے کہا چل ہم چلے ایک جگہہ پر آئے جیسے تنور ناگاہ اوسمین شور غل اور آوازین تھین ہمنے اوسمین جہانکا تو اوسمین ننگے مرد عورت تھے ناگاہ اونکو اونکے نیچے سے لپٹ آتی ہے جب اونکو وہ لپٹ آتی ہے تو وہ شور غل مچاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجھسے کہا چل ہم چلے ایک سرخ نہر پر آئے جیسے خون ناگاہ نہر مین ایک آدمی شناور تیر رہا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر ہے اوسکے پاس بہت سے پتھر ہین ناگاہ وہ تیرنے والا تیرتا ہے جتنا تیرتا ہے پھر وہ اوسکے پاس آتا ہے جسنے اپنے نزدیک پتھر جمع کر رکھے ہین وہ اوسکے واسطے اپنا مونھہ کھول دیتا ہے وہ اوسکو ایک پتھر کا لقمہ دیتا ہے وہ چلا جاتا ہے تیرنے لگتا ہے پھر اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت وہ اوسکی طرف لوٹ آتا ہے تو وہ اوسکے لئے اپنا مونھہ کھول دیتا ہے وہ اوسے ایک پتھر کا لقمہ دیتا ہے مینے اونسے کہا یہ دونون کون ہین مجھسے کہا چل ہم چلے پس آئے ایک آدمی کریہہ المنظر پر مثل کریہہ تر اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے ناگاہ اوسکے نزدیک آگ ہے وہ اوسکو سلگا رہا ہے اور اوسکے گرد دوڑتا ہے مینے اونسے کہا یہ کیا ہے کہا چل ہم چلے ایک نہایت سبز باغ پر آئے اوسمین ہر قسم کے شگوفہ بہار تھے ناگاہ درمیان باغ کے ایک شخص دراز قد تھا مجھے نہین لگتا تھا کہ مین اوسکے سر کو درازی کے مارے دیکھون ناگاہ اوس شخص کے گرداگرد بہت سے بچے تھے کہ مینے اونکو کبھی نہین دیکھا تھا مینے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہین مجھسے کہا چل ہم چلے ایک بڑے مرغزار مین پہونچے کہ اوس سے زیادہ بڑا اور زیادہ خوبصورت روضہ مینے کبھی نہین دیکھا مجھسے کہا تو اسمین چڑہو ہم اوسمین چڑہے ایک شہر مین پہونچے جو کہ سونے چاندی کی

اینٹون سے بنا ہوا تھا ہم شہر کے دروازے پر آئے کھلوانا چاہا وہ ہمارے واسطے کھولدیا گیا ہم اوسمین داخل ہوئے
اوسکے اندر ہمارے سامنے چند شخص آئے آدہا جسم اونکا مثل زیادہ خوبصورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا
ہے اور آدہا مثل بدتر صورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے میرے ساتھ والون نے اونسے کہا کہ تم
اوس نہر مین جا پڑو ناگاہ ایک نہر عرض مین بہہ رہی تھی گویا پانی اوسکا سفیدی مین دودہ خالص تھا
وہ گئے اوس نہر مین جا پڑے پہر لوٹ کے ہماری طرف آئے تو اونکی وہ برائی اونسے جاتی رہی تھی نہایت
اچھی صورت مین ہوگئے مجھسے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ تیری منزل ہے میری نگاہ بہت بلند
ہوئی تو ناگاہ ایک محل تھا مثل سفید بادل کے مجھسے کہا یہ تیری منزل ہے مینے اونسے کہا اللہ تم مین
برکت دے مجھے چہوڑو کہ مین اوسمین داخل ہوؤن اونہون نے کہا اب تو نہین اور تم اوسمین داخل ہوگے
مینے کہا کہ ابتدای شب سے مینے عجب دیکہا سو یہ کیا ہے جو مینے دیکہا اونہون نے مجھسے کہا وہ پہلا
آدمی جسپر تو آیا جسکا سر پتہر سے کچلا جاتا تہا وہ شخص ہے کہ قرآن کو سیکہتا ہے پہر اوسکو چہوڑتا ہے
اور صلوٰۃ فرض سے سو رہتا ہے روز قیامت تک اوسکے ساتھ یہ کیا جائیگا اور جس آدمی پر تو آیا
جسکا جبڑا اوسکی گدی تک اور اوسکا نتھنا اوسکی گدی تک چیرا جاتا تہا وہ آدمی ہے کہ صبح کو اپنے
گہر سے چلتا ہے پہر جہوٹ بات بولتا ہے وہ آفاق مین پہونچ جاتی ہے اوسکے ساتھ قیامت تک یہ کیا جائیگا
اور مرد عورت ننگے جو کہ مثل تنور مین تہے وہ زانی مرد اور زانی عورتین ہین اور جس آدمی پر تو آیا جو کہ نہر
مین تیرتا تہا اور پتہرون کا لقمہ اوسکو کہلایا جاتا تہا وہ سود کہانیوالا ہے اور جو آدمی کہ اوسکے پاس آگ تہی جسکو
وہ سلگاتا تہا وہ مالک داروغہ جہنم ہے اور لنبا آدمی جو کہ باغ مین تہا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے جو
اونکے گرداگرد تہے وہ ہر ایک بچہ ہے جو کہ فطرت پر مرا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اور اولاد مشرکین کی فرمایا
اور اولاد مشرکین کی اور وہ لوگ جنکا آدہا جسم اچہا اور آدہا برا تہا وہ لوگ ہین جنہون نے عمل صالح و سوء کو
عه خلط کیا اللہ نے اونسے درگذر فرمائی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل اخرجہ البخاری والبیہقی
ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث نص ہے عذاب برزخ مین کیونکہ رؤیا انبیاء کا وحی مطابق
نفس الامر کے ہوتا ہے حالانکہ آپ نے فرمایا کہ اوسکے ساتھ قیامت تک کیا جائیگا بعض طرق مین اس حدیث

عه ذکرہ المنذری فی الترغیب مع تفاوت بعض الالفاظ ۱۲ منہ

کے نزدیک ازقطنی کے یہ ہے مینے کہا خبر دی مجھے باغ سے کہا وہ اطفال ہین اونپر ابراہیم علیہ السلام
مقرر کئے گئے ہین روز قیامت تک وہ اونکی پرورش کرتے رہینگے مینے کہا وہ شخص کہ خون مین تیرتا تھا
کہا وہ سود خوار ہے یہ اوسکا طعام ہے قبر مین روز قیامت تک مینے کہا وہ شخص جسکا سر کچلا جاتا تھا
کہا یہ وہ آدمی ہے کہ قرآن سیکھا پھر اوس سے سو رہا یہانتک کہ اوسکو بھول گیا کچھہ بھی اوس سے نہین
پڑہتا جسوقت وہ سوتا ہے تو اوسکے سر کو کوٹتے ہین قبر مین روز قیامت تک نہین چھوڑتے اوسکو کہ
سووے ۲ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر
ہمکو پڑہائی جب نماز پڑہ چکے تو ہماری طرف التفات فرمایا اور کہا کہ مینے دو فرشتون کو دیکھا کہ آجکی رات
وہ میرے پاس آئے میرے دونون جانب کو پکڑا اسمار دنیا کی طرف مجھے لیگئے میرا گذر ایک فرشتہ پر ہوا
اوسکے آگے ایک آدمی تھا اور اوسکے ہاتھہ مین ایک پتھر جس سے وہ اوس آدمی کے سر کو مارتا ہے تو ایک
طرف کو اوسکا دماغ گر پڑتا ہے اور ایک طرف کو پتھر جا گرتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل مین چلا ناگاہ ایک
فرشتہ ہے اور اوسکے آگے ایک آدمی ہے فرشتے کے ہاتھہ مین لوہے کا ایک آنکڑا ہے وہ اوسکو اوس
آدمی کے سیدہے جبڑے مین رکھتا ہے پھر اوسکو چیرتا ہے یہانتک کہ اوسکے کان تک پہونچ جاتا
ہے پھر بائین جبڑے مین شروع کرتا ہے سیدہا اچھا ہو جاتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل مین چلا تو
ناگاہ ایک نہر ہے خون کی وہ جوش مار رہی ہے جیسے دیگ آگ پر جوش مارتی ہے اوسمین ایک ننگی
قوم ہے کنارہ نہر پر ملائکہ ہین اونکے ہاتھون مین کلوخ ہین جسوقت کوئی سر اوٹھانیوالا سر اوٹھاتا
ہے تو اوسکو ایک ڈہیلا مارتے ہین وہ اوسکے مونہہ مین جا پڑتا ہے اور وہ اوس نہر کے نیچے چلا جاتا ہے
مینے کہا یہ کیا ہے اونھون نے مجھسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک گھر ہے جسکا اسفل اعلی سے زیادہ تر
تنگ ہے اوسمین ایک قوم برہنہ ہے اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہے مینے اپنی ناک پکڑی بسبب اوس
بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تھا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجھسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک
سیاہ ٹیلا ہے اوسپر ایک قوم ہے مخبل یعنے بڑے پیٹ والی آگ اونکی دبرون مین پھونکی جاتی ہے
وہ اونکے مونہہ نتہنے کانون آنکھون سے نکلتی ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ

ایک آگ مطبق ہے اوسپر ایک فرشتہ موکل ہے کوئی چیز اوس سے نہین نکلتی ہے مگروہ فرشتا اوسکے پیچھے جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو اوسی آگ مین پھیر دیتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک مرغزار ہے اوسمین ایک بوڑہا آدمی خوبصورت ہے کہ اوس سے بڑہکر خوبصورت کوئی نہین ہے اور آس پاس اوسکے بچے ہین اور ایک درخت ہے جسکے پتے مثل گوش فیل کے ہین مین اوس درخت سے چڑہا جسقدر کہ اللہ نے چاہا ناگاہ کئی منازل تہے کہ اونسے زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین یہ منازل سفید موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک نہر تہی اوسپر دو پل سونے چاندی کے تہے نہر کے کنارون پر منازل تہے اونسے زیادہ تر خوبصورت اور کوئی منازل نہین یہ منازل جوفدار موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہے اور اوسمین پیالے وابریق تہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا تو اوتر مین اوترا مینے اپنا ہاتہہ ایک برتن کی طرف اون برتنون مین سے قریب کیا اور اوسکو بہرا پہر پایا ناگاہ وہ شیرین تر شہد سے اور زیادہ تر سفید دودہ سے اور نرم تر مسکہ سے تہا اون دولون نے مجہسے کہا کہ صاحب پتہر کا جسکو تونے دیکہا کہ وہ اوس سے اوس آدمی کے سر کو مارتا تہا پہر اوسکا دماغ ایک جانب کو اور پتہر ایک جانب کو گر پڑتا تہا یہ وہ لوگ ہین کہ عشاء آخر کی نماز سو رہتے اور نمازون کو اونکے غیر وقتون مین پڑہتے تہے وہ اوس پتہر سے مارے جاوینگے یہانتک کہ نار کی طرف جاوین اور صاحب آنکڑے کا جسکو تونے دیکہا یہ وہ لوگ ہین کہ درمیان مؤمنین کے چغلخوری کرتے پہرتے تہے اونمین فساد ڈالتے سو وہ اوسکے ساتہہ عذاب کئے جاوینگے یہانتک کہ نار کی طرف جاوین اور وہ لوگ جو کہ ڈہیلے سے مارے جاتے تہے یہ سود کہانیوالے ہین معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور جن لوگون کے پیٹ بڑے تہے یہ وہ لوگ ہین کہ قوم لوط کا عمل کرتے تہے فاعل ومفعول پس سو یہ معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور برہنہ لوگ زانی ہین اور وہ بدبو اونکی فروج کی ہے وہ معذب ہوتی رہینگی یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور نار مطبقہ جہنم ہے اور روضہ جنت الماوی ہے اور بوڑہا آدمی جسکو تونے دیکہا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور گرداگرد اونکے مسلمانون کے بچے ہین اور درخت سو وہ سدرۃ المنتہی ہے اور منازل

ف کالفظ ابری نہر دونون فتح قرآن مین اسکا ترجمہ کیا ہے مراد یہان وہ ہے کہ نہیں رستہ کہ پانی اون مین تہا ۱۲

ف کالفظ زبرجد بضم زا بمعنی زمرد ہے اور بفتح زا کی کتاب ہے دونون ترجمہ ہو سکتے ہین ۱۲

جوادسمین ہین وہ منازل اہل علیین کے ہین نبیین وصدیقین وشہدا اور صالحین سے اور نہر سو وہ کوثر ہے
جو اللہ نے تجھے دیا ہے اور یہ منازل تیری اور منازل تیرے اہلبیت کے ہین اخرجہ ابن عساکر فی
تاریخہ ۳۳ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث اسرا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی
ہین کہ آپ نے فرمایا پھر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی خوان تہے اونپر لحم مشرح تہا اوسکے قریب کوئی نہ تہا
اور ناگاہ کئی خوان اور تہے اونپر بدبودار گوشت تہا اونکے پاس کچہ لوگ تہے کہ وہ اونمین سے کہا رہے
تہے مینے کہا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ ایک قوم ہے تیری امت سے جو کہ حلال کو ترک
کرتے اور حرام کو اختیار کرتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تہین اونکے پیٹ جیسے گہر جسوقت
اونمین سے کوئی اوٹہتا ہے تو گر پڑتا ہے کہتا ہے الٰہی تو قیامت کو قائم نہ کر اور وہ سابلہ آل فرعون
پر تہے سابلہ آتا ہے اور اونکو پائمال کرتا ہے مینے اونکو سنا کہ وہ اللہ کی طرف زاری کرتے ہین مینے
کہا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ ہین جو سود کہاتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا
ناگاہ کئی قومین تہین اونکے ہونٹھ جیسے اونٹون کے ہونٹھ اونکے مونہہ کہلجاتے ہین انکو ان پتہرون
سے لقمہ دیا جاتا پہر وہ پتہر اونکی دبرون سے نکل جاتا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت
سے وہ لوگ ہین کہ مال یتیمون کے براہ ظلم کہاتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی عورتین اپنی
چہاتیون سے لٹکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا زانی ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ
کئی قومین تہین کہ اونکی پسلیون سے گوشت کاٹا جاتا پہر اونکو لقمہ دیا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ
کہا جیسا کہ تو اپنے بہائی کے گوشت سے کہایا کرتا تہا مینے کہا یہ لوگ کون ہین کہا یہ ہمّازون یعنے
غیبت کرنیوالے اور لمّازون یعنی عیب کرنیوالے ہین اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ
۳۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث اسرا مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر
آئے کہ اونکے سر پتہر سے کچلے جاتے تہے جبکہ وہ کچل دیئے جاتے تو پہر جیسے تہے ویسی ہی ہوجاتے
تہے اس سے اونکا کچہہ فتور نہین ہوتا تہا آپ نے فرمایا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین
جنکے سر نماز سے بوجہل ہوجاتے تہے پہر ایک اور قوم پر آئے اونکی قُبل ودُبر پر لتے تہے چرتے تہے

ابناء السبیل الشیلقم
ای الطرقات یعنی راہ رو
وانینہ ۱۲
ع یعنی گوشت پارے
ع پارے اسابولہ ۱۲

جیسے اونٹ بکریان چرتی ہین اور ضریع و زقوم اور گرم پتہر جہنم کے اور اوسکے پتہر کہاتے تہے پوچہا یہ کون لوگ ہین کہا وہ ہین جو کہ اپنے مالون کے صدقات ادا نہین کرتے تہے پہر کئی قوم پر آئے کہ اونکے سامنے گوشت پکا ہوا دیگ مین رکہا ہے اور گوشت دوسرا کچا برا ہے وہ کچے برے گوشت کہانے لگے اور پکا عمدہ گوشت چہوڑ دیا فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا آدمی اپنی حلال بی بی کے پاس سے اوٹہتا ہے عورت خبیثہ کے پاس آتا ہے اوسکے ساتہہ رات بسر کرتا ہے اور عورت اپنے حلال خاوند کے نزدیک سے اوٹہتی ہے مرد خبیث کے پاس آتی ہے اوسکے نزدیک صبح تک رہتی ہے پہر ایک آدمی پر آئے کہ اوسنے ایک بڑا گٹہا جمع کیا تہا اوسے اوٹہا نہین سکتا تہا اور وہ اوسپر اور زیادہ کرتا ہے پوچہا یہ کون ہے کہا یہ وہ آدمی ہے کہ اسکے پاس لوگون کی امانتین ہین اونکے ادا کرنے پر قدرت نہین رکہتا ہے وہو یحمل علیہا پہر ایک قوم پر آئے کہ اونکی زبانین اور ہونٹہہ لوہے کی مقراضون سے کترے جاتے ہین جسوقت وہ کترا چکین تو پہر وہ ویسی ہی ہوجاتی ہین جیسے کہ تہین اس سے اونکا کچہہ فتور نہین ہوتا ہے فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا یہ خطبا فتنہ ہین اخرجہ ابن عدی والبیہقی ۵ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح کے باہر نکلے فرمایا مینے ایک خواب دیکہا ہے اور وہ حق ہے تم اوسکو سمجہہ لو میرے پاس ایک آدمی آیا میرا ہاتہہ پکڑا مجہے اپنے ساتہہ لیا یہانتک کہ ایک دشوار گذار طویل پہاڑ پر آیا مجہسے کہا تو اسپر چڑہ مینے کہا مین نہین چڑہ سکتا کہا مین اوسکو تیرے لئے سہل کئے دیتا ہون پس مین جبکہ اپنا قدم اوٹہاتا تو اوسکو ایک پایہ پر رکہتا یہانتک کہ ہم برابر پہاڑ پر چڑہ گئے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے کہ اونکے کنج دہن لپٹے باچہین چری ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جو کہتے تہے وہ نہ کرتے تہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے کہ اونکی آنکہون اور کانون مین میخین ٹہکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ ہین جو کہ اپنی آنکہون کو دکہاتے تہے جو اونہون نے نہین دیکہا اور اپنے کانون کو سناتے جو اونہون نے نہین سنا پہر ہم چلے ناگاہ کئی عورتین تہین کہ وہ اپنے عراقیب یعنی کونچون سے لٹکی ہوئی تہین

سراونکے نیچے تہے سانپ اونکی چہاتیون کو کاٹتے تہے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین کہ اپنی اولاد کو دودہ سے روکتی تہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے کہ اپنے کونچون سے لٹکے ہوئے سر اونکے نیچے تہے تہوڑے پانی اور کیچ سے چاٹتے تہے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتے پہر قبل وقت روزے کے افطار کر لیتے تہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت نہایت بدصورت اور نہایت بدلباس اور نہایت بدبو تہی گویا بو اونکے پاخانونکی بو تہی مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ زانی مرد عورت ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی مردے تہے بہت پہولے ہوئے اور نہایت بدبو مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ کافر مردے ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی زیر سایہ درخت تہے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ مسلمان مردے ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی لڑکے اور لڑکیان دو نہرون کے درمیان مین کہیل رہی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ ذریت مومنین ہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی تہے اونکے نہایت خوبصورت لباس بہت اچہا بو نہایت پاکیزہ گویا موںہہ اونکے کاغذ مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ صدیقین وشہدا وصالحین ہین پہر ہم چلے ناگاہ تین آدمی تہے شراب پی رہے تہے گاتے تہے مینے کہا یہ کون ہین کہا زید بن حارثہ وجعفر بن ابیطالب وعبد اللہ بن رواحہ ہین اخرجہ ابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم والطبرانی وابن مردویہ فی تفسیرہ والبیہقی *

جو کوئی غیر سنت پر مرتا ہے اوسکا موںہہ قبلے سے پہیر دیا جاتا ہے اعاذنا اللہ

تتمہ ذکر نجات نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی قدری یا مرجی مرجاوے پہر تین دن کے بعد اوکہیر آیا و تو اوسکا موںہہ قبلہ کی طرف پایا جاویگا اخرجہ ابن عساکر ۲ ابو اسحق فزاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا کہ مین قبرون کو اوکہیڑا کرتا اور ایک قوم کو پاتا تہا کہ اونکے موںہہ غیر قبلے کی طرف تہے ابو اسحق نے اوزاعی رحمہ اللہ سے لکہکر پوچہا تو اونہون نے کہا کہ یہ ایک قوم ہے کہ غیر سنت پر مری اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ فضل بن یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمۃ بن عبد الملک سے کہا ای مسلمہ تیرے باپ کو کسنے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا ولید کو کسنے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا مین

مفصل

تجہے حدیث بتاتاہون جسکی اوسنے مجہے حدیث کی وہ یہ ہے کہ اوسنے جب تیرے باپ کو اور ولید کو دفن کیا اور اونکی قبرون مین اونکو رکہا اور اونکے بند کہولنے لگا تو اونکے مونہہ کو پایا کہ وہ اونکی گردنون کی طرف پہر گئے تہے

اخرجہ ابن ابی الدنیا

رؤیت عذاب قبر

۱ محمد بن یوسف فریابی کہتے ہین مینے ابوسنان سے سنا اور وہ نیک آدمی تہے کہا کہ ایک شخص کا بہائی مرگیا مینے اوسکی تعزیت کی اوسکو رنجیدہ پایا اوسنے کہا مین اسلئے رنج کرتاہون کہ مینے دیکہا جبکہ اوسکو دفن کیا اور اوسپر مٹی برابر کردی ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی والد یعنی والسد میرا بہائی مینے مٹی ہٹائی مجہسے کہا گیا نکر مینے مٹی برابر کردی جبکہ مین قبر پر کہڑاہونے لگا تو ناگاہ قبر سے آواز آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی والسد پہر مینے مٹی ہٹائی مجہسے کہا گیا اے الله کے بندے تو اسکو مت کہو دپہر مینے مٹی ویسی ہی کردی جبکہ مین کہڑاہونے لگا تو اوسنے کہا آہ مینے کہا اخی والسد پہر مینے مٹی ہٹائی مجہسے کہا گیا نکر مینے مٹی ویسی کردی جب مین اوٹہنے لگا تو ناگاہ وہ کہتا ہے اوہ مینے کہا والسد مین ہرگز اوسکے کہودنے کو نہ چہوڑونگا پہر مینے اوسکو کہیڑا ناگاہ اوسکے آگ کے طوق پڑے تہے قبر کی آگ اوسپر چمک رہی تہی مینے طمع کی کہ اوس طوق کو قطع کرڈالون مینے اپنا ہاتہہ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کردون میری اونگلیان جاتی رہین ابوسنان کہتے ہین اوسنے اپنا ہاتہہ ہماری طرف نکالا تو اوسکی چارون اونگلیان جاتی رہی تہین کہتے ہین کہ مین اوزاعی کے پاس آیا اوسنے بیان کیا مینے کہا اے ابوعمرو یہودی نصرانی کافر مرتے ہین اور ہم ایسا نہین دیکہتے کہا ہان یہ لوگ بلاشک آگ مین ہین اور الله تمکو اہل توحید مین دکہاتا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ

۲ ابن فارس کہتے صاحب ابوالفرج ابن الجوزی نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ پانسونوے مین بغداد مین ایک مردہ پایا گیا کہ بوسیدہ ہوگیا سوای ہڈیون کے اور کچہہ باقی نہ رہا تہا اوسکے دونون ہاتہون دونون پانؤن مین لوہے کے پتر تہے اوسمین دو میخین ٹہونکی گئی تہین ایک تو اوسکی ناف مین اور دوسری اوسکی پیشانی مین اوسکی صورت خوفناک اور ہڈیان موٹی تہین اوسکے ظاہر ہونے نکلا

یہ سبب ہوا کہ پانی زیادہ ہو گیا اوسنے ٹیلے کی جانب کو کہول دیا یہ ٹیلہ معروف بہ تل احمر تہا ۱۲ حافظ ابن
قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین کہا ہے کہ ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن سنان سلامی تاجر نے حدیث کی اور یہ
اللہ کے نیک بندون مین سے تہا کہا ایک آدمی بغداد مین لوہارون کے بازار کی طرف آیا اوسنے چہوٹی چہوٹی
میخین فروخت کین ہر میخ کے دو سر تہے لوہار نے اونکو لیا اور گرم کرنے لگا وہ نرم نہین پڑتی تہین
یہانتک کہ وہ اونکے ٹہونکنے پیٹنے سے عاجز ہو گیا تو اوسنے بائع کو تلاش کیا وہ ملگیا اوس سے کہا کہ یہ میخین تجہے
کہان سے ملین اوسنے کہا مینے انکو پایا ہے لوہار اوس سے پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتا دیا کہ ایک کہلی
قبر پائی اور اوسمین ایک مردے کی ہڈیان تہین ان میخون سے جڑی تہین کہا مینے بہت کوشش کی کہ اونکو
نکال لون تو مجہسے نہو سکا مینے ایک پتہر لیا پہر اوسکی ہڈیون کو توڑ ڈالا اور میخون کو جمع کر لیا ۱۲ ایک آدمی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسکی نصف داڑہی اور نصف سر سفید ہو گیا تہا حضرت عمر نے اوس سے کہا تیرا کیا
حال ہے اوسنے کہا میرا گذر بنی فلان کے قبرستان پر ہوا رات کا وقت تہا ایک آدمی آگ کا کوڑا لئے ہوئے
ایک دوسرے آدمی کی طلب مین تہا جب وہ اوس سے ملتا تو اوسکو مارتا اوسکے مابین سر سے قدم تک آگ مشتعل
ہو جاتی جب وہ آدمی قریب ہوا تو کہا ای اللہ کے بندے تو میری فریادرسی کر طالب نے کہا ای اللہ کے بندے
تو اسکی فریادرسی نکر یہ برا اللہ کا بندہ ہے حضرت عمر نے کہا اسی لئے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مکروہ رکہا ہے کہ ایک تمہارا تنہا سفر کرے اخرجہ ہشام بن عمار فی کتاب البعث عن یحیی
بن حمزۃ حدثنی النعمان عن مکحول ۵ ابوجریش اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ جب ابوجعفر
نے کوفے کے خندق کہودے تو لوگون نے اپنے مردون کو نقل کیا ایک جوان کو دیکہا کہ اپنے دونون ہاتہونکو
کاٹ رہا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۶ یزید بن مہلب کہتے ہین کہ مجہسے عمر بن عبد العزیز نے کہا ای یزید
مینے جس جگہ ولید کو اوسکی قبر مین رکہا تو ناگاہ وہ اپنے کفن مین پانون ہلا تا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا
۷ تاریخ مقریزی مین بذیل حوادث سنہ ۷۶۹ لکہا ہے کہ قاصد آیا کہ ایک آدمی ساحل کا تہا اوسکی عورت مرگئی وہ اسکو
دفن کر کے لوٹ آیا پہر یاد کیا کہ قبر مین رومال بہول آیا اوسمین درہم تہے اوسنے گانون کے فقیہ کو لیا اور قبر کو کہودا
تا کہ مال لیوے اور فقیہ کنارہ قبر پر تہے ناگاہ عورت بیٹہی ہوئی تہی اوسکے بالون سے مشکین بندہی تہین

اور دونون پاؤن بہی بالون سے بندہے ہوئے تہے اسنے اوسکی مشکین کہولنا چاہا قدرت نہ ہوئی تو اسمین جہد کرنا شروع کیا وہ اور عورت دونون ایسے دہنسا دیئے گئے کہ اونکا اتا پتا نہ لگا قصیہ قریہ ایک دن رات بیہوش رہے سلطان نے اس حادثہ کی خبر بہیجی اور شام سے شیخ تقی الدین بن دقیق العید رحمہ اللہ کی طرف لکہا وہ اوسپر واقف ہوئے اور لوگون کو دکہایا تاکہ اس سے عبرت پکڑین ۸ حکایت عبدالمؤمن بن عبداللہ بن عیسی ضبی کہتے ہین کہ ایک نباش سے پوچہا اور وہ تائب ہوچکا تہا زیادہ تر عجیب تو نے کیا دیکہا اوسنے کہا کہ مینے ایک آدمی کو اوکہاڑا ناگاہ اوسکے سارے جسم مین مینخین ٹہکی ہوئی تہین اور ایک بڑی مینخ اوسکے سر مین اور دوسری اوسکے پاؤن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا +

رؤیت عمل بدمیت

حکایت عبدالعزیز بن عبدالمنعم بن الصقیل الحرانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مجہسے عبدالکافی نے حکایت کی کہ وہ ایک جنازے مین حاضر ہوئے کہتے ہین کہ ناگاہ ہمارے ہمراہ ایک غلام سیاہ فام ہوا جبکہ لوگون نے نماز پڑہی تو اوسنے نہ پڑہی پہر جب ہم دفن مین حاضر ہوئے تو اوسنے میری طرف نظر کی پہر کہا کہ مین اوسکا عمل ہون پہر اوسنے اپنے آپ کو قبر مین ڈال دیا کہتے ہین کہ مینے نظر کی تو کچہہ نہ دیکہا اعاذنا اللہ منہ آمین ذکرہ الحافظ ابو محمد القاسم البرزالی فی تاریخہ ×

سماعت عذاب قبر

حکایت ا یزید بن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کسی زمین مین جا رہا تہا کہ ایک قبر کے قریب ٹہیرا صاحب قبر کو سنا کہ وہ کہتا ہے آہ آہ وہ اوسکی قبر پر کہڑا ہوا اور کہا کہ تجہے تیرے عمل نے نصیحت کیا اور تو فضیحت ہوا اخرجہ البیہقی فی کتاب القبر ۲ عبداللہ بن محمد مدنی اپنے ایک دوست سے روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی زمین کی طرف گیا کہا کہ مجہے نماز مغرب لئے قریب ایک قبرستان کے آلیا مینے اوسکے قریب نماز مغرب پڑہی مین بیٹہا ہوا تہا کہ ناحیۂ قبور سے آوازین سنی مینے جس قبر سے آواز سنی تہی اوسکے قریب گیا وہ کہہ رہا تہا او ہین تو نماز پڑہتا تہا مین تو روزہ رکہتا تہا میرے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوگئے میرے ساتہہ جو شخص حاضر تہا اوسنے بہی سنا جیسے مینے سنا مین اپنی زمین کی طرف چلا گیا دوسرے دن لوٹا

پھر پہلی جگہ مین نماز پڑھی اور ٹھیرا رہا یہانتک کہ سورج ڈوبا مغرب کی نماز پڑھی پھر بیٹھے اوس قبر کی طرف کان لگا
ناگاہ وہ آمین کرتا اور کہتا تھا اوہ مین تو نماز پڑھتا تھا مین تو روزہ رکھتا تھا پھر مین اپنے گھر آیا بخار چڑھا
دو مہینے تک بیمار پڑا رہا اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ +

قبر کا عذاب وہی برزخ کا عذاب ہے

علماء رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر وہی عذاب برزخ ہے نسبت قبر کی طرف اسلئے کی گئی ہے کہ اکثر یہی ہے
ورنہ ہر میت جسکی تعذیب کا اللہ تعالی نے ارادہ کیا وہ اوسکو پہونچیگی مقبور ہویا نہو اور گو اوسکو سولی پر چڑہایا
ہو یا دریا مین ڈوب گیا ہو یا جانورون نے کہا لیا ہو یا جل کے راکھہ ہوگیا ہو یا ہوا مین اوڑا دیا گیا ہو اور
محل عذاب کا روح و بدن دونون ہین باتفاق اہل سنت کے اور اسی طرح کا قول نعیم مین ہے +

عذاب قبر دو قسم ہے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا دو قسم ہے ایک تو دائم وہ کفار و بعض عصاۃ کا ہے دوسرا
منقطع یہ اون گنہگارون کا عذاب ہے جنکے جرم خفیف ہین وہ موافق اپنے جرم کے معذب ہونگے پھر اونسے
عذاب دور ہوجاویگا اور کبھی عذاب دعا یا صدقہ وغیرہ سے رفع کردیا جاتا ہے +

مسئلہ عجیب

بدائع حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکھا ہے کہ ایک جماعت نے کہا جبکہ نصرانی عورت مرجاوے اور اوسکے پیٹ
مین مسلمان کا بچہ ہو تو اوس قبر مین نعیم و عذاب دونون نازل ہونگے نعیم تو لڑکے کے لئے اور عذاب مان
کے واسطے کہا کہ اسمین کسیطرح کا بعد نہین ہے جیسے اگر ایک قبر مین مومن و فاجر دونون دفن کئے جاوین
تو قبر مین نعیم و عذاب دونون مجتمع ہونگے

مردے شب جمعہ کو معذب نہین ہوتے

امام یافعی رضی اللہ عنہ روض الریاحین مین فرماتے ہین ہمکو پہونچا ہے کہ شب جمعہ کو مردے معذب نہین
ہوتے بسبب بزرگی اسوقت کے فرمایا احتمال ہے کہ اختصاص اسکا گنہگار مسلمانون کے ساتھہ ہو نہ بمقابلہ
کفار کے نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام مین اسکو عام رکھا ہے کہا کہ روز جمعہ اور شب جمعہ کو اور سارے ماہ رمضان

مین کافرست عذاب دور ہوجاتا ہے رہا مسلمان گنہگار سو وہ اپنی قبر مین معذب ہوتا ہے لیکن روز جمعہ اور شب جمعہ کو عذاب اوس سے منقطع ہوجاتا ہے پھر قیامت تک عذاب کا عود اوسکی طرف نہین ہوتا ہے اور اگر جمعہ کے دن یا شب جمعہ مین مرا تو گھڑی بھر اوسکو عذاب ہوتا ہے اور اسی طرح منغطہ قبر کا پھر اوس سے عذاب منقطع ہوجاتا ہے قیامت تک عود نہ کریگا انتہی یہاسپزال ہے کہ عصاة مسلمین سوا ایک جمعہ یا اس سے کم کے معذب نہین ہوتے اور جب جمعہ کو پہونچ جاتے ہین تو عذاب منقطع ہوجاتا ہے پھر عود نہین کرتا اور یہ محتاج دلیل ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بدائع مین فرماتے ہین کہ مینے قاضی ابویعلی کے خط سے اونکی تعلیق مین نقل کیا ہے کہ عذاب قبر کا منقطع ہونا ضرور ہے کیونکہ یہ دنیا کے عذاب سے ہے اور دنیا و ما فیہا منقطع ہے تو ضرور ہے کہ اونکو فنا و بلی لاحق ہو اور مقدار اسکی مدت کا معلوم نہین ہوسکتا انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ہناد بن سری نے زہد مین مجاہد سے روایت کیا ہے کہا کہ کفار کے لئے ایک ہجعہ یعنی خفیف نیند ہے وہ اوسمین قیامت تک نیند کا مزہ پائینگے جب اہل قبور پکارے جاوینگے تو کافر کہیگا یاویلنا من بعثنا من مرقدنا تو مومن جو اوسکے قریب ہوگا کہیگا ہذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون +

وصل

تمرج برزخ مین انواع عذاب قبر کے بیان مین کہا ہے کہ اسکی کئی قسمین ہین ا آپ نے فرمایا کہ سات آدمیون کے مونہہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیئے جاتے ہین اور یہ اللہ تعالی کے عذاب سے ہے عرض کیا گیا وہ کون ہین فرمایا شراب کا پینے والا ۲ شراب کا بیچنے والا ۳ یعنی آزاد کا بیچنے والا ۴ اور وہ شخص کہ لونڈی غلام بیچنے کو اپنا پیشہ ٹھیرا وے ۵ جھوٹی گواہی دینے والا ۶ سود خوار ۷ نوحہ کرنیوالی عورت ۸ غلہ روکنے والا ۹ تارک جماعت ۲ میت کے واسطے آگ کے دروازے کھل جانا روایت ہے کہ معاذ بن جبل جبکہ مرے تو انکے جنازے پر فرشتے اوترے یہانتک کہ آفتاب کی شعاع کو چھپا دیا پھر جب دفن کئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی قبر پر بیٹھے اور آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہوگیا کسی نے اسکا سبب پوچھا فرمایا مینے دیکھا کہ اوسکے لئے ستر دروازے آگ کے کھولے گئے پھر جب میرا دل غمگین ہوا اور میرا چہرہ زرد ہوگیا تو میرے رب کا حکم آیا کہ

سینے تیرے لئے بخشدیا ای محمد مین تیرے چہرے کی زردی کو نہین چاہتا ہون عرض کیا گیا انکی تعذیب کا
کیا سبب تہا فرمایا بدخلقی اوسکے ساتہہ اپنے اہل کی اس سے معلوم ہوا کہ بی بی سے بدخلقی کرنا موجب عذاب
قبر ہے ف اصل کتاب مین معاذ بن جبل ہے مگر یہ ٹہیک نہین ہے شاید سعد بن معاذ ہون یا اور کوئی
صحابی واللہ اعلم کیونکہ تقریب مین لکہا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بعد وفات حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سنہ ۱۸ ہجری مین انتقال ہوا تو پہر حضور کا اونکی قبر پر تشریف لانا کیونکر ہو سکتا ہے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر بقیع پر ہوا آپ نے ایک قبر کو دیکہا فرمایا لبیک یعنی
مین حاضر ہون اللہ نے مجہسے وعدہ کیا ہے یعنی شفاعت کا پہر جب قریب ہوئے تو اللہ کے لئے
سجدہ کیا اور روئے پہر اپنا سر اوٹہایا اور خوش ہوئے کسی نے اسکا سبب پوچہا تو فرمایا کہ وہ عذاب
کیا جاتا تہا جبکہ اوسنے مجہے دیکہا تو پکارا ای محمد شفیع امت کے تو مینے لبیک کہا اوسنے کہا میرے
اوپر نار ہے اور میرے نیچے نار اور میرے بائین طرف نار ہے یا رسول اللہ آپ میری فریادرسی فرمائین
سو اللہ نے میری شفاعت اوسکے لئے قبول فرمائی پس مین خوش ہوا عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس
بندے نے کیا کیا تہا فرمایا اسکی زبان فحاش تہی یعنے زبان سے بہت فحش بکتا تہا مسئلہ کیڑے مکوڑے
آپنے فرمایا ہے کہ قبر کیڑون کا گہر ہے ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے فرمایا اگر ایک کیڑا قبر کے کیڑون
سے اپنا ڈنک مارے کسی پہاڑ پر مثل بوقبیس کے تو وہ راکہہ ہوجاوے پس خرابی ہے اوسکی بچہوؤن
اور سانپون سے حکایت مروی ہے کہ ایک عورت مالدارون کی بیٹیون سے بغداد مین مرگئی اوسکے
غسل کے لئے پردہ اوٹہایا ناگاہ ایک سانپ بمقدار اوس کے جسم اور اوسکے طول کے اپنا مونہہ اوسکے
مونہہ پر رکہے ہوئے ہمراہ اوسکے سوتا تہا لوگ اس امر مین متحیر ہوئے اوسکے باپنے کہا ای سانپ ہم
بیشک جانتے ہین کہ تو اللہ کے حکم سے آیا ہے لیکن ہمکو ضرور ہے کہ ہم سنت قائم کرین سو تو ہماری
لڑکی سے گہڑی بہر الگ ہوجا یہانتک کہ ہم اوسکو نہلا دین پہر تو کر جسکا تجہے حکم ہے پہر وہ گہر کے کونے
کی طرف چلا گیا اوسکی طرف دیکہتا رہا جب ہم غسل سے فارغ ہوچکے تو وہ آیا اور اوسکے ساتہہ کفن مین
سو گیا اور وہ اوسکے ساتہہ دفن کردیا گیا نہلانے والے نے اوسکے باپ سے پوچہا کہ تیری بیٹی نے

کیا کیا تہا جس سے وہ قبر مین اس بلا کے ساتہہ مبتلا ہوئی اوسنے کہا مجھے نہین معلوم مگر ہان اتنی بات ہے کہ وہ نماز کو وقت سے تاخیر کرتی تہی ہم میت کا مثل سور کے ہوجانا اعاذنا اللہ منہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا سر رکوع وسجود مین امام سے پہلے اوٹہاتا ہے اوسکا مونہہ مثل خنزیر کے کردیا جاتا ہے **ف** اس مین یون ہی ہے مگر حدیث کی کتابون مین ذکر گدہے کا آیا ہے یعنی جو شخص امام سے پہلے رکوع سجدے مین سر اوٹہا تا رکہتا ہے خوف ہے کہ اوسکا سر گدہے کا سر کردیا جاوے واللہ اعلم یہ روایت کہان کی ہے نہ راوی معلوم نہ کتاب کا نشان **۵ حکایت** منقول ہے کہ ایک جوان آدمی غمگین عبد الملک بن مروان کے پاس آیا عبد الملک نے اسکا سبب پوچہا اوسنے کہا سبب گناہ کے عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ زیادہ بڑا ہے یا آسمان وزمین اوسنے کہا بلکہ میرا گناہ اعظم ہے پہر عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا عرش اوسنے کہا میرا گناہ عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا اللہ کی رحمت جوان نے سکوت کیا پہر عبد الملک نے کہا تیرا گناہ کیا ہے اوسنے کہا مین کفن چور تہا پس پانچ آدمیون نے جو کہ قبرون مین تہے اونہون نے مجھے توبہ پر مستعد کیا مینے ایک قبر کو کہودا اوس مین ایک آدمی کو دیکہا کہ اوسکا مونہہ قبلہ کی طرف سے پہیر دیا گیا تہا اور اوس پر عذاب کیا جاتا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو اس سے کیون نہین پوچہتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مین نہین پوچہہ سکتا اوسنے کہا کہ یہ نماز کے ساتہہ استخفاف کرتا تہا سو اس سے ایمان سلب کیا گیا اعاذنا اللہ منہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کو ہلکا سمجہنا موجب ہے سلب ایمان کا وقت موت کے نماز کا استخفاف یہی ہے کہ اول وقت مین نہ پڑہے جب وقت جانے لگے تو مرغے کی طرح ٹکرین لگالے پورا پورا رکوع وسجود ادا نہ کرے نماز کو جماعت سے نہ پڑہے نہ اوسکا اہتمام کرے ایک قبر کو مینے کہودا میت کو دیکہا کہ وہ سور ہوگیا تہا اور طوق وبیڑیون سے جکڑبند تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو کیون نہین پوچہتا کہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجھے قدرت سوال کی نہین ہے اوسنے کہا کہ یہ شراب پیتا تہا جس چیز کو اللہ نے حرام کیا تہا اسنے اوسکو حرام نہ سمجہا اس سے معلوم ہوا کہ شارب خمر اگر بدون توبہ کے مرجاویگا تو وہ قبر مین معذب ہوگا اور

اوسکا موہنہ سُور کا ہو جاویگا شیخ نے ایک قبر کو کھوا دیکھا کہ وہ آگ کی میخون سے بندہا ہوا تھا اور اوسکی زبان گدّی کی طرف نکلی ہوئی تھی اور عذاب کیا جاتا تھا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال کیون نہین پوچھتا مینے کہا مجھے سوال کی قدرت نہین ہے اوسنے کہا یہ ساعی تھا لوگون کے مالون کے ساتھہ سعی کرتا تھا مینے ایک قبر کو کھوا دیکھا کہ اوسمین آگ مشتعل تھی اور وہ جل رہا تھا فرشتے اوسکو مار رہے تھے اور وہ چیختا تھا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال کیون نہین پوچھتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجھے قدرت سوال کی نہین ہے اوسنے کہا جھوٹا تھا اللہ کی جھوٹی قسم کھایا کرتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم موجب ہے عذاب قبر کی شیخ نے ایک قبر کو کھوا دیکھا کہ فرشتے اوسکو آگ کے ستون سے مارتے ہین اور وہ باواز بلند چلّاتا ہے مین ڈرا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کے حال سے کیون نہین پوچھتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجھے اوس سے سوال کرنے کی طاقت نہین ہے اوسنے کہا یہ کھلنڈرا تھا نرد کے ساتھہ کھیلتا تھا جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تھا یہ اوس سے باز نہ آیا اس سے معلوم ہوا کہ نرد شطرنج وغیرہ کھیلنا سبب اثم اور عذاب قبر کا باعث ہے نعوذ باللہ من عذاب القبر واھوالہ انتھی غرضکہ قبر کا عذاب معاصی دل آنکھہ کان زبان موہنہ پیٹ شرمگاہ ہاتھہ پاؤن اور سارے بدن سے ہوتا ہے اور جو نیک کام انہین اعضا سے صادر ہوتے ہین اونپر اجر و ثواب ملتا ہے قبر و برزخ مین ہر طرح کی راحت نصیب ہوتی ہے اگر اچھے کام ہین تو یہی قبر ایک چمن ہو جاتی ہے بہشت کے چمنون سے اور جو بُرے کرتوت ہین تو پھر ایک گڑھا ہے جہنم کے گڑھون سے اللھم انا نعوذ بك من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ونعوذ بك من عذاب البرزخ وفتنة القبر وفتنة المحیا والممات وفتنة المسیح الدجال ونسألك ان توفقنا لصالح الاعمال وتعیننا علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك فی البکور والاصال وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اٰمین ثم اٰمین یارب العالمین یا ارحم الراحمین

وصل

ایک رسالہ مختصر در جزو کا امام ابو اسحق یحیی بن حسین بن امیر المومنین منصور باللہ قاسم بن محمد یمنی رحمہ اللہ نے بیان مین عذاب قبر کے تالیف کیا اور الزواجر فیما جری من عذاب المقابر اوسکا نام رکھا باعث تالیف دو امر ذکر کیے ایک یہ کہ مینے باب مین صنعا یمن کے قبرستان سے ایک معذب کو سنا کہ وہ قریب سال بہر کے اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا تہا اوسکی آواز آہ آہ نالا اول رات سے آخر تک بہوتون نہین ہوتا تہا دوسرا امر یہ ہے کہ اکثر لوگون مین وعظ اثر نہین کرتا ہے علمار نے ذکر کیا ہے اللہ تعالی مسلمانون مین سے بعض اہل معاصی کا عذاب ظاہر کر دیتا ہے اور کافر کا عذاب ظاہر نہین کرتا اسلئے کہ عصاۃ مین سے جسکو اللہ تعالی چاہے زجر و تخویف کا فائدہ حاصل ہو جاوے پہر شرح الصدور سے احادیث و حکایات ذکر کیے ہین بعض حکایتین جدید اوسمین سے ذکر کیجاتی ہین جنکا ذکر اس کتاب مین نہین ہوا **حکایت** صاحب رسالہ کہتے ہین مجھے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ ایک گورکن نے شہر صنعا مین اتفاقاً ایک قبر کہودی اوسمین کوئی چیز بہول گیا اور مردہ اوسمین دفن ہو چکا تہا وہ لوٹ آیا اور قبر کو کہودا جب مردہ کو کہولا تو اوسمین ایک ہولناک چیز دیکہی وہ یہ تہی کہ اوس میت پر ایک بڑا سانپ تہا اوسنے میت کو گہیر لیا تہا یہ اوس سے ڈر گیا اور اوسپر غشی طاری ہوئی اور اوسکی عقل بگڑ گئی وہ ابتک بقید حیات ہے قبرین کہودنا اوسنے چہوڑ دیا ہے اور عقل اوسکی جاتی رہی ہے **حکایت** مجھے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ سید ہادی بن حسن ہجری ہجرہ والون مین سے تہے اونکو یہ اتفاق ہوا کہ وہ راہ مین جا رہے تہے کہ ایک کہوپڑی دیکہی اور اوسمین لجام تہی انہون نے اوسکو لیا اور دفن کر دیا زمین نے اوسکو اپنے پیٹ سے پہینکدیا انکو اوسکے حال و شان سے تعجب ہوا یہ اوسمین فکر کرتے رہے پہر اوس سے ایک آواز ظاہر ہوئی سید بیہوش ہو گئے پہر اونکو ہوش آیا **حکایت** امام مہدی رحمہ اللہ نے اپنے غایات مین نقل کیا ہے کہ ایک کہوپڑی پائی گئی اوسمین ایک سوئی تہی وہ اوس سے کہینچی گئی پہر وہ اوسمین لوٹ گئی **حکایت** ۲۵ رمضان سنہ ۶۲ ہجری مین جو منبہ اور جو معین دونون مین یعنی انمین لڑائی ہوئی قبیلہ بنی معین مین سے ایک شخص کو تیر لگا اوسکا نام مسعود بن علی تہا

اوسکو دفنانے لائے وہ راہ مین مرگیا پھر اوسکو اوسکے گھر مین ایک بڑی کھاٹ پر چھوڑ دیا کھاٹ کا عرض
چار گز کا تھا جسوقت میت کے گھر والے بہت ہو گئے تو بعد تعزیت کے گھر کی چھتون پر چڑھ گئے ناگاہ
میت کا بھائی کہتا ہے جلد آؤ تا کہ اس حالت کو دیکھو جسکی طرف میت ہو گیا ہے عورت مرد سب آ گئے
اور سب کھڑے ہوئے ناگاہ اوسکا جسم کھاٹ سے بھی زیادہ تر چوڑا ہو گیا اسی طرح اوسکی لنبان بھی بڑھ گئی
اور اوسکا جوف بلند ہو گیا یہانتک کہ مثل ایک ٹکڑے پہاڑ کے ہو گیا اور اوسکے سارے اعضا بڑے
یہانتک کہ مثل ستونون کے ہو گئے اور اوسکی ہر اونگلی ایسی ہو گئی جیسے بڑے سے بڑا پہونچا آدمی
کے پہونچون سے ہوتا ہے اور سر اوسکا مثل پتھر کے اور کان جیسے گدہے کے کان اور دانت جیسے
لوہے کے ٹکڑے ہو گئے اور زبان اوسکے سینے پر اوتر آئی یہانتک کہ قریب تھا کہ اوسکی ناف تک
پہونچ جاوے اور لوگ اوسکے نزدیک تھے اور مونہہ اوسکا کالا ہو گیا لوگ اوسکو دیکھ رہے تھے اور
اوسکے حال مین فکر کر رہے تھے کہ اوسنے ایک ایسی چیخ ماری جس سے زمین کانپ اوٹھی اونھون نے اوسکے
جثے کا حطحطہ سنا پھر اوسکا جسم آبلہ دار ہو گیا اور آبلے مثل لوہے کی خودونکے ظاہر ہو گئے جب گھڑی بھر رات گزر چکی
تو اپنے چیخنے سے چپ رہا اور میت کی بوجھ کے مارے سریر ٹوٹ گیا جب صبح ہوئی تو ایک بڑا گڑہا کھودا
اور ساٹھ آدمی جمع ہوئے اونکو اوسکے اوٹھانے پر قدرت نہوئی پھر اونھون نے گھر توڑا دروازے توڑے بعد اسکے لکڑیون
سے اوسے نکالا جیسے بڑے پتھرون کو نکالتے ہین لکڑیون سے اوسکو لوٹتے پوٹتے رہے یہانتک کہ اوسکو گڑہے
تک پہونچایا اسکے بعد اور بہت کچھ لکھا ہے عذاب قبور مین یہ زیادہ تر عظیم ماجرا ہے اس قصہ ہائلہ عظیمہ مفجعہ کو
قاضی عبداللہ بن زید عنسی نے فقیہ محمد بن سلیمان منبہی سے روایت کیا ہے جو کہ اس قصے کے مشاہدہ کرنیوالے
تھے یہ قصہ معروف مشہور و مستفیض ہے فقیہ مذکور کہتے ہین کہ یہ قضیہ بلد شعبان مین بلاد از بلاد خولان غربی صعدہ
سے واقع ہوا حدیث صحیح مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ جسوقت دو مسلمان اپنی دو تلوارون
کے ساتھہ ملتے ہین پھر ایک اونکا اپنے صاحب کو قتل کرتا ہے تو قاتل و مقتول نار مین ہین عرض کیا یا رسول اللہ
یہ تو قاتل ہے پھر مقتول کا کیا حال ہے فرمایا اوسنے اپنے صاحب کے قتل کا ارادہ کیا انتہٰی **حکایت** اسی طرح
ایک قصہ مشہور عبداللہ بن مصعب بن زبیر کا ہے یحییٰ بن عبداللہ نے ہارون رشید سے کہا کہ عبداللہ کا ایک قصیدہ ہے

اوسکو پڑہا عبد الله نے اوسکا انکار کیا جسوقت وہ قصیدہ پورا کیا تو ہارون کا چہرہ متغیر ہوا عبد الله نے قسم کہائی کہ وہ شعر اوسکے نہین ہین یحیی بن عبد الله نے کہا یا امیر المومنین والله یہ شعر سوا اسکے اور کسی کے نہین ہین مینے اس سے پہلے کبہی جہوٹی سچی قسم الله کی نہین کہائی ہے تم مجھے چہوڑ دو مین اس سے ایسی قسم لونگا کہ جو کوئی اوسکو جہوٹی کہائیگا تو جلد اوسکو عتاب ہوگا ہارون نے کہا اوس سے قسم لے یحیی نے ایک سخت مغلظ قسم لی عبد الله نے انکار کیا ہارون خفا ہوا اور فضل بن ربیع سے کہا کہ اگر یہ سچا ہے تو اسے کیا ہوا ہے کہ قسم نہین کہاتا ہے یہ میری چادر جو مجھپر ہے اور یہ میرے کپڑے اگر کوئی مجھسے قسم لے کہ وہ میرے ہین تو مین ضرور قسم کہالون فضل نے عبد الله کو لات ماری اور چلایا کہ قسم کہا تیری خرابی ہو پہر عبد الله نے قسم کہائی اور چہرہ اوسکا متغیر تہا اور وہ کانپتا تہا یحیی نے عبد الله کے دونون شانون کے درمیان مین مارا پہر کہا اے ابن مصعب الله تو نے اپنی عمر کو کاٹ ڈالا والله تو ہرگز اسکے بعد فلاح نہ پائیگا عبد الله اپنی جگہہ سے نہ ٹلا تہا کہ اوسکو جذام ہوگیا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تیسرے دن مرگیا فضل بن ربیع اوسکے جنازے پر حاضر ہوا جب لوگ اوسکو قبر پر لائے اور لحد مین رکہا اور اوسپر اینٹین رکہی گئین تو قبر دہس گئی وہ نیچے چلا گیا یہانتک کہ لوگونکی آنکہون سے غائب ہوگیا قرار قبر کا نظر نہ آیا اور اوس سے ایک غبار عظیم نکلا فضل چلایا مٹی لاؤ مٹی لاؤ پہر ڈالنا شروع کیا اور وہ نیچے چلے جاتے تہے کانٹون کے گٹہے منگالئے اونکو ڈالا وہ نیچے چلے جاتے تہے اسوقت حکم دیا تو قبر پر لکڑی کا سقف بنادیا گیا اور اوسکو درست کردیا و منکسر الخاطر لوٹ آیا **حکایت** علامہ ابن حجر ہیتمی مکی صاحب زواجر عن اقتراف الکبائر رحمہ الله تعالی فرماتے ہین کہ مین کمسن تہا اپنے والد مرحوم کی قبر کی خبرگیری قراءت کے لئے رکہتا تہا ایک دن بعد نماز صبح کے تاریکی مین نکلا مہینا رمضان کا تہا مین گمان کرتا ہون کہ عشرۂ اخیرہ بلکہ شب قدر تہی جب مین قبر پر بیٹہا اور کچہہ قرآن پڑہا اور قبرستان مین سوا میرے اور کوئی نہ تہا تو ناگاہ مینے ایک تاوہ عظیم یعنی آہ آہ کرنا اور انین آہ آہ سنا ایسی آواز سے کہ اوسنے مجھے ہلادیا یہ آواز ایک قبر سے آتی تہی کہ وہ چونہ و گچ سے بنی ہوئی تہی نہایت سفید تہی مینے قراءت کو قطع کردیا اور کان لگایا تو اوس آواز کو قبر کے اندر سے سُنا اور یہ معذب آدمی ایسا تاوہ عظیم کرتا تہا جس سے سُننے والے کا دل بیقرار ہوجائے گہبرا جائے مینے تہوڑی دیر اوسکی طرف کان لگایا جب روشنی ہوئی تو اوسکی آہٹ مجھسے مخفی ہوگئی اتنے مین

ایک آدمی کا گزر ہوا مینے اوس سے کہا یہ کسکی قبر ہے کہا یہ فلان کی قبر ہے مینے اوسکو کم سنی مین پایا تہا وہ بلنایت مسجد اور نماز دن کا ملازم تہا اونکی اوقات مین اور بات چیت کرنیسے ساکت رہتا تہا اوران سب باتون کا مینے خود اوس سے مشاہدہ کیا تہا کہتے ہین کہ یہ بات مجہپر بہت گران گزری کیونکہ ظاہر مین جن احوال خیر کے ساتھ وہ متلبس تہا مین اونکو جانتا ہون مینے اوسکا سبب پوچہا اور جن لوگون کو اوسکی حقیقت احوال پر اطلاع تھی اونسے خوب دریافت کیا تو اونہون نے مجھے خبر دی کہ وہ سود کہاتا تھا اور وہ تاجر تھا اوسکا نفس خبیث اس سے راضی نہوا کہ وہ حلال کہاوے یہانتک کہ اوسے موت آئی بلکہ اوسکو شیطان نے معاملہ بالربا کی صحت کی زینت دی تاکہ اوسکا مال کم نہو جسوقت مینے یہ حکایت شہر والون سے بیان کی تو اونہون نے مجہسے کہا کہ اس سے بھی زیادہ تر عجیب عبدالباسط رسول قاضی فلان ہے اس آدمی کو بھی مین پہچانتا تھا یہ شخص ابتدای امر مین قاضیون کا رسول تہا پہر صاحب ثروت ہوگیا مینے کہا اوسکا کیا حال ہے کہا جبکہ اوسکی قبر کے پہلو مین کہودا گیا تاکہ اوسمین اور میت کو رکھین تو ہمنے اوسکی قبر مین ایک زنجیر دیکہی اور اوس زنجیر مین ایک بڑا سانپ اوسکے ساتھ بندہا ہوا تھا ہم بہت ڈرے اور جلدی سے زمین پر مٹی ڈالدی **حکایت** ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہین ہمنے ایک اور آدمی کو دیکہا جبکہ ہمنے اوسکی قبر کہودی اوس سے سوا ایک کہوپڑی کے اور کچہہ باقی نہین رہا تہا ناگاہ اوسمین بڑی بڑی مینخین چوپڑے سر کی ٹھکی ہوئی تہین گویا وہ ایک بڑا دروازہ ہے **حکایت** یہ بہی کہا ہے کہ ہمنے فلان شخص کی قبر کہودی تو اوسکی قبر سے ایک بڑا سانپ نکلا ہمنے اوسے دیکہا کہ وہ اوسکی گردن مین کونڈلی مارے ہوئے تہا ہمنے اوسکا دفع کرنا چاہا تو اوسنے ہمپر ایک پہنکار ماری یہانتک کہ قریب تہا کہ ہم سب کو ہلاک کردی نعوذ باللہ من عذاب القبر **حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے مختصر مہش مین کہا ہے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک گروہ مین اپنے اصحاب سے ایک کہوپڑی ہولناک کہوکلی پر گزرے اونکے اصحاب نے اونسے کہا یا روح اللہ اگر آپ اللہ سبحانہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارے لئے اِس کہوپڑی کو نطق دے تاکہ وہ ہمکو اون عجائب کی خبر دے جو اوسنے دیکہے ہین تو البتہ اللہ تعالیٰ سے ہم امید رکہتے ہین کہ اس سے ہمکو نفع ہو عیسیٰ علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اوسکو نطق دیا کہا اے روح اللہ پوچہو جو چاہو اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تمکو جواب دون عیسیٰ علیہ السلام نے اوس سے کہا تو اس دنیا مین

کون تھا کہا ای روح اللہ مین اس مین کا پادشاہ تھا اور ہزار برس اسمین زندہ رہا ہزار بچے جنے ہزار شہر فتح کرے ہزار لشکرون کو ہزیمت دی اور ہزار سرکش بادشاہون کو قتل کیا پھر بعد اسکے موت ہوئی اور مقبرے مینے اس دہر کو فتح کیا اور اوسکو آزمایا سو مینے دنیا مین کوئی چیز زہد سے زیادہ تر نافع نہین دیکھی اور نہین دیکھی ہلاکت لوگون کی مگر حرص و طمع مین اور نہین پائی مینے عزت مگر رضا مین ساتھ اوس چیز کے جو کہ اللہ عز و جل نے قسمت کی ہے

لا ترقدن لعینك السهر	وانظر الی ما تصنع العبر
وانظر الی عین مصرعه	ماذا ام یمکن طرفك النظر
فاذا جهدت ولم تجد احدا	فسل الزمان فعنده الخبر

حکایت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حواری عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے عرض کیا یا روح اللہ و کلمۃ اللہ آپ ہمکو ہمارے دادا سام بن نوح کو دکھا دو تاکہ اللہ اس سے ہمارے یقین کو زیادہ کرے عیسیٰ علیہ السلام سام بن نوح علیہ السلام کی قبر پر اونکو لیگئے کہا زندہ ہو جا اللہ کے اذن سے ای سام بن نوح وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑے ہو گئے مثل کھجور کے عیسیٰ علیہ السلام نے اونسے کہا ای سام تم کسقدر زندہ رہے کہا مین چار ہزار برس زندہ رہا دو ہزار برس ستائی اور دو ہزار برس آبادی کی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تو دنیا آپکے نزدیک کسطرح تھی سام نے اونسے کہا جیسے ایک گھر ہے کہ اوسکے دو دروازے ہین اس سے داخل ہوا اور اس سے نکل گیا **حکایت** ابو حنیفہ نے اپنی تاریخ مین ترجمہ بکر بن عمر بن یحییٰ سجاد کے نزدیک کہا ہے منقول ہے کہ ایک شخص فقیہ کی کھیتی کی حفاظت کیا کرتا تھا اور ہمیشہ اپنے سر کو کپڑے کے پارچون سے لپیٹا کرتا تھا فقیہ ایک دن کھیتی کی طرف نکلے اوس شخص کو سوتا پایا عمامہ اوسکے سر سے اوتر گیا تھا اور ناگاہ سر اوسکا ایک ہڈی تھا اوسپر جلد نہ تھی فقیہ نے اوسکے سر کی ہڈی کھلنے سے تعجب کیا پھر اوسکو جگایا وہ ڈرتا ہوا اوٹھ بیٹھا اوسنے اون چیتھڑون سے اپنے سر کو چھپا لیا فقیہ نے اوس سے کہا کچھ ڈر نہین ہے اور حال کو اوسپر سہل کیا اور اوس سے اسکا سبب پوچھا کہا مین اولاد زبیدہ سے تھا جو کہ اپنی جانون پر اسراف کرتے ہین لیعنے معاصی مین گرفتار ہین اور مین قبرون کو اوکھاڑا کرتا مردون کا کفن بیچا کرتا تھا کسی تاجر کی بیٹی مرگئی مینے سنا کہ وہ نفیس کفن مین کفنائی گئی ہے مینے رات کو اوسکی قبر کھود دی جسوقت مینے لحد کو کھولا ناگاہ ایک ہاتھ اوس سے نکلا اور مینے سر کا

چہرا اوتار لیا جسکو کہ تو نے دیکھا اوس عورت نے کہا ای قلیل التوفیق کیا تو الله سے نہین ڈرتا اور اپنے فعل سے باز نہین رہتا مینے جواب دیا کہ مین الله کی طرف توبہ کرنیوالا ہون اوسنے کہا اگر تیری توبہ سچی ہوئی تو تجھے کوئی شئی ضرر نہ دیگی تو چلا جا اور الله تعالی کی طرف توبہ کر مین اپنے گھر چلا آیا اور اپنے حال کو گھر والون وغیرہم سے چھپایا الله تعالی نے مجھپر عافیت کے ساتھہ احسان فرمایا میں زبیدہ سے نکل آیا انتہی ٭

باب ۳۵ بیان مین اون اعمال کی جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہین

۱ شہادت

مقدام بن معدیکرب رضی الله عنہ کہتے ہین کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے شہید کے لئے الله کے نزدیک چھ خصال ہین مغفرت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ مین اوسکے خون سے اور دیکھتا ہے اپنا ٹھکانا جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا اور یاقوت اوس سے خیر ہے دنیا ومافیہا سے اور بیاہ کیا جاتا ہے بہتر بیبیون حور عین سے اور شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اخرجہ الترمذی وابن ماجہ

۲ شکم کی بیماری سے مرنا

سلیمان بن صرد و خالد بن عرفطہ رضی الله عنہما کہتے ہین کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ اوسکے پیٹ نے قتل کیا وہ اپنی قبر مین معذب نہوگا اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والبیھقی

۳ طول سجود

سلمان فارسی رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ اونکو بعض اہل کتاب نے خبر دی کہ عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طول قنوت امان ہے پل صراط پر اور طول سجود امان ہے عذاب قبر سے اخرجہ ابو نعیم ٭

۴ سورۂ تبارک الذی پڑھنا

ابن عباس رضی الله عنہما سے مروی ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے کہا کیا مین تجھے ایک حدیث کا تحفہ نا دون کہ تو اوس سے خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑہ اور اپنے گھر والون کو اور ساری اولاد کو اور گھر کے اور پڑوسیون کے بچون کو سکھا اسلئے کہ وہ نجات دینے والی اور جدال کرنیوالی ہے مجادلہ یا مخاصمہ

کریگی دن قیامت کے نزدیک اپنے رب کے واسطے پڑہنے والے کے اور چاہے گی اوسکے لئے کہ اوسکو نجات
دے اور اوسکے سبب سے صاحب اوسکا نجات پائیگا عذاب قبر سے اخرجه عبد فی مسنده ۲
ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سورۂ ملک مانعہ ہے عذاب قبر سے منع کرتی ہے لایا جاتا ہے
صاحب اوسکا قبر مین سر کی طرف سے یعنی ملک عذاب آتا ہے تو اوسکا سر کہتا ہے تیرے لئے مجہپر رستہ نہین
ہے اوسنے تو مجہہ مین سورۂ ملک کو یاد رکہا ہے پہر دونون پاؤن کی طرف سے آتا ہے تو اوسکے پاؤن
کہتے ہین تیرے لئے مجہپر راہ نہین ہے وہ تو مجہپر کہڑا ہوتا تہا ساتہہ سورۂ ملک کے اخرجه خلف
بن هشام فی فضائل القرآن والحاکم وصححه والبیهقی ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
جس کسی نے تبارک الذی بیده الملک کو ہر رات پڑہا تو اللہ اوسکو بسبب اوسکے عذاب قبر سے منع کریگا اور ہم
زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اوسکا نام مانعہ رکہتے تہے اخرجه النسائی ۴ انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مرگیا اور اوسکے ساتہہ
کتاب اللہ سے سوای تبارک کے اور کچہہ نہ تہا جب وہ اپنے حفرہ یعنی قبر مین رکہا گیا تو اوسکے پاس فرشتہ
آیا سورۂ ملک اوسکے روبرو کہڑی ہوگئی فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اللہ کی کتاب سے ہے اور مین تیری
ناخوشی کو برا جانتا ہون اور مین مالک نہین ہون تیرے لئے نہ اوسکے لئے نہ اپنی جان کے نفع وضرر
کا اگر یہ اوسکے ساتہہ تیرا ارادہ ہے تو تو رب کی طرف جا اوسکے واسطے شفاعت کر پس کہیگی یا رب
فلان نے تیری کتاب کے درمیان سے میرا قصد کیا مجہے سیکہا سو کیا تو اوسکو آگ سے جلانیوالا ہے اور اوسے
عذاب کرنیوالا حال آنکہ مین اوسکے پیٹ مین ہون سو اگر تو اوسکے ساتہہ یہ کرنیوالا ہے تو مجہے اپنی کتاب سے
محو کردے رب فرماتا ہے کیا مین تجہے نہین دیکہتا ہون کہ تو خفا ہوگئی وہ کہتی ہے مجہے لائق ہے کہ مین خفا ہون
رب فرماتا ہے تو جا مینے اوسے تجہکو بخشا اور تیری شفاعت اوسکے حق مین قبول کی وہ آتی ہے فرشتے
کو جہڑکتی ہے وہ بدحال ناکام نکلجاتا ہے پہر آتی ہے اپنا مونہہ اوسکے مونہہ پر رکہتی ہے اور کہتی ہے
مرحبا ہے اوس مونہہ کو کہ بہت بار اوسنے مجہے پڑہا مرحبا ہے اس سینے کو کہ اسنے مجہے بہت بار یاد رکہا
مرحبا ہے ان دونون پاؤن کو کہ بہت بار میرے ساتہہ کہڑے رہے قبر مین اوسکو انس دیتی ہے واسطے

خوف وحشت کے اوسپر انس کہتے ہین جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو چہوٹا بڑا آزاد غلام کوئی باقی نہین رہا مگر اوسنے سورۂ ملک کو سیکہہ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام منجیہ رکہا ہے اخرجہ ابن عساکر بسند ضعیف ۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میت جسوقت مرتا ہے تو اوسکے گرداگرد کئی آگین جلائی جاتی ہین ہر آگ اپنے پاس والی چیز کو کہاتی ہے اگر کوئی ایسا عمل اوسکے لئے نہین ہے جو کہ اوسکے اور آگ کے درمیان مین حائل ہو اور ایک آدمی مرگیا سوا سی سورۂ تبارک کے اور کچھ قرآن سے نہین پڑہتا تہا پس آگ اوسکے سر کی طرف سے آئی سورت نے کہا کہ وہ تو مجہے پڑہتا تہا پہر وہ اوسکے دونون پاؤنکی طرف سے آئی تو سورت نے کہا کہ وہ تو میرے ساتہہ کہڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے پیٹ کی طرف سے آئے تو سورت نے کہا کہ اوسنے تو مجہے یاد کرلیا پس سورت نے اوسکو نجات دی

اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ

۵ سورۂ الم تنزیل سجدہ

خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجہے پہونچا ہے کہ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر مین جہگڑتی ہے کہتی ہے الٰہی اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو میری شفاعت اوسکے حق مین قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سے نہین ہون تو تو مجہے اوس سے محو کردے اور وہ مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے دونون بازو اوسپر رکہتی ہے اوسکے لئے شفاعت کرتی ہے عذاب قبر سے اوسے منع کرتی ہے اور تبارک مین بہی مثل اسکے ہے خالد رات کو نہین سوتے یہانتک کہ اسکو پڑہ لیتے اخرجہ الدارمی فی مسندہ ۶ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے

اخرجہ الترمذی والدارمی

۶ سورۂ یٰسٓ

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے روض الریاحین مین بعض صالحین اہل یمن سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کسی مردے کو دفن کیا جب لوگ چلے گئے تو قبر مین مارنا اور سخت ٹہونکنا سنا پہر قبر سے ایک کالا کتا نکلا شیخ نے اوس سے کہا تیری خرابی ہو تو کون ہے اوسنے کہا مین میت کا عمل ہون کہا پہر یہ مار تجہہ مین تہی

یا میت مین کہا بلکہ مجہہ مین تہی مینے اوسکے پاس سورۂ یٰس اور اوسکے اخوات کو پایا وہ میرے اور اوسکے درمیان مین حائل ہوگئین اور مین مار گیا اور نکال دیا گیا ❊

۷ صلوٰۃ دفع عذاب قبر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ مین پڑہے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور اذا زلزلت پندرہ بار پڑہے تو اللہ اوسپر سکرات موت کو آسان کرتا ہے اور عذاب قبر سے اوسکو پناہ دیتا ہے اور آسان کرتا ہے واسطے اوسکے گزر پل صراط پر دن قیامت کے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب **ف** اسمین پندرہ بار ہے اور ایک اور نسخہ مین پچاس بار ہے واللہ اعلم

۸ موت روز جمعہ یا شب جمعہ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن مرا وہ عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ ابو یعلی **ح** عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ مختوم بخاتم ایمان ہوا اور عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ البیہقی ❊

۹ رمضان شریف مین مرنا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا اوس شخص سے اوٹھا لیا جاتا ہے جو کہ شہر رمضان مین مرتا ہے قال ابن رجب رحمہ اللہ روی باسناد ضعیف ❊

حدیث جامع منجیات عذاب قبر

عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر نکلے فرمایا مینے آجکی رات عجب دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سے دیکہا کہ اوسکے پاس ملک الموت آیا تا کہ اوس کی روح قبض کرے پس آیا اوسکا احسان کرنا اپنے والدین کے ساتھہ اوسنے ملک الموت کو اوسکے پاس سے پہیر دیا اور دیکہا ایک آدمی کو میری امت سے کہ اوسپر عذاب قبر کا بسط کیا گیا تہا اوسکے وضو آئے اوسنے عذاب سے اوسکو نجات دی اور ایک آدمی کو دیکہا میری امت سے کہ شیاطین نے اوسکو گہیر لیا تہا ذکر اللہ آیا اوسنے اوسکو اون کے درمیان سے خلاصی بخشی اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ عذاب کے فرشتون نے اوسکو گہیر لیا تہا اوسکی

نماز آئی وسنے اونکے ہاتھون سے اوسکو چھوڑا یا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سے کہ وہ پیاس کے مارے
زبان نکالے ہوئے تھا جس حوض پر جاتا اوس سے روکدیا جاتا اوسکا روزہ آیا اوسنے اوسکو پانی پلایا اور اوسے
سیراب کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے اور انبیاء حلقہ حلقہ بیٹھے ہوئے ہین جس وقت وہ حلقے
کے قریب ہوتا ہے تو اوسے نکال دیتے ہین اوسکا غسل جنابت آیا اوسنے اوسکا ہاتھ پکڑا اور میرے قریب
بٹھا دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ آگے اوسکے ظلمت پیچھے ظلمت داہنے ظلمت بائین ظلمت
اوسکے اوپر ظلمت اور نیچے ظلمت اور وہ اوسمین متحیر تھا اوسکا حج وعمرہ آیا اونہون نے اوسے تاریکی سے نکالا اور
نور مین داخل کیا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سے کہ وہ مومنین سے بات کرتا ہے اور وہ
اوس سے بات نہین کرتے صلۂ رحم آیا اوسنے کہا ای گروہ مومنین کے اوس سے کلام کرو پھر اونہون نے
اوس سے باتین کین اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ بچاتا تھا آگ کی لپٹ کو اور اوسکے شرر کو
ہاتھ کے ساتھ اپنے مونہہ سے آیا پاس اوسکے صدقہ اوسکا وہ پردہ ہوگیا اوسکے مونہہ پر اور سایہ اوس کے
سر پر اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ ہر جگہہ سے زبانیہ نے اوسکو پکڑا تو آیا اوسکے پاس امر
بمعروف ونہی عن المنکر انہون نے اوسکو انکے ہاتھون سے چھوڑایا اور ملائکہ رحمت کے ساتھ اوسکو داخل
کیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ وہ اپنے گھٹنون کے بل بیٹھا ہے درمیان اوسکے اور درمیان
الله کے پردہ ہے اوسکے پاس اوسکا حسن خلق آیا اوسکا ہاتھ پکڑا پھر اوسکو الله پر داخل کیا اور دیکھا مینے
ایک آدمی کو میری امت سے کہ جھکایا اوسکو اوسکے نامۂ اعمال نے بائین جانب کو آیا اوسکے پاس اوسکا الله سے
ڈرنا اوسنے اوسکے نامۂ اعمال کو لیا پھر اوسکو داہنے جانب مین کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے
کہ اوسکی ترازو ہلکی ہوگئی آئے اوسکے پاس افراط اوسکے یعنی چھوٹے بچے جو مر گئے تھے اونہون نے
اوسکی ترازو کو بھاری کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوا
ہے آیا اوسکے پاس ڈرنا اوسکا الله سے اسنے اوسکو اس سے نجات دی اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک
آدمی کو میری امت سے کہ آگ مین گر پڑا آئے اوسکے پاس آنسو اوسکے جو کہ الله کے خوف سے دنیا مین رویا تھا
انہون نے اوسکو آگ سے نکالا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہے

اور کانپتا ہے جیسے کھجور کا پتا کانپتا ہے آیا اوسکے پاس اوسکا حسن ظن ساتھہ اللہ کے اوسنے اوسکے کانپنے کو ٹھیرادیا اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہے کبھی چوتڑون کے بل چلتا ہے اور کبھی گھٹنون کے بل آیا اوسکے پاس درود بھیجنا اوسکا مجھپر اوسنے اوسکا ہاتھہ پکڑا اور اوسے کھڑا کردیا اور پل صراط پر چلا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ جنت کے دروازون کی طرف پہونچا پس اوسکے اوپر دروازے بند کردیے گئے آئی اوسکے پاس گواہی لا الہ الا اللہ کی پس اوس کے لیے دروازون کو کھولدیا اور جنت مین اوسکو داخل کردیا اور دیکھا مینے کئی آدمیون کو کہ اونکے ہونٹھہ کترے جاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا چغلخوری کرنیوالے ہین درمیان لوگون کے اور دیکھا مینے کئی آدمیون کو کہ اپنی زبانون سے لٹکے ہوئے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین ای جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ تہمت لگاتے ہین مومنین و مومنات کو بغیر اوس چیز کے کہ کیا اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والاصبہانی فی الترغیب **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ حدیث عظیم ہے اسمین اعمال خاصہ کا ذکر کیا ہے جو کہ اہوال خاصہ سے نجات دیتے ہین +

مقامات اہل مقابر

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بعض اولیاء کرام سے روض الریاحین مین نقل کیا ہے کہا مینے اللہ سے سوال کیا کہ مجھے مقامات اہل مقابر کے دکھا دے پس ایک رات کو مینے دیکھا کہ قبرین شق ہوگئین ناگاہ بعض اونمین سندس پر اور بعض حریر پر اور بعض دیباج پر اور بعض ریحان پر اور بعض تختون پر سوتے تھے اور بعض روتے اور بعض ہنستے تھے مینے کہا یارب اگر تو چاہتا تو کرامت مین درمیان اونکے برابری کرتا اہل قبور مین سے ایک منادی نے ندا کی کہ یہ منازل اعمال کے ہین سندس والے تو اہل خلق حسن ہین اور حریر ودیباج والے شہدا ہین اور اصحاب ریحان روزہ رکھنے والے ہین اور اصحاب مراتب یعنی تختون والے متحابون فی اللہ ہین یعنی وہ لوگ جو کہ اللہ کے واسطے آپس مین محبت رکھتے تھے اور رونے والے گنہگار ہین اور ہنسنے والے توبہ والے ہین **وصل** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا ہے کہ جو اسباب عذاب قبر کے مقتضی ہین اونسے بچے جنکا ذکر حدیثون مین آچکا ہے اور زیادہ تر نافع سبب جسکے سبب سے عذاب قبر

نجات ملتی ہے یہ ہے کہ جسوقت آدمی سونیکا ارادہ کرے توچاہئے کہ گہڑی بہر پہلے سونیسے اللہ تعالیٰ کے واسطے بیٹھے اوسمین اپنے نفس سے حساب لے کہ دن بہر مین کیا کوتاہوا کیا نفع ہوا پہر گناہونکے لئے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان مین توبہ نصوح کی تجدید کرے پہر اس توبہ پر سورہے اور عزم کرے کہ پہر گناہ کی طرف عود نہ کرونگا اور جب بیدار ہوتو عمل کے لئے استقبال کرتا ہوا بیدار ہو اورتاخیر اجل کی وجہ سے مسرور ہوتا کہ رب اسکو مہلت دیوے اور مافات کا تدارک کرے بندے کے واسطے اس نیند سے زیادہ نافع اور کچہہ نہین ہے خصوصاً جبکہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اون سنتون کا استعمال فرماوے جوکہ سونیکے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہین یہانتک کہ نیند غلبہ کرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ جسکے ساتہہ خیر کا ارادہ کرتا ہے اوسیکو اسکی توفیق عنایت فرماتا ہے ولاقوۃ الا باللہ الٰہی تومجہہ گنہگار بندے کو اور سارے مومنین ومومنات کو اسکی توفیق عطا فرما اور ہمکو دنیا وآخرت کی رسوائی سے بچا اور عذاب قبر وبرزخ سے محفوظ رکہہ اور ہمارے گناہونکو بخشدے اور دنیا سے ساتہہ امن وامان وایمان وایقان کے اوٹہا آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیون کا ذکر کیا ہے کہ اون سے سوال نہین ہوتا اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتے ہین اور نو عمل عذاب قبر سے نجات دینے والے شرح الصدور مین ذکر فرمائے چنانچہ انکا ذکر بالتفصیل ہوچکا یہان یہ منظور ہے کہ اجمالاً اسباب واعمال منجیہ عذاب قبر کا شمار کردیا جاوے تاکہ گنتی مین آسانی ہو اللہ تعالیٰ کی راہ مین شہید ہونا ۲ مرابطت یعنی سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ۳ طاعون ووبا مین مرنا ۴ بہت سچ بولنا ۵ قبل بلوغ کے مرجانا ۶ جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین وفات پانا ۷ ہر رات سورۂ ملک یعنی تبارک الذی پڑہنا ۸ ہر رات سورۂ سجدہ کو تلاوت کرنا ۹ ماں باپ کے ساتہہ احسان کرنا ۱۰ وضو ۱۱ ذکر اللہ ۱۲ صدقہ ۱۳ امر بمعروف ونہی عن المنکر ۱۴ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا ۱۵ قل ہو اللہ احد مرض موت مین پڑہنا ۱۶ جمعے کی شب مین مغرب کے بعد دورکعت نماز پڑہنا ہر رکعت مین الحمد اور اذا زلزلت پچاس بار پڑہنا ۱۷ ہر روز لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین سو بار پڑہنا ۱۸ شکم کی بیماری سے مرنا ۱۹ طول سجود ۲۰ سورۂ یٰسین ۲۱ رمضان شریف مین مرنا انکے سوا اور اسباب ہین جو حدیث منجیات مین مذکور ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ منجیات عذاب قبر مین ایک حدیث آئی ہے اوسمین شفاً ہے

ابوموسی مدینی نے اوسکو روایت کیا ہے اور اپنی کتاب ترغیب و ترہیب مین اوسپر بنا کی ہے اور اوس کتاب کو حدیث مذکور کی شرح ٹھیرایا ہے اور حدیث ابوالفرج بن فضالہ سے اوسکو روایت کیا ہے کہا حدیث کی ہکو ہلال بن جبلہ نے سعید بن مسیب سے یعنی عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین الخ بیشک شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا وہ اس حدیث کی تعظیم کرتے تھے اور کہتے کہ سنت کے اصول اسکے لئے شہادت دیتے ہین اور یہ احسن احادیث سے ہے یہ وہی حدیث ہے جو پہلے گزر چکی +

باب ۲۶ بیان مین احوال مردون کی قبور مین

فصل لاالہ الااللہ والونکو وحشت نہین ہوتی

۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے اہل لاالہ الااللہ پر وحشت وقت موت کے نہ اونکی قبور مین نہ اونکی قبر سے نکلنے مین اخرجہ الطبرانی و الاصبہانی فی الترغیب ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے جبریل نے خبر دی کہ لاالہ الااللہ انس ہے واسطے مسلمان کے وقت اوسکی موت کے اور اوسکی قبر مین اور جسوقت اپنی قبر سے نکلیگا اخرجہ ابوالقاسم الختلی فی الدیباج ++

رباعی

گر وردِ تو لاالہ الااللہ ہست	بی باطنِ پاک کی بہ جنت رہ ست
صراف زر قلب کجا بستاند	ہرچند بروسکہ نام شاہ ست

انبیاء اپنی قبور مین زندہ ہین

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑھتے ہین اخرجہ ابویعلی و البیہقی و ابن مندہ ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب معراج مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر موسی علیہ السلام پر ہوا اور وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر مین نماز پڑھتے تھے اخرجہ مسلم قال ابن مندہ رواہ حجاج بن منہال و یونس بن محمد و ابونصر التمار وحبان وغیرہم عن حماد عن سلیمان التیمی و ثابت عن انس و رواہ سفیان و یحیی

بن سعید وعمرو بن حبیب وجریر بن عبد الحمید ومعتمر بن سلیمان ویزید بن هارون
وعیسی وغیرهم عن سلیمان التیمی ورواه ابو هریرة وعبد الله بن جراد وغیرهما عن جواد
النبی صلی الله علیه وآله وسلم واخرج ابو نعیم فی الحلیة والامام احمد فی الزهد
عن ابن عباس رض عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم مر بقبر موسی علیه السلام وهو قائم یصلی

صلوٰة ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر

ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونھون نے دعا کی کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اوسکی قبر مین نماز عطا کی ہے
تو تو مجھے نماز کو عطا کر میری قبر مین قال ابن سعد فی الطبقات وابن ابی شیبة فی المصنف والامام
احمد فی الزهد معا اخبرنا عفان بن مسلم قال حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت ؁ ابو نعیم
نے یوسف بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ثابت کو کہتے سنا کہ وہ حمید طویل سے کہتے تھے کیا تجھکو یہ بات پہونچی
ہے کہ سوای انبیاء کے اور کوئی اپنی قبر مین نماز نہین پڑہتا ہے حمید نے کہا نہین تو ثابت نے کہا الٰہی اگر تو نے
کسی کو اذن دیا ہو کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہے تو تو ثابت کو اذن دے کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہے ؁ ابو نعیم نے جبیر
سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی کہ سوا اوسکے اور کوئی معبود نہین ہے مینے ثابت بنانی کو اوسکی لحد مین رکھا
اور میرے ساتھ حمید طویل بہی تھے جب ہمنے اوپر اینٹون کو برابر کیا تو ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ وہ اپنی قبر مین
نماز پڑہ رہے تھے وہ اپنی دعا مین کہا کرتے تھے کہ الٰہی اگر تو نے کسیکو اپنی خلق سے نماز اوسکی قبر مین عطا کی ہو تو تو
مجھے اوسکو عطا کر سوا اللہ ایسا نہین ہے کہ اونکی دعا کو رد فرماوے ؁ ابراہیم بن صمہ مہلبی کہتے ہین مجھے اون لوگون نے حدیث کی جو
کہ سحر کے وقت جص پر گذرتے تھے وہ کہتے ہین کہ جب ہم اطراف قبر ثابت بنانی پر گذرے تو ہمنے قرارت قرآن کو سنا اخرجه ابن جریر حسن
فی تهذیب الآثار و ابو نعیم **قرارت قرآن شریف در قبر** ؁ اسلم بن شبیب
رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ابو حماد یا ابو محمد گورکن کو سنا اور وہ معتبر پرہیزگار آدمی تہا کہا مین جمعے
کے دن دوپہر کے وقت قبرستان مین داخل ہوا جس قبر پر مین گذرتا تہا مین اوس سے قرارت قرآن سنتا قال
ابن منده اخبرنا احمد بن محمد المستملی حدثنا ابو احمد یوسف الخفاف حدثنا القاضی
ابو احمد حدثنا محمد بن جعفر بن محمد الاشعری سمعت [illegible] ؁ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین

کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا اور اونکو گمان نہ تھا کہ وہ قبر ہے ناگاہ اوسمین ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے آپ کو اسکی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ وہ مانعہ ہے وہ منجیہ ہے عذاب قبر سے اوسکو نجات دیتی ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم والبیہقی **ف** ابو القاسم سعدی رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین کہا ہے کہ یہ تصدیق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میت اپنی قبر مین پڑھتا ہے اسلئے کہ عبد اللہ نے آپ کو اسکی خبر دی اور آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی امام کمال الدین زملکانی رحمہ اللہ نے کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرسول مین کہا ہے کہ یہ حدیث واضح الدلالت ہے اسپر کہ میت اپنی قبر مین سورۂ ملک پڑھتا ہے اور اس امت مین یہ ذکر واقع ہو چکا ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے بعض اولیاء کرام کے ساتھ اکرام کیا ہے اور بعض کا اکرام نماز سے فرمایا ہے اور وہ حالت حیات مین اسکی دعا کیا کرتی تھی پس جبکہ کرامت الٰہی اولیاء کے لئے یہ ہوئی کہ وہ قبر مین طاعت وعبادت پر قادر ہوتے ہین تو انبیاء علیہم السلام بطریق اولیٰ قادر ہونگے **۳** حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حدیث کی مجھکو ابو الحجاج یوسف بن محمد سرمری محدث نے کہا مجھے حدیث کی ہمارے شیخ ابو الحسن علی بن حسین سامری خطیب سامرہ نے اور وہ نیک آدمی تھے اور مجھے ایک جگہ قبور سامرا سے دکھائی کہا یہ جگہ ہے کہ ہم ہمیشہ اس سے سورۂ ملک کو سنا کرتے ہین **۴** عیسیٰ بن محمد طوماری کہتے ہین کہ مینے ابو بکر بن مجاہد مقری کو خواب مین دیکھا کہ گویا وہ پڑھتے ہین اور گویا مین اونسے کہتا ہون کہ تم تو میت ہو اور پڑھتے ہو سو گویا وہ مجھسے کہتے ہین کہ مین ہر نماز کے پیچھے اور بعد ختم قرآن کے اللہ سے یہ دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے اون لوگون مین سے کرے جو کہ قبر مین پڑھتے ہین سو مین اپنی قبر مین پڑھتا ہون اخرجہ الحافظ ابو بکر الخطیب **۵** ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ مومن کو اپنی قبر مین ایک مصحف دیا جاتا ہے وہ اوسمین پڑھتا ہے اخرجہ الخلال فی کتاب السنۃ من طریق ابراہیم بن الحکم بن ابان وفیہ ضعف عن ابیہ عن عکرمۃ واخرجہ ابن مندہ ایضا عنہ **۶** طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اپنے مال کا ارادہ کیا جو کہ موضع غابہ مین تھا رات نے مجھے پالیا مین عبد اللہ بن عمرو بن حزام کی قبر کے پاس ٹھیرا مین نے قبر سے ایسی قرأت سنی کہ اوس سے زیادہ بہتر نہ سنی تھی پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا آپ سے اسکا ذکر کیا فرمایا وہ عبد اللہ ہے کیا تو نے نہین جانا کہ اللہ نے

اونکی روحون کو قبض فرمایا اونکو زبرجد و یاقوت کی قندیلون مین رکھا پھر اونکو وسط جنت مین لٹکایا جب رات
ہوتی ہے تو اونکی روحین طرف اونکے پھیری جاتی ہین سو وہ اسی طرح رہتی ہین یہانتک کہ جسوقت فجر طلوع
ہوتی ہے تو روحین اونکی اپنے مکان کی طرف پھیری جاتی ہین جسمین وے تھین اخرجہ ابن مندہ و ابو احمد
الحاکم فی الکنی باسناد ضعیف ۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ مین سویا مینے اپنے آپ کو جنت مین دیکھا ایک قاری کی آواز سنی کہ وہ پڑہتا ہے مینے کہا یہ کون
ہے کہا حارثہ بن نعمان ہے اخرجہ النسائی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان لفظ نسائی کا
یہ ہے کہ مین جنت مین داخل ہوا مینے ایک قاری کی آواز سنی کہ پڑہتا ہے مینے کہا کہ یہ کون ہے کہا حارثہ بن
نعمان ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کذلک البر کذلک البر یعنی مان کے ساتھہ
احسان کرنا ایسا ہی ہوتا ہے اور حارثہ سب لوگون سے زیادہ اپنی مان کے ساتھہ احسان کرتی تہی ۸
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے آپ کو جنت مین دیکھتا
ہون مین جنت مین تہا کہ ایک آدمی کی آواز قرآن کے ساتھہ سنی مینے کہا یہ کون ہے کہا حارثہ بن نعمان ہے
وکذلک البر وکذلک البر اخرجہ البیہقی ۹ عاصم سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے بلخ مین ایک
قبر کھودی وہ ایک اور قبر مین نفوذ کر گئے مینے نظر کی تو ایک بوڑہا آدمی قبر مین قبلے کی طرف مونہہ کیے ہوئے ہے
اور اوسپر سبز تہمد ہے اور اوسکے گرداگرد سبزہ ہے اوسکی گود مین ایک مصحف ہے اور وہ پڑہ رہا ہے اخرجہ ابن
مندہ ۱۰ **حکایت** ابن مندہ نے ابو النضر نیسابوری گورکن سے روایت کیا ہے اور وہ نیک آدمی تہا
کہا مینے ایک قبر کھودی قبر مین ایک اور قبر کھل گئی مینے دیکھا تو اوسمین ایک جوان آدمی خوبصورت خوش لباس
خوشبو چار زانو بیٹھا ہوا ہے اور اوسکی گود مین ایک کتاب سبزی سے لکھی ہوئی نہایت خوشخط ہے اور وہ قرآن
پڑہ رہا ہے اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا کیا قیامت قائم ہوگئی مینے کہا نہین کہا تو پھر ڈہیلے کو اوسکی جگہہ
مین رکھدے مینے اوسکو اوسکی جگہہ مین رکھدیا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکو ابن نجار نے
تاریخ بغداد مین وارد کیا ہے قال قرأت فی کتاب بخط بعض الاصبہانیین من طلاب العلم لا
اعرف اسمہ قال سمعت مفلح بن عبد اللہ مولی الراشد باللہ یقول یعنی مفلح کہتے ہین

کرین نے مصعب بن عبداللہ حفار سے کہا کیا تو نے قبر کھودنے مین کچھ دیکھا کہا نہین لاکن مینے اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ مینے ایک قبر کھودی جب مین لحد تک پہونچا اور اینٹ کو لیا تو اوسکے نیچے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے ہاتہہ مین مصحف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے مجھسے کہا کیا قیامت قائم ہوگئی مینے کہا نہین پھر مینے اوسکو ڈہانک دیا ۱۱ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ کفایۃ المعتقدین مین فرماتے ہین ومن المشهورات الفقيه الكبير الولی الشهير احمد بن موسى بن عجيل سمعه بعض الفقهاء الصالحين من قرابته يقرأ سورة النور فی قبره ۱۲ **حکایت** ابو الحسن بن براء رحمہ اللہ نے کتاب الروضہ مین عبداللہ بن محمد بن منصور سے روایت کیا ہے کہا مجھے ابراہیم حفار نے حدیث کی کہا مینے ایک قبر کھودی ایک اینٹ ظاہر ہوئی مینے مشک کی خوشبو سونگھی یہانتک کہ وہ اینٹ کھل گئی ناگاہ ایک بوڑہا آدمی اپنی قبر مین بیٹھا ہوا قرآن پڑہ رہا ہے

تعلیم قرآن و باقی قرآن در قبر

از یزید رقاشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جسوقت مرتا ہے اور قرآن سے اوسپر کچھ باقی رہجاتا ہے جسکو اوسنے نہین سیکہا ہے تو اللہ فرشتون کو اوسکی طرف بہیجتا ہے وہ اوسکو یاد کرادیتے ہین جو اوسپر قرآن سے باقی رہا ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قبر سے مبعوث فرماوے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جسوقت مرتا ہے اور اوسنے قرآن کو یاد نہین کیا ہے تو اوسکے ملائکہ حافظین کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اوسکو قرآن کی تعلیم کرین اوسکی قبر مین یہانتک کہ اللہ اوسکو مبعوث کرے دن قیامت کے ہمراہ اہل قرآن کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ بندہ جسوقت اللہ سے ملیگا اور اوسنے اللہ کی کتاب کو نہ سیکہا ہوگا تو اللہ اوسکو قبر مین تعلیم کریگے تاکہ اللہ اوسکو قیامت کے دن اوسپر ثواب دے اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن منده ۴ فی الفردوس للدیلمی ولم یسنده والده من حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ مثله ثم وقفت علیه مسندا فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسن بن بشران فاخرجه من طریق عطیة العوفی عنه کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جس شخص نے قرآن پڑہا پہر مرگیا پہلے اس سے کہ اوسکو حفظ کرے تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ وہ اوسکو قبر مین تعلیم کرتا ہے اور وہ اللہ سے ملیگا اور اوسنے قرآن کو حفظ کرلیا ہوگا واخرجہ ایضا ابوالقاسم الازہری فی کتاب فضائل القرآن والسلفی فی انتخابہ لحدیث القراء **ف** حافظ زین الدین بن رجب رحمہ اللہ تعالی نے کتاب احوال القبور مین فرمایا ہے کہ کبہی اللہ تعالی لبعض اہل برزخ کا برزخ مین اعمال صالحہ کے ساتہہ اکرام فرماتا ہے اگرچہ اس سے اونکو ثواب حاصل نہین ہوتا ہے کیونکہ موت کی وجہ سے عمل اونکا منقطع ہوگیا لیکن عمل اونپر اسلئے باقی رہتا ہے کہ اللہ کے ذکر وطاعت سے متنعم ہون جیسے کہ اس سے ملائکہ و اہل جنت جنت مین متنعم ہوتے ہین گو اسپر کچہہ ثواب نہو کیونکہ نفس ذکر وطاعت زیادہ تر نعیم عظیم ہے نزدیک اوسکے اہل کے سارے نعیم ولذات دنیا سے پس نہ تنعم کیا تنعم کرنیوالون نے مثل ذکر وطاعت آلہی کے ٭

شغل علم در برزخ

حکایت حافظ ابوالعلاء ہمدانی رحمہ اللہ کو مرنیکے بعد خواب مین دیکہا کہ وہ ایک شہر مین ہین جسکے جدران و حیطان یعنے دیوارین سب کی سب کتابین تہین اونسے پوچہا تو کہا کہ مینے اللہ تعالی سے سوال کیا تہا کہ وہ مجہے علم مین مشغول رکہے جیسا کہ مین اوسکے ساتہہ مشغول تہا سو مین علم کے ساتہہ مشغول ہون اپنی قبر مین **ف** ابونعیم وبیہقی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے اس قول آلہی کی تفسیر مین فلانفسہم یمہدون روایت کیا ہے کہا ہے کہ قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے قبور مین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ قبر اچہی منزل ہے اوسکے لئے جسنے اللہ کی فرمانبرداری کی ٭

فصل اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتے ہین

ا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اچہا کفن دو اپنے مردون کو کیونکہ وہ آپس مین فخر کرتے ہین اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرونمین اخرجہ الحارث بن ابی اسامہ فی مسندہ والبیہقی فی الابانۃ والعقیلی ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچہا کفن دے اخرجہ مسلم **ف** علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ مراد اچہا کفن دینے سے یاض ونظافت وسبوغ وکثافت کفن ہے نہ یہ کہ وہ قیمتی ہو کیونکہ حدیث شریف مین گران قیمتی کفن دینے سے والبویعلی

نہی آئی ہے ۳ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اچھے کفن کو محبوب رکھتے تھے اور کہتے ہین کہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو اوسکو اچہا کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنونمین زیارت کرتے ہین اخرجہ العقیلی والخطیب فی التاریخ ۵ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچہا کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ ومحمد بن یحیی الھمدانی فی صحیحہ وابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ف بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے بعد تخریج اس حدیث کے کہا ہے کہ یہ قول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مخالف نہین ہے اونکا قول یہ ہے کہ کفن تو پیپ کے لئے ہے مخالف اسواسطے نہین ہے کہ یہ اسی طرح ہمارے دیکہنے مین ہے اور وہ ہوتا ہے جیسے اللہ چاہتا ہے اوسکے علم مین جسطرح شہداء کے حق مین فرمایا ہے احیاء عند ربہم یرزقون یعنی وہ زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک رزق دئے جاتے ہین حال آنکہ تو اونکو دیکہتا ہے کہ وہ خون مین آلودہ ہین پہر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور وہ ہمارے دیکہنے مین اسی طرح ہین اور غیب مین ویسے ہوتے ہین جیسے اللہ تعالی نے اونسے خبر دی ہے اور اگر وہ ہمارے دیکہنے مین ایسے ہوتے جیسے اللہ تعالی نے اونسے خبر دی ہے تو ایمان بالغیب مرتفع ہو جاتا ۶ راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کی بی بی مر گئی اوسنے کئی عورتون کو خواب مین دیکہا اور اپنی بی بی کو اونکے ساتہہ نہ دیکہا تو اونسے پوچہا اونہون نے کہا کہ تمنے اوسکے کفن مین قصور کیا اسلئے وہ شرماتی ہے کہ ہمارے ساتہہ نکلے وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اسکی خبر دی آپنے فرمایا انظر ھل الی ثقۃ من سبیل پہر وہ ایک انصاری کے پاس آیا اوسکو وفات حاضر ہوئی تہی اوس سے یہ کہا انصاری نے کہا اگر کوئی مردون کو پہونچاتا ہوگا تو مین پہونچا دونگا پہر وہ انصاری مر گیا یہ شخص دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوئے لایا اور اونکو انصاری کے کفن مین رکہدیا جب رات ہوئی تو اوسنے اون عورتون کو دیکہا اور اونکے ساتہہ اسکی عورت بہی تہی اوسپر دو زرد

کپڑے تہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات قال حدثنا القاسم بن ہشام قال حدثنا
یحیی بن صالح الوحاظی حدثنا محمد بن سلیمان بن ابی حمزۃ القاص حدثنی راشد بن سعد (ن حاطی)
قال السیوطی رحمہ اللہ ہذا مرسل لا باس باسنادہ فان ابن ابی حمزۃ مقبول و راشد (ن ضمرۃ)
بن سعد ثقۃ کثیر الارسال ٧ حکایت محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ قیساریہ مین ایک
عورت تہی وہ مرگئی اوسکی بیٹی نے خواب مین دیکہا اوسنے کہا ای بیٹا تمنے مجہے تنگ کفن مین کفنایا
اور مین درمیان اپنے ساتہہ والی عورتون کے اونسے شرماتی ہون فلان عورت فلان فلان دن ہمارے پاس
آئے گی اور فلان جگہہ مین میری چار اشرفیان رکہی ہین سو تم اونکا کفن خریدوا اور اوس عورت کے ساتہ مجہے بہیجدو
لڑکی کہتی ہے مین نہین جانتی تہی کہ اوس جگہہ مین جو اوسنے ذکر کی اوسکی اشرفیان ہین کہتی ہے کہ مینے دیکہا
تو اشرفیان تہین جیسا کہ اوسنے ذکر کیا اور جس عورت کا اوسنے ذکر کیا تہا وہ اچہی خاصی تندرست تہی اسکے بعد وہ
بیمار ہوگئی محمد کہتے ہین کہ میرے پاس لوگ آئے اور کہا ای بندے اللہ کے تو کیا کہتا ہے اور مجہسے قصہ بیان کیا
مینے وہ حدیث یاد کی جسمین وارد ہوا ہے کہ مردے اپنے کفنون مین ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین مینے کہا تم
اوسکے لئے کفن خریدو لڑکی اوس عورت کے پاس گئی اور کہا کہ اگر موت کا حادثہ ہو تو مین اپنی ماں کی طرف کچہہ
بہیجونگی تو اوسکو پہونچادینا پہر وہ عورت اوس دن مرگئی جو کہ اوسنے بتایا تہا اور کفن کو اوسکے ساتہہ اوسکے کفن
مین رکہدیا پہر بیٹی نے اپنی ماں کو خواب مین دیکہا تو کہا بیٹی فلان عورت ہمارے پاس آگئی اور کفن مجکو پہونچ گیا
کیا اچہا کفن ہے اللہ تجہکو جزای خیر دے اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن
محمد بن یوسف الفریابی ٨ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مستحب جانتے تہے کہ کفن ملفوف مزرور
ہو کہا کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ السلفی فی المشیخۃ البغدادیۃ
٩ عمیر بن اسود سکونی سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو وصیت کی اور چلے گئے
اوسکا انتقال ہوگیا تو ہمنے اوسے اوسکے پرانے کپڑون مین کفنادیا اتنے مین معاذ آگئے اور ہمنے اوسی
دم اوسکی قبر سے ہاتہہ اوٹہائے تہے معاذ نے کہا تمنے اسکو کتنے کپڑون مین کفنایا ہمنے کہا اوسکے پرانے
کپڑون مین اونہون نے اوسکو اوکہاڑا اور نئے کپڑون مین کفنایا اور کہا تم اپنے مردون کو اچہا کفن دو

اسلئے کہ وہ اوسی مین محشور ہونگے اخرجہ ابن ابی شیبۃ

فصل میت کے پاس اوس کے گھر والے آتے ہین

شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میت جسوقت اپنی لحد مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس اہل و ولد اوسکے آتے ہین جنکو اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہے اونکا حال پوچھتے ہین فلان نے کیا کیا اور فلان نے کیا کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

میت قبر مین صلاح ولد سے خوش ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آدمی اپنے لڑکے کی صلاح سے قبر مین خوش ہوتا ہے

شہید اپنے اخوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے

اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم الآیہ سدی نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ شہید کے پاس ایک کتاب لاتے ہین اوسمین اون لوگون کا ذکر ہوتا ہے جو کہ اوسپر اوسکے اخوان سے آوینگے اوسے اسکی خوشخبری دیتے ہین سو وہ اس سے خوش ہوتا ہے جیسے کہ غائب کے گھر والے اوسکے آنے سے دنیا مین خوش ہوتے ہین

ارقد رقدۃ المتقین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن سے کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ سونا متقین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی

موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف مین وفات پائی مین اونکے جنازے مین حاضر ہوا ایک سفید پرندہ آیا کہ اوسکے مثل نہین دیکھا گیا تھا وہ اونکی نعش مین داخل ہوا پھر اوسے نعش سے نکلتے نہین دیکھا جسوقت وہ دفن کردئے گئے تو کنارۂ قبر پر یہ آیت پڑھی گئی معلوم نہین کسنے پڑھی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن عساکر واخرج نحوہ عن عکرمۃ وابن الزبیر لفظ اوسکا یہ ہے کہ ایک پرندہ سفید آسمان سے آیا اونکے کفن کے کپڑون مین داخل ہوا پھر اسکے بعد اوسکو نہ دیکھا لوگون کا یہ گمان تھا کہ وہ اونکا عمل تھا اور مجاہد و عبداللہ بن یامین و بحر بن ابی عبیدہ سے روایت کیا ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ

ایک پرندہ سفید بڑا جانب کوچ سے آیا اور غیلان بن عمر و میمون بن مہران سے روایت کیا ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ پھر اوسے ڈہونڈا تو وہ نہ ملا جب اونپر قبر برابر کردی گئی تو ہمنے ایک آواز سنی اور اوسکے جسم کو نہین دیکھا یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الآیہ

ردّ بصر وقت موت

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مینے آپ کو دیکھا کہ آپ دحیہ کلبی سے سرگوشی فرماتے ہین مینے مکروہ جانا کہ آپکے سرگوشی کو قطع کرون آپنے فرمایا کہ تونے اوسکو دیکھہ لیا مینے کہا ہان فرمایا وہ جبرئیل تھے خبردار قریب ہے کہ تیری بینائی جاتی رہیگی اور اللہ اوسکو تجہپر دکریگا تیری موت مین جب ابن عباس رضی اللہ عنہما مقبوض ہوئے اور اپنے جنازے پر رکھے گئے تو ایک پرندہ نہایت سفید آیا اونکے اکفان مین داخل ہوا لوگون نے اوسکو ڈہونڈا عکرمہ نے کہا تم کیا کرتے ہو یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا البشری یعنے خوشخبری ہے جب وہ لحد مین رکہے گئے تو ایک کلمہ سے اونکا استقبال ہوا جو لوگ کنارۂ قبر پر تھے اونہون نے اوسکو سنا یاایتھا النفس المطمئنة الآیہ اخرجه ابن عساکر ایضا من طریق میمون بن مهران واخرج نحوه من طریق المهدی امیر المومنین حدثنی ابی عن ابیه عن جده ابن عباس وفی آخره کنا نتحدث انه رد علی عبد الله بصره حین مات

میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے

احذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے مرنیکے وقت کہا تم میرے لئے دو کپڑے خرید و تمپر کچہہ ضرر نہین ہے کہ گران قیمت نہ لو اگر تمہارا صاحب خیر کو پہونچا تو اون دونون سے بہتر پہنایا جاویگا ورنہ وہ دونون اوس سے جلد کہینچ لئے جاوینگے اخرجه سعید بن منصور وابن ابی شیبة وابن ابی الدنیا والحاکم حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے مرتے وقت کہا کہ تم میرے لئے دو کپڑے سفید خرید و اسلئے کہ وہ مجہپر نہین چھوڑے جاوینگے مگر تہوڑی دیر یہانتک کہ اونکے بدلے مین مجھے اون سے بہتر ملینگے یا اونسے بدتر اخرجه ابن سعد والبیهقی من طریق عنه یحیی بن راشد سے مروی ہے

کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت مین فرمایا کہ تم میرے کفن مین توسط کرو کیونکہ اگر میرے لئے نزدیک اللہ کے خیر ہے تو وہ اس سے بہتر مجھے بدل دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ مجھسے چہین لیگا اور جلد چہینے گا اور توسط کرو میری قبر مین کیونکہ اگر میرے لئے اللہ کے نزدیک خیر ہے تو میرے واسطے میری قبر کو مد بصر تک کشادہ کر دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ اوسکو مجھپر تنگ کر دیگا یا نتک کہ میری پسلیان ادہر کی ادہر ہو جاونگی اخرجہ ابن ابی الدنیا سہم عبادہ بن نُسَی کہتے ہین جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ مرنے لگے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تو میرے اِن دونون کپڑون کو دہو لینا اور مجھے اونہین کفنا دینا کیونکہ تیرا باپ ایک ہے دو آدمیون مین سے یا پہنایا جاویگا اچہا لباس یا بُری طرحسے اوتار لیا جاویگا اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد

برنسہ.

ردِّ کفن بعد موت

عائشہ

اُدَیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتی ہین کہ مجھے میرے باپ نے وصیت کی کہ مین اونکو قمیص مین نہ کفناؤن سو جسدن ہمنے اونکو دفن کیا اوسکی کل کی صبح کو ناگاہ وہ قمیص جسمین اونکو دفن کیا تہا سے پائی پر رکہا ہوا ہے اخرجہ سعید بن منصور ۲ ابو عمرو کے باپ کہتے ہین جبکہ اہبان پر گرانی ہوئی یعنی مرنے لگے تو اپنے گہر والون کو حکم دیا کہ اونکو کفنا دین اور قمیص نہ پہناوین اونکے اہل کہتے ہین کہ ہمنے اونکو قمیص پہنایا پس ہمنے صبح کی اور قمیص تہ پائی پر رکہا ہوا تہا اخرجہ الطبرانی و ابو بکر البرقی فی معرفۃ الصحابۃ عن ابی عمرو القسملی عن ابیہ سہ عدیسہ بنت اہبان کہتی ہین جبکہ میرے باپ کے مرنیکا وقت آیا تو اونہون نے کہا مجھے سیئے ہوئے کپڑے مین نہ کفنانا پس جب اونکا انتقال ہو گیا اور غسل دئے گئے تو میرے پاس آدمی بہیجا کہ کفن بہیجدو مینے کفن بہیجدیا کہا قمیص مینے کہا کہ میرے باپ نے مجھے منع کیا ہے کہ اونکو سیئے ہوئے قمیص مین کفناؤن کہتی ہین کہ مینے دہوبی کی طرف آدمی بہیجا دہوبی کے پاس میرے باپ کا قمیص تہا اوسکو لائے اور اونکو پہنا دیا اور اونکو لیگئے مینے اپنا دروازہ بند کر دیا اور اونکے پیچہے چلی لوٹ کر آئی تو قمیص گہر مین تہا مینے نہلانے والون کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا تمنے اونکو قمیص مین کفنایا تہا کہا ہان مینے کہا وہ یہی ہے کہا ہان اخرجہ الطبرانی سہ خلف بن ابی

السلمی (عن عدیسۃ ابنۃ اہبان قالت)

مروی ہے کہ ایک آدمی مر گیا اوسکے لئے کفن خانہ سے ایک کفن نکالا گیا کہتے ہین کہ وہ اوسکی مقدار سے زیادہ نکلا مینے زیادہ کو قطع کردیا جب رات ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا یعنی خواب مین کہا کہ تو نے اللہ کے ولی سے طول کفن کے ساتھہ بخل کیا ہمنے تجھے تیرا کفن پہیر دیا اور ہمنے اوسے جنت کے کفن مین کفنا دیا پس مین ڈرتا ہوا کفن خانہ کی طرف کھڑا ہوا ناگاہ اوسمین کفن پڑا ہوا تھا اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ *

نقل میت از قبر

ابو نعیم نے مسلم جندی سے روایت کیا ہے کہا کہ طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جسوقت تو مجھے قبر مین رکہدے تو تو مجھے قبر مین دیکہنا اگر تو مجھکو نہ پاسکے تو تو اللہ کی حمد کرنا اور اگر تو مجھے پالے تو انا للہ وانا الیہ راجعون اونکے بیٹے نے خبر دی کہ اوسنے دیکھا تو کچھہ نہ پایا اور اوسکے چہرے پر خوشی معلوم ہوئی ۲ ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابوبکر بن المقبری نے اپنے فوائد مین حماد بن زید سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی ایک آدمی نے طفاوہ کی اوسکا نام لیا تھا کہا کہ ہمنے ایک میت کو دفن کیا اور ابن مقبری کا لفظ یہ ہے کہ منول بن علی کو مین اوسکی قبر کے کسی چیز کو درست کرنے لگا تو مینے اوسکو قبر مین نہ پایا ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور اوسپر علاء ابن الحضرمی کو حاکم کیا اور مین بہی اس غزوے مین تہا جب ہم لوٹے تو راہ مین علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو دفن کردیا بعد فارغ ہونیکے دفن سے ایک آدمی آیا کہا یہ کون ہے ہمنے کہا یہ خیر البشر ہے یہ ابن الحضرمی ہے اوس آدمی نے کہا کہ یہ زمین مردون کو پہینکدیتی ہے کاش تم اوسکو ایک یا دو میل اوس زمین کی طرف نقل کرتے جو کہ مردون کو قبول کرتی ہے ہمنے قبر کو اوکھاڑا جب ہم لحد تک پہونچے تو ہمارا میت اوسمین نہ تہا اور ناگاہ لحد مد بصر تک تہی ایک نور چمک رہا تھا تو ہمنے مٹی کو قبر کی طرف عود کردیا پہر ہمنے کوچ کردیا یہ قصہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے ابو نعیم نے اوسکی تخریج کی ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو ریت مین دفن کردیا پہر ہمنے کہا کہ کوئی درندہ آئیگا اونکو کہا جائیگا ہمنے ریت کہودی تو اونکو قبر مین نہ پایا

شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ

حکایت عبد العزیز بن ابی رواد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے مین ایک عورت تہی ہر روز بارہ ہزار تسبیح

کہاکرتی تھی وہ مرگئی جب اوسکو تبرک لیکے سہونچے تو وہ لوگوں کے ہاتھوں کے درمیان لیگئی فی الحزاء کا دل
من فوائد ابی الحسین بن بشران بسندہ عن عبدالعزیز

زینت اہل قبور برای میت صالح

حکایت ایک آدمی جرجان والونمین کا کہتاہے کہ گزرین وبرہ جرجانی جب مرے تو ایک آدمی نے خواب مین دیکھا کہ گویا اہل قبور اپنی قبرون پر بیٹھے ہین اور اونپر نیا لباس ہے اوسنے کہا گیا یہ کیا ہے کہا اہل قبور مین گزر کے آنیکے سبب انکو نیا لباس پہنایا گیا ہے اخرجہ ابو نعیم +

قبر رواد عجلی مفروش بہ ریحان

حکایت مسکین بن بکیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رواد عجلی جب مرے تو اونکو قبر کی طرف اوٹھا لیگئے لوگ قبر مین اوترے تاکہ اونکو اوتارین ناگاہ لحد مین ریحان بچھا ہوا تھا بعض نے اوس ریحان مین سے کچھ لیلیا ستر دن تک وہ تروتازہ رہا لوگ صبح وشام آتے اوسکو دیکھتے پھر لوگون کی کثرت ہوئی تو امیر نے اوسکو لیلیا اور بخوف فتنہ لوگونکی جمعیت توڑدی پھر وہ امیر کے گھر سے گم ہوگیا نہین معلوم کیونکر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقۃ والبکاء +

دستہ یاسمین در قبر

حکایت محمد بن مخلد دوری حافظ کہتے ہین کہ میری ماں مرگئین مین اونکی لحد مین اوترا تو جو قبر کہ اوس سے ملحق تھی اوسمین سے ایک درار کھل گئی ناگاہ ایک آدمی نیا کفن پہنے تھا اوسکے سینہ پر چنبیلی تروتازہ کا ایک دستہ تھا مینے اوسکو سونگھا تو وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبو تھا جو لوگ میرے ساتھ تھے اونھون نے بھی سونگھا پھر مینے اوسے اپنی جگہہ پر رکھدیا اور درار کو بند کردیا اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب

ریحان در قبر

حکایت جعفر بن سراج نے اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے کہ ایک قبر امام احمد رضی اللہ عنہ کے قریب کشودہ ہوئی میت کے سینے پر ایک ریحانہ لہرا رہا تھا رواہ الحافظ ابوالفرج ابن الجوزی من طریق جعفر +

خوشبوی مشک از قبر

حکایت ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ دو سو چہتر یا ستتر مین ایک ٹیلا بصرے مین کہل گیا سات قبرین ایک جگہہ مین مثل حوض کے نکلین اونمین سات آدمی تہے اونکے بدن صحیح وسالم تہے اونکے کفنون مین سے مشک کی خوشبو مہک رہی تہی اونمین سے ایک آدمی جوان تہا اوسکے سر پر بال تہے ہونٹہون پر تری تہی گویا پانی پیا ہے اور گویا آنکہین سرمہ لگی ہوئی ہین اوسکی کونکہہ مین ایک ضرب تہی بعض حاضرین نے چاہا کہ اوسکے بالون مین سے کچہہ لین ناگاہ وہ مثل موی زندہ کے قوی تہے **حکایت** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین منجملہ ادن لوگون کے تہا جنہون نے سعد بن معاذ کے لئے قبر کہودی اور قبر اونکی بقیع مین تہی جسوقت ہم اونکی قبر سے مٹی کہودتے تو ہمپر مشک کی خوشبو مہکتی یہانتک کہ ہم لحد تک پہونچے اخرجہ ابن سعد فی الطبقات **حکایت** محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے مٹہی بہر مٹی سعد کی قبر کی مٹی سے لی اور اوسکو لیگیا پہر اسکے بعد اوسکو دیکہا تو وہ مشک تہی اخرجہ ابن سعد ❊

تلاوت وصوم موجب خوشبوی مشک در قبر

حکایت منیرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو خواب مین دیکہا اوس سے کہا گیا کہ یہ کیا مشک کی خوشبو ہے جو کہ تیری قبر مین پائی جاتی ہے کہا یہ خوشبو تلاوت وپیاس کی ہے[۵] اخرجہ ابن ابی الدنیا

حور اپنے خاوند کے منہہ مین جنت کا میوہ دیتی ہے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک بدوی آیا اور ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے ایک سفر مین اوسنے کہا مجہپر اسلام پیش کرو الحدیث اور اوسمین یہ ہے کہ فبینا نحن کذلک اذ وقع من بعیرہ علی ہامتہ یعنی وہ اپنے اونٹ سے سر کے بہل گر پڑا پہر مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ محنت تہوڑی کی اور نعمت طویل دیا گیا مین گمان کرتا ہون کہ وہ بہوکا مرا مینے اوسکی دو بی بیون کو دیکہا جو کہ حور عین مین کی تہین اور وہ اوسکے مونہہ مین جنت کے میوے ٹہونس رہی تہین اخرجہ احمد

جعفر رضی اللہ عنہ فرشتون کے ساتہہ جنت مین اوڑتے پہرتے ہین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے جعفر کو دیکہا کہ فرشتون کے ساتہہ جنت مین اوڑتا پہرتا ہے اخرجہ الترمذی والحاکم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین آجکی رات جنت مین داخل ہوا پس اوسمین نظر کی تو ناگاہ جعفر فرشتون کے ساتھہ اوڑتا پھرتا ہے اور ناگاہ حمزہ ایک تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہین اور کئی آدمیون کا اونکے اصحاب مین سے ذکر کیا اخرجہ الحاکم

بدن مٹی سے ضرر نہین پاتے

حکایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جانب قبور مین اوترے وہ پرانی بوسیدہ ہوگئی تہین ناگاہ ایک کہوپڑی کہلی پڑی تہی اونہون نے ایک آدمی کو حکم دیا اوسنے اوسکو چہپا دیا پہر فرمایا کہ ان بدنون کو یہ ثری یعنی خاک نمناک کچہہ ضرر نہین پہونچاتی ہے ارواح ہی معاقب وشاب ہوتے ہین قیامت تک اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین نزدیک اسمار بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے تہی جبکہ حجاج نے اونکے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو سولی دی ابن عمر اونکے پاس تعزیت کو آئے کہا ای عورت تو اللہ سے ڈر اور صبر کر اسلئے کہ یہ بدن کچہہ چیز نہین ہین یہی ارواح سو وہ نزدیک اللہ کے ہین اونہون نے کہا مجہے صبر سے کون مانع ہے حالآنکہ یحیی بن زکریا علیہما السلام کا سر طرف ایک رنڈی کے رنڈیون بنی اسرائیل سے ہدیہ بہیجا گیا اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا فی کتاب العزا **حکایت** خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ دن اجنادین کے روم نے ہزیمت پائی تو وہ ایک ایسی جگہہ پہونچے جس سے سوا ایک ایک آدمی کے گذر نہین کرسکتا تہا روم اوسپر لڑنے لگے ہشام بن عاص آگے بڑہے اونسے لڑے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور اوس رخنے پر گر پڑے اوسکو بند کردیا جب سلمان اوسطرف پہونچے تو ڈرے کہ اونکو گہوڑون سے روندوا دین عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک اللہ نے اوسکو شہادت دی اور اوسکی روح کو اوٹھا لیا وہ تو صرف جثہ ہے تو تم اوسکو گہوڑون سے روندو پہر خود نے اونکو روندا اونکے بعد اور لوگون نے روندا یہانتک کہ اوسکو قطع کیا **ف** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ آثار اسپر دال نہین ہین کہ ارواح ابدان سے متصل نہین ہوتے وہ تو اسپر دال ہین کہ جو کچہہ لوگون کا عذاب وتکلیف اجساد کو پہونچتا ہے اور مٹی اونکو کہاتی ہے اس سے اونکو کچہہ ضرر نہین پہونچتا کیونکہ عذاب قبر کا دنیا کے عذاب کے جنس سے نہین ہے وہ ایک اور ہی نوع ہے جو کہ میت کی طرف پہونچتا ہے اللہ تعالی کی مشیت وقدرت سے +

بیان شہید اللہم حققنا بذلک آمین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین خشک ہوتی ہے زمین خون سے شہید کے یہانتک کہ جلد لے لیتے ہین اوسکو اوسکی دو بی بیان گویا وہ دونون دودہ پلانے والیان ہین کہ اونہون نے اپنے بچے کو زمین کشادہ وبی کشت و درخت مین گم کردیا تہا اور ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک حلہ ہوتا ہے جو کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اخرجہ ابن ماجة ۲ یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اول قطرہ اوسکے خون کا یعنی شہید کے مٹاتا ہے اوس سے ہر چیز کو جو اوسنے کی اور اوترتی ہین طرف اوسکے دو بی بیان اوسکی حور عین سے پونچہتی ہین اوسکے مونہہ سے مٹی کو پہر وہ پہنایا جاتا ہے سو حلے کہ بنی آدم کی بنی ہوئی نہین ہین ولیکن جنت کی روئید گی سے ہین اگر وہ دو انگلیون کے درمیان مین رکہے جاوین تو سما سکین اخرجہ الطبرانی والبزار و البیہقی فی البعث ۳ انس رضی اللہ کہتے ہین کہ ایک کالا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہا اگر مین لڑون یہانتک کہ مارا جاؤن تو مین کہان ہوؤن گا فرمایا جنت مین پہر وہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس آئے فرمایا اللہ نے تیرا مونہہ سفید کیا تیری بو کو خوشبو کیا اور آپ نے اِسکے لئے یا اور کسی کے لئے فرمایا کہ مینے اوسکی بی بی کو دیکہا جو کہ حور عین مین کی تہی کہ اوسنے اوسکا جبہ صوف کہینچا اوسکے اور اوسکے جبے کے درمیان مین داخل ہوتی ہے اخرجہ الحاکم وصححہ ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ شہید ہوا آپ اوسکے سر کے پاس خوش بیٹہے ہوئے ہنستے تہے پہر آپ نے اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا اسکا پوچہا تو فرمایا کہ میرا سرور تو اسلئے تہا کہ مینے اوسکی روح کی کرامت کو دیکہا اللہ پر اور میرا مونہہ پہیرنا اوس سے اسواسطے تہا کہ اوسکی بی بی حور عین سے اب اوسکے سر کے نزدیک ہے اخرجہ البیہقی بسند حسن ۵ **حکایت** قاسم بن عثمان جوعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے طواف مین گرد کعبے کے ایک آدمی کو دیکہا مین اوسکے قریب ہوا تو ناگاہ وہ اس قول سے اور زیادہ کچہہ نہین کہتا تہا کہ الٰہی محتاجون کی حاجت پوری کردیگئی اور میری حاجت پوری نہین ہوئی مینے کہا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو اس کلام پر زیادہ نہین کرتا ہے کہا مین تجہسے قصہ بیان کرتا ہون ہم سات رفیق تہے متفرق شہرونکے ہمنے دشمن کی زمین کا غزوہ کیا ہم سارے قید ہوگئے پہر ہم علحدہ کردئے گئے تاکہ ہمارے گردنین ماری جاوین مینے آسمان کی طرف دیکہا تو ناگاہ سات دروازے کشادہ تہے اونپر سات عورتین تو عین

حورعین سے تہین ہر دروازے پر ایک تہی ایک آدمی کو ہم مین سے آگے لیگئی اوسکی گردن ماری گئی مینے دیکہا کہ ایک عورت ہاتہہ مین رومال لئے ہوئے زمین کی طرف اوتری یہانتک کہ چہہ آدمیونکی گردنین ماری گئین مین اور ایک دروازہ اور ایک جاریہ باقی رہگئی جب مین پیش کیا گیا کہ میری گردن ماری جاوے تو دشمن کے بعض آدمیون نے مجھکو مانگا اوسنے مجہے اوس شخص کو ہبہ کردیا مینے اوس جاریہ کو سنا کہ وہ کہتی تہی ہای حسرتی فاتک یا محروم یعنی اے بی نصیب تجہسے کیا چیز فوت ہوگئی اور دروازہ بند کردیا گیا ای بہائی مین مافات پر حسرت کرتا ہون قاسم بن عثمان نے کہا مین اوسکو اوسنے افضل گمان کرتا ہون کیونکہ جو اسنے دیکہا وہ اونہون نے نہ دیکہا اور چہوڑدیا گیا کہ شوق پر عمل کرے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی بکر محمد بن احمد بن حمدویۃ التمیمی قال سمعت قاسم بن عثمان الخ

فصل بیان مین زیارت قبور کی اور اسمین کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے اور اونکو دیکہتے ہین اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین

۱ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی آدمی کہ زیارت کرے اپنے بہائی کے قبر کی اور اوسکے پاس بیٹہے مگر وہ انس پاتا ہے اور اوسپر رد کرتا ہے یعنی سلام کا جواب دیتا ہے یہانتک کہ کہڑا ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت آدمی کسی قبر پر گزرتا ہے جسکو پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے اور اوسے پہچانتا ہے اور جب کسی قبر پر گزرتا ہے جسکو نہین پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ اپنے مومن بہائی کی قبر پر گذر کرے جسکو وہ دنیا مین پہچانتا تہا پہر اوسپر سلام کرتا ہے مگر وہ اوسکو پہچانتا ہے اور اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اخرجہ ابن عبدالبر فی الاستذکار والتمہید وصححہ عبدالحق ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ اوسنے گزر کیا کسی شخص کی قبر پر جسکو وہ دنیا مین پہچانتا ہے پہر اوسنے اوسپر سلام کیا مگر اوسنے اوسکو پہچانا اور اوسکے سلام کا جواب دیا

اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور والصابونی فی المأتین ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابورزین نے کہا یارسول اللہ میرا رستہ مردون پر ہے پس کیا کوئی کلام ہے جسکو مین کہون جبکہ میر اگزر اونپر ہو فرمایا کہہ السّلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ابورزین نے کہا یارسول اللہ وہ سنتے ہین فرمایا سنتے ہین ولیکن جواب دینے کی طاقت نہین رکھتے ہین فرمایا ای ابورزین کیا تو اس سے راضی نہین ہے کہ برابر اونکی گنتی کے فرشتے تجہپر سلام کرین یعنے سلام کا جواب دین اخرجہ العقیلی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مردے زندون کا سلام سنتے ہین جواب کی طاقت نہین رکھتے اور پہلی حدیثون سے ثابت ہوچکا کہ وہ جواب دیتے ہین سو اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ وہ ایسے جواب کی طاقت نہین رکھتے ہین جسکو زندہ سنلے ورنہ وہ سلام کا جواب اسطرح دیتے ہین کہ ہم نہین سُنتے

زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین گہر مین داخل ہوتی اپنا کپڑا رکہدیتی اور کہتی کہ وہ تو میرے باپ اور خاوند ہین یعنے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اونکے ساتہہ عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہوسلئے تو مین اوس گہر مین داخل نہوئی مگر میرے کپڑے مجہپر کسے بندہے ہوتے بسبب حیا کے عمر رضی اللہ عنہ سے

اخرجہ احمد والحاکم

زیارت وسلام بر شہید

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر پر گزر فرمایا جبکہ احد سے لوٹے تو اونپر اور اونکے اصحاب پر توقف فرمایا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم زندہ ہو نزدیک اللہ کے پس تم اونکی زیارت کرو اونپر سلام کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے نہین سلام کرتا ہے اونپر کوئی مگر وہ اوسپر رد کرتے ہین قیامت تک اخرجہ الطبرانی فی الاوسط *

دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے

فی الاربعین الطائیۃ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال انس مایکون

المیت فی قبرہ اخا زادہ من کان یحبہ فی دار الدنیا یعنی میت دنیا مین جس شخص سے محبت رکھتا تھا جب وہ اوسکی زیارت کرتا ہے تو اوس سے زیادہ تر انس ہوتا ہے +

علم موتی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ

احمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے ہین جمعے کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایک دن اوسکے بعد اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۲ ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے زیارت کی کسی قبر کی روز شنبہ کو قبل طلوع آفتاب تو میت کو اوسکی زیارت کا علم ہوتا ہے کسینے اونسے کہا یہ کیونکر ہے فرمایا کہ بسبب شرف روز جمعہ کے +

تنبیہ بیان مین عود روح کے طرف جسم کے اندر قبر کے

سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عود روح طرف جسم کے اندر قبر کے صحیح مین ثابت ہے سب مردون کے لئے فضلاً عن الشہداء اور نظر صرف دو امر مین ہے ایک تو روح کے استقرار مین اندر بدن کے دوسرے اسمین کہ بدن روح سے زندہ ہوجاتا ہے جیسے کہ دنیا مین تنہا یا بدن بدون روح کے زندہ ہوجاتا ہے اور روح وہان رہتی ہے جہان اللہ چاہے کہا کہ ملازمت حیات کی روح کو امر عادی ہے عقلی نہین ہے سو یہ بات کہ بدن بسبب روح کے زندہ ہوجاتا ہے مثل اوسکی حالت کے دنیا مین اوس قسم سے ہے جسکو عقل جائز رکھتی ہے پس اگر اسکے ساتھہ سمع صحت کو پہونچے تو اوسکا اتباع کیا جائیگا اور ایک جماعت علماء نے اسکا ذکر کیا ہے اور نماز موسی علیہ السلام کی قبر مین اسکی شہادت دیتی ہے کیونکہ نماز ایک زندہ جسم کو چاہتی ہے اور اسی طرح وہ صفات جو کہ بحق انبیاء علیہم السلام شب معراج مین ذکر کی گئی ہین وہ سب اجسام کی صفات ہین اور اوسکی حیات حقیقی ہونیسے یہ بات نہین لازم آتی ہے کہ اوسکے ہوتے ہوئے بدن ایسے ہوجاوین جیسے کہ دنیا مین تھے یعنی کھانی پینی وغیرہ صفات اجسام کی طرف محتاج ہون جنکو ہم مشاہدہ کرتے ہین بلکہ اونکے لئے ایک اور حکم ہے رہے ادراکات جیسے علم و سماع یعنی جاننا سننا سو بلاشک یہ شہداء کے لئے اور سب مردونکے واسطے ثابت ہے و قال غیرہ یعنی سبکی کے سوا اور لوگون نے کہا ہے کہ حیات شہداء مین اختلاف ہے کہ آیا حیات فقط روح کو ہے یا جسم کو مع روح کے باین معنی کہ اوسکو بوسیدگی نہین ہوتی یہ دو قول ہوئے اور یہی

رحمہ اللہ نے کتاب الاعتقاد مین فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بعد اسکے کہ اونکی روحین مقبوض ہوئین اونکی روحین طرف اونکے پھیر دیجاتی ہین سو وہ مثل شہداء کے اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے مسئلہ تزاور وتلاقی ارواح مین ذکر فرمایا ہے کہ ارواح دو قسم ہین ایک منعم دوسری معذب سو معذب تو زیارت وملاقات سے مشغول ہین سیلئے وہ اپنے حال مین گرفتار ہین اونکو اتنی فرصت کہان کہ کسی کی ملاقات وزیارت کرین اور جو روحین منعم عیش وآرام مین ہین چھٹے پھرتے ہین قید نہین ہین وہ ملتے جلتے ہین اور جو کچھ اونکے دنیا مین ہوا ہے یا اہل دنیا سے ہوتا ہے اوسکا مذاکرہ کرتے ہین پس ہر روح اپنے رفیق کے ساتھ ہے جو کہ اوس جیسے عمل پر ہے اور روح پر فتوح ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق اعلیٰ مین ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور یہ معیت ثابت ہے دار دنیا و دار برزخ مین اور دار جزا مین اور آدمی ان تینون گھرون مین اوسی کے ہمراہ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا تھا انتہیٰ شیذلہ نے کتاب البرہان فی علوم القرآن مین کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء سو مردے زندے کیونکر ہوتے ہین تو ہم کہین گے جائز ہے کہ اللہ اونکو اونکی قبرون مین زندہ کردے اور اونکی روحین ایک جزء مین اونکے اجزاء بدن سے ہون کہ اوس جزء کی وجہ سے سارا بدن نعیم ولذت کا احساس کرے جیسے کہ دار دنیا مین زندے کا سارا بدن برودت یا حرارت کا احساس کرتا ہے جو کہ ایک جزء مین اوسکے اجزاء بدن سے ہوتی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مراد حیات سے یہ ہے کہ اونکے جسم قبور مین بوسیدہ نہین ہوتے نہ اونکے جوڑ پیوند جدا جدا ہوتے ہین سو وہ مثل زندون کے ہین اپنی قبور مین اور ابو حیان نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ لوگون نے اس حیات مین اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ معنی حیات کے یہ ہین کہ اونکی روحین باقی رہتی ہین نہ جسم اونکے کیونکہ ہم فساد وفناء اجسام کو مشاہدہ کرتے ہین دوسرے اس طرف گئے ہین کہ شہید حی الجسد والروح ہے یعنی اوسکی روح وجسم دونون زندہ ہین اور ہمارا عدم شعور اسمین قادح نہین ہے پس ہم اونکو صفت اموات پر دیکھتے ہین اور وہ زندے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وتری الجبال تحسبہا جامدۃ وھی تمر مر السحاب

یعنی تم تو پہاڑون کو ٹہیرا ہوا دیکہتے ہو اور وہ بادل کی طرح چلے جاتے ہین اور جیسے تو سوتے ہوئے کو دیکہتا ہے کہ وہ اپنی ہیئت پر سوتا ہے حال آنکہ وہ خواب مین ایسی چیز دیکہہ رہا ہے جس سے اوسکو لذت ملتی ہے یا ایذا پاتا ہے مین کہتا ہون اور اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے احیاء ولکن لا تشعرون سو اس قول سے مومنین کو مخاطب کرکے اسپر آگاہ کیا کہ وہ اس حیات کو مشاہدہ وحس سے ادراک نہین کرسکتے ہین اور اسی وجہ سے شہید اپنے غیر سے متمیز ہوتا ہے اور اگر فقط روح ہی کی حیات مراد ہو تو شہید کو غیر شہید سے تمیز حاصل نہوگا اسلئے کہ اور مردے بہی اس بات مین شہید کے شریک ہین اور اسلئے کہ سارے مومنین کو ہر روح کی حیات کا علم ہے سو ولکن لا تشعرون کے کچہہ معنی نہونگے اللہ سبحانہ کبہی اپنے بعض اولیاء کو اسکا کشف کردیتا ہے وہ اسکا مشاہدہ کرتے ہین

کشف حال شہید برای بعض اولیاء

بیہقی نے دلائل النبوۃ مین بعض صحابہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کسی جگہہ مین کہودا ایک طاق کہل گیا ناگاہ ایک شخص تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے آگے ایک قرآن شریف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے اور آگے اوسکے ایک سبز چمن ہے یہ واقعہ احد مین تہا اور اونہون نے جان لیا کہ وہ شخص شہداء سے ہے اسلئے کہ اونہون نے اوسکے چہرے کے ایک جانب مین زخم دیکہا اس قصے کو ابو حیان نے بہی ذکر کیا ہے اسکے مثل امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بہی چند حکایتین روض الریاحین مین ذکر فرمائی ہین **حکایت** بعض صالحین نے کہا کہ مینے ایک عابد آدمی کے لئے قبر کہودی اور اوسکی لحد بنائی مین لحد کو برابر کر رہا تہا کہ اتنے مین اوسکے پاس والی قبر کی لحد سے ایک اینٹ گر پڑی مینے دیکہا تو ناگاہ ایک بوڑہا آدمی قبر مین بیٹہا ہوا ہے اوسپر سفید کپڑے ہین وہ کہڑکہڑاتے ہین اور اوسکی گود مین ایک مصحف ہے سونے کا سونے سے لکہا ہوا اور وہ اوسمین پڑہ رہا ہے اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور کہا کیا قیامت قایم ہوگئی اللہ تعالی تجہپر رحم کرے مینے کہا نہین کہا تو پہر اینٹ کو اوسکی جگہہ مین رکہدے اللہ تجہے عافیت مین رکہے پہر مینے اوسکو رکہدیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے ایک ثقہ گورکن سے روایت پہونچی ہے کہ اوسنے ایک قبر کہودی اوسمین ایک آدمی پر مطلع ہوا کہ وہ اپنے تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے ہاتہہ مین ایک مصحف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے

اور اوسکے نیچے ایک نہر جاری ہے اوسکو غش آگیا پہر وہ قبر سے نکالا گیا لوگون کو نہین معلوم ہوا کہ اوسے کیا پہونچا اوسکو تیسرے دن ہوش آیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے شیخ نجم الدین اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ وہ ایک آدمی کے دفن مین حاضر ہوئے تلقین کرنیوالا بیٹھا تلقین کرنے لگا اونہون نے میت کو کہتے سنا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہے **حکایت** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ہمکو طریق مراد بن جمیل سے روایت کی گئی ہے مراد کہتے ہین کہ ابو المغیرہ نے کہا کہ مینے مثل معافی بن عمران کے نہین دیکہا اور اونکا فضل ذکر کیا کہا کہ مجہے میرے بعض اخوان نے حدیث کی کہ غانم معافی بن عمران کے پاس آیا تلقین کرنے کو بعد اسکے کہ وہ دفن ہو چکے تہے سو مینے اوسکو سنا کہ اونکی قبر مین تلقین کرتا تہا اور کہتا تہا لا الہ الا اللہ تو معافی کہتے تہے لا الہ الا اللہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ محب اللہ طبری سے حکایت کرتے ہین کہ وہ مقبرۂ زبید مین ہمراہ شیخ اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کے تہے محب کہتے ہین کہ شیخ نے مجہسے کہا ای محب الدین تو کلام موتی کے ساتہہ ایمان رکہتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا صاحب اس قبر کا مجہسے کہتا ہو کہ مین جنت کے حشو سے ہون **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ شیخ اسمعیل مذکور سے حکایت کرتے ہین کہ بعض مقابر یمن پر اونکا گذر ہوا تو وہ بہت روئے اور اونپر حزن طاری ہوا پہر بہت ہنسے اور اونپر سرور طاری ہوا کسی نے اسکا سوال کیا تو فرمایا کہ میرے لئے اس قبرستان کا حال کشف ہوا مینے اونکو دیکہا تو وہ عذاب کئے جاتے تہے مین رو دیا پہر مینے اللہ تعالی سے زاری کی اونکے حق مین تو مجہسے کہا گیا کہ ہمنے تیری شفاعت اونکے حق مین قبول کی اس قبر والے نے کہا کہ مین بہی اونکے ساتہہ ہون ای فقیہ اسمعیل مین فلان ڈومنی ہون مینے کہا تو بہی اونکے ساتہہ ہے سو مین اسلئے ہنسا **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین وحید مین کہ مجہسے قاضی بہاء الدین بن صاحب شرف الدین فائزی نے خبر دی کہ شیخ معین الدین جبرئیل راہ مین اونکے ساتہہ مرے پہلے اسکے کہ قاہرہ مین داخل ہون کہتے ہین کہ جسوقت ہم دروازے کے نزدیک پہونچے اور وہ لوگ شہر مین میت کے داخل ہونیکو منع کرتے تہے تو شیخ نے اپنی انگلی اور اپنا ہاتہہ اوٹہایا پہر داخل ہو گئے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجہسے ایک فقیہ نے ایک شخص سے حدیث کی کہ اوسنے ایک جوان کے ساتہہ فاحشہ کرنا چاہا ایک تربت مین اندر قرافہ کے تو اس جوان نے اوس سے کہا

والدین کبھی اسجگہ اللہ کی نافرمانی نہ کرونگا اسلئے کہ مینے ایک بار یہ فعل کیا تو قبر شق ہوگئی اور میت نے کہا کیا تم اللہ تعالی سے نہین شرماتے **حکایت** شیخ عبدالغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھسے زین الدین بونشی نے فقیہ عبدالرحمن نوری سے حکایت کی کہ وہ جسوقت منصورہ مین تھے اور مسلمانون کو قید کرلیا تھا اور فقیہ عبدالرحمن قرآن پڑہ رہے تھے پس یہ آیت پڑہی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون جب فقیہ عبدالرحمن یہانتک پہونچے تو او نکے پاس ایک فرنگی حاضر ہوا اور اوسکے ہاتہہ مین برچھی تھی اوسنے برچھی سے اونکو مارا اور کہا قسیس مسلمین تو یہی کہتا تہا کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم رزق دئیے جاتے ہو کہان ہے وہ تو فقیہ نے اپنا سر اوٹہایا اور کہا زندہ ہے قسم ہے رب کعبہ کی اس کلمے کو دوبارہ کہا فرنگی اپنے گھوڑے سے اوتر پڑا اور اونکے موہنہ کا بوسہ لینے لگا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونکو اوسکے ساتھہ شہر کی طرف اوٹہا لیجائے **حکایت** شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مکہ مین تہا مینے باب بنی شیبہ مین ایک جوان کو مرا ہوا دیکہا جب مینے اوسکی طرف نظر کی تو اوسنے میرے روبرو تبسم کیا اور مجھسے کہا ای ابوسعید کیا تو نے نہ جانا کہ احبار احیاء ہین گو وہ مرگئے وہ تو ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف نقل کرتے ہین ذکرہ القشیری فی رسالتہ بسندہ **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک فقیر کو لحد مین رکہا جب اوسکے کفن کا سر کہولا اور اوسکو مٹی پر رکہا تاکہ اللہ اوسکی غربت پر رحم کرے تو اوسنے میرے لئے اپنی دو آنکہین کہولدین اور مجھسے کہا تذللنی بین یدی المنی تو شیخ نے کہا یا سیدی حیاۃ بعد الممات کہا ہان مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے لانصرنک بجاہی غدا یا روذباری یعنی قیامت کو مین ضرور اپنی جاہ سے تیری مدد کرونگا **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ وہ کفن چور تھے ایک عورت مری لوگون نے اوسپر نماز پڑہی اور اس نباش نے بہی نماز پڑہی تاکہ قبر کو پہچان لے جب رات ہوئی تو اوسکی قبر کو کہودا عورت نے کہا سبحان اللہ رجل مغفور یاخذ کفن مغفورۃ یعنی تعجب ہے کہ مرد مغفور عورت مغفور کا کفن لیتا ہے وہ شخص کہتا ہے مینے کہا یہ مانا کہ تیری مغفرت کی گئی مین کیونکر مغفور ہوا اوسنے کہا کہ اللہ نے میری مغفرت فرمائی اور اون سب کی جنہون نے مجھپر نماز پڑہی

سوتو نے مجہپر نماز پڑہی پہراوس عورت کو چہوڑ دیا اور مٹی ویسی ہی کردی پہر توبہ کی اور اوسکی توبہ اچہی ہوئی **حکایت**
قشیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم بن شیبان نے کہا کہ ایک جوان حسن الارادہ میرے ہمراہ ہوا وہ مرگیا میرا
دل اوسکے ساتہہ مشغول ہوا اور مین خود اوسکے غسل کا متولی ہوا مینے خوف کے مارے اوسکے بائین
ہاتہہ سے شروع کیا اوسنے مجہسے بایان لیلیا اور داہنا ہاتہہ دیا مینے کہا صدقت یا بنی یعنی بیٹا تونے
سچ کہا مینے ہی غلطی کی ذکرہ فی الرسالۃ بسندہ عن ابراہیم **حکایت** ابو یعقوب سوسی رضی اللہ
عنہ فرماتے ہین مینے ایک مرید کو نہلایا اوسنے میرا انگوٹہا پکڑ لیا اور وہ تختہ پر تہا مینے کہا بیٹا میرا ہاتہہ
چہوڑ دے مین جانتا ہون کہ تو مردہ نہین ہے وہ تو ایک نقل ہے پہر اوسنے میرا ہاتہہ چہوڑ دیا ذکرہ القشیری
بسندہ **حکایت** ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مکے مین ایک مرید میرے پاس آیا کہا ای اوستاد
مین کل ظہر کے وقت مرونگا سو تم یہ دینار لو آدہے مین قبر کہدوانا اور آدہے مین کفنا دینا جب کل کا دن ہوا
اور ظہر کا وقت آیا تو وہ شخص آیا اور طواف کیا پہر دور چلا گیا اور مرگیا جبکہ مینے اوسکو لحد مین رکہا تو اوسنے اپنی
دونون آنکہین کہولین مینے کہا کیا موت کے بعد زندگی ہے کہا مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے
ذکرہ القشیری **حکایت** قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے اوستاذ ابو علی دقاق کو کہتے سُنا کہ ایک
دن ابو عمرو بیکندی کا گذر ایک کوچے پر ہوا دیکہا کہ کچہہ لوگ ایک جوان کے نکالنے کا ارادہ کرتے ہین
بسبب اوسکے فساد کے اور اوسکی مان رو رہی ہے ابو عمرو نے لوگون سے شفاعت کی اور کہا کہ تم
اس بار تو اوسے میرے سبب سے بخشدو کئی دن بعد انہون نے اوسکی مان کو دیکہا اوسکا حال پوچہا تو
اوسنے کہا کہ وہ مرگیا اور مجہے وصیت کرگیا کہ تو میرے مرنے کی پڑوسیون سے خبر نہ کرنا تا کہ وہ شماتت نہ کرین
اور جب تو مجہے دفن کردے تو میری شفاعت میرے رب سے کرنا اوسکی مان کہتی ہے کہ مینے ایسا ہی کیا جب مین
اوسکے سر قبر سے چلی تو مینے اوسکی آواز سنی کہ وہ کہتا ہے کہ امان تو چلی جا مینے رب کریم پر قدوم کیا **حکایت**
ابو محمد بن نجار کہتے ہین کہ مینے ایک میت کو نہلایا مین اوسے نہلا رہا تہا کہ اوسنے دونون آنکہین کہولدین پہر اوسنے
میرا ہاتہہ پکڑ لیا اور کہا یا ابا محمد احسن الاستعداد لہذا المصرع یعنے ای ابو محمد تو اس پچہڑنے کے لئے اچہی طرح سے
تیاری کر ذکرہ ابن النجار فی تاریخہ عن ابی محمد وکان من اصحاب المروزی وکان الخلال یقدمہ

وفیہ ضعف **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ کفایۃ المعتقد مین فرماتے ہین کہ ہمکو بعض اخیار ذوی الفضل صالحین سے خبر پہنچی کہ وہ بعض اوقات اپنے والد کی قبر پر آتے اور اونکے ساتھ بات چیت کرتے تھے **حکایت** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر بقیع پر ہوا کہا السلام علیکم یا اہل القبور ہمارے یہان کا اخبار یہ ہے کہ تمہاری عورتون کے نکاح ہوگئے اور تمہارے گہر بس گئے اور تمہارے مال متفرق ہوگئے تو ایک ہاتف نے اونکو جواب دیا اے عمر بن خطاب ہمارے یہان کا اخبار یہ ہے کہ جو ہمنے آگے بہیجا وہ ہمنے پالیا اور جو ہمنے خرچ کیا اوسکا ہمنے نفع پایا اور جو ہمنے پیچہے چہوڑا اوسکا ہمنے نقصان کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور بسند فیہ مبہم **حکایت** متہم

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم مقابر مدینہ مین داخل ہوئے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اونہون نے ندا کی یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تم ہمکو اپنے اخبار بتلاتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمکو خبر دین سعید کہتے ہین ہمنے ایک آواز سنی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین تم ہمکو خبر دو جو کچہ ہمارے بعد ہوا حضرت امیر نے فرمایا کہ تمہاری بی بیون کا تو نکاح ہوگیا اور تمہارے مال بٹ گئے اور اولاد تمہاری زمرہ یتامی مین قاسر ہوئی اور مکان جسکو تمنے مضبوط بنایا تہا اوسمین تمہارے دشمن بس گئے یہ تو ہمارے یہان کا اخبار ہے اب تم اپنے یہان کا اخبار بتاؤ ایک میت نے اونکو جواب دیا کہ کفن پارہ پارہ ہوگئے اور بال بکہر گئے چمڑے ریزہ ریزہ ہوگئے آنکہین بہکر گالون پر آگئین نتہنون مین سے پیپ بہہ رہی ہے اور جو ہمنے آگے بہیجا اوسکو پایا اور جو پیچہے چہوڑا اوسکا نقصان کیا اور ہم اپنے اعمال مین گرو ہین اخرجہ الحاکم فی تاریخ نیسابور والبیہقی وابن عساکر فی تاریخ دمشق بسند فیہ من یجہل

حکایت یونس بن ابی الفرات کہتے ہین کہ ایک آدمی نے قبر کہودی دہوپ سے بچنے کے لئے اوسمین بیٹہہ گیا ایک سرد ہوا آئی اوسکی پیٹہہ کو لگی اسنے نظر کی تو ناگاہ ایک چہوٹا سوراخ تہا اوسکو اپنی انگلی سے کشادہ کیا ناگاہ ایک قبر تہی اوسمین مد بصر تک دیکہا اور ناگاہ ایک بوڑہا آدمی خضاب کئے ہوئے تہا گویا اس شاطاؤن نے ابہی اوس سے اپنے ہاتہون کو اوٹہایا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور

سماع رد سلام از قبر شہید

حکایت عطاف بن خالد رضی اللہ کہتے ہین کہ مجہے میری خالہ نے حدیث کی کہ مین ایک دن قبور شہدا

کی طرف سوار ہوئی اور وہ ہمیشہ اونکے پاس جایا کرتی تہین کہتی ہین کہین قبر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس اوتری تہی اوسکے نزدیک نماز پڑہی اور وادی مین نہ کوئی پکارنیوالا تہا نہ کوئی جواب دینے والا جب مین نماز سے فارغ ہوئی تو مینے کہا السلام علیکم رد سلام یعنی جواب سلام کو مینے سنا کہ وہ زمین سے نکلتا ہے مین اوسے پہچانتی ہون جیسے یہ پہچانتی ہون کہ اللہ نے مجہے پیدا کیا اور جیسے رات دن کو پہچانتی ہون میرا ہر ایک رونگٹا کہڑا ہوگیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت والبیہقی فی الدلائل

۲ عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہین کہ عبدالاعلی بن عبداللہ بن ابی فروہ نے اپنے باپ سے مجہسے یہ حدیث کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور شہداء کے احد مین زیارت کی فرمایا الٰہی بیشک تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہین اور جو کوئی انکی زیارت کریگا اور انپر سلام کریگا تو وہ اوسپر رد کرینگے قیامت تک

۳ **حکایت** عطاف کہتے ہین اور مجہے میری خالہ نے حدیث کی کہ اونہون نے قبور شہداء کی زیارت کی کہا کہ نہین تہے میرے ساتہہ مگر دو غلام کہ میری سواری کی حفاظت کرین مینے اونپر سلام کیا تو رد سلام کو سنا اور کہا کہ ہم تمکو پہچانتے ہین جیسے بعض ہمارا بعض کو پہچانتا ہے کہا کہ میرے رونگٹے کہڑے ہوگئے اور مینے کہا اے غلام میرے خچر کو مجہسے قریب کردے پہر مین سوار ہوگئی اخرجہ الحاکم وصححہ والبیہقی فی الدلائل من طریق العطاف ۴ واقدی کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداء احد کی زیارت فرماتے تہے اور جب گہاٹی پر پہونچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پہر ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہر سال کرتے پہر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہر عثمان رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس آتین اور دعا کرتین اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اونپر سلام کرتے پہر اپنے اصحاب پر متوجہ ہوتے پس کہتے تم کیون نہین سلام کرتے ایسی قوم پر جو کہ تمپر رد سلام کرتے ہین اور فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکہا اور آفتاب قبور شہداء مین غروب ہوچکا تہا اور میرے ساتہہ میری بہن تہی مینے اوس سے کہا آ قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام کرین اوسنے کہا ہان پہر ہم اونکی قبر پر ٹہیرے ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ ہمنے ایک کلام سنا کہ ہمپر رد کیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا کہ

ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تہا اخرجہ البیہقی **۵ حکایت** ہاشم بن محمد عمری کہتے ہین کہ مدینے مین دن جمعے کے درمیان طلوع فجر و آفتاب کے مجھے میرے باپ نے طرف زیارت قبور شہدا کے لیا مین اونکے پیچھے چلتا تہا جب وہ قبرون تک پہونچے تو اپنی آواز بلند کی پہر کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار کہتے ہین کہ اونکو جواب دیا گیا وعلیک السلام یا ابا عبد اللہ میرے باپ نے میری طرف التفات کیا کہا بیٹا تو ہے جواب دینے والا مینے کہا نہین تو اونہون نے میرا ہاتہہ پکڑا مجھے اپنے داہنی طرف کیا پہر دوبارہ اونپر سلام کیا پہر جب وہ اونپر سلام کرتے تو جواب پاتے یہانتک کہ تین بار کیا پس میرے باپ سجدے مین گرے شکر اللہ عز وجل قال البیہقی اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال سمعت ابا یعلی حمزۃ بن محمد العلوی سمعت ھاشم الخ

ضرب دف بر سر شہید

حکایت عبد الواحد بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک غزوے مین تھے جب ہم متفرق ہوئے تو ہمنے ایک آدمی کو ہمارے اصحاب سے گم پایا ہمنے اوسے تلاش کیا تو اوسے ایک نیستان مین مقتول پایا اوسکے گرد کئی لڑکیان اوسکے سر پر دف بجا رہی تہین جب ہم قریب ہوئے تو وہ متفرق ہوگئین پہر ہمنے اونکو نہ دیکہا اخرجہ ابن ابی الدنیا۔

سماع اذان از قبر مطہر و منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن سعد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جنگ حرہ مین ملازم مسجد نبوی تھے اور لوگ لڑ رہے تھے کہتے ہین کہ جب نماز کا وقت آتا تو مین اذان سنتا تہا کہ طرف سے قبر نبوی کے نکلتی تہی **۲** بکر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب زمانہ جنگ حرہ کا ہوا تو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تین دن اذان موقوف رہی اور لوگ حرہ کی طرف نکلے اور سعید بن مسیب مسجد مین بیٹھے رہے سعید نے کہا کہ مجھے وحشت ہوئی اور مین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگیا جب ظہر کا وقت آیا تو مینے قبر شریف سے اذان سنی مینے دو رکعتین پڑہین پہر اقامت سنی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر مین بیٹہہ گیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہی جبکہ قبر شریف مین

اذان سُنی پہر اقامت سُنی پہر مین اذان واقامت قبر شریف مین سنتا رہا یہانتک کہ تین دن گزر گئے اور لوگ مارے گئے اور لوگ مسجد مین داخل ہوئے اذان کہنے والے لوٹ آئے پہر اذان دی پہر مینے اذان سنی کو قبر شریف مین کان رکہا تو مینے اذان سُنی قال الزبیر بن بکار فی اخبار المدنیۃ حدثنی محمد عن عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن بکر بن محمد الجرسم سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکہا کہ حرہ کی راتون مین سوا میرے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی نہ تہا وقت نماز کا نہین آتا تہا مگر مین اذان کو قبر شریف سے سنتا پہر آگے بڑہتا اقامت کہتا اور نماز پڑہتا اور اہل شام گروہا گروہ داخل ہوتے کہ اس شیخ مجنون کو دیکہو اخرجہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ من وجہ آخر عن سعید×

سماع جواب اذان از قبر وسماع انین واوہ

یحیی بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہسے ایک گورکن نے کہا کہ ان قبرونمین سے جوکچہہ مینے سنا اونمین سے زیادہ تر عجیب یہ بات ہے کہ مینے ایک قبر سے انین سنی مثل انین مریض کے اور ایک قبر سے سنا کہ مؤذن اذان دیتا ہے اور میت قبر سے اوسکا جواب دیتا ہے اخرجہ اللالکائی فی السنۃ ۲ لالکائی نے حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر سے دوبار اوہ من عذاب اللہ سنا

کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام

منہال بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ مینے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر دیکہا جسوقت کہ وہ اوٹہایا گیا اور مین دمشق مین تہا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص سورہ کہف پڑہتا جاتا تہا یہانتک کہ اس قول پر پہونچا ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے سر کو تیز زبان کے ساتہہ ناطق کیا کہا اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی یعنی میرا قتل اور میرا اوٹہانا اصحاب کہف سے بہی زیادہ تر عجیب ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ من طریق الاعمش

شہید کا سورہ یس پڑہنا

تاریخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ امام حدیث احمد بن نصر خزاعی رضی اللہ عنہ کو واثق نے طرف مخلوق ہونے قرآن کے بلایا اونہون نے انکار کیا تو اونکی گردن ماری اور اونکے سر کو بغداد مین سولی پر چڑہایا

اونپر ایک شخص مقرر کیا کہ اوسکی حفاظت کرے اور اوسے قبلے سے پھیر دے ساتھ نیزے کے موکل نے ذکر کیا کہ اوسنے رات مین سر کو دیکھا کہ اوسکا مونہہ قبلے کی طرف پھر جاتا ہے اور تیز زبان سے سورۂ یٰس پڑہتا ہے ذہبی رحمہ کہتے ہین کہ یہ حکایت کئی وجہ سے روایت کی گئی ہے اسکے طرق مین سے ایک وہ طریق ہے جسکو خطیب نے ابراہیم بن اسمعیل بن خلف سے روایت کیا ہے **حکایت** ابراہیم کہتے ہین کہ میرے ماموں احمد بن نصر جبکہ محنت مین مارے گئے اور سولی دئے گئے تو مجھے خبر دیگئی کہ انکا سر قرآن پڑہتا ہے مین گیا اور اونکے قریب شب باش ہوا جب آنکھون نے آرام کیا تو مینے سنا کہ سر یہ آیت پڑہ رہا ہے ام حسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے +

قبر سے بات کا جواب دینا

حکایت یحییٰ بن ایوب خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک شخص سے سنا وہ ذکر کرتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ کے زمانہ مین ایک جوان عابد تھا اوسنے مسجد کو لازم پکڑا تھا حضرت عمر کو وہ بہت پسند تھا اوسکا ایک بوڑہا باپ تھا وہ جوان جبکہ عشا کی نماز پڑہ چکتا تو اپنے باپ کی طرف جاتا اوسکا رستہ ایک عورت کے دروازے پر سے تھا وہ عورت اوسپر مفتون ہوگئی اوسکی راہ پر کھڑی ہوتی ایک رات جوان کا گذر اوسپر ہوا وہ اوسکو بہکاتی رہی یہانتک کہ وہ اوسکے پیچھے ہولیا جب دروازے پر پہونچا تو وہ عورت داخل ہوگئی اور یہ بہی داخل ہونے لگا کہ اسنے اللہ کو یاد کیا اور یہ آیت اوسکی زبان پر متمثل ہوگئی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ہم مبصرون جوان غش کہا کر گر پڑا اوس عورت نے اپنی لونڈی کو بلایا دونون نے ایک دوسرے کی مدد کی اوسکو اوٹھا کر اوسکے دروازے پر ڈال دیا ادہر تو یہ ہوا ادہر باپ کے پاس آنے مین دیر ہوئی تو اسکی طلب مین باپ نکلا ناگاہ وہ دروازے پر بیہوش پڑا تھا باپ نے اپنے بعض گھر والون کو بلایا اوسے اوٹھا کر گھر کے اندر لیگئے اوسے ہوش نہ آیا یہانتک کہ رات گئی جتنی کہ اللہ نے چاہی اوسکے باپ نے کہا بیٹا تجھے کیا ہوا کہا خیر ہے کہا مین تجھسے پوچہتا ہون پہر اوسنے قصہ بیان کر دیا کہا بیٹا کونسی آیت تھی جسکو تو نے پڑہا اوسنے وہی آیت پڑہی جو پہلے پڑہی تھی پہر غش کہا کر گر پڑا اوسے ہلایا تو وہ مردہ تھا پہر اوسکو نہلا یا نکالا رات کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچائی گئی عمر اوسکے

باپ کے پاس تشریف لائے اوسکی تعزیت کی اور فرمایا تو نے مجھے خبر کیون نہین کی کہا ای امیر المومنین رات کا وقت تہا حضرت عمر نے فرمایا ہمکو اوسکی قبر پر لیچلو۔ اور اونکے ہمراہی قبر پر آئے فرمایا ای فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان جوان نے قبر کے اندر سے اونکو جواب دیا یا عمر قد اعطانیہما ربی فی الجنۃ مرتین اخرجہ ابن عساکر من طریق ابی صالح کاتب اللیث عن یحیی +

کلام میت وحسرت بر عمل صالح

حکایت ابن مینا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین گیا ہلکی دو رکعتین پڑہین پہر طرف ایک قبر کے لیٹ گیا واللہ بیشک مین بیدار تہا کہ مینے ایک قائل کو قبر مین کہتے سنا کہ تو اوٹہہ تو نے مجھے ایذا دی کیونکہ تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کر سکتے واللہ یہ بات کہ مین مثل تیرے دو رکعتون کے پڑہون مجھے دنیا وما فیہا سے محبوب تر ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی دلائل النبوۃ من طریق المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمان النہدی عن ابن مینا

۲ حکایت یونس بن حلبس دمشق مین مقابر پر سے گذر کیا کرتے تہے جمعے کے دن سویرے چلے ایک قائل کو سنا کہ کہتا ہے یہ یونس بن حلبس سویرے چلا لوگ ہر مہینے حج وعمرہ کرتے ہین پانچ نمازین پڑہتے ہین تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کر سکتے یونس نے پہر کر دیکہا سلام کیا اونہون نے رد سلام نہ کیا انہون نے کہا سبحان اللہ مین تمہارا کلام سنتا ہون اور تمپر سلام کرتا ہون تم رد سلام نہین کرتے اونہون نے کہا ہان ہمنے تیرا کلام سنا ولیکن رد سلام ایک حسنہ ہے اور ہمارے درمیان اور درمیان حسنہ وسیئات کے حیلولت کی گئی ہے اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ من طریق عمرو بن واقد عن یونس

۳ حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میسرہ بن حلبس مقابر باب توما[1] پر گذرے اور ایک شخص اونکو کہینچتا جاتا تہا وہ نابینا ہو گئے تہے اونہون نے کہا السلام علیکم اہل القبور انتم لنا سلف ونحن لکم تبع فرحمنا اللہ وایاکم وغفر لنا ولکم وکان قد صرنا الی ما صرتم الیہ سلام ہے تمپر ای اہل قبور تم ہمارے سلف ہو اور ہم تمہارے تابع ہین اللہ ہمپر تمپر رحم کرے اور تمکو ہمکو بخشے اور گویا ہم اوس طرف جا چکے جسطرف تم گئے ہو اللہ نے اونمین سے ایک آدمی کی روح کو رد کیا اوسنے اونکو جواب دیا کہا خوشی ہو تمکو اے

[1] بضمہ مثناۃ فوقانی وسکون واو وفتحہ میم ممدودہ یعنی دروازہ دمشق ۱۲

اہل دنیا جسوقت کہ تم مہینے مین چار بار حج کرتے ہو میسرہ نے کہا کہ ہر اللہ تجہپر رحم کرے اوسنے کہا طرف جہت کے
کیا تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایک حج مبرور متقبل ہے میسرہ نے کہا تمنے جو آگے بہیجا اوسکا بہتر کیا ہے کہا
استغفار اور ہماری راہون بند ہوگئی سو نہ کسی حسنہ مین بڑہے نہ کسی سیئہ مین کمی ہوا اخرجہ ابن عساکر

حاضر ہونا شہدا کا جنازہ عمر بن عبد العزیز مین اور پہونچا دینا اپنے زندہ دوست کا اوسکے وطن مین

حکایت عمیر بن جبان سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بزمانہ بنی امیہ مین اور آٹھہ آدمی اور میرے ساتھ خباب
قید کئے گئے ہمکو بادشاہ روم کے حضور مین لیگئے اوسنے میرے ہمراہیون کو حکم دیا اونکی گردنین ماریگئین
پہر مین پیش کیا گیا تا کہ میری گردن ماری جاوے ایک بطریق بادشاہ کی طرف کہڑا ہوا اوسکا سر اور
پاؤن چومتا رہا اور اوس سے طلب کرتا رہا یہانتک کہ بادشاہ نے مجہکو اوسے بخشدیا وہ مجھے اپنے گہر
کی طرف لیگیا اوسنے ایک اپنی بیٹی خوبصورت کو بلایا پہر مجہسے کہا یہ میری بیٹی ہے مین اس سے تیرا
نکاح کردونگا اور اپنا مال تجھے بانٹ دونگا اور میرا رتبہ جو کہ بادشاہ سے ہے وہ تو دیکہہ ہی چکا ہے
تو میرے دین مین داخل ہوجا تا کہ مین تیرے ساتہہ یہ کرون مینے کہا کہ مین جورو کے اور دنیا کے لئے
اپنا دین نہ چہوڑونگا پہر وہ کئی دن تک ٹہیرا رہا مجہپر یہ بات پیش کرتا تہا ایک رات اوسکی بیٹی نے مجہکو
اپنے باغ مین بلایا کہا میرے باپ نے جو بات تجہپر پیش کی ہے تجھے اوس سے کون چیز مانع ہے مینے کہا کہ
مین اپنا دین عورت کے لئے نہین چہوڑتا ہون نہ اور کسی چیز کے لئے اوسنے کہا تجھے ہمارے نزدیک ٹہیرنا
محبوب ہے یا اپنے بلاد کی طرف جانا مینے کہا اپنے بلاد کی طرف جانا عمیر کہتے ہین کہ اوسنے مجھے ایک تارا
دکہایا آسمان مین اور کہا تو رات کو اس تارے پر چل اور دن کو چہپ جایا کر وہ تجھے تیرے وطن کی طرف
پہونچا دیگا پہر اوسنے مجھے زادراہ دیا اور مین چلا بس مین تین رات چلا رات کو چلتا دن کو چہپ جاتا تہا
جب کہ مین چہپتا تہا اوس سے چوتہا دن ہوا کہ ناگاہ کئی سوار نظر آئے مینے کہا کہ میری طلب ہوئی وہ ۱۵ ورنہ تعمیم نہ بنکر ۱۲
مجہپر آکہڑے ہوئے ناگاہ مین اپنے اصحاب مقتولین کے ساتہہ تہا وہ سوار یون پرتہے اور اونکے ساتہہ
اور لوگ دواب شہب پر تہے اونہون نے کہا عمیر مینے کہا عمیر پہر مینے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان

ولیکن اللہ نے شہداء کو نشر کیا یعنے زندہ کیا اور اونکو اجازت دی کہ عمر بن عبدالعزیز کے جنازے مین حاضر ہون جو لوگ میرے اصحاب کے ساتھہ تھے اونمین سے کسی نے مجھسے کہا ای عمیر تو اپنا ہاتھہ مجھے دے مینے اوسکو ہاتھہ دیا مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا پھر ہم تھوڑی دیر چلے پھر مجھے یکبارگی پھینکدیا مین اپنے مکان کے قریب گر پڑا جو کہ جزیرہ مین تہا بدون اسکے کہ کوئی شے لاحق ہو یعنے مجھے کسی طرحکا صدمہ نہ پہونچا اخرجہ ابن عساکر من طریق محمد بن اسحٰق بن الحریص عن ابن المسیب بن واضح عن عیسی بن کیسان عمن حدثہ عن عمیر

حاضر ہونا شہداء کا اپنے بھائی کے نکاح مین

حکایت ابو علی ہریری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے پہلے پہل طرطوس مین یہی پسے جبکہ اوسکو ابو سلیم نے بنایا کہتے ہین کہ تین بھائی ملک شام کے تھے غزا کرتے اور شہسوار و بہادر تھے ایک بار روم نے اونکو قید کر لیا پادشاہ نے اونسے کہا کہ مین ملک کو تمہین کئے دیتا ہون اور اپنی بیٹیون کا تمسے نکاح کئے دیتا ہون اور تم نصرانیت مین داخل ہو جاؤ اونہون نے نہ مانا اور کہا یا محمداہ پادشاہ نے تین دیگون کا حکم دیا اونمین تیل ڈالا گیا پھر تین دن تک اونکے نیچے آگ جلائی ہر دن اونکو اون دیگون پر پیش کرتے اور نصرانیت کی طرف بلاتے وہ انکار کرتے اول بڑے بھائی کو دیگ مین ڈالا پھر دوسرے کو پھر چھوٹے بھائی کو قریب کیا اوسکو اوسکے دین سے ہر طرحکی بات سے مفتون کرنے لگا ایک علج اوسپر کھڑا ہوا کہا ای بادشاہ مین اوسے اوسکے دین سے پھیر دونگا کہا کس چیز کی ساتھہ کہا مجھے معلوم ہے کہ عرب سب سے زیادہ جلد عورتون کی طرف مائل ہوتے ہین اور روم مین میری بیٹی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین ہے سو تو اوسکو مجھے دیدے یہانتک کہ اوسکو بیٹی کے ساتھہ چھوڑ دون وہ ابھی اوسکو اوسکے دین سے پھیر دیگی بادشاہ نے اوسکے لئے چالیس دن کی مدت مقرر کی اور اوسکو دیدیا وہ اوسکو لایا اور اوسے اپنی بیٹی کے ساتھہ داخل کیا اور اوس سے قصہ کہدیا بیٹی نے باپ سے کہا تو اوسے چھوڑ دے مین اوسکے کام سے تیری کفایت کرونگی وہ شخص اوسکے پاس رہا دن بھر روزہ رکھتا رات بھر کھڑا رہتا یہانتک کہ اکثر مدت گزر گئی علج نے اپنی بیٹی سے کہا تو نے کیا کیا اوسنے کہا مینے کچھہ نہین کیا یہ ایک آدمی ہے کہ اسنے اس شہر مین اپنے دو بھائیونکو گم کیا

مین ڈرتی ہون کہ اسکا باز رہنا اونہین دونون کے سبب ہو جسوقت کہ وہ اونکے آثار دیکہتا ہے لیکن تو بادشاہ سے مدت مین زیادتی چاہ اور اس شہر کے سوا اور کسی شہر مین مجہے اور اسکو لیجا بادشاہ نے اور دن بڑہا دئے اور اونکو دوسرے گانون کی طرف نکال دیا وہ شخص کئی دن صائم النہار قائم اللیل بہا تک کہ مدت سے جبکہ کچہہ دن باقی رہے تو ایک رات لڑکی نے اوس سے کہا اے شخص مین تجہے دیکہتی ہون کہ تو رب عظیم کی تقدیس کرتا ہے اور مین تیرے ساتہہ تیرے دین مین داخل ہوئی اور اپنے آبا کا دین چہوڑ دیا اوسنے کہا پہر بہاگنے کا حیلہ کیونکر ہے کہا مین تیرے لئے حیلہ کرتی ہون اور اوسکے پاس سواریان لے آئی پہر دونون سوار ہو گئے رات کو چلتے دن کو چہپ رہتے ایک رات دونون جا رہے تہے کہ آواز گہوڑون کی سنی ناگاہ وہ اپنے دونون بہائیون کے ساتہہ تہا اور اونکے ہمراہ فرشتے اللہ کے بہیجے ہوئے تہے اسنے اپنے بہائیون کو سلام کیا اور اونکا حال پوچہا کہا کہ نہین تہا مگر وہی غوطہ جو تو نے دیکہا تہا یہانتک کہ ہم فردوس مین جا نکلے اور اللہ نے ہمکو تیری طرف بہیجا ہے تاکہ ہم تیرے نکاح مین اس عورت کے ساتہہ حاضر ہون پہر اونہون نے اوسکا نکاح اوس عورت سے کر دیا اور لوٹ گئے اور یہ بلد شام مین چلا گیا اور اوس عورت کے ساتہہ رہا یہ دونون اس بات کے ساتہہ شام مین مشہور و معروف تہے زمانۂ اول مین انکے باب مین شعرا نے کئی ابیات کہے ہین اونمین سے ایک یہ ہے ؎

	سیعطی الصادقین بفضل صدق		نجاۃ فی الحیوۃ و فی المماۃ	

یعنی اللہ سبحانہ بسبب فضل صدق کے سچون کو جینے مرنے مین نجات دیتا ہے اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن ابی علی ؛

موتی کا خبر موت دینا

حکایت ابو مطیع معاذ بن یحیی سے مروی ہے کہ ایک شخص حمص کا بارادہ مسجد نکلا اوسے گمان تہا کہ صبح ہو گئی ناگاہ رات تہی جب وہ قبہ کے نیچے پہونچا تو بلاط پر جرس خیل کی آواز سنی ناگاہ کئی سوار تہے کہ بعض نے بعض کی ملاقات کی کہا کہ بعض نے بعض سے کہا تم کہان سے آئے کہا کیا تم ہمارے ساتہہ نہ تہے کہا نہین کہا ہم تو بدیل خالد بن معدان کے جنازے سے آئے ہین کہا کیا وہ مر گیا ہمکو اوسکی موت کا علم

معاویہ

نہین جب صبح ہوئی تو شیخ نے اپنے اصحاب سے یہ قصہ کہا جب دوپہر ہوئی تو قاصد اونکی موت کی خبر لایا اخرجہ ابن عساکر

کلام میت

حکایت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ صحابی بعض مقابر مین تھے کہ ایک جنازہ آیا اور قبر سے ایک آواز حزین دردناک سنی کہ کہتی ہے ؎

انعم اللہ بالظعینۃ عینا	وبمسراک یا امین الینا
جزعا ماجزعت من ظلمۃ القبر	ومن مسک التراب امینا

کہتے ہین کہ صفوان نے لوگون کو اسکی خبر دی جو سُنا تھا وہ روئے یہانتک کہ اپنی داڑھیون کو تر کردیا پھر کہا تو جانتا ہے کہ اُمینہ کون تھی مینے کہا نہین کہا یہ جنازے والی یہ اوسکی بہن ہے کہ جو پہلے برس مری صفوان نے کہا مینے جانا تھا کہ میت کلام نہین کرتا ہے تو پھر یہ آواز کہان سے ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور وابن عساکر عن الشعبی حکایت سعد بن ہاشم سلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے قبیلے سے اپنے بیٹے یا بیٹی کا عرس کیا یعنی شادی کی اور اسکے لئے لہو کیا یعنی گانا بجانا جیسے کہ شادی مین لوگ کیا کرتے ہین اور اونکے گھر قبرستان کی طرف تھے سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ وہ لوگ رات کو اپنے لہو مین تھے کہ ایک آواز سنکر سُنی جسنے اونکو گھبرا دیا سر نیچا کرکے کان رکھا ناگاہ ایک ہاتف درمیان سے قبرون کے یہ ندا کرتا ہے ؎

یا اہل لذۃ لہو لا تدوم لھو	ان المنایا تبید اللھو واللعبا
کم قد رایناہ مسرورا بلذتہ	امسی فریدا من الاہلین مغتربا

سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی نہٹھیر ابد اسکے مگر کچھ دن یہانتک کہ جوان جسکی شادی ہوئی تھی مرگیا اخرجہ ابن ابی الدنیا حکایت صالح مُری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن سخت گرمی مین قبرستان مین داخل ہوا مینے قبرونکی طرف نظر کی وہ دبی پڑی تہین مینے کہا سبحان اللہ کون جمع کریگا درمیان تمہارے ارواح واجساد کے بعد اونکے جدا ہونیکے پھر تمکو زندہ کریگا پھر تمکو حشر ونشر کریگا بعد طول بوسیدگی کے صالح

[margin: لہ مختصر ... ; بمثواك ; مُرّی]

کہتے ہین کہ اون قبرون کے درمیان سے ایک منادی نے ندا کی ای صالح ومن ایاته ان تقوم السماء والارض بامرہ ثم اذا دعاکم دعوۃ من الارض اذا انتم تخرجون صالح کہتے ہین کہ واللہ مین اس آواز سے ڈرتا ہوا اپنے مونہہ کے بل گر پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک قبرستان مین تھے اونہون نے اپنے جی مین کچھہ بات کی کہ ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای ثابت اگر تو انکو ساکن دیکھتا ہے تو بہت سے انمین مغموم ہین کہتے ہین کہ مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضًا **حکایت** بشر بن منصور رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عطار ازرق نے مجھسے کہا جب تو قبرستان مین حاضر ہو تو چاہیے کہ دل تیرا اوس شخص مین ہو جسکے تو وہ ہے کیونکہ مین قبرستان مین تھا کہ مینے اپنے جی مین فکر کی ناگاہ ایک آواز آئی الیک یا غافل انما ات بین ناعم فی نعمہ مدلل او محذب فی سکراته مقلب اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** سوار بن مصعب اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ دو بھائی اونکے پڑوسی تھے ہر ایک دوسرے کو ایسا چاہتا تھا کہ اوسکے مثل نہین دیکھا گیا بڑا بھائی اصفہان کی طرف نکل گیا چھوٹا بھائی مرگیا وہ اوسکی قبر کی طرف سات مہینے تک آتا جاتا رہا ایک دن ہاتف کو سنا کہ وہ اوسکے پیچھے سے ندا کرتا ہے ؎

اصلہا

یا ایها الباکی علی غیرہ	نفسک ابکها ولا تبکه
ان الذی تبکی علی اثرہ	یوشک ان تسلک فی سلکه

مصعب کہتے ہین کہ اوسنے پھر کے دیکھا تو اپنے پیچھے کسی کو نہ دیکھا رونگٹے کھڑے ہو گئے بخار آگیا گھر کو لوٹ آیا پھر نہ ٹھیر مگر تین دن یہانتک کہ مرگیا اپنے بھائی کے برابر دفن ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** یزید بن شریح تیمی سے مروی ہے کہ اونہون نے ایک آواز ایک قبر سے سنی ؎

ان تزوروا الیوم اما لنا فقد کنا	نزورا مثالکم وکنا فی الحیوۃ کشکلکم
فتلک البیداء تسفی ریاحها	ونحن فی مقصورۃ لا نبالکم
فمن یک منا فلیس براجع	فتلک دیارنا وهی مصیرکم

اخرجه احمد فی الزهد وابن ابی الدنیا من طریق عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن یزید

حکایت سلیمان بن یسار حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدن کچھہ لوگ قبرستان مین چلے جاتے تہے کہ ایک قبر سے ایک قائل کو کہتے سنا ع

ایھا الرکب سیروا من قبل ان لا تسیروا	فکما کنتم کنا فغیرنا ریب المنون

وسوف کما کنا تکونون اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** محمد بن عباس وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی اپنے باپ کے ساتھہ چلا یہانتک کہ جب بعض راہ مین پہونچا تو باپ مرگیا شجر دوم مین اوسکو دفن کردیا اور چلا پہر رات کو اوسی جگہہ گذرا تو اپنے باپ کی قبر کی طرف نہ اوترا ناگاہ ایک ہاتف اوسکو پکارتا ہے اور کہتا ہے ع

اجدک تطوی الدوم لیلا ولا	تری علیک لاھل الدوم ان تتکلما
وبالدوم ثاو لو ثویت مکانہ	فمر باھل الدوم عاج فسلما

اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہٖ ؀

انگلی ہلانا میت کا ساتھہ تسبیح کے

حکایت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خالد بن معدان ہر روز چالیس ہزار تسبیح کہتے تہے سوای اوسکے کہ جو کچھہ قرآن سے پڑہتے تہے جب اونکا انتقال ہوا اور غسل کے لئے تخت پر رکہے گئے تو وہ اپنی اونگلی کو اسطرح ہلانے لگے یعنی ساتھہ تسبیح کے اخرجہ ابن عساکر وابو نعیم ؀

ضحک میت

حکایت ابو عبد اللہ بن جلاد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے باپ مرگئے ہمنے اونکو تختۂ غسل پر رکھا تو ہمنے اونکا مونہہ کہولا ناگاہ وہ ہنس رہے تہے لوگون پر اونکا حال ملتبس ہوا اور کہا کہ وہ زندہ ہین طبیب کو لاؤ اور ہمنے اونکا مونہہ ڈہانک دیا اور کہا کہ اونکی نبض لے اوسنے اونکی نبض لی تو کہا کہ یہ میت ہین پہر ہمنے اونکا مونہہ کہولا تو ہنستے ہوئے طبیب کی طرف دیکہا طبیب نے کہا واللہ مین نہین جانتا کہ وہ مردہ ہین یا زندہ پہر جو آدمی اونکے نہلانے کو آتا اونسے ڈرتا اور اونکے غسل پر قادر نہوتا فضل بن حسین کہڑے ہوئے اور یہ کبار عارفین سے تہے انہون نے اونکو نہلایا اور اونپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اخرجہ ابن عساکر

کلام زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بعد از موت

حکایت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ مین زید بن خارجہ انصاری
رضی اللہ عنہ نے وفات پائی یہ بنی حارث بن خزرج کے قبیلے سے تھے وہ کپڑے سے ڈہانک دئے گئے پہر
لوگون نے اونکے سینے مین ایک جلجلہ سنا پہر کلام کیا اور کہا احمد احمد فی الکتاب الاول صدق
صدق ابوبکر الصدیق الضعیف فی نفسہ القوی فی امر اللہ فی الکتاب الاول صدق
صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن
عفان علی منہاجہم مضت اربع وبقیت ثنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف
وقامت الساعۃ وسیاتیکم من جیشکم خبر بئر اریس وما بئر اریس سعید کہتے ہین کہ پہر
ایک آدمی خطمہ کا مرگیا وہ بہی کپڑے سے ڈہانک دیا گیا ایک جلجلہ اوسکے سینے مین سنا گیا پہر کلام کیا کہا ان
اخا بنی الحارث بن الخزرج صدق صدق اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ بیہقی نے کہا
یہ اسناد صحیح ہے اور اسکے لئے شواہد ہین پہر بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا وابونعیم نے دلائل مین اسماعیل بن
ابی خالد سے روایت کیا ہے کہا کہ یزید بن نعمان بن بشیر ہمارے پاس آئے طرف حلقۂ قاسم بن عبدالرحمن
کے اپنے باپ نعمان بن بشیر کی کتاب لیکے وہ خطبہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من النعمان بن
بشیر الی ام عبداللہ بنت ابی ہاشم سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الٰہ الا
ہو فانک کتبت الی لاکتب الیک بشان زید بن خارجۃ وانہ کان من شانہ انہ اخذہ
وجع فی حلقہ فی بین صلوۃ الاولی وصلوۃ العصر فاضجعناہ وغشیناہ فاتانی آت
فی مقامی وانا اسبح بعد العصر فقال ان زیدا قد تکلم بعد وفاتہ فانصرفت الیہ مسرعا
وقد حضرہ قوم من الانصار وہو یقول الاوسط اجلد القوم الذی کان لا یبالی فی اللہ
لومۃ لائم کان لا یامر الناس ان یاکل قویہم ضعیفہم عبداللہ امیر المؤمنین صدق
صدق کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال عثمان امیر المؤمنین وہو یعافی الناس
من ذنوب کثیرۃ خلت لیلتان وبقی اربع ثم اختلف الناس واکل بعضہم بعضا

فلا نظام وابيحت الاحماء ثم ارعوى المؤمنون وقالوا كتاب الله وقدره يا ايها الناس اقبلوا
على اميركم واسمعوا واطيعوا فمن تولى فلا يعهدن وكان امر الله قدرا مقدورا الله اكبر
هذه الجنة وهذه النار وهذه النبيون والصديقون سلام عليك يا عبد الله بن
رواحة هل احسست لى خارجة لابيه وسعد الذين قتلا يوم احد كلا انها لظى نزاعة
للشوى تدعو من ادبر وتولى وجمع فاوعى ثم خفت صوته فسألت الرهط عما سبقنى من
كلامه فقالوا سمعناه يقول انصتوا انصتوا فنظر بعضنا الى بعض فاذا الصوت من تحت
الثياب فكشفنا عن وجهه فقال هذا رسول الله سلام عليك يا رسول الله ورحمة
الله وبركاته ثم قال ابوبكر الصديق الامين خليفة رسول الله صلى الله عليه و
واله وسلم كان ضعيفا فى جسمه قويا فى امر الله صدق صدق وكان فى الكتاب
الاول ثم اخرجه البيهقى من وجه آخر عن اسمٰعيل بن ابى خالد وزاد فيه وكان ذلك
على تمام سنتين خلتا من امارة عثمان فهما الليلتان قال ولم ازل احفظ العدة للاربع
البواقى والتوقع ما هو كائن فيهن فكان فيهن افتراء اهل العراق وخلافهم وارجافهم المرجفين
وطعنهم على اميرهم الوليد بن عقبة وقال البيهقى هذا ايضا اسناد صحيح وروى ذلك
ايضا حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير وذكر فيه بئر اريس كما رواه ابن المسيب
والامر فيهما ان خاتم النبى صلى الله عليه وآله وسلم كان فى يد عثمان فوقع فيها
لست سنين مضت من خلافته فعند ذلك تغيرت عماله وظهرت اسباب الفتن
كما سمع من زيد بن خارجة ثم قال البيهقى وقد روى فى التكلم بعد الموت عن جماعة
باسانيد صحيحة پھر بیہقی وابن ابی الدنیا وابن عساکر نے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کیا ہے
کہ مسیلمہ کے مقتولین میں سے ایک آدمی نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر الصدیق
عثمان الامین الرحیم مجھے نہیں معلوم کہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا کہا بیہقی وابن عساکر نے بوجہ دیگر عبید اللہ
سے روایت کیا ہے کہ صفین یا جمل کے دن لوگ مقتولوں کو لاتے تھے کہ ان میں سے ایک انصاری نے کلام

سنا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان الرحیم پھر چپ ہو رہا عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر نے اونکو حدیث کی کہ ایک آدمی ہم میں کا مرگیا اوسکو خارجہ بن زید کہتے تھے ہمنے اوسے کپڑے سے ڈہانک دیا اور میں نماز پڑہنے کو کھڑا ہوا کہ بیٹے ایک شور سنا میں چلا ناگاہ وہ حرکت کرتا تھا پس کہا اجلد القوم اوسطہم عبد اللہ عمر امیر المومنین القوی فی جسمہ القوی فی امر اللہ عثمان امیر المومنین العفیف المتعفف الذی یغفر عن ذنوب کثیرۃ خلت لیلتان وبقیت اربع واختلف الناس فلا نظام لہا یا ایہا الناس اقبلوا علی امامکم واسمعوا لہ واطیعوا ہذا رسول اللہ وابن رواحۃ ثم قال وما فعل زید بن خارجۃ یعنی اباہ ثم قال اخذت بئر اریس ظلما ثم خفت الصوت قال الطبرانی فی الکبیر حدثنا احمد بن المعلی الدمشقی حدثنا ہشام بن عمار حدثنا الولید بن مسلم عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر عن عمیر الخ؛ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب زید بن خارجہ مرے تو ہم اونپر داخل ہوئے کہ اونکو غسل دیں جسوقت ہمنے اونپر پانی ڈالنا شروع کیا تو وہ بولے کہا کہ دو گذر گئیں اور چار باقی ہیں غنی نے فقیر کو کھایا سو وہ متفرق ہو گئے اونکے لئے کوئی بندوبست نہیں ہے ابو بکر لین رحیم ہیں ساتھہ مومنین کے سخت ہیں کفار پر نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت کرنے کی اور عمر لین رحیم ہیں کفار پر سخت ہیں نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت کرنے کی اور عثمان لین رحیم ہیں ساتھہ مومنین کے اور تم عثمان کے طریقے پر ہو سو سنو اور اطاعت کرو پھر اونکی آواز پست ہو گئی ناگاہ زبان ہلتی تہی اور جسم مردہ تھا؛

کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت

حکایت عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اون لوگوں میں تھا جنہوں نے ثابت بن قیس بن شماس کو دفن کیا وہ بروز یمامہ شہید ہوئے تھے جب ہمنے اونکو قبر میں اوتارا تو ہمنے سنا کہ وہ کہتے تھے محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الشہید وعثمان اللین الرحیم ہمنے اونکی طرف نظر کی تو ناگاہ وہ میت تھا اخرجہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر؛

امداد شہید کی اپنے دوست کو

حکایت ابوعبداللہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمنے روم کا غزوہ کیا ہم مین سے کئی لوگ نکلے دشمن کا اثر تلاش کرتے تھے اونمین سے دو آدمی تنہا ہو گئے اونمین سے ایک نے کہا کہ ہم اس حال پر تھے کہ ایک شیخ روم کا ہمکو ملا اوسنے کہا میدان مین آؤ ہمنے اوسپر حملہ کیا پھر ہم گھڑی بھر لڑتے رہے اوسنے میرے ہمراہی کو مار ڈالا مین اپنے اصحاب کی طرف لوٹا ہوا جاتا تہا کہ مینے اپنے جی سے کہا کہ تجھے تیری مان روے تیرا ہمراہی تو تجھ سے جنت کی طرف سبقت کر گیا اور مین بھاگتا ہوا اپنے اصحاب کی طرف لوٹون پھر مین اوس شیخ کی طرف آیا اوسکو ضرب لگائی وہ اوس سے چوک گئی اوسنے مجھپر حملہ کیا مجھکو زمین پر دے مارا اور میرے سینے پر بیٹھ گیا اور کوئی چیز لی جو اوسکے پاس تھی تاکہ مجھے مار ڈالے میرا ہمراہی مقتول آیا شیخ کی گدی کے بال پکڑے اور مجھپر سے اوسکو گرا دیا اور اوسکے قتل پر میری مدد کی ہمنے ملکر اوسکو مار ڈالا اور میرا ہمراہی چلنے اور باتین کرنے لگا یہانتک کہ ہم ایک درخت تک پہونچے پھر وہ لیٹ گیا در حالیکہ وہ مقتول تہا جیسا کہ تہا مین اپنے اصحاب کی طرف آیا اونکو اسکی خبر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق یزید ابن سعید القرشی

کلام شہید

حکایت عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ زمانہ ماضی کئی جوان آدمی تھے کہ وہ ارض روم کی طرف نکلتے لڑتے بھڑتے غنیمت لاتے قضای الٰہی سے وہ سب کے سب قید ہوئے پکڑے گئے اونکو ملک روم کے پاس لیگئے اوسنے اپنا دین اونپر پیش کیا اونہون نے انکار کیا نہر کی جانب مین ایک ٹیلا تہا پادشاہ اوسپر بیٹھا اور اونکو بلایا اونمین سے ایک آدمی کی گردن ماری وہ نہر مین جا پڑی ناگاہ اوسکا سر اونکے روبرو کھڑا ہوگیا اور اونکے مقابل اپنا مونہہ کیا اور یہ کہتا تہا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ سعید عمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک قوم غازی دریا مین چلی ایک جوان آدمی آیا اوسکے رمق باقی تھے تاکہ اونکے ساتھ سوار ہو اونہون نے انکار کیا پھر اونہون نے اپنے ساتھ اوسکو سوار کر لیا دشمن سے ملاقات ہوئی تو جوان نے اون سب سے اچھا کام دیا پھر وہ مارا گیا اوسکا سر کھڑا ہوا اور جہاز والون کی طرف مونہہ کیا اور وہ یہ آیت پڑھتا تہا تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین پھر غوطہ مارا چلا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا۔

حیات بعد از موت

حکایت ابو یوسف غسولی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شام مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے مجہسے کہا کہ اے آج عجیب یکہا مینے کہا وہ کیا ہے کہا کہ مین ان مقابر سے ایک قبر پر ٹہیرا وہ میرے لئے شق ہو گئی اوسمین ایک بوڑہا آدمی خضاب لگائے ہوئے تہا مجہسے کہا ای ابراہیم سوال کر اسلئے کہ اللہ نے تیرے واسطے مجہے زندہ کیا ہے مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا مینے بُرے عمل کے ساتہہ اللہ کی ملاقات کی تو اوسنے مجہسے کہا مینے بسبب تین باتون کے تجہے بخشدیا تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو دوست رکہتا تہا جسکو مین دوست رکہتا ہون اور ملاقات کی تو نے میری حال آنکہ ذرہ برابر تیرے سینے مین شراب حرام نہ تہی اور تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو خضیب یعنے خضاب کئے ہوئے ہے اور مین شرماتا ہون شیخ خضیب سے کہ اوسکو آگ کے ساتہہ عذاب کرون فرماتے ہین کہ قبر اوس شیخ پر ملگئی پہر ابراہیم نے فرمایا ویحك یعنی خرابی ہو تیری ای غسولی تو اللہ سے معاملہ رکہہ وہ تجہے عجائب دکہائیگا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کرامات الاولیاء بسندہ +

مغفرت نماز گزار بسبب مغفرت میت

حکایت ابو ابراہیم قاضی نیسابور سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا کسی نے اونسے کہا کہ اس شخص کے پاس ایک عجیب قصہ ہے اونہون نے کہا ای شخص وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ مین کفن چور تہا قبرین کہودا کرتا تہا ایک عورت مرگئی مین گیا تا کہ اوسکی قبر کو پہچان رکہون پہر مینے اوسپر نماز پڑہی جب رات ہوئی تو مین گیا تا کہ کہودون مینے اپنا ہاتہہ اوسکے کفن کی طرف مارا تا کہ اوسے کہینچون اوسنے کہا سبحان اللہ ایک آدمی ہے اہل جنت سے کہ وہ کپڑا چہینتا ہے ایک عورت اہل جنت سے پہر اوسنے کہا کیا تو نہین جانتا کہ تو اون لوگونمین سے ہے جنہون نے مجہپر نماز پڑہی اور اللہ عزوجل نے اونکی مغفرت فرمائی جنہون نے مجہپر نماز پڑہی قال البیہقی فی شعب الایمان اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ حدثنی ابو اسحق ابراہیم بن محبیب بن ابراہیم حدثنا اسمعیل بن یحیی بن حازم السلمی حدثنا خشام الفنا بادی عن ابیہ عن جدہ ابی ابراہیم +

شہید کا آنا ماں باپ کی ملاقات کو

حکایت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ملک شام میں ایک شخص اپنے کھلیان میں تہا اور اوسکے ساتہہ اوسکی بی بی تہی اس سے پہلے جتنا کہ اللہ نے چاہا اوسکا ایک بیٹا شہید ہو چکا تھا اوس شخص نے دیکھا کہ ایک سوار آرہا ہے اوسنے اپنی بی بی سے کہا ای فلانہ میرا اور تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا تو شیطان کو اپنے پاس سے دور کر تیرا بیٹا تو ایک مدت سے شہید ہو چکا ہے اور تو اوسکے ساتہہ مفتون ہے تو تو اپنے کام پر متوجہ ہو اور اللہ سے استغفار کر اوسنے پہر نظر کی اور سوار قریب آیا تو کہا واللہ ای فلانہ تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا واللہ وہ تو وہی ہے وہ اون دونوں پر آکھڑا ہوا باپ نے اوس سے کہا بیٹا کیا تو شہید نہیں ہوا تھا اوسنے کہا ہاں میں شہید ہوا ولیکن عمر بن عبدالعزیز نے اس گہڑی وفات پائی سو شہدا نے اپنے رب سے اونکے جنازے میں حاضر ہونیکی اجازت چاہی پس میں اونمیں سے ہوں اور میں نے تمپر سلام کرنیکی اوس سے اجازت مانگی پہر ماں باپ کے لئے دعا کی اور چلدیا اور وفات عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی اوسی گہڑی ہوئی اخرجہ المحاملی فی اماکیہ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آثار مسندہ ہیں ائمہ حدیث نے باسانید خود اپنی کتب میں انکی تخریج کی ہے امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جو کچہہ حکایت کیا ہے اوسکی تقویت و تصدیق کے لئے میں انکو لایا ہوں پہر یافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خیر و شر میں مردوں کا دیکہنا ایک نوع ہے کشف کی اللہ تعالیٰ واسطے تبشیر و موعظت کے یا واسطے مصلحت میت کے اسکو ظاہر کرتا ہے کہ اوسکو خیر پہونچاویں اور اوسکا قرض ادا کریں اور اسکے سوا اور مصالح ہیں پہر یہ دیکہنا کبہی تو خواب میں ہوتا ہے اور یہی غالب ہے اور کبہی بیداری میں اور یہ اولیا و اصحاب احوال کی کرامت سے ہے پہر اور جگہہ فرمایا ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ مردونکی روحیں بعض اوقات میں علیین یا سجین سے طرف اونکے جسموں کے جو کہ قبور میں ہیں بارادۂ الٰہی پہیری جاتی ہیں خصوصاً شب جمعہ میں اور بیٹھتی ہیں بات چیت کرتی ہیں اور اہل نعیم کو نعیم اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہے کہا اونے جبتک ارواح علیین یا سجین میں ہیں تب تک نعیم یا عذاب کے ساتہہ ارواح خاص ہیں نہ اجساد اور قبر میں روح و جسد دونوں شریک ہوتے ہیں انتہی ف کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ میرے اوستاد و شیخ حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم

رضی اللہ عنہ داماد حضرت مولانا مولوی اسحق رضی اللہ عنہ نے ایک دن خاکسار سے بیان فرمایا کہ ایک شخص توکل نام ایک بڑھیا کا بیٹا تہا وہ حضرت مولانا اسمعیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوگیا اوسکی مان کو نہایت درجہ رنج ہوا ہمیشہ اوسکو یاد کرکے رویا کرتی تہی ایک رات وہ چکی پیس رہی تہی کہ ایک نور معلوم ہوا جس سے سارا گہر روشن ہوگیا دیکہا کہ ایک شخص نیزہ لئے گہوڑے پر سوار ہے پوچہا تو کہا کہ مین تیرا بیٹا توکل ہون مین مولوی صاحب کے ساتھ شہید ہوگیا مین نہایت عیش و آرام مین ہون مجہے کسیطرحکی تکلیف نہین ہے ہان جب تو روتی ہے تو مجہے ایذا ہوتی ہے سو تو رویا نکر پہر چلا گیا +

وصل

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ احادیث و آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ زیارت کرنیوالا جب آتا ہے تو مزور کو اوسکا علم ہوتا ہے اور اوسکا سلام سنتا ہے اور اوس سے اوسکو انس ہوتا ہے اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ شہدا و غیر شہدا دونون کے حق مین عام ہے اور اسپر دال ہین کہ اسمین توقیت نہین ہے کہا کہ یہ صحیح تر ہے اثر ضحاک سے جو کہ توقیت پر دلالت کرتا ہے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لئے مشروع فرمایا ہے کہ اہل قبور پر سلام کرین سلام من یخاطبونہ ممن یسمع و یعقل مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے فرمایا السلام علیکم دار قوم مؤمنین انا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۲ نسائی و ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو سکہاتے تہے جسوقت کہ وہ طرف قبرستان کے نکلین السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ ۳ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہین مینے کہا کیونکر کہون اونکے لئے یا رسول اللہ فرمایا کہہ السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبور مدینہ پر گذرے اپنے چہرۂ مبارک سے اونپر متوجہ ہوئے پہر فرمایا

السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لکم وانتم سلفنا ونحن بالاثر ۵ طبرانی نے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ قبرون سے قریب ہوئے پھر فرمایا السّلام علیکم یا اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لاحقون اللهم اغفر لنا ولهم وتجاوز بعفوك عنا وعنهم ۶ ابن ابی شیبہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی زمین سے لوٹتے قبور شہدا پر سے گزرتے پھر کہتے تھے السلام علیکم وانا بکم لاحقون پھر اپنے اصحاب سے کہتے کیا تم شہدا پر سلام نہین کرتے کہ وہ تمپر رد سلام کرین ۷ ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ رات دن مین کسی قبر پر نہین گزرتے مگر اوسپر سلام کرتے ۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جب تو قبور پر گزر کرے جنکو تو پہچانتا ہے تو کہہ السلام علیکم اصحاب القبور اور جب تو قبرون پر گزر کرے جنکو تو پہچانتا نہین ہے تو کہہ السلام علی المسلمین ۹ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جو شخص قبرستان مین داخل ہو پھر کہے اللهم رب الاجساد البالیة والعظام النخرة التی خرجت من الدنیا وهی بك مؤمنة ادخل علیها روحا من عندك وسلاما منی تو اوسکے واسطے استغفار کرتا ہے ہر مؤمن کہ مرا جب سے کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور ابن ابی الدنیا نے اس لفظ سے اخراج کیا ہے کہ لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے نیکیان بعدد ان لوگونکے جو مرے ہین آدم کے وقت سے یہانتک کہ قیامت قائم ہو ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص قبرستان مین داخل ہوا اور اہل قبور کے لئے استغفار کی اور مردون پر رحمت بھیجی تو گویا وہ اونکے جنازون اور اونکی نماز مین حاضر ہوا ۱۱ زہیر بن مروان سے روایت کیا ہے کہ بشر بن منصور کا ایک بالاخانہ تھا جب وہ عصر کی نماز پڑہ چکتے تو اوسکے اندر جاتے اور اوسکا دروازہ قبرستان کی طرف کہولدیتے قبرون کو دیکہا کرتے تھے ۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ کسی جنازے مین حاضر ہوتے تو اپنے گہر والون پر گزرتے جو کہ قبرستان مین ہین پہر اونکے واسطے دعا و استغفار کرتے اخرجه ابن ابی الدنیا والبیهقی فی شعب الایمان ۱۳ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے ایک آدمی سے آل عاصم جحدری کے روایت کیا ہے کہا مینے عاصم جحدری کو خواب مین دیکہا کئی برس بعد اونکے مرنیسے مینے کہا کیا تم مرے نہین ہو کہا

ہان مین مرگیا مینے کہا تم کہان ہو کہا واللہ مین ایک چمن مین ہون جنت کے چمنون سے مین اور ایک گروہ میرے
اصحاب کا ہم ہر شب جمعہ اور اوسکی صبح کو بکر بن عبداللہ مزنی کی طرف جمع ہوتے ہین پھر تمہارے اخبار لیتے
ہین مینے کہا تمہارے اجسام یا تمہاری روحین کہا ہیہات اجسام تو بوسیدہ ہو گئے فقط جو ہین سو روحین ہین
مینے کہا ہم تمہاری زیارت کو آتے ہین سو کیا تم جانتے ہو کہا ہم اوسے جانتے ہین عشیہ جمعہ اور سارا روز جمعہ اور شب شنبہ کو طلوع
آفتاب تک مینے کہا یہ کیونکر ہے اور سارے ایام مین کیون نہین ہے کہا بسبب فضل و عظمت دن جمعہ کے
۴ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے بشر بن منصور سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص قبرستان کی طرف آمد و رفت
رکہتا تہا جنازون کی نماز مین حاضر ہوتا تہا جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کہڑا ہوتا پہر کہتا
آنس اللہ وحشتکم ورحم اللہ غربتکم وتجاوز اللہ من سیأتکم وقبل اللہ حسناتکم
ان کلمون پر اور کچھ زیادہ نہین کرتا تہا یہ شخص کہتا ہے کہ ایک رات مینے شام کی اپنے گہر کی طرف چلا قبرون پر
نہین آیا مین سو رہا تہا کہ ناگاہ ایک خلق میرے پاس آئی مینے کہا تم کون ہو اور تمہاری کیا حاجت ہے کہا ہم
قبرستان والے ہین مینے کہا تمکو کون بات لائی کہا تو نے ہمکو عادی کر دیا ہے تیری طرف سے ہدیہ کا وقت
جانے تیرے کے طرف اپنے گہر کے مینے کہا وہ کیا ہدیہ ہے کہا وہ دعائین جو تو مانگا کرتا
تہا مینے کہا مین اسکا عود کرونگا کہتے ہین کہ پہر مینے اسکے بعد اونکو نہ چہوڑا ۵ ابو التیاح رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مطرف بے ہوش ہو گئے تہے جنگل مین رہا کرتے جب دن جمعہ کا آتا تو راتسے چلتے بسبب نور کے
جو کہ اونکی کوڑی مین تہا ایک رات چلے یہانتک کہ جسوقت قبرستان کے نزدیک پہونچے تو نیند کے مارے
سر نیچا کر دیا یعنے اونگہہ گئے اور وہ اپنے گہوڑے پر تہے دیکہا کہ اہل قبور مین ہر ایک قبر والا اپنی قبر پر بیٹہا
ہوا ہے اونہون نے کہا یہ مطرف ہے جمعہ کے دن آتا ہے مینے کہا تم جانتے ہو تمہارے نزدیک تم جمعہ
ہے کہا ہان اور ہم تو وہ جانتے جو اسمین پرندے کہا کرتے ہین مینے کہا وہ کیا کہتے ہین کہا کہتے ہین سلام
علیکم یوم صالح اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۶ افضل بن موفق سفیان بن عیینہ کے ماموں سلام
کے بیٹے کہتے ہین کہ جب میرے باپ مرے تو مجہے سخت جزع ہوا مین ہر روز اونکی قبر پر آتا پہر مین اس سے
قاصر ہو گیا اونکو مینے خواب مین دیکہا مجہسے کہا بیٹا کس چیز نے تجہکو مجہسے موخر کر دیا مینے کہا آپ میرے

آنے کو جانتے ہین کہا نہین آیا تو ایک بار مگر مینے اوسکو جانا اور تو میرے پاس آیا کرتا تہا مین خوش ہوتا اور میرے آس پاس والے تیری دعا کے سبب سے خوش ہوتے تہے کہتے ہین پہر مین اسکے بعد اونکے پاس بکثرت آیا کرتا تہا اخرجاہ ۷ ابو الدرداء ہاشم بن محمد کہتے ہین مینے ایک آدمی کو اہل علم مین سے کہتے سُنا کہ وہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تہا فطال علیہ ذلک مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون پہر مینے اونکو خواب مین دیکہا تو کہا بیٹا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو نہین کرتا جیسا کہ تو کیا کرتا تہا مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون کہا ایسا نہ کر قسم ہے اللہ کی کہ تو مجہپر اشراف کرتا تو میرے پڑوسی مجہے خوشخبری دیتے اور تو لوٹتا تو مین تجہے دیکہا کرتا یہانتک کہ تو کوفے مین داخل ہوجاتا اخرجہ البیہقی ۸ عثمان بن سودہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سُودہ اون کی مان عابدات سے تہین اور اونکو راہبہ کہتے تہے عثمان کہتے ہین جب وہ مرین تو مین ہر جمعہ کو اونکے پاس آتا اونکے واسطے اور اہل قبور کے لئے دعا و استغفار کیا کرتا تہا کہتے ہین کہ ایک رات مینے اونکو خواب مین دیکہا مینے کہا امان تم کیسی ہو کہا بیٹا بیشک موت کی سختیان بہت سخت ہین اور مین بحمد اللہ ایک برزخ محمود مین ہون اوسمین ریحان بچہاتی ہون اور سندس و استبرق کے تکیے لگاتی ہون مینے کہا تمہاری کوئی حاجت ہے کہا ہان مینے کہا وہ کیا ہے کہا تو جو ہماری زیارت اور ہمارے واسطے دعا کیا کرتا ہے اسکو نہ چہوڑنا کیونکہ مجہے تیرے آنیسے دن جمعہ کے انس ہوتا ہے جسوقت تو اپنے گہر سے چلتا ہے تو مجہسے کہتے ہین ای راہبہ تیرے گہر والون سے زائر آیا سو مین خوش ہوتی ہون اور اس سے میرے اردگرد کے مُردے خوش ہوتے ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۹ بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ابو البرکات عبد الواحد بن عبد الرحمن بن غلاب سوسی سے اسکندریہ مین سنا وہ کہتے ہین مینے اپنی والدہ سے سنا وہ کہتی ہین مینے اپنی مان کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ وہ کہتی ہین کہ بیٹی جسوقت تو میری زیارت کو آئی تو میری قبر کے پاس گہڑی بہر بیٹہہ کہ مین نظر بہر کے تیری طرف دیکہہ لون پہر تو مجہپر رحمت بہیج کیونکہ جسوقت تو مجہپر رحمت بہیجے گی تو رحمت میرے اور تیرے درمیان مین مثل حجاب کے ہوجائیگی پہر تو مجہسے مشغول ہوجاویگی ۲ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہین مجہے علی بن عبد الصمد بن احمد بغدادی نے اپنے باپ سے خبر دی کہا مجہے قسطنطین بن عبد اللہ رومی نے خبر دی کہ مینے اسد بن موسی سے سنا وہ کہتے تہے کہ میرا ایک دوست تہا

ن
سلفی

وہ مرگیا مینے اوسے خواب مین دیکھا کہ وہ مجھسے کہتا ہے سبحان اللہ تو فلان دوست کی قبر کی طرف گیا اور اوسکے نزدیک تو نے پڑھا اور سپر رحمت بھیجی اور میرے پاس نہ آیا نہ مجھسے نزدیک ہوا مینے کہا تجھ کیونکر معلوم ہوا کہا جسوقت تو اپنے فلان دوست کی قبر کی طرف آیا تو مینے تجھے دیکھا مینے کہا تو نے مجھے کسطرح دیکھا حال آنکہ مٹی تجپر ہے کہا کیا تو نے پانی کو نہین دیکھا ہے جبکہ وہ کانچ مین ہو کیسا ظاہر ہوتا ہے مینے کہا ہان کہا تو پھر اسی طرح ہم دیکھتے ہین اوسکو جو ہماری زیارت کرتا ہے **تنبیہ** ابن حجر ہیجمی کہتے ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مینے کہا علیک السلام یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ علیک السلام تحیت موتی ہے رواہ ابو داؤد والترمذی پس یہ شعر ہے اس بات کو کہ سنت مردون کی سلام مین یہ ہے کہ علیکم السلام تقدیم صلہ کے ساتھہ کہا جائے اور صحیح حدیث مین آچکا ہے جیسا کہ گزرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردون سے کہا السلام علیکم دار قوم مؤمنین تو اب احتیاج جمع کی طرف ہوگا حتی کہ بعض نے کہا یہ صحیح تر ہے حدیث نہی سے اور لوگ اس طرف گئے ہین کہ سنت وہی ہے جسپر حدیث نہی دال ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے بدائع مین یہ جواب دیا ہے کہ ہر ایک فریق کو عدم فہم مقصود حدیث سے نقصان پہونچا کیونکہ یہ قول آپ کا کہ علیک السلام تحیت الموتی ہے کچھہ آپکی طرف سے تشریع اور اخبار امر شرعی سے نہین ہے وہ تو صرف واقع معتاد سے اخبار ہے جو کہ جاہلیت مین لوگونکی زبان پر جاری تھا اسلئے کہ وہ میت کے نام کو دعا پر مقدم کرتے تھے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے

علیک سلام اللہ قیس بن عاصم	ص	ید اللہ فی ذاک الادیم الممزق

اور جیسے قول اوس شخص کا جسنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مرثیہ کہا ہے ع علیک السلام من امیر و بارکت + اور یہ اونکے اشعار مین بہت ہے واقع سے خبر دینا کچھہ مجاز پر دلالت نہین کرتا ہے استحباب کا کیا ذکر ہے تو متعین یہی بات ہوئی کہ پھیر کر اودھر ہی جانا چاہئے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ جب مردون پر سلام کرین تو لفظ سلام کو مقدم کرین کہا کہ اگر کوئی متخیل تخیل کرے یا خیال کرے کہ جو سلام زندون پر ہوتا ہے اوسکے جواب کی توقع ہوتی ہے اسلئے دعا کو مدعو لہ پر مقدم کیا بخلاف میت کے تو ہم کہین گے کہ میت پر جو سلام ہوتا ہے اوسکے جواب کی بھی توقع ہے جیسا کہ

حدیث مین وارد ہوا ہے کما کہ نکات بدیعیہ سے یہ ہے کہ بہتر دعای خیر مین یہ ہے کہ اوسمین دعا مدعو لہ پر مقدم ہو جیسے سلام علی ابراھیم سلام علی نوح سلام علیکم بما صبرتم اور دعای شر مین بہتر یہ ہے کہ اوسمین تقدیم مدعو علیہ کی مدعو بہ پر ہو جیسے یہ قول اللہ پاک کا وان علیک لعنتی علیھم دائرۃ السوء وعلیھم غضب پھر اسکے لئے ایک سر ذکر کیا ہے اوسکو اسرار التنزیل مین ذکر کیا ہے ؛

وصل

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے بعض منامات واحوال برزخ انفاس العارفین مین اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائے ہین چونکہ وہ اس باب کے مناسب تھے اسلئے اسجگہ اونکا ذکر کرنا انسب معلوم ہوا **خواب** فرماتے ہین کہ میرے والد شاہ عبد الرحیم قدس سرہ فرماتے تھے کہ مینے ایک بار شیخ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ کو خواب مین دیکھا کہ وضو کرتے ہین اور نماز کی تیاری مین ہین مینے کہا کہ یہ عالم تکلیف کا نہین ہے وضو ونماز کے کیا معنی ہین فرمایا چونکہ ہم دنیا مین انکو بہت کیا کرتے اور اونسے لذت لیتے تھے سو ان کاموں کا ادا کرنا بوجہ لذت کے ہے نہ بطور تکلیف کے بعد فراغ کے نماز سے روحین جمع ہوئین اور مجلس کی مجھسے فرمایا تم بھی بیٹھو مینے کہا مین مجلس مین نہین بیٹھتا فرمایا ہماری مجلس اور مجلسون کی سی نہین ہے مین اوس مجلس مین حاضر ہوا وہان وجد بھی تھا

حکایت ملاقات حضرت سعدی قدس سرہ

فرماتے تھے کہ اکبرآباد مین میرزا محمد زاہد ہروی کے درس سے لوٹ کے چلا آتا تھا اس اثنا مین ایک لمبی گلی پیش آئی مین اوس حالت مین شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی ابیات پڑہتا تھا اور لذت لیتا تھا ؎

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع ست	جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت ست

سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق ؛ چوتھا مصرع میرے دل سے جاتا رہا اور اوسکے سبب سے مجھمین ایک اضطراب وقلق پیدا ہوا ناگاہ ایک مرد دوموہی فقیر وضع ملیح روی میرے داہنے طرف سے نکلا اور کہا ع علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ؛ مینے کہا جزاک اللہ خیر الجزاء تمنے کسقدر قلق واضطراب میرے دل سے

دور کیا اوسوقت مین دو بتی پان کی نکال کے اونکے آگے لیگیا اونہون نے تبسم کیا اور کہا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے مینے کہا نہین لیکن فکر نہ ہے کہا مین نہین کہتا ہون مینے کہا آپ شرع کی جہت سے احتراز کرتے ہو یا طریقت کی جہت سے کچہہ بہی ہو آپ بیان فرمائین تاکہ مین بہی احتراز کرون کہا ان باتو نمین سے کوئی بہی نہین ہے لیکن مین نہین کہتا ہون اوسوقت کہا کہ مجہے جلد جانا چاہئے مینے کہا مین بہی جلد چلتا ہون کہا مین زیادہ تر جلد چاہتا ہون پس اونہون نے قدم اوٹھایا اور آخر کو چے پر کہا مین سمجہہ گیا کہ روح مجسم ہے مینے آواز دی کہ آپ مجہے اپنے نام پر اطلاع دین تاکہ فاتحہ پڑہتا رہون کہا سعدی ہین فقیر ست **حکایت** فرماتے تہے کہ مین ایکبار رات کے وقت سیر کرتا تہا ایک نہایت مصفا قبرستان مین پہونچا قدرے وہان توقف کیا اوسوقت میرے دل مین آیا کہ اس جگہہ سوا میرے کوئی بہی خدا کا ذکر نہین کرتا ہے اس خطرے کے بعد ہی ایک مرد دو موی کوزہ پشت ظاہر ہوا اور پنجابی زبان مین گاتا تہا اوسکا حاصل معنی یہ ہے کہ دیدار یار کی آرزو مجہپر غالب آئی اوسکی آواز سے مین متاثر ہوا اور اوسکی طرف دوڑا ہر چند مین اوس سے نزدیک ہوتا تہا وہ اور بہی دور جاتا تہا اوسوقت اوسنے کہا کہ تمہارے دل مین یہ ہے کہ اس جگہہ سوا تمہارے اور کوئی ذاکر نہین ہے مینے کہا مراد میری حصر تہا بہ نسبت زندون کے کہا تمنے اوسوقت مطلق تصور کیا تہا اور اب تخصیص کرتے ہو اوسوقت غائب ہوگیا **حکایت** فرماتے تہے کہ مین حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مرقد منور کی زیارت کے لئے گیا تہا اونکے مزار کے نزدیک ایک چبوترہ ہے مین وہان ٹہیر گیا مینے اپنا قصور دیکہا اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اس وجود ملوث کو اوس پاک مقام مین لیجانا نہ چاہئے اوسجگہ اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا آگے آؤ مین دو تین قدم آگے گیا اوسوقت مینے دیکہا کہ چار فرشتے آسمان سے ایک تخت اونکی قبر کے نزدیک اوتار لائے معلوم ہوا کہ اوس تخت پر خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تہے دونون شیخون نے آپس مین راز کی باتین کین کہ مجہے سنائی نہ دین اسکے بعد تخت کو فرشتے اوٹہا لیگئے حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ میری طرف متوجہ ہوئے کہ آگے آؤ مین اور دو تین قدم آگے گیا وہ اسی طرح فرماتے تہے اور مین ذرا ذرا آگے بڑہتا تہا یہانتک کہ نہایت قرب حاصل ہوا اوسوقت فرمایا شعر کے حق مین تم کیا کہتے ہو مینے کہا کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح فرمایا بارک اللہ خوش آواز کے حق مین کیا کہتے ہو

مینے کہا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جبکہ دونون جمع ہوجاوین اسمین کیا کہتے ہو مینے کہا نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جو کچہہ ہم کرتے تہے وہ اس سے زیادہ نہ تہا تم بہی کبہی کبہی ایک دو بیت سنتے رہو مینے کہا کہ خواجہ نقشبند کے حضور مین حضرت نے اسکو کیون نفرمایا تو ان دو لفظ سے ایک لفظ فرمایا کہ ادب نہ تہا یا مصلحت نہ تہی فرماتے تہے کہ اس واقعہ کو ایک مدت گزری تعیین لفظ کا دل سے جاتا رہا **حکایت** فرماتے تہے کہ دوسری بار اونکے مرقد منور کی زیارت کے لئے گیا اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا تیرے ایک لڑکا پیدا ہوگا اوسکا نام قطب الدین احمد رکہنا چونکہ بی بی سن ایاس کو پہونچ چکی تہین مینے گمان کیا کہ گمان پوتے کا ہے اس خطرے پر مطلع ہوگئے فرمایا میری مراد یہ نہین ہے بہ لڑکا تیرے صلب سے ہوگا بعد ایک زمانے کے دوسرے نکاح کا قصد پیدا ہوا اور کاتب الحروف فقیر ولی اللہ تولد ہوا اس واقعہ کے اول مین بہول گئے ولی اللہ نام رکہدیا بعد ایک مدت کے یاد آیا دوسرا نام قطب الدین احمد مقرر فرمایا **حکایت** فرماتے تہے کہ میرے والد علیہ الرحمہ بیٹے شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے احیانًا میرے لئے متجسد ہوجاتے تہے اور اخبار حال واستقبال کی خبر دیتے تہے ایک بار کریمہ دختر مخدومی اخوی قدس سرہ کی بیمار ہوگئی اور اوسکی بیماری بڑہ گئی اون دنون مین دوپہر کے وقت حجرے مین تنہا سوتا تہا ناگاہ وہ متمثل ہوگئے اور فرمایا مین چاہتا ہون کہ کریمہ کو دیکہون لیکن اوس جگہہ بیگانہ عورتین بیٹہی تہین وہان جانا میرے دل پر گران گزرا فرمایا اون مستورات کو اوس جگہہ سے اوٹہادو چونکہ اونکا اوٹہانا ممکن نہ تہا مینے پردہ کہینچ دیا پس کریمہ پر ظاہر ہوئے اسطرح کہ مین دیکہتا تہا اور کریمہ دیکہتی تہی اور کوئی نہین دیکہتا تہا کریمہ متنبہ ہوگئی اور کہا ای تعجب لوگ تو اونکو شہید کہتے ہین وہ تو خود زندہ ہین فرمایا اسکو چہوڑ ای فرزند تو نے بیماری بہت کہینچی ان شاء اللہ علی الصباح وقت اذان فجر کے شفا کلی پالیگی یہ کہا اور اوٹہہ کہڑے ہوئے اور دروازے کی راہ لی مین بہی اونکے پیچہے گیا فرمایا تم رہو اوسوقت غائب ہوگئے جبکہ فجر کی اذان ہوئی کریمہ کی روح مفارقت کرگئی ؎

قصۂ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ والد ماجد

حضرت شاہ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ فرماتے تہے کہ میرے والد علیہ الرحمہ ایک رات

نماز تہجد پڑہتے تہے ایک سجدے مین اون سجدون سے بہت دیر واقع ہوئی تہی کہ مینے گمان کیا کہ اونکی روح جسم سے مفارقت کر گئی جبکہ ہوش مین آئے تو مینے اوس دیر کا استفسار کیا فرمایا کہ ایک غیبت واقع ہوئی اور اوس جگہہ اپنے احوال پر کہ شہید ہو گئے تہے مطلع ہوا اور درجات و مثوبات شہدا کے مجہے پسند آئے مینے جناب حضرت سبحانہ سے طلب شہادت کی اور حد سے زیادہ الحاح کیا یہانتک کہ قبولیت مجہپر منکشف ہو گئی اور دکن کی طرف اشارہ ہوا کہ شہادت کی جگہہ وہان ہے بعد اس واقعے کے باوجود اسکے کہ نوکری ترک کر دی تہی اور اوس شغل سے نفرت پیدا کر چکے تہے پہر از سر نو سفر کا اسباب جمع کیا اور گہوڑا خریدا دکن کی طرف متوجہ ہوئے

وطن الیشان آن بود کہ سیوا راکہ دران وقت ملک کفار بود از وی بہ نسبت قاضی سلمین بے حرمتیہا بوجود آمدہ بود خواہد کشت جبکہ برہان پور مین پہونچے تو اونپر منکشف ہوا کہ موضع شہادت کو پیچہے چہوڑ آئے اور وہان سے لوٹے اثنای راہ مین بعض تاجرون سے کہ بصفت صلاح و تقوی متصف تہے عقد موافقت باندہا اور چاہا کہ قصبۂ ہنڈیا کی راہ سے ہندوستان مین آوین ایکدن اسی اثنا مین ایک پیر کہن سال آگے آیا کہ گرتا پڑتا جا رہا تہا اوسکے حال پر رحم فرمایا اور اوسکا مقصد پوچہا اوسنے کہا مین چاہتا ہون کہ دہلی جاؤن آپنے فرمایا کہ تو ہر روز تین پیسے ہمارے لازمون سے لیتا رہ یہ بوڑہا کفار کا جاسوس تہا جبکہ سرای تونبریا مین پہونچے کہ نربداندی سے دو تین منزل ہندوستان کی طرف ہے جاسوس نے اپنے بہائی بندون کو خبر کی ایک جماعت رہزنون کی سرای مین آئی اور وہ اوسوقت تلاوت مین مشغول تہے دو تین آدمی اوس جماعت سے آگے آئے کہ وجیہ الدین کون ہے جب پہچانا تو کہا کہ ہمکو تمسے کچہہ کام نہین ہے اور ہم جانتے ہین کہ تمہارے ساتہہ کچہہ مال نہین ہے اور ہماری جماعت سے ایک آدمی پر تمہارا حق نمک ہے لیکن یہ سوداگر فلان فلان متاع اپنے ساتہہ رکہتے ہین ہم اونکو نہین چہوڑینگے چونکہ آپ کو علت غائی اس سفر کی نظر مین تہی ترک رفاقت پر راضی نہوئے اور درپے مقاتلہ کے ہوئے اور اس درمیان مین بائیس زخم آپکو پہونچے اخیر زخم مین آپکا سر جسم سے جدا ہو گیا باوجود اسکے تکبیر کہتے ہوئے قریب ایک دو تیر کے تعاقب کفار کا کیا بعد ازان ایک عورت نے یہ حال دیکہہ کے تعجب کیا اوسوقت گر پڑے اور اوسی جگہہ مدفون ہوئے رضی اللہ عنہ اور اوسی دن کے آخر کو متمشی ہوئے اور زخمون کی جگہون کو

دکھایا اونکے ثواب کے لئے مینے کچھہ صدقہ دیا اور یہہ بہی فرماتے تہے کہ مین چاہتا تہا کہ اونکے جسد کو نقل کرون ایک دن متمثل ہوئے اور اس سے منع کیا اونکے تمثل کی خبرین حد احصا سے زیادہ ہین کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ مرقد منور حضرت شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قصبہ دوراہہ علاقہ بہوپال مین ہے بہوپال سے سات کوس پر جانب مغرب مین واقع ہے سر شریف ایک جگہہ اور جسد شریف دوسری جگہہ مدفون ہے یہ قبر متصل سرای دوراہہ ہے لوگون مین مشہور و معروف ہے **حکایت** فرماتے تہے کہ شیخ بایزید اللہ گو نے حرمین شریفین کا قصد کیا اور اونکے ہمراہ بہت سے ضعیف اور بچے عورتین نکلے اور کچھہ زاد و راحلہ نہ تہا مخدومی اخوی اور یہہ فقیر جمع ہو کے مینے چاہا کہ اونکو پہیر لاوین جبکہ ہم تغلق آباد کے نزدیک پہونچے آفتاب بہت گرم ہوگیا ایک درخت کے سایہ مین اوتر پڑے اور سب دوست سو رہے مین اونکے کپڑون کی حفاظت کے لئے جاگتا رہا اس اثنا مین مینے چند سورتین قرآن شریف کی تلاوت کین وہان چند قبرین تہین ایک قبر والے نے بات کی کہا ایک عمر ہوئی کہ مینے قرآن نہین سنا ہے اور مین اوسکے سننے کا بہت مشتاق ہون اگر تم کچھہ اور پڑہو تو احسان کلی ہوگا مینے کچھہ اور پڑہا جب مین چپ ہوا تو بار دیگر استدعا کی مینے تیسری بار بہی پڑہا بعد اسکے مخدومی کے خواب مین ظاہر ہوا اور کہا مینے اس عزیز سے قرارت کا التماس کیا اوسنے قبول کیا یہانتک کہ مین سیر ہوگیا اور شوق ہنوز باقی ہے تم اوسنے کہو کہ قدر کثیر پڑہین وہ بیدار ہوئے اور مجہسے کہا مینے بہت پڑہا یہانتک کہ نہایت بہجت و سرور اوس شخص مین مینے مشاہدہ کیا اور اوسنے کہا جزاک اللہ عنی خیر الجزا اور اوسوقت مینے وقائع عالم برزخ سے سوال کیا اوسنے کہا مجہے اہل قبور سے کسی کے حال کی اطلاع نہین ہے لیکن مین اپنا حال کہونگا اوس زمانے سے کہ مینے دنیا سے انتقال کیا کوئی عتاب و عذاب نہین دیکہا اگرچہ نہایت تنعم بہی نہین ہے مینے کہا تم کچہہ جانتے ہو کہ کون سے عمل کی برکت سے تمنے نجات پائی کہا بسبب اس امر کی برکت کے کہ مین ہمیشہ نیت رکہتا تہا کہ تعلقات سے مجرد ہو جاؤن اور سوائے طاعات و اذکار سے ہاتہہ روک لون اگرچہ تمام عمر یہہ نیت حاصل نہ ہوئی حق سبحانہ وتعالی نے محض عنایت سے اسی نیت کو قبول فرمایا بعد فارغ ہونیکے قیلولے سے شیخ بایزید سے ملاقات ہوئی اور اونکو پہیر لائے انتہے مین ج انفاس

العارفین

وصل

مولوی رفیع الدین خان مرحوم مرادآبادی نے قصر الآمال مین چند حکایتین مناسب مقام لکہی ہین اونکا ذکر کرنا بہی مناسب معلوم ہوا **حکایت** سید جعفر برزنجی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو متاخرین علماء مدینہ سکینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے تہے انہون نے ایک رسالہ فضائل اہل بدر و شہداء احد اور اونکے فضائل مین تالیف کیا اور سید زین العابدین نبیرہ سید جعفر مذکور نے مدینہ منورہ مین اوسکی اجازت اس فقیر کو عنایت فرمائی اوس جگہہ شیخ احمد بن محمد دمیاطی سے کہ مشاہیر علماء سے تہے اور سنہ ایکہزار سولہ مین وفات پائی نقل کیا شیخ احمد کہتے ہین کہ مین اپنی والدہ کے ساتہہ ایک برس بقصد حج نکلا اور وہ سال قحط کے تہے میرے ساتہہ دو اونٹ تہے جنکو مصر سے خریدا تہا جبکہ بعد ادای حج مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ دونون اونٹ مرگئے ہمارے پاس مال نہ تہا کہ اوس سے اونٹ خرید لیتے یا بہ کرایہ لیتے اس وجہ سے مین بہت تنگدل تہا اور مین نزدیک صفی الدین احمد قشاشی اپنے شیخ کے گیا اپنا حال اونسے بیان کیا اونہون نے گہڑی بہر سکوت کیا بعد ازان فرمایا تو اسی وقت حضرت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے جا اور جسقدر تجسے ہو سکے قرآن پڑہ اور اپنے سارے حال کی اونکو خبر دے پس مین باِمتثال اونکے حکم کے گیا اور جو کچہہ اونہون نے فرمایا تہا اوس پر عمل کیا نماز ظہر سے پہلے مدینہ مین آگیا اور مطہرہ باب رحمت مین وضو کیا اور مسجد شریف مین آیا مینے اپنی مان کو دیکہا کہ اونہون نے کہا یہان ایک شخص ہے کہ تیری خبر مجسے پوچہتا تہا تو اوسکے نزدیک جا مینے کہا مین اوسے کہان پاؤن والدہ نے کہا مسجد کے پیچہے دیکہہ مین گیا دیکہا کہ ایک مرد سفید ریش باوجاہت ہے کہا مرحبا یا شیخ احمد مین نے اونکا بوسہ لیا اونہون نے کہا تو مصر کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے مینے کہا یا سیدی مین کسکے ساتہہ سفر کرون کہا تو میرے ساتہہ آ تیرے لئے کسی سے کرایہ کرون مین اونکے ساتہہ چلا اور مناخہ مین پہونچا وہان فرودگاہ قافلہ حجاج مصر کی تہی شیخ ایک شخص کے خیمے مین اہل مصر سے گئے مین بہی اونکے ہمراہ اندر گیا جبکہ شیخ نے صاحب خیمہ کو سلام کیا تو وہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور شیخ کے دونون ہاتہہ چومے اور اونکے اکرام مین مبالغہ کیا شیخ نے صاحب خیمہ سے کہا میری مراد یہ ہے کہ تو شیخ احمد اور اوسکی مان کو اپنے ہمراہ مصر لیجا اوس

سال اونٹ اور کرایہ بہت گران تھا صاحب خیمہ نے قبول کیا شیخ نے کہا تو اس سے کس قدر کرایہ لیگا اوسنے کہا یا سیدی جو آپ چاہیں شیخ نے کہا اس قدر اور اکثر کرایہ اپنے پاس سے دیا اور کہا تو جا اور اپنی ماں کو اور سامان کو لے آ میں نکلا اور وہ بیٹھے رہے یہانتک کہ میں والدہ کو اور اسباب کو لے آیا صاحب خیمہ کے ساتھہ شرط کی کہ باقی کرایہ مصر میں لیوے اوسنے قبول کیا اور اوسکو میرے ساتھہ نیکی کرنیکی وصیت کی بعد ازان وہ اوٹھے اور میں بھی اونکے ساتھہ اوٹھا جبکہ ہم مسجد شریف پر پہونچے تو مجھسے کہا تو اول داخل ہو میں مسجد میں آیا اور اون کا انتظار کیا پھر اونکو نہ پایا میں صاحب خیمہ کے پاس گیا اوس سے پوچھا اوسنے کہا میں اونکو نہیں پہچانتا ہون اس سے پہلے مینے اونکو نہیں دیکھا ہے اور اس بار کہ میرے پاس آئے مجھے ایسا خوف وہیبت حاصل ہوا کہ ویسا تمام عمر کبھی نہیں ہوا تھا پھر میں مسجد میں آیا اور مکرر اونکو ڈھونڈا میری آنکھہ اونپر نہ پڑی میں شیخ صفی الدین احمد کے نزدیک گیا اور تمام قصہ اپنا اونسے بیان کیا اونہون نے کہا یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح تھی کہ تیرے لئے صورت پکڑی **حکایت** یہ بھی سید جعفر رضی اللہ عنہ نے اوس رسالے میں شیخ محمد بن عبد اللطیف سے نقل کیا ہے کہ شیخ محمد نے مجھسے کہا کہ میں ہمراہ شیخ محمد سعید بن عارف ربانی ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ کے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے گیا اور چند شب وہان رہا ایک رات یار دوست سوتے تھے اور میں بیدار تہا پاسبانی کرتا تہا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک سوار گرد اوس مکان کے جسمین ہم تھے گشت کر رہا ہے مینے کہا تو کون ہے کہا تجھکو مجھسے کیا کام تو میری پناہ میں اوترتا ہے اور اپنے بیدار رہنے سے مجھے ایذا دیتا ہے میں ہمیشہ تمہاری حراست کرتا ہون میں ہون حمزہ بن عبد المطلب اور میری نظر سے غائب ہو گئے **حکایت** ایک شخص محمد عباس نام مرد صالح ساکن کرہ میرے دوستون میں سے تھے اونہون نے حرمین شریفین کا سفر کیا اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور ہر سال موسم حج میں مکہ کو آتے تھے بعد چند سال کے کہ قائد توفیق الٰہی نے اس ضعیف کو وہان پہونچایا مینے اونسے ملاقات کی اور اونکی سرگذشت پوچھی کہا پہلے پہل کہ میں مدینہ میں وارد ہوا اپنے ساتھہ کوئی چیز نہیں رکہتا تہا کہ خرچ کرون ناچار باجرت کتابت کرتا تہا اور اوس سے گزر کیا کرتا تہا تنگی میں بسر ہوا کرتی تھی ایک رات سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ اونہون نے ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور کسی کو دیا اور کہا کہ یہ وجہ کفاف روزمرہ محمد عباس کی ہے مودی خانہ میں لیجا اور کہہ کہ اوسکو پہونچا وین

اوس دن سے شغل کتابت موقوف ہے چند سال گزرے کہ بغیر سعی و کد کے وجہ معاش غیب سے پہونچتی ہے اور خوش گزرتی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ انتہے من قصر الآمال ❊

باب۳۷ بیان مین مقر ارواح کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وھو الذی انشأکم من نفس واحدۃ فمستقر و مستودع یعنی اور وہی تمکو نکالا ایک جان سے پہر کہین تمکو ٹہیراؤ ہے اور کہین سپرد رہنا **ف** اول سپرد ہوتا ہے مان کے پیٹ مین کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے پہر آکر ٹہیرتا ہے دنیا مین پہر سپرد ہوگا قبر مین کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کرے پہر جا ٹہیرے گا جنت مین یا دوزخ مین اور فرمایا اللہ سبحانہ نے ویعلم مستقرھا ومستودعھا اور جانتا ہے جہان ٹہیرتا ہے اور جہان سونپا جاتا ہے **ف** جہان ٹہیرتا ہے بہشت و دوزخ جہان سونپا جاتا ہے اوسکی قبر اور دھرتی اوسکی سو دنیا مین ۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہدا کی روحین نزدیک اللہ کے ہین پرندون کے پوٹون مین چرتی ہین جنت کی نہرون مین جہان چاہتی ہین پہر بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اخرجہ مسلم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ مصیبت پہونچائی گئی یعنی شہید ہوئی تمہارے اصحاب احد مین تو رکہا اللہ تعالیٰ نے اونکی روحون کو پیٹون مین سبز پرندون کے وارد ہوتی ہین جنت کی نہرون پر اور کہاتی ہین اوسکے میوون سے اور بسیرا لیتی ہین طرف سونے کی قندیلون کے جو کہ عرش کے سایہ مین لٹکتی ہین اخرجہ احمد وابوداؤد والحاکم والبیہقی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے اجواف مین جولان کرتی ہین چرتی ہین جنت کے میوون مین اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا صبح وشام جاتے ہین پہر اونکا بسیرا ہوتا ہے طرف قندیلون کے جو کہ عرش سے لٹکتی ہین رب تعالیٰ اونسے فرماتا ہے کیا تم جانتے ہو کوئی کرامت افضل اوس کرامت سے جسکے ساتھ تمہارا اکرام ہوا وہ کہتے ہین نہین سوا اسکے کہ ہم دوست رکہتے ہین کہ تو ہماری روحون کو ہماری جسمون کی طرف پہیر دے تا کہ دوبارہ ہم لڑین پہر تیری راہ مین مارے جاوین اخرجہ بقی بن مخلد

۵ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا شہدا کی روحین سبز
پرندون مین ہین جنت کے چمنون مین چرتی ہین پہر اونکا بسیرا ہوتا ہے طرف قندیلون کے جو عرش سے لٹکتی
ہین رب جل جلالہ فرماتا ہے اور مثل اول ذکر کیا اخرجہ ہناد بن السری فی کتاب الزہد وابن مندہ
۶ انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا اوٹھاویگا اللہ شہیدون
کو پوٹون سے سفید پرندون کے جو کہ قنادیل معلقہ بالعرش مین تہی اخرجہ ابو الشیخ ۷ سعید بن
سوید سے مروی ہے کہ اونہون نے ابن شہاب سے ارواح مؤمنین کا پوچہا کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ روحین شہیدون
کی مثل سبز پرندون کے ہین عرش سے لٹکتی ہین صبح جاتی ہین پہر شام کو جاتی ہین طرف ریاض جنت کے
ہر دن اپنے رب سبحانہ کے پاس آتی ہین اوسکو سلام کرتی ہین اخرجہ ابن مندہ ۸ ابن مسعود رضی اللہ
فرماتے ہین کہ شہدا کی روحین پیٹون مین سبز پرندون کے قندیلون مین عرش کے نیچے ہین جنت مین چرتی
ہین جہان چاہتی ہین پہر اپنے قندیلون کی طرف لوٹ آتی ہین اور مؤمنین کے بچون کی روحین چڑیون
کے پیٹون مین ہین چرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۹ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ اونسے ارواح شہدا کا پوچہا فرمایا وہ سبز پرندے ہین قندیلون مین جو کہ عرش کے نیچے لٹکے
ہوئے ہین ریاض جنت مین چرتے ہین جہان چاہتے ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۱۰ ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا بارق نہر پر ہین جو کہ دروازہ
جنت پر ہے سبز قبے مین نکلتا ہے طرف اونکے رزق اونکا جنت سے صبح وشام اخرجہ احمد وعبد
وابن ابی شیبۃ والطبرانی والبیہقی بسند حسن ۱۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ شہدا قبون مین ریاض مین میدان جنت مین ہین بہیجا جاتا ہے طرف اونکے ایک مچہلی اور ایک بیل
وہ دونون لڑتے ہین یہ اونکا تماشا دیکہتے ہین جسوقت کسی چیز کی طرف حاجتمند ہوتے ہین تو ایک دوسرے
کو مار ڈالتا ہے یہ اوس سے کہاتے ہین پس پاتے ہین اوسمین مزہ ہر چیز کا جو کہ جنت مین ہے اخرجہ ہناد
بن السری فی کتاب الزہد وابن ابی شیبۃ ۱۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حارثہ جب
مارے گئے تو اونکی ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جان لیا ہے مرتبہ حارثہ کا مجہسے سو اگر وہ جنت مین ہے

الدنیا

الدنیا

تو مین صبر کرون اور اگر اسکے سوا اور ہے تو آپ دیکھتے ہو جو مین کرتی ہون آپ نے فرمایا وہ تو بہت جنتین
ہین اور وہ فردوس اعلی مین ہے اخرجہ البخاری ۳ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ نسمہ یعنی روح مؤمن کی ایک پرندہ ہے
کہ جنت کے درختون مین چرتا ہے یہانتک کہ پہیرے اوسکو اللہ طرف اوسکے جسم کے جسدن کہ اوس کو
اوٹہاوے اخرجہ مالك فی الموطا واحمد والنسائی بسند صحیح ف حدیث شریف
کالفظ تعلق بضم لام ہے ای تاکل العلقۃ بالضم وھی ما یتبلغ بہ من العیش ۴ ام ہانی رضی اللہ
عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مرجاینگے
اور بعض ہمارا بعض کو دیکہیگا آپ نے فرمایا کہ روحین پرندے ہوتی ہین درختون کو چرتی ہین یہانتک کہ
جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم مین داخل ہوجائیگا اخرجہ احمد والطبرانی بسند
حسن ۵ ام بشر بن براء رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا مردے
آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین فرمایا خاک مین آلودہ ہون تیرے دونون ہاتہ نفس پاک سبز پرندے
ہین جنت مین سو اگر پرندے آپس مین پہچان رکہتے ہین درخت کے سرون پر تو وہ بہی ایک دوسرے
کو پہچانتے ہین اخرجہ ابن سعد من طریق محمود بن لبید ۶ ام بشر ابو معروف کی بی بی
کہتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کیا ہم آپس مین ایک دوسرے کی زیارت
کرینگے جبکہ ہم مرجاوینگے بعض ہمارا بعض کی زیارت کریگا فرمایا روحین پرندے ہوتی ہین درخت چرتی
ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے جسمو نمین داخل ہوجاوینگی اخرجہ ابن عساکر
من طریق ابن لہیعۃ عن ابی الاسود عن ام فروۃ ابنۃ معاذ السلمیۃ ۷ عبد الرحمن
بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب کعب مرنے لگے تو اونکے پاس ام بشر بنت براء آئین کہا ای ابو عبد الرحمن
اگر تو فلان سے ملے تو میری طرف سے سلام کہنا کعب نے کہا ای ام بشر اللہ تیری مغفرت کرے ہم تو اس سے
زیادہ مشغول ہین ام بشر نے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سنا کہ فرماتے تہے
روح مؤمن کی جنت مین چرتی ہے جہان چاہتی ہے اور روح کافر کی سجین مین ہے کعب نے کہا ہان

سینے سنا ہے کہا تو پھر وہی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والطبرانی والبیھقی فی البعث بسند حسن
۱۸ ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ مرسلاً کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ارواح مؤمنین کا پوچھا
فرمایا سبز پرندون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور
کافرون کی روحین فرمایا سجین مین قید ہین اخرجہ ابن مندہ والطبرانی وابو الشیخ ۱۹
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سلمان فارسی اور عبد اللہ بن سلام دونون ملے ایک نے دوسرے
سے کہا اگر تو اپنے رب سے مجھسے پہلے ملے تو مجھے خبر دینا جس چیز کی کہ تو ملاقات کرے کہا کیا زندے مردون سے
ملتے ہین کہا ہان مؤمنین کی روحین تو جنت مین ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ البیھقی فی
البعث وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۲۰ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت
لپٹی ہوئی ہے قرون آفتاب مین ہر برس دوبار پھیلائی جاتی ہے اور مؤمنین کی روحین پرندون
مین ہین مثل زرازیر کے کھاتی ہین جنت کے میوون سے اخرجہ الطبرانی والبیھقی فی البعث
واخرجہ ابن مندہ عنہ مرفوعا واخرجہ الخلال عنہ موقوفا باین لفظ کہ ارواح مؤمنین
کی سبز پرندون کے پیٹون مین ہین مثل زرازیر کے اوسمین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین اور اوسکے میوون سے
رزق دی جاتی ہین ۲۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے اولاد مؤمنین کی ایک پہاڑ مین ہے جو کہ جنت مین ہے پرورش کرتے ہین اونکی ابراہیم وسارہ
یہانتک کہ پھیرے اونکو طرف اونکے باپون کے دن قیامت مین اخرجہ احمد والحاکم وصححہ
والبیھقی وابن ابی داؤد فی البعث وابن ابی الدنیا فی العزاء من طرق وتقدم
شاھدہ فی الصحیح من حدیث سمرۃ فی باب عذاب القبر ۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر بچہ کہ پیدا کیا جاتا ہے اسلام مین وہ جنت مین
سیر وسیراب ہے کہتا ہے ای رب تو مجھپر میرے ماں باپ کو وارد کردے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی
کتاب العزاء ۲۳ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو
طوبی کہتے ہین وہ سب پستان ہے جو دودہ پیتے بچو نمین سے مرتا ہے وہ طوبی سے دودہ پیتا ہے

لوح جنت زرازیر
ارواح مؤمنین
اولاد مؤمنین

اور اونکی پرورش کرنیوالے ابراہیم خلیل الرحمن ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا فیہ ۲۴ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکی پستان ہین مثل پستان گائے کے اہل جنت کے بچون کو اوس سے غذا دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۵ مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانون کے بچون کی روحین سبز چڑیون مین ہین ایک درخت مین جنت کے پرورش کرتے ہین اونکی باپ اونکے ابراہیم علیہ السلام اخرجہ سعید بن منصور ۲۶ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبیٰ کہتے ہین وہ سب پستان ہے اہل جنت کے بچون کو دودھ پلاتا ہے اور دودھ پلاتا ہے بچہ عورت کا رہتا ہے ایک نہر مین انہار جنت سے اوسمین لوٹتا پوٹتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر اوٹھاویگا اوسکو اللہ چالیس برس کی عمر کا اخرجہ ابن ابی حاتم ۲۷ کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت الماوی مین سبز پرندے ہین چرتی ہین اونمین روحین شہدا کی چرتی ہین جنت مین اور ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون مین ہین صبح کو جاتی ہین نار پر اور شام کو جاتی ہین اور مسلمانون کے بچے یعنی اونکی روحین چڑیون مین ہین اندر جنت کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی من طریق ابن عباس عن کعب ۲۸ ہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحین سیاہ پرندون کے پیٹون مین ہین شام و صبح جاتی ہین آگ پر سو یہی اوسکا عرض ہے اور شہدا کی روحین سبز پرندون کے پیٹون مین ہین اور مسلمانون کے بچے جو بلوغ کو نہین پہونچے چڑیونمین ہین جنت کی چڑیون سے ترعی و تسرح یعنی چرتی پھرتی ہین اخرجہ ہناد بن السری فی الزہد ۲۹ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الآیۃ مروی ہے کہ روحین شہدا کی سفید پرندے ہین فقاقیع ہین جنت مین اخرجہ ابن ابی شیبۃ ف قاموس مین کہا ہے فقیع کسکین الابیض من الحمام یعنی سفید کبوتر ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا ہکو یہ بات پہونچی ہے کہ روحین شہدا کی سفید پرندون کی صورتون مین ہین لبسیر الیتی ہین طرف قندیلون کے جو کہ عرش کے نیچے لٹکتی ہین اخرجہ عبدالرزاق ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ روحین مسلمانون کی سفید

عمرو

پرندون کی صورتون مین عرش کے سایہ مین ہین اور کافرون کی روحین ساتوین زمین مین ہین اخرجہ ابن المبارک

۳۲ ام کبشہ بنت معرور رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر داخل ہوئے ہمنے آپسے اس روح کا سوال کیا آپنے اوسکی ایسی صفت بیان کی کہ گہر والونکو رلا دیا فرمایا کہ مومنین کی روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین اور اوسکے میوون سے کہاتی ہین اور اوسکے پانی سے پیتی ہین اور بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کے سونے سے عرش کے نیچے کہتی ہین ای رب ہمارے ملادے تو ہمارے ساتہہ ہمارے بہائیون کو اور دے ہمکو جسکا تو نے ہمسے وعدہ کیا ہے اور کفار کی روحین سیاہ پرندون کے پوٹون مین ہین کہاتی ہین آگ سے اور پیتی ہین آگ سے اور بسیرا لیتی ہین طرف ایک سوراخ کے نار مین کہتی ہین ای رب ہمارے نہ ملا ہمارے ساتہہ ہمارے بہائیون کو اور نہ دے ہمکو جسکا تو نے ہمسے وعدہ کیا ہے اخرجہ ابن مندہ ۳۳ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس معراج لائے یعنی نردبان سیڑہی جسپر بنی آدم کی روحین چڑہتی ہین سو نہ دیکہا خلائق نے زیادہ تر خوبصورت اوس معراج سے وہ جو دیکہا تینے میت کو جسوقت پہٹتی ہے بینائی اوسکی بلند دیکہتی ہوئی طرف آسمان کے سو وہ اوسکا تعجب ہے ساتہہ معراج کے پس مین اور جبریل چڑہے اونہون نے آسمان کا دروازہ کہلوایا ناگاہ مجہے آدم ملے کہ پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی اولاد مومنین کی وہ کہتے ہین روح طیبہ ہے اور نفس طیبہ ہے اسکو علیین مین رکہو پہر پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی ذریت فجار کی تو کہتے ہین روح خبیثہ ہے اور نفس خبیثہ ہے اسکو سجین مین رکہو اخرجہ البیہقی فی الدلائل وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفسیرہما

۳۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے روحین مومنین کی ساتوین آسمان مین ہین دیکہتی ہین طرف اپنے منازل کے جنت مین اخرجہ ابونعیم بسند ضعیف

۳۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کا ساتوین آسمان مین ایک گہر ہے اوسکو بیضا کہتے ہین جمع ہوتی ہین اوسمین روحین مومنین کی سو جب مرتا ہے میت اہل دنیا سے تو ملتی ہین اوس سے روحین پوچہتی ہین اوس سے احوال دنیا کا جیسے پوچہتے ہین غائب سے گہر والے اوسکے جبکہ وہ اونپر آتا ہے اخرجہ ابونعیم ایضا فی الحلیۃ ۳۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اونہون نے تعزیت کی

اسما کو اونکے بیٹے عبد اللہ بن زبیر کے اور جسم اونکا سولی پر لٹکا ہوا تھا کہا تو رنج مت کر کیونکہ روحین نیک
اللہ کے ہین آسمان مین اور یہ تو صرف اونکا جسم ہے اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ ۳۷
عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مؤمنین کی مرفوع ہوتی ہین طرف جبرئیل کے
پس کہا جاتا ہے کہ تو ولی ہے انکا روز قیامت تک اخرجہ المروزی فی الجنائز ۳۸ مغیرہ
بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلمان فارسی عبد اللہ بن سلام سے ملے اونسے کہا اگر تو مجھسے پہلے مرے
تو مجھے خبر دینا جسکی تو ملاقات کرے اور جو مین تجھسے پہلے مرا تو مین تجھے خبر دونگا عبد اللہ نے کہا کیونکر حال آنکہ
مین مردہ ہونگا سلمان نے کہا جب روح جسم سے نکلتی ہے تو درمیان آسمان و زمین کی ہوتی ہے یہانتک
کہ اپنے جسم کی طرف رجوع کرے قضای الٰہی سے سلمان مرگئے تو اونکو عبد اللہ بن سلام نے خواب مین دیکھا
کہا تو نے کون چیز افضل پائی کہا مینے توکل کو عجب شی دیکھا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ
وابن جریر والطبرانی فی کتاب الادب لہ ۳۹ سعید بن مسیب سلمان رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہین کہا کہ روحین مؤمنین کی ایک برزخ مین ہین زمین سے جاتی ہین جہان چاہتی ہین اور نفس کافر
کا سجین مین ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزہد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول
وابن ابی الدنیا وابن مندہ **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین برزخ ایک حاجز یعنی آڑ
اور پردہ ہے درمیان دو شی کے تو گویا مراد یہ ہے کہ ایک زمین مین ہین درمیان دنیا و آخرت کے ۴۰
سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مؤمنین کی جاتی ہین ایک برزخ مین زمین سے جہان
چاہتی ہین درمیان آسمان و زمین کے یہانتک کہ پھیرے اونکو اللہ طرف اونکے جسم کے اخرجہ الحکیم
الترمذی ۴۱ مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ روحین مؤمنین
کی چھٹی ہوئی ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۲ عبد اللہ بن عمرو بن عاص
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونسے کسی نے ارواح مؤمنین کا پوچھا جبکہ وہ مرجاتی ہین تو وہ کہان
ہین کہا سفید پرندون کی صورتین ہین عرش کے سایہ مین اور روحین کفار کی ساتوین زمین مین ہین
پس جب مومن مرتا ہے تو اوسے لیکر مؤمنین پر سے گزرتے ہین اور وہ محفل کئے ہوتے ہین وہ اوس سے

اپنے بعض اصحاب کو پوچھتے ہین اگر اوسنے کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہین کہ اوسے نیچے لیگئے اور جبکہ کافر ہوتا ہے یعنی میت تو اوسکو نیچے لیجاتے ہین طرف ساتوین زمین کے تو اوس سے پوچھتے ہین یعنے وہان کے کفا آدمی کا یعنی جسکو وہ جانتے پہچانتے ہین سو اگر اسنے کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہین کہ اوسے اوپر لے گئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۴۳ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا کہ روحین کفار کی جمع کیجاتی ہین برہوت مین یہ ایک کھاری زمین ہے حضرموت مین اور روحین مومنین کی جمع کیجاتی ہین جابیہ مین برہوت یمن مین ہے اور جابیہ شام مین اخرجہ المروزی فی الجنائز وابن مندہ وابن عساکر ۴۴۴ عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جابیہ کی طرف ہر روح پاک آتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۴۴۵ حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ بہتر وادی لوگون کی وادی مکہ ہے اور بدتر وادی لوگونکی وادی احقاف ہے ایک وادی ہے حضرموت مین اور اوسمین کفار کی روحین ہین اخرجہ ابوبکر النجار فی جزئہ المشہور ۴۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مبغوض تر بقعہ یعنی قطعہ زمین مین طرف اللہ کے ایک وادی ہے حضرموت مین اوسکو برہوت کہتے ہین اوسمین کفار کی روحین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مندہ ۴۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مومنین کی چاہ زمزم مین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۴۸ اخنس بن خلیفہ ضبی سے مروی ہے کہ کعب احبار نے عبداللہ بن عمرو کی طرف آدمی بہیجا ارواح مسلمین کا اوسنے پوچھتے تہے کہ وہ کہان جمع ہوتی ہین اور ارواح اہل شرک کی کہان جمع کیجاتی ہین عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ مومنین کی روحین تو اریحا مین جمع کیجاتی ہین اور روحین اہل شرک کی صنعا مین جمع کیجاتی ہین قاصد کعب کا لوٹ کے اونکے پاس آیا جو اونہون نے کہا تہا اوسکی خبر کعب کو دی اخنس کہتے ہین کہ کعب نے کہا عبداللہ نے سچ کہا اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۴۴۹ صفوان کہتے ہین مینے عامر بن عبداللہ سے یمن مین پوچھا کیا واسطے ارواح مومنین کے کوئی جگہہ جمع ہونے کی ہے کہا طرف زمین کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون کہا یہ وہ زمین ہے جسکی طرف مومنین کی روحین جمع ہوتی ہین یہان تک کہ بعث ہو

قال ابن جریر فی تفسیرہ حدثنا محمد بن عوف الطائی حدثنا ابو المغیرۃ حدثنا صفوان • ۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روحین مؤمنین کی جس وقت قبض کیجاتی ہین تو وہ ایک فرشتے کی طرف مرفوع ہوتی ہین اوسکو دمائیل کہتے ہین اور وہ خازن ہے ارواح مؤمنین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۵۱ ابان بن تغلب ایک آدمی سے اہل کتاب کے روایت کرتے ہین کہ اوسنے کہا جو فرشتہ کہ ارواح کفار پر ہے اوسکو دومہ کہتے ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۵۲ خالد بن معدان کعب سے روایت کرتے ہین کہا کہ خضر ایک منبر پر ہین نور کے درمیان بحر اعلی اور بحر اسفل کے اور دریا کے جانور مامور ہین کہ اونکی بات سنین اور اونکا کہنا مانین یعنے وہ سب اونکے فرمان بردار ہین اور پیش کیجاتی ہین اونپر روحین صبح و شام اخرجہ العقیلی بسند ضعیف من طریق خالد +

وصل

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مسئلہ مقر ارواح کا بعد موت کے عظیم ہے اسکی تلقی سمع یعنی نقل ہی سے ہوتی ہے کہتے ہین کہ سارے مؤمنین کی روحین شہدا اور غیر شہدا کی جنت مین ہین جبکہ کوئی کبیرہ اونکو نہ روکے بسبب حدیث کعب و ام ہانی و ام مبشر و ابو سعید و غیرہ و نحوہا کے اور واسطے اس آیت کے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم ارواح کو بعد اونکے خروج کے بدن سے تین قسم ٹھیرایا ہے ایک تو مقربین اور خبر دی کہ وہ جنت نعیم مین ہین دوسرے اصحاب یمین یعنے داہنے ہاتھ والے اور اونکے لیے حکم اسلام کا کیا اور یہ حکم اونکی سلامتی کو عذاب سے متضمن ہے تیسرے مکذبین ضالین یعنی جھٹلانے والے گمراہ ہین اور خبر دی کہ اونکے واسطے گرم پانی کی مہمانی اور جہنم مین بیٹھنا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا ہے کہ اسکے نکلنے کے وقت دنیا سے فرشتے کے زبان پر بطور بشارت یہ قول اوس سے کہا جاتا ہے اور اسکی تائید وہ قول اللہ سبحانہ کا جو کہ مومن آل یسین کے حق مین کہا ہے کرتا ہے قیل ادخل الجنۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی بعض نے کہا کہ وہ حدیثین شہدا کے ساتھ خاص ہین جیسے کہ اسکی تصریح دوسری روایت مین آئی ہے

اور اسلئے کہ غیر شہدا رمین یون آیا ہے کہ ایک ستمہارا جب مرجاتا ہے تو اوسپر اوسکا ٹہکانا صبح وشام پیش کیا جاتا ہے الحدیث اور اسلئے کہ حدیث سابق ابو ہریرہ مین یہ آیا ہے کہ وہ ساتوین آسمان مین ہین دیکہتے ہین طرف اپنے منازل کہ جنت مین اور حدیث وہب کی بہی اسی کے مثل ہے بعض نے کہا کہ مستقر ارواح کا او سی جگہہ ہے کہ جس جگہہ وہ قبل خلق اپنے اجساد کے تہین یعنی داہنی بائین طرف آدم علیہ السلام کے قالہ ابن حزم فی طائفۃ ابن حزم نے کہا یہ وہ ہے جسپر کتاب وسنت دلالت کرتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اوا ذاخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم الآیۃ ۲ ولقد خلقناکم ثم صورناکم الآیۃ اس سے یہ بات صحیح ودرست ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارواح کو حماۃً پیدا فرمایا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ارواح جنود مجندہ ہین سو جسکے آپس مین تعارف انکا الفت ہوئی اور جسکے تناکر انکا اختلاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ارواح سے عہد لیا اور ربوبیت کا گواہ ٹہیرایا اور وہ مخلوق مصور عاقل تہین پہلے اسکے کہ ملائکہ کو سجود آدم کا حکم ہوا اور قبل اسکے کہ اونکو اجساد مین داخل کرے اور اجساد اوسوقت مٹی وپانی تہی پہر اونکو ٹہیرایا جہان چاہا اور وہ برزخ ہے جسکی طرف موت کے وقت لوٹ کے جاتے ہین پہر اونمین سے ایک جملہ کو بعد ایک جملہ کے بہیجتا رہتا ہے پہر اونکو جسمون مین پہونکتا ہے جو کہ منی سے متولد ہوتے ہین کہا یعنی ابن حزم نے کہ یہ بات صحیح ہوگئی کہ ارواح اجسام حاملہ ہین اپنے اعراض یعنے تعارف وتناکر کے اور وہ عارف ومُمیز ہین سو اللہ تعالیٰ اونکو دنیا مین آزماتا ہے جیسا چاہتا ہے پہر اونکو وفات دیتا ہے تو وہ طرف برزخ کے رجوع کرتے ہین جسمین اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا تہا جس رات کہ آپ ہمارے دنیا کی طرف تشریف لیگئے تو ارواح اہل سعادت کی آدم علیہ السلام کے داہنے طرف تہی اور ارواح اہل شقاوت کی اونکے بائین طرف نزدیک منقطع ہونے عناصر کے پانی ہوا مٹی آگ نیچے آسمان کے یہ بات کچھہ اونکے تعادل پر دلالت نہین کرتے ہے بلکہ یہ لوگ اونکے داہنی طرف ہین بلندی وکشادگی مین اور یہ لوگ اونکے بائین طرف ہین سفل وسجین مین اور روحین انبیاء وشہداء کی جنت کی طرف جلد بہیجدی جاتی ہین ابن حزم نے کہا ہے کہ محمد بن نصر مروزی نے اسحق بن راہویہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے بہی بعینہ وہی ذکر کیا ہے جو ہمنے کہا اور کہا کہ اسپر اہل علم کا اجماع ہے ابن حزم کہتے ہین کہ جمیع اہل اسلام کا یہی قول

ہے دیہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ ما اصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا واما ان کان من المقربین الی آخرہا سورۃ میں ہمیشہ اوسی جگہہ رہتی ہین یہانتک کہ دنیا ونکی کستی پوری ہو ساتہہ اونکے پہونکنے کے جسمونمین پہر ساتہہ اونکے رجوع کی طرف برزخ کے پس قیامت قائم ہوگی پہر اونکو اللہ عزوجل اجساد کی طرف عود کریگا اور یہی دوسری زندگی ہے یہ سب کلام ابن حزم کا تہا بعض نے کہا کہ روحین اپنی قبرون کے میدانون پر ہین قال ابن عبد البر وھذا اصح ما قیل کہا کہ احادیث سوال وعرض مقعد وعذاب قبر ونعیم قبر وزیارت قبور وسلام بر قبور اور خطاب موتی کا مثل مخاطبہ حاضر عاقل کے اسپر دلالت کرتے ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر اس قول سے یہ مراد ہے کہ روحین ملازم قبور رہتی ہین اونسے مفارقت نہین کرتین تو یہ خطا ہے کتاب وسنت اسکا رد کرتی ہے اور عرض مقعد اسپر دلالت نہین کرتا ہے کہ روحین قبر ونمین ہین نہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے میدان پر ہین بلکہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ روحون کو قبور سے ایک ایسا اتصال ہے جس سے یہ بات درست ہوسکتی ہے کہ اونپر اونکا ٹھکانا پیش کیا جائے کیونکہ روح کے لئے ایک اور ہی شان ہے کہ وہ رفیق اعلیٰ مین ہوتی ہے اور وہ بدن کے ساتہہ بہی اسطرح متصل ہے کہ جسوقت مسلم اپنے صاحب پر سلام کرتا ہے تو وہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ وہ اُسی جگہہ اپنے مکان مین ہے دیکہو جبریل علیہ السّلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا اور اونکے چہہ سو پر تہے اونمین سے دو پرون نے کنارۂ آسمان کو بند کر دیا تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہولتے یہانتک کہ اپنے دونون گہٹنے اور دونون ہاتہہ آپکے دونون زانو پر رکہدیتے مخلص لوگون کے دل کشادہ ہوجاتے ہین واسطے ایمان کے اس بات کے ساتہہ کہ ممکن ہے کہ جبریل علیہ السّلام اس قدر قریب ہوتے حالانکہ وہ اپنے مستقر مین ہولتے تہے جو آسمانون مین ہے اور حدیث رویت جبریل علیہ السّلام مین یہ آیا ہے کہ مینے اپنا سر اوٹہایا تو ناگاہ جبریل اپنے دونون پانون کو درمیان آسمان وزمین کے صف لگکے ہوئے کہتے تہے ای محمد تو رسول ہے اللہ کا اور مین جبریل ہون پس مین اپنی نگاہ کسی طرف نہین پہیرتا مگر اونکو اوسی طرح دیکہتا تہا اور او ترنا اللہ تعالیٰ کا طرف

سماء دنیا کے اور قریب ہونا اوسکا عشیہ عرفہ کو اور مثل اسکے سبھی اسی پر محمول ہے کیونکہ اللہ پاک حرکت و انتقال سے
منزہ ہے غلطی جو اس جگہہ آئی ہے وہ اسی سے آئی ہے کہ قیاس غائب کا شاہد پر کیا ہے پس یہ اعتقاد
کرنا ہے کہ روح جنس اجسام معہود سے ہے کہ جسوقت وہ کسی مکان کو مشغول کرتے ہین تو ممکن نہین ہے
کہ وہ اوسکے غیر مین ہون اور یہ غلط محض ہے خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین موسیٰ
علیہ السلام کو اونکی قبر مین نماز پڑہتے دیکھا اور اونکو چھٹے آسمان مین بہی دیکھا سو روح اوس جگہہ تہی مثال
بدن مین اور اوسکو ایک اتصال تہا بدن سے اسطرح پر کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہتے اور جو اونپر سلام کرتا
اوسکا جواب دیتے حال آنکہ وہ رفیق اعلی مین ہے ان دونون امر مین کچہہ تنافی نہین ہے کیونکہ شان
ارواح کی غیر شان ابدان ہے بعض نے اسکی مثال آفتاب سے دی ہے کہ وہ آسمان مین ہے اور شعاع
اوسکا زمین مین ہے اگرچہ یہ مثال تام المطابقت نہین ہے اسلئے کہ شعاع تو صرف عرض ہے آفتاب کا
رہی روح سو وہ فی نفسہ نزول کرتی ہے اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا ہے انبیاء کو شب
معراج مین آسمانون مین صحیح یہی ہے کہ آپ نے آسمانو نمین ارواح کو دیکھا مثال اجساد مین باوجود
اسکے کہ وارد ہوا ہے کہ وہ زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑہتے ہین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو شخص مجہپر درود بہیجتا ہے نزدیک میری قبر کے تو مین اوسکو سنتا ہون اور جو شخص مجہپر
درود بہیجتا ہے دران حال کہ وہ دور ہے تو مین اوسکو پہونچایا جاتا ہون اخرجہ البیہقی فی الشعب
من حدیث ابی هریرة رضی الله عنه اور فرمایا ہے کہ اللہ نے مقرر کیا ہے میری قبر پر ایک
فرشتے کو اوسکو اسماع خلائق عطا کئے ہین سو نہین درود بہیجتا ہے مجہپر کوئی روز قیامت تک مگر وہ اسماع
مجہے پہونچا دیتا ہے ساتہہ اوسکے نام اور اوسکے باپ کے نام کے اخرجہ البزار والطبرانی من
حدیث عمار بن یاسر یہ باوجود قطعی ہونے اس امر کے ہے کہ روح آپکی اعلی علیین مین ہے
ہمراہ ارواح انبیاء کے اور وہ رفیق اعلی ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ منافات نہین ہے
درمیان ہونے روح کے علیین مین یا جنت مین یا آسمان مین اور درمیان اسکے کہ اوسکے لئے بدن
کے ساتہہ ایک اتصال ہے اسطرح پر کہ وہ ادراک کرتی ہے اور سنتی ہے اور نماز پڑہتی ہے اور

قرات کرتی ہے یہ امر جو غریب سمجھا جاتا ہے صرف اسی لئے ہے کہ شاہد دنیوی مین وہ چیز نہین ہے جو اسکے مشابہ ہو اور امور برزخ و آخرت کے ایسے طرز پر ہین کہ وہ دنیا مین مالوف نہین ہے یہ سب کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا تھا اور دوسری جگہہ یہ فرمایا ہے کہ روح کے واسطے بدن کے ساتھہ پانچ طرح کے تعلق متغائر ہین اول تو ماں کے پیٹ مین دوسرا بعد ولادت کے تیسرا حالت خواب مین سو روح کو ساتھہ بدن کے ایک طرح کا تعلق ہے اور ایک طرح کی مفارقت ہے چوتھا برزخ مین سو اگرچہ روح بدن سے بسبب موت کے جدا ہو گئی مگر بالکل ایسی نہین جدا ہوئی ہے کہ اوسکو بدن کی طرف کسی طرح کا التفات نرہے پانچوان تعلق روح کا ہے بدن کے ساتھہ بعث کے دن یہ تعلق سارے انواع تعلق سے زیادہ تر کامل ہے اس تعلق کو ماقبل کے تعلقات سے کوئی نسبت نہین ہے اسواسطے کہ اس تعلق کے ہوتے ہوئے بدن نہ موت کو قبول کرتا ہے نہ نیند کو نہ فساد کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اور جگہہ مین یون فرمایا ہے کہ روح کے لئے سرعت حرکت اور انتقال سے جو کہ مثل پلک مارنے کے ہے وہ چیز ہے جو اوسکے عروج کی مقتضی ہوتی ہے قبر سے طرف آسمان کے اونی لحظہ مین اور شاہد اسکا روح موتی کی ہے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ روح نائم کی چڑہتی ہے یہانتک کہ ساتون طبق کو پہاڑتی ہے اور اللہ کے لئے روبروعرش کے سجدہ کرتی ہے پہر اوسکے جسم کی طرف ذرا سے زمانے مین پہیر دیجاتی ہے پہر ابن قیم نے بعد اسکے بقیہ اقوال کو نقل کیا ہے اور یہ بہی نقل کیا ہے کہ روحین جابیہ مین یا چاہ زمزم مین ہین اور کفار برہوت مین ہین اور یہ حکایت لائے ہین جسکو ابن مندہ نے بسند خود طریق سفیان عن ابان بن تغلب سے روایت کیا ہے ابان کہتے ہین کہ ایک آدمی نے کہا کہ مین ایک رات وادی برہوت مین شب باش ہوا تو گویا اوسمین لوگونکی آوازین جمع کی گئی تہین اور وہ کہتے تہے یا دومہ یا دومہ اور ہمسے کئی آدمیون نے اہل کتاب کے بیان کیا تہا کہ دومہ ایک فرشتہ ہے جو کہ کفار کی روحون پر مقرر ہے اور سفیان نے کہا کہ ہمنے حضرمیون سے پوچہا تو اونہون نے کہا کہ کوئی اوسمین رات کو شب باشی نہین کر سکتا ہے

حکایت

ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین عمرو بن سلیمان سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی یہود کا مر گیا اور اوسکے پاس مسلم کی ایک امانت تہی اور یہودی کا ایک بیٹا مسلمان تہا اوسکو امانت کی جگہہ معلوم نہ تہی اوسنے

شعیب جبائی کو اسکی خبر کی اونہون نے کہا تو برہوت مین جا اوسمین ایک چشمہ ہے جسوقت تو شنبہ کے دن جاوے
تو اوسپر چل یہانتک کہ تو وہان ایک چشمے پر آئیگا تو اپنے باپ کو پکار وہ تجہے جلد جواب دیگا پہر جو تو چاہتا
ہے اوس سے پوچہہ وہ آدمی گیا اوسنے ایسا ہی کیا اور چلا یہانتک کہ چشمے پر آیا اپنے باپ کو دو بار یا تین بار
پکارا اوسنے اسکو جواب دیا اسنے کہا فلانکی امانت کہان ہے کہا دروازے کی چوکہٹ کے نیچے ہے تو اوس
امانت کو اوسے دیدی اور جبیر تو ہے اوسکو لازم پکڑ یعنی دین اسلام پہر حافظ ابن قیم نے فرمایا ہے کہ ان قولونمین سے کسی قول
پر بعینہ حکم صحت کا اور اوسکے غیر پر حکم بطلان کا نہین کیا جاتا ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ ارواح اپنے مستقر
مین اندر برزخ کے باعظم تفاوت متفاوت ہین اور درمیان دلیلونکے کسی طرحکا تعارض نہین ہے کیونکہ اونمین سے
ہر ایک دلیل وارد ہے ایک فریق پر لوگون سے بحسب اونکے درجات کے سعادت یا شقاوت مین سو منجملہ
ارواح کے اونکی روحین اعلی علیین ملاء اعلی مین ہین اور وہ انبیاء ہین اور وہ اپنے منازل مین متفاوت
ہین جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو شب معراج مین دیکہا تہا ۲ بعض ارواح سبز پرندون
کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین یہ روحین بعض شہداء کی ہین نہ سب شہداء کی
اسلئے کہ بعض اونمین سے وہ ہین جو بسبب دین وغیرہ کے دخول جنت سے روکی جاتی ہین جیسا کہ مسند
مین محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا
یا رسول اللہ اگر مین اللہ کی راہ مین مارا جاؤن تو میرے لئے کیا ہے فرمایا جنت جب وہ پیٹہہ پہیر کر
چلا تو فرمایا مگر قرض ابہی جبریل نے آہستہ مجہسے اسکا کہا ۳ بعض اونمین سے وہ ہین کہ جنت کے
دروازے پر ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس مین آیا ہے ۴ بعض اونمین سے وہ ہین کہ اپنی قبر مین محبوس
ہین بسبب حدیث صاحب شملہ کے کہ وہ اوسپر آگ کا شعلہ مار رہا ہے اوسکی قبر مین ۵ بعض زمین مین محبوس
ہین اونکی روح ملاء اعلی مین نہین پہونچی اسلئے کہ وہ سفلی ارضی تہی کیونکہ زمینی نفس آسمانی نفس کے
ساتہہ جمع نہین ہوتی جیسے کہ دنیا مین جمع نہین ہوتی تہی سو روح بعد مفارقت کے اپنے اشکال واصحاب
عمل کے ساتہہ جا ملتی ہے ہر آدمی اوسی کے ساتہہ ہوتا ہے جس سے محبت رکہتا ہے ۶ اونمین سے کئی روحین
زانیہ وزانی کی تنور مین رہتی ہین ۷ اور چند روحین ہین کہ وہ خون کی نہر مین ہین الی غیر ذلک پس ارواح

سعید و شقی کے واسطے ایک مستقر نہیں ہے اور سب کے واسطے باوجود اختلاف محل و تباین مستقر کے ایک اتصال ہے جسمون کے ساتھ قبور مین تاکہ جو نعیم و عذاب کہ اونکے لئے لکھا گیا ہے وہ اونکو حاصل ہو تمام ہوا کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو ذکر کیا ہے کہ ارواح کو اجساد کے ساتھ ایک اتصال ہے اور نعیم و عذاب مین روح و جسم شریک ہین سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ حزقیل علیہ السلام نے کہا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوسنے مجھے اوٹھا لیا یہانتک کہ مجھے ایک مثیل میدان مین رکھدیا وہ لڑائی کی جگہہ تھی ناگاہ اوسمین دس ہزار مقتول تھے کہ اونکے گوشت متفرق اور اونکے جوڑ بیوند جدا جدا ہو چکے تھے کہتے ہین کہ مینے اونکو پکارا ناگاہ ہر ہڈی اپنے جوڑ کی طرف آگئی پھر اوسپر گوشت اگا پھر چمڑا پھیلا اور مین دیکھ رہا ہون مجھسے کہا گیا کہ تو انکی روحون کو پکار مینے اونکو پکارا ناگاہ ہر روح اپنے جسم کی طرف آگئی جب وہ بیٹھ گئی تو مینے اونسے پوچھا تم کہان تھے کہا جسوقت ہم مرے اور حیات نے ہمسے مفارقت کی تو ہمکو ایک فرشتہ ملا اوسکو میکائیل کہتے ہین کہا آؤ تمہارے اعمال کو اور لو تمہارے اجر اسیطرح ہمارا طریقہ ہے تم مین اور اونمین جو تمسے پہلے تھے اور اونمین جو تمہارے بعد آنیوالے ہین پھر اوسنے ہمارے اعمال مین نظر کی تو ہمکو پایا کہ ہم بتون کو پوجتے تھے اوسنے کیڑون کو ہمارے جسمون پر مسلط کیا اور روحین الم پانے لگین اور غم کو ہماری روحون پر مسلط کیا اور ہمارے جسم الم پانے لگے ہم اسیطرح معذب ہوتے رہے یہانتک کہ تو نے ہمکو پکارا قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حدیثین اسپر دلالت کرتی ہین کہ شہدا کی روحین خاصۃً جنت مین ہین نہ غیر شہدا کی اور حدیث کعب وغیرہ کی شہدا پر محمول ہے رہے غیر شہدا سو کبھی تو اونکی روحین آسمان مین ہوتی ہین نہ جنت مین اور کبھی افنیۂ قبور پر ہوتی ہین اور کہا گیا ہے کہ وہ علی الدوام ہر جمعہ کو اپنی قبور کی زیارت کرتی ہین اور ابن العربی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حدیث جریدہ کی ساتھہ اسپر استدلال کیا جاتا ہے کہ ارواح قبرون مین ہین منعم ہون یا معذب پھر قرطبی نے کہا ہے کہ بعض شہدا کی روحین جنت سے خارج بھی ہوتی ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ بارق[1] نہر پر باب جنت مین اور یہ اوسوقت ہے کہ جنت سے اونکو رزق نہ ملے

قصۂ حزقیل علیہ السلام

میکائیل

[1] یعنی چلپی نعم

یا آدمیون کے حقوق مین سے کسی چیز نے روکا ہو بعض علماء اسطرف گئے ہین کہ سارے مومنین کی روحین جنۃ الماوی مین ہین اور اسی سلئے اوسکا نام جنۃ الماوی رکہا گیا ہے کیونکہ روحین طرف اوسکے ٹہکانا پکڑتی ہین اور وہ زیر عرش ہے سو وہ اوسکے نعیم سے مزہ اوٹہاتی ہین اور اوسکی ہوای طیب کہاتے ہین قول اول صحیح تر ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنے فتاوی مین فرماتے ہین کہ ارواح مومنین کی علیین مین اور ارواح کفار کی سجین مین ہین اور ہر روح کو اپنے جسم کے ساتھہ ایک ایسا اتصال معنوی ہے کہ اوس اتصال کے ساتہہ مشابہ نہین ہے جو کہ حیات دنیا مین تہا بلکہ وہ چیز کہ اوسکے ساتہہ زیادہ تر مشابہ ہے حال سونے والیکا ہے اگرچہ وہ براہ اتصال سونے والیکے حال سے بہی زیادہ تر شدید ہے فرمایا اور اسی کے ساتہہ جمع کیجاتی ہے درمیان اوسکے جو وارد ہوا ہے کہ مقر ارواح کا علیین مین ہے یا سجین مین اور درمیان اوسکے جو کہ ابن عبد البر نے جمہور سے نقل کیا ہے کہ ارواح نزدیک افنیہ قبور کے ہین فرمایا اور باوجود اسکے وہ تصرف مین ماذون ہین اور ٹہکانا پکڑتی ہین طرف اپنے محل کے علیین یا سجین سے فرمایا اور جسوقت نقل کیا جاتا ہے میت ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف تو اتصال مذکور مستمر رہتا ہے اور اسی طرح جبکہ اجزاء متفرق ہو جاوین انتہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہ جو حافظ نے ذکر کیا کہ باوجود ہونے مقر کے علیین مین اونکو تصرف مین اذن ہے سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن عساکر نے طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہے کہا مجہے حسین بن عبد اللہ بن عباس نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعد اسکے کہ جعفر مقتول ہو چکے تہے مقر گزرا مجہپر آجکی رات جعفر ایک گروہ ملائکہ کے پیچہے جاتا تہا اوسکے دو جناح[1] تہے اونکے توادم خون سے رنگین تہے ارادہ بیشہ کا رکہتے تہے یہ ایک شہر ہے یمن مین اور ابن عدی نے حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے پہچانا جعفر کو ایک گروہ مین فرشتون کے کہ وہ خوشخبری دیتے تہے بیشہ والون کو باران کی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے اور اسماء بنت عمیس آپ سے قریب تہین کہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ای اسماء یہ جعفر ہے ہمراہ جبریل ومیکائیل کے اونہون نے گزر کیا ہم پر

لہ جناح یعنی بال الغنی بازو
ترجمہ دو یعنی بالہای دو ارذ بال ارم
لہ قوس جناح ۲۰ اجرام ۲

قصہ جعفر رضی اللہ عنہ

سلام کیا اور مجھے خبر دی کہ اوسنے مشرکین کی ملاقات کی فلان فلان دن کہا پس پہونچا مین میرے جسم میرے مقادیم سے نہتر طعنہ وضربہ کو پہر مینے نشان کو اپنے داہنے ہاتہہ مین لیا وہ کاٹا گیا پہر مینے اوسکو بائین ہاتہہ مین لیا وہ کاٹا گیا پس اللہ نے میرے دونون ہاتہون کے عوض دو بازو دیئے کہ مین اونکے ساتہہ جبریل ومیکائیل کے ہمراہ اوڑتا پہرتا ہون اوترتا ہون جنت سے جہان چاہتا ہون اور کہاتا ہون اوسکے پہلون سے جو چاہتا ہون اسما نے کہا مبارک ہو جعفر کو جو کچہہ اللہ نے اوسے خبر دی لیکن مین اس سے ڈرتی ہون کہ لوگ تصدیق نہ کرین سو آپ منبر پر چڑہین لوگون کو اسکی خبر دین آپ چڑہے پہر اللہ کی حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ جعفر بن ابیطالب مجہپر گزرا ہمراہ جبریل ومیکائیل کے اور اوسکے دو بازو تہے کہ اللہ نے اوسکے دونون ہاتہون کے عوض اوسے دیئے اوسنے مجہپر سلام کیا پہر لوگون کو اوسکی خبر دی جو جعفر نے آپ کو خبر دی تہی قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ حدیث کعب مین آیا ہے کہ نسمہ یعنی روح مؤمن کی ایک پرندہ ہے یہ اسپر دلالت کرتی ہے کہ نفس روح طائر ہو جاتی ہے یعنی طائر کی صورت پر نہ یہ کہ وہ طائر مین ہوتی ہے اور طائر اوسکے لئے ظرف ہوتا ہے اور اسی طرح ایک روایت مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نزدیک ابن ماجہ کے ہے کہ روحین شہدا کی نزدیک اللہ کے مثل سبز پرندون کے ہین اور ایک لفظ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ روحین پرندونمین جولان کرتی ہین اور لفظ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ سفید پرندون کی صورتونمین ہین اور ایک لفظ مین کعب سے یہ ہے کہ روحین شہدا کی سبز پرندے ہین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ سب صحیح تر ہے اس روایت سے کہ وہ پرندون کے جوف مین ہین قابسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علما نے اس روایت کا انکار کیا ہے کہ وہ سبز پرندون کے پوٹون مین ہین کیونکہ اسوقت محصور ومضیق علیہ ہو جاوینگے اس قول کا ردیون کیا گیا ہے کہ روایت ثابت ہے اور تاویل کا احتمال ہے باین طور کہ فی بمعنی علی کیجائے اور معنی یہ ہون کہ اونکی روحین سبز پرندون کے جوف پر ہین مثل اس قول اللہ سبحانہ کے ولاصلبنکم فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل اور یہ بہی جائز ہے کہ طیر کا نام جوف رکہا جائے کیونکہ اوسکو محیط اور اوسپر مشتمل ہے قال عبد الحق

رحمہ اللہ تعالیٰ غیر عبدالحق نے یون کہا ہے کہ اس سے کوئی مانع نہین ہے کہ وہ حقیقۃً اجواف مین ہون اور اللہ تعالیٰ اجواف کو ارواح کے لئے کشادہ کردے یہانتک کہ وہ میدان سے بھی زیادہ فراخ ہوجاوین اور ابن دحیہ رحمہ اللہ نے تنویر مین کہا ہے کہ ایک قوم نے متکلمین کی یہ کہا ہے کہ یہ روایت منکرہ ہے اور کہا کہ دو روحین ایک جسد مین نہین ہوسکتی ہین اور یہ محال ہے اہا انکایہ قول جہل ہے ساتھہ حقائق کے اور اعتراض ہے سنت ثابتہ پر اسلئے کہ معنی ظاہر ہین کیونکہ روح شہید کی جو کہ اوسکے جسد کے جوف مین دنیا سے تہی وہ اوس جسد کے جوف مین رکہی جاتی ہے گویا وہ ایک صورت ہے طائر کی سو وہ اس دوسرے جسد مین ہوتی ہے جیسے اول جسد مین تہی اور یہ مدت برزخ کی ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قیامت کے دن عود کرے جیسا کہ اوسکو پیدا کیا تہا اور رہی یہ بات کہ عقل مین مستحیل ہے وہ قیام ہے دو حیات کا ایک جوہر سے پہر جوہر اون دونون سے جمیعاً زندہ ہورہین دو روحین ایک جسد کے جوف مین سو یہ محال نہین ہے اسلئے کہ ہم کچہہ تداخل اجسام کے تو قائل ہوئے نہین ہین یہ جنین جو اپنی مان کے پیٹ مین ہوتا ہے اور اوسکی روح مان کے روح کی غیر ہے حال آنکہ اون دونون پر ایک جسد مشتمل ہے اور یہ عجب ہے کہ اونسے یون کہا جاوے کہ طائر کے لئے ایک روح غیر روح شہدا کی ہے اور وہ دونون ایک جسد مین ہین پہر کسطرح ہوگا حال آنکہ کہا یہی گیا ہے کہ وہ سبز پرندون کے اجواف مین ہین یعنی صورت مین پرندون کے جیسے تو یہ کہتا ہے کہ مینے فرشتے کو صورت انسان مین دیکہا اور یہ غایت بیان یعنی وضوح مین ہے انتہٰی عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی امالی مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اموا تابل احیاء اگر کوئی کہے کہ مردے سب کے سب اسی طرح ہین پہر کیون تخصیص کی گئی ان لوگون کی تو جواب یہ ہے کہ سب اسطرح نہین ہین کیونکہ موت اس سے عبارت ہے کہ روح اجساد سے کہینچی جاوے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا ای یاخذھا وافیۃ من الاجساد یعنی پہر پور لیتا ہے نفوس کو اجساد سے اور مجاہد کی روح سبز پرندے کی طرف نقل کیجاتی ہے تو وہ ایک جسد سے دوسرے کی طرف منتقل ہوگئی بخلاف غیر مجاہد کے کہ اونکی روحین اجساد مین باقی رہتی ہین اور کہا کہ رہی حدیث کعب کی کہ نسمۃ المؤمن الخ ہے سو یہ عموم محمول ہے مجاہدین

پر اسلئے کہ یہ وارد ہوچکا ہے کہ روح قبر مین ہے اوسپر اوسکا ٹھکانا جنت ونار سے پیش کیا جاتا ہے اور اسلئے کہ
ہم مامور ہین ساتھہ سلام کے قبور پر اور اگر ارواح ادراک نہین کرتین تو اسمین کچہہ فائدہ نہوتا انتہی پس
عزالدین نے ارواح شہدا مین یہ اختیار کیا کہ وہ پرندون مین ہین نہ یہ کہ نفس روحین پرندے ہین اور
اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جو کہ ابن عمرو سے گزر چکا کہ روحین ایک اور جسد مین مرکب ہوتی ہین یہ اگرچہ
موقوف ہے تو بہی اسکو حکم مرفوع کا ہے کیونکہ ایسی بات راے سے نہین کہی جاتی ہے حال آنکہ بیشک
اسکے لئے ایک شاہد مرفوع دیکہا ہے اور ہناد بن سری نے کتاب زہد مین بطریق ابن اسحق اسحق بن عبداللہ
بن ابی فروہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو بعض اہل علم نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا
تین ہین سوادنی شہدا کا نزدیک اللہ کے براہ منزلت رجل خرج منبوذا بنفسه ومالہ لا یرید ان یقتل ولا یقتل آیا
اوسکو سہم غرب یعنی ہوائی تیر جسکا ماریوالا معلوم نہین سو وہ اوسے لگا پس اول قطرہ جو اوسکے خون سے
ٹپکتا ہے تو اللہ بخشدیتا ہے واسطے اوسکے جو گذرا اوسکے گناہ سے پہر اوتارتا ہے ایک جسد کو آسمان سے
رکہتا ہے اوسمین اوسکی روح کو پہر چڑہا لیجاتے ہین اوسکو طرف اللہ کے سو نہین گزرتا ہے کسی آسمان
پر آسمانون سے مگر مشایعت کرتے ہین اوسکی فرشتے یہانتک کہ اللہ کی طرف پہونچاتے ہین جب وہ پہونچ گیا
تو سجدے مین گر پڑتا ہے پہر اوسکو حکم ہوتا ہے تو اوسے نشر حلے استبرق کے پہناتے ہین پہر کہا جاتا ہے
لیجاؤ اوسکو اوسکے شہید بہائیون کی طرف پس کردو اسکو اونکے ہمراہ پہر اوسے اونکی طرف لاتے ہین اور
وہ ایک سبز قبے مین ہین نزدیک دروازے جنت کے نکلتا ہے طرف اونکے صبح کا کہانا اونکا جنت سے
جسوقت وہ اپنے اخوان کی طرف پہونچ جاتا ہے تو وہ اوس سے پوچہتے ہین جیسے تم پوچہتے ہو سوار سے
جو تمپر آتا ہے تمہارے بلاد سے کہتے ہین کیا کیا فلان بن فلان نے کہتا ہے فلان مفلس ہوگیا کہتے ہین
اوسکا مال کیا ہوا واللہ وہ بڑا زیرک بہت جمع کرنے والا تاجر تہا ہم اوسکو مفلس شمار نہین کرتے جسکو
تم شمار کرتے ہو مفلس تو اعمال ہی سے ہوتے ہین فلان نے اور اوسکی فلان عورت نے کیا کیا کہتا ہے
اوسکو طلاق دیدی کہتے ہین اونکے درمیان کیا ماجرا ہوا یہانتک کہ اوسنے طلاق دیدی واللہ وہ تو
اوسپر نہایت فریفتہ تہا کہتے ہین فلان نے کیا کیا کہتا ہے وہ مجہسے کچہہ پہلے مرگیا کہتے ہین وہ ہلاک ہوا

والدہے اوسکا کچھ ذکر نہین سُنا اللہ کے دو رستے ہین ایک تو ہمیرے اور دوسرا ہے مخالف سے سوجب اللہ کسی بندے کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکا گزر ہمپر ہوتا ہے ہم پہچان لیتے ہین کہ وہ کب مرا اور جب اللہ ارادہ کرتا ہے کسی بندے کے ساتھ شر کا تو اوسکو ہے مخالف لیجاتے ہین سو ہم اوسکا کچھ ذکر نہین سنتے الحدیث اور ابن منده نے طریق سے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم کے حبان بن جبلہ سے اخراج کیا ہے کہا مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہا کہ شہید جسوقت شہید ہوتا ہے تو اوتارتا ہے اللہ ایک جسد کو مثل زیادہ تر خوبصورت جسد کے پہر اوسکی روح سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسمین داخل ہو جا وہ اپنے جسد اول کی طرف دیکہتا ہے جو اوسکے ساتھ کیا جاتا ہے اور بات کرتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ لوگ اوسکے کلام کو سنتے ہین اور اونکی طرف دیکہتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ وہ اوسے دیکہتے ہین یہانتک کہ آتی ہین اوسکے پاس بی بیان اوسکی یعنی حور عین سے تو وہ اوسکو لیجاتی ہین ف صاحب افصاح رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہنم جہات مختلف پر ہے اونمین سے وہ ہے کہ طائر ہے شجر جنت مین ۲ بعض وہ ہین کہ سبز پرندون کے پوٹون مین ہین ۳ اونمین سے بعض وہ ہین کہ قندیلون مین زیر عرش لسبیر البیتی ہین ۴ بعض وہ ہین کہ سفید پرندون کے پوٹون مین ہین ۵ بعض وہ ہین کہ پرندون کے پوٹون مین ہین مثل زرازیر کے ۶ بعض وہ ہین جو کہ اشخاص صُور مین ہین صور جنت سے ۷ بعض ایک صورت مین ہین جو اونکے واسطے اونکے ثواب اعمال سے پیدا کیجاویگی ۸ بعض چرتی ہین اور اپنے جُثون کی طرف آمد و رفت رکہتی ہین اونکی زیارت کرتی ہین ۹ بعض وہ ہین جو ملتی ہین اونکی روحون سے جو کہ قبض کی جاتی ہین اور جو اونکے سوا ہین اونمین سے ا بعض تو کفالت میکائیل علیہ السلام مین ہین ۲ اور بعض کفالت آدم علیہ السلام مین ہین ۳ اور بعض کفالت ابراہیم علیہ السلام مین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول حسن ہے اخبار کو جمع کرتا ہے تاکہ اونکے آپسمین تدافع نہو امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکی تائید وہ بات کرتی ہے جو کہ حدیث اسرا مین نزدیک بیہقی کے دلائل مین اور نزدیک ابن مردویہ کے روایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ پہر مین چڑہا طرف دوسرے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتھ یحییٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے تہا اور اونکے ساتھ

له کہ بعض ان مین بعض ان میں ابن ... بیہقی کے دلائل اور ابن ... آسمان ... زمین ... ابن کا ... ۱۲

ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین تیسرے آسمان کی طرف چڑہا تو ناگاہ مین ساتہہ یوسف علیہ السلام کے
کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف چوتہے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہ
ادریس علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف پانچوین
آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ اون علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف
چہٹے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ موسی علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم
سے پہر مین چڑہا طرف ساتوین آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ ابراہیم علیہ السلام کے تہا اور اونکے
ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے مجہسے کہا گیا یہ تیرا مکان اور تیری امت کا مکان ہے پہر آپ نے
یہ آیت پڑہی ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وھذا النبی واللذین آمنوا اور ناگاہ
مین میری امت کے ساتہہ تہا وہ دو شطر تہے ایک شطر یعنی نصف پر تو سفید کپڑے تہے گویا کہ کاغذ اور ایک شطر
پر سبز کپڑے تہے الحدیث پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے تفاوت ارواح پر مراتب مین اور اسپر کہ ہر آسمان
مین ایک قوم ہے **ف** حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ روحین برزخ مین جولان کرتی ہین تو
دیکہتی ہین احوال دنیا کو اور فرشتون کو کہ وہ آسمان مین آدمیون کے احوال سے بات چیت کرتے ہین
اور کئی روحین عرش کے نیچے ہین اور کئی روحین جنتون کی طرف اوڑتی پہرتی ہین اور جدہر چاہتی ہین
اپنی اقدار پر سعی سے طرف اللہ کے ایام حیات مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین مثل اسکے ذکر
کیا ہے جبکہ حدیث ابن مسعود کی ارواح شہدا مین اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذکر کی ہے
پہر حدیث بخاری کی براء رضی اللہ عنہ سے وارد کی ہے کہا کہ جسوقت ابراہیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صاحبزادہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسکے لئے ایک دودہ پلانیوالی ہے جنت مین پہر کہا یعنی بیہقی نے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام پر اس بات کا حکم لگایا کہ وہ جنت مین دودہ پلائے
جاتے ہین حال آنکہ وہ بقیع قبرستان مدینہ منورہ مین مدفون ہین اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ
درمیان اس حدیث کے کہ روح ایک طائر ہے شجر جنت مین چرتا ہے اور درمیان حدیث عرض مقعد کے
کچہہ منافات نہین ہے بلکہ اوسکی روح جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہے اور اوسکے پہلون سے کہاتی ہے

لہ دو فقرون مین بجائے ہارون کے ہارون ہے ۲۱۱
ہارون
سہ دو فقرون مین بجائے ابراہیم کے اور دوسری جگہ مدرسہ ۲۱۱

اور اوسکا ٹھکانا اوسپر عرض کیا جاتا ہے اسلئے کہ وہ اوسمین داخل نہوگی مگر جزا کے دن اس دلیل سے کہ
منازل شہدا کے اوسدن وہ نہین ہین جسکی طرف اونکی روحین برزخ مین ٹھکانا پکڑتی ہین سو پورا دخول جنت
کا نہین ہوگا مگر اوسی انسان کو جو کہ روح و بدن سے پورا ہوا اور دخول روح کا فقط ایک امر ہے سوا
اسکے ف امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ بحر الکلام مین فرماتے ہین کہ ارواح چار طرح پر ہین ۱ ارواح انبیاء
علیہم السلام کی یہ اپنے جسد سے نکلتی ہین اور مثل اپنی صورت کے ہوجاتی ہین مثل مشک وکافور
کے اور جنت مین ہوتی ہین کہاتی پیتی عیش وآرام کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے ٹھکانا پکڑتی
ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۲ اور شہیدون کی روحین اپنے جسد سے نکلتی ہین اور سبز پرندون
کے اجواف مین جنت کے اندر ہوتی ہین اور تنعم کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے بسیرا لیتی
ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۳ اور مطیع وفرمانبردار مؤمنون کی روحین ربض جنت مین ہین نہ کہاتی
نہ تمتع کرتی ہین ولیکن جنت کی طرف دیکھتی ہین ف ربض بالتحریک دیوار گرد شہر وکرانہای ہر چیز
صراح ۴ اور روحین عاصی گنہگار مؤمنون کی درمیان آسمان وزمین کے ہوا مین ہوتی ہین ۵ رہین
کفار کی روحین سو وہ سیاہ پرندون کے جوف مین اندر سجین کے ساتوین زمین کے نیچے ہین اور وہ اپنے
جسدون کے ساتھہ متصل ہین سو روحین تو عذاب کیجاتی ہین اور جسد اوس سے الم ودرد پاتے ہین جیسے
آفتاب آسمان مین ہے اور نور اوسکا زمین مین انتہے ف حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ احوال
قبور مین فرماتے ہین کہ باب بیان ذکر مین محل ارواح موتی کے برزخ مین ۱ بلا شک ارواح انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نزدیک اللہ کے ہین علیین مین اور صحیح مین ثابت ہوچکا ہے کہ آخر کلمہ جسکے
ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کلام کیا یہ تہا فرمایا اللھم بالرفیق الاعلی
اور ایک آدمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے وہ
کہان ہین کہا جنت مین ۲ رہے شہدا سو اکثر علماء اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین اور اس مضمون کی حدیثین
کثرت سے آئی ہین جیسے حدیث مسلم کی ابن مسعود سے اور حدیث امام احمد کی اور ابوداؤد کی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے اور ان دو کے سوا اور ہین جو گزر چکین اور جو نہین گزری ہین اونمین سے ایک یہ ہے

الرفیق

انس رضی اللہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچہا خواب پسند آتا تہا تو آپ اپنی گفتگو مین فرماتے تہے کیا دیکہا ہے کسی نے تم مین سے خواب ناذا رأی الرجل الذی لا یعرفہ الرؤیا سأل عنہ فان اخبر عنہ بمعروف کان اعجب لرؤیاہ انس کہتے ہین ایک عورت آئی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے خواب مین دیکہا گویا مین نکلی جنت مین داخل ہوگئی مینے ایک وجبہ سنا جس سے جنت گونج گئی ناگاہ مین ساتہہ فلان فلان کے تہی یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہلے ایک چہوٹا سا لشکر بہیجا تہا پس اونکو لائے اونپر اوپرانے کپڑے تہے اونکی گردنون کی رگون سے خون بہتا تہا کہا گیا کہ اونکو نہر بیذخ کی طرف لیجاؤ وہ اوسمین غوطہ دئے گئے پہر نکالے گئے اور مونہہ اونکے جیسے چودہوین رات کا چاند اور اونکے لئے سونیکی کرسیان لائے اونپر وہ بٹہائے گئے اور ایک سونے کی رکابی لائے اوسمین ایک بسرہ یعنی گدر کہجور تہی اونہون نے بسرہ سے کہایا جسقدر چاہا وہ اوسکو ایک طرفسے دوسری طرف نہین لوٹتے تہے مگر وہ کہاتے میوے سے جو چاہتے تہے وہ عورت کہتی ہے کہ مینے بہی اونکے ساتہہ کہایا پہر اوس لشکر سے بشیر یعنی خوشخبری دینے والا آیا کہا یا رسول اللہ ایسا ایسا ہوا اور فلان فلان مارے گئے یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے آپ نے فرمایا عورت کو میرے پاس لاؤ فرمایا تو اپنا خواب اس شخص سے بیان کر اوس آدمی نے کہا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس عورت نے کہا فلان فلان مارے گئے اخرجہ احمد وابن ابی الدنیا وابو یعلی عن انس اور مجاہد سے مروی ہے کہ شہدا جنت مین نہین ہین ولیکن جنت سے اونکو رزق دیا جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الآیۃ روایت کیا ہے کہ وہ زندہ ہین نزدیک اپنے رب کے رزق دئے جاتے ہین جنت کے پہلون سے اور اوسکی ہوا پاتے ہین اور وہ اوسمین نہین ہین اور کبہی اسکے لئے حدیث ابن عباس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شہدا نہر بارق پر ہین باب جنت مین کیونکہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہر خارج جنت مین ہے اس استدلال کا یون جواب دیا ہے کہ ابن اسحق اسکا راوی مدلس ہے اوسنے تحدیث کی تصریح نہین کی ہے اور شاید یہ عموم شہدا مین ہو اور وہ جو قندیلون مین زیر عرش ہین خواص شہدا ہون یا شاید مراد شہدا

سے اسجگہ وہ شہید ہوں جو کہ اللہ کی راہ مین مارے نہین گئے ہین جیسے مطعون مبطون غریق وغیرہ اونمین سے جنپر نص وارد ہوئی ہے کہ وہ شہید ہین یا مراد سائر مؤمنین ہین اسلئے کہ کبھی شہید کا اطلاق اوسپر بھی ہوتا ہے جسنے اپنے ایمان کو محقق کیا اور اوسکی صحت کی شہادت دی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر مؤمن صدیق وشہید ہے کہا گیا ای ابوہریرہ تم کیا کہتے ہو کہا پڑھو الذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئك هم الصديقون والشهداء عند ربهم براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا مؤمن میری امت کے شہدا ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی رہے بقیہ مؤمنین سوی شہدا کے سو وہ اہل تکلیف ہین اور انکے غیر پس اطفال مؤمنین کے جمہور اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر اجماع نقل کیا ہے روایت جعفر بن محمد مین کہا ہے ليس فيهم اختلاف انهم في الجنة اور روایت میمونی مین کہا ہے وَاَحَدٌ يشكّ انهم في الجنة اور اسی طرح شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے کہ وہ جنت مین ہین اور سلف سے صریحًا آیا ہے کہ اونکی روحین جنت مین ہین اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ اطفال مؤمنین کے واسطے عمومًا اسکی گواہی نہین دیجاتی ہے کہ وہ جنت مین ہین اور نہ اونکے آحاد کے لئے شہادت دیجاتی ہے اور شاید یہ اس طرف رجوع کرتا ہے کہ طفل معین کے باپ کے واسطے ایمان کی شہادت نہین دیجاتی ہے تو اسوقت اوس طفل کے لئے اسکی شہادت نہین دیجائیگی کہ وہ اطفال مؤمنین سے ہے پس اونکے آحاد مین وقف ہوگا بسبب وقف کے ایمان مین اونکے باپون کے اور یہ قول کسی ایک امام سے صریحًا ثابت نہین ہوا ہے صرف اونکی عمومات کلام سے لیا گیا ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ اس سے ارادہ اطفال مشرکین کا کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث صغارهم دعاميص الجنة الحديث ونحوہ کے ساتھ استدلال کیا ہے اور امام احمد نے کہا کہ جب اوسکے مان باپ کے لئے اوسکے سبب سے دخول جنت کی امید کیجاتی ہے تو پھر اوسمین کیون شک کیا جاتا ہے رہے مکلف مؤمنین سوای شہدا کے سو اونمین علماء نے قدیمًا وحدیثًا اختلاف کیا ہے پس امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے کہ مؤمنون کی روحین جنت مین ہین

لہ او مثل لفظ الا الشہید الا الطفال

لہ امثل لفظ ... اور وہ نہین ہین المؤمنین ہین

الا مؤمنین ہین اور یہی ہے ... معلوم

اوراسی ہے ۱۲

سلہ جمع دعموص وہی دویبۃ تکون فی مستنقع الماء

ای ... الا دخال فی الا مور ایضا اللہ

ای سیاحون فی الجنۃ دخالون فی منازلہا

لا یمنعون من موضع

کما ان الصبیان فی الدنیا لا یمنعون من الدخول علی الحرم ۱۲

جمع ... الیہاب

اورکفار کی روحین آگ مین او رحدیث کعب بن مالک ؓ ام ہانی وابوہریرہ وام مبشر وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے استدلال کیا ہے اور ہلال بن لیساف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب سے علیین وسجین کا پوچھا تو کعب نے کہا کہ علیین تو ساتوان آسمان ہے اوسمین ارواح مومنین ہین سا سجین سو وہ ساتوین زمین ہے اوسمین ارواح کفار ہین نیچے حد ابلیس کے اور یہ بات دلیلون سے ثابت ہو چکی ہے کہ جنت ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے جن حدیثون سے اسکے لئے استدلال کیا گیا ہے اونمین سے یہ حدیثین ہین ا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدیجہ کا پوچھا فرمایا مینے اوسکو دیکھا ہے ایک نہر پر جنت کی نہرون سے ایک گھر مین قصب سے کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہے اور نہ رنج اخرجہ البزار والطبرانی ۲ حضرت فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہماری ماں خدیجہ کہان ہین فرمایا ایک گھر مین قصب سے کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہے اور نہ رنج درمیان مریم اور آسیہ زن فرعون کے مینے کہا اس قصب یعنی نے سے فرمایا نہین بلکہ قصب سے جو کہ موتی و یاقوت سے پرویا ہوا ہے اخرجہ الطبرانی بسند منقطع ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اسلمی کو رجم کیا جسنے آپکے نزدیک زنا کا اقرار کیا تھا تو فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے وہ اب جنت کی نہرونمین ہے اونمین غوطہ مار رہا ہے اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وابوداؤد ۴ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا جسکی روح نے جسم سے مفارقت کی اور وہ تین باتون سے بری ہے تو وہ جنت مین داخل ہوا کبر وغلول یعنی خیانت اور دین سے **ف** ایک گروہ نے کہا کہ روحین زمین مین ہین پھر اختلاف کیا سو ایک فرقے نے کہا کہ روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتے ہین یہ ابن وضاح کا قول ہے اور ابن حزم نے اسکی حکایت عامۂ اصحاب حدیث سے کی ہے اور ابن عبدالبر نے اسکو ترجیح دی ہے کہ روحین شہدا کی جنت مین ہین اور غیر شہدا کی روحین افنیۂ قبور پر ہین چرتی ہین جہان چاہتی ہین اور مردون پر سلام کرنے اور عرض مقعد کی حدیثون کے ساتھہ استدلال

کیا ہے حالآنکہ اسمین اسپر دلیل نہین ہے کہ روحین جنت مین نہین ہین کیونکہ عرض تو جسم پر ہے اور روح
کے لئے اوسکے ساتھہ اتصال ہے اور نری روح جنت مین ہے اور اسی طرح اہل قبور پر سلام کرنا اسپر
دلالت نہین کرتا ہے کہ اونکی روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتی ہین اسلئے کہ قبور انبیاء و شہداء پر سلام
کیا جاتا ہے حالآنکہ اونکی روحین علیین مین ہین لکن اونکے لئے باوجود اسکے ایک اتصال سریع ہے
ساتھہ جسم کے اور اسکی کنہ و کیفیت کو حقیقۃً نہین جانتا ہے مگر اللہ عز و جل اور جو حدیثین کہ اس بات
مین مروی ہین کہ سونے والیکی روح عرش کی طرف چڑہائی جاتی ہے یہ باوجود تعلق روح کے ساتھ
بدن کے اور سرعت عود روح کی طرف بدن کے وقت اوسکی بیداری کے اسکی شہادت دیتی ہین پس
ارواح مردون کی جو کہ اپنے ابدان سے متجرد ہین اولیٰ تر ہین ساتھہ عروج کی طرف آسمان کے اور ساتھہ
عود کے طرف قبر کے ایسی سرعت مین اور ایک فرقے نے کہا کہ روحین زمین کی ایک موضع مین جمع
کیجاتی ہین سو ارواح مؤمنین کی جابیہ مین جمع کیجاتی ہین اور نزدیک بعض کے چاہ زمزم مین اور
روحین کفار کی چاہ برہوت مین جمع کیجاتی ہین و رجحہ القاضی ابو یعلی من الحنابلۃ فی کتاب
المعتمد اور یہ مخالف ہے نص امام احمد رحمہ اللہ کی کہ ارواح کفار کی نار مین ہین اور شاید چاہ برہوت کو
جہنم کے ساتھہ ایک اتصال ہو اوسکی تہ مین جیسا کہ بحر مین مروی ہے کہ اوسکے نیچے جہنم ہے اور ابو عمر
احمد بن محمد نیسابوری کی کتاب حکایات مین حامد بن یحیی بن سلیم سے مروی ہے کہا کہ مکے مین ہمارے
پاس ایک آدمی اہل خراسان سے تہا امانتین رکہا کرتا تہا پہر اونکو ادا کیا کرتا ایک آدمی نے اوسکے
پاس دس ہزار دینار امانت رکہی اور غائب ہوگیا اور خراسانی کو موت آئی اوسنے اپنی اولاد سے کسیکو
اوسپر امین نہ سمجہا تو اونکو اپنے کسی گہر مین دفن کر دیا اور مر گیا پہر امانت والا آدمی آیا اور اوسکے بیٹون سے
پوچہا اونہون نے کہا ہمکو اوسکا کچہہ علم نہین ہے تو اوسنے علماء سے پوچہا جو کہ مکے مین تہے اور وہ
اوس زمانے مین بہت تہے علماء نے کہا ہم اوسکو گمان نہین کرتے مگر اہل جنت سے اور ہمکو یہ بات پہونچی ہے
کہ روحین اہل جنت کی زمزم مین ہین سو جسوقت تہائی یا آدہی رات گزر جاوے تو تو زمزم پر جا اور
اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو پکار ہم امید کرتے ہین کہ وہ تجہے جواب دیگا اگر وہ تجہے جواب دے

تو تواوس سے اپنے مال کا پوچہنا وہ گیا جیسا کہ اونہون نے کہا تہا پہر اوسنے ایک[1] بار دو بار سہ بار پکارا اوسنے جواب نہ دیا تو وہ علماء کی طرف لوٹ کے آیا کہا بیٹے مین بار پکارا مجہے جواب نہ ملا علماء نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم تیرے صاحب کو گمان ہین کرتے مگر اہل نار سے سو تو یمن کی طرف جا اوس مین ایک وادی ہے اوسکو برہوت کہتے ہین اوس مین ایک کنوان ہے اوسکو باہوت کہتے ہین اوس مین اہل نار کی روحین ہین تو اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو اوسوقت پکار جسوقت کہ تو نے زمزم میں پکارا تہا وہ گیا جیسا کہ اوس سے کہا گیا تہا رات کو پہر پکارا اے فلان بن فلان مین فلان ہون اوسنے اول آواز مین اوسکو جواب دیا اور باقی حکایت کتاب سے ساقط ہوگئی قال ابو عمر حدثنا ابو بکر بن محمد بن عیسی الطرطوسی حدثنا حامد بن یحیی بن سلیم الخ صفوان بن عمرو کہتے ہین مینے عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سے سوال کیا کیا نفوس مؤمنین کے لئے کوئی جگہہ جمع ہونیکی ہے کہا کہتے ہین کہ وہ زمین جسکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون وہی زمین ہے جسمین مؤمنین کی روحین جمع کیجاتی ہین یہانتک کہ بعث ہو اخرجہ ابن مندہ وھذا غریب جدا وتفسیر الآیۃ بذلک اغرب اور ابن مندہ نے شہر بن حوشب سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکہا اونسے ملتقی ارواح اہل جنت اور ارواح اہل نار کا سوال کرتے تہے ابی نے کہا کہ ارواح اہل جنت کی تو جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی حضرموت مین ایک گروہ صحابہ نے کہا کہ روحین نزدیک اللہ کے ہین یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ہوئی ہے ابن مندہ نے بطریق شعبی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ارواح موقوف ہین نزدیک رحمن کے اپنے موعد کا انتظار کر رہی ہین یہانتک کہ اونمین نفخ کیا جائے وھذا لاینافی ماوردت بہ الاخبار من محل الارواح علی ماسبق اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ روحین بنی آدم کی نزدیک اونکے باپ آدم علیہ السلام کے اونکے داہنے بائین طرف ہین اسلئے کہ حدیث صحیحین مین قصہ اسرا مین آیا ہے کہ جب دروازہ کہولا گیا تو ہم آسمان پر چڑہے تو ناگاہ ایک مرد بیٹہا ہوا ہے اوسکے داہنے طرف اسودہ[2] اور اوسکے بائین طرف اسودہ ہین جسوقت وہ اپنے داہنی طرف دیکہتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائین طرف نظر کرتا ہے تو روتا ہے

[1] در بعض نسخ یعنی عبارت یون ہے اول لیلۃ وثانیۃ وثالثۃ ۱۲

[2] یعنی جماعتین یا اشخاص منع سواد ۱۲

مینے جبریل علیہ السلام سے کہا یہ کون ہے کہا آدم اور یہ اسودہ انکے داہنی بائین طرف انکی اولاد کی روحین ہین سو انمین سے داہنی طرف والے اہل جنت ہین اور جو اسودہ کہ انکے بائین طرف ہین اہل نار ہین سو جب وہ اپنے داہنی طرف دیکھتے ہین تو ہنستے ہین اور جسوقت اپنے بائین طرف دیکھتے ہین تو روتے ہین الحدیث اور ظاہر اس لفظ کا اسکو مقتضی ہے کہ روحین کفار کی آسمان مین ہین اور یہ قرآن وحدیث دونون کے مخالف ہے کیونکہ آسمان روح کافر کے لئے نہین کہولا جاتا ہے اور بعض طرق حدیث مین وہ چیز وارد ہوئی ہے کہ اشکال کو دور کرتی ہے لفظ اُسکا یہ ہے کہ ناگاہ اونپر اونکی ذریت کی روحین پیش کیجاتی ہین سو جبکہ روح مؤمن کی ہوتی ہے تو وہ کہتے ہین روح طیب ہے اسکو علیین مین رکھو اور جب روح کافر کی ہوتی ہے تو کہتے ہین روح خبیث ہے اسکو سجین مین رکھو الحدیث سو اسمین یہ ہے کہ سمار دنیا مین ارواح اونکی ذریت کی اونپر عرض کیجاتی ہین اور وہ امر کرتے ہین ارواح کے رکہنے کا اونکے مستقر مین پس اسنے اسپر دلالت کی کہ محل استقرار ارواح کا آسمان مین نہین ہے **ف**

قول ابن حزم

ابن حزم رحمہ اللہ نے یہ زعم کیا ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً قبل اجساد کے پیدا کر دیا ہے اور اونکو ایک برزخ مین رکہدیا ہے اور وہ برزخ نزدیک منقطع عناصر کے ہے جہان نہ پانی ہے نہ مٹی نہ ہوا نہ آگ اور جسوقت وہ اجساد کو پیدا کرتا ہے تو اون روحون کو اونمین داخل کر دیتا ہے پہر اونکا اعادہ کرتا ہے نزدیک اونکے قبض کے طرف اوسی برزخ کے اور انبیاء و شہدار کی روحین جلدی سے طرف جنت کے بہیجدیجاتی ہین اور یہ ایک ایسا قول ہے کہ مسلمانون مین سے کسی نے اوسکو نہین کہا اور نہ یہ اونکے کلام کی جنس سے ہے یہ تو جنس کلام متفلسفہ سے ہے **ف** متکلمین کے ایک گروہ سے یہ قول منقول ہے کہ ارواح اجسام کے مرنیسے مرجاتی ہین اور اس قول کی نسبت معتزلہ کی طرف کی گئی ہے ایک جماعت فقہار اندلس قدیمًا اس قول کے قائل ہو گئے اونمین سے عبد الاعلی بن وہاب بن محمد بن عمر بن لبابہ ہین اور اونکے متاخرین مین سے جیسے سہیلی اور ابو بکر بن العربی علمار نے اس قول کا سخت انکار کیا ہے یہانتک کہ سحنون بن سعید وغیرہ نے کہا کہ یہ قول اہل بدع کا ہے نصوص کثیر جو کہ بقار ارواح پر بعد مفارقت ابدان کے دلالت کرتے ہین وہ اس قول کا رد و ابطال کرتے ہین

ف فرق درمیان حیات شہدا اور مومنین غیر شہدا کے جنکی روحین جنت مین ہین دو وجہ سے ہے **ایک وجہ** یہ ہے کہ ارواح شہدا کے لئے اجساد پیدا کئے جاتے ہین اور وہ طیور ہین جنکے پوٹون مین وہ روحین ہوتی ہین تاکہ اونکی نعیم کامل ہو اور اون روحونکی نعیم سے زیادہ تر کامل ہون جو کہ اجساد سے مجرد ہین اسلئے کہ شہدا نے اپنے اجساد کو قتل فی سبیل اللہ کے واسطے صرف کر دیا سو اونکے عوض یہ اجساد برزخ مین دئے گئے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ شہدا کو جنت سے رزق ملتا ہے اور اسکے مثل غیر شہدا کے حق مین ثابت نہین ہوا گو یہ آیا ہے کہ انہم یعقلون فی شجر الجنۃ یعنی جنت کے درختون مین چرتی ہین کسی نے کہا اسکے معنی تعلق ہین بعض نے کہا کہانا ہے درخت سے بہر حال مساوات غیر شہدا کے شہدا سے اونکے کمال تنعم اکل مین لازم نہین آتی ہے واللہ اعلم یہی وہ حدیث جسکو ابن سنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت قبرستان مین داخل ہوتے تو فرماتے السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ والابدان البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی باللہ تعالیٰ مؤمنۃ اللھم ادخل علیھم روحا منک وسلاما منا سو باوجود اسکے ضعف سند کے یون تاویل کی گئی ہے کہ مراد فنا ارواح سے جانا اونکا ہے اجساد مشاہد محسوس سے **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ نفس کے لئے چار گہر ہین ہر گہر پہلے گہر سے زیادہ تر بڑا ہے ۱ مان کا پیٹ یہ جگہ حصر و تنگی و غم اور تین تاریکیون کی ہے ۲ یہ گہر جسمین نشو و نما پایا اوس سے مالوف ہوا اور یہان خیر و شر کمایا ۳ برزخ یہ اون گہرون سے زیادہ تر بڑا اور کشادہ و فراخ ہے اس گہر کی نسبت اوسنے ایسی ہے جیسے کہ پہلے گہر کو اسکے ساتہہ نسبت ہے ۴ وہ گہر ہے جسکے بعد اور کوئی گہر نہین ہے دار القرار جنت یا نار اور نفس کے لئے ہر گہر مین ان گہرون سے ایک حکم و شان ہے کہ غیر ہے دوسرے گہر کی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم نے جو بات تیسرے گہر مین ذکر کی ہے اوسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن ابی الدنیا نے مرسل سلیم بن عامر جبایری سے روایت کیا ہے کہ مثل مومن کے دنیا مین جیسے بچہ اوسکی مان کے پیٹ مین جسوقت وہ اوسکے پیٹ سے نکلتا ہے تو اپنے مخرج

پررو تا ہے یہا تنک کہ جب اوسنے روشنی کو دیکھا اور دودہ پیا تو وہ دوست نہین رکھتا ہے کہ اپنے
مکان کی طرف رجوع کرے اور اسی طرح مومن موت سے نکلتا ہے پہر جبکہ وہ اپنے رب کی طرف
پہونچتا ہے تو دوست نہین رکھتا ہے کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے جنین دوست نہین رکھتا ہے
کہ اپنی ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۲ ابن ابی الدنیا نے مرسل عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا سے کوچ کرگیا
سو اگر وہ راضی ہوا تو اوسے خوش نہین کرتا ہے یہ کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے خوش نہین کرتا ہے
ایک تمہارے کو یہ کہ اپنی ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۳ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین تشبیہ
دی مینے مومن کی نکلنے کو دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اوسکی ماں کے پیٹ سے اوس غم وتاریکی
سے طرف راحت دنیا کے ف امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کفایۃ المعتقد مین شیخ عمر بن الفارض
رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا ہے کہ وہ ایک مرد کے جنازے مین حاضر ہوئے یہ شخص اولیاء اللہ مین سے تھے
کہتے ہین جب ہم اوسپر نماز پڑہ چکے ناگاہ جو بیچ ما بین زمین وآسمان سبز پرندون سے بہر گیا اونمین سے
ایک بڑا پرندہ آیا اوسنے اونکو نگل لیا پہر اوڑ گیا کہتے ہین کہ مینے اس سے تعجب کیا تو ایک آدمی نے
مجہسے کہا یہ آدمی ہوا سے اوترا اور نماز مین حاضر ہوا تہا تو تعجب نہ کر اسلئے کہ شہیدون کی روحین سبز
پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین یہ تو تلوارون کے شہید ہین رہے محبت کے شہید سو اونکے
اجساد ارواح ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسی کے مشابہ وہ حکایت ہے جسکو ابن
ابی الدنیا نے ذکر موت مین زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین
ایک شخص پہاڑ کے غار مین لوگون سے کنارہ کش ہوگیا تہا اوسکے وقت کے لوگ جب قحط مین مبتلا
ہوتے تو اوس سے استغاثہ کرتے وہ اللہ سے دعا کرتا اللہ اونکو پانی دیتا تہا وہ مرگیا لوگ اوسکی تجہیز وتکفین
مین لگے وہ اس حال مین تہے کہ ناگاہ ایک سریر یعنی تخت ابر آسمان مین حرکت کرتا ہے یہانتک کہ
اوسکی طرف پہونچا ایک شخص کھڑا ہوگیا اوسنے اوسکو لیا اور اوس تخت پر رکہدیا وہ تخت بلند ہوگیا

حکایت

حکایت

اور لگ اوسکی طرف دیکھ رہے ہین ہوا مین یہانتک کہ اونسے غائب ہوگیا ۲ اور اسیکی تائید وہ حکایت بہی کرتی ہے جسکو بیہقی وابونعیم دونون نے دلائل نبوت مین عروہ سے نقل کیا ہے کہ عامر بن فہیرہ بیر معونہ کے دن مارےگئے اون لوگون مین جوکہ مقتول ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید ہوگئے تو عامر بن طفیل نے عمرو سے کہا کیا تو اپنے اصحاب کو پہچانتا ہے عمرو نے کہا ہان پہر اونمین یعنے مقتولون مین گشت کیا اور عامر نے عمرو سے اونکے نسب پوچہنے شروع کئے کہا تو اونمین سے کسیکو گم پاتا ہے کہا ایک مولی کو ابوبکر کے گم پاتا ہون جسکو عامر بن فہیرہ کہتے ہین عامر نے کہا وہ تم مین کیسا تہا کہا وہ ہمارے افضل لوگونمین سے تہا عامر نے کہا مین تجہے اوسکی خبر دون اسنے یعنی ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اوسکو نیزہ مارا پہر اپنے نیزے کو کہینچا پس اوس آدمی یعنی عامر بن فہیرہ کو اوپر کے جانب آسمان مین لیگئے یہانتک کہ واللہ مین اوسے نہین دیکہتا تہا اور اوسکا قاتل ایک مرد تہا کلاب سے اوسکو جبار بن سلمی کہتے تہے وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا پہر مسلمان ہوگیا اور کہا مجہے اسلام کی طرف اوس چیز نے بلایا جوکہ مینے مقتل عامر بن فہیرہ سے دیکہی کہ اوسکو آسمان کی طرف بلند اوٹہا لیگئے ضحاک نے اوسکے اسلام کا اور جو مقتل عامر سے دیکہا تہا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لکہا آپنے فرمایا کہ ملائکہ نے اوسکے جثہ کو چہپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا ۳ بیہقی نے بوجہ دیگر اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے کہا مقرر مینے اوسکو دیکہا بعد اسکے کہ وہ مارا گیا آسمان کی طرف اوٹہایا گیا یہانتک کہ البتہ مین دیکہتا ہون طرف آسمان کے درمیان اوسکے اور درمیان زمین کے پہر بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کو بخاری نے صحیح مین اخراج کیا ہے اور اوسکے آخر مین کہا ہے کہ پہر وہ رکہا گیا کہا پس احتمال ہے کہ وہ اوٹہایا گیا پہر رکہا گیا پہر اسکے بعد گم ہوگیا ہمکو مغازی موسی بن عقبہ مین اندر اس قصے کے روایت کی گئی ہے کہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ عامر کا جسد نہین ملا لوگ گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو چہپا دیا انتہے ۴ ابن سعد نے اور حاکم نے کبیر مین بطریق عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اوٹہالیا گیا سو اوسکا جثہ نہ ملا گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو چہپا دیا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ظاہر یہ ہے کہ مراد فرشتون کی چہپانے سے غائب کرنا عامر کا

ابن فہیرہ رضی اللہ عنہ

جبار

آسمان مین جیسا کہ پہلی روایت مین آیا ہے وارت جثتہ وانزل علیین یعنی اوسکے جثے کو چہپا دیا
اور وہ علیین مین اوتارا گیا اور اسی کی نظیر وہ حکایت ہے جسکو احمد وابونعیم وبیہقی نے عمرو بن امیہ
ضمری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو جاسوس کرکے تنہا بہیجا کہا مین
خبیب کی لکڑی کی طرف آیا اور سپر چڑہا اور مین جاسوسون سے ڈرتا جاتا تہا پہر مینے اوسکو کہولا وہ زمین پر
گرپڑا پہر مین بے دہڑک گرپڑا تہوڑی دور علحدہ ہوگیا پہر مینے التفات کیا تو خبیب کو نہ دیکہا گویا اوسکو
زمین نگل گئی پہر ابتک خبیب کا کوئی اثر دیکہا نہ گیا سو یہ خبیب بن عدی بہی اونہین سے ہین جنکو
فرشتون نے چہپا دیا یا تو آسمان کی طرف اوٹہا لیگئے اور یہی ظاہر ہے یا زمین مین دفن کردیا ابونعیم نے
بہی خبیب کے رفع کا جزم کیا ہے جس جگہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے موازات ومساوات
اور انبیاء کے معجزات کے ساتھ ذکر کی ہے وہان یہ کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ عیسی علیہ السلام تو آسمان
کی طرف اوٹہا لئے گئے تو ہم کہینگے کہ ایک قوم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے اوٹہا
لیگئی جیسے عیسی علیہ السلام اوٹہا لئے گئے اور یہ زیادہ تر عجب ہے پہر قصہ عامر بن فہیرہ اور خبیب بن
عدی کا اور قصہ علاء بن حضرمی کا جو کہ آخر باب احوال سوتی مین گذر چکا ہے ذکر کیا ہے جو حدیثین کہ
قصۂ رفع الی السماء کو قوت دیتی ہین اونہین سے ایک وہ حدیث ہے جو کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی انامل یعنے پورون اُحد کے کاٹی گئی تو کہا حسن ہے یعنی اچہا ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجہے فرشتے اوٹہا لیتے اور لوگ تیری طرف
دیکہتے رہتے یہانتک کہ تجہے جو آسمان مین داخل کردیتے اخرجہ النسائی والبیہقی والطبرانی
وغیرہم اور جو قصے کہ فی الجملہ مناسق ومناسب قصۂ تغییب کے ہین اونہین سے قصہ حضرت اویس
قرنی رضی اللہ عنہ ہے عطاء خراسانی کہتے ہین کہ اویس قرنی کو سفر مین پیٹ کی بیماری ہوئی یعنی دست
ہونے لگے اور انکا انتقال ہوگیا لوگون نے اونکی جراب یعنی تہیلی مین دو کپڑے پائے کہ وہ دنیا کے
کپڑون سے نہ تہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ دو کپڑون سے نہ تہے جنکو بنی آدم بنتے ہین
اور دو آدمی گئے تاکہ اونکے لئے قبر کہودین وہ آئے اور کہا کہ ہمنے اونکے لئے ایک پتہر مین

قصہ اویس قرنی

کھُدی کہُدائی قبر پائی گویا ابہی اوس سے ہاتہ اوٹہائے گئے ہین پہر اونکو کفنایا اور دفن کر دیا پہر التفات کیا تو کچہہ نہ دیکہا اخرجہ ابن عساکر من طرق عن عطاءؒ اس قصے کو امام احمد نے زہد مین بطریق دیگر عبد اللہ بن سلمہ سے روایت کیا ہے اوسکے آخر مین یون ہے کہ بعض ہمارے نے بعض سے کہا اگر ہم لوٹے تو اونکی قبر کو جان لینگے پہر ہم لوٹے تو ناگاہ نہ قبر تہی اور نہ کچہہ اثر تہا اور وہ قصے جو مشابہ و مناظر قصۂ پرندہای سبز ہین اونمین سے ایک وہ قصہ ہے جسکو ابن عساکر نے ابو بکر بن ریان سے روایت کیا ہے کہا مین حمام لبغلہ مین کہڑا ہوا جو کہ مصر مین ہے اور لوگ ذو النون رضی اللہ عنہ کا جنازہ لائے مینے سبز پرندون کو دیکہا کہ وہ اونپر متر فرف تہے یعنی مثل ایک چادر سبز کے سایہ کیئے ہوئے تہے یہانتک کہ اونکی قبر تک پہونچے جب وہ دفن کر دئے گئے تو وہ غائب ہو گئے **حکایت** ایک مرد صالح نے اپنی موت کے سال مین خبر دی کہ وہ فلان دن فلان وقت مرینگے پہر اوسی وقت انتقال کیا اور سفید پرندے جو کہ صالحین کے جنازون پر دکہائی دیتے ہین وہ اونکے جنازے پر سایہ کرتے تہے یہانتک کہ وہ اونکے ساتہہ اونکی قبر مین اوترے ذکرہ فی کتاب السر المصون فیما اکرم بہ المخلصون لطاہر بن محمد الصدفی فی ترجمۃ سلامۃ الکنانی احد الصالحین اس حکایت کی عبارت مشعر ہے کہ یہ بات صالحین کے جنازون مین معروف و معہود تہی کوئی غریب و نادر بات نہین تہی **حکایت** اسی کتاب مین ترجمۂ مالک بن علی قلانسی رضی اللہ عنہ مین ذکر کیا ہے کہ وہ جب مرے اور نماز کے لئے سریر پر رکہے گئے تو لوگون نے دیکہا کہ جنگل و پہاڑ اور جہانتک نظر جاتی تہی آدمیون سے بہرا ہوا تہا اونپر نہایت سفید کپڑے تہے اونہون نے لوگون کے ساتہ اونپر نماز پڑہی **حکایت** ابن سعد نے ابو خالد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب عمرو بن قیس ملائی کا انتقال ہوا تو جنگل کو آدمیون سے بہرا ہوا دیکہا اونپر سفید کپڑے تہے جسوقت اونپر نماز ہو چکی اور دفن کر دئے گئے تو جنگل مین کسیکو نہ دیکہا **حکایت** عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہین کہ ایک رات مین قبرستان مین تہا کہ مینے ایک غمگین آدمی کو سنا کہ وہ اپنے مولی سے مناجات کر رہا ہے کہتا ہے میرے سید تیرا قصد ایک بندے نے کیا ہے جسکی روح

ف کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ مین نے بعض ثقات سے سُنا ہے کہ میان رنگین دیکہو رحمہ اللہ جو کہ ریختی کے موجد ہین ایک بار حضرت مولانا اسحٰق صاحب رحمہ اللہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ مجھکو معلوم ہوا ہے کہ مین فلان دن فلان وقت مرونگا آپ میرے جنازے کی نماز پڑہنا اگر آپ نماز نہ پڑہینگے تو اور سب بیہودہ ہونگا پہر جس دن اور جس وقت اونہون نے کہا تہا اوسی دن اوسیوقت اون کا انتقال ہوا حضرت مولانا صاحب نے اونپر نماز جنازہ پڑہی رنگین تخلص تہا اختر یار خان ایک مدت بہوپال مین آئے تہے مین نے اونکو دیکہا ہے فنون مین استاد عربی فارسی خوش قلم تہے ۱۲

تیرے نزدیک ہے اور قیاد یعنی رسی اوسکی تیرے ہاتہو نہین ہے اور اشتیاق اوسکا تیری طرف ہے اور اوسکی حسرتین تجہپر ہین رات اوسکی بیخوابی ہے اور دن اوسکا بیتابی ہے اور احشار اوسکی یعنی آنتین جلی ہوئی ہین اور آنسو اوسکے سبقت کرتے ہین تیری دیدار کے شوق سے اور واسطے حنین کے تیری ملاقات کی طرف نہین ہے اوسکو کوئی راحت سوا تیرے اور نہ کوئی آرزو ہے تیرے سوا پہر وہ رویا اور آسمان کی طرف اپنا سر اوٹہایا اور ایک چیخ ماری مینے اوسکو ہلایا تو وہ مردہ تہا مین اوسکی مراعات کرتا تہا کہ ایک قوم کو دیکہا کہ اونہون نے اوسکا قصد کیا اوسکو نہلایا اوسکو حنوط لگایا کفنایا اوسپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اور آسمان کی طرف چڑہ گئے اخرجہ ابن الجوزی فی عیون الحکایات بسندہ

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین صحرا مین گیا ناگاہ ایک جنگل تہا اوسمین ایک جوان آدمی کہڑا ہوا نماز پڑہتا تہا اور ناگاہ ایک درندہ جنگل کے دروازے پر بیٹہا ہوا تھا مینے کہا اے جوان کیا تو اس درندے کو نہین دیکہتا ہے کہا اگر تو اوس سے ڈرتا جسنے درندے کو پیدا کیا ہے تو تجہے بہتر تہا پہر درندے پر متوجہ ہوا کہا تو ایک کتا ہے اللہ کے کتون سے سو اگر تجہے کسی چیز مین اذن دیا گیا ہے تو مجہے قدرت نہین ہے کہ مین تجہکو منع کرون ورنہ تو چلا جا وہ درندہ پیٹہہ پہیر کر بہاگتا ہوا چلا گیا پہر اوسنے ندا کی یاسیدی اسالك بمعاقد العز من عرشك ان كان لي عندك خير فاقبضني اليك وہ اس کلمے کو پورا نہ کرنے پایا تہا یہانتک کہ دنیا سے مفارقت کر گیا مین لوٹ کے آیا اپنے اصحاب کو زہاد و صالحین سے جمع کیا تاکہ اوسکی تجہیز و تکفین مین مصروف ہون جب ہم لوٹ کے جنگل مین آئے تو اوسمین کسی کو نہ دیکہا اور ایک ہاتف مجہکو پکارتا ہے کہ مین اوسکی آواز سنتا ہون اور جسم نہین دیکہتا اے ابو سعید تو لوگون کو پہیر لیجا کیونکہ وہ جوان تو اوٹہا لیا گیا اخرجہ ابن الجوزی بسندہ

فائدہ بیان مین مستقر شہدائے بحر کے

حکایت عبید بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک وقت حسن رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے تہے اور لوگ اونکے انس پاس تہے کہ ایک آدمی آیا اوس کی آنکہین سبز تہین حسن نے فرمایا کیا تجہے

تیری ماں نے ایسا ہی جنا ہے یا یہ بیاری سے ہین کہا ای ابوسعید کیا آپ مجھکو پہچانتے نہیں ہین کہا تو
کون ہے اوسنے اپنا نسب بتایا تو مجلس مین کوئی ایک ایسا باقی نہ رہا جو اوسکو پہچانتا نہو کہا تیرا کیا
قصہ ہے کہا مینے اپنے سارے مال کا قصد کیا پہر اوسکو جہاز مین ڈالا مین کی ارادے سے چلا ہمپر ایک
سخت ہوا چلی مین غرق ہوگیا ایک تختے پر کسی کنارے کی طرف جانکلا وہان ٹہیرا قریب چار مہینے کے
متردد رہا درخت وگہاس سے جو پاتا کہاتا اور چشمون کا پانی پیتا تہا پہر مینے اپنے جی مین کہا کہ مین ضرور اپنے
مونہہ پر چلا جاؤن یعنی کسی طرف مونہہ کرکے چلدون سو یا تو ہلاک ہوجاؤنگا یا نجات پاؤنگا پہر مین چلا
مجھے ایک محل دکہائی دیا اوسکی بنا چاندی کی تہی مینے اوسکے کواڑ کو دہکا دیا ناگاہ اوسکے اندر کئی رواقین[1]
تہین اونکے ہر طاق مین ایک ایک صندوق تہا موتی کا اونپر قفل تہے کنجیان اونکی روبرو رکہی تہین مینے
بعض کو کہولا اوسکے جوف مین سے عمدہ خوشبو نکلی ناگاہ اوسمین کئی مرد تہے حریر کے کپڑون مین لپٹے
ہوئے مینے بعض کو ہلایا تو وہ مردہ تہے صفتِ زندہ مین پہر مینے صندوق کو بند کردیا اور مین نکل آیا اور
محل کا دروازہ بند کردیا اور چلا ناگاہ مجھے دو سوار ملے مینے اونکے مثل خوبصورتی مین نہین دیکہا وہ چکلیان
گہوڑون پر سوار تہے مجھسے میرا قصہ پوچہا مینے کہدیا کہا تو آگے بڑہ تو ایک درخت کی طرف پہونچیگا اوسکے
نیچے ایک باغ ہے وہان ایک شیخ خوبصورت ہے وہ نماز پڑہ رہا ہے تو اوس سے اپنی خبر کہہ وہ ابہی تجھے
راہ پر لگادیگا مین چلا ناگاہ ایک شیخ ملے مینے اونپر سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا پہر مجھسے میرا
قصہ پوچہا مینے اونسے سب کہدیا جسوقت مینے محل کی خبر اونسے کہی تو وہ گہبرا اٹھے پہر کہا تو نے کیا کیا
مینے کہا کہ صندوقون کو اور دروازون کو بند کردیا تو چپ ہورہے اور مجھسے کہا بیٹہہ جا ایک بادل اونپر سے
گذرا کہا السلام علیک یا ولی اللہ کہا تو کہان کا ارادہ رکہتا ہے کہا فلان فلان جگہہ کا ارادہ رکہتا ہون پس
ایک بادل کے بعد دوسرا بادل اونپر سے گذرتا رہا یہانتک کہ ایک بادل آیا کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے کہا
بصرے کا کہا تو اوتر آ وہ اوتر آیا وہ اونکے آگے ہوگیا کہا تو اس شخص کو اوٹہا لے یہانتک کہ اسے اسکے گہر
تک صحیح سالم پہونچادے جسوقت مین بادل کی پیٹہہ پر ہوگیا تو مینے کہا مین تمسے اوس ذات کے ساتھ
سوال کرتا ہون جسنے تمہارا اکرام کیا کہ تم مجھے خبر دو محل کی اور سوارون کی اور تمہاری کہا محل تو یہ ہے

[1] لفظ اروقہ جمع ہے رواق کی رواق بکسر وبالضم بیت کالفسطاط یحمل علی سطاع واحد فی وسطہ و رواق البیت مابین یدیہ ۱۲

کہ اللہ نے دریا کے شہیدون کا اکرام کیا ہے اور اونپر فرشتون کو مقرر کیا ہے کہ وہ اونکو دریا سے اوٹھا لین اور اونکو اون صندوقون مین حریر کے کفنون مین لپٹے ہوئے رکھین اور دو سوار وہ دو فرشتے ہین کہ صبح و شام اللہ کی طرف سے اونپر سلام لاتے ہین اور مین خضر ہون اور مینے میرے رب سے سوال کیا ہے کہ مجھے تمہارے نبی کی امت کے ساتھہ حشر کرے وہ آدمی کہتا ہے کہ جب مین بادل پر ہو گیا تو مجھے خوف سے ایک ایک ہول عظیم پہونچی یہانتک کہ میری یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھتے ہو اخرجہ ابو سعید فی شرف المصطفے من طریق احمد بن محمد بن ابی بزۃ حدثنا محمد بن الوزان عن عبید بن سعید عن ابیہ واورد ھذہ القصۃ شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ فی ترجمۃ الخضر علیہ السلام

وصل

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے مستقر ارواح کے باب مین جسقدر احادیث و آثار وارد ہوئی ہین اون سب کا ذکر شرح الصدور مین کر دیا ہے چنانچہ اونکا ترجمہ بیان ہو چکا اب مناسب معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین جو کچھہ اس باب کے متعلق بیان فرمایا ہے اوسکا ذکر بھی ہو لیکن وہ بیان بہت طول طویل ہے کیونکہ اونہون نے ہر قول کو مع اوسکی دلیل کے بیان کر کے مالہ وما علیہ پر خوب بحث کی ہے اون سب کا ترجمہ کامل طور پر اس خاکسار نے حدیث برزخ مین کیا ہے یہان اسیقدر کافی ہے کہ ہر قول کو جدا جدا بلغیر ذکر دلیل ورد و قدح کے بیان کر دیا جاوے تاکہ ضبط اقوال ذہن مین رہے وباللہ التوفیق **قول اول** ایک قوم نے کہا کہ روحین مومنین کی اللہ تعالی کے نزدیک جنت مین ہین شہید ہون یا غیر شہید یہ اوسوقت ہے کہ کسی گناہ کبیرہ یا قرض نے جنت سے اونکو نہ روکا ہو اور اللہ تعالی نے رحمت و عفو کے ساتھہ اون سے ملاقات فرمائی ہو یہ مذہب ابو ہریرہ و ابن عمر رضی اللہ عنہم کا ہے۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ مومنین کی روحین جنت مین نہین ہین فناء جنت مین بہشت کے دروازے پر ہین روح و نعیم اوسکا اونکی طرف آتا ہے اوسکا رزق اونکو پہونچتا ہے یہ قول مجاہد رضی اللہ عنہ کا ہے **تیسرا قول** یہ ہے کہ روحین اپنی قبرون کے میدانون پر رہتی ہین یہ ابو عمرو بن عبد البر رحمہ اللہ

کا مذہب ہے **چوتھا قول** یہ ہے کہ مومنین کی روحین اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہین صرف اتنا ہی کہا اسپر اور کچھہ زیادہ نہ کیا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس قول کے قائل نے قرآن شریف کے لفظ کے ساتھہ ادب کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے بل احیاء عند ربہم **پانچوان قول** یہ ہے کہ ارواح مومنین کی جنت مین ہین اور کفار کی نار مین اس قول کو عبداللہ بن امام احمد نے اپنے والد سے روایت کیا ہے **چھٹا قول** ابن مندہ نے کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا ہے کہ ارواح مومنین کی جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی برہوت مین یہ ایک کنوان ہے حضر موت مین ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ قول انفسیون کا ہے لیکن انکی بات ٹھیک نہین ہے کیونکہ اسکے قائل تو ایک جماعت اہل سنت ہے جیسا کا ابن مندہ نے ذکر کیا حافظ ابن قیم نے اس قول مین بحث کی ہے **ساتوان قول** یہ ہے کہ ارواح مومنین کی علیین ساتوین آسمان مین ہین اور ارواح کفار کی ساتوین زمین سجین مین ہین **آٹھوان قول** یہ ہے کہ ارواح مومنین کی ایک برزخ مین ہین زمین کے جہان چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ہے برزخ اوسکا نام ہے جو کہ درمیان دو شئے کے حاجز ہو گویا مراد اونکی برزخ سے ایک زمین ہے درمیان دنیا و آخرت کے کہ ارواح وہان چھوٹی ہوئی ہین جہان چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول قوی ہے **نوان قول** یہ ہے کہ ارواح مومنین کی آدم کی برزخ مین جمع رہتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل قائم نہین ہے اور نہ اس قول کے قائل کی تسلیم واجب ہے نہ اسکا قائل معتمد ہے اور نہ یہ صحیح ہے حاصل یہ ہے کہ یہ قول ابطل وافسد اقوال ہے یہ قول جابیہ کے قول سے بھی زیادہ تر فاسد ہے **دسوان قول** یہ ہے کہ روحین اوس زمین مین جمع رہتی ہین جسکے حق مین اللہ سبحانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ آیت اس زمین کے ساتھہ خاص نہین ہے **گیارہوان قول** یہ ہے کہ ارواح مومنین کی آدم علیہ السلام کے داہنی طرف ہین اور ارواح کفار کی اونکے بائین طرف ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا یہ برزخ جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارواح کو شب معراج مین دیکھا نزدیک سماء دنیا کے ہے کہا کہ یہ برزخ

اوس جگہہ ہے کہ جس جگہہ عناصر منقطع ہوجاتے ہین کما یہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ ارواح اونکے نزدیک نیچے آسمان کے ہین جس جگہہ عناصر یعنی پانی مٹی آگ ہوا منقطع ہوجاتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ ابن حزم اوس شخص پر ہمیشہ تشنیع کیا کرتے ہین جوکہ کوئی بات کہے جسپر دلیل نہو سواس بات پر اونکے لئے کتاب وسنت سے کون دلیل ہے پہر انکے قول کا خوب ہی رد کیا ہے **بارہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا اوس جگہہ ہے جس جگہہ کہ وہ پہلے پیدائش اجساد سے تہین یہ قول ابو محمد بن حزم کا ہے حافظ ابن قیم نے دلائل ابن حزم وغیرہ ذکر کرکے اچہی طرحسے رد کیا ہے **تیرہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا عدم محض ہے یہ قول ابن باقلانی اور انکے متبعین کا ہے حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول کو کتاب سنت واجماع صحابہ وادلۂ معقول وفطرت رد کرتے ہین یہ قول اوس شخص کا ہے جسنے اپنی روح کو نہین پہچانا غیر کی روح کا کیا ذکر ہے سلف امت صحابہ وتابعین وائمۂ اسلام سے کسی نے یہ قول نہین کہا **چودہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا موت کے بعد اور بدن ہین سوائی ان بدلون کے حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا اس قول مین حق وباطل دونون ہین حق تو وہی ہے جوکہ شہدا کے حق مین وارد ہوا ہے کہ اونکی روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین اور باطل وہ ہے جوکہ اعدای رسل ملاحدہ وغیرہم منکرین معاد کہتے ہین کہ ارواح بعد مفارقت بدن کے اجناس حیوان وحشرات وطیور کے انتقال کرتی ہین جوکہ اونکے مناسب وہمشکل ہین حافظ ابن قیم نے اس قول باطل کو رد فرمایا ہے حق کو باطل سے جدا کردیا ہے **پندرہوان قول** ان سب اقوال مین قول راجح یہ ہے کہ ارواح اپنے مستقر مین جوکہ برزخ مین ہے باعظم تفاوت متفاوت ہین پہر اس تفاوت کو تفصیل وار بیان فرمایا ہے یہ سب اقوال کتاب الروح مین مفصل لکہے ہین اور حدیث برزخ مین اونکا ترجمہ ہے فتبارك الله فاطرها ومنشئها ومحييها ومميتها ومسعدها ومشقيها الذي فاوت بينها في درجات سعادتها وشقاوتها كما فاوت بينها في مراتب علومها واعمالها وقواها واخلاقها فمن عرفها ما ينبغي شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك كله وله الحمد كله الخير كله واليه يرجع الامر كله وله القوة كلها والقدرة كلها والعز كله والحكمة كلها

والكمال المطلق من جميع الوجوه وعرف بمعرفة نفسه صدق انبيائه ورسله وان الذي جاؤا به هو الحق الذي شهد به العقول وتقر به الفطر وما خالفه هو الباطل وبالله التوفيق ؞

باب ۳۸

اس امر کے بیان مین کہ ہر روز میت کا مقعد یعنی ٹھکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ سبحانہ نے النار یعرضون علیها غدوا وعشیا ابن ہذیل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کے جوف مین ہین صبح وشام آگ پر جاتی ہین سو یہی اونکا عرض ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندونکے اجواف مین ہین پس ہر روز دوبار آگ پر پیش کی جاتی ہین اونسے کہا جاتا ہے یہ تمہارا گھر ہے سو یہ ہے اللہ تعالی کا قول النار یعرضون علیها غدوا وعشیا اخرجہ اللالکائی والاسمعیلی ۳ عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے آیت مذکور کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ آجکے دن صبح وشام لیجائے جاتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اخرجہ ابن ابی حاتم ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اوسپر مقعد اوسکا صبح وشام اگر وہ اہل جنت سے ہے تو اہل جنت سے اور اگر وہ اہل نار سے ہے تو اہل نار سے کہا جاتا ہے یہ تیرا مقعد ہے یہانتک کہ اوٹھاوے تجھکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بعض نے کہا یہ اوس مومن کے ساتھ خاص ہے جو کہ عذاب نہین کیا جاتا ہے اور بعض نے کہا نہین اور احتمال ہے کہ جو مومن عذاب کیا جاتا ہے وہ اپنے دونون مقعد کو ایک ساتھ دو وقتون مین یا ایک وقت مین دیکھیگا اور کہا کہ پھر کہا گیا ہے کہ یہ عرض تنہا روح ہی پر ہے اور جائز ہے کہ مع ایک جزو کے ہو بدن سے اور یہ بھی جائز ہے کہ روح پر ہو مع سارے جسد کے تو روح اوسکی طرف پھیر دی جاوے جیسے کہ سوال کے وقت پھیر دی جاتی ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لالکائی نے سنت مین حدیث مذکور کو اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ مرے مگر حال یہ ہے کہ پیش کیجاتی ہے روح اوسکی الخ اور ہناد نے زہد مین ابن عمر رضی اللہ عنہما

لعلہ بل یختص من المؤمن الذی یعذب باور دوسرا مین لایعذب واللہ اعلم ۱۲

سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مرد البتہ پیش کیا جاتا ہے اوسپر مقعد اوسکا جنت ونار سے صبح وشام اوسکی قبر مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونکے لئے دو چیخین ہر دن مین صبح وشام تھین اول دن مین کہا کرتے تھے کہ رات گئی اور دن آیا اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو اونکی آواز کوئی نہین سنتا مگر اللہ کے ساتھہ آگ سے پناہ چاہتا پھر جب شام ہوتی تو کہتے کہ دن گیا اور رات آئی اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو نہ سنتا اونکی آواز کو کوئی مگر اللہ کے ساتھہ آگ سے پناہ مانگتا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے ایک آدمی نے عسقلان مین ساحل پر پوچھا کہا اے ابوعمرو ہم سیاہ پرندون کو دیکھتے ہین کہ وہ دریا سے نکلتے ہین پھر جب شام ہوتی ہے تو اوسکے مثل سفید لوٹ آتے ہین کہا تمنے اسکو سمجھہ لیا کہا ہان کہا انکے پوٹون مین آل فرعون کی روحین ہین آگ پر پیش کی جاتی ہین وہ اونکو جلا دیتی ہے سو اونکے پر سیاہ ہوجاتے ہین پھر اون پرون کو گرا دیتے ہین پھر وہ اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین پس آگ اونکو بھون دیتی ہے یہی اونکا داب و حال ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر کہا جاویگا کہ داخل کرو آل فرعون کو سخت تر عذاب مین ؎

باب ۹ بیان مین عرض اعمال زندون کے مردون پر

یعنی زندے جو اچھے برے عمل کرتے ہین وہ مردون پر عالم برزخ مین پیش کئے جاتے ہین وہ اچھے عمل سے خوش ہوتے ہین اور برے کام سے رنجیدہ وغمگین ہوتے ہین (۱) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے اقارب وعشائر مردہ پر پیش کئے جاتے ہین سو اگر وہ خیر ہے تو وہ خوش ہوتے ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو نہ مار یہانتک کہ اونکو ہدایت کرے جیسے تونے ہمکو ہدایت کی اخرجہ احمد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن منال (۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے عشائر واقربا پر اونکی قبرون مین پیش کئے جاتے ہین اگر وہ خیر ہے تو وہ اوس سے خوش ہوتے ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو الہام کر کہ وہ تیری طاعت کے

ساتھ عمل کرین اخرجہ الطیالسی فی مسندہ ۴ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تمہارے اعمال
مردون پر پیش کئے جاتے ہین سو اگر وہ اچھا دیکھتے ہین تو فرحت کرتے اور خوش ہوتے ہین اور اگر برا دیکھتے
ہین تو کہتے ہین اللہم راجع بہ یعنی الٰہی تو اوسے اس برے کام سے پھیر دے اخرجہ ابن ابی الدنیا
وابن المبارک ۴ **حکایت** ابراہیم بن میسرہ کہتے ہین کہ ابوایوب نے قسطنطنیہ کا غزوہ کیا ایک واعظ
پر انکا گزر ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ جسوقت بندہ شروع دن مین عمل کرتا ہے تو وہ اوسکے معارف پر پیش کیا جاتا
ہے جبکہ شام کرتا ہے اہل آخرت سے اور جب عمل کرتا ہے آخر دن مین تو وہ پیش کیا جاتا ہے اوسکے معارف پر
یعنی اوسکی جان پہچان کے لوگو نپر جبکہ صبح کرتا ہے اہل آخرت سے ابوایوب نے کہا دیکھ تو کیا کہتا ہے کہا واللہ بیشک
وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مین کہتا ہون تو ابوایوب نے کہا الٰہی مین تجھسے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھے رسوا نہ کر نزدیک
عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے بسبب اوس عمل کے جو مینے اونکے بعد کیا واعظ نے کہا واللہ
نہین لکھتا ہے اللہ اپنی ولایت کو واسطے کسی بندے کے مگر اوسکی عورات یعنی عیوب کو چھپاتا ہے اور
اوسکے اچھے سے اچھے عمل کے ساتھ اوسپر ثنا کرتا ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والحکیم
الترمذی وابن ابی الدنیا ۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیش کئے جاتے ہین
اعمال پیر و جمعرات کے دن اللہ پر اور پیش کئے جاتے ہین انبیا پر اور آبا و امہات پر دن جمعہ کے سو وہ
اونکے حسنات سے خوش ہوتے ہین اور اونکے مونہہ کی سفیدی و چمک زیادہ ہو جاتی ہے پس تم ڈرو
اللہ سے اور اپنے مردون کو ایذا نہ دو اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول من حدیث
عبد الغفور بن عبد العزیز عن ابیہ عن جدہ ۶ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے اللہ اللہ یعنی تم اللہ سے ڈرو تمہارے اخوان مین
اہل قبور سے کیونکہ تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہین اونپر اخرجہ الحکیم الترمذی وابن
ابی الدنیا فی کتاب المنامات والبیہقی فی شعب الایمان ۷ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رسوا نہ کرو تم تمہارے مردون کو تمہارے برے اعمال سے
اسلئے کہ وہ پیش کئے جاتے ہین تمہارے اولیا پر یعنی تمہارے خویش اقارب دوست آشنا پر اہل قبور سے

اخرجه ابن ابی الدنیا والاصبهانی فی الترغیب ٨ حکایت محمد بن عبد الله کہتے ہین کہ عباد
خواص ابراہیم بن صالح ہاشمی پر داخل ہوئے اور ابراہیم امیر فلسطین تہے اونسے ابراہیم نے کہا مجہے نصیحت کرو کہا مجہے
یہ بات پہونچی ہے کہ اعمال زندونکے اونکے مردہ اقارب پر پیش کئے جاتے ہین سو تو دیکہ اوس چیز کو جو پیش کیجاتی ہے رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم پر تیرے عمل سے اخرجه ابن ابی الدنیا وابن منده وابن عساکر عن احمد
بن عبد الله بن ابی الحواری قال حدثنی اخی محمد بن عبد الله ٩ ابو الدردار رضی الله
عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تہے الٰہی مین تجہسے پناہ مانگتا ہون کہ ممقوت رکہین مجہکو میرے ماموں
عبد الله بن رواحہ جسوقت کہ مین اونسے ملون اخرجه ابن ابی الدنیا ١٠ ابو الدردار رضی الله عنہ
فرماتے ہین کہ تمہارے اعمال تمہارے مردون پر پیش کئے جاتے ہین پس وہ خوش وناخوش ہوتے
ہین اور کہتے الٰہی مین تیرے ساتہہ پناہ چاہتا ہون اس سے کہ مین ایسا عمل کرون جس سے عبد الله
بن رواحہ رسوا ہون اخرجه ابن المبارك والاصبهانی ١١ ابن المبارک نے عثمان بن عبد الله بن
اولیس سے روایت کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے اونسے کہا کہ تم میرے بہتیجے پر اذن مانگو اور وہ عثمان کی بی بی اور عمرو اوس
بن اوس کی بیٹی تہین پس عثمان نے سعید کے لئے اذن مانگا سعید داخل ہوئے کہا تیرا خاوند تیرے ساتہہ
کیا کرتا ہے کہا بیشک وہ میرے ساتہہ البتہ احسان ونیکی کرنیوالا ہے جسقدر طاقت رکہتا ہے سعید نے کہا اے
عثمان تو اوسکے ساتہہ احسان کر اسلئے کہ تو اوسکے ساتہہ کوئی چیز نہین کرتا ہے مگر وہ عمرو بن اولیس کے پاس
آتی ہے یعنی اوسکی خبر اوسکو ہوجاتی ہے مینے کہا کیا مردون کو زندون کی خبرین آتی ہے کہا ہان نہین ہے
کوئی کہ اوسکے لئے حمیم یعنے دوست ہو مگر اوسکو اوسکی اقارب کی خبرین آتی ہین سو اگر خیر ہے تو اوس کو
اوس سے سرور وفرح ہوتا ہے اور اوسکو مبارکبادی دیجاتی ہے اور اگر شر ہے تو غمگین وحزین ہوتا ہے
یہانتک کہ وہ آدمی کا پوچہتے ہین یعنے جسکو پہچانتے ہین اور وہ مرچکا ہے تو کہا جاتا ہے کیا وہ تمہارے
پاس نہین آیا کہتے ہین نہین خولف به الی امه الهاویه یعنی اوسکو اوسکی مان ہاویہ یعنی جہنم
کی طرف لیگئے ١٢ حکایت ایک گورکن بنی اسد مین تہا وہ کہتا ہے مین ایک رات قبرستان مین
تہا کہ مینے ایک قائل کو سنا کہ ایک قبر سے کہتا ہے ای عبد الله اوسکے بہائی نے دوسری قبر سے اوسکو

جواب دیا کہا ای جابر تجھے کیا ہوا کہا کل ہمارے پاس ہماری ماں آئے گی کہا اوسے کون چیز نفع دیگی وہ تو ہم تک نہ پہونچیگی میرا باپ اوسپر خفا ہو گیا ہے اوسنے قسم کھالی ہے کہ وہ اوسپر نماز نہ پڑھیگا گور کن کہتا ہے کہ جب کل کا دن آیا تو میرے پاس ایک آدمی آیا کہا تو میرے واسطے اس جگہہ قبر کھود درمیان اون دو قبروں کے جنسے مینے بات سُنی تھی مینے کہا اسکا نام جابر اور اسکا نام عبداللہ ہے اوس آدمی نے کہا ہان پھر جو مینے سنا تھا وہ اوس سے کہدیا کہا ہان مینے قسم کھالی تھی کہ اوسپر نماز نہ پڑھونگا سو مین اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور ضرور اوسپر نماز پڑھونگا اخرجہ ابن الدنیا من طریق ابی بکر بن عیاش عن حفار کان فی بنی اسد ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تو صلہ کر اوس شخص سے جس سے تیرا باپ صلہ کرتا تھا اسلئے کہ صلہ میت کا اوسکی قبر مین یہ ہے کہ تو صلہ کرے اوس شخص سے جس سے تیرا باپ مواصلت کرتا تھا اخرجہ ابونعیم ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوست رکھے کہ وہ اپنے باپ سے اوسکی قبر مین صلہ کرے تو چاہیے کہ وہ صلہ کرے اپنے باپ کے اخوان سے بعد اوسکے اخرجہ ابن حبان

۵ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہے مجھپر میرے والدین کے بر سے کوئی چیز کہ مین اوس سے اونکا بر کرون بعد اونکی موت کے فرمایا ہان چار خصلتین تجھپر باقی ہین دعا و استغفار اونکے لئے اور اونکے وعدے کا وفا کرنا اور اونکے دوست کا اکرام کرنا اور وہ صلہ رحم کا جو کہ تیرے لئے رحم نہین ہے مگر اونکی طرف سے اخرجہ ابوداؤد وابن حبان +

باب بیان مین اوس چیز کی جو کہ روح کو اوسکی مقام کریم سے روکتی ہے

۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفس مومن کا معلق ہے ساتھہ اوسکے دین کے یہانتک کہ اوس سے ادا کیا جائے اخرجہ الترمذی وابن ماجہ والبیھقی

ف علماء رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ معلق سے یعنی محبوس ہے اوسکے مقام کریم سے ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تھے کہ ایک آدمی کو لائے کہ آپ اوسپر نماز پڑھین فرمایا

کیا تمہارے صاحب پر کچھ دین ہے کہا ہان فرمایا پس کیا نفع دیگا تمکو یہ کہ مین ایسے آدمی پر نماز پڑہون جسکی روح گرو ہے اوسکی قبر مین اور نہین چڑہتی ہے روح اوسکی طرف آسمان کے سو اگر کوئی آدمی اوسکے قرض کا ضامن ہو تو مین کہڑا ہوُن اور اوسپر نماز پڑہون پس بیشک میری نماز اوسکو نفع دیگی اخرجہ الطبرانی ۴ سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پس فرمایا کیا اسجگہ کوئی ہے بنی فلان کا بیشک تمہارا صاحب مُرگیا ہے دروازہ جنت پر بسبب دین کے جو اوسپر ہے سو اگر تم چاہو تو اوسکو ادا کرو اور اگر چاہو تو اوسکو سونپ دو طرف عذاب اللہ کے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی والاصبہانی فی الترغیب ۴ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص گیا اور اوسپر دین تہا دو دینار کا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز نہ پڑہی ابو قتادہ نے اونکو اپنے ذمے پر لیا تو اوسپر نماز پڑہی پہر اونسے اوسکے ایک دن بعد فرمایا کیا کیا دو دیناروں نے کہا وہ تو کل مرا ہے پہر کل کو آپکی طرف لوٹ کے آئے تو کہا مینے اونکو ادا کر دیا فرمایا اب اوسپر اوسکا چمڑا سرد ہوا اخرجہ احمد والبیہقی ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پہر فرمایا اس جگہہ کوئی ہے ہذیل سے تمہارا صاحب محبوس ہے دروازہ جنت پر بسبب اوسکے دین کے اخرجہ البزار والطبرانی ۶ سعید بن اطول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا میرا باپ مرگیا اور تین سو درہم قرض اور عیال چہوڑے مینے چاہا کہ اوسکے عیال پر خرچ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ محبوس ہے بسبب اوسکے دین کے سو تو اوسکی طرف سے ادا کر اخرجہ احمد ۷ برا بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا قرض والا قید ہے بسبب اپنے قرض کے اللہ سے تنہائی کی شکایت کرتا ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ۸ شیبان بن جبیر کہتے ہین کہ میرے باپ اور عبد الواحد بن زید غور کی طرف نکلے ایک فراخ گہرے کنوئین پر ناگاہ پہونچے ناگاہ اوسمین ہمہمہ تہا اونمین سے ایک کنوئین کے اندر داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تختون پر بیٹہا ہوا تہا اور نیچے اوسکے پانی تہا کہا تو کیا جن ہے یا انسان ہے کہا بلکہ انسان ہے کہا تو کون ہے کہا مین ایک آدمی ہون اہل انطاکیہ سے مین مرگیا

[illegible]

مجھے میرے رب نے اس جگہہ قید کیا ہے بسبب قرض کے جو مجھپر ہے اور میرا لڑکا الناکیر مین ہے وہ نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرفسے قرض ادا کرتا ہے پہر وہ شخص نکلا جو کنوئین مین تہا اوسنے اپنے ہمراہی سے کہا ایک نہ وہ بعد ایک نہ وہ سے کے چلو تاکہ اوسکی طرفسے قرض ادا کرین پہر وہ چلے یہانتک کہ وہ قرض ادا کردیا پہر وہ کنوئین کی جگہہ لوٹ کے آئے تو نہ کنوان دیکہا نہ کوئی چیز دیکہی پہر شام ہوگئی تو اوسی جگہہ پر شب باش ہوئے ناگاہ ایک آدمی اونکے خواب مین آیا کہا اللہ تم دونکو میری طرفسے جزائی خیر دے اسلئے کہ میرے رب نے مجھے فلان فلان جگہہ کی طرف جنت سے نقل کردیا اس سبب سے کہ میرا قرض میری طرف سے ادا کردیا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت +

باب ۱۴ بیان مین اوس شخص کی جو بغیر وصیت کے مرجاوے

انیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جس شخص نے وصیت نہ کی اوسکے لئے مردون کے ساتھ بات کرنیکا اذن نہین دیا جاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بات کرتے ہین فرمایا ہان اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا ۱۲ جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین جو شخص بغیر وصیت کے مرا اوسکے لئے بات کرنے مین اذن نہیں دیا جاتا ہے روز قیامت تک عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ بات کرتے ہین قیامت سے پہلے فرمایا ہان اور زیارت کرتا ہے بعض اونکا بعض کی اخرجہ ابو احمد الحاکم فی الکنی ۳ **حکایت** سعید بن ابی خالد بن یزید انصاری ایک آدمی سے اہل بصرہ کے روایت کرتے ہین وہ قبرین کہودا کرتا تہا کہا ایک دن مینے ایک قبر کہودی اور اوسکے قریب مینے اپنا سر رکہا یعنی سوگیا میرے پاس خواب مین دو عورتین آئین اونمین سے ایک نے کہا ای اللہ کے بندے مین تجہے اللہ کی قسم دیتی ہون کہ تو ہمسے اس عورت کو پہیر دے اور وہ ہمارے پڑوس مین نرہے مین خوفناک بیدار ہوگیا ناگاہ ایک عورت کے جنازے کو لائے مینے کہا قبر تمہارے پیچہے ہین اونکو مینے اوس قبر کے سوا اور طرف پہیر دیا جب رات ہوئی تو ناگاہ وہی عورتین آئین ایک نے مجھسے کہا اللہ تجہے ہماری طرفسے جزائی خیر دے مقرر تو نے ہماری طرف سے دراز شر کو پہیر دیا مینے کہا تیری ہمراہی عورت کا کیا حال ہے کہ وہ مجھسے بات نہین کرتی جیسے تو نے مجھسے بات کی

کہا یہ بغیر وصیت کے مرگئی اور جو کوئی بغیر وصیت کے مرجاتا ہے اوس کے لئے حق ہے کہ وہ قیامت تک بات نکرے اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق سعید بن سہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے خواب مین دو عورتون کو دیکھا کہ ایک تو بات کرتی ہے اور دوسری بات نہین کرتی ہے حالانکہ دونون اہل جنت سے ہین مینے اوس سے کہا تو تو بات کرتی ہے اور یہ بات نہین کرتی کہا مینے تو وصیت کی اور یہ بدون وصیت کے مرگئی قیامت تک بات نہ کریگی

باب ۴۲ اس بیان مین کہ مردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات کرتی ہین

اس باب مین سلمان وعبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کا اثر پہلے گزر چکا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس مسئلے کے شواہد اور دلیلین اس سے زیادہ تر ہین کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکا احاطہ کرسکے اور حس واقع اعدل شہود ہے اسپر سو زندون مردون کی روحین باہم ملاقات کرتی ہین جیسے زندون کی روحین ملتی ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت مین مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ زندون مردون کی روحین خواب مین ملتی ہین باہم پوچھ پاچھ کرتی ہین پس اللہ مردون کی روحون کو روک رکھتا ہے اور زندون کی روحون کو چھوڑ دیتا ہے طرف اونکے اجساد کے اخرجہ بقی بن مخلد وابن مندہ فی کتاب الروح والطبرانی فی الاوسط من طریق سعید بن جبیر سدی نے والتی لم تمت فی منامھا کی تفسیر مین کہا ہے کہ وفات دیتا ہے یعنی پھیر لیتا ہے اوسکو اوسکے خواب مین تو روح زندے کی اور روح مردے کی ملتی ہین باہم مذاکرہ کرتی ہین اور جدا ہو جاتی ہین اور روح زندے کی طرف اوسکے جسم کے دنیا مین لوٹ آتی ہے اوسکی بقیہ اجل تک اور مردے کی روح ارادہ کرتی ہے کہ اپنے جسد کی طرف لوٹے تو وہ روک دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت مذکور مین مروی ہے کہا ایک سبب یعنی رسی ہے کہ دراز کی گئی ہے

لہ ایک نسخہ مین ... تیغا زمان ... نسخہ مین ... یعنی ... ۱۲

ابین مشرق ومغرب درمیان آسمان وزمین کے سو روحین مردون کی اور روحین زندون کی طرف اس
سبب کی ہین پس نفس مردہ نفس زندہ سے ملاقات[۱۵] کرتا ہے پہر جسوقت کہ اس زندہ کو اوسکے جسد کی
طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ اپنا رزق پورا کرے تو نفس مردہ روک لیا جاتا ہے اور دوسرا چہوڑ دیا
جاتا ہے اخرجہ جوایبر عنہ ۱۴ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میت مرجاتا ہے
تو مہینا بہر اوسکو گرد اوسکے گہر کے دور کراتے ہین اور سال بہر گرد اوسکی قبر کے پہر اوسکو سبب یعنی رسی
کی طرف اوٹہالیجاتے ہین جسمین زندے مردون کی روحین ملتی[۱۶] ہین اخرجہ فی الفردوس و
لو میسند کا ولدہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اونکی روحون کی ملاقات پر ایک دلیل
یہ ہے کہ زندہ مردے کو دیکہتا ہے اپنے خواب مین پس مردہ اوسکو امور غیب کی خبر دیتا ہے پہر وہ پائی
جاتی ہین جیسے کہ اوسنے خبر دی تہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن سیرین سے مروی ہے
کہا ما حدثک المیت بشئ فی النوم فہو حق لانہ فی دار الحق یعنی میت خواب مین جو کچہہ تجہسے
بیان کرے وہ سچ ہے کیونکہ وہ سچے گہر مین ہے قال ابو محمد خلف بن عمرو العکبری فی فوائدہ
حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن ذریح العکبری حدثنا اسمعیل بن بہرام العکبری
حدثنا الاشجعی عن شیخ عن ابن سیرین ۳ **حکایت** شہر بن حوشب سے مروی ہے
کہ صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک کے باہم مواخات ودوستی تہی صعب نے عوف سے کہا ای میرے
بہائی ہم مین سے جو کوئی اپنے دوست سے پہلے مرے اوسکو چاہیے کہ اپنے دوست کے خواب مین دکہائی دے
عوف نے کہا کیا یہ ہوتا ہے کہا ہان پہر صعب کا انتقال ہوگیا عوف نے اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا تیرے
ساتہہ کیا کیا گیا کہا بعد مشقتون کے میری مغفرت ہوئی عوف نے کہا مینے ایک سیاہ داغ اوسکی گردن مین
دیکہا مینے کہا یہ کیا ہے کہا دس دینار ہین مینے اونکو فلان یہودی سے قرض لیا تہا وہ میرے ترکش مین
ہین تو وہ دینار یہودی کو دیدینا اور تو جان رکہہ کہ کوئی حادثہ میرے گہر مین میرے مرنیکے بعد نہین ہوا
مگر مجہے اوسکی خبر ملگئی یہانتک کہ کئی دن ہوئے کہ ایک بلی مرگئی اور تو جان رکہہ کہ میری بیٹی چہٹے دن
مرجائیگی سو تم اوسکے ساتہہ نیکی کرو عوف نے کہا جب صبح ہوئی تو مین اوسکے گہر مین آیا ترکش کی طرف دیکہا

۱۵ اصل کتاب مین نفس الحیۃ بالنفس الحیۃ ہے یعنی نفس مردہ نفس زندہ سے ملتی ہے واللہ اعلم ۱۲

۱۶ اصل کتاب مین لفظ یلتقی ہے ظاہر یہ متعلق ہے یعنی قبر سے زندون کی روحین ملتی ہین واللہ اعلم ۱۲

اوسکو مینے اوتارا ناگاہ اوسمین دس دینار ایک ہمیانی مین تہے مینے یہودی کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا کیا
صعب پر تیرا کچہہ ہے اوسنے کہا اللہ صعب پر رحم کرے وہ بہترین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے تہا مینے اوسے دس دینار قرض دئے تہے پہر مینے وہ دینار اوسکی طرف پہینکدئے اوسنے کہا
واللہ بعینہ وہی ہین مینے کہا صعب کی موت کے بعد کوئی حادثہ تم مین ہوا ہے گہر والون نے کہا ہان ہم مین
فلان فلان حادثہ ہوا وہ ذکر کرتے رہے یہانتک کہ بلی کے مرنیکا ذکر کیا مینے کہا میرے بہائی کی بیٹی
کہان ہے کہا کہیلتی ہے پہر اوسکو میرے پاس لائے مینے اوسکو چہوا تو وہ تپ زدہ تہی مینے کہا تم اسکے
ساتہہ نیکی کرو پہر وہ چہٹے دن مرگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن الجوزی فی عیون الحکایات
بسندہ عن شہر ۳۳ **حکایت** عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ کی ایک شخص سے مواخات تہی
اوسکو محلم کہتے تہے پہر محلم کو موت آئی تو عوف اوسپر متوجہ ہوئے اور اوس سے کہا اے محلم جسوقت تو
وارد ہو تو ہماری طرف رجوع کرنا جو کچہہ تیرے ساتہہ کیا جائے اوسکی خبر ہمکو دینا محلم نے کہا اگر یہ مجہسے آدمی
کے واسطے ہوگا تو مین کرونگا محلم کا انتقال ہوگیا عوف اوسکے مرنیکے بعد سال بہر ٹہیرے رہے پہر محلم کو
خواب مین دیکہا کہا اے محلم تونے کیا کیا اور تیرے ساتہہ کیا کیا گیا کہا ہم اپنے اجور بہرپور دئے گئے کہا
تم سب کہا ہم سب مگر اخراص ہلاک ہوئے شر مین جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے واللہ مقبر مین اپنا
کل اجر پورا دیا گیا یہانتک کہ میرے مرنیسے ایک رات پہلے ایک بلی میرے گہر والونکی گم ہوگئی تہی اوسکا
اجر بہی مجہے دیا گیا عوف صبح کو محلم کی بی بی کی طرف گئے جب یہ داخل ہوئے تو اوسنے کہا مرحبا زور صعب نے مرحبا
ہے صعب کے ملاقاتی کو بعد محلم کے عوف نے کہا کیا تونے محلم کو دیکہا ہے جب سے کہ وہ مرا ہے کہا ہان مینے
اوسکو آجکی رات دیکہا ہے اور مجہسے میری بیٹی کی کہینچا کہانچی کرتا تہا تاکہ اوسکو اپنے ساتہہ لیجاوے پہر
عوف نے جو دیکہا تہا اوس سے کہا اور بلی کا ذکر کیا جو کہ گم ہوگئی تہی کہا مجہے اسکا علم نہین میرے خادم
زیادہ جانتے ہین پہر اوسنے اپنے خادمون کو بلایا اونسے پوچہا اونہون نے خبر دی کہ محلم کے مرنے
سے ایک رات پہلے ایک بلی گم ہوگئی تہی اخرجہ ابن المبارک فی الزہد عن عطیۃ بن قیس
عن عوف **ف** یہ محلم جثامہ کے بیٹے صعب کے بہائی ہین ۳۴ **حکایت** عطار خراسانی رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہا کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے مجھسے کہا کہ ثابت یمامہ کے دن مارگئے اور اونپر ایک نفیس زرہ تھی اونپر ایک آدمی کامسلمین سے گزرہوا اوسنے وہ زرہ لے لی ایک اور آدمی مسلمانون مین کا سورہا تھا کہ ثابت اوسکے خواب مین آئے کہا مین تجھے ایک وصیت کرتا ہون سو تو اس سے بچیو کر تو کہے کہ یہ تو ایک حلم یعنی خواب پریشان ہے پہر تو اوسکو ضائع کردے مین کل جبکہ مارا گیا تو ایک آدمی مسلمانونمین سے مجھپر گزرا اور میری زرہ لے لی اور اوسکی منزل اخیر کے لوگونمین ہے اوسکے خیمے کے نزدیک ایک گہوڑا لمبی رسی مین کودپہاندرہا ہے اور اوسنے زرہ پر ایک دیک کو اوندہا دیا ہے اور دیگ کے اوپر رحل ہے سو تو خالدبن ولید کے پاس جا اونسے کہہ کہ وہ میری زرہ کی طرف آدمی بہیجین اور اوسکو لیلیین اور توجسوقت مدینہ مین خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاوے تو اونسے کہنا کہ مجھپر اتنا قرض ہے اور فلان فلان میرے غلامون سے آزاد ہے وہ شخص خالدبن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبردی اونہون نے زرہ کی طرف آدمی بہیجا وہ لاے گئے اور مینے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اوسکا خواب بیان کیا اونہون نے اوسکی وصیت کو جائز رکہا کہا ہم نہین جانتے ہین کہ کسیکی وصیت بعد موت کے جائز رکہی گئی ہو سوائے ثابت بن قیس کے اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا والحاکم فی المستدرک والبیہقی وابو نعیم کلاہما فی الدلائل عن عطاء رحمہ ۵ **حکایت** کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ جسدن کہ شہید ہوئے سوگئے بیدار ہوئے تو کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس خواب مین دیکہا کہ تو ہمارے ساتہہ حاضر ہونیوالا ہے جمعہ مین اخرجہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الدلائل ۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اوٹہے بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آجکی رات خواب مین دیکہا فرمایا ای عثمان تو ہمارے نزدیک افطار کرنا وہ صبح سے روزہ دار ہوگئے پہر اوسی دن شہید ہوئے اخرجاہ ایضا ۷ **حکایت** حسین بن خارجہ سے مروی ہے کہتے ہین جبکہ پہلا فتنہ آیا تو وہ مجھپر مشکل پڑا مینے کہا الٰہی تو مجھے حق سے ایسا امر دکہادے کہ مین اوسکو پکڑون تو مجھے خواب مین

لہ عن خالد و بالال فتم

دنیا و آخرت دکھائی گئی اور اون دونون کے درمیان ایک دیوار تہی بہت لنبی نہتی اور ناگاہ مین اوسکے نیچے ہون مینے کہا اگر مین اس دیوار کے نیچے جاؤن تاکہ مقتولین اشجع کی طرف دیکہون وہ مجھے خبر دینگے کہتے ہین کہ مین ایک درخت دار زمین مین اوترا ناگاہ کئی آدمی بیٹھے ہوئے تہے مینے کہا تم شہید ہو کہا ہم فرشتے ہین مینے کہا شہدا کہان ہین کہا تو درجات کی طرف آگے بڑھ مین ایک درجہ بلند ہوا اللہ ہی اوسکے حسن و کشادگی کو خوب جانتا ہے ناگاہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے اور ناگاہ ابراہیم شیخ تہے اور آپ ابراہیم سے فرماتے ہین ای ابراہیم تم میری امت کے واسطے استغفار کرو اور ابراہیم کہتے ہین تم نہین جانتے ہو کہ تمہاری امت نے تمہارے بعد کیا نئی باتین نکالین اپنے خون بہائے اپنے امام کو قتل کر ڈالا سو کیون نکیا جیسا کہ سعد میرے خلیل نے کیا مینے کہا واللہ مقرر مینے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ اللہ اوس سے مجھکو نفع دیگا مین سعد کی طرف جاؤن سعد کا مکان دیکہون تو مین اوسکے ساتھہ رہون پہر مین سعد کے پاس آیا اور اونسے قصہ بیان کیا وہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور کہا مقرر ٹوٹا پایا اوسنے جسکے ابراہیم خلیل یعنی دوست نہوئے مینے کہا تم دو گروہ سے کونسی کے ساتھہ ہو کہا مین اونمین سے ایک کے ساتھہ بہی نہین ہون مینے کہا تو تم مجھے کیا حکم دیتے ہو کہا تیری بکریان ہین مینے کہا نہین کہا تو کچھہ خرید لے اونمین رہا کر یہانتک کہ فتنہ دور ہو جاوے

اخرجہ الحاکم ۹ سلمی سے مروی ہے کہتی ہین کہ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئی اور وہ روتی تہین مینے کہا تمکو کون چیز رلاتی ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ روتے ہین اور اونکے سر و ریش پر خاک ہے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے فرمایا مین اسی دم قتل حسین مین حاضر ہوا تہا اخرجہ الحاکم و البیہقی فی الدلائل ۹ معمر کہتے ہین مجھے ہمارے ایک شیخ نے حدیث کی کہ ایک عورت بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا تم میرے واسطے اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے لئے میرے ہاتہہ کو کہولدے کہا تیرے ہاتہہ کا کیا حال ہے کہا میرے مان باپ تہے اور میرا باپ بہت مالدار اور بہت نیکی کرنیوالا تہا اور میری مان کے نزدیک اس سے کچھہ نہ تہا اور نہ مینے اوسکو دیکہا کہ کچھہ صدقہ کیا ہو سوا اسکے کہ ہمنے ایک گائی ذبح کی تہی تو اوسنے ایک مسکین

کو جربی کا ٹکڑا دیا اور اوسے ایک پارچہ پہنا دیا تہا پہر میری ماں مرگئی اور باپ بہی مرگیا مینے اپنے باپ کو ایک شہر پر دیکہا کہ لوگون کو پانی پلا رہا ہے مینے کہا ابا کیا تمنے میری ماں کو دیکہا ہے کہا نہین مین اوسکے ڈہونڈہنے کو چلا اوسکو مینے پایا کہ ایک سگی کہڑی ہوئی ہے اوپر سوا اوس پارچہ کے اور کچہہ نہین ہے اور اوسکے ہاتہہ مین وہی چربی کا ٹکڑا ہے اور وہ اوسکو اپنے دوسرے ہاتہہ مین مارتی ہے تو تقص اتوہا یعنی پہر اوسکے اثر کو کاٹتی ہے اور کہتی ہے واعطشاہ یعنی ای پیاس مینے کہا اماں کیا مین تمہین پانی نہ پلاؤن کہا ہان مین پہر باپ کی طرف گیا اور اوسکے پاس سے ایک برتن لیا پہر اونکو پانی پلایا ماں کے پاس کوئی آدمی کہڑا تہا اوسے یہ معلوم ہوگیا یعنی میرا پانی پلانا کہا جسنے اوسکو پانی پلایا الله اوسکا ہاتہہ شل کرے مین جاگا اور میرا ہاتہہ شل ہوگیا تہا اخر حالکہ **حکایت** قطر الآمال مین لکہا ہے کہ ابن خلکان اور امام یافعی رضی الله عنہما نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ شیخ نصر الدین للجی رحمہ الله ثقات اہل سنت سے تہے یہ کہتے ہین مینے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله وجہہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا یا امیر المومنین آپنے مکے کو فتح کیا اور کہا جو شخص ابوسفیان کے گہر مین داخل ہووہ امن مین ہے اور اولاد ابوسفیان نے آپکے صاحبزادے امام حسین رضی الله عنہ پر ماتم برپا کیا فرمایا شاید تونے ابیات ابن صیفی کو نہین سنا ہے مینے عرض کیا نہین فرمایا تو اوس سے سن جب مین بیدار ہوا تو صبح کو ابن صیفی کے گہر گیا اور قصہ خواب کا اوس سے بیان کیا وہ چلایا اور زار زار رویا اور خدا کی قسم کہائی کہ وہ بیتین ابتک میری زبان و قلم سے نکلی نہین ہین نہ کسینے اونکو سنا ہے نہ دیکہا ہے آجکی رات مینے اونکو نظم کیا ہے پہر اونکو پڑہا

ملکنا وکان العفو منا سجیۃ	فلما ملکتم سال بالدم ابطح
وحللتم قتل الاساری وطالما	غدونا علی الاسری بعفو ونصفح
وحسبکم ہذا التفاوت بیننا	وکل اناء بالذی فیہ یرشح

یعنی ہم مالک ہوئے اور ہمکو قدرت ہوئی اور عفو ہماری عادت تہی پہر جب تم مالک ہوئے تو سنگستان خون سے بہا اور تمنے قیدیون کے قتل کو حلال جانا اور ہمنے بہت بار قیدیون سے عفو و درگزر کی یہی تفاوت درمیان ہمارے تمکو کافی ہے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوس مین ہوتا ہے ۰

باب۳۴ بیان مین اس امر کی تحقیق کی کہ بندے کی روح نیند مین نکلتی ہے اور جہان الدچاہتا ہی سیر کرتی ہی اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہے

۱ ابن عمر رضی الدعنہما کہتے ہین کہ عمر رضی الدعنہ علی رضی الدعنہ سے ملے کہا اے ابو الحسن آدمی خواب دیکہتا ہے تو بعض تو اوسمین سے سچ ہوتا ہے اور بعض جہوٹ کہا ہان مینے رسول الد صلی الدعلیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے نہین ہے کوئی غلام و لونڈی کہ سووے پہر نیند سے بہر جاوے مگر اوسکی روح چڑہائی جاتی ہے طرف عرش کے سو وہ روح جو کہ بیدار نہین ہوتی ہے مگر نزدیک عرش کے تو وہ خواب سچا ہوتا ہے اور جو ورے عرش کے بیدار ہوتی ہے تو وہ خواب جہوٹا ہوتا ہے اخرجہ الحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الاوسط والعقیلی ۲ عبدالد بن عمرو بن عاص رضی الدعنہ کہتے ہین کہ روحین اپنے خواب مین چڑہائی جاتی ہین طرف آسمان کے اور مامور ہوتی ہین ساتہہ سجدے کے نزدیک عرش کے سو جو طاہر پاک ہوتا ہے وہ سجدہ کرتا ہے نزدیک عرش کے اور جو طاہر نہین ہوتا ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ۳ ابو الدرداء رضی عنہ کہتے ہین کہ جب انسان سوجاتا ہے تو اوسکی روح چڑہائی جاتی ہے یہانتک کہ وہ لائی جاتی ہے طرف عرش کے سو اگر وہ طاہر ہے تو اوسکو اذن سجدے کا دیا جاتا ہے اور اگر وہ جنب یعنی بے غسل ہے تو اوسکو سجدے کا اذن نہین دیا جاتا ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزہد ۴ عبادہ بن صامت رضی الدعنہ سے مروی ہے کہ رسول الد صلی الدعلیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خواب مؤمن کا ایک کلام ہے کہ کلام کرتا ہے ساتہہ اوسکے بندے سے رب اوسکا خواب مین اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول بسند ضعیف ۵ خزیمہ رضی الدعنہ کہتے ہین کہ مینے خواب مین دیکہا گویا مین سجدہ کر رہا ہون نبی صلی الدعلیہ وآلہ وسلم کی جبہہ یعنی پیشانی مبارک پر مینے آپ کو اسکی خبر دی فرمایا بیشک روح البتہ ملتی ہے روح سے اخرجہ النسائی

ف شیخ عزالدین ابن عبد السلام رضی الدعنہ فرماتے ہین کہ بیداری کی روح مین الدتعالی نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان بیدار ہوتا ہے اور جب وہ جسد سے نکلجاتی ہے تو انسان سوجاتا ہے اور وہ روح خوابین دیکہتی ہے جسوقت کہ جسد سے جدا ہو جاتی ہے پہر جبکہ

وہ آسمانون مین خوابین دیکھتی ہے تو خواب صحیح ہوتا ہے کیونکہ شیطان کو آسمانونکی طرف راہ نہین ہے اور اگر وہ آسمان کے ورے خواب دیکھتی ہے تو وہ القار شیاطین سے ہوتا ہے سو اگر وہ جسد کی طرف لوٹے تو انسان بیدار ہو جاتا ہے جیسا کہ تہا عکرمہ و مجاہد نے کہا ہے کہ انسان جسوقت سو جاتا ہے تو اوسکے لئے ایک سبب یعنی رسی ہے کہ اوسمین روح جاری ہوتی ہے اور اصل اوسکی جسم مین ہے سو وہ پہونچتی ہے جہان اللہ چاہتا ہے پس جب تک وہ جاتی رہتی ہے انسان سویا رہتا ہے پہر جب وہ بدن کی طرف لوٹ آتی ہے تو انسان جاگ اوٹہتا ہے اور وہ بمنزلہ شعاع سورج کے ہے کہ وہ زمین پر ساقط ہے اور اصل اوسکی سورج کے ساتہہ متصل ہے ابن مندہ نے بعض علماء سے ذکر کیا ہے کہ روح انسان کے نتہنے سے دراز ہوتی ہے اور اوسکی اصل اوسکے بدن مین ہے اگر وہ بالکل نکلجائے تو مقرر وہ مرجائے جیسے چراغ کہ اگر اوسکے اور بتی کے درمیان جدائی کردیجائے تو وہ بجہ جائے کیا تو نہین دیکہتا کہ مرکز آگ کا بتی مین ہے اور اوسکی روشنی گہر کو بہر دیتی ہے سو روح انسان کے نتہنے سے ممتد ہوتی ہے اوسکے خواب مین اور شہرون شہرون جولان کرتی پہرتی ہے اور جو فرشتہ کہ ارواح عباد پر مقرر ہے وہ اوسے جو چاہتا ہے دکہاتا ہے پہر اوسے اوسکے بدن کی طرف لوٹا لاتا ہے انتہی۔ عکرمہ سے کسی نے پوچہا کہ آدمی خواب مین دیکہتا ہے گویا وہ خراسان مین اور شام مین اور ایسی زمین مین ہے جسکو اوسنے نہین روندا کہا یہ روح دیکہتی ہے اور روح نفس کے ساتہہ معلق ہے اور جسوقت بیدار ہوتی ہے تو نفس روح کو کہینچ لاتا ہے اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ ۔ عکرمہ سے ھو الذی یتوفاکم باللیل الآیۃ کی تفسیر مین مروی ہے کہا نہین ہے کوئی رات مگر اللہ ساری روحون کو قبض کرتا ہے پہر سوال کرتا ہے ہر نفس سے جو اوسکے صاحب نے کیا ہے دن سے پہر ملک الموت کو بلاتا ہے فرماتا ہے اسکو اور اسکو قبض کر اخرجہ ابو الشیخ من وجہ آخر*

باب ۱۴ بیان مین اس امر کی کہ زندون نے مردونکو خواب مین دیکہا اور اونسے اونکا حال پوچہا پہر اونہون نے اپنی حال کی اون کو خبر دی

اندمست آخراص

حکایت غضیف بن حارث نے عبداللہ بن عائذ ثمالی صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی کہ تجھسے اگر ہوسکے تو تو ہماری ملاقات کرنا اور بعد موت کے جس چیز کی تو ملاقات کرے اوسکی ہمکو خبر دینا پھر ایک مدت کے بعد عبداللہ غضیف سے خواب مین ملے غضیف نے اونسے کہا کیا تم ہمکو خبر نہین دیتے کہا ہمنے نجات پائی اور لگتا نہ تہا کہ نجات پائین ہمنے مصیبتونکے بعد نجات پائی ہمنے اپنے رب کو بہتر رب پایا ذنب کو بخشدیا اور سیئہ سے درگذر فرمائی مگر وہ جو کہ احراض سے تھے بینے کہا احراض کیا ہین کہا وہ لوگ جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے شر مین اخرجہ ابن ابی الدنیا فی المنامات وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن زیاد الالہانی

۲ قرارت سلام

حکایت ابو الزاہریہ کہتے ہین کہ عبدالاعلی بن عدی نے ابن ابی ہلال خزاعی کی عیادت کی عبدالاعلی نے اونسے کہا کہ تم میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور اگر تمسے ہوسکے تو تم میری ملاقات کرنا پھر مجھے اسکی اطلاع دینا اور عبداللہ کی مان بیٹی ابن الزاہریہ کی ابن ابی ہلال کی بی بی تہی اونسنے اپنے خاوند ابن ابی ہلال کو اوسکے مرنیسے تین دن بعد خواب مین دیکھا کہا میری بیٹی بعد تین رات کے مجھسے ملنے والی ہے اور کیا تو عبدالاعلی کو پہچانتی ہے کہا نہین کہا تو پھر تو اوسکا پوچھہ پھر اوسکو خبر دی کہ مینے اوسکی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہدیا اور آپنے اوسکے سلام کا جواب دیا پس اس بی بی نے اپنے بھائی ابو الزاہر یہ کو اسکی خبر دی اوسنے عبدالاعلی کو یہ خبر پہونچا دی اخرجہ ابن ابی الدنیا

بلال

۳ فضیلت خوف

حکایت یحیی بن ایوب کہتے ہین کہ دو آدمیون نے باہم عہد کیا کہ جو اونمین سے مرے وہ اپنے صاحب کو اوسکی خبر دے جسکی کہ وہ ملاقات کرے پھر اونمین سے ایک مرگیا دوسرے نے اوسکو خواب مین دیکھا کہا ای بہائی حسن نے کیا کیا کہا وہ تو ایک بادشاہ ہے جنت مین اوسکی نافرمانی نہین کیجاتی ہے کہا پھر ابن سیرین کہا وہ ادسمین ہین جو چاہین اور جسکو اونکا جی چاہے وشتان ما بینہما یعنی اون دونون مین

بڑا فرق ہے کہا ای بھائی حسن تُنے یہ مرتبہ کس چیز کے سبب سے پایا کہا بسبب شدت خوف کے اخرجہ
ابن ابی الدنیا

۴ فضیلت نماز شب

حکایت ابن اجلح کہتے ہین کہ میرے باپ نے کہا سلمہ بن کہیل سے کہ اگر تم مجھسے پہلے مرو اور اسپر قادر ہو کہ تم میرے خواب مین آؤ پھر جو تم دیکھو اوسکی خبر مجھکو دو تو تم ایسا کرنا پھر سلمہ قبل اجلح کے مر گئے تو مجھسے میرے باپ نے کہا بیٹا تو نے جانا کہ سلمہ میرے خواب مین آئے مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا اللہ نے مجھے زندہ کر دیا مینے کہا تمنے اپنے رب کو کیسا پایا کہا رحیم پایا کہا جن اعمال سے بندہ تقرب چاہتا ہے اونمین سے کون عمل تو نے افضل دیکھا کہا مینے نہین دیکھا اونکے نزدیک شریف تر نماز شب سے مینے کہا تمنے امر کو کیسا پایا کہا سہل ولیکن تم بھروسا نہ کر بیٹھو اخرجہ ابن علی وابن عساکر فی تاریخہ عن محمد بن یحیی البجلی

۵ رحم و رافت اللہ تعالی

حکایت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے دوست تھے اونکا جب انتقال ہوگیا تو مین سال بھر ٹھہرا اللہ تعالی سے دعا کرتا تہا کہ وہ مجھے اونکو خواب مین دکہا دے کہتے ہین کہ مینے اونکو راس حول لینے شروع برس پر دیکہا کہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھتے ہین مینے کہا ای امیر المومنین تمسے تمہارے رب نے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا اور میرا عرش قریب تہا کہ ٹوٹ پڑے اگر مین رب رؤف رحیم کی ملاقات نہ کرتا اخرجہ احمد فی الزہد وابن سعد فی الطبقات ۱۶ سالم بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک آدمی کو سنا انصار سے کہ وہ کہتا تہا مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ مجھے عمر کو خواب مین دکہا دے پھر مینے اونکو بعد دس برس کے خواب مین دیکہا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھ رہے تہے مینے کہا ای امیر المومنین تمنے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا اور اگر میرے رب کی رحمت نہوتی تو مین ہلاک ہی ہوگیا تہا اخرجہ ابن سعد ۱۷ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہین نہین تہی کوئی چیز جسکو مین جانون زیادہ تر محبوب مجھکو اس سے

کہ جانون مین حال عمرؓ کا پہر مینے خواب مین ایک محل دیکہا مینے کہا یہ کسکے لئے ہے کہا عمرؓ کے واسطے ہے پہر وہ اُس محل سے نکلے اوپر ایک ملحفہ یعنی چادر ہتی گویا غسل کیا ہے مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر میرا عرش قریب تہا کہ جہک پڑے اگر مین رب غفور کی ملاقات نہ کرتا مینے کہا تمنے کیا کیا کہا مینے تمسے کب مفارقت کی مینے کہا بارہ برس ہوئے کہا مینے ابہی حساب سے خلاصی پائی ہے اخرجہ ابن سعد

۸ دین قیم خونریزی نہین کرتا ہی

حکایت مطرف نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہا مینے اوپر سبز کپڑے دیکہے مینے کہا ای امیر المؤمنین اللہ نے آپکے ساتہہ کیا کیا کہا اللہ نے میرے ساتہہ خیر کی مینے کہا کون دین بہتر ہے کہا دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے اخرجہ ابن عساکر۔

۹ عمر بن عبد العزیز ائمہ ہدی کی ساتہہ ہین

حکایت محمد بن نضر حارثی کہتے ہین کہ مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو مرنیکے بعد دیکہا کہا ای امیر المؤمنین کاش مین جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کی طرف گئے کہا ای مسلمہ یہ وقت ہے میرے فارغ ہونیکا واللہ ابہی تک مینے راحت نہین پائی ہے مینے کہا تم کہان ہو کہا مین ائمہ ہدی کے ساتہہ ہون جنات عدن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا۔

۱۰ ندبار

حکایت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے کثیر بن افلح کو خواب مین دیکہا اور وہ حرہ کے دن مارے گئے تہے مینے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر ہے مینے کہا تم شہدا ہو کہا نہین مسلمان جسوقت باہم قتال کرتے ہین اور اونکے درمیان لوگ مارے جاتے ہین تو وہ شہدا نہین ہوتے ولکن ہم ندبار ہین اخرجہ ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا ۱۱ **حکایت** ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہین مینے دیکہا گویا مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ کئی خیمے لگے ہوئے تہے مینے کہا یہ کسکے لئے ہین کہا ذی الکلاع اور حوشب کے لئے یہ دونون اون لوگونمین سے ہین جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتہہ مارے گئے تہے مینے کہا عمار اور اونکے اصحاب کہان ہین کہا تیرے آگے

ابن ہینے کہا اونکے بعض نے تو بعض کو قتل کیا ہے کہا گیا کہ وہ اللہ سے ملے سوا وسکو واسع المغفرۃ
پایا ہینے کہا پہر اہل نہر یعنے خوارج نے کیا کیا کہا اونہون نے سختی وگزند کی ملاقات کی اخرجہ ابن سعد

۱۴ موت تقوی پر حیات ابدی ہے

حکایت ابوبکر بن خیاط کہتے ہین ہینے دیکھا گویا مین قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ قبرون والے
اپنی قبرون پر بیٹھے ہوئے ہین اونکے آگے ریحان ہے ناگاہ محفوظ یعنی معروف کرخی رضی اللہ عنہ اونکے
درمیان مین کہڑے ہوئے ہین جاتے آتے ہین ہینے کہا ای محفوظ تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا
کیا کیا تم مر نہین گئے تھے کہا ہان پہر یہ شعر پڑہا ؎

موت التقی حیاۃ لا نفاد لہا	قد مات قوم وہم فی الناس احیاء

یعنی موت متقی پرہیزگار کی ایسی زندگی ہے جسکے لئے فنا نہین ہے ایک قوم مر چکی ہے حال آنکہ وہ
لوگون مین زندہ ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۱۳ اسلمہ البصری رضی اللہ عنہ
کہتے ہین ہینے بزیع بن مسور عابد کو اپنے خواب مین دیکھا اور وہ موت کو بہت یاد کرتے اور طویل الاجتہاد
یعنے محنت بہت کرتے تھے ہینے کہا تمنے اپنی جگہہ کیسی دیکھی کہا ؎

ولیس یعلم ما فی القبر داخلہ	الا الالہ وساکن الاجداث

یعنی قبر کے اندر کا حال نہین جانتا ہے مگر اللہ اور جو کوئی کہ قبر مین رہتا بستا ہے اخرجہ ابن
ابی الدنیا ۱۴ البشر بن مفضل رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہینے بشر بن منصور کو خواب مین دیکھا ہینے کہا
ای ابو محمد تمہارے ساتہہ تمہارے رب نے کیا کیا کہا ہینے امر کو اوس سے زیادہ تر سہل پایا جسکو مین اپنے نفس
پر حمل کیا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۱۵ اخیر درجہ اہل خیر کو پہونچا دیتی ہے

حکایت حفص مرئی کہتے ہین ہینے داؤد طائی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا ہینے کہا اے
ابو سلیمان تمنے خیر آخرت کو کیسا دیکھا کہا ہینے خیر آخرت کو کثیر دیکھا ہینے کہا تو پہر تم کدہر گئے کہا مین خیر کی
طرف گیا والحمد للہ ہینے کہا کیا تمکو سفیان بن عیینہ کا علم ہے وہ خیر و اہل خیر سے محبت رکہتے تہے کہا اونہون نے

متوہبی مرئی

ن ن
سند سعید

تبسم کیا پھر کہا خیر اوسکو درجۂ اہل خیر کی طرف چڑہا لیگئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ **حکایت** عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ضمرہ نے کہا مینے اپنی پہوپہی سے خواب مین ملاقات کی مینے کہا تم کیسے ہو کہا بخیر ہون اور مین اپنا عمل بہرپور دی گئی یعنے اوسکا ثواب یہانتک کہ مجھے ثواب خلاط کا بہی دیا گیا جسکو مینے کہلایا تہا **ف** الخلاط اللبن بالبقل یعنی دودہ مع ترکاری کے اخرجہ ابن الدنیا ٭

۱۷ اجس چیز سے اللہ عزوجل کی ذات پاک مقصود ہو وہ افضل ہے

حکایت عبدالملک لیثی کہتے ہین مینے عامر بن قیس کو خواب مین دیکہا پوچہا تمنے کیا پایا کہا خیر مینے کہا تمنے کس عمل کو افضل پایا کہا ہر شی جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۸ یقین اور خیر خواہی اللہ تعالی اور مسلمین کی مثل کوئی چیز نہین ہے

حکایت ابو عبداللہ ہجری رحمہ اللہ کہتے ہین ہمیرے چچا مر گئے مینے اونکو خواب مین دیکہا اور وہ کہتے تہے دنیا غرور یعنی دہوکا ہے اور آخرت عمل کرنیوالون کے لئے سرور ہے اور ہمنے نہین دیکہا مثل یقین کے اور خیر خواہی کے واسطے اللہ تعالی اور مسلمین کے کسی چیز کو اور تو حقیر نہ جان معروف یعنی نیکی سے کسی چیز کو اور تو عمل کر مثل عمل اوس شخص کے جو کہ خود کو مقصر یعنی قصوروار سمجہتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۹ فضیلت تقوی

حکایت اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ایک شیخ بصری کو اصحاب یونس بن عبید سے دیکہا اور وہ مر چکا تہا مینے کہا تو کہانسے آیا کہا پاس سے یونس طبیب کے مینے کہا کون یونس طبیب کہا فقیہ لبیب مینے کہا ابن عبید کہا ہان مینے کہا وہ کہان ہے کہا مجالس ارجوان یعنے سرخ ریشمی مجلسون مین کنواری عورتون کے ساتہہ ہی ٹہنڈی ہوئین آنکہین اوسکی بسبب اوسکے صحت تقوی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۰ خواب مین ادای قرض کی وصیت

حکایت میمون کردی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے عروہ بزار کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہا فلان سقا کا مجہپر ایک درہم ہے اور وہ میرے گہر کے طاق مین رکہا ہے سو تو اوسکو لے اور سقا کو دیدے جب صبح ہوئی تو مین سقا سے ملا مینے کہا کیا تیری عروہ کے پاس کوئی چیز ہے کہا ہان ایک درہم ہے

مین اوسکے گہر مین گیا تو درہم طاق مین تہا مینے اوسے سقا کو دیدیا اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۲۱ کثرت سے لا الہ الا اللہ کہنا موجب ہے حالت حسنہ کا برزخ مین

حکایت ایک شخص کوفے کا کہتا ہے مینے سوید بن عمرو کلبی کو بعد موت کے اچہی حالت مین دیکہا پوچہا

امی سوید یہ کیا اچہی حالت ہے کہا مین لا الہ الا اللہ بکثرت کہا کرتا تہا سو تو بہی اوسکو بہت کہا کر پہر کہا کہ

داؤد طائی اور محمد بن نضر نے ایک امر کی طلب کی تہی سوا نہون نے اوسکو پالیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۲ ابراہیم بن منذر حزامی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ضحاک بن عثمان کو خواب مین دیکہا مینے کہا

تمہارے ساتہہ کیا کیا گیا کہا آسمان مین تمارید ہین جسنے لا الہ الا اللہ کہا وہ اونسے اٹک گیا اور جسنے

اوسکو نہ کہا وہ جہٹک پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۲۳ محبت الٰہی موجب مغفرت ہے

حکایت محمد بن عبد الرحمن مخزومی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے ابن عائشہ تیمی کو خواب مین دیکہا پوچہا

اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا اوسنے مجہے بخشدیا بسبب میرے حب کے اوسکو یعنی مین اوس سے محبت رکہتا تہا

۲۴ کرامت الٰہی براے بندۂ مطیع

حکایت سری بن یحیی دالان بن عیسی بن ابی مریم سے راوی ہین یہ ایک شخص قزدین کے صالحین

سے تہے کہتے ہین ایک رات مجہے چاند نے اپنی چاندنی مین لیا یعنی چاندنی رات تہی مین مسجد کی طرف

نکلا نماز پڑہی تسبیح کی اور دعا کی آنکہون نے مجہپر غلبہ کیا یعنی سو گیا مینے ایک جماعت کو دیکہا مین جانتا

ہون کہ وہ آدمی نہ تہے اونکے ہاتہون مین طباق اونپر چار سفید روٹیان تہین جیسے برف ہر روٹی پر

ایک موتی تہا جیسے انار اونہون نے کہا کہا مینے کہا میرا ارادہ روزے کا ہے کہا تجہے اس گہر کا مالک

حکم دیتا ہے کہ تو کہاوے پہر مینے کہایا اور اوس موتی کو لینے لگا تاکہ اوسے اوٹہا لون مجہسے کہا گیا تو

اوسے چہوڑ دے ہم تیرے لئے ایک درخت لگاتے ہین وہ تیرے واسطے اس سے بہتر اگاویگا مینے کہا

کہان کہا گیا ایسے گہر مین جو اوجاڑ نہو اور ایسا پہل جو نہ بگڑے اور ایسا ملک جو منقطع نہو اور ایسے کپڑے

جو بوسیدہ نہون اوس گہر مین رضوی اور عینا اور قرۃ العین ہی بیان رضیات مرضیات راضیات

ل الغمام بالکسر مبہت منہم نبیت الغمام لبیضہ نا ذا انسع بعضہا علی بعض فہو الذی یبدو وذلک مراد صاحبہ مرید او تعرادہ تاج العروس +

ہین جو غیرت نہین کرتے ہین سو تو لازم کر شتابی کو اوسمین جسمین تو ہے کیونکہ وہ تو ایک نیند ہے یہانتک کہ تو کوچ کریگا پہر اوس گہر مین جا اوتریگا راوی کہتا ہے کہ وہ نہ ٹہیرے مگر دو جمعے یہانتک کہ انتقال ہوگیا سمری کہتے ہین مینے اونکو اوسی رات جسمین ادلنکا انتقال ہوا دیکھا کہ وہ مجھسے کہتے ہین کیا تو تعجب نہین کرتا ہے اوس درخت سے جو میرے لئے لگایا گیا جسدن کہ مینے تجھسے بیان کیا تہا اور وہ باردار ہوگیا مینے کہا کیا پہل لایا کہا مت پوچہ اوسکے بیان پر کسیکو قدرت نہین ہے ہمنے نہین دیکھا مثل کریم کے جبکہ اوسکے پاس مطیع نازل ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۲۵ فضیلت معرفت وذم مباہات

حکایت اسمعیل بن عبداللہ بن میمون کہتے ہین مینے علی بن محمد بن عمران بن ابی لیلی کو خواب مین دیکھا پوچہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا معرفت کو مینے کہا تم اوس آدمی کے حق مین کیا کہتے ہو جو کہ حدثنا واخبرنا کہتا ہے پس کہا کہ کہا یعنی اللہ تعالی نے کہ مین مباہات یعنی فخر کرنیکو مبغوض رکہتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۶ **حکایت** بعض اصحاب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے اونکو خواب مین دیکھا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا خیر ہمنے نہ دیکھا مثل عمل صالح کے ہمنے نہ دیکھا مثل صحابہ صالحین کے ہمنے نہ دیکھا مثل سلف صالح کے ہمنے نہ دیکھا مثل مجالس صالحین کے اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۲۷ فضیلت سنت وعلم ومذمت قدر واعتزال وارجاء

حکایت عبدالوہاب بن یزید کندی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ابو عمر ضریر کو دیکھا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مجہپر رحم فرمایا مینے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا جسپر تم ہو سنت وعلم سے مینے کہا تمنے کونسے عمل کو بدتر پایا کہا تو اسمار سے حذر کر مینے کہا اسمار کیا ہین کہا قدری معتزلی مرجی پہر وہ اسمار اصحاب اہوار کے شمار کرنے لگے اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۲۸ مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما ورای جہم

حکایت ابوبکر صیرفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی مرگیا وہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو برا کہا کرتا اور جہم کی رای پر چلتا تہا وہ ایک اور آدمی کے خواب مین دکہایا گیا کہ گویا وہ ننگا ہے اور

اوس کے سر پر ایک سیاہ لتہ ہے اور اوسکی شرمگاہ پر ایک لتہ ہے اوس شخص سے پوچہا الله نے تیرے ساتہ کیا کیا کہا اوسی شخص کو بکر قیس اور عون بن اعسر کے ساتہہ کر دیا یہ دونون نصرانی تہے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲۹ حکایت** ایک شیخ کہتے ہین میرا ایک پڑوسی تہا اور وہ منجملہ اون لوگون کے تہا جو کہ ان امور مین خوض کیا کرتے ہین مین اوسکو خواب مین دکہایا گیا گویا وہ کانا ہے مینے کہا اے فلان یہ کیا ہے جو مین تجہہ مین دیکہتا ہون کہا مینے اصحاب محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا النقص کیا تو مجہسے ہمکا نقصان کیا اور اپنا ہاتہہ اوس آنکہہ پر رکہا جو جاتی رہی تہی اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۰ فضیلت متقین

حکایت ابو جعفر مدنی رحمہ الله کہتے ہین مینے محمود بن حمید کو خواب مین دیکہا اور وہ عاملین سے تہے کہ اونپر دو سبز کپڑے ہین مینے کہا تم بعد موت کے کدہر گئے اونہون نے میری طرف دیکہا پہر یہ شعر پڑہنے لگے ؎

نعم المتقون فی الخلد حقا	بجوار نواھد ابکار

یعنی ہان پرہیزگار لوگ یقیناً جنت مین سینہ ابہری کنواری عورتون کے پڑوس مین ہین ابو جعفر کہتے ہین واللہ اس سے پہلے مینے اس شعر کو کسی سے نہین سنا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۱ فضل صبر وحسرت بر عمل صالح

حکایت مطرف بن عبدالله رضی الله عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر کے نزدیک ایسی دو رکعت نماز خفیف پڑہی کہ مین اوسکے اتقان سے خوش نہین ہوا اور اونگہ گیا مینے صاحب قبر کو دیکہا کہ وہ مجہسے کلام کرتا ہے کہا کہ تو نے ایسی دو رکعت نماز پڑہی کہ تو اونکے اتقان سے خوش نہین ہوا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے کہا تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل کرنیکی طاقت نہین رکہتے البتہ میرا دو رکعت نماز پڑہنا مثل تیری دو رکعت کے مجہسے ساری دنیا سے زیادہ تر محبوب ہے مینے کہا یہان کون لوگ ہین کہا سب کے سب مسلمان ہین اور سارے خیر کو پہونچے مینے کہا اسجگہ افضل کون ہے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا مینے اپنے جی مین کہا اللہم ربنا تو اسکو

میری طرف نکال دے کہ مین اس سے بات کرون اوس قبر سے ایک جوان آدمی نکلا مین نے کہا جو لوگ یہان ہین تو اونہین افضل ہے کہا کہ لوگون نے یہ بات کہی ہے مینے کہا تو اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچا کیونکہ والد مین تیرے لئے وہ سن وعمر نہین دیکھتا ہون کہ مین کہون کہ تو نے اس مرتبے کو طول حج وعمرہ وجہاد فی سبیل اللہ اور عمل سے پایا ہے کہا مین مصیبتون مین مبتلا ہوا پھر مین اونپر صبر دیا گیا سو اس سبب سے مین اون سے بہتر ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ٭

۳۲ فضل یقین

حکایت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العلاء یزید بن عبد اللہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے موت کا مزہ کیسا پایا کہا مینے تلخ کریہ پایا مینے کہا تو تم بعد موت کے کدہر گئے کہا مین طرف روح وریحان اور رب غیر غضبان کے گیا مینے کہا تمہارے بہائی مطرف کہا وہ اپنے یقین کے سبب سے مجہپر فائق ہو گیا

اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۳ نفع دعا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ میرا بہائی مرگیا مین اوسے خواب مین دکہایا گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہوا جسوقت کہ تو اپنی قبر مین رکہا گیا کہا ایک آنیوالا آگ کا شعلہ لئے ہوئے میرے پاس آیا سو اگر یہ بات نہوتی کہ ایک دعا کرنیوالے نے میرے لئے دعا کی تو مینے دیکہا تہا کہ وہ جلد مجہکو اوس سے مارتا

اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۴ فضل محمد[۱] بن منکدر رضی اللہ عنہ

حکایت منکدر بن محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا کہ گویا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوا ناگاہ لوگ ایک آدمی پر جمع ہین روضہ مین مینے کہا یہ کون ہے کہا گیا کہ ایک آدمی ہے آخرت سے آیا ہے لوگون کو اونکے مردون کی خبر دیتا ہے مین آیا کہ دیکہون ناگاہ وہ آدمی صفوان بن سلیم تہے کہا کہ لوگ اون سے پوچہہ رہے تہے اور وہ اونکو خبر دیتے تہے پہر صفوان نے کہا اس جگہہ کوئی ہے کہ مجہسے محمد بن منکدر کا حال پوچہے لوگ کہنے لگے کہ یہ اوسکا بیٹا ہے پہر مین لوگون

[۱] قال الامام الیافعی رضی اللہ عنہ فی مرآۃ الجنان توفی فی سنۃ اثنتین وثلاثین وقیل فی السنۃ احدی وثلاثین ومائۃ السید الجلیل القدوۃ الحافظ الزاہد محمد بن المنکدر التیمی من علماء التابعین وکان بیتہ مأوی الصالحین ومجمع المفلحین من الزاہدین العابدین ۱۲ منہ

کوکتا، ذکر کے گیا مینے کہا تم مجھے خبر دو اللہ تمپر رحم کرے کہا اعطاہ اللہ من الجنۃ کذا واعطاہ کذا واعطاہ کذا وارضاہ واسکنہ منازل فی الجنۃ وبوأہ فلا ظعن علیہ ولاموت اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۵ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

حکایت ابوبکر بمیر رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہا مینے دیکھا گویا مین جنت مین داخل ہوا پہر ایک باغ مین پہونچا وسمین ایوب و یونس و ابن عون دیتمی تہے مینے کہا سفیان ثوری کہان ہین کہا ہم نہین دیکھتے ہین اُسکو مگر جیسے دیکھتے ہین ستارے کو اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۶ فضل محمد بن واسع و محمد بن سیرین و حسن بصری رضی اللہ عنہم

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے محمد بن واسع کو جنت مین دیکھا اور محمد بن سیرین کو جنت مین دیکھا مینے کہا حسن کہان ہین کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۷ فضل ابوعمرو بصری رضی اللہ عنہ

حکایت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے محمد بن یزید واسطی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا کس سبب کہا بسبب ایک مجلس کے جسمین ابوعمرو بصری دن جمعے کے بعد عصر کے بیٹھے پہر دعا کی اور ہمنے آمین کہی سو ہماری مغفرت کی گئی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۸ خلید بن سعید رحمہ اللہ

حکایت عقبہ بن ابی شبیب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے خلید بن سعید کو بعد اونکے مرنیکے خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے کیا کیا کہا ہم خلاصی دلئے گئے اور لگتا نہ تہا یعنی کہ خلاص ہون مینے کہا متی عہدکم بالقرآن قال لا عہد لنا بہ منذ فارقناکم اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۹ ذکر قاضی یحییٰ اکثم

حکایت محمد بن سالم خواص صالح رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے یحییٰ بن اکثم قاضی کو خواب مین دیکھا

لہ توفی فی شعبان سنۃ احدی وستین و مائۃ وھو الامام العالم ابو عبداللہ سفیان بن سعید الثوری الکوفی الفقیہ سید اہل زمانہ علما وعملا و زہدا و ورعا سمع من عمرو بن مرۃ و سماک بن حرب وخلق کثیر قال ابن المبارک کتبت عن الف ومائۃ شیخ ما منہم افضل من سفیان ۱۲ منہ

۲ ثقات الجنان ۱۲

۳ توفی محمد سنۃ ۱۲۳ ہجری ۱۲ و الحسن البصری بن سیرین رضی اللہ عنہما سنۃ ۱۱۰ ہجری ۱۲

رضی اللہ عنہ وھو العلاء توفی سنۃ ۲۴۲

۴ القاضی المشہور یحییٰ بن اکثم بالمثلثۃ التمیمی کان فقیہا بارعا عالما بصیرا بالاحکام ۱۲ م

مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای شیخ سوء اگر تیرا بڑھاپا نہوتا تو مین تجھے آگ سے جلاتا پس مجھے پکڑا اوس چیز نے جو کہ غلام کو اپنے میان کے روبرو پکڑتی ہے یعنی حیاء و خوف جب مجھے افاقہ ہوا تو مجھسے فرمایا ای شیخ سوء تین بار اسی طرح ہوا پھر جب مجھے افاقہ ہوا تو مینے کہا یا رب مین تجھسے اس طرح حدیث نہین کیا گیا ہون اللہ تعالی نے فرمایا تو مجھسے کیا حدیث کیا گیا ہے حال آنکہ وہ اسکو خوب جانتا ہے مینے کہا حدثنی عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر بن راشد عن ابن شهاب الزهری عن انس بن مالك عن نبيك صلى الله عليه وآله وسلم عن جبريل عنك يا عظيم انك قلت ماشاب لی عبد فی الاسلام شيبة الا استحييت منه ان اعذبه بالنار فقال الله صدق عبد الرزاق وصدق معمر وصدق الزهری وصدق انس وصدق نبيي وصدق جبريل انا قلت ذلك انطلقوا به الى الجنة اخرجه الخطيب فی تاريخ بغداد

۴۰ فضل امام احمد رضی اللہ عنہ

حکایت ابوبکر فزاری رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے پہونچا ہے کہ بعض اخوان احمد بن حنبل نے اونکو خواب مین دیکھا کہا ای احمد اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای احمد تو نے صبر کیا ضرب پر کہ تو نے کہا اور تو متغیر نہوا کہ میرا کلام منزل غیر مخلوق ہے قسم ہے میری عزت کی البتہ مین تجھے اپنا کلام سناؤنگا قیامت کے دن تک سو مین اپنے رب عز وجل کا کلام سنا کرتا ہون اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق ✣

۴۱ فضل محمد بن مصطفے حمصی رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن عوف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن مصطفے حمصی کو خواب مین دیکھا پوچھا تم کدہر گئے کہا طرف خیر کے اور باوجود اسکے ہم اپنے رب کو ہر روز دوبار دیکھتے ہین مینے کہا ای ابو عبد اللہ صاحب سنت کی دنیا مین اور صاحب سنت کی آخرت مین اونہون نے تبسم کیا اخرجہ ابن عساکر

۴۳ فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن مفضل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے اپنے روبرو کہڑا کیا اور مجہسے فرمایا کت تخلط یعنی تو خلط ملط کرتا تہا ولکن مینے تجہے بخشدیا اسلئے کہ تو مجہے میرے خلق کی طرف محبوب کرتا تہا تو کہڑا ہو میری تمجید کر درمیان میرے فرشتون کے جیسے تو میری تمجید کرتا تہا دنیا مین پہر میرے لئے ایک کرسی رکہی گئی تو مینے اللہ کی تمجید یعنے اوسکی بزرگی بیان کی درمیان اوسکے فرشتون کے اخرجہ ابن عساکر ۴۳ **حکایت** ابوالحسن شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہسے فرمایا تو منصور بن عمار ہے مینے کہا ہان یارب کہا تو ہی لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور تو خود اوسمین رغبت کرتا تہا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے ولیکن مینے کوئی مجلس نہین کی مگر پہلے تیری ثنا کی پہر تیرے نبی کی ثنا کی پہر تیرے بندون کو نصیحت کی فرمایا سچ کہا اسکے لئے ایک کرسی رکہو کہ میری بزرگی بیان کرے میرے آسمان مین جسطرح کہ میری بزرگی بیان کی میری زمین مین درمیان میرے بندونکے اخرجہ ابن عساکر ۴۴ **حکایت** سلیم بن منصور بن عمار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا قربنی وادنانی یعنی مجہے قریب کیا اور قریب کیا اور مجہسے فرمایا ای شیخ سو تو جانتا ہے مینے تجہے کیون بخشا مینے عرض کیا نہین یا الٰہی فرمایا تو لوگون کے لئے ایک دن ایک مجلس مین بیٹہا تہا تو نے اونکو رلایا او نمین ایک بندہ میرے بندون سے رویا کہ وہ کبہی میرے خوف سے نہین رویا تہا تو مینے اوسکو بخشدیا اور سارے اہل مجلس کو اوسکو ہبہ کردیا اور جن لوگون کو مینے اوسکو ہبہ کیا تجہکو بہی مینے ہبہ کردیا اخرجہ ابن عساکر +

۴۵ فضل علم

حکایت مسلم بن عفان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے وکیع کو خواب مین دیکہا پوچہا تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے جنت مین داخل کیا مینے کہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب علم کے اخرجہ ابن عساکر

۴۶ فضل حدیث شریف

حکایت ابویحیی ستلی ابوہمام رحمہ الله کہتے ہین مینے ابوہمام کو خواب مین دیکہا اور اونکے سر پر قندیلین لٹکی ہوئی تہین پوچہا ای ابوہمام تمنے ان قندیلون کو کس سبب سے پایا کہا یہ بسبب حدیث حوض کے اور یہ بسبب حدیث شفاعت کے اور یہ بسبب حدیث فلان کے اور بسبب فلان حدیث کے اخرجہ ابن عساکر

۴۷ فضل قلت مخالطت مردم

حکایت سفیان بن عیینہ رضی الله عنہ کہتے ہین مینے ثوری کو خواب مین دیکہا مینے کہا تم مجہے وصیت کرو کہا تو لوگون کی مخالطت کم کر مینے کہا زیادہ کرو کہا تو عنقریب وارد ہوگا پہر تو جان لیگا اخرجہ ابن عساکر

۴۸ فضل ابن عوف رضی الله عنہ

حکایت ابوربیع زہرانی رحمہ الله کہتے ہین مجہسے میرے ایک پڑوسی نے بیان کیا کہ مینے ابن عوف کو خواب مین دیکہا پوچہا الله نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا غروب نہین ہوا سورج پیر کے دن کا مگر مجہپر میرا نامۂ اعمال پیش کیا گیا اور مجہے بخشدیا وہ پیر کے دن مرے تہے اخرجہ ابن عساکر

۴۹ فضل محمد بن یحیی ذہلی رضی الله عنہ

حکایت ابوعمر وخفاف رحمہ الله کہتے ہین مینے محمد بن یحیی ذہلی کو خواب مین دیکہا پوچہا تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مینے کہا تمہارا علم کیا ہوا کہا سونے کے پانی سے لکہا گیا اور علیین مین رکہدیا گیا اخرجہ ابن عساکر

۵۰ فضل ابوالعباس اصم و ابویعقوب بویطی و ربیع بن سلیمان و ابوعبدالله شافعی رضی الله عنہم

حکایت استاذ ابوالولید رحمہ الله کہتے ہین مینے ابوالعباس اصم کو خواب مین دیکہا پوچہا ای شیخ تمہارا حال کس چیز کو پہونچا کہا مین اپنے والد ابویعقوب بویطی اور ربیع بن سلیمان کے ساتہہ ابوعبدالله شافعی کے جوار مین ہون ہم ہر دن اونکی ضیافت مین حاضر ہوتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۵۱ فضل حسن ظن بالله تعالی

حکایت سہیل حزم کے بھائی کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو بعد موت کے خواب مین دیکھا پوچھا تمنے کس چیز کے ساتھ اللہ پر قدوم کیا کہا ساتھ ذنوب کثیرہ کے حسن ظن باللہ نے اونکو مجھسے مٹا دیا اخرجہ ابن عساکر

۵۲ فضل جراح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حکایت ایک عورت اہل یمن کی کہتی ہے مینے رجا بن حیوہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا ہان ولیکن اہل جنت مین ندا کی گئی کہ تم جراح بن عبد اللہ کی ملاقات کرو اور یہ خواب پہلے اس سے تھا کہ خبر جراح کی آئی پھر جراح کے مرنیکی خبر آئی مین آئی تو مینے پایا کہ وہ اوسدن آذربیجان مین شہید ہوئے اخرجہ ابن عساکر

۵۳ **حکایت** عتبہ بن ابی حکیم ایک عورت بیت المقدس کے رہنے والون سے نقل کرتے ہین کہا کہ رجا بن حیوہ ہمارے جلیس و ہمنشین تھے اور بہت اچھے ہمنشین تھے پھر وہ مرگئے مینے اونکو بعد ایک ماہ کے دیکھا مینے کہا تم کدہر گئے کہا طرف خیر کے ولیکن ہم بعد تمہارے ایک ایسا گہبرا گئے کہ ہمنے گمان کیا کہ قیامت قائم ہوگئی مینے کہا یہ کس بات مین ہوا کہا جراح اور اونکے اصحاب مع اثقال اور سامان کے جنت مین داخل ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جنت کے دروازے پر ازدحام کیا اخرجہ ابن عساکر

۵۴ فضل تکبیر

حکایت اصمعی[1] رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا ایک آدمی نے جریر خطفی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک تکبیر کے جسکو مینے پشت آب جنگل مین کہا تہا کہا تمہارے بہائی فرزدق نے کیا کیا کہا اوسکو قذف محصنات نے ہلاک کردیا یعنے وہ اپنے اشعار مین پرہیزگار عورتون کو تہمت لگایا کرتا تہا اسلیئے ہلاک ہوا اخرجہ ابن عساکر

۵۵ مغفرت کمیت[2] بن یزید شاعر رحمہ اللہ

حکایت ثور بن یزید شامی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے کمیت بن یزید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور میرے لیئے ایک کرسی نصب کی اوسپر مجھے بٹھایا اور مین شعر پڑہنے کے ساتھ مامور ہوا اور مجھے طرب ہوئی جب مین اپنے اس قول تک پہونچا ؎

حَنَانَيْكَ رَبَّ النَّاسِ مِنْ اَنْ يَغُرَّنِيْ	كَمَا غَرَّهُمْ شُرْبُ الْحَيٰوةِ الْمُصَرَّدِ

[1] امام اصمعی رضی اللہ عنہ سے مراۃ الجنان مین انکی وفات ۲۱۶ دو سو سولہ مین لکھی ہے اور انکا حال خوب تحریر فرمایا ہے انکی عمر ۸۸ سال کی ہوئی انکی تصانیف ہین لغت و اخبار و نوادر و ملح و غرائب اشعار مین امام تھے بصرہ کے تھے زمانہ ہارون رشید مین بغداد آگئے انسے مروی ہے کہ مین سولہ ہزار یا چودہ ہزار ارجوزے یاد رکھتا ہون ایک ارجوزہ ان مین سے سو دو سو شعر کا ہے ۱۲

[2] وفات ۱۲۶ ہجری ۱۲

یعنی اہی رب لوگون کے مین تیری رحمت چاہتا ہون اس سے کہ دہوکا دے مجہے جیسا کہ اونکو دہوکا دیا زندگی کے شرب قلیل نے فرمایا ای کمیت بیشک تجہکو دہوکا نہ دیا اوس چیز نے جسنے اونکو دہوکا دیا مینے تجہے بخشدیا بصدقك فی صفوتی من بریتی وخیرتی من خلیقتی یعنی اسلئے کہ جو میرے خلق مین میرے برگزیدہ اور میرے خلق مین بہتر ہین تو نے اونکے حق مین سچ کہا وجعلت لك بكل منشد انشد بيتا من مدحك آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رتبة ارفعها لك فی الاخرة الی یوم القیامة یعنی تو نے جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی تو جو کوئی اوسمین ایک بیت پڑہے گا مینے بعد دہر پڑہنے والیکے تجہے ایک رتبہ دیا جسکو مین تیرے لئے آخرت مین بلند کرونگا روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر

۵۶- ابو بکر نابلسی رضی اللہ عنہ

حکایت ابن شعشاع مصری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو بکر نابلسی کو بعد اونکے قتل ہونیکے خواب مین دیکہا اور وہ نہایت اچہی ہیئت مین تہے یہ منجملہ اون لوگون کے ہین جنکو بنی عبید نے سنت پر قتل کیا تہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا ؏

حبانی مالکی بدوام عز	وواعدنی بقرب الانتصار
وقربنی وادنانی الیہ	وقال انعم بعیش فی جواری

یعنی مجہے میرے مالک نے ہمیشہ کی عزت عنایت کی اور مجہسے وعدہ فرمایا ہے کہ مین عنقریب بدلہ لونگا اور مجہے اپنے قریب ونزدیک کیا اور مجہسے کہا تو خوب عیش کر میرے جوار مین اخرجہ ابن عساکر +

۵۷ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

حکایت عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سفیان ثوری کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا نہین تہا مگر یہ کہ لحد مین رکہا گیا اور اللہ تعالی کے روبرو کہڑا ہوا اسوا اوسنے مجہسے حساب یسیر لیا پہر مجہے جنت کی طرف حکم دیا مین اوسکے ریاحین واشجار مین تہا نہ کوئی آہٹ سنتا تہا نہ کسی طرحکی حرکت کہ ناگاہ ایک آواز آئی کہتا ہے ای سفیان بن سعید کیا تو جانتا ہے کہ تو نے اللہ

کواپنے نفس پر اختیار کیا مینے کہا ای والد یعنی ہان قسم ہے اللہ کی مینے ایسا کیا پس مجھے ہر طرف سوانی نثار سے لیا اخرجہ ابن عساکر **ف** صوانی جمع صینی یعنی برتن جو منسوب ہین طرف چین کے اور نثار یعنی پراگندہ ہونا موتیون کا یعنی ہر طرف سے مجھپر موتی نثار ہونے لگے +

۵۸ فضل امام شافعی رضی اللہ عنہ

حکایت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھپر تاج رکھا اور میرا نکاح کر دیا اور مجھے فرمایا یہ اس سبب سے ہے کہ تو نے فخر نہ کیا اوس چیز کے ساتھہ جس سے مینے تجھے راضی کیا اور تکبر نہ کیا اوس چیز مین جو مینے تجھے دی اخرجہ ابن عساکر **۵۹ حکایت** ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے سونے کی کرسی پر بٹھایا اور تازے موتی مجھپر نثار کرے اخرجہ ابن عساکر +

۶۰ فضل اہلسنت

حکایت اسمعیل بن ابراہیم فقیہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو عبد اللہ حاکم رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کونسا فرقہ اکثر ہے براہ نجات کے کہا اہل سنت اخرجہ ابن عساکر +

۶۱ فضل غزو بحر

حکایت خیثمہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے قاری عاصم اطرابلسی کو بعد اونکی وفات کے خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارا کیا حال ہے ای ابو علی کہا ہم کنیت سے نہین پکارے جاتے ہین بعد موت کے تو مینے اونسے کہا ای عاصم تمہارا کیا حال ہے اور تم کدہر گئے کہا مین گیا الی رحمۃ اللہ واسعۃ وجنۃ عالیۃ یعنی مین اللہ کی رحمت واسع اور جنت عالی کی طرف گیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب بہت لڑنے میرے کے دریا مین اخرجہ ابن عساکر +

۶۲ مغفرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالی

مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے مسلم بن یسار کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے بعد موت کے

ف وفات سنہ ۲۴۱ ہجری ۱۲
ق ۱۵۲ کے بدا اصل مین یہ لفظ ہے والمحی بالغیر ۱۲ واللہ اعلم
ع وفات سنہ ۲۰۴ ہجری ۱۲
ع وفات سنہ ۲۷۰ ہجری ۱۲

کس چیز کی ملاقات کی کہا مینے اہوال وزلازل عظام وشداد کی ملاقات کی مینے کہا تو اسکے بعد کیا ہوا کہا جو تو دیکھتا ہے کہ ہوتا ہے کریم سے حسنات کو ہمسے قبول فرمایا اور سیئات ہمارے لئے معاف کئے اور تبعات کا ہمارے لئے ضامن ہوا اخرجہ ابن عساکر +

۶۳ فضل ابو جعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ

حکایت حسن بن عبدالعزیز ہاشمی عباسی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جعفر محمد بن جریر کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے موت کو کیسا دیکھا کہا نہین دیکھی مینے مگر خیر مینے کہا تمنے ہول مطلع کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا کہ تمنے منکر ونکیر کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا بیشک تیرا رب تیرے ساتھ مہربان ہے تو ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے کہا اے ابو علی تم کہتے ہو کہ ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے حال آنکہ ہم تمکو وسیلہ کرتے ہین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخرجہ ابن عساکر +

۶۴ اکرام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ لسبب حدیث شریف

حکایت جبیش بن میسرہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے یحیی بن معین کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے قریب کیا اور نزدیک کیا واعطانی وحبانی یعنے مجھے عطا کیا اور تین سو حورون سے میرا بیاہ کیا اور دو بار مجھے اپنے اوپر داخل کیا مینے کہا کس سبب سے پس کوئی چیز اپنی آستین سے نکالی اور کہا اس سبب سے یعنی حدیث اخرجہ ابن عساکر +

۶۵ فضل ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ

حکایت سلیمان عمری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع کو خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین تو میری طرف سے میرے اخوان کو سلام کہہ اور اونکو خبر دے کہ اللہ نے مجھے شہدا مین سے کیا جو کہ زندہ ہین اور رزق دیئے جاتے ہین اور ابو حازم کو سلام کہہ اور اوس سے کہہ کہ ابو جعفر تجھسے کہتا ہے الکیس الکیس یعنی ہوشیار رہ کیونکہ اللہ اور اوسکے فرشتے تیری مجلس کو عشیات مین دیکھتے ہین اخرجہ ابن عساکر **ف** عشیات جمع ہے عَشِیَّۃ کی عشیہ بمعنی شبانگاہ یعنی مابین مغرب وعشا اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ عشا سورج ڈھلنے سے طلوع فجر تک ہے کذا فی الصراح +

ح توفی سنۃ ثلثین عشرین ومائۃ قاری المدینۃ الزاہد العابد ابو جعفر یزید بن القعقاع اخذ عن ابی ہریرۃ وابن عباس وقرأ علیہما فاخرو لنذکرہ فی سنن ابو داؤد ۱۲ مرأۃ الجنان

بشر ن

۶۶ مغفرت ابن[1] مبارک رضی اللہ عنہ بسبب رحلت

حکایت زکریا بن عدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب میری رحلت کے اخرجہ ابن عساکر **ف** رحلہ بالکسر یعنی کوچ کردن یعنی چونکہ مینے طلب علم حدیث کے لئے جا بجا سفر کیا اسلئے اللہ تعالی نے میری مغفرت فرمائی ۶۷

حکایت محمد بن فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے ابن مبارک[2] کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا وہ امر جسمین کہ مین تھا مینے کہا رباط و جہاد کہا ہان اخرجہ ابن عساکر **ف** دشمن کی سرحد کی حفاظت کرنیکو رباط کہتے ہین +

۶۸ درجہ علم و حزن

حکایت یزید بن مذعور رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اوزاعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا ای ابو عمرو مجھے ایسی چیز بتاؤ جس سے مین اللہ کی طرف تقرب کرون کہا مینے وہان نہین دیکھا کوئی درجہ کہ وہ بلند تر ہو درجہ علماء سے اور اونکے بعد درجہ غمگین و حزین لوگون کا ہے اخرجہ ابن عساکر +

۶۹ فضل استغفار

حکایت عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد اونکی وفات کے مینے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا استغفار کو ای میرے بیٹے اخرجہ ابن عساکر

۷۰ فرا سا سنت کا اظہار موجب مغفرت ہے

حکایت عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خلیفہ متوکل کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا تمکو بخشدیا حالانکہ تمنے کیا جو کچھہ کہ کیا کہا ہان بسبب قلیل سنت کے جسکو مینے ظاہر کیا اخرجہ ابن عساکر +

۷۱ فضل شہادت لا الہ الا اللہ

حکایت حجاج بن تمیلہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین حسن و فرزدق کے پاس حاضر ہوا نزدیک ایک قبر کے حسن نے فرزدق[3] سے کہا تو نے اس دن کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے کہا شہادت لا الہ الا اللہ کی

[1] لہ وفات سنہ ۱۸۱ ہجری ۱۲

[2] لہ سنہ ۲۰۰ ہجری مین وفات پائی ۱۲

[3] لہ

ستر برس سے حسن چپ ہو رہے لبطہ بن فرزدق کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد اونکی موت کے مجھسے کہا بیٹا اوس کلمے نے مجھے نفع دیا جسکے ساتھہ مینے حسن سے خطاب کیا تھا اخرجہ ابن عساکر

۲ ے فضل درود شریف

حکایت عبداللہ بن صالح صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین بعض اصحاب حدیث خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب درود بھیجنے میرے کے میری کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اخرجہ ابن عساکر +

۳ ے فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ

حکایت یزید بن نعامہ کہتے ہین کہ ایک زندہ آدمی نے ایک مردے کو دیکھا اوس سے میت نے کہا ای فلان تو لوگون کو خبر دیدے کہ مونہہ عامر بن قیس کا قیامت کے دن مثل چاند چودھوین رات کے ہوگا اخرجہ ابن عساکر

۴ ے فضل امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ

حکایت عبدالرحمن بن یزید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا اور اوپر ایک لمبی ٹوپی تھی مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے زینت علم کے ساتھہ مزین کیا مینے کہا مالک بن انس کہان ہین کہا مالک فوق فوق وہ فوق کہتے اور اپنا سر اوٹھاتے رہے یہانتک کہ ٹوپی اونکے سر سے گر پڑی اخرجہ ابن عساکر

۵ ے اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ

حکایت خشام بشر حافی رضی اللہ عنہ کے بھانجے کہتے ہین مینے اپنے مامون کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا اللہ نے مجھے بخشدیا اور جو کچھہ کہ اللہ نے اونکا اکرام کیا اوسکا ذکر کرنے لگے مینے کہا اللہ نے تسے کچھہ کہا کہا ہان مجھسے فرمایا ای بشر تو نے مجھسے حیا نہ کی کہ تو یہ سارا ڈرنا ایک نفس پر ڈرا جو کہ میرا ہے اخرجہ ابن عساکر ۶ ے حکایت حسین بن اسمعیل محاملی کہتے ہین مینے قاسانی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا

له وفات ۱۹۰ سنہ ہجری ۱۲
که وفات ۲۲۷ سنہ ہجری ۱۲

زید

اونھون نے میری طرف اشارہ کیا کہ اونھون نے بعد شدت کے نجات پائی مینے کہا تم احمد بن حنبل کے حق مین کیا کہتے ہو کہا اللہ نے اونکو بخشدیا مینے کہا بشر حافی کہا اوسکے پاس تو اللہ کی طرف سے ہر دن مین دو بار کرامت آتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۷۷ عاصم حربی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین دروازہ شام مین داخل ہوا مجھے بشر حافی ملے مینے کہا کہان سے آئے کہا علیین سے مینے کہا احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین ابھی احمد بن حنبل اور عبد الرزاق وراق کو اللہ تعالی کے روبرو چھوڑ کے آیا ہون وہ دونون کہاپی رہے ہین عیش و آرام کر رہے ہین مینے کہا تو پھر تم کہا اللہ نے میری قلت رغبت کو طعام مین جان لیا ہے اسلئے اپنی طرف دیکھنے کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے اخرجہ ابن عساکر **۷۸ حکایت** ابو جعفر سقا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو اور معروف کرخی کو خواب مین دیکھا گویا وہ آرہے ہین مینے کہا کہان سے کہا جنت فردوس سے اور ہمنے موسی کلیم الرحمن عز وجل کی زیارت کی اخرجہ ابن عساکر **۷۹ حکایت** قاسم بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے کہا ای بشر مینے تجھکو اور اوسکو جو تیرے جنازے کے ساتھہ گیا بخشدیا مینے کہا ای رب اور اوسکو جو مجھے دوست رکھے فرمایا اور اوسکو جو تجھے دوست رکھے روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر **۸۰ حکایت** احمد ورقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ میرا ایک پڑوسی مرگیا مینے اوسی رات کو خواب مین دیکھا اور اوسپر دو حلے تھے مینے کہا تیرا کیا قصہ ہے کہا ہماری قبرستان مین بشر حافی دفن کئے گئے تو اہل قبرستان کو دو دو حُلّے پہنائے گئے اخرجہ ابن عساکر **۸۱** حجاج بن شاعر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ بشر حافی خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا ای بشر تو نے میری عبادت نہین کی بقدر اوس چیز کے کہ مینے تیرے نام کو بلند کیا اخرجہ ابن عساکر **۸۲ حکایت** ایک آدمی نے بشر کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے فرمایا ای بشر اگر تو میرے لئے انگارے پر سجدہ کرے تو تو اوسکے مکافات نہ کرسکے جو بات مینے تیرے واسطے اپنے بندون کے دلون مین رکھی ہے اخرجہ ابن عساکر **۸۳ حکایت** محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا تو مجھے بہت

غم ہوا مین رات کو سویا تو مینے اونکو خواب مین دیکہا اور وہ اپنی چال مین تبختر کرتے ہین مینے کہا ای ابوعبداللہ
یہ کون چال ہے کہا چال ہے خدام کی دارالسلام مین مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجھے
بخشدیا اور تاج پہنایا اور مجھے دو نعلین سونے کی پہنائین اور فرمایا ای احمد یہ بدلا ہے تیرے قول کا کہ قرآن
میرا کلام ہے پہر مجھسے فرمایا ای احمد تو مجھسے وہ دعائین مانگ جو تو دنیا مین مانگا کرتا تھا مینے کہا ای رب
تو ہر شئی پہر کردے فرمایا مینے پہہ کی مینے کہا بقدرتک علی کل شئی یعنی ساتہہ قدرت تیری کے ہر چیز پر مجھے
فرمایا تو نے سچ کہا مینے کہا تو مجھسے کسی چیز کا مت پوچہہ اور میرے لئے ہر چیز بخشدے فرمایا مینے کیا پہر
فرمایا ای احمد یہ جنت ہے سو تو کہڑا ہوا اور اوسکی طرف داخل ہو مین داخل ہوا تو ناگاہ سفیان ثوری
ملے اور اونکے دو بازو تہے سبز وہ اونکے ساتہہ ایک کہجور سے دوسری کہجور کی طرف اوڑتے پہرتے تہے
اور کہتے تہے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث
نشاء فنعم اجر العاملین مینے اونسے کہا کہ عبدالوہاب وراق نے کیا کیا کہا مینے اونکو ایک دریا مین
نور کے اور آب شیرین مین نور کے چہوڑا ہے زیارت الملک الغفور مینے اونسے کہا بشر حافی نے کیا
کیا کہا بخ بخ یعنی واہ واہ اور کون ہے مثل بشر کے اونکو مینے ملک جلیل کے روبرو چہوڑا ہے اور اونکے آگے
کہانے کا ایک خوان ہے اور جلیل اونپر متوجہ ہے اور فرمارہا ہے کہا ای وہ شخص کہ نہین کہایا اور پی
ای وہ شخص کہ نہین پیا اور عیش و آرام کر ای وہ شخص کہ تنعم نہین کیا دار دنیا مین اخرجہ ابن عساکر

۴۰۸ - ابودلف عجلی رحمہ اللہ

حکایت دلف بن ابی دلف عجلی کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا کہ وہ ایک وحشت ناک دشوار
گہر مین ہین جسکی دیوارین سیاہ ہین اور ناگاہ اوسکی زمین مین راکہہ کا اثر ہے اور ناگاہ میرے باپ برہنہ اپنے
سر کو دونون گہٹنون کے درمیان مین رکہے ہوئے ہین مجھسے مثل پوچہنے والے کے کہا دلف مینے کہا ہان
اصلح اللہ الامیر وہ یہ شعر پڑہنے لگے ؎

ابلغن اھلنا ولا تخف عنھم	ما لقینا فی البرزخ الخناق
قد سئلنا عن کل ما فعلنا	فارحموا وحشتی وما قد الاقی

یعنی تو یہو نچادے ہمارے گہر والون کو جو کچہہ ہمنے برزخ مین تنگی پائی اور اونسے پوشیدہ نہ رکہہ ہمنے جو کیا تہا اوس سب سے پوچہے گئے سو تم میری وحشت پر اور جو مین ملاقات کر رہا ہون اوسپر رحم کرو کیا تو سمجہ گیا مینے کہا ہان پہر یہ شعر پڑہنے لگے

فلو انا اذا متنا ترکنا	لکان الموت راحة کل حی
ولکنا اذا متنا بعثنا	فنسأل بعدہ عن کل شئ

له وفات سنہ ۹۵ ہجری
که وفات سنہ ۱۰۱ ہجری

یعنی اگر یہ بات ہوتی کہ جسوقت ہم مرجاتے چہوڑ دئے جاتے تو البتہ موت ہر زندے کی راحت ہوتی ولیکن ہم تو جسوقت مرجائین گے تو اوٹہائے جاوینگے پہر اوسکے بعد ہر چیز سے پوچہے جاوینگے پہر وہ چلے گئے کہا اور مین بیدار ہوگیا اخرجہ ابن عساکر

۸۵ ذکر حجاج

حکایت اصمعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا مینے حجاج کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا اوسنے مجہے ہر قتل کے عوض قتل کیا جس سے مینے کسی انسان کو قتل کیا تہا پہر مینے اوسکو برس بہر کے بعد دیکہا پوچہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا کیا تو نے پہلے برس اسکا نہین پوچہا تہا اخرجہ ابن عساکر ۸۶ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے خواب مین دیکہا گویا ایک مردار پڑا ہوا ہے مینے کہا یہ کیا ہے کہا اگر تو اس سے کلام کریگا تو وہ تجہسے بات کریگا مینے اوسکو پاؤن سے ٹہوکر ماری تو اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور اپنی آنکہین کہولین مینے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین حجاج ہون اللہ پر مینے قدوم کیا تو اوسکو شدید العقاب پایا تو اوسنے مجہے قتل کیا بعوض ہر قتل کے جو مینے قتل کیا اور مین یہ پڑا ہوا ہون روبرو اللہ کے انتظار کر رہا ہون جس چیز کا موحدین اپنے رب سے انتظار کرتے ہین یا جنت کی طرف یا نار کی طرف اخرجہ ابن عساکر ۸۷

حکایت اشعث حدانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حجاج کو خواب مین برے حال سے دیکہا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا نہین قتل کیا مینے کسی کو کوئی قتل مگر اوسکے عوض مجہے قتل کیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مجہے نار کی طرف حکم دیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مین امید کہتا ہون اوس چیز کی جسکی لا الہ الا اللہ والے

امید رکھتے ہین اخرجہ ابن عساکر +

۸۸ یزید نحوی و ابو مسلم خراسانی و ابراہیم بن صائغ رضی اللہ عنہم

حکایت ابو الحسن رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایک موضع فراخ مین داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹھا ہوا ہے واذا رجل یقلی بین یدیہ مینے کہا یہ بیٹھنے والا کون ہے کہا گیا کہ یہ یزید نحوی ہے اور یہ ابو مسلم یعنی خراسانی صاحب دعوت ہے یقلی بین یدیہ مینے کہا ابراہیم صائغ کا کیا حال ہے کہا وہ تو اعلی علیین مین ہے اوس تک کون پہونچتا ہے ابو الحسین کہتے ہین کہ مجھسے خواب مین کہا گیا کہ یہ جو تونے دیکھا ہے اسکو ایک صالح آدمی نے کور خراسان مین دیکھا ہے سو وہ بعد اسکے ہمارے پاس آتا اور ذکر کرتا تھا کہ بلخ مین ایک آدمی ہے کہ اوسنے یہ خواب دیکھا سمرقند و جرجان و کور خراسان مین اخرجہ ابن عساکر

۸۹ صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ

حکایت احمد بن عبد الرحمن مہر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے صالح بن قدوس کو ہنستے ہوئے خوش خوش دیکھا مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا مین اوس بات کو ڈرتا تھا جسکے ساتھ تم متہم تھے یعنی زندقت کہا مین اپنے رب پروار دہوا اور اوسپر کوئی پوشیدہ چیز مخفی نہین ہے سو اوسنے رحمت کے ساتھ میرا استقبال کیا اور فرمایا مین تیری برارت جان چکا ہون اوس چیز سے جسکے ساتھ تو تہمت کیا جاتا تھا اخرجہ ابن عساکر

۹۰ ابو یزید بن طیفور بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ

حکایت فرماتے ہین مینے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا امیر المومنین آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکہائین جو مجھکو نفع دے فرمایا کیا اچھی ہے تواضع اغنیار کی واسطے فقرار کے اور امید اللہ کے ثواب کی عرض کیا اور زیادہ فرمائین فرمایا اس سے زیادہ تر اچہا ہے فخر فقرار کا اغنیار پر اوس چیز کے اعتماد پر جو کہ اللہ کے پاس ہے عرض کیا اور زیادہ فرمایئے تو اونہون نے اپنی ہتیلی کہولدی اوسمین سونے کے پانی سے لکھا ہوا تہا ٥

قد کنت میتا فصرت حیا	وعن قریب تکون میتا
فابن بدار البقاء بیتا	واھدم بدار الفناء بیتا

یعنی تو مردہ تھا پھر زندہ ہوگیا اور عنقریب تو مردہ ہوگا سو تو دار البقا میں گھر بنا اور دار فنا مین گھر ڈہا دے
اخرجہ ابن عساکر +

۹۱ فضل صبر و فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

حکایت بعض کے والون سے مروی ہے کہا مینے سعد بن سالم قداح رحمہ اللہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا اس قبرستان مین افضل کون ہے کہا صاحب اس قبر کا مینے کہا وہ تمپر فاضل کس سبب ہوا کہا وہ مبتلا ہوا تو اوسنے صبر کیا مینے کہا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے کیا کیا کہا ہیہات وہ تو ایک ایسا حلہ پہنائے گئے کہ دنیا اوسکے حواشی کی قیمت نہین ہوسکتی ہے اخرجہ ابن عساکر +

۹۲ فضل استغفار

حکایت ابو الفرج غیث بن علی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو الحسن عاقولی مقری کو خواب مین بہیئت صالحہ دیکہا مینے اونکا حال پوچہا اونہون نے اچہا ذکر کیا مینے کہا کیا تم مر نہین گئے کہا ہان مینے کہا تمنے موت کو کس طرح دیکہا کہا حسن یا جید دیکہا یعنی اچہی اور وہ خوش تہی مینے کہا تمہاری مغفرت ہوگی اور تم جنت مین داخل ہوگے کہا ہان مینے کہا تو کونسا عمل زیادہ تر نافع ہے کہا وہان کوئی شی استغفار سے زیادہ تر نافع نہین ہے تو استغفار بہت کیا کر اخرجہ ابن عساکر +

۹۳ فضل ضبط طریق مسلمین

حکایت حسن بن قریش حرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جواد امیر کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب ضبط کرنے میرے کے راہ مسلمانون اور راہ حاجیون کو اخرجہ ابن عساکر +

۹۴ فضل دارقطنی رضی اللہ عنہ

حکایت ابو نصر بن ماکولا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا گویا مین ابو الحسن دارقطنی کا

حال آخرت مین پوچہہ رہا ہون مجہسے کہا گیا کہ وہ توجنت مین امام پکارے جاتے ہین یعنی اہل جنت اونکو امام کہتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۹۵ یوسف بن حسین رازی صوفی رضی اللہ عنہ

حکایت ابوخلف وزان رحمہ اللہ کہتے ہین یوسف بن حسین رازی صوفی خواب مین دیکہے گئے اور اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہپر رحم کیا اور مجہے بخشدیا کہا گیا کس سبب سے کہا بسبب چند کلمون کے جنکو مینے وقت موت کے کہا تہا مینے کہا اللہم نصحت الناس قولا وخنت نفسی فعلا فھب خیانۃ فعلی لنصیحۃ قولی اخرجہ ابن عساکر یعنی الٰہی مینے لوگون کو قول سے نصیحت کی اور فعل سے مینے اپنے نفس کی خیانت کی سو تو میرے فعل کی خیانت کو میری نصیحت قول کو ہبہ کردے

۹۶ مغفرت ابونواس رحمہ اللہ تعالی

حکایت عبداللہ بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابونواس خواب مین دیکہے گئے اور وہ نعمت کبیر مین تہے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور یہہ نعمت مجہے دی کہا گیا کس سبب سے حال ہے انکہ تم تو مخلط تہے کہا ایک رات بعض صالحین قبرستان کی طرف آئے سو اونہون نے اپنی چادر بچہائی اور دو رکعت نماز پڑہی اور اوسمین دو ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑہا اور اوسکا ثواب اہل مقابر کو دیا تو اللہ تعالی نے سارے قبرستان والون کو بخشدیا مین بہی اونکے جہلے مین داخل ہوگیا اخرجہ ابن عساکر ۹۷ **حکایت** محمد بن نافع رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابونواس کو دیکہا اور مین درمیان سوتے جاگتے کے تہا مینے کہا ابونواس کہا یہ وقت کنیت کا نہین ہے مینے کہا حسن بن ہانی کہا ہان مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مینے اپنی بیماری مین کہا تہا قبل موت کے وہ تکیے کے نیچے رکہے ہین مین اوسکے گہر آیا تکیہ اوٹہایا تو ناگاہ ایک رقعہ تہا اوسمین یہ اشعار لکہے ہوئے تہے

یارب ان عظمت ذنوبی کثرۃ	فلقد علمت بان عفوک اعظم

ان کی وفات ۱۹۶ ہجری مین ہوئی امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان مین فرماتے ہین کہ بعض کتب مین منقول ہے کہ ابونواس کہا کرتے تہے اگر خود دنیا اپنا وصف بیان کرے تو ابونواس کے قول کے مثل وصف نہ کرسکتی وہ قول یہ ہے

الا کل شیء ہالک وابن ہالک
وذو نسب فی الہالکین عریق
اذا امتحن الدنیا لبیب تکشفت
لہ عن عدو فی ثیاب صدیق

پہر انکا حال خوب بسط سے لکہا ہے اور انکے اشعار نقل کئے ہین ۱۲

ان کان لایرجوك الا محسن ‏ ‏ فمن الذی یدعو ویرجو المجرم
ادعوك رب کما امرت تضرعًا ‏ ‏ فاذا رددت یدی فمن ذا یرحم
مالی الیك وسیلۃ الا الرجا ‏ ‏ وجمیلُ عفوِك ثم انی مسلم

اخرجہ ابن عساکر یعنی اے رب اگرچہ میرے گناہ براہ کثرت عظیم ہو گئے ہین سو مقرر مینے جان لیا ہے کہ تیرا عفو زیادہ تر عظیم ہے اگر سوا نیک کے تجہسے اور کوئی امید نرکہی تو پہر مجرم کسکو پکارے کس سے امید رکہے اے رب مین تجہے پکارتا ہون زاری کرکے جیسا کہ تونے حکم دیا ہے سو جسوقت تو میرے ہاتہہ کو رد کردے تو وہ کون ہے کہ رحم کرے سوا اے رجا کے میرا کوئی وسیلہ تیری طرف نہین ہے اور جمیل عفو تیرا پہر مین مسلمان ہون ۹۸ ابوبکر اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابو نواس خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مینے نرگس مین کہا تہا

تامل فی نباتِ الارض وانظر ‏ ‏ الی اٰثار ما صنعَ الملیكُ
عیونٌ فی لُجینٍ فاخراتٌ ‏ ‏ واحداقٌ کما الذهب السبیكُ
علی قصبِ الزبرجدِ شاهداتٌ ‏ ‏ بانّ الله لیس له شریكُ

اخرجہ ابن عساکر یعنی زمین کی روئیدگی مین غور کر اور نظر کر طرف آثار اوس چیز کے جسکو بادشاہ نے بنایا ہے عمدہ آنکہین ہین چاندی مین اور حلقے ہین جیسے سونا گلا یا ہوا زبرجد کی نلکی پر یہ سب اس بات کے گواہ ہین کہ اللہ کے لئے کوئی شریک نہین ہے *

۹۹ حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ عنہ

حکایت عبدان بن محمد مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یعقوب بن سفیان کا انتقال ہوا مینے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور مجہے حکم دیا کہ مین آسمان مین حدیث کرون جسطرح مین زمین مین حدیث کرتا تہا سو مینے چوتہے آسمان مین حدیث کی فرشتے مجہپر جمع ہو گئے اور جبریل مجہپر مستملی ہوئے اور اونہون نے سونیکی قلمون سے لکہا اخرجہ ابن عساکر *

۱۰۰ مغفرت حاضرین جنازہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ

له امام یافعی رضی اللہ عنہ نے لکہا ہے شیخ کبیر عارف باللہ شہیر ذو المقامات العلیہ والاحوال السنیہ والکرامات الخارقہ والانفاس الصادقہ صاحب الفضل العدید والعزم الشدید والورع السدید ابو الحسن السری السقطی یہ حضرت ابو القاسم جنید کے ماموں اور استاد اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین سنہ دو سو ... سنہ ۲۵۳ یا ۲۵۷ یا ۲۵۱ مین وفات پائی مرآۃ الجنان مین انکا حال خوب لکہا ہے ۱۲

حکایت ابو عبید بن حربویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی جنازہ سری سقطی مین حاضر ہوا جب کچہہ رات گئی تو اوسنے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہکو بخشدیا اور اونکو جو میرے جنازے مین حاضر ہوئے اور مجہپر نماز پڑہی اوسنے کہا مین بہی اونمین سے ہون جنہون نے تمپر نماز پڑہی اور تمہارے جنازے مین حاضر ہوئے تو اونہون نے ایک کاغذ لکہا ہوا نکالا اوسمین نظر کی سو اوسمین اوسکا نام نہ دیکہا اوسنے کہا ہان مین حاضر ہوا تہا کہا اونہون نے پہر دیکہا تو ناگاہ اوسکا نام حاشیہ مین تہا اخرجہ ابن عساکر

۱۰۱ فضل مجالس اہل حدیث

حکایت ابو القاسم ثابت بن احمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو القاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب مین دیکہا کہ وہ مجہسے بار بار کہتے ہین ای ابو القاسم بیشک اللہ اہل حدیث کے لئے بعوض ہر مجلس کے جسمین وہ بیٹہتے ہین ایک گہر جنت مین بناتا ہے اخرجہ ابن عساکر*

۱۰۲- ابو زرعہ رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن مسلم بن دارہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو خواب مین دیکہا مینے اوسنے کہا تمہارا کیا حال ہے کہا احمد اللہ علی الاحوال کلہا یعنی مین اللہ کی حمد کرتا ہون سب حالتون پر مین حاضر کیا گیا پہر مین اللہ تعالی کے روبرو کہڑا ہوا مجہسے فرمایا ای عبید اللہ لم تذرعت فی القول فی عبادی قلت رب انہم حاولوا دینك قال صدقت یعنی تو نے کیون جرات کی اندر قول کے میرے بندون مین مینے کہا ای رب اونہون نے تیرے دین کا قصد کیا یعنی مینے جرح و تعدیل اسی لئے کی کہ لوگون کی تحریف و تبدیل تیرے دین مین نہو فرمایا تو نے سچ کہا پہر مجہے طاہر خلقانی ملا فاستعدیت علیہ الی ربی اوسنے سو درّے حد کے اوسے مارے پہر اوسکو قید کا حکم دیا پہر فرمایا عبید اللہ کو اوسکے اصحاب کے ساتہہ ملاؤ ابو عبد اللہ اور ابو عبد اللہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد بن حنبل اخرجہ ابن عساکر ۱۰۳ **حکایت** حفص بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ آسمان دنیا مین فرشتون کے ساتہہ نماز پڑہ رہے ہین مینے کہا تم اس رتبے کو کس سبب سے

لہ توفی سنۃ ۲۶۴ اربع وستین ومائتین ابو زرعۃ عبید اللہ بن عبد الکریم القرشی مولاہم الرازی الحافظ احد الائمۃ الاعلام فی آخر یقام من السنۃ رحل وسمع من ابی نعیم والقعنبی وطبقتہما ۱۲ مرأۃ

پہونچے کہا مین نے اپنے ہاتہہ سے الف الف[لہ] حدیثین لکہین ہین اونمین یون کہتا تہا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجہپر ایک درود بہیجتا ہے تو اللہ اوسپر بعوض اوسکے دس درود بہیجتا ہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۴ **حکایت** یزید بن مخلد طرطوسی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ سماء دنیا مین ایک قوم کے ساتہہ نماز پڑہ رہے ہین جنپر سفید کپڑے ہین اور اونپر بہی سفید کپڑے ہین اور وہ نماز مین رفع یدین کرتے ہین مینے کہا اے ابوزرعہ یہ لوگ کون ہین کہا فرشتے ہین مینے کہا تمنے یہ رتبہ کس سبب سے پایا کہا بسبب رفع یدین کے نماز مین مینے کہا کہ جہمیہ نے تو ہمارے اصحاب کو رے[عہ] مین ایذا دیا ہے کہا چپ رہ احمد بن حنبل نے اونپر پانی کو اوپر سے بند کر دیا ہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۵ **حکایت** ابن ابو العباس مرادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوزرعہ کو خواب مین دیکہا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مین میرے رب سے ملا مجہسے فرمایا اے ابوزرعہ میرے پاس بچے کو لاتے ہین تو مین اوسکو جنت کی طرف حکم دیتا ہون تو پہر اوس شخص کو کیونکر حکم نہ دون جو کہ سنن کو حفظ رکہتا ہے میرے بندون پر پہکانا پکڑ جنت سے جس جگہہ تو چاہے اخرجہ ابن عساکر

۱۰۶ فضل توبہ

حکایت صدقہ بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے تین قبرون کو دیکہا کہ وہ زمین بلند پر ناحیہ اطراف بلس یا انطابلس مین تہین ایک قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ؎

وکیف یلذ العیش من ہو موقن	بان المنایا بغتۃً ستعاجلہ
وتسلبہ ملکاً عظیماً ونخوۃً	وتسکنہ البیت الذی ہو اہلہ

یعنی عیش کیونکر لذت دیگا اوسکو جو یہ یقین رکہتا ہے کہ جلدی سے موت ناگہان اوسکو لے لیگی اور ملک عظیم اور نخوت کو اوس سے چہین لیگی اور ایسے گہر مین اوسکو بسائیگی جسکا وہ رہنے بسنے والا ہے اور دوسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ؎

وکیف یلذ العیش من ہو عالم	بان الہ الخلق لا بد سائلہ

لہ یعنی دس لاکھ ۱۲
عہ ری تی کا نام شہر ۱۲

فیاخذ منہ ظلمۃ لعبادہ ❊ ویجزیہ بالخیر الذی ہو فاعلہ

یعنی عیش کسطرح لذت دیگا اوس شخص کو جو یہ جانتا ہے کہ خلق کا معبود ضرور ہی اوس سے سوال کریگا پھر اوس سے لیگا اوسکا ظلم جو اوسنے اوسکے بندون پر کیا ہے اور جزا دیگا اوسکو خیر کی جو اوسنے کی ہے اور تیسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ❊

وکیف یلذ العیش من ہو صائر ❊ الی جدث تبلی الشباب منازلہ

وتذہب حسن الوجہ من بعد ضوئہ ❊ سریعا ویبلی جسمہ ومفاصلہ

یعنی کیسی لذت دیگا عیش اوس شخص کو جو جانیوالا ہے طرف ایسی قبر کے کہ جسکی منزلین جوانی کو پرانا کردینگی اور جلد مونہہ کی خوبصورتی کو بعد اوسکی روشنی وچمک کے لیجائینگی اور اوسکا جسم اور اوسکے جوڑ بوسیدہ ہوجاوینگے اونکے قریب ایک گانون تہا مین وہان اوترا اوسمین ایک شیخ تہا مین نے اوس سے کہا کہ مینے عجیب بات دیکہی اوسنے کہا وہ کیا ہے مینے کہا یہ قبرین کہا اونکا قصہ اوس سے زیادہ تر عجیب ہے جو تو نے اوپر دیکہا مینے کہا تم مجہسے بیان کرو کہا وہ تین بہائی تہے ایک تو بادشاہ کا مصاحب تہا لشکرون شہرون پر امیر بنایا جاتا تہا اور دوسرا تاجر مالدار اپنی تجارت مین مطاع یعنی ساکہہ والا تہا جو جس سے کہتا وہ اوسکا کہا مانتا اور تیسرا زاہد تہا خلوت مین رہتا تہا اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تہا عابد کو موت آگئی تو اوسکے پاس اوسکا بہائی مصاحب سلطان آیا عبد الملک بن مروان نے اوسکو ہمارے بلاد کا حاکم کردیا تہا اور تاجر بہائی بہی آیا دونون نے اوس سے کہا کیا تو کسی چیز کی وصیت نہین کرتا ہے کہا واللہ میرے لئے مال نہین ہے کہ مین اوسمین وصیت کرون نہ مجہپر قرض ہے کہ مین اوسکی وصیت کرجاؤن اور نہ مین کچہہ سامان دنیا کا چہوڑ جاؤنگا لیکن مین تم دونون سے ایک عہد کرتا ہون سنو تم اوسکی مخالفت نہ کرنا مین جب مرجاؤن تو مجہے ایک بلند زمین پر دفن کردینا اور میری قبر پر یہ شعر لکہدینا ❊ وکیف یلذ العیش من ہو عالم ❊ الی آخرہ پہر تین دن تم دونون میری قبر کی زیارت کرنا شاید تمکو نصیحت ہو اونہون نے یہی کیا جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس قبر پر بہائی اوسکا مصاحب سلطان آیا جسوقت اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے اوسنے ایک ہدّہ یعنی دہما کا سنا اوس سے اوس نے

[illegible]

اوسکو مرعوب کردیا ڈرادیا وہ گھبراتا ڈرتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اوسنے اپنے بہائی کو خواب مین دیکہا
کہا بھائی یہ کیا چیز تیری قبر سے سُنی کہا وہ مقمعہ کی دہمک تہی مجھسے کہا گیا کہ تو نے ایک مظلوم کو دیکہا
تو اوسکی مدد نہ کی صبح ہوئی تو اوسنے اپنے بہائی کو اور اپنے خاص لوگون کو بلایا پہر کہا مین تمکو گواہ کرتا ہون
کہ مین تمہارے درمیان مین کبہی نہ رہونگا پہر اوسنے امارت کو ترک کیا اور عبادت کو لازم پکڑا اور اوسکا
ماوی جنگل پہاڑ وادیون کی پیٹ ہوئی اوسکو موت آئی تو اوسکا بہائی اوسکے پاس حاضر ہوا کہا کیا تو مجھکو
وصیت نہین کرتا ہے کہا نہ کچھ میرے مال ہے نہ مجھپر کچھ قرض ہے لیکن مین تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ
جس وقت مین مرجاؤن تو تو میری قبر میرے بہائی کی قبر کے پہلو کی طرف بنانا اور اوسپر یہ شعر لکھدینا ع
وکیف یلذ العیش من کان موقنا الی آخرہ پہر تین دن میری قبر کی خبرگیری رکھنا پہر جب وہ مرگیا تو
اوسکے بہائی نے یہی کیا جبکہ اوسکی قبر پر آنیسے تیسرا دن ہوا تو اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر سے وجبہ سنا قریب تہا کہ اوسکی عقل کو کہودے پہر وہ سہمتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اپنے بہائی کو خواب مین یعنی تجرد زنت
دیکہا کہا تم کیسے ہو کہا سب خیر ہے اور توبہ کیا خوب جمع کرنیوالی ہے ہر خیر کو کہا میرے بہائی کیسے ہین
کہا وہ ائمہ ابرار کے ساتھ ہین کہا تو ہمارا امر یعنی کام تمہاری طرف کیا ہے اوسنے کہا جسنے کوئی چیز
آگے بہیجی اوسنے اوسے پائی سو تو اپنے غنا کو پہلے فقر کے غنیمت جان پس تیسرا بہائی صبح کو دنیا سے
علحدہ ہوتا ہوا اوٹھا اور اپنا مال تقسیم کردیا طاعت الٰہی پر متوجہ ہوا اور اوسکا ایک بیٹا مکاسب یعنی کانا
تجارت مین مشغول ہوا یہانتک کہ اوسکے باپ کو موت آئی کہا ابا کیا تم وصیت نہین کرتے ہو کہا بیٹا
میرے مال نہین ہے کہ مین اوسمین وصیت کرون لیکن مین تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن
تو تو مجھے اپنے دونون چچاؤن کے ساتھہ دفن کردینا اور میری قبر پر یہ لکھدینا وکیف یلذ العیش من
هو صائر الی آخرہ پہر تین دن تک میری قبر کی خبرگیری رکہنا پہر اوس جوان نے یہی کیا جب تیسرا دن
ہوا تو قبر سے ایک آواز سُنی اوسنے اوسکو ڈرادیا وہ ڈرتا ہوا لوٹا جب رات ہوئی تو اپنے باپ کو خواب مین دیکہا
کہا بیٹا تو عنقریب ہمارے نزدیک آنیوالا ہے اور بات پکی سچی ہے سو تو مستعد ہوجا اپنے کوچ و سفر طویل
کے لئے تیاری کر او جس گہر سے تو کوچ کرنیوالا ہے اوس سے اپنا سامان و اسباب اوس گہر کی طرف اوٹھا لیجا

جسمین تو رہنے بسنے والا ہے اور تو لبنی تمناؤن کے ساتھہ دہوکا نہ کہا جسکے ساتھہ نکمے لوگون نے دہوکا کھایا اپنے امر سادین کوتاہی کی پہر مرتے وقت نادم ہوئے اور عمر کے ضائع کرنے پر تاسف کیا سو مرتے وقت نہ ندامت نے اونکو کچہہ نفع دیا اور نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو نجات دی مٹیا تو جلدی کر پہر اوس شیخ نے کہا کہ جس رات اوس جوان نے خواب دیکہا اوسکی صبح کو مین اوسکے پاس گیا اوسنے خواب مجھسے بیان کیا اور کہا کہ جو بات میرے باپ نے کہی ہے میرا گمان یہی ہے کہ اوسنے مجھے ڈہانک لیا اور میری اجل سے صرف تین مہینے یا تین دن باقی رہے ہین کیونکہ اوسنے مجھے ساتھہ مبادرت کے تین بار ڈرایا ہے پہر جب تیسرے دن کا آخر ہوا تو اوسنے اپنی بی بی بچون کو بلایا اور اونکو رخصت کیا پہر قبلے کی طرف سونہہ کیا اور کلمہ شہادت پڑہا پہر رات کو مرگیا رحمہ اللہ تعالی اخرجہ ابن عساکر

وصل

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب فتح الخلاق للطائف المنن والاخلاق مین منن کبری تالیف امام ربانی عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے **حکایت** امام غزالی رضی اللہ عنہ کو بعد موت کے دیکہا پوچہا کہ اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب میرے صبر کرنیکے کتابت سے جبکہ کوئی مکہی قلم پر بیٹہکر سیاہی پیتی ہے جب تک کہ وہ خود بیکرنہ اوڑجاتی تب تک مین لکہنے سے باز رہتا قال الشعرانی رحمہ اللہ ما اخفرت شیئا من الاحسان الی الدواب والحیوانات التی لم یامر الشارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتلھا انتہی **۲ حکایت** کتاب مذکور مین یہہ بہی نقل کیا ہے کہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک انعام الہی مجہپر یہ ہے کہ مین خواب مین بکثرت اموات سے ملا اور اونکا احوال دریافت کیا کہ وہ قبور مین کس کیفیت پر ہین اور یہ منامات اس کثرت سے ہوئے کہ گویا بمنزلہ بیداری کی تہے گو حال حیات مین مجہکو اونکا حال معلوم نہ تہا لکن بعد ممات کے وہ حال مجھسے مجہول نرہا وھذا من اکبر نعم اللہ علی لکی اتھیأ لدخول البرزخ بفعل الحسنات وترک السیئات والندم علی ما فات من الطاعات وان کنت لا اعتمد الا علی عفو اللہ فان لقاء العبد المطیع عادۃ لسیدہ

لیس ھو کلقاء العبد الابق المخالف وقد عمل الصحابة والتابعون رضی اللہ عنہم بما یرونه فی المنام من الاعتبارات کما ھو مشھور فی کتب الاحادیث مینے ایک بار خواب مین دیکھا کہ مین سرزمین اوترا ہون مینے اہل قبور کو احوال شدیدہ مین پایا نسأل اللہ العافیة کسی کو کتا کاٹتا اور کسی کو گرگ اور کسی کو کچھوا اور کسی کو بلی اور کسی کو اژدہا اور کسی کو بچھو اور کسی کو مچھڑ اور کسی کو پسّو اور کسی کو جون مینے ملائکہ سے جو وہان پر تھے پوچھا کہ اصل ان معاملات کی کیا ہے جو انکی قبور مین اس تفصیل پر منظور ہوئی ہین کہا یہ غیبت و چغلخوری و تمسخر و سوءظن وغیرہا مین فاخبرنا بی یا صوبها دوسری بار نزول میرا قبور روضہ مین ہوا دیکھا کہ موتی حلقہ حلقہ ریگ سفید پر بیٹھے باتین کرتے ہین ایک شخص نے مجھسے کہا جب تو دنیا مین پھر کر جائے تو یہ دعا کرنا مینے پوچھا کون دعا کہا اللھم انی اسئلك ما یھمنی من امور الدنیا والاخرة کیونکہ بلا کو وہی دور کرتا ہے جو اوسکو بھیجتا ہے جب سے مین ہر کرب مین یہ دعا کیا کرتا ہون علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ان ھذہ الوقائع التی تقع للانسان فی المنام جند من جنود اللہ تقوی ایمان صاحبھا بالغیب اذا کان اھلا لذلك وان کان ذلك نقصا فی حق کامل الایمان الذی لو کشف الغطاء لم یزدد یقینا فان من شرط المؤمن الکامل ان یکون ما وعدہ اللہ به او تقاعدہ علیه عندہ کالحاضر علی حد سواء فافھم ذلك ترشد انتھی

حکایت یہ بھی کتاب مذکور مین لکھا ہے ایک نعمت الٰہی مجھپر یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ائمہ اثنا عشر اہل بیت علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ مصر مین آئے مین پوچھا آپ کا آنا ان دنون مین یہان کسطرح سے ہوا فرمایا جئنا نزور الشیخ عبد الوھاب الشعراوی فانا لا نعلم احدا فی مصر یحبنا محبته دیکھنے والا کہتا ہے مینے روی زمین پر کسی شخص کو اونسے زیادہ منور صورت پاکیزہ لباس خوش مجمع نہین دیکھا گویا اونکے موتہہ اقمار تھے سب کے آگے امام علی بن ابی طالب تھے اونکے پاس امام حسن امام حسین تھے اونکے متصل امام زین العابدین پھر امام محمد باقر پھر امام جعفر صادق پھر امام موسی کاظم پھر امام موسی رضا پھر امام محمد تقی پھر امام علی نقی پھر امام حسن عسکری پھر امام مہدی جو آخر زمان مین ظاہر ہونگے رضی اللہ عنہم اجمعین

فما سررت بعد رؤیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرورا بمثل ھذہ الواقعة فانہ دلیل علی ان اھل البیت کلھم یحبونی ویاخذون بیدی فی عرصات القیامة فانھم لا یفارقون جدھم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن کان فی زمرة الحبیب الشفیع المشفع سید المرسلین علی الاطلاق لا یغشاہ کرب انشاء اللہ تعالٰی والحمد للہ علیٰ ذلک

الٰہی بحق بنی فاطمہؑ
کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامان آل رسول

وصل

اظہار اسم اعظم — جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب مکارم الاخلاق مین چند حکایتین اسی باب کی لکھی ہین وہ بھی اسجگہہ نقل کیجاتی ہین تا کہ نفع عام و فائدہ تام ہووہم **حکایت** شبلی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا ما فعل اللہ بک کہا لم یطالبنی علی الدعاوی بالبرھان الا علی قول واحد مینے ایک دن کہا تہا ای خسارة اعظم من خسران الجنة مجھسے فرمایا ای خسارة اعظم من خسران لقائی ۵ **حکایت** اخلاص — بعض سلف کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے اپنے اعمال کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لئے کیا تہا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک انار کا دانہ جسکو راہ سے اوٹھایا تہا اور بلی جو مر گئی تھی اوسکو بھی پلہ حسنات مین دیکھا میری ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تہا اوسکو سیئات مین پایا میرا ایک گدہا قیمتی سو دینار کا مر گیا تہا اوسکا کچھہ ثواب نہ دیکھا مینے کہا بلی پلہ حسنات مین رہی اور گدہے کا مرنا یون ہی گیا کہا مجھسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تہا تو تو نے کہا تہا فی لعنة اللہ اسلئے اجر اوسکا باطل ہوگیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو حسنات مین پاتا دوسری روایت مین یون ہے مینے ایک صدقہ کیا تہا لوگون مین وہ مجھکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے سفیان نے اس حکایت کو سنکر کہا ما احسن حالہ اذا لم یکن علیہ فقد احسن الیہ یحیی بن معاذ کہتے ہین اخلاص عمل کو عیوب سے جدا کر دیتا ہے جیسے کہ دودہ لید و خون سے الگ ہوتا ہے ۶ **حکایت** ابو عبد اللہ رملی کہتے ہین

مینے منصور دینوری کو خواب مین دیکھا کہا الله نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا غفر لی ورحمنی واعطانی
مالم اؤمل مینے کہا احسن ماتوجہ العبد بہ الی الله ما ذا کہا الصدق واقبح ما
توجہ بہ الکذب **۷ حکایت** سفیان ثوری رضی الله عنہ کو خواب مین دیکھا کہ اونکے دو پر
ہین جنت مین ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف اوڑتے پہرتے ہین پوچھا کہ یہ رتبہ کہان سے
ملا کہا ورع سے **۸ حکایت** بعض نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے حکم ہوا کہ
مالک بن دینار اور محمد بن واسع کو بہشت مین داخل کرو مینے نظر کی کر دیکھون پہلے کون جاتا ہے
محمد بن واسع کو مقدم کیا مین نے سبب تقدم کا پوچھا کہا اِسکے پاس ایک قمیص
تہا مالک کے پاس دو قمیص تہے **۹ حکایت** بعض شیوخ نے بشیر بن حارث کو خواب مین دیکھا کہا ابو تمار
اور عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مین ابہی اونکو سامنے الله کے چہوڑ کر آیا ہون وہ اکل و شرب
کر رہے ہین کہا تم اپنی کہو کہا الله نے معلوم کر لیا کہ میری رغبت اکل و شرب مین کم ہے سو مجھکو
نظر طرف اپنے عطا کی **۱۰ حکایت** علی بن موفق رحمہ الله کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا
مین جنت مین گیا ہون ایک شخص کو دستر خوان پر بیٹہے ہوئے دیکھا دو فرشتے دائین بائین اوسکو
جمیع طیبات سے لقمات کہلا رہے ہین اور وہ کہا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کہڑا ہوا
دیکھا وہ لوگون کے چہرے تصفح کر رہا ہے بعض کو داخل جنت کرتا ہے اور بعض کو پہیر دیتا ہے
مین انکو چہوڑ کر حظیرۃ القدس کی طرف آیا سرادق عرش مین ایک شخص کو دیکھا کہ آنکہین پہاڑے
ہوئے الله کو دیکھہ رہا ہے مینے رضوان سے پوچہا کہ یہ کون شخص ہے کہا معروف کرخی ہے اسنے الله
کی عبادت کی نہ خوف سے نار کے نہ شوق سے جنت کے بلکہ الله کے حب سے اسلئے الله نے نظر کرنا طرف
اپنے قیامت تک اسکے لئے مباح کر دیا ہے اور ذکر کیا کہ وہ دو مرد بشر بن حارث اور احمد بن حنبل تہے
۱۱ حکایت بندار بن حسین نے مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکھا کہا ما فعل الله بك کہا
غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین **۱۲ حکایت** حسین انصاری کہتے ہین مینے خواب مین
دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور ایک شخص نیچے عرش کے کہڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا اسے

میرے فرشتو یہ کون شخص ہے کہا اللہ ہی جانے فرمایا یہ معروف کرخی ہے میرے حب سے مست ہے یہ افاقہ
مین نہ آئیگا مگر میری لقار سے بعض حکایات مین مثل اس منام کرلون آیا ہے انه قيل هذا معروف
الكرخي خرج من الدنيا مشتاقا الى الله فاباح الله النظر اليه **۱۳ حکایت** کسی نے
یوسف بن حسین کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تمسے کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچھا کس بات پر کہا مینے
ٹھیک بات کو ہزل سے نہین ملایا تہا **۱۴ حکایت** کسی نے مجمع رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھا پوچھا
تمنے معاملہ کیسا پایا کہا جو لوگ دنیا مین زاہد تھے وہ دنیا و آخرت کی خوبی لیگئے محمد بن واسع نے کہا
خواب مؤمن کو خوش کیا کرتی ہے مغالطے مین نہین ڈالا کرتی **۱۵ حکایت** صالح بن بشیر نے
عطار سلمی کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تمپر رحم کرے دنیا مین تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو پھر اب لو اوسکے
بعد مجھکو بڑی خوشی و فرحت دائمی ہوئی کہا تم کس درجہ مین ہو کہا اون لوگون کے ساتھ ہون جنپر
اللہ نے انعام کیا ہے **۱۶ حکایت** کسینے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب مین پوچھا کہ تمہارے نزدیک
کونسا عمل افضل ہے کہا رضا بالقضا و قصر امل **۱۷ حکایت** اوزاعی رحمہ اللہ سے خواب مین پوچھا
ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل کرون کہا مینے علمار کے رتبے سے کسی کا رتبہ بڑھکر نہین
پایا پھر غمگین لوگون کا ۵

	ہمہ غمہا فروتر از این ست		غم دین خور کہ غم غم دین ست	

اسکا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے **۱۸ حکایت** ابراہیم حربی نے زبیدہ رحمہا اللہ کو خواب مین دیکھا
کہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا انہین خیراتون کے عوض مین جو تمنے مکے کی راہ مین دی
تہین کہا اونکا ثواب تو مالکون کے پاس چلا گیا مجھے تو صرف نیت کے باعث بخشدیا **۱۹ حکایت**
سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے بعد وفات کے خواب مین پوچھا تہا کہو اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مینے ایک
قدم پل صراط پر رکھا دوسرا جنت مین **۲۰ حکایت** کتانی رحمہ اللہ نے حضرت جنید کو خواب مین
دیکھا پوچھا اللہ نے آپسے کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہوگئے اور وہ عبارتین کچھ کام نہ آئین یہی
دو رکعتین جو ہم رات کو پڑھا کرتے تھے ہمکو ملین **۲۱ حکایت** حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کو مرنیکے بعد

خواب مین دیکہا حال پوچہا کہا مجہسے ایسا مطالبہ کیا کہ مین نا امید ہوگیا جب میری نا امیدی دیکہی تو مجہے اپنی رحمت مین ڈہانپ لیا ع نا امید مشو دیاس براحت برسی **۲۲ حکایت** ایک بزرگ کو خواب مین دیکہکر حال پوچہا کہا ع

حاسبونا فدققوا | ثم منّوا فاعتقوا

یعنی حساب کیا تو نہایت دقت کی پہر احسان کرکے آزاد کر دیا **۲۳** امام مالک رحمہ اللہ کو خواب مین دیکہکر حال پوچہا کہا میری مغفرت اس کلمے پر ہوئی جسکو عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکہکر کہا کرتے تہے سبحان الحی الذی لا یموت **۲۴ حکایت** ابو بکر بن مریم نے ورقا بن بشر حضرمی کو خواب مین دیکہا کہا تمہارا کیا حال ہے کہا بڑی جانکاہی کے بعد چہٹکارا ملا پوچہا تمنے کون عمل افضل پایا کہا اللہ کی ڈر سے رونے کو **۲۵ حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہین وباء عام مین ایک عورت مرگئی تہی اوسکو اوسکے باپ نے خواب مین دیکہا پوچہا بیٹی مجہسے آخرت کا حال کہہ اوسنے کہا بابا ہم ایک بہاری کام پر پہونچے ہین ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین واللہ ایک بار یا دو بار سبحان اللہ کہنا یا ایک دو رکعت نماز کا میرے نامۂ اعمال مین ہونا مجہکو دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہے یوسف بن حسین کے خواب سے یہانتک کتاب کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر سے لکہا گیا ہے واللہ الحمد جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ ترجمۂ طبقات شعرانی رحمہ اللہ مین نقل کیا ہے **۲۶ حکایت** امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجہے بخشدیا پوچہا علم کے سبب سے کہا ہیہات علم کے لئے شروط و آداب ہین تہوڑے لوگ ہین جو اونکو بجا لاتے ہین کہا پہر کس بات پر کہا بقول الناس فی ما لیس فی

وصل

یہ تو اونکا ذکر تہا جنہون نے اموات کو خواب مین دیکہا اور اونسے اونکا حال دریافت کیا اب ان اخیار کا ذکر سنو جنہون نے حی لا یموت یعنی اللہ عز و جل کو خواب مین دیکہا اور اوس سے کلام کیا او

اوسکے ارشاد فیض بنیاد کو لوگون سے بیان فرمایا **ا حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ احمد بن خضرویہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا فرمایا سب لوگ مجھسے جنت مانگتے ہین مگر ابو یزید کہ وہ میرا طالب ہے **۲ حکایت** ابو یزید رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا اے رب کیف الطریق الیك یعنی تیری طرف راہ کیونکر ہے فرمایا اترك نفسك وتعال الیَّ یعنے تو اپنے نفس کو چھوڑ دے اور میری طرف چلا آ ○

حجاب و پردہ ندارد نگار دلکش ما		تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز	

ع وجودك ذنب لا یقاس به ذنب دوسری روایت کا لفظ یون ہے کہ فارق نفسك وتعال **۳ حکایت** خیرۃ الخیرہ مین ذکر فرمایا ہے کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا اے رب ما افضل ما تقرب به المتقربون الیك فرمایا بکلامی یا احمد یعنے کہا بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم او غیر فہم یہ تین خواب اس جگہہ تبرکاً لکھے گئے ورنہ اسکے لئے تو ایک دفتر چاہئے محاسن الحسنین مین بھی ایک جملہ صالحہ اس باب کا لکھا گیا ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے ہمسے گناہگارون کو بھی اپنے دیدار فائض الانوار سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین ✣

وصل

جسطرح کہ ابرار است دیدار رب العالمین سے مشرف ہوئے اسی طرح رؤیت رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین سے بھی فیضیاب ہوئے یہ منامات اس کثرت سے ہین کہ اگر ایک کتاب جافل مستقل مین لکھے جائین تو نہ سما سکین مگر تیمناً چند منام اس جگہہ لکھے جاتے ہین محاسن الحسنین مین بھی ایک فصل اس باب مین منعقد کی گئی ہے شیخ ابو المواہب شاذلی رحمہ اللہ کے بہت سے خواب اوسمین مندرج ہین اسی طرح خیرۃ الخیرہ مین بھی بہت لکھی گئی ہین اللہ سبحانہ وتعالی اپنی رحمت خاص سے ہمسے عاصیان امت کو بھی اس برکت سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین **ا حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ ابو علی شبوعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہے کہ آپنے

فرمایا ہے بوڑہا کر دیا مجھکو سورہ ہود نے سو کس چیز نے آپ کو بوڑہا کر دیا کیا قصص انبیا و ہلاک امم سے فرمایا نہین ولیکن اس قول نے فاستقم کما امرت ۲ حکایت ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ اے رسول خدا آپ مجھکو معذور رکھین اللہ کی محبت لیے مجھکو آپ کی محبت سے مشغول کر دیا ہے فرمایا اے مبارک جسنے اللہ کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا ۳ حکایت سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہا اے رسول اللہ یہ لوگ آپکے پاس آکر سلام کرتے ہین آپ انکے سلام کو سمجہ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون ۴ حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پڑہا مجھسے فرمایا یا صالح هذه القراءة فاين البكاء یعنی اے صالح یہ تو قرات ہوئی رونا کہان ہے ۵ حکایت بعض سلف نے کہا ہے مین حدیث لکہتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا نہ سلام مینے آپ کو خواب مین دیکہا مجھسے فرمایا اما تتم الصلوٰة علیّ فی کتابك یعنی کیا تو پوری نہین کرتا ہے صلوٰۃ کو مجھپر تیری کتاب مین پہر اسکے بعد جب مینے حدیث لکہی صلوٰۃ و سلام دونون پڑہے ہے ۔ ۶ حکایت خیرۃ الخیرہ مین فرمایا ہے کہ محمد بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرماتے تہے من عرف طريقا الى الله فسلكه ثم رجع عنه عذبه الله عذابا لم يعذب به احدا من العالمين ۷ حکایت شیخ محمد عدل رحمہ اللہ کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپنے فرمایا قل لمحمد العدل الطناجی یتبع سنتی وینفع الناس اوسدن سے مشہور بعدل ہو گئے ۸ حکایت جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الدار والدوار مین لکہا ہے کہ ایک شخص کا باپ بعض بلاد مین مرگیا اوسکا مونہہ اور بدن سیاہ ہو گیا پیٹ پہول گیا اوسنے کہا لاحول ولاقوۃ سوت غربت اور اس حالت پر نہایت تعب ہوا اتنے مین وہ سو گیا دیکہا ایک شخص خوبصورت خوشبودار نے آکر اوسکے باپ کے بدن پر ہاتہہ پہیرا وہ سفید ہو گیا کہا تم کون ہو کہا مین تیرا نبی محمد رسول خدا ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرا باپ مسرف تہا لکن مجہپر بہت درود بہیجتا تہا مین اس حالت کے دور کرنیکو آیا اسکی آنکہہ کہل گئی دیکہا تو باپ کے بدن پر نور تہا اللہ کی حمد کی اور اچہی طرح کفن دفن کیا انتہے یہ حکایت کچہہ تفصیل سے محاسن المحسنین مین بہی لکہی گئی ہے ٥

لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین تکین گے نیک مونہہ بد کا

بٹین گے جس گہڑی سامان عشرت بزم جنت مین
کہلیگا حال امت پر تیرے انعام بیحد کا

خدا مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندونکو
ترا دست عطا ضامن ہے جب سے کل کے مقصد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین +

وصل

جناب توفیق نے فصل الخطاب مین تحریر فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرد کا بہائی مر گیا تہا اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا تمنے کس عمل کو افضل پایا کہا قرآن کو کہا کونسا قرآن کہا آیت الکرسی کہا کچہہ ہمارے لئے بہی امید ہے کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور کر نہین سکتے **حکایت** شیخ محمد نازلی کہتے ہین مین مدینہ مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑہا کرتا تہا مینے خواب مین دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا افضل آیت قرآن کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی **حکایت** والی بصرہ نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہ ہمراہ فرشتون کے اوڑتے پہرتے ہین کہا تمکو یہ رتبہ کیونکر ملا کہا صبر و شکر و قراءت قل ہو اللہ احد سے **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے حضرت مولانا مولوی عبد القیوم صاحب رضی اللہ عنہ کو بعد اونکے انتقال کے خواب مین دیکہا پوچہا مولانا کیا معاملہ گذرا ٥

یہان تو رنج مین گذری کبہی قلق مین کٹی
مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹہیری

مولانا نے فرمایا ویسا حال نہین دیکہا جیسا کہ ہم سنتے تہے لا الہ الا اللہ کا ذکر قبر مین بہت نفع دیتا ہے خصوصًا جبکہ صحرا مین یا آب روان پر ذکر کیا جائے تو اور بہی زیادہ نافع ہے خاکسار نے اس خواب کو زبان فیض ترجمان حضرت توفیق دام فیضہ سے سنکر لکہا ہے حضرت مولانا صاحب مرحوم خاکسار کے

استاد ہین قرآن شریف مع ترجمہ موضح قرآن اونپر عرض کیا ہے سات آٹھ پارے تفسیر جلالین کے
بھی اونہین سے پڑھے ہین بیعت بھی انہین سے کی ہے وقت روانگی وطن کے سند عنایت فرمائی
خاکسار کے پاس موجود ہے ولله الحمد پھر وطن سے مراجعت نہین فرمائی ۱۲۹۹ھ ہجری مین وطن ہی مین
انتقال فرمایا رضی الله عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ ومثواہ مولانا صاحب موصوف کے اوقات شریف
درس وتدریس تفسیر وحدیث سے معمور تھے ذکر وفکر کا شغل رکھتے تھے حتی کہ درس کے وقت بھی بلحاظ
پاس انفاس ذکر فرماتے رہتے ستر حال کو بہت پسند رکھتے تھے اس زمانے مین خاندان ولی اللہی
کے فرد کامل تھے بسبب کثرت شغل درس کے کوئی واقف نہ تھا کہ مولانا اس فن مین بھی پورے
ہین رضی الله عنہ **حکایت** شرح برزخ مین ابو عبد الله سطوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی
رضی الله عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا اونسے پوچھا کہ الله تعالی نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا
پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا وہ پانچون
درود مقدمہ کتاب مین لکھے گئے ہین **حکایت** امام یافعی رضی الله عنہ نے کتاب مرآۃ الجنان مین
بذیل ۴۲۷ھ ہجری ترجمہ ابو اسحق ثعلبی رحمہ الله مین لکھا ہے کہ بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ اوستاد
ابو القاسم قشیری رحمہ الله تعالی نے فرمایا مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا اور وہ مجھسے خطاب کرتا ہے
اور مین اوس سے خطاب کرتا ہون اسی اثنا مین یہ ہوا کہ رب تعالی نے فرمایا اقبل الرجل الصالح
یعنی نیک مرد آیا مینے التفات کیا تو ناگاہ احمد ثعلبی آرہے ہین عبد الغفار فارسی نے سیاق تاریخ
نیسابور مین اسکا ذکر کیا ہے اور اونپر ثنا کی ہے اور کہا ہے کہ وہ صحیح النقل موثوق بہ کثیر الحدیث
کثیر الشیوخ ہین رحمہ الله تعالی اب ایسا مناسب معلوم ہوا کہ اس باب کو مناجات حافظ ابن فرحی
اندلسی قرطبی رحمہ الله پر ختم کرون اور الله سبحانہ وتعالی سے اپنے ذنوب کی مغفرت مانگون

اسیر الخطایا عند بابک واقف	علی وجل مما بہ انت عارف
یخاف ذنوبا عنک لم یخف غیبہا	ویرجوک فیہا وھو راج وخائف
فمن ذا الذی یرجو سواک ویتقی	ومالک فی فصل القضاء مخالف

فیاسیدی لاتخزنی فی صحیفتی	اذا نُشرتْ یومَ الحساب الصحائفُ
وکن مونسی فی ظلمۃ القبر عندما	یَصُدُّ ذووالقربی ویجفو المؤالفُ
فان ضاق عنی عفوک الواسع الذی	اُرجّی لاسرافی فانی لتالفُ

قال الامام الیافعی رضی اللہ عنہ ما احسن ھذہ الابیات اذا تضرع فیھا بقلب حلّہ الوجل الی اللہ عزوجل الا ان فیھا شیئین احدھما قولہ بہ انت عارف واللہ تعالی لایقال لہ عارف وانما یقال عالم وفیہ بحث یطول موضع ذکرہ کتب الاصول والثانی فی الاصل المنقول منہ یخاف ذنوبا لم یخف عنک غیبھا بتقدیم لم وھو مکسور ولعلہ من غلط الکاتب فسوابہ علی ماذکرتہ تعالی شھید اقتلتہ البر رحمہ اللہ یوم فتح قرطبۃ وروی عنہ انہ قال تعلقت باستار الکعبۃ فسألت اللہ الشھادۃ انتھی

باب ۴۵ اس بیان مین کہ زندہ لوگ مُردے کو جو بُرا کہتے ہین وہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے بُرا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے

۱ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اوسکی قبر مین وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوسکو اوسکے گھر مین ایذا دیتی ہے اخرجہ الدیلمی **ف** قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین جائز ہے کہ میت کو زندون کے اقوال وافعال سے وہ چیز پہونچائی جاتی ہو جو کہ اوسے ایذا دے بسبب کسی لطیفہ کے جسکو اللہ تعالی اوسکے لئے ایجاد کردے یعنی کوئی فرشتہ پہونچادے یا کوئی علامت یا کوئی دلیل یا جو کچھہ کہ اللہ تعالی چاہے اسی لئے مردون کے حق مین بُرا کہنے سے زجر کیا گیا ہے کہا یہ بھی جائز ہے کہ اس سے مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو اوسکو یعنی اوسکو تغلیظ و تقریع کرتا ہو تاکہ جو اوس سے معاصی ہوئے تھے اوسکی صفائی اس سختی سے ہوجاوے ۲ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مردون کو گالی نہ دو کیونکہ وہ تو پہونچ گئے طرف اوسکے جو اونہون نے آگے بھیجا اخرجہ البخاری ۳ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک ہالک یعنی مرے ہوئے کا بُرائی سے ذکر کیا گیا فرمایا تم اپنے مرے ہوؤن کا ذکر نکرو

گر ساتھ خیر کے اخرجہ النسائی ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے تم اپنے مُردون کے محاسن یعنی خوبیان بیان کرو اور اونکی بُرائیون سے باز رہو اخرجہ ابو داؤد
والترمذی و ابن ابی الدنیا ۵ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سُنا فرماتے تھے نہ ذکر کرو تم اپنے مردون کا مگر ساتھ خیر کے اگر وہ اہل جنت سے ہین تو تم گنا ہگار ہوگے
اور اگر وہ اہل نار سے ہین تو اونکو کافی ہے وہ چیز جسمین وہ ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا +

باب ۴۶ اس بیان مین کہ نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے

۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہونچاتے
ہین کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اونہون نے کہا کہ ابو عبد الرحمن بھول گئے حضرت
نے تو یہی کہا تھا کہ اہل میت اوسپر روتے ہین اور وہ بسبب اپنے جرم کے البتہ عذاب کیا جاتا ہے اخرجہ
الشیخان ۲ یوسف بن ماہک رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ رافع بن خدیج
کے جنازے مین حاضر ہوئے تو کہا کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اوسپر
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میت عذاب نہین کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اخرجہ
ابن سعد واخرج ایضًا من روایة ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ واخرجہ ابو یعلی
بلفظ المیت ینضح علیہ الحمیم ببکاء الحی وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ولفظہ ان
المیت یعذب بالنیاحة علیہ فی قبرہ واخرجہ البخاری وانس وعمران بن حصین و
عدی بن حیان فی صحیحہ وسمرة بن جندب عند الطبرانی فی الکبیر وابی ہریرة عند
ابی یعلی والمغیرة بن شعبة عند ابن مندہ **ف** علماء نے اس باب مین کئی مذاہب پر اختلاف
کیا ہے ۱ یہ ہے کہ یہ حدیث مطلقًا اپنے ظاہر پر ہے یہی رای حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اور اونکے
بیٹے کی ہے ۲ یہ ہے کہ مطلقًا اپنے ظاہر پر نہین ہے ۳ یہ ہے کہ بار واسطے حال کے ہے یعنی میت
عذاب کیا جاتا ہے اوس حال مین کہ لوگ اوسپر روتے ہین اور تعذیب بسبب اوسکے گناہ کے ہے نہ
بسبب رونے کے ۴ یہ ہے کہ یہ خاص ہے ساتھ کافر کے یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہین

٥ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے ساتھ خاص ہے کہ نوحہ جسکی سنت وطریقہ ہے بخاری اسی پر ہین ٦ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے حق مین ہے جو کہ نیاحت کی وصیت کر گیا ہے جیسا کہ قائل نے کہا ہے ٥

اذا مت فانعيني بما انا اهله	وشقي علي الجيب يا ابنة معبد

یعنی جس وقت مین مرجاؤن تو تو میری نعی کر اوس چیز کے ساتھ جسکا مین لائق ہون اور گریبان پہاڑ مجھپر اے بیٹی سعید کے ٧ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے حق مین ہے جسنے ترک نیاحت کی وصیت نہ کی جبکہ اسکو معلوم ہے کہ اسکے گہر والون کی شان ہے کہ وہ نوحہ کرینگے تو ترک نیاحت کی وصیت کرنا واجب ہوگا ٨ یہ ہے کہ تعذیب بسبب اون صفات کے ہے کہ جنکے ساتھ وہ اوسپر روتے ہین حال آنکہ وہ صفات شرعاً مذموم ہین جیسے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ای عورتون کے رانڈ کرنیوالے ای اولاد کے یتیم کرنیوالے ای گہرون کے اوجاڑنے والے ٩ قول یہ ہے کہ مراد تعذیب سے جھڑکنا ملائکہ کا ہے اوسکو بسبب اوس چیز کے جسکے ساتھ اوسکے گہر والے اوسے روتے ہین اسلئے کہ حدیث ترمذی وحاکم وابن ماجہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین ہے کوئی میت کہ مرے پہر اوسکے رونے والے کہڑے ہوکے واجبلاہ واسنداہ یا مثل اس قول کے مگر مقرر کئے جاتے ہین اوسپر دو فرشتے وہ اوسکے سینے پر مارتے ہین کیا تو ایسا ہی تہا اور طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہا کہ عبداللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی نوحہ کرنیوالی کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ پر داخل ہوئے اور اونکو افاقہ ہوگیا تہا کہا یا رسول اللہ مجھپر بیہوشی طاری ہوئی تو عورتین چلائین واعزاہ واجبلاہ تو ایک فرشتہ کہڑا ہوا اوسکے ساتھ ایک مرزبہ یعنی کلوخ کوب تہا اوسنے مرزبہ کو میرے دونون پاؤن کے درمیان رکہا پہر کہا وہ ایسا ہے جیسا تو کہتی ہے مینے کہا نہین اور اگر مین ہان کہدیتا تو وہ مجھے اوس سے مارتا اور نعمان سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی اونکی بہن عمرہ رونے لگین واجبلاہ واکذا اونپر شمار کرتی تہین یعنی اونکی صفتون کا عبداللہ جب ہوش مین آئے تو کہا تو نے نہین کہی کوئی چیز مگر مجھسے کہا گیا تو ایسا ہی ہے اخرجہ الحاکم وصححہ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہوئی تو اونکی بہن کہنے لگین واجبلاہ جب وہ ہوش مین آئے تو کہا ما زلت لی موذیۃ منذ الیوم یعنی تو

دن بھر سے مجھے ایذا دیتی رہی اونھون نے کہا مقرر مجھپر یہ بات شاق ہے کہ مین تجھے ایذا دون کہا ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا کہتا رہا تو ایسا ہی ہے جسوقت کہ تو نے واکذا کہا مین کہتا تھا نہین اخرجہ الطبرانی مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جسوقت مصیبت پہونچائی گئی تو حفصہ رضی اللہ عنہا اونکے پاس آئین کہا اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اے خسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اے امیر المؤمنین حضرت عمر رض نے فرمایا مین حرام کرتا ہون تجھپر بسبب اوس حق کے جو میرا تجھپر ہے کہ تو مجھپر ندبہ کرے بعد اس مجلس تیری کے اسلئے کہ نہین ہے کوئی میت کہ ندبہ کیا جاوے ساتھہ اوس چیز کے جو اوسمین نہین ہے مگر فرشتے اوسکو بہت مبغوض رکھتے ہین اخرجہ ابن سعد ۰ اقول یہ ہے کہ مراد اس سے دردناک ہونا میت کا ہے بسبب اوس چیز کے جو اوسکے گھر والون سے واقع ہوتی ہے اسلئے کہ طبرانی و ابن ابی شیبہ نے قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کیا ہے کہ اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنے ایک بیٹے کا ذکر کیا جو کہ مر چکا تھا پہر روئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایغلب احدکن ان تصاحب صویحبہ فی الدنیا معروفا فاذا مات استرجع فو الذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیبکی فیستعبر الیہ صویحبہ فیاعباد اللہ لاتعذبوا موتاکم ابن جریر اسی قول پر ہین اور اسی کو ایک جماعت ائمہ نے اختیار کیا ہے آخر اونکے ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہین امام احمد نے ابو الربیع سے روایت کیا ہے کہا مین ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تہا ایک جنازے مین اونہون نے ایک آدمی کی آواز سُنی کہ وہ چیختا ہے اوسکی طرف آدمی بہیجا اوسکو چپ کرایا مینے اونسے کہا اے ابو عبد الرحمن آپنے اوسکو کیون چپ کرایا کہا اس سے میت ایذا پاتا ہے یہانتک کہ اپنی قبر مین داخل ہو سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کئی عورتون کو ایک جنازے مین دیکھا تو کہا ارجعن مازورات غیر ماجورات یعنی تم لوٹ جاؤ گناہ لیکر نہ اجر لیکر تم تو زندون کو فتنے مین ڈالتے ہو اور مردون کو ایذا دیتے ہو اور حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدترین لوگون کے واسطے میت کے اوسکے گھر والے ہین کہ اوسپر روتے ہین اور اوسکا قرض ادا نہین کرتے ھذا فی الحرز واکالہ

ملاعلی قاری و دو دیگر پیش ... بعینہ شیخ ابن عباس اور ... (margin note, partly illegible)

فیستعبر

من حدیث یحیی بن معین بسندہ عن الحسن +

باب ۴۷ اس بیان مین کہ جتنی طرح کی ایذا ہی اوس سب سے میت ایذا پاتا ہی فصل قبر کو روندنا قبروں مین پاخانہ پہرنا پیشاب کرنا منع ہی

۱ عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین البتہ یہ کہ چلون مین انگارے پر یا تلوار کی دہار پر یہانتک کہ وہ میرے پاؤن کو خطف کردے یعنی بسرعت قطع کردے دوست تر ہے مجھکو اس سے کہ مین کسی مسلمان کی قبر پر چلون اور مین پروا نہین کرتا کہ قبرون مین قضای حاجت کرون یا بیچ بازار مین اور لوگ دیکہتے ہون اخرجہ ابن ابی شیبۃ واخرجہ ابن ماجۃ من حدیثہ مرفوعا ۲ سلیم بن غفرانہ کا گزر ایک قبرستان پر ہوا اور وہ حاقن تھے پیشاب نے اونپر غلبہ کیا تہا اونسے کہا گیا اگر تم اوتر پڑتے پہر پیشاب کر لیتے یعنی تو اچہا ہوتا کہا سبحان اللہ واللہ مین البتہ مردون سے شرماتا ہون جسطرح کہ زندون سے شرم کرتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے قبر کے روندنے کا پوچہا فرمایا مین جیسے مومن کی ایذا کو مکروہ رکہتا ہون اوسکی حیات مین سو بیشک مین مکروہ رکہتا ہون اوسکی ایذا کو بعد اوسکی موت کے اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایذا مومن کی اوسکی موت مین ایسی ہے جیسی ایذا اوسکی اوسکی زندگی مین ۵ قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین البتہ یہ کہ روندون مین اوپر گرم بہال کے یہانتک کہ وہ میرے پاؤن سے پار ہو جاوے تو مجھے دوست تر ہے اس سے کہ مین کسی قبر پر روندون اور ایک آدمی نے کسی قبر کو روندا اور دل اوسکا البتہ بیدار تہا کہ قبر سے ایک آواز سنی کہ اے آدمی تو میرے پاس سے دور ہو جا اور مجھے ایذا مت دے اخرجہ ابن مندہ ۔

فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے

عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکھا فرمایا ای صاحب قبر تو اوتر پڑ قبر کے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دے وہ تجھے ایذا نہین دیتا ہے

اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مندہ

باب ۴۸ بیان مین ملازمت حافظین کی مومن کی قبر کو

یعنی کرام کاتبین مومن کی قبر پر ملازم رہتے ہین تسبیح تہلیل تکبیر کرتے رہتے ہین ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ جسوقت اللہ اپنے بندہ مومن کی روح قبض فرماتا ہے تو اوسکے دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہین کہتے ہین ای رب ہمارے تو نے ہمکو اپنے بندہ مومن پر مقرر کیا تہا ہم اوسکا عمل لکھتے تہے اور تو نے اوسکو قبض کر لیا طرف اپنے سو توہمکو اذن دے کہ ہم آسمان مین رہین پس اللہ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتون سے بہرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتے ہین وہ کہتے ہین توہمکو اذن دے کہ ہم زمین مین رہین اللہ فرماتا ہے کہ زمین میری میری خلق سے بہری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتی ہین ولکن تم دونون میرے بندے کی قبر پر کھڑے رہو سو میری تسبیح وتہلیل وتکبیر کرتے رہو تا قیامت تک اور اوسکو میرے بندے کے لئے لکھو اخرجہ ابو نعیم ۲ واخرجہ البیہقی فی الشعب وابن ابی الدنیا من حدیث انس وابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وزیادہ اور جبکہ بندہ کافر مرتا ہے تو اوسکے دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہین تو اونسے کہا جاتا ہے کہ تم اوسکی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور اوسکو لعنت کرو +

باب ۴۹ بیان مین اون اعمال کی جو کہ میت کو قبر مین نفع دیتے ہین

ا ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن جسوقت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو اعمال صالحہ اوسکے اوسکو گہیر لیتے ہین اور عذاب کا فرشتہ آتا ہے تو اوس سے اوسکے بعض اعمال کہتے ہین تو اوسکے پاس سے دور ہو جا کیونکہ میرے سوا اگر کوئی اور عمل نہوتا تو تو اوس تک نہ پہونچتا یعنے اب تو اوسکے پاس اور بہی اعمال ہین تو بالضرور تیری رسائی اوس تک محال ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا وابو نعیم فی الحلیۃ
۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت بندہ صالح مرجاتا ہے پہر وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکے پاس جنت کا بچھونا لاتے ہین اور اوس سے کہا جاتا ہے تو سورہ تجھکو مبارک ہو ٹہنڈک آنکہہ کی تو خوش ہوا اللہ تجھسے راضی ہوا اور کشادہ کرتا ہے اللہ اوسکی قبر مین اوسکے مد بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے

ایک دروازہ طرف جنت کے بہر وہ اوسکے حسن کیطرف دیکھتا ہے اور اوسکی ہوا پاتا ہے اور اوسے گھیر لیتے ہین اوسکے اعمال صالحہ روزہ نماز بر کہتے ہین ہمنے تجھکو تکلیف مین ڈالا تجھکو پیاسا رکھا تجھکو بے خواب کیا سو ہم آج کے دن تیرے لئے ایسے ہین جیسا تو چاہتا ہے ہم تیرے انیس ہین یہانتک کہ تو جاوے طرف تیری منزل کے جنت سے اخرجہ ابن ابی الدنیا عن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر انسان کے لئے تین دوست ہین سو ایک دوست تو کہتا ہے جو تو نے خرچ کر ڈالا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکھا وہ تیرا نہین ہے سو یہ تو اوسکا مال ہے اور ایک دوست کہتا ہے مین تیرے ہمراہ ہون پس جسوقت تو پادشاہ کے دروازے پر آئیگا تو مین تجھے چھوڑ دونگا اور لوٹ جاؤنگا یہ اوسکے گھر والے ہین اور اوسکے نوکر چاکر ہین اور ایک دوست کہتا ہے مین تیرے ہمراہ ہون جہان تو داخل ہو اور جہان سے تو نکلے سو یہ اوسکا عمل ہے کہتا ہے مین بیشک تجھپر تینون سے زیادہ تر سہل تھا اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم عن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت میت مرتا ہے تو اوسکے ہمراہ تین چیزین جاتی ہین تو دو تو لوٹ آتی ہین اور ایک اوسکے ساتھہ باقی رہجاتی ہے ساتھہ جاتے ہین اوسکے گھر والے اوسکے اور مال اوسکا اور عمل اوسکا سو اہل و مال تو لوٹ آتے ہین اور اوسکا عمل باقی رہجاتا ہے اخرجہ الشیخان

۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثل آدمی کے اور مثل موت کی ایسی ہے جیسے ایک آدمی ہے کہ اوسکے تین دوست ہین پس اونمین سے ایک نے تو کہا کہ یہ میرا مال ہے سو تو اس سے لے جو تو چاہے اور چھوڑ جو تو چاہے اور دوسرے نے کہا مین تیرے ہمراہ ہون تیری خدمت کرونگا پھر جسوقت تو مر جائیگا تو مین تجھے چھوڑ دونگا اور تیسرے نے کہا مین تیرے ہمراہ ہون تیرے ساتھہ داخل ہونگا اور تیرے ساتھہ نکلونگا اگر تو مرے اور اگر تو زندہ رہے سو وہ جسنے کہا یہ مال ہے میرا تو اس سے لے جو چاہے اور چھوڑ جو چاہے اوسکا مال ہے اور دوسرا اوسکے خویش و اقارب ہین اور تیسرا اوسکا عمل ہے کہ اوسکے ساتھہ داخل ہوتا ہے اور اوسکے ساتھہ خارج ہوتا ہے جہان وہ ہو اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ۶ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت

کہ بندۂ صالح اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسے اوسکے اعمال صالحہ گہیر لیتے ہین صیام وحج وجہاد و
صدقہ اور عذاب کے فرشتے آتے ہین اوسکے دونون پاؤن کی طرف سے تو نماز کہتی ہے تم اسکے پاس سے
دور ہو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے اوسنے میرے ساتہہ اللہ کے لئے قیام کیا ہے پہر اوسکے سر کی طرف سے
آتے ہین تو روزہ کہتا ہے تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے اوسکی پیاس تو دراز ہوئی اللہ کے لئے دار دنیا
مین پہر اوسکے جسد کی جانب سے آتی ہین تو حج وجہاد کہتا ہے تم اسکے پاس سے دور ہو اوسنے تو اپنی
جان کو تکلیف مین ڈالا اور اپنے بدن کو ایذا دی اور حج وجہاد کیا اللہ کے لئے سو تمکو اوسپر کوئی
راہ نہین ہے پہر وہ اوسکے دونون ہاتہون کی طرف سے آتے ہین تو صدقہ کہتا ہے تم میرے صاحب سے
باز رہو کیونکہ بہت کچہہ صدقہ ان دونون ہاتہون سے نکلا ہے یہانتک کہ وہ اللہ کے ہاتہہ مین واقع
ہوا واسطے طلب رضاء الٰہی کے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے پس کہا جاتا ہے مبارک ہو تجہکو طبت حیا
وطبت میتا یعنی تو زندہ ومردہ اچہا رہا اور اوسکے پاس رحمت کے فرشتے آتے ہین پہر اوسکے واسطے
جنت کا بچہونا اور دثار بچہاتے ہین اور کشادگی کیجاتی ہے اوسکے واسطے اوسکی قبر مین جہانتک کہ اوسکے
نگاہ پہونچتی ہے اور اوسکے پاس جنت کا ایک قندیل لاتے ہین تو وہ اوسکے نور سے روشنی لیتا ہے
اوس دن تک کہ اللہ اوسکو قبر سے اوٹہاوے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ یزید بن منصور رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی قرآن پڑہا کرتا تہا جسوقت اوسے موت آئی تو عذاب کے فرشتے آئے کہ اوسکی
روح قبض کرین تو قرآن نکلا کہا یارب کیا میرا مسکن یعنی گہر جسمین تو نے مجہے ساکن کیا تہا فرمایا
چہوڑ دو واسطے قرآن کے اوسکے گہر کو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۸ عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہین جبکہ انسان اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکے بائین جانب سے آتا ہے قرآن آتا ہے
تو اوسکو منع کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے کیا ہے میرے لئے اور تیرے لئے یعنی مجہسے تجہسے کیا واسطہ
واللہ وہ تو تیرے ساتہہ عمل نہین کرتا تہا قرآن کہتا ہے کیا مین اوسکے پیٹ مین نہ تہا پہر اسی طرح
کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اپنے صاحب کو نجات دلا دیتا ہے اخرجہ ابن مندہ ۹ ابو سنان
رضی اللہ عنہ کہتے ہین منین مجاور ہوا کسی بیمار کا اوسکی قبر مین کوئی پڑوسی کہ وہ اوسکو زیادہ

محبوب ہوا استغفار کثیر سے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب*

فصل بیان مین اون اعمال کے کہ جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے

جاننا چاہیئے کہ دس عمل ایسے ہین کہ اونکا ثواب مرنیکے بعد میت کو قبر مین پہونچا کرتا ہے انمین سے تین کو بخاری و مسلم نے باتفاق روایت کیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت انسان مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین سے صدقہ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جاوے یا ولد صالح کہ اوسکے لئے دعا کرے اخرجہ البخاری فی الادب و مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ ۴ ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ چار آدمی ہین کہ جاری رہتے ہین اونپر اجر اونکے بعد موت کے ایک مرابط اللہ کی راہ مین اور وہ شخص جسنے کوئی علم سکہایا اور وہ آدمی جسنے کوئی صدقہ کیا تو اوسکا اجر اوسکے لئے ہے جب تک کہ وہ صدقہ جاری ہے اور وہ آدمی جسنے کوئی ولد صالح چہوڑا کہ وہ اوسکے لئے دعا کرتا ہے اخرجہ الامام احمد ۵ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جس شخص نے کوئی سنت حسنہ یعنی طریقہ نیک نکالا تو اوسکے لئے اوسکا اجر ہے اور اجر اوسکا جو اوسکے ساتہہ ہی اوسکے عمل کرے بغیر اسکے کہ اونکے اجر سے کچہہ کم ہو اور جسنے کوئی سنت سیئہ یعنی طریقہ بد نکالا تو اوسپر اوسکا گناہ ہوگا اور گناہ اوسکا جو اوسکے ساتہہ بعد اوسکے عمل کریگا بدون اسکے کہ اونکے گناہون سے کچہہ کم ہو اخرجہ مسلم ۶ رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن عبدالملک سے کہا کہ منجملہ اون امور کے جنکے سبب سے خلیفہ اپنی قبر مین محفوظ رہے یہ ہے کہ مرد صالح کو خلیفہ کرجاوے اخرجہ ابن سعد ۷ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جس شخص نے سکہائی کوئی آیت کتاب اللہ سے یا کوئی باب علم سے تو بڑہتا ہے اللہ اوسکے اجر کو روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر

ف جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین جبکہ ایک آیت کریمہ کی تعلیم یہ ثمرۂ شریفہ بخشتی ہے کہ اجر معلم کا روز حشر تک قائم رہتا ہے تو جو شخص سارا قرآن شریف کسی کو سکہاوے اوسکے اجر کا کیا شمار ہے کہ کتنا ہے خاصکر اوس شخص کے اجر کا کیا پوچہنا ہے جسنے تفسیر کتاب اللہ کو لکہا اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اوسکو شایع کیا لوگون کو اوسکے عمل کی طرف بلایا کہ اسکے اجر کی حد و رسم و نہایت

ونہایت کو سوا ہی خالق علم اور عالم خلق کے اور کوئی نہین جان سکتا وفضل اللہ واسع ورحمتہ قریب
وعفوہ کثیر ح ابوہریرہ رضی اللہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنتک
اوس چیز سے کہ لاحق ہوتی ہے مومن کو اوسکے حسنات سے بعد اوسکی موت کے علم ہے جسکو پھیلایا یا ولد صالح
جسکو چھوڑ گیا یا مصحف جسکو میراث مین چھوڑ گیا یا مسجد جسکو بنا گیا یا گھر جسکو ابن سبیل یعنے مسافر کے لئے
بنا گیا یا نہر کو جاری کر گیا یا صدقہ جسکو اپنے مال سے نکالا اپنی صحت مین وہ اوسکی موت کے بعد اوسے
لاحق ہوگا اخرجہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ ۷ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات چیزین ہین کہ جاری رہتا ہے واسطے بندے کے اجر اونکا بعد اوسکی
وفات کے حال آنکہ وہ اپنی قبر مین ہے وہ شخص جسنے علم سکھایا یا نہر جاری کی یا کنوان کھدوایا یا کھجور لگائی
یا مسجد بنائی یا مصحف کو میراث مین چھوڑ گیا یا لڑکا چھوڑ گیا کہ وہ اوسکے لئے استغفار کرتا ہے بعد
اوسکی موت کے اخرجہ ابونعیم والبزار **ف** یہ سب دس عمل ہوئے لیکن یہ گنتی اوس تقدیر
پر ہے کہ اجراء نہر اور حفر بئر ایک چیز ٹھیرائی جاوے ورنہ مجموع گیارہ عمل ہونگے اہل علم نے صدقہ جاریہ کی
تفسیر وقف کے ساتھ کی ہے اور ولد صالح کو اسکے ساتھ مقید کیا ہے کہ وہ دعا کرتا ہو جیسا کہ حدیث ابوامامہ
رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے اور حدیث ابوہریرہ
مین نزدیک ابن ماجہ وابن خزیمہ کے بدون تقیید کے واقع ہوا ہے تو مطلق مقید پر محمول ہوگا اور تقیید
علم کے ساتھ نافع کے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آئی ہے اور غیر مسلم مین لفظ علم بدون تقیید مذکور
کے واقع ہوا ہے اور بعض حدیثون مین تقیید علم کے ساتھ نشر کی آئی ہے اور نشر علم کا تدریس وتالیف وغیرہ سے
ہوتا ہے اور مرابط وہ شخص ہے جو کہ سرحد اسلام پر مر گیا ہے پس اجلہ اعیان اسپر ہین کہ یہ سب اعمال مذکورہ
میت کو لاحق ہوتے ہین اور اسی کے مثل اخوان مسلمین کی دعا ہے سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نے
شرح ابیات مین اسکا ذکر فرمایا ہے +

وصل اس بیان مین کہ دعا و استغفار زندون کے مردون کو نفع دیتی ہے

۸ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے تمکو زیارت قبور سے

منع کیا تہا سو تم اونکی زیارت کرو واجعلوا زیارتکم لہا صلوٰۃ علیہم واستغفار الہم یعنی تم اپنی زیارت کو صلوٰۃ کرو اونپر اور استغفار واسطے اونکے یعنی مردون کے لئے دعا واستغفار کیا کرو اخرجہ الطبرانی ۹ ابن طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے باپ سے کہا کیا افضل ہے اوس چیز کا جو میت کی طرف سے کہی جاوے کہا استغفار اخرجہ ابو نعیم ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کریگا درجے کو واسطے بندۂ صالح کے جنت مین وہ کہیگا یارب یہ میرے لئے کہان سے ہے اللہ فرماویگا بسبب استغفار تیرے لڑکے کے واسطے تیرے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی سننہ ولفظ البیہقی بدعاء ولدک لک واخرجہ البخاری فی الادب عن ابی ہریرۃ موقوفاً ۱۱ واخرج ایضاً عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیچہے ہونگے آدمی دن قیامت کے نیکیون سے مثل پہاڑون کے کہیگا یہ کہانسے ہین تو کہا جائیگا کہ بسبب استغفار تیرے لڑکے کے ۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے میت اپنی قبر مین مگر مشابہ غریق متغوث کے انتظار کرتا ہے دعا کا کہ لاحق ہوا وسکو باپ یا مان یا لڑکی یا صدیق یا ثقہ سے پہر جب وہ اوسکو لاحق ہوتی ہے تو اوسکو دنیا وما فیہا سے زیادہ تر محبوب ہوتی ہے اور بیشک اللہ البتہ داخل کرتا ہے اہل قبور پر زمین والون کی دعا سے مثل پہاڑون کے اور ہدیہ زندونکا طرف مردون کے استغفار کرنا ہے واسطے اونکے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والدیلمی وقال البیہقی قال ابو علی الحسین بن علی الحافظ ہذا غریب من حدیث عبد اللہ ابن المبارک لم یقع عند اہل خراسان ۱۳ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے کہ مردے زیادہ تر محتاج ہین طرف دعا کے زندون سے طرف کہانے پینے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا اور بہت لوگون نے اسپر اجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو نفع دیتی ہے اسکی دلیل قرآن شریف سے یہ آیت ہے والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

۱۴ **حکایت** بعض سلف کہتے ہین مینے اپنے بہائی کو بعد موت کے خواب مین دیکہا پوچہا کہا تجہے

لسان الواعظ

زندون کی دعا پہونچتی ہے کہا ہی والسد یعنی ہان قسم ہے اللہ کی یتزفرف مثل النور ثم تلبسہ اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۵** عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ بندہ اپنے مردہ بہائی کے لئے دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکو طرف اوسکی قبر کے لاتا ہے کہتا ہے یا صاحب القبر الغریب ھذہ ھدیۃ من اخ علیک شفیق اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۶ حکایت** ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین شام سے طرف بصرے کے متوجہ ہوا خندق مین اوترا طہارت کی دو رکعت نماز پڑہی پہر مینے اپنا سر ایک قبر پر رکہا سو گیا پہر مین بیدار ہوا تو ناگاہ صاحب قبر شکایت کرتا ہے اور کہتا ہے مقرر تو نے مجہے ایذا دی ابتدائی رات سے پہر کہا کہ تم جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور ہم عمل پر قدرت نہین رکہتے جو دو رکعتین کہ تو نے پڑہی ہین دنیا و ما فیہا سے بہتر ہین پہر کہا اللہ اہل دنیا کو جزائی خیر دے تو اونکو ہماری طرف سے سلام کہنا کیونکہ اونکی دعا سے مثل جبال کے نور ہمپر داخل ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۷ حکایت** بعض متقین کہتے ہین میرا گذر قبرستان پر ہوا مینے اونپر ترحم کیا ایک ہاتف نے مجہے آواز دی نعم فترحم علیھم یعنی ہان تو اونپر ترحم کر کیونکہ اونمین مہموم و محزون ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۸ حکایت** بعض صالحین نے اپنے والد کو خواب مین دیکہا اونسے کہا بیٹا تمنے اپنا ہدیہ ہمسے کیون قطع کر دیا اونہون نے کہا ابا کیا مردے زندونکے ہدیہ کو پہچانتے ہین کہا بیٹا اگر زندے نہون تو مردے ہلاک ہو جاوین قال ابن رجب رحمہ اللہ روی جعفر الخلدی حدثنا العباس بن یعقوب بن صالح الانباری سمعت ابی یقول الخ **۱۹ حکایت** مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین شب جمعہ کو قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ ایک نور چمکتا ہوا اوسمین دیکہا مینے کہا لا الہ الا اللہ ہم دیکہتے ہین کہ اللہ عز و جل نے اہل مقابر کو بخشدیا ناگاہ ایک ہاتف دور سے پکارتا ہے اور کہتا ہے ای مالک بن دینار یہ ہدیہ ہے مؤمنین کا طرف اپنے اخوان کے اہل مقابر سے مینے کہا تجہے قسم ہے اوسکی جسنے تجہے نطق دیا کہ تو مجہے خبر دے وہ کیا ہے کہا ایک شخص مؤمنین سے اس رات کہڑا ہوا پورا وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی اور اوسمین فاتحۃ الکتاب اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہا اور کہا الہی مینے اسکا ثواب اہل مقابر کو بخشا جو کہ مؤمنین سے ہین سو ہمپر ضیا اور نور و فسحت و سرور مشرق و مغرب مین داخل ہوا مالک فرماتے ہین کہ مین اون رکعتون کو ہر جمعہ مین پڑہتا رہا مینے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکہا

کہ مجھسے فرماتے ہین ای مالک اللہ نے تجھے بخشا بعد اوس نور کے جسکو تونے میری امت کی طرف ہدیہ کیا اور تیرے
واسطے ثواب اوسکا ہے پہر فرمایا اور بنایا اللہ نے واسطے تیرے ایک گہر جنت مین اندر محل کے جسکو منیف
کہتے ہین مینے کہا منیف کیا ہے فرمایا سایہ کرنیوالا ہے اہل جنت پر اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ۔
۳۰ حکایت بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رابعہ کو خواب مین دیکہا اور مین اونکے لئے
بہت دعا کیا کرتا تہا کہا ای بشار تیرے ہدایا نور کے طباقون پر حریر کے رومالون سے ڈہکے ہوئے ہمارے
پاس آتے ہین مینے کہا یہ کیونکر ہے کہا اسی طرح زندہ مومنین کی دعا ہے جبکہ وہ مردون کے لئے
دعا کرتے ہین پہر وہ اونکے لئے قبول کیجاتی ہے تو وہ دعا نور کے طباقون پر رکہی جاتی ہے پہر حریر
کے رومالون سے ڈہانکی جاتی ہے پہر جس مردے کے لئے دعا کی گئی ہے اوسکے پاس لاتے ہین پہر کہا جاتا
ہے یہ فلان کا ہدیہ ہے تیری طرف اخرجہ ابن ابی الدنیا **۳۱** انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے
ہین کہ میری امت امت مرحومہ ہے داخل ہوتی ہے اپنی قبرونمین ساتہہ اپنے گناہون کے اور نکلیگی
اپنی قبرون سے کہ اوسپر کچہہ گناہ نہونگے بسبب استغفار مومنین کے وہ گناہ اوس سے دور کردیجاوینگے
اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند ۂ **۳۲** حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجہے پہونچا
ہے کہ کتاب اللہ مین ہے ای ابن آدم دو چیزین مینے تیرے لئے کین اور وہ تیرے واسطے نہ تہین وصیت
تیرے مال مین ساتہہ دستور کے حال آنکہ وہ تیرے غیر کے ملک ہوگیا اور دعا مسلمانون کی واسطے
تیرے حال آنکہ تو ایسی منزل مین ہے کہ اوسمین کسی چیز سے نہ منایا جاویگا اور نہ تو کسی نیکی مین زیادہ
کریگا اخرجہ ابن ابی شیبۃ **۳۳** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا چار چیزین ہین
کہ آدمی بعد موت کے اونکو دیا جاتا ہے تہائی مال اوسکا جبکہ وہ پہلے اس سے اوسمین مطیع تہا اور
لڑکا صالح کہ اوسکے لئے بعد موت اوسکے دعا کرتا ہے اور سنت حسنہ یعنی طریقۂ نیک جسکو آدمی نکالجاتا ہے
پہر اوسکی موت کے بعد اوسپر عمل کیا جاتا ہے اور سو آدمی جبکہ وہ اوس آدمی کے لئے شفاعت کرین تو
اوسکے حق مین اونکی شفاعت مقبول ہوتی ہے اخرجہ الدارمی فی مسندہٖ **وصل** اس بیان
مین کہ ثواب صدقہ وخیرات کا میت کو پہونچتا ہے **۳۴** عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی

نے کہا یا رسول اللہ میری ماں ناگہان مرگئی اور وصیت نہین کی ہین اوسے گمان کرتا ہون کہ اگر وہ بولتی
تو صدقہ کرتی سو کیا اوسکے لئے اجر ہے اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان اخرجہ الشیخان
۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی ماں مرگئین اور وہ غائب تھے یعنی وہ
اونکی موت مین حاضر نہ تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ
میری ماں مرگئی اور مین غائب تھا سو کیا اوسکو نفع دیگا اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان
کہا مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ میرا باغ اوسکی طرفسے صدقہ ہے اخرجہ البخاری ۲۶ سعد بن
عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی سو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا
پانی پس اونہون نے ایک کنوان کہدوا دیا اور کہا یہ ام سعد کے لئے ہے اخرجہ احمد والاربعۃ
۲۷ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک صدقہ
البتہ بجھاتا ہے اہل صدقہ سے قبرون کی حرارت کو اخرجہ الطبرانی ۲۸ انس رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور وصیت نہین
کی نہ صدقہ کیا سو کیا نفع دیگا اوسکو اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان اگرچہ پایچہ سوختہ گوسپند ہو اخرجہ
الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح ۲۹ ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا کوئی صدقہ تطوعاً صدقہ کرے تو چاہیئے کہ اوسکو اپنے ماں باپ
پر کرے کہ اوسکا اجر دونون کے لئے ہوا اور اسکے اجر سے کچھ کم نہ کرے اخرجہ الطبرانی واخرجہ
الدیلمی نحوہ من حدیث معویۃ بن حیدۃ ۳۰ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہین ہین کوئی گہروالے کہ مرجاوے اونمین سے کوئی میت
پہر وہ اوسکی طرف سے بعد موت کے صدقہ کرین مگر اوس صدقہ کو اوسکے لئے جبریل ہدیہ کرتے ہین
ایک طباق پر نور کے پہر کنارۂ قبر پر کہڑے ہوتے ہین کہتے ہین ای گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے اسکو
تیرے گہر والون نے تجھے بہیجا ہے تو اسکو قبول کر پہر وہ اوسپر داخل ہوتا ہے تو وہ فرحناک و خوش
ہوتا ہے اور رنجیدہ ہوتے ہین اوسکے پڑوسی جنکی طرف کچھ ہدیہ نہین بہیجا جاتا ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہی

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ مردون کی روحون کو زندون کے افعال سے دو امر پہونچتے ہین اسپر فقہاء واہل حدیث وتفسیر اہل سنت کے درمیان مین اجماع کیا گیا ہے ایک وہ کام جسکا سبب خود میت اپنی حالت مین ہوا ہے دوسرا مسلمانون کی دعا واستغفار ہے اوسکے لئے اور صدقہ وحج اسمین نزاع ہے کہ جن اعمال کا اوسکو ثواب پہونچتا ہے آیا وہ ثواب انفاق ہے یا ثواب عمل ہے پس جمہور کے نزدیک نفس عمل کا ثواب پہونچتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک صرف ثواب انفاق کا پہونچتا ہے انتہے ؏ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے والدین کی طرفسے حج کیا بعد اونکی وفات کے تو لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے آزادی کو نار سے اور جنکی طرفسے حج کیا گیا ہے اونکے لئے ایک پورے حج کا اجر ہوتا ہی بغیر اسکے کہ اونکی اجر سے کچھہ کم ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صلہ کیا کسی ذو رحم نے اپنے رحم کا کہ وہ افضل ہو حج سے جسکو وہ اوسپر بعد اوسکی موت کے اوسکی قبر مین داخل کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والاصبہانی فی الترغیب بسند فیہ مجہولان ؏ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسنے اپنے مان باپ کی طرفسے حج کیا اور اونہون نے حج نہین کیا تہا تو وہ اونکی طرف سے کفایت[۱] کریگا اور اونکی روحون کو آسمان مین خوشخبری دیجاویگی اور وہ نزدیک اللہ کے برّ یعنی نیکوکار مان باپ کے ساتہہ احسان کرنیوالا لکہا جاویگا اخرجہ ابو عبد اللہ الثقفی فی الفوائد المعروفۃ بالثقفیات ؏ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اور اوسنے حج اسلام نہین کیا فرمایا تو مجہسے بتا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اوسکی طرفسے اوسکو ادا کرتا کہا ہان فرمایا تو پہر وہ تو اوس پر دین ہے سو تو اوسکو ادا کر اخرجہ البزار والطبرانی بسند حسن ؏ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئی کہا کیا مین اپنے مان کی طرفسے حج کرون اور وہ مرچکی ہے فرمایا تو مجہسے بتا اگر تیری مان پر قرض ہوتا پہر تو اوسکو ادا کرتی تو کیا وہ تجہسے مقبول نہوتا کہا ہان مقبول ہوتا پس آپنے اوسکو حکم دیا کہ وہ حج کرے اخرجہ الطبرانی

[۱] ... واللہ اعلم ۱۲۱۲

۳۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے حج کیا کسی میت
کی طرفسے تو جس شخص سے اوسکی طرفسے حج کیا اوسکے لئے مثل اوسکے اجر کے ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل ثواب بردہ آزاد کرنیکا میت کو پہونچتا ہے

۳۶ عطا اور زید بن اسلم رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا
رسول اللہ مین اپنے باپ کی طرفسے آزاد کرون اور وہ مرچکا ہے فرمایا ہان اخرجہ ابن ابی شیبۃ
۳۷ عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا تابع ہوتا ہے میت کو بعد اوسکی موت کے آزاد کرنا اور حج
اور صدقہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۸ ابوجعفر رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما
علی رضی اللہ عنہ کی طرفسے بعد اونکی وفات کے آزاد کیا کرتے تھے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۹
قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے
ایک غلام آزاد کیا امید رکھتی تھین کہ اونکو اس سے نفع پہونچا دین بعد اونکی موت کے اخرجہ ابن سعد
۴۰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ عاص نے وصیت کی کہ اوسکے طرفسے سو نسمہ
یعنی نفس آزاد کئے جائین سو ہشام نے اوسکی طرفسے پچاس آزاد کردئے فرمایا نہین صدقہ وحج
وعتق تو مسلم کی طرفسے کیا جاتا ہے وہ اگر مسلمان ہوتا تو اوسکو پہونچتا اخرجہ ابوالشیخ بن
حیان فی کتاب الوصایا

وصل بیان مین ثواب روزہ ونماز کی واسطے میت کے

۴۱ حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑے سے
ہے یہ کہ تو اونکی یعنی والدین کی طرفسے نماز پڑھے ساتھ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے تو اونکی طرف سے
ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دے تو اونکی طرفسے ساتھ اپنے صدقہ کے اخرجہ ابن ابی
شیبۃ ۴۲ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری مان پر دو ماہ کے
روزے ہین سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرفسے روزے رکھون فرمایا ہان کہا تو میری مان
پر حج ہے اوسنے کبھی حج نہین کیا سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرفسے حج کرون فرمایا ہان

اخرجہ مسلم ۱۳۹ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا اور اوسپر روزے تھے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکھے اخرجہ الشیخان +

وصل بیان مین قرارت قران شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر

میت کے لئے ثواب قرارت کے پہونچنے مین اختلاف ہے سو جمہور سلف اور تینون امام ثواب پہونچنے پر ہین اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسمین مخالف ہین دلیل انکی یہ آیت شریف ہے وان لیس للانسان الا ما سعی قائلین وصول نے اس آیت کا کئی طرح پر جواب دیا ہے ایک جواب یہ ہے کہ آیت مذکور اس آیت سے منسوخ ہے والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الآیۃ بیٹے بسبب صلاح آباء کے جنت مین داخل ہونگے دوسرا یہ ہے کہ آیت مذکور قوم ابراہیم وقوم موسیٰ علیہم السلام کے ساتھہ خاص ہے رہی یہ امت سو اسکے لئے ہے جو اسنے سعی کی اور جو اسکے لئے سعی کی گئی قالہ عکرمۃ تیسرا یہ ہے کہ مراد انسان سے اس جگہہ کافر ہے رہا مؤمن سو اوسکے لئے ہے جو اوسنے سعی کی اور جو اوسکے لئے سعی کی گئی یہ قول ربیع بن انس رحمہ اللہ کا ہے چوتھا یہ ہے کہ نہین ہے انسان کے لئے مگر جو اوسنے سعی کی بطریق عدل کے رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو زیادہ دے جو چاہے یہ قول حسین بن فضل رحمہ اللہ کا ہے پانچوان یہ ہے کہ لام للانسان مین بمعنی علی ہے یعنی نہین ہے انسان پر مگر جو اوسنے سعی کی یہ تو آیت مذکور کے جواب دیئے اور دعا وصدقہ وصوم وحج وعتق جنکا ذکر پہلے ہو چکا انپر قرارت قرآن وغیرہ کا قیاس کرکے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے کیونکہ کسی طرحکا فرق نہین ہے نقل ثواب مین درمیان اسکے کہ وہ حج سے ہو یا صدقہ یا وقف یا دعا یا قرارت سے بسبب اون حدیثون کے جنکا ذکر آئندہ آویگا اگرچہ وہ حدیثین ضعیف ہین لیکن مجموع اونکا اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے لئے اصل ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے ہر شہر مین جمع ہوتے ہین اور بلانکیر اپنے مردون کے لئے پڑھتے ہین سو یہ اجماع ہوگیا یہ سب حافظ شمس الدین بن عبد الواحد مقدسی حنبلی نے ایک جزء مین ذکر کیا ہے جسکو اس مسئلے مین تالیف فرمایا ہے **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ جو پڑھا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین

پہونچتا ہے جب اونکا انتقال ہوگیا تو اونکو اونکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکہا اونسے کہا کہ آپ کہا
کرتے تہے کہ جو پڑہا جاتا ہے اور میت کو ہدیہ بہیجا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پہونچتا ہے سو اوسکی
کیا کیفیت ہے کہا مین اسکو دار دنیا مین کہا کرتا تہا اور اب مینے اوس قول سے رجوع کیا اسلئے کہ مین نے
اوس باب مین اللہ تعالی کے کرم کو دیکہہ لیا اور میت کی طرف وہ ثواب پہونچتا ہے رہا قبر کے نزدیک
قرارت کرنا سو ہمارے اصحاب وغیرہم نے اسکی مشروعیت کے ساتہہ جزم کیا ہے زعفرانی نے کہا مین نے
شافعی رضی اللہ عنہ سے قرارت کا نزدیک قبر کے پوچہا فرمایا لا باس بہ ہے یعنی اسمین کوئی برائی نہین ہے
اور نووی رضی اللہ عنہ نے شرح مہذب مین فرمایا ہے زائر قبور کے لئے مستحب ہے کہ جسقدر ہو سکے پڑہے
اور اوسکے بعد مردون کے لئے دعا کرے شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے اور اصحاب کا اسپر
اتفاق ہے دوسری جگہہ اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ اگر قرآن شریف قبر پر ختم کرین تو افضل ہے امام احمد بن
حنبل رضی اللہ عنہ اولا اسکا انکار کرتے تہے جبکہ اونکو اس باب مین کوئی اثر نہ پہونچا تہا پہر رجوع کیا جبکہ
اونکو پہونچ گیا اس باب مین جو وارد ہوا ہے اوسمین سے حدیث مرفوع ابن عمرو بن العلا وابن اللجلاج
باب مایقال عند الدفن مین گذر چکی اب احادیث موعود ال علی قراءۃ القرآن سنو اشعبی رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ جسوقت انصار کا میت مرتا تو اوسکی طرف آمد ورفت رکہتے اوسکے لئے قرآن پڑہتے
تہے اخرجہ الخلال فی الجامع ۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو شخص قبرستان
پر گذرا اور اوسنے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑہا پہر اوسکا اجر مردون کو بخشدیا تو وہ بعدد مردون کے اجر
دیا جاویگا اخرجہ ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ہو اللہ احد ۳ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین داخل ہوا
پہر اوسنے فاتحہ یعنی الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑہا پہر کہا کہ الٰہی جو مینے تیرے کلام سے پڑہا
اوسکا ثواب قبرستان والون کے لئے مؤمنین ومؤمنات سے کیا تو وہ اوسکی شفیع ہونگی طرف اللہ تعالی
کے اخرجہ ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ ۴ **حکایت** سلمہ بن عبید
رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حماد مکی نے کہا کہ مین رات کو قبرستان مکہ کی طرف نکلا مینے ایک قبر پر اپنا سر رکہا سو گیا

بنے قبرستان والون کو حلقہ حلقہ دیکھا بیٹے کہا قیامت قائم ہوگئی کہا نہین لیکن ایک آدمی سنے ہمارے اخوان سے قل ہو اللہ پڑہا اور اوسکا ثواب ہمارے لئے کیا سو ہم سال بہر سے اوسکو تقسیم کر رہے ہین اخرجہ القاضی ابوبکر بن عبد الباقی الانصاری فی مشیختہ ۵ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر سورۂ یس پڑہی تو اللہ تعالیٰ مردون سے تخفیف کرتا ہے اور اوسکے لئے بعدد اون مردون کے جو اوسمین ہین نیکیان ہونگی اخرجہ عبد العزیز صاحب الخلال بسندہ ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک حدیث مین آیا ہے تم اپنے مردون پر یس پڑہو یہ حدیث اس امر کا احتمال رکہتی ہے کہ یہ قرارت نزدیک میت کے ہو اوسکے حال موت مین اور یہ بہی احتمال ہے کہ نزدیک اوسکی قبر کے ہو مین کہتا ہون یعنے امام سیوطی رضی اللہ عنہ کہ اول کے جمہور قائل ہین جیسا کہ اول کتاب مین گزر چکا ہے اور دوسرے قول کے ابن عبد الواحد مقدسی قائل ہین اوس جزء مین جسکی طرف اشارہ ہوچکا اور دونون حال مین تعمیم کے قائل محب طبری رحمہ اللہ ہمارے اصحاب متاخرین سے ہین اور احیاء امام غزالی اور عاقبت عبد الحق مین امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ کہا جب تم قبرستان مین داخل ہو تو فاتحۃ الکتاب اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑہو اور اسکو اہل مقابر کے لئے کرو کیونکہ وہ اونکی طرف پہونچتا ہے قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے وقیل یعنے بعض نے کہا ہے کہ ثواب قرآن کا قاری کے واسطے ہے اور میت کے لئے ثواب سننے کا ہے اور اسی لئے اوسکو رحمت لاحق ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنی جسوقت قرآن پڑہا جاوے تو اوسکو سنو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو کہا یعنی قرطبی نے کہ اللہ کے کرم سے کچھ بعید نہین ہے کہ میت کو ثواب قرآن کا اور سننے کا سعاً لاحق ہو اور قرارت کا ہدیہ جو اوسکو بہیجا جاتا ہے مثل صدقہ و دعا کی وہ بہی اوسے لاحق ہو گو وہ اوسکو نہ سنے کیونکہ فتاوی قاضی خان مین جو کہ حنفیہ سے ہے یہ ہے کہ قرارت قرآن کی نزدیک قبور کے اگر قاری نے یہ نیت کی ہے کہ آواز قرآن کی مردون کو انس دے تو تو وہ پڑہے اور اگر یہ قصد نہین کیا ہے تو اللہ قرارت کو سنتا ہے جہان کہین وہ قرارت ہو

فرع قرطبی رحمه الله تعالی فرماتے ہین که ہمارے بعض علماء نے نفع قرارت پر نزدیک قبر کے حدیث نکسٹ لینے
شاخ خرما سے جسکے نبی صلی الله علیه وآله وسلم نے چیر کے دو ٹکڑے کیے تہے اور اونکو قبرون پر لگا دیا تہا
استدلال کیا ہے اور آپنے فرمایا تہا که شاید اون دونون میت سے تخفیف کیجائے جب تک که وہ خشک نہون
خطابی رحمه الله نے کہا ہے که یه نزدیک اہل علم کے اسپر محمول ہے که اشیاء جب تک اپنی اصل خلقت پر
یا اپنی سبزی و تازگی پر رہتی ہین تب تک وہ تسبیح کرتی رہتی ہین یہانتک که اونکی رطوبت خشک ہو جائے
یا اونکی سبزی جاتی رہے یا اپنی جڑ سے کاٹ دئے جائین غیر خطابی نے کہا جبکه اون دو مردون سے بسبب
تسبیح شاخ خرما کے تخفیف کیجائے تو مؤمن کے قرآن پڑہنے سے کیونکر تخفیف نہو گی قبرون کے
نزدیک درخت لگانیکی یہی حدیث اصل ہے **حکایت** قتادہ کہتے ہین که ابو برزہ اسلمی رضی الله
عنه حدیث کیا کرتے تہے که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے ایک قبر پر گذر فرمایا اور صاحب قبر کا
عذاب کیا جاتا تہا تو آپنے ایک شاخ کہجور کی لی پہر اوسکو قبر مین گاڑ دیا اور فرمایا شاید اوس سے
کشائش کیجائے جب تک که وہ تر و تازہ رہے ابو برزہ وصیت کیا کرتے که جس وقت مین مر جاؤن
تو تم میری قبر مین میرے ساتہه دو ٹہنیان رکہیو پہر جب وہ ایک بیابان مین مرے جو که درمیان کرمان
و قومس کے تہا تو لوگون نے کہا که وہ ہمکو وصیت کیا کرتے تہے که ہم اونکی قبر مین دو شاخین رکہین
اور یه ایک ایسی جگہه ہے که ہم اوسمین اونکو نہین پاتے ہین وہ اس حال مین تہے که ایک قافله جانب
سجستان سے نمودار ہوا تو اونکے پاس ایک سعف پایا اوسمین سے دو شاخین لیلین پہر اونکو ساتہه
اونکے قبر مین رکہدیا اخرجه ابن عساکر من طریق حماد بن سلمة اور ابن سعد نے مورق سے
روایت کیا ہے که بریدہ رضی الله عنه نے وصیت کی تہی که اونکی قبر مین دو شاخین رکہدی جاوین بیہقی
فائدہ تاریخ ابن النجار مین بذیل ترجمۂ کثیر بن سالم تمیمی رحمه الله لکہا ہے که اونہون نے
وصیت کی تہی که جسوقت اونکی قبر بوسیدہ ہو جائے تو اوسکی تعمیر نہو اور اس باب مین تاکید و تشدید
کی اور کہا که الله عز و جل بوسیدہ پرانی قبر والون کی طرف نظر فرماتا ہے تو اونپر رحم کرتا ہے اسلئے
مین امید رکہتا ہون که مین بہی اونمین سے ہو جاؤن **حکایت** وہب بن منبہ رضی الله عنه

کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام کا گزر کئی قبرون پر ہوا کہ اونکے مردے عذاب کیے جاتے تہے پہر جب سال بہر کے بعد اونپر گزر ہوا تو ناگاہ اونسے عذاب ساکن ہوگیا تہا کہا قدوس قدوس مین ان قبرون پر پہلے برس گذرا تہا اور اونپر عذاب ہو رہا تہا اور اس سال مینے گزر کیا اور عذاب اونسے ساکن ہوگیا ہے ناگاہ آسمان سے ندا آئی کہ اے ارمیا اونکے کفن پہٹ گئے اون کے بال جہڑ گئے اونکی قبرین بوسیدہ ہوگئین مینے اونکی طرف نظر کی تو اونپر رحم کیا وھکذا افعل باھل القبور الدارسات والاکفان المتمزقات والشعور المتمعّطات یعنی مین اسی طرح اون لوگون کے ساتہہ کیا کرتا ہون جنکی قبرین پرانی پڑ گئین اور کفن پہٹ پہٹا گئے اور بال گر گرا گئے اس حکایت کے اول مین ابن النجار نے یون کہا ہے وقد ورد مثل ما قال یعنی کثیر بن سالم فی الآثار من طریق عبد بن حمید حدثنا اسمعیل بن عبد الکریم حدثنا عبد الحمید بن معقل عن وھب ابن منبہ رضی اللہ عنہ

فصل

وصل

اوپر جو لکہا گیا وہ شرح الصدور کا بیان تہا اب کچہہ بیان عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سے کیا جاتا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبادت بدنیہ مین اختلاف ہے جیسے روزہ نماز قرات قرآن ذکر سو امام احمد اور جمہور سلف رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اسکا ثواب پہونچتا ہے اور یہی قول بعض اصحاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر تصریح فرمائی ہے جبکہ اونسے عرض کیا گیا کہ آدمی کچہہ خیر صدقہ یا نماز یا اسکے سوا کوئی اور عمل کرتا ہے پہر وہ اوسکا آدہا اپنے باپ یا مان کے لئے ٹہیرا تا ہے آپنے فرمایا مین امید رکہتا ہون یعنی اوسکا ثواب اونکو پہونچتا ہے اور فرمایا کہ میت کی طرف ہر چیز صدقہ وغیرہ سے پہونچتی ہے اور یہ بہی فرمایا کہ تین بار آیۃ الکرسی پڑہ اور قل ہو اللہ احد اور کہہ الہی تو اسکو اہل مقابر کے لئے پہونچا دے اور مشہور مذہب امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ یہ نہین پہونچتا انتہی سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح منظومہ مین لکہا ہے کہ زندہ لوگ جو کچہہ میت کے لئے کرتے ہین اوس سے میت کو نفع ہوتا ہے کتاب اور سنت

قواعد شرع اسپر دلیل ہین **کتاب** یعنی قرآن شریف مین اللہ پاک فرماتا ہے والذین جاؤا
من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان دیکھو اللہ سبحانہ
نے اونپر اس بات کی ثنا کی ہے کہ جو مومنین اونسے پہلے تہے وہ اونکے لئے استغفار کرتے ہین
اونکی مغفرت کی دعا مانگتے ہین تو اس آیت شریف نے اسپر دلالت کی کہ مردے زندون کے استغفار
سے منتفع ہوتے ہین اور اسپر بہی دلالت کی کہ میت کو دعا سے نفع ہوتا ہے اور امت کا اجماع
اسپر ہوا ہے کہ نماز جنازہ مین مردون کے لئے دعا کیجائے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میت پر نماز پڑہو تو خالص کر واوسکے لئے دعا کو اس حدیث کو ابو داود
نے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حدیثون مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے
کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ مین دعا فرمائی چنانچہ آپنے نماز پڑہی اور جن لفظون
سے آپنے دعا فرمائی وہ حفظ کی گئی جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے
آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑہی سو مینے یہ لفظ آپکی دعا سے
یاد کرلئے اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ الحدیث اس امر مین کہ زندون کی دعا سے مردون کو
نفع ہوتا ہے کسی طرحکا نزاع نہین ہے اسمین صرف ایک قوم نے اہل بدعت سے خلاف کیا ہے کہا ہے
کہ میت کو دعا وغیرہ سے کچھ بہی نہین پہونچتا سو یہ ایک ایسا باطل قول ہے کہ اسکے رد کرنے کی
کوئی حاجت نہین ہے کیونکہ اسکو تو قرآن وسنت اور جو ان دونون سے معلوم ہے رد کر رہا ہے
اسی لئے ہم اسکے دلائل بیان کرنے مین طول نہین کرتے بلکہ اسکے سوا اور قرب بدنیہ وغیرہ کا ثواب
جو میت کو پہونچتا ہے اوسکی دلیلین بیان کرنے مین مشغول ہوتے ہین جناب توفیق دام مجدہ
ثمار التنکیت مین فرماتے ہین کہ جیسا سید صاحب مرحوم نے فرمایا اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
نے بہی فرمایا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ دعا باب اہداء ثواب قربت سے نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ تعالی
سے سوال والتماس ہے اس بات کا کہ جو سائل نے مانگا ہے وہ مسئول لہ کو عنایت فرماوے
بلکہ سائل کی طرفسے تو شفاعت وتوسل ہے طرف اللہ تعالی کے ساتھہ اپنی دعا کے کہ جو اوسنے طلب کیا ہے

دہ مسئول لہ کو عنایت کرے یہان کسی عمل کا ثواب نہین ہے کہ اوسکو مردے کے لئے ہبہ کرتا ہے اور اوسکی طرف ہدیہ بہیجتا ہے اور ثواب اس دعا و استغفار و سوال و شفاعت کا سائل کے لئے باقی ہے پس دعا اہدار ثواب کی دلائل سے نہین ہے رہی یہ بات کہ اللہ تعالی نے مؤمنین کی اس بات پر ثنا کی کہ اونہون نے اپنے اخوان مؤمنین سابقین کے لئے دعا کی سو یہ ثنا اون کی اسلئے ہوئی ہے کہ اونہون نے سابقین کی فضیلت سبق کا اقرار کیا اور دعا سے اونکا صلہ کیا بعد موت کے اور اونکے لئے مغفرت چاہی بعد اسکے کہ اونکا سؤال اپنی ذات کے لئے کیا اور ثواب اس دعا کا سائلین کے واسطے باقی ہے کیونکہ اونہون نے یہ خبر دی کہ اوسکا ثواب اپنے اخوان سابقین کو بخشدیا سو اگر اونہون نے بخشا ہے تو اوسکی اور دلیل ہے جسکا ذکر آیندہ ہوگا اب وہ دلائل سنو جنکا ذکر سید صاحب نے کیا ہے **وصول صدقہ** اسکے ثبوت مین چار حدیثین لکہی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ حدیث سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۴ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ **وصول ثواب صوم** اسکے لئے پانچ حدیثین ذکر کی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ روایت دیگر ابن عباس رضی اللہ عنہما جسکو بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے ۴ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت دریا پر سوار ہوئی اوسنے نذر کی کہ اگر اللہ اوسکو نجات دیگا تو وہ ایک ماہ کے روزے رکہیگی اللہ نے اوسے نجات دی اور اوسنے روزے نہین رکہے یہانتک کہ وہ مرگئی اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپنے اوسے حکم دیا کہ اوسکی طرفسے روزے رکہے رواہ اهل السنن واحمد رحمہ اللہ تعالی اور اسی طرح اون سے وصول ثواب بدل صوم کا مروی ہے اور بدل صوم کا کہانا کہلانا ہے پس سنن مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مرجاوے اور اوسپر مہینے بہر کے روزے ہون تو کہلایا جاوے اوسکی طرفسے ہر دن کے لئے ایک مسکین اسکو ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ ہم اسکو مرفوع نہین جانتے مگر اسی وجہ سے

اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ہے سنن ابوداؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جسوقت آدمی رمضان مین بیمار ہوا اور روزہ نرکھے تو اوسکی طرفسے کہانا کہلایا جاوے اور اوسپر اوسکی قضا نہوگی اور اگر نذر کی ہے تو اوسکا ولی اوسکی طرفسے قضا کریگا **وصول ثواب حج** اس باب مین چار حدیثین ذکر کی ہین ۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلۂ جہینہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا کہ میری مان نے نذر کی تہی کہ حج کرے سو اوسنے حج نکیا یہانتک کہ مرگئی کیا مین اوسکی طرفسے حج کرون آپ نے فرمایا تو اوسکی طرفسے حج کر تو مجہے بتا اگر تیری مان پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی تم اللہ کا قرض ادا کرو پس اللہ احق ہے ساتہہ قضا کے رواہ البخاری اس معنی مین نسائی نے بہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۲ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ۳ حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ۴ حدیث ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ یہ سب حدیثین سابق گزر چکی ہین اسلئے اونکو مکرر نہین لکہا غرض اتنی ہی تہی کہ بالاجمال معلوم ہوجاوے کہ جن حدیثون سے سید صاحب مرحوم نے استدلال کیا ہے وہ یہ ہین سو وہ اس سے حاصل ہوگئی **ف** اسپر اجماع واقع ہوچکا ہے کہ میت کی طرفسے اوسکا قرض کوئی قریب یا بعید اوسکے ترکہ یا غیر ترکہ سے ادا کرے تو وہ اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے اسکی دلیل حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہے کہ وہ ایک میت کے دَین کی ضامن ہوگئی تہی اوسپر دو دینار قرض تہے جبکہ اونہون نے وہ دینار ادا کردئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو نے اوسکے چمڑے کو ٹہنڈا کردیا **ف** اسپر بہی اجماع ہوچکا ہے کہ جب کوئی حق زندے کا مردے پر ہو اور زندہ مردے سے اوسکو ساقط اور مردے کو اوس سے بری کردے تو یہ اسقاط وابراء مردے کو نافع ہے جیسا کہ زندے کا حق زندے پر ہو اور وہ اپنے حق کو اوس سے ساقط کردے تو وہ ساقط ہوجاتا ہے سو جبکہ بنص و اجماع زندے کے ذمے سے حق ساقط ہوگیا باوجود اسکے کہ زندہ خود بنفسہ اوسکو ادا کرسکتا تہا تو میت کے ذمے سے بطریق اولیٰ ساقط ہوگا اور یہ اوسکو نفع دیگا اور جبکہ میت ابراء و اسقاط سے منتفع ہوتا ہے تو ثواب اعمال کہ اوسکو بخشا جاتا ہے اوسکے ساتہہ بہی منتفع ہوگا ان دونون باتومین

کسی طرحکا فرق نہین ہے کیونکہ عمل کا ثواب عمل کرنیوالیکا حق تہا جب اوسنے اپنا حق میت کو ہدیہ کر دیا بخشدیا
تو وہ ثواب میت کی طرف منتقل ہوجاویگا جسطرح کہ میت پر حقوق وغیرہ تہے اور وہ محض حق زندے کا تہا
جب وہ اوسکو میت سے معاف کر دیتا تہا تو یہ معافی اوسکو پہونچتی تہی اور وہ اوسکے ذمے سے ساقط ہوجاتا
تہا سو یہ دونون حق زندے کے ہین پہر کونسے نص یا قیاس یا کوئی قاعدہ قواعد شرع شریف سے ہے
کہ وہ ایک کے پہونچنے کو تو واجب کرتا ہے اور دوسرے کے وصول کو مانع ہوتا ہے بلکہ یہ نصوص
جنکا ذکر ہوا ایک دوسرے کی تائید کرتے ہین اسپر کہ زندون کی طرفسے اعمال کا ثواب مردون کو پہونچتا ہے
بیان واضح اسکا یہ ہے کہ روزہ مجرد ترک اور نیت محض ہے جسکا قیام دل کے ساتہہ ہے سوائے
اللہ سبحانہ کے اور کسی کو اوسپر اطلاع نہین ہے اور روزہ یہی ہے کہ نفس کو توڑنے والی چیزون سے
روکا جائے حال آنکہ اللہ تعالی نے اسکا ثواب تو میت کو پہونچا ہی دیا جیساکہ حدیث شریف مین
وارد ہوچکا ہے تو پہر قرارت کا ثواب کیونکر نہ پہونچیگا جوکہ عمل مسموع مرئی ہے بلکہ وہ تو نیت کی طرف
بہی محتاج نہین ہے تو روزے کا ثواب میت کی طرف پہونچنا تنبیہ ہے اسپر کہ سب اعمال کا ثواب اوسکو
پہونچتا ہے اس بیان سے بہی **زیادہ تر واضح** یہ ہے کہ عبادت تین قسم ہے ا بدنی ۲ مالی
۳ ان دونون سے مرکب سو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصول ثواب صوم سے سائر عبادات
بدنیہ کے وصول پر تنبیہ فرمادے اور وصول ثواب صدقہ سے سائر عبادات مالیہ کے وصول پر آگاہی
بخشی اور وصول ثواب حج سے جوکہ مالی وبدنی دونون سے مرکب ہے اور جو اسکے مثل ہے اوسکے وصول
پر اطلاع فرمائی پس تینون قسمین بنص واعتبار ثابت ہین جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ میرے
نزدیک راجح اقتصار ہے نص پر نہ اعتبار فاعتبروا سنہ یا اولی الابصار انتہی سید صاحب مرحوم
نے بعد ذکر تفصیل مانعین کے دلائل کو بیان فرمایا اور وہ بارہ دلیلین ہین ہر ایک دلیل کا جواب شافی
پاسخ کافی دیا اور اونکے رد مین طول کیا پہر فرمایا کہ جب ہماری تقریر یہانتک پہونچی تو تمکو اس قول
کی قوت معلوم ہوگئی ہوگی کہ زندہ جو کوئی عبادت روزہ نماز تلاوت قرآن شریف حج میت کو ہدیہ بہیجتا
ہے وہ اوسکو پہونچتا ہے اسکے سوا اور کوئی کام جسپر بندے کو اجر ملتا ہے اور وہ اوسکو اپنے بہائی

سکے لئے باب احسان وصلہ وبر سے مُیسّر آتا ہے یہ سب کچھ اوسکو پہونچتا ہے مخلوق الٰہی مین سب سے بڑھکر محتاج مردہ ہے جو کہ مین خاک ہو رہا ہے ہر طاعت کا کرنا اوسپر مشکل ہو گیا ہے **ف** سید ما حسب مرحوم فرماتے ہین اسمین کسی طرح کا کلام نہین ہے کہ انسان جو اپنے غیر پر صدقہ کرتا ہے اوسکا اجر ملتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہین فرماتا بلکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بندہ جبکہ اپنے بہائی کے لئے اوسکی غیبت مین دعا کرتا ہے تو فرشتہ اوس سے کہتا ہے آمین اور تیرے لئے مثل اسکے تو پہر اوسوقت کا کیا پوچھنا کہ جسوقت وہ اپنے بہائی پر احسان کرے اور وہ ایسی غیبت مین ہو کر اوس سے پہر آنیکی طرف داعی و مہدی کی امید تک بہی نہو پہر یہ جو اسنے اپنے بہائی کو ہدیہ بہیجا ایک حسنہ ہے اور ایک کا دس گنا ثواب ملتا ہے پس جو شخص کہ مثلاً ایک دن کے روزے کا ثواب یا ایک پارے قرآن شریف کا اجر اپنے بہائی کی طرف ہدیہ بہیجیگا تو اللہ تعالیٰ دس دن کے روزون کا ثواب اور دس پارے کی تلاوت کا اجر اوسکو عطا فرماوے گا اسی جگہہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اپنی طاعت کا غیر کے لئے کر دینا اپنے نفس کے واسطے ذخیرہ رکہنے سے افضل ہے اسلئے جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تہا کہ مین آپکے واسطے اپنا سارا درود کر دون تو آپ نے اسکو ثابت رکہا اور فرمایا کہ اب تیرے ہم کی کفایت کیجاوے گی اور یہ ایسی چیز ہے کہ اسکو اس صحابی نے اشرف خلق اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کیا اور تمکو کہان سے معلوم ہوا کہ اس کام کو سلف نے نہین کیا کیونکہ اس ثواب بخشنے مین یہ شرط نہین ہے کہ لوگون کو اوسپر گواہ کرے نہ یہ ہے کہ لوگون کو اوسکی خبر دیتا پہرے اور اگر ہم مان بہی لین کہ اس کام کو سلف مین سے کسی نے نہین کیا تو نہ کرنا اوسمین قدح نہین کرتا ہے کیونکہ یہ کام مندوب ہے کچہہ واجب نہین ہے اور ہمارے لئے اسکے جواز فعل کی دلیل ثابت ہو گئی ہے برابر ہے کہ ہم سے پہلے کسی نے اسکی طرف سبقت کی ہو یا نہ کی ہو +

وصل

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین ہدیہ گذراننے کے بیان مین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ فقہاء متاخرین مین سے بعض نے اسکو مستحسن سمجہا ہے اور بعض عدم استحسان

کے قائل ہوئے ہین اور اسکو بدعت ٹھیرایا ہے اسلئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کام کو نہین کرتے تھے اور اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر عامل کے عمل کا اجر ہے بغیر اسکے کہ عاملین کے اجر سے کچھہ کم ہو کیونکہ آپ ہی نے تو اپنی امت کو ہر خیر کا طریقہ بتایا اور اونکی ہدایت فرمائی اور اوسکی طرف اونکو بلایا سو آپ کے لئے مثل اونکے اجور کے ہے بدون اسکے کہ اونکے ثواب سے کچھہ کم ہو اسی کے مثل قاضی شہبہ نے سؤال کے جواب مین کہا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین یہ بات کہ صحابہ مین سے کسی نے اس کام کو نہین کیا سو یہ صحیح نہین ہے اسلئے کہ اسکو اوس صحابی نے کیا جسنے آپ سے عرض کیا تہا کہ وہ اپنے کل درود کو آپ کے واسطے کردین اور ظاہر اسکا حیاۃً و میتاً ہے دوسرے یہ کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے وصول اہدا کے دلائل سے دعا و استغفار و نماز جنازہ کو ٹھیرایا ہے اور یہ سب کچھہ سلف نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کیا ہے اور خود آپ نے اونکو اسکا حکم دیا اور اس بات کا امر فرمایا کہ آپ کے واسطے ایتار وسیلہ و فضیلہ کی دعا کرین اور اللہ سبحانہ نے اونکو امر کیا کہ آپ پر درود بہیجین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین اور آپ پر درود بہیجنا آپ کے واسطے دعا کرنا ہے پہر اس سے کون مانع ہے کہ سائر اعمال کا ثواب آپ کی خدمت بابرکت مین ہدیہ کرین رہی یہ بات کہ آپ کے لئے مثل اجر اوس شخص کے ہے کہ جو کوئی آپ کی امت سے کوئی طاعت و عبادت بجالائے سو یہ یون ہی ہے پس عامل کو چاہیے کہ آپ کے لئے اپنے اجر کا زیادہ ہدیہ کرے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دو اجر ہون صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ما اختلف الملوان وما طلع النیران وما بقی الابرار فی غرف الجنان والفجار فی درکات النیران آمین اموات کو ہمارے نزدیک ثواب اعمال کا بخشنا قطعی ہے کیونکہ ہمنے رشتہ دارون اور مشائخ مین سے ایک جماعت کا صلات دعا یا تلاوت یا صدقہ کے ساتہہ صلہ کیا اور ہمنے اونکو خواب مین دیکہا کہ جو ہمنے اونکے ساتہہ کیا وہ اوسکا شکر کرتے تہے اور جو ہمنے اونکو دیا اوسکے ساتہہ اونکا نفع ہمکو ظاہر ہو گیا انتہی مختصرا اور رجا بعد اسکے سید صاحب مرحوم نے بعض حکایات متعلق باب کا ذکر فرمایا اونکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور چند حکایات اس باب کی محاسن الحسنین مین بہی لکہی گئی ہین اونسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردون کو ثواب اعمال بخشنے سے نفع ہوتا ہے جناب

توفیق دام مجدہ فرماتے ہین لیکن میرے نزدیک ما ورد پر انتصار کرنا اولی واحوط ہے انتہی **حکایت**
جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ مین طبقات امام شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے
کہ شیخ محمد ابو المواہب شاذلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین بہت دیکھا کرتے تھے چنانچہ
اونکے بہت سے خواب نقل کئے منجملہ اونکے ایک خواب یہ ہے کہ شیخ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین
مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ اے رسول خدا مین نے سارا ثواب اپنے درود
کذا وکذا کا آپکو دیا کیا مراد آپ کی بجواب سؤال سائل جسنے یہ کہا تہا افاجعل لك ثواب صلوتی
کلھا اور آپ نے اوس سے فرمایا تہا اذاً تکفی ھمك ویغفر لك ذنبك یہی ہے کہا ہان یہی
میری مراد ہے لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکہہ کہ مین اوس سے غنی ہون انتہی
ف اب وہ دلائل سنو جنسے سید صاحب مرحوم نے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے یہان
اجمالاً بطور تعداد لکہے جاتے ہین اسلئے کہ وہ سب پہلے گزر چکے ہین ۱ حدیث انس رضی اللہ عنہ ۲
حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۳ حدیث حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ ۴ حدیث حضرت علی کرم اللہ
وجہہ ۵ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۶ حدیث انس رضی اللہ عنہ اخرجہ عبد العزیز ۷
قول امام احمد رحمہ اللہ جسکو امام غزالی نے احیاء العلوم مین اور عبد الحق نے کتاب العاقبہ مین روایت
کیا ہے بعد اسکے سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیثین اور مثل اسکے اور احادیث مرفوعہ اور
منامات صالحہ اسپر دلالت کرتے ہین کہ جو کچہہ زندون کی طرف سے مردون کے لئے ہدیہ بہیجا جاتا ہے
وہ اوس سے منتفع ہوتے ہین منامات اگرچہ بمجرد ہا دلیل نہین ہو سکتے ہین لیکن جیسا کہ علامہ ابن
قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ باوجود ایسی کثرت کے کہ سوا اللہ تعالی کے اور کوئی اونکا شمار نہین
کر سکتا اس امر پر متفق ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کے باب مین ارشاد
فرمایا ہے کہ بیشک تمہارا خواب اس بات پر متفق ہو گیا ہے کہ مقررہ عشر اواخر مین ہے پہر جب
کہ مؤمنین کے خواب متفق ہو جاوین تو یہ مثل اتفاق اونکی روایتون کے ہونگے اور مثل اتفاق
اونکے آراء کے کسی چیز کے استحسان یا اوسکے استقباح پر اور جس چیز کو مؤمنین اچہا جانین وہ اللہ

کے نزدیک اچھی ہے اور جسکو وہ قبیح جانین وہ اللہ کے نزدیک قبیح ہے انتہی اجناب توفیق دام مجدہ فرماتے
ہین کہ بی شبہہ رویت مؤمنین جمیع امصار و اقطار کے قرون خالیہ اور عہود حالیہ سے حسن و قبح شئی کی علامت
ہے گو حجت قطعی و نص شرعی نہو لیکن اوسکا استقرار و ادراک نہایت مشکل ہے اور رویت ایک جماعت
کی نہ دوسری کی یا اہل ایک اقلیم کی نہ دوسرے کی محل نزاع سے خارج ہا احوط اس قسم کے مسائل
مین اقتصار وار دپر ہے نہ تمسک بہ قیاس و اعتبار اور یہ احتیاط قاطع نزاع اختلاف اور رافع شقاق باہمی
اہل اسلام اور موجب جمع بیان روایات کی ہے فتدبر و باللہ التوفیق ⁂

باب ۵ اس بیان مین کہ مرنے کے لیے کون وقت بہتر ہے

ا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکی موت موافق
ہوئی نزدیک پورا ہونے رمضان کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورا ہونے
عرفہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے صدقہ کے وہ جنت
مین داخل ہوا اخرجہ ابو نعیم ۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا واسطے اوسکے ساتھہ
اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے روزہ رکھا ایک دن واسطے طلب وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا اوسکے
لئے ساتھہ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے کوئی صدقہ دیا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ
کیا گیا واسطے اوسکے ساتھہ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ احمد ۳ خیثمہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہین اونکو یعنی صحابہ وغیرہم کو یہ بات پسند آتی تھی کہ آدمی مرے نزدیک کسی خیر کے جسکو وہ کرتا ہے
حج یا عمرہ یا غزوہ یا روزہ رمضان کا اخرجہ ابو نعیم ۴ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص روزہ دار مرتا ہے تو واجب کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے
روزون کو روز قیامت تک اخرجہ الدیلمی ۵ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہے تو وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہے
اور آئیگا وہ دن قیامت کو اور اوسپر طابع شہدا ہوگی اخرجہ ابو نعیم ۶ طابع بفتح اور کسر

ایک لغت ہے یعنی ملامت ۲ ابوجعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ غرّا رہے اور اوسکا دن یوم ازہر ہے جو شخص شب جمعہ مین مرتا ہے اوسکے لئے عذاب قبر سے ایک برات لکہی جاتی ہے اور جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے وہ آگ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اخرجہ حمید فی ترغیبہ من طریق سعد بن طریف الاسکاف ف غرّا اور ازہر بمعنی روشن و منیر ہے +

باب ۵۱ بیان مین اون اعمال کی جو کہ واجب کرتی ہین اپنے صاحب کے لئے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے

ا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے آیۃ الکرسی پڑہی پیچہے ہر نماز فرض کے منع نہین کرتی اوسکو کوئی چیز دخول جنت سے مگر یہ کہ وہ مرے اخرجہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ وابن مردویہ والدارقطنی ۲ بیہقی نے شعب الایمان مین حدیث علی رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور حدیث صلصال بن دلہمس سے بہی باین لفظ روایت کیا ہے کہ جس شخص نے آیۃ الکرسی پڑہی پیچہے ہر نماز کے نہین ہے درمیان اوسکے اور درمیان اسکے کہ وہ جنت مین داخل ہو مگر یہ کہ وہ مرے پہر جسوقت وہ مرا جنت مین داخل ہوگیا +

باب ۵۲ اس بیان مین کہ میت بدبودار ہو جاتا ہی اور اوسکا جسم بوسیدہ ہو جاتا ہی مگر انبیاء علیہم السلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتہہ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہی

ا جندب بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پہلے جو چیز کہ انسان سے بدبودار ہوتی ہے اوسکا پیٹ ہی اخرجہ البخاری ۲ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض کتب مین پڑہا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مینے بدبو کو میت پر لکہا ہے یعنی فرض کیا ہے کہ وہ بدبودار ہو جاوے تو لوگ اوسکو اپنے گہرون مین روک رکہتے اخرجہ ابو نعیم ۳ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ اللہ فرماتا ہی مینے اپنے بندون پر تین خصلتون کے ساتہہ وسعت کی ہے بہیجا مینے دابہ کو یعنی کیڑے کو میت پر

اور اگر یہ نہوتا تو اپنے بادشاہون کو خزانہ مین رکہتے جیسے سونے چاندی کو خزانے مین رکہتے ہین اور بگڑنا جسم کا بعد موت کے اور اگر یہ نہوتا تو کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دفن نکرتا اور سلب کر لیا سینے غم غمگین کا اور اگر یہ نہوتا تو اونکو تسلی نہوتی اخرجہ ابن عساکر ۴ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین نہین پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ تر پاکیزہ ہو روح سے نہین کہنچی گئی وہ کسی چیز سے مگر وہ بدبو ہو گئی اخرجہ ابن عساکر ۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے انسان سے کوئی چیز مگر وہ بوسیدہ ہو جاتی ہے مگر ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہے اور اوسی سے خلق مرکب کیجاویگی دن قیامت کے اخرجہ مسلم ف عجب بفتح مہملہ وسکون جیم بمعنی اصل اور ذنب بمعنی دم ہے آدمی سے پہلے یہی پیدا ہوتی ہے اور باقی بہی رہتی ہے تاکہ ترکیب خلق کی اوسپر ہو ۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل ابن آدم کو مٹی کہاتی ہے مگر عجب ذنب اوسی سے پیدا کیا گیا اور اوسی سے مرکب کیا جاویگا اخرجہ مسلم وابوداؤد والنسائی ف شارح مواقف رحمہ اللہ فرماتے ہین آیا اللہ اجزاء بدنیہ کو معدوم کردیگا پہر اونکا اعادہ فرماویگا یا اونکو متفرق کردیگا اور اونمین تالیف یعنی جمع کرنیکا اعادہ کریگا حق یہ ہے کہ اسمین کچہہ ثابت نہین ہوا اسواسطے اسمین نفیًا واثباتًا جزم نہین کیا جاتا ہے کیونکہ کسی شئی پر طرفین سے دلیل نہین ہے اور قول اللہ پاک کل شئی ہالک الا وجہہ مین معدوم کرنے پر دلیل نہین ہے اسلئے کہ تفریق ہلاک ہے مثل اعدام کے کیونکہ ہلاک ہر چیز کا نکلنا اوسکا ہے اپنی صفات سے کہ جو اوس چیز سے مطلوب ہین اور تالیف کا زائل ہونا اسی طرح ہے اور مثل اسکا عرفًا فنا نام رکہا جاتا ہے تو پہر اعدام پر بہی کل من علیہا فان سے استدلال تمام نہوگا +

انبیاء علیہم السلام

۱ اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم کثرت سے مجہپر درود بہیجا کرو دن جمعے کے اسلئے کہ درود مجہپر پیش کیجاتی ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے درود آپ پر کیونکہ پیش کیجاتی ہے حال آنکہ آپ تو بوسیدہ ہو گئے ہونگے فرمایا بیشک اللہ نے حرام

کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو اخرجہ ابو داؤد والحاکم ۲ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک کوئی درود نہ بہیجے گا مجہپر مگر پیش کیا جاویگی مجہپر درود اوسکی جسوقت کہ وہ اوس سے فارغ ہوگا مینے کہا اور بعد موت کے فرمایا اور بعد موت کے بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کہا دے اجساد انبیاء کو اخرجہ ابن ماجۃ +

ببارک کریم کا ہیلو یا ... ببر دو انبیاء ... ۲۷۶۴

شہداء

ا عبد الرحمن بن صعصعہ سے مروی ہے کہ اونکو یہ بات پہونچی ہے کہ سیل نے عمرو بن جموح انصاری اور عبد اللہ بن عمرو انصاری کی قبرون کو کہود ڈالا اونکی قبرین سیل کے متصل تہین اور وہ دونون ایک قبر مین تہے اور یہ دونون اون لوگون مین سے تہے جو دن احد کے شہید ہوئے سو یہ دونون کہود ے گئے تاکہ اپنی جگہہ سے بدل دیئے جاوین اونکو پایا کہ وہ متغیر نہین ہوگئے تہے گویا کل مرے ہین اونمین سے ایک زخمی ہوگیا تہا تو اپنے ہاتہہ کو زخم پر رکہدیا تہا اور اسی حال مین وہ دفن کردیا گیا تہا سو اوسکا ہاتہہ زخم سے ہٹایا گیا پہر چہوڑ دیا گیا تو وہ لوٹ گیا جیسا کہ تہا درمیان احد کے لڑائی کے اور درمیان اونکے کہودنے کے ۴۶ برس کا زمانہ گزرا تہا اخرجہ مالک ۲ بیہقی نے اور وجہ سے دلائل مین روایت کیا ہے اور اس قول کے بعد کہ اوسکا ہاتہہ زخم سے ہٹایا گیا اتنا اور زیادہ کیا کہ خون بہ نکلا پہر اوس ہاتہہ کو اپنی جگہہ پر رکہدیا تو خون تہم گیا اور اوسکے آخر مین یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب ارادہ کیا کہ کظامہ[1] یعنی کاریز جاری کرین تو منادی کردی کہ جسکا کوئی مقتول احد مین ہو وہ حاضر ہو پہر لوگ اپنے مقتولون کی طرف نکلے تو اونکو تر وتازہ پایا وہ مڑتے تہے یعنی اعضاء اونکے نرم تہے اونمین سے ایک آدمی کے پاؤن کو کدالی لگ گئی تو خون نکلا ابو سعید خدری نے کہا کہ بعد اسکے کوئی منکر انکار نکریگا وہ لوگ مٹی کہود رہے تہے پہر تہوڑی سی مٹی کہودی تو اونپر مشک کی خوشبو اوڑی ھکذا اخرجہ الواقدی عن شیوخہ ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین کہا ہے کہ عیسی بن یونس بن ابی اسحق نے ہمکو حدیث کی کہا مجہکو میرے باپ نے خبر دی کئی آدمیون نے بنی سلمہ کے اونہون نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جبکہ اپنا چشمہ کہودا جوکہ قبور شہداء پر گزرتا ہے سو وہ اونپر جاری کیا گیا یعنی عبد اللہ

بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کی قبر پر اونکی قبرین کھل گیئن تو اونپر نظر کی گئی پھر جسنے اونکو نکالا کہ وہ ٹرتی تھی یعنے اونکے اعضا نرم تھے گویا وہ کل مرے ہین اونپر دو چادرین نہین اور نسے اونکے مونھہ چھپائے گئے تھے اور اونکے پاؤن پر کچھہ روئیدگی زمین کی تھی بیہقی نے اسکو دلائل مین موصولاً جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ کدالی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤن کو لگ گئی تو خون بہ نکلا۔

مؤذن محتسب

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب یعنے طالب اجر مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے خون مین آلودہ ہے اور جسوقت مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے اخرجہ الطبرانی قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ظاہر اسکا یہ ہے کہ مؤذن محتسب کو بھی زمین نہین کھاتی ہے مجاہد کہتے ہین کہ اذان دینے والے دراز ترلوگون کے ہونگے از روی گردنون کے دن قیامت کے اور نہ قبرون مین اونکے کیڑے پڑینگے اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف +

حامل قرآن شریف یعنی حافظ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت حامل قرآن مرتا ہے تو اللہ زمین کی طرف وحی کرتا ہے کہ تو اوسکا گوشت نہ کھانا تو زمین کہتی ہے ای رب مین اوسکا گوشت کیونکر کھاؤنگی حالانکہ تیرا کلام اوسکے جوف مین ہے اخرجہ ابن مندہ وقال ابن مندہ وفی الباب عن ابی هریرة وابن مسعود رضی اللہ عنہما +

وہ شخص جسنے گناہ نہین کیا

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ زمین اوس شخص کے جسم پر مسلط نہین کیجاتی ہے جسنے کوئی گناہ نہین کیا ہو اخرجہ المروزی ف کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الداء والدواء مین تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل الخیرات نے سولھوین ربیع الاول ۸۷۰ھ ہجری مین وفات پائی پھر بعد ۷۷ برس کے اونکی وفات سے اونکو سوس سے مراکش کی طرف اوٹھا لیگئے ریاض العروس مین ہے کہ مراکش سے ہے اونکو دفن کیا جسوقت اونکو قبر سے جو سوس مین تھی نکالا تو اونکی ہیئت ایسی پائی جیسے کہ دن دفن کے تھی زمین نے اونپر کچھہ یادتی نہین کی

نہ طول زمان نے اونکے احوال سے کسی چیز کو متغیر کیا اور اثر حلق کا اونکے سر اور داڑہی کے بالون ظاہر تہا مثل اونکی حالت کے دن موت کے اسلیے کہ وہ قریب العہد تہے ساتہ حلق کے قبر شریف اونکی مراکش مین ہے اوسپر جلالت عظیم اور مہابت کبیر اور سطوت ظاہر ہے لوگ اوسپر ازدحام کرتے مین اور اوسکے نزدیک کثرت سے دلائل الخیرات پڑہتے ہین اور یہ بہی ثابت ہوا کہ اونکی قبر شریف سے مشک کی خوشبو پائی جاتی ہے بسبب کثرت درود شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور طریقہ اونکا شاذلی تہا طریق مین اونکا کلام کثیر ہے اونکو زہر دیا گیا تہا نماز صبح مین دوسرے سجدے مین پہلی رکعت سے یا پہلے سجدے مین دوسری رکعت سے انتقال ہوا انتظے مین کہتا ہون یہ سید حسنی تہے زہر سے وفات پائی مشرف شہادت ہوئے جسطرح کہ انکے جد امجد حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر سے وفات پائی انکی قبر مین صحیح سالم رہنے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول تو یہ عالم باعمل متقی تہے دوسرے شہید ہوئے تیسرے کثرت سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتے تہے اور ایک کتاب درود کی تالیف کر گئے کہ قیامت تک وہ کتاب قایم رہیگی اور جتنے لوگ اوسکو پڑہین گے اون سب کا ثواب اونکے نامہ اعمال مین لکہا جاویگا رحمہ اللہ ورضی عنہ آمین +

خاتمہ ۵۲ بیان مین فوائد متعلق روح کی

امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے اکثر فوائد تلخیص کتاب الروح ابن قیم رحمہ اللہ سے کی ہے **پہلا فائدہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا ویرانہ مدینہ مین اور آپ ایک کہجور کی شاخ پر تکیہ لگائے تہے آپ کا گذر ایک قوم پر ہوا یہود سے بعض نے بعض سے کہا کہ اونسے روح کا سوال کرو اور بعض نے کہا نہ کرو پہر آپ سے سوال کیا کہا ای محمد روح کیا ہے آپ اوس شاخ پر تکیہ لگائے رہے مینے گمان کیا کہ آپ کو وحی آرہی ہے پہر آپ نے فرمایا ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اخرجہ الشیخان **ف** لوگ روح مین دو فرقون پر مختلف ہوئے ایک فرقہ تو روح مین کلام کرنے سے باز رہا کیونکہ وہ سر ہے اللہ تعالی کے اسرار سے اوسکا علم بشر کو نہین دیا گیا ہے مختار یہی طریقہ ہے

جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ روح ایک ایسی شئی ہے کہ اوسکے علم کے ساتھہ اللہ ہی مستاثر ہے اور اپنی خلق سے کسی کو مطلع نہین کیا تو اوسکے بندون کو جائز نہین ہے کہ اوس کی راس سے زیادہ بحث کرین کہ روح موجود ہے اسی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر سلف ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روح کی تفسیر نہین کیا کرتے تھے ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس سے کسی نے روح کا پوچھا فرمایا روح امر سے ہے میرے رب کے تم اس مسئلہ کو نہ پہونچو گے سو تم اوس پر زیادہ نکرو کہو جیسا اللہ نے کہا اور اپنے نبی کو تعلیم کی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ابن جریر نے بسند مرسل اخراج کیا ہے کہ آیت جسوقت اوتری تو یہود نے کہا اسی طرح ہم اوسکو پاتے ہین نزدیک ہمارے مین کہتا ہون تو جس مسئلے کو کہ اللہ تعالی نے قرآن و توریت مین مبہم رکہا اور اوسکے علم کو اپنے خلق سے چہپایا تو کہان سے متعمقین کو اوسکی حقیقت امر پر اطلاع ہو سکتی ہے اور ابو القاسم سعدی نے افصاح مین نقل کیا ہے کہ اماثل فلاسفہ نے بہی اسمین کلام کرنے سے توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمکو یہ ایک امر غیر محسوس ہے اور عقول کو اوس تک کوئی راہ نہین ہے کہا اور ہمارا علم روح کے ادراک حقیقت سے ٹہیر گیا جسطرح کہ ہر قدر ادراک سے ٹہیر گیا ہے ابن بطال نے کہا حکمت اسمین سمجہوانا ہے خلق کو عجز اونکا علم سے اوس چیز کے جسکا وہ ادراک نہین کر سکتے تا کہ یہ عجز اونکو مضطر کر دے اضطرار کہ وہ علم کو اللہ کی طرف رد کرین اور قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حکمت اسکی آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے اسلئے کہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو نہین جانتا ہے باوجود اسکے کہ وہ اپنے وجود کو قطعاً جانتا ہے تو حق سبحانہ و تعالی کی حقیقت کے ادراک سے بطریقہ اولی اوسکو عجز ہوگا اور اسی سے قریب ہے عجز بصیرت کا اپنے نفس کے ادراک سے اور ایک فرقے نے روح مین کلام کیا اور اوسکی حقیقت سے بحث کی نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحیح تر اوس چیز کا جو اس باب مین کہا گیا ہے قول ہے امام الحرمین کا کہ روح ایک جسم لطیف ہے مشتبک یعنی مختلط و ملا ہوا ہے ساتھہ اجسام کثیفہ کے مثل اشتباک پانی کے ساتھہ سبز لکڑی کے **دوسرا فائدہ** پہلے طریقے والون نے اختلاف کیا ہے کہ آیا علم روح کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہا یا نہین ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ ہمکو حدیث

کی ابوسعید اشبح نے کہا ہمکو حدیث کی ابواسامہ نے صالح بن حبان سے کہا ہمکو حدیث کی عبد اللہ بن بریدہ نے کہا مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیے گئے حال آنکہ روح کو نہین جانتے تھے اور ایک طائفہ نے کہا بلکہ آپ کو روح کا علم تہا اللہ تعالی نے آپکو اوسپر مطلع فرمادیا تہا اور یہ حکم نہین دیا تہا کہ آپ اوسپر اپنی امت کو مطلع فرمادین یہ اختلاف اوس اختلاف کا نظیر ہے جو کہ قیامت کے علم مین ہے **تیسرا فائدہ** اکثر مسلمان اسپر ہین کہ روح جسم ہے اور اسی پر کتاب و سنت و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم دلالت کرتا ہے اسلئے کہ روح کا وصف آیتون حدیثون مین توفی قبض امساک ارسال تناول اخراج خروج تنعیم تعذیب رجوع دخول رضا انتقال تردد برزخ مین ان سب کے ساتہہ آیا ہے اور یہ بہی روح کا وصف آیا ہے کہ وہ کہاتی پیتی جرتی جگہہ پکڑتی بولتی پہچانتی نہین پہچانتی ہے اسکے سوا اور اوصاف ہین کہ وہ صفات اجسام سے ہین اور عرض ان صفتون کے ساتہہ متصف نہین ہوتا ہے اور اسمین بہی کوئی شک نہین ہے کہ روح اپنے نفس کو اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور یہ سب علوم ہین اور علوم عرض ہوتے ہین سو اگر روح عرض ٹہیری اور علم اوسکے ساتہہ قائم ہو تو قیام عرض کا ساتہہ عرض کے لازم آئیگا اور یہ فاسد ہے اوستاذ ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ہونا روح کا اجسام لطیفہ سے صورت مین ایسا ہے جیسے ہونا ملائکہ و شیاطین کا بصفت لطافت کے **چوتہا فائدہ** صحیح یہ ہے کہ روح و نفس ایک شئی ہے فرمایا اللہ پاک نے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور فرمایا ونہی النفس عن الھوی اور محاورہ عرب مین کہتے ہین فاضت نفسہ یعنی روح مرگئی اور نکل گئی بعض اہل سنت نے کہا ہے جو روح کہ قبض کیجاتی ہے وہ غیر نفس کے ہے اسی کی تائید کرتا ہے وہ اثر جسکو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر مین اللہ یتوفی الانفس حین موتہا الآیۃ روایت کیا ہے کہ انسان کے جوف مین روح و نفس ہے درمیان اونکے شل شعاع آفتاب کے ہے سو اللہ وفات دیتا ہے نفس کو اوسکے خواب مین اور روح کو اوسکے جوف مین چہوڑ دیتا ہے وہ تقلب و تنفس کیا کرتا ہی پہر اگر اللہ کو یہ امر ظاہر ہوا کہ اوسکو قبض کرے تو روح کو قبض کرلیتا ہے وہ مرجاتا ہے اور اگر اوسکی اجل کو تاخیر دے تو

نفس کو پہیر دیتا ہے طرف اوسکے مکان کے جو اوسکے جوف سے ہے مقاتل رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ انسان کے لئے
حیات و روح و نفس ہے جسوقت انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکلجاتا ہے جس سے وہ آشیا کو سمجھتا ہے اور
جسم سے مفارقت نہین کرتا ہے بلکہ نکلتا ہے مثل ایک رسّی کے کہ وہ دراز کی گئی ہے اوسکے لئے شعاع
ہے پہر وہ خواب دیکہتا ہے ساتہہ نفس کے جو کہ اوس سے نکل گیا ہے اور حیات و روح جسم مین باقی رہتے ہین
انہین کے سبب سے لوٹتا پوٹتا ہے سانس لیتا ہے پہر جب وہ حرکت دیا جاتا ہے تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ
تر جلد وہ نفس اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت کہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ خواب مین اوسکو مارے تو اوس
نفس کو روک رکہتا ہے جو کہ نکل گیا تہا اور یہہ بہی کہا ہے یعنی مقاتل نے کہ جب انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس
نکلجاتا ہے پہر چڑہتا ہے جسوقت کہ خواب دیکہتا ہے تو رجوع کرتا ہے روح کو خبر دیتا ہے اور روح قلب کو
خبر دیتی ہے پہر صبح کو اوٹہتا ہے تو جانتا ہے کہ اوس نے ایسا ویسا دیکہا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ نفس انسان کا پیدا کیا گیا ہے جیسے نفوس دواب کے کہ وہ خواہش کرتے ہین اور شر کی طرف بلاتے ہین
اور مسکن اوسکا پیٹ مین ہے اور انسان کو روح سے فضیلت دی گئی ہے اور مسکن اوسکا دماغ مین
ہے سو اسی کے سبب سے انسان حیا کرتا ہے اور روح خیر کی طرف بلاتی ہے اور اوسکا امر کرتی ہے ثم نفخ
وهب علی یده فقال ترون هذا بارد وهو من الروح ونفخ علی یده فقال هذا حار وهو
من النفس اور مثل نفس و روح کی جیسے مرد اور اوسکی بی بی جسوقت روح نفس کی طرف بہاگتی ہے اور
دونون ملجاتی ہین تو انسان سو جاتا ہے پہر جب جاگتا ہے تو روح اپنے مکان کی طرف چلی جاتی ہے اور تفسیر اسکی یہہ ہے کہ
تو جسوقت سوتا ہوتا ہے پہر بیدار ہو جاتا ہے تو گویا کوئی چیز تیرے سر کی طرف ثوران کرتی ہے یعنی اوپر
کو چڑہتی معلوم ہوتی ہے اور مثل قلب کی جیسے پادشاہ اور ارکان یعنے ہاتہہ پاؤن وغیرہ اعضا اوسکے
اعوان و مددگار ہین پہر جب نفس شر کا حکم کرتا ہے تو ارکان خواہش و حرکت کرتے ہین اور روح اوسکو
منع کرتی ہے اور اوسے خیر کی طرف بلاتی ہے سو اگر قلب مؤمن ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے اور
جو فاجر ہے تو نفس کا مطیع ہو جاتا ہے اور روح کی نافرمانی کرتا ہے پہر ارکان خوش ہو جاتے ہین اخرجہ
ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ و ابن عبد البر فی التمہید وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ

سفیان

اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا ہے پھر اوسمین نفس رکھا گیا ہے سو اسکے سبب سے کھڑا ہوتا ہے بیٹھتا ہے سنتا ہے دیکھتا ہے اور جانتا ہے جو دواب جانتے ہین اور بچتا ہے جس سے وہ بچتے ہین پھر اوسمین روح رکھی گئی سو اس سے اوسنے حق کو باطل سے پہچانا اور ہدایت کو گمراہی سے اور اسی سے حذر کیا اور تقدم کیا اور ستر کیا اور سیکھا اور سارے امور کی تدبیر کی اخرجہ ابن سعد فی الطبقات ابن عبد البر رحمہ اللہ نے تمہید مین کہا ہے کہ ابو اسحٰق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن قاسم بن خالد شاگرد مالک نے کہا کہ نفس ایک جسد مجسد ہے مثل خلق انسان کے اور روح مثل آب روان کے ہے اور اللہ یتوفی الانفس الآیۃ سے حجت پکڑی ہے اور کہا کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ سوتے ہوئے کے نفس کو اللہ نے وفات دی اور روح اوسکی صاعد و نازل یعنی چڑہتی اوترتی ہے اور انفاس اوسکے قائم ہین اور نفس پھر وادی مین چرتا پھرتا ہے اور دیکھتا ہے خواب سے جو دیکھتا ہے پھر جسوقت اللہ اذن دیتا ہے نفس کے پھیرنے مین طرف جسم کے تو وہ لوٹ آتا ہے اور اوسکے لوٹنے کے سبب سے سارا اعضا جسد کے بیدار ہو جاتے ہین کہا پس نفس غیر روح ہے اور روح مثل آب روان کے ہے باغون مین سو جسوقت اللہ اوس باغ کا بگاڑنا چاہتا ہے تو آب وان کو اوس سے روکدیتا ہے اس سے اوسکی حیات مرجاتی ہے پس انسان بہی اسی طرح ہے ابو اسحٰق نے کہا کہ عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا ہے جبکہ میت کہاٹ پر رکہا جاتا ہے تو اوسکا نفس فرشتے کے ہاتہہ مین ہوتا ہے وہ اوسکو ہمراہ اوسکے لئے چلتا ہے پھر جب نماز کے لئے رکہا جاتا ہے تو وہ توقف کرتا ہے پھر جب قبر کی طرف اوسے اوٹھا لیجاتے ہین تو وہ اوسکے ہمراہ جاتا ہے پھر جسوقت وہ لحد مین رکہا جاتا ہے اور مٹی سے اوسکو چھپا دیتے ہین تو وہ اوسکے نفس کو طرف اوسکے پھیر دیتا ہے تا کہ اوس سے دونون فرشتے خطاب کرین پھر جسوقت وہ دونون اوسکے پاس سے چلے جاتے ہین تو فرشتہ اوسکے نفس کو نکال لیتا ہے پھر اوسے پھینکدیتا ہے جہان اوسکو حکم ہوتا ہے اور یہ فرشتہ ملک الموت کے اعوان سے ہے انتہی الشیخ عز الدین ابن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر جسد مین دو روحین ہین ایک روح بیداری کی اللہ تعالیٰ نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے

توانسان جاگتا رہتا ہے جب وہ جسم سے نکلجاتی ہے توسوجاتا ہے اور وہ روح خوابین دیکھتی ہے دوسری
روح حیات ہے الله تعالی الےئ عادت جاری فرمائی ہے کہ جسوقت وہ جسم مین ہوتی ہے توانسان زندہ
ہوتا ہے جب وہ جسد سے جدا ہوجاتی ہے تومرجاتا ہے اور جب وہ اوسکی طرف لوٹ آتی ہے توزندہ
ہوجاتا ہے یہ دونون روحین انسان کے پیٹ مین ہین انکی مقر یعنی قرارگاہ کونہین پہچانتا ہے مگر
وہ شخص جسکو الله نے اسپر مطلع کیا ہے سو وہ دونون مثل دو جنین کے ہین ایک عورت کے پیٹ مین بعض متکلمین
نے کہا ہے جو بات کہ ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ روح قلب کے قرب مین ہے ابن عبد السلام رحمہ الله فرماتے
ہین میرے نزدیک کچھہ بعید نہین ہے کہ روح قلب مین ہوگا اور جائز ہے کہ ساری روحین نورانی لطیف
شفاف ہون اور جائز ہے کہ یہ خاص ہو ساتھہ ارواح مومنین وملائکہ کے سوای ارواح کفار وشیاطین کے
اور روح حیات پر یہ آیت دلالت کرتی ہے قل یتوفٰکم ملك الموت الآیۃ اور روح حیات اور
روح یقظہ پر یہ قول دلالت کرتا ہے الله یتوفی الانفس الآیۃ تقدیر اسکی یہ ہے کہ الله وفات دیتا ہے
اون نفسون کو جنکے جسد اپنے خواب مین نہین مرے ہین سو اون نفسون کو روک رکھتا ہے جنپر موت
جاری کی گئی ہے نزدیک اوسکے اور نہین بہیجتا ہے اونکو طرف اونکے اجساد کے اور بہیجتا ہے دوسرے
نفسون کو اور وہ نفوس یقظہ ہین طرف اونکے اجساد کے اجل مسمے کے پورے ہونے تک اور وہ
اجل موت کی ہے پس اسوقت ارواح حیات اور ارواح یقظہ دونون ایک ساتھہ قبض کیجاتی ہین اجساد
سے اور ارواح حیات مرتی نہین ہین بلکہ زندہ آسمان کی طرف اوٹھائی جاتی ہین پس کافرون کی روحین
بہگائی جاتی ہین اونکے لئے آسمانون کے دروازے نہین کہولے جاتے ہین اور مومنین کی روحون
کے واسطے کہولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ رب العلمین پر پیش کیجاتی ہین سو یہ پیش ہونا کیا بڑا
شرف ہے تمام ہوا کلام شیخ عزالدین رحمہ الله کا علامہ سیوطی رضی الله عنہ فرماتے ہین کہ اونہون نے
جو یہ ذکر کیا کہ روح قلب مین ہے اسی کے ساتھہ غزالی رحمہ الله نے کتاب الانتصار مین جزم کیا ہے اور مین نے
اسکی تقویت کے لئے ایک حدیث پائی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین زہری سے روایت کیا ہے کہ خزیمہ بن
حکیم سلمی ثم البہزی نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا فتح مکہ کے دن عرض کیا یارسول الله آپ

مجھے خبر دین رات کی تاریکی اور دن کی روشنی سے اور گرمی پانی سے سردی مین اور سردی اوسکی سے گرمی مین اور جای خروج بادل سے اور قرار مرد و عورت کی پانی سے اور موضع نفس سے جسد مین پھر حدیث کو ذکر کیا یہانتک کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موضع نفس سو وہ قلب مین ہے اور قلب نیاط سے لٹکا ہوا ہے اور نیاط رگون کو پلاتی ہے سو قلب جسوقت ہلاک ہوتا ہے تو رگین منقطع ہو جاتی ہین الحدیث بطولہ اور یہ مرسل ہے ولہ طرق اخری مرسلۃ وموصولۃ فی المعجم الاوسط للطبرانی وتفسیر ابن مردویہ وکتاب الصحابۃ لابی موسی المدینی وابن شاہین قال ابن حجر فی الاصابۃ والحدیث فیہ غریب کثیر واسنادہ ضعیف

جدا **پانچوان فائدہ** اہل سنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہے اسمین سوای زنادقہ کے اور کسی نے خلاف نہین کیا اور جن لوگون نے روح کے حدوث پر اجماع نقل کیا ہے اونمین سے محمد بن نصر مروزی اور ابن قتیبہ ہین اور جو دلائل کہ حدوث روح پر دلالت کرتے ہین اونمین سے ایک یہ حدیث ہے کہ الارواح جنود مجندۃ مجندہ نہین ہوتے ہین مگر مخلوق وکذا مایاتی فی الفائدۃ بعد السادسۃ **چھٹا فائدہ** بیان مین تقدیم خلق ارواح کے اجساد پر اور تاخیر خلق ارواح کی اجساد سے یہ دو قول مشہور ہین قول اول کے امام محمد بن نصر اور ابن حزم قائل ہین اور اسمین اجماع کا دعوی کیا ہے اس قول کی دلیل یہ حدیثین ہین ا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین کہ اللہ نے ارواح عباد کو پیدا کیا عباد سے پہلے دو ہزار برس فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ ابن مندہ وسندہ ضعیف جدا ۲ حدیثین نکلنے ذریت آدم کی اونکی پیٹھ سے اونمین سے ایک یہ حدیث ہے کہ جسوقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اونکی پیٹھ کو چھوا تو اوس سے ہر نسمہ یعنی روح گر پڑی جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے اونکی ذریت سے روز قیامت تک مثل ذر یعنی چھوٹی چیونٹی کے اخرجہ الحاکم من حدیث ابی ہریرۃ ۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے واذ اخذ ربك الآیہ مین کہا ہے کہ اللہ نے ساری ذریت آدم کو آدم کے لئے اوسدن جمع کیا جو کہ روز قیامت تک ہونیوالی ہے اونکو ارواح کیا اور

ئه سلفرانکبیرة ۱۲

مُصَوَّر فرمایا اور اونکو گویائی دی پہر اونہون نے کلام کیا پہر اونپر عہد و میثاق لیا الحدیث اخرجہ الحاکم دوسرے قول کی یہ دلیل ہے اھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکورا مروی ہے کہ آدمؑ چالیس برس تک ٹہیرے رہے قبل اسکے کہ اونمین روح پہونکی جاوے ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک تمہارا جمع کیجاتی ہے خلق اوسکے پیٹ مین اوسکی ماں کے چالیس دن پہر وہ خون بستہ ہوتا ہے مثل اسکے پہر وہ گوشت کا لوتہڑا ہوتا ہے مثل اسکے پہر اوسکی طرف فرشتہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسمین روح پہونکتا ہے اسکا جواب یون دیا ہے کہ نفخ روح اور خلق روح مین فرق ہے سو روح زمانہ دراز سے پیدا ہو چکی ہے اور بعد تصویر بدن کے ہمراہ فرشتے کے بہیجی جاتی ہے کہ اوسکو بدن مین داخل کرے **ساتوان فائدہ** اہل ملل مسلمین وغیرہم کے اسطرف گئے ہین کہ روح بعد موت بدن کے باقی رہتی ہے فلاسفہ نے اسمین خلاف کیا ہے ہماری دلیل یہ قول ہے اللہ تعالی کا کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر جی موت کو چکہنے والا ہے اور ضرور ہے کہ چکہنے والا بعد اوسکے باقی رہے جسکو چکہا ہے ایک دلیل تو یہ ہے دوسری دلیل وہ ہے جو کہ اس کتاب مین آیتین اور حدیثین گذر چکی ہین کہ روح باقی رہتی تصرف کرتی ہے عیش و آرام مین رہتی ہے اوسپر عذاب ہوتا ہے اسکے سوا اور بہت کچہہ ہے اور اس بنا پر آیا روح کو نزدیک قیامت کے فنا حاصل ہوگی پہر عود کیجاویگی واسطے پورا کرنے ظاہر اس قول کے کل من علیہا فان یا فنا نہوگی بلکہ اونمین سے ہوگی جنکا استثنا اس قول مین فرمایا ہے الا من شاء اللہ یہ دو قول ہین سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر در نظیم مین ان دونون قولون کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقرب یہ ہے کہ روح فنا نہوگی اور وہ اونمین سے ہے جنکا استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حور عین مین کہا گیا ہے انتہے کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے مین لکہا ہے کہ اسمین اختلاف ہے کہ روح بدن کے ساتہہ مرتی ہے یا موت تنہا بدن کو ہے یہ دو قول ہوئے صواب یہ ہے کہ روح موت کو چکہتی ہے اگر اوس سے مراد مفارقت روح کی جسم سے ہے تو یہ ٹہیک ہے کہ وہ باین معنی موت کی چکہنے والی ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ معدوم ہو جائیگی تو درست نہین ہے بلکہ وہ بعد خلق کے بالاجماع باقی ہے نعیم مین یا عذاب مین محمد بن وضاح رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سحنون بن سعید

سے سُنا اور اونسنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ اوسکا یہ مذہب ہے کہ ارواح اجساد کے مرنیسے مرجاتی ہین
تو سحنون نے کہا معاذاللہ یہ قول تو اہل بدع کا ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق
بسندہ الی محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ **آٹھوان فائدہ** الارواح
جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر اختلف اس حدیث کے معنی مین اختلاف
ہے بعض نے کہا یہ اشارہ ہے طرف معنی تشاکل کے خیر و شر و صلاح و فساد مین اور جو شخص لوگون
مین سے نیک ہوتا ہے وہ اپنی شکل و مثل کی طرف جھکتا ہے اور شریر بد اپنی نظیر کی طرف مائل ہوتا
ہے سو تعارف موافق طبیعتون کے واقع ہوتا ہے جنپر اونکی جبلت ہوئی ہے خیر و شر سے جب وہ
متفق ہوتے ہین تو آپس مین تعارف و پہچان ہوتی ہے اور جسوقت وہ مختلف ہوتے ہین
تو تناکر ہوتا ہے آپس مین پہچان نہین ہوتی بعض نے کہا مراد اس سے خبر دینا ہے ابتدا خلق سے
اس بنا پر کہ یہ بات وارد ہو چکی ہے کہ روحین دو ہزار برس پہلے اجساد سے پیدا کی گئی ہین تو وہ
ایک دوسرے سے ملتی جلتی تھین پھر جسوقت اونہون نے اجساد مین حلول کیا تو بسبب معنی اول
کے آپسمین پہچان ہوئی سو تعارف و تناکر ارواح کا اوسی معنی متقدم کی بنا پر ہے بعض نے یہ
کہا کہ روحین اگرچہ اس امر مین متفق ہین کہ وہ روحین ہین لیکن بسبب چند امور مختلف کے اونکے
آپس مین تمیز ہے اونہین امور کی وجہ سے وہ نوع نوع ہو جاتی ہین پھر اونکے اشخاص مین تشاکل
و تشابہ ہوتا ہے ہر نوع اپنے نوع سے الفت اور اپنے مخالف سے نفرت کرتی ہے **حکایت**
ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو سلام کیا اور
اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکھا تہا اونہون نے مجھے دیکھا مجھسے کہا وعلیک السلام یا ہرم بن
حیان مینے کہا تمنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کہان سے پہچانا حالانکہ آجکے پہلے نہ مینے تمکو
دیکھا تمنے مجھے دیکھا کہا میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا جبکہ میرے نفس نے تیرے نفس سے
کلام کیا ارواح کے لئے انفاس ہین مثل انفاس اجساد کے اور مومنین البتہ پہچانتے ہین بعض
بعض کو اور بسبب روح اللہ کے آپس مین دوستی رکھتے ہین گو وہ ملے نہون اخرجہ ابن عساکر

عـہ

فی تاریخہ بسند ہ الی ھرم **حکایت** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین ایک عورت مکے مین تہی قریش کی عورتون کے پاس آتی اونکو ہنساتی تہی جب مینے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ میرے پاس آئی مینے کہا تو کہان اوتری ہے کہا فلان عورت کے پاس وہ مدینہ مین ہنسایا کرتی تہی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا فلان عورت ہنسانے والی تمہارے نزدیک ہے مینے کہا ہان فرمایا کس عورت کے پاس اوتری ہے مینے کہا فلان عورت ہنسانے والی کے پاس فرمایا الحمد للہ علی ان الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ الطرابسی فی عیعان الاخبار **نوان فائدہ** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ تمائز ارواح کا بعد مفارقت اشباح کے کس چیز سے ہوتا ہے یہانتک کہ اونکے آپسمین تعارف ہو جاتا ہے اور آیا ارواح کسی شکل کے ساتہہ متشکل ہوتی ہین تو جواب قاعدۂ اہل سنت پر یہ ہے کہ روح بنفسہا ایک ذات قائمہ ہے چڑہتی اوترتی متصل ہوتی ہے آتی جاتی حرکت وسکون کرتی ہے اسپر سو دلائل مقررہ سے زیادہ ہین اونمین سے ایک یہ ہے ونفسٍ وّما سوّاھا اللہ تعالی نے خبر دی کہ روح مُسَوّٰی یعنی برابر کی ہوئی ہے جیسے کہ بدن سے خبر دی ہے الذی خلقک فسواک فعدلک فسوی بدنہ کالقالب لنفسہ پس تسویہ بدن کا تابع ہے واسطے تسویۂ نفس کے کہا اور اسی جگہہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح اپنے بدن سے ایک ایسی صورت لیتی ہے جسکے سبب سے اپنے غیر سے متمیز ہوتی ہے اسلئے کہ روح متاثر اور منفعل ہوتی ہے بدن سے جسطرح کہ بدن متاثر ومنفعل ہوتا ہے روح سے پس بدن اکتساب کرتا ہے طیب وخبث کو روح سے جسطرح کہ روح حاصل کرتی ہے پاکی وناپاکی کو بدن سے کہا بلکہ تمیز ارواح کا بعد مفارقت کے زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے تمیز ابدان سے اور اشتباہ درمیان ارواح کے زیادہ تر بعید ہے اشتباہ ابدان سے اسلئے کہ ابدان اکثر مشتبہ ہوجاتے ہین رہی ارواح سو وہ بہت ہی کم مشتبہ ہوتی ہین کہا اور اسکو یہ بات واضح کرتی ہے کہ ہمنے ابدان انبیاء وائمہ کو مشاہدہ نہین کیا ہے حال آنکہ وہ ہمارے علم مین باظہر تمیز متمیز ہین اور یہ تمیز مجرد اونکے ابدان کی طرف راجع نہین ہے بلکہ وہ بسبب اونکے صفات ارواح کے ہے جنکو ہمنے

پہچانا ہے اور تو دو بہائیون حقیقی کو دیکہتا ہے کہ وہ خلقت مین بغایت مشتبہ ہین حال آنکہ اون دونون کی روحون کے درمیان غایت درجہ کا تباین ہے اور یہ بات کمتر ہے کہ تو کسی بدن قبیح و شکل شنیع کو دیکہے مگر تو اوسکو مرکب ایسے نفس پر پائیگا جو کہ اوس بدن کے متشاکل و متناسب ہوگا اور یہ بہی کم ہے کہ تو کوئی آفت کسی بدن مین دیکہے مگر صاحب بدن کی روح مین کوئی آفت بدن کی آفت کے مناسب ہوگی اسی لئے اصحاب فراست احوال نفوس کو اشکال ابدان سے لیا کرتے ہین اور یہ بہی کم ہے کہ تو کسی شکل حسن صورت جمیل ترکیب لطیف کو دیکہے مگر جو روح کہ اوس بدن سے متعلق ہے اوسکو مناسب شکل و صورت و ترکیب کی پائیگا کہا جسوقت ملائکہ متمیز ہوتے ہین بدون ابدان کے جو اونکے حامل ہون اور اسی طرح جن تو ارواح البشریہ تو بالاولی متمیز ہونگی انتہی امام غزالی رضی اللہ عنہ کے کلام مین جو کہ درۂ فاخرہ مین ہے یہ واقع ہوا ہے کہ روح مؤمن کی صورت نحلہ پر اور ارواح کافر کی ٹڈی کی صورت پر ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی کوئی اصل معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ حدیث صور مین یہ واقع ہوا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام روحون کو بلاوینگے وہ سب کی سب اونکے پاس آجاوینگی مسلمانونکی روحین تو نورانی ہونگی اور دوسری تاریک پہر وہ اون سب کو جمع کرینگے پہر اونکو صور مین الگا دینگے پہر اونکو صور مین پہونکینگے رب جل جلالہ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی چاہیے کہ ہر روح اپنے جسم کی طرف رجوع کرے پہر روحین صور سے نکلینگی مثل شہد کی مکہی کے حال آنکہ اونہون نے مابین آسمان و زمین کو بہر دیا ہوگا پہر ہر روح اپنے جسم کی طرف آئیگی اوسمین داخل ہوگی روحین جسمون مین ایسی چلینگی جیسے زہر سانپ کے کاٹے ہوئے مین چلتا ہے **ف** یہ جو کہا کہ مثل شہد کی مکہی کے نکلینگی یہ تشبیہ کچہ ہیئت و صورت مین نہین ہے بلکہ فقط خروج اور اوسکی ہیئت مین ہے اسی کے مثل یہ قول اللہ تعالی کا ہے یخرجون من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنی وہ قبرون سے نکلینگی جیسے ٹڈی پہیلی ہوئی تفسیر جویبر مین اس حدیث کی ایک لفظ مین یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی جابیہ سے اور ارواح کافرونکی برہوت سے آئینگی اور البتہ وہ زیادہ تر راہ یاب ہونگی طرف اپنے ابدان کے ایک تمہارے سے طرف اپنے گہر کے اور روحین اوسدن سیاہ و سفید ہونگی سو ارواح مؤمنین کی تو سفید ہین اور ارواح کافرونکی سیاہ

علاوہ اس باب مین ایک
مستقل رسالہ فقیر نے
در احوال برزخ اسی زمانہ مین
نام تالیف ہدایۃ الارواح
مطبع روشن اسکول کا
مین نمبر شدہ ۲۱۲

دسوان فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ خصومت ہوتی رہیگی درمیان لوگون کے یہانتک کہ روح جسم سے جہگڑے گی روح جسد سے کہیگی تو نے کیا اور جسد روح سے کہے گا کہ تو نے حکم دیا اور تو نے تسویل کی یعنی زینت دی تو اللہ ایک فرشتے کو بہیجے گا وہ درمیان اونکے فیصلہ کریگا اون سے کہیگا کہ تم دونون کی مثل ایسی ہے جیسے کہ ایک آدمی تو مقعد یعنی اپاہج آنکھون والا ہے اور دوسرا اندہا ہے یہ دونون ایک باغ کے اندر گئے مقعد نے اندہے سے کہا مین یہان پہل دیکہتا ہون مگر مین اون تک پہونچ نہین سکتا ہون تو اندہے نے اوس سے کہا کہ تو مجہپر سوار ہوجا تو اون پہلون کو لے پہر وہ مقعد اندہے پر سوار ہوگیا او سنے پہلون کو لیا پس ان دونون مین کون حد سے بڑہنے والا ہے وہ کہین گے کہ دونون فرشتہ اون سے کہیگا کہ تم دونون نے اپنی جانون پر حکم کیا یعنی جسد روح کے لیے مثل سواری کے ہے اور روح اوسپر سوار ہے اخرجہ ابن مندہ ۲ انس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ روح وجسد قیامت کے دن جہگڑینگے جسد کہیگا کہ مین تو بمنزلہ تنہ کہجور کے پڑا ہوا تہا نہ ہاتہہ ہلا سکتا نہ پاؤن اگر روح نہوتی اور روح کہیگی مین تو ایک ہوا تہی اگر جسد نہوتا تو مین طاقت نہ رکہتی کہ کچہہ کرون اور بیان کی گئی واسطے اونکے مثل اندہے اور مقعد کی کہ اندہے نے مقعد کو اوٹہا لیا فدخل بصرۃ المقعد وحملہ الاعمی برجلہ اخرجہ الدارقطنی فی الافراد ولہ شاہد عن سلمان موقوفا واخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد اور لفظ اوسکا یہ ہے مثل قلب کے جسد مین مثل اندہے کے اور مقعد کے ہے مقعد نے کہا اندہے سے کہ مین پہل دیکہتا ہون اور طاقت نہین رکہتا ہون کہ اوسکے لئے کہڑا ہوون سو تو مجہے اوٹہا لے اندہے نے مقعد کو اوٹہا لیا تو اوسنے کہایا اور اندہے کو کہلایا یہ حدیث اسکی مؤید ہے کہ قلب روح کا محل ہے واللہ اعلم ۱۹ شعبان ۱۳۰۵ ہجری کو وقت بارہ پر ۲۵ منٹ کے ترجمہ شرح الصدور تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

اوس

فلانگہ

طرف

خاتمۃ الکتاب وعاقبۃ الفصول والابواب

اول خاتمہ کتاب شرح الصدور کا تہا اور اس خاتمہ مین مضامین خاتمہ ثمار التنکیت کو بطور تلخیص کے چند فصلون

میں ادا کیا گیا ہے تاکہ نفع تام و فائدۂ عام ہو*

فصل بیان میں وصیت وغیرہ کے

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے حق مرد مسلمان کا کہ اوسکے لئے کوئی چیز ہو جسمیں وہ وصیت کرے کہ وہ رات گزارے اور ایک روایت میں تین رات مگر وصیت اوسکی لکھی ہوئی اوسکے نزدیک ہو رواہ الشیخان وغیرہما ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا وصیت پر وہ مرا سبیل و سنت پر اور مرا تقوی و شہادت پر اور مرا اس حال میں کہ اوسکی بخشش کی گئی رواہ ابن ماجہ ۳ انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً مروی ہے کہ محروم وہ شخص ہے جو کہ اپنی وصیت سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن ف اہل علم فرماتے ہیں جس شخص پر کوئی حق ہو حقوق خدای تعالی یا حقوق مخلوق سے تو اوسپر وصیت واجب ہے اور جسپر کسی کا حق نہ ہو تو اوسکے لئے مستحب ہے ف محل وصیت کا مال میں مطلقاً تیسرا حصہ ہے وصیت واجبہ میں بصورت احتیاج کے اوسکو پورا کرلیں اور وصیت مستحبہ میں اوس سے کم کریں ف طریقہ وصیت کا یہ ہے کہ زبان سے اوسکا ذکر دو عدل آدمیوں کے روبرو کریں یا لکھکر اونپر پڑھیں اور وہ دونوں گواہ ہو جاویں یہ اولی ہے ف حقوق دو قسم ہیں ایک آدمیوں کے دوسرے اللہ تعالی کے سو آدمیوں کے حق جیسے دیون و ودائع امانات مضمونات مثل مبیع مغصوب مسروق کے اور جیسے حقوق بدنی مثل مارنے زخمی کرنے استخدام بغیر حق کے اور جیسے حقوق قلبی مثل شتم و استہزاء وغیرہ کے میت کو چاہئے کہ دیون کے ادا کرنے و ودائع و امانات و مضمونات کے رد کرنے کی اور امانات و مضمونات میں خصوم کے راضی کرنے کی وصیت کرے اور اللہ تعالی کے حق جیسے نماز روزہ زکوۃ حج پس جب تک ہو سکے ادا کرے قضاء عمری کا ثبوت کسی دلیل سے نہیں ہے اور ولی کا روزہ رکھنا میت کی طرف سے سنت صحیحہ سے ثابت ہے اور ادای نماز فوت شدہ کے واسطے زر نقد دینا بدعت فقہاء ہے کسی دلیل ضعیف سے بھی اسکی سند نہیں ہے قوی کا کیا ذکر ہے ہاں جو شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو وہ ایک صاع یا نصف صاع کفارہ میں دیسکتا ہے اور اگر میت

پر حج فرض تہا اور نہ کیا تو وصیت کر جاوے کہ بمقدار مصارف ضروری کے ایک حج اوسکی طرفسے ادا کر دیا جاوے لیکن حدیث شریف مین یہ آیا ہے کہ قریب قریب کی طرفسے حج کرے رہی وصیت مستحبہ تبرعات محضہ سے سوا اوسکے بیان کی کچہہ حاجت نہین ہے وہ خود ظاہر ہے لیکن اسقدر سمجہنا چاہئے کہ حالت صحت وحیات مین صدقہ کرنا افضل واکثر ہے ثواب مین بیمار ہی ہین اور مرتے وقت صدقہ کرنے سے ؏

برگ عیشے بگور خویش فرست
کس نیارد ز پس تو پیش فرست

اسکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کونسا صدقہ اجر مین بڑہکر ہے آپنے فرمایا یہ ہے کہ تو صدقہ دے اور تو بخیل تندرست ہو محتاجی سے ڈرتا اور غنا کی امید رکہتا ہو اور نہ سستی کرے تو یہانتک کہ جسوقت جان حلقوم کو پہونچ جاوے تو تو کہے کہ فلان کے لئے اتنا اور فلان کے لئے اتنا کذا رواہ الشیخان ۲ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی صدقہ دیوے اپنی زندگی وتندرستی مین ایک درہم کا یہ اوسکے لئے بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درہم کا صدقہ دیوے رواہ ابن حبان فی صحیحہ وابوداؤد ۳ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے مثل اوس آدمی کے کہ اپنے مرتے وقت آزاد کرتا ہے اوس شخص کے مثل ہے کہ ہدیہ دیتا ہے جسوقت کہ سیر ہو جاتا ہے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح **ف** یہ وصیت کہ قبر کے نزدیک جو قاری پڑہے اوسکو کچہہ دیدینا باطل ہے اگرچہ اہل زمان بکثرت اسمین گرفتار ہین صاحب طریقۂ محمدیہ نے اس باب مین ایک رسالہ لکہا ہے اوسکا نام انقاذ الہالکین رکہا ہے اوسمین اس شبہ کو دور کیا ہے اور احقاق حق فرمایا ہے اسی طرح یہ وصیت کہ مرنیکے بعد تین دن تک یا زیادہ کہانا پکانا باطل ہے اور یہی اصح ہے اسی کے ابوبکر بلخی رحمہ اللہ قائل ہین مؤلف طریقۂ محمدیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے زمانہ مین جو معتاد ہے بلاخلاف جائز نہین ہے رہا فعل ورثہ

کا اپنے اموال سے سو یہ مکروہ اور بدعت مستقبحہ ہے عمل جاہلیت سے ہے اور اسی طرح اونکی دعوت کا قبول کرنا اور قبر کی نزدیک گای بکری کا ذبح کرنا جائز نہین ہے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اسلام مین عقر نہین ہے اور وہ یہ تہا کہ قبر کے نزدیک گای یا بکری ذبح کیجاتی تہی انتہا امام احمد اور ابن ماجہ نے باسناد صحیح جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم میت کے گہر والون کی طرف جمع ہوتے اور اونکے کہانا پکانے کو نیاحت سے شمار کرتے تہے **ف** سنت قبر مین لحد ہے اور شق بہی جائز ہے اور یہ باختلاف احوال عباد و تراب بلاد کے ہے توسیع و تعمیق قبر مین مرد کے سینے تک درست اور اس سے زیادہ افضل ہے طول قبر کا بقدر طول انسان کے اور اوسکا عرض بقدر نصف قد اوسکے کافی ہے اور یہ بہی چاہیے کہ قبر مسنم او زمین سے بقدر ایک بالشت کے بلند ہو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بہت بلند کرنے سے جسکو اہل جاہلیت کیا کرتے تہے ممانعت کیجاوے مسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ابو الہیاج اسدی سے فرمایا کیا مین نہ بہیجون تجہکو اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہے بہیجا تہا یہ کہ نہ چہوڑے تو کسی صورت کو مگر اوسکو مٹادے اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اوسے برابر کردے مسائل احتضار و کفن و دفن کے کتب فقہ سنت وغیرہ مین مبسوط ہین اور اکثر احکام اس باب مین اہل علم نے قدیماً و حدیثاً رسائل مستقلہ تالیف فرمائے ہین اسلئے اونکے ذکر کی یہان ضرورت نہین ہے **ف** مؤلف طریقہ محمدیہ نے اپنی بعض مؤلفات مین لکہا ہے کہ قرات قرآن شریف کی قبرستان مین مطلقاً جائز ہے علی ماھو المختار للفتوی من قول محمد رحمہ اللہ لیکن جب ہی جائز ہے کہ خاص اللہ کے لئے بہ نیت ثواب پڑہے رہی قرات دنیا کے لئے سو یہ حرام ہے اس سے ہرگز کوئی ثواب حاصل نہین ہوتا ہے اسلئے کہ نیت و اخلاص دونون مفقود ہین جو کہ استحقاق ثواب اور وصف عبادت مین مشروط ہین بلکہ پڑہنے والا پڑہوانے والا دونون گنہگار ہوتے ہین انتہی اور یہ قرات بعض قرآن کی مقابر مین مردونکی زیارت کے وقت ہے نہ بعد دفن کے قبر پر اور اوسکے متصل جیسا کہ حافظان اجیر اور امرا اونسے کیا کرتے ہین کہ یہ حرام ہے اور اسکی اجرت کا کہانا ممنوع ہے

فصل بعض وصایای نافعہ کے بیان مین

دنیا قابل اعتبار و اعتماد نہین ہے دیکھو بہت سے آدمی مہد مین اور اکثر لڑکا پن مین اور کتنے جوانی مین مرجاتے ہین بعض لوگ جو بڑھاپے تک پہونچتے ہین اونکی عمر دراز ذراسی فرصت مین ہوا کی طرح چلی جاتی ہے اور اون کو نہین معلوم کہان گئی ؎

پرتو عمر چراغی ست کہ در بزم وجود	بنسیم مژہ برہم زدنی خاموش ست

بلکہ آغاز نشو و نما سے زمانۂ بلوغ تک کہ اکثر اوسکا پندرہ سال ہے غفلت مین گذر جاتا ہے بی تمیزی کی وجہ سے عمر عزیز کی کچھہ قدر نہین جانتا ہے جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتا ہے تو تحلیل قوی اور تبدیل آب و ہوا کا وقت آجاتا ہے سو وہ عمر جسکو عمر کہہ سکتے ہین بشرطیکہ بہوت فرصت کے فراخ دستی بہی نصیب ہو ہموم و غموم و افکار جان گداز سے فراغت ملے وہ یہی پچیس برسین ہین اور اگر اوقات خواب کہ برادر مرگ ہین نکالے جاوین تو اس مقدار سے بہی کم زمانہ رہجاتا ہے اور آخرت کا معاملہ جسے کسی طرح کا انقطاع نہین ہے سر پر کہڑا ہے حساب کتاب وہان کا درپیش اور نجات اوس سے بنہایت مشکل ہے تو اب پلّے سرے کی حماقت ہے کہ اس لذت قلیل اور فرصت حقیر کے سبب سے کہ وہ بہی بغیر مشقت و ایذا کے میسر نہین ہوتی ہے مفت مین باقی لذتون اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتون کو برباد و تباہ کردے اور عقبیٰ کی دولت پائدار کے دامن کو ہاتہہ سے چہوڑ دے اور آلام ابدی اور عذاب سرمدی سے راضی ہو اور خود کو اوسمین گرفتار کرے اور فانی کو باقی پر اختیار فرماوے و نعوذ باللہ من جمیع ما کرہ اللہ حیات دنیا کا وقفہ اگر کچھہ معتد بہ ہوتا تو بہی ایک بات تہی کہ کچھہ مزہ اوٹہا لینے کو فانی ہی سہی مگر وہ تو حقیقت مین بالکل بے حقیقت ہے ؎

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے	یعنی یان سے چلین گے دم لیکر

جب یہان صرف دم لینا ہے ڈیرا اور پڑاؤ آگے ہے تو پہر اس مزرع آخرت سے جہانتک بنے قولی فعلی مالی طاعت مین مصروف رہے وہان کا توشہ خوب سا جمع کرلے ؎

ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ	جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

وہ جوان جسکا نشو ونما طاعت وعلم وعبادت پر ہوا ہے قیامت کے دن اوسکو عرش کا سایہ ملیگا ایام جوانی مین جو کہ دیباچۂ کتاب زندگانی ہین گناہون سے توبہ کرنا بڑہاپے سے بہتر ہے کیونکہ موسم جوانی مین سارے اعضا و قوی درست وچست ہوتے ہین ہر بات کو جی چاہتا ہے بات چیت کہانے پینے ہنسنے بولنے پہننے عیش وآرام کرنے مین مزہ ملتا ہے ایسے وقت مین محض خدا کے خوف سے نفس کو لذات حرام سے روکنا طاعت الٰہی پر لگانا قدم استقامت پر جمے رہنا مردی ہے جب بڑہاپا آگیا قوی ضعیف ہوگئے اعضا سست پڑگئے بال سفید ہوگئے دانت گرگئے ہر چیز کی لذت جاتی رہی دل کی اُمنگ خاک مین مل گئی ایسے وقت مین اگر توبہ کی تو کیا کی یہ اگر توبہ نہ کرے تو کیا کرے خود بڑہاپے نے اس سے توبہ کرادی اِس باب مین چند حدیثین بہی آئی ہین ہ

توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم	

جہانتک بنے اون لوگون مین سے ہو جنکو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملیگا اور اللہ تعالیٰ سے فردوس برین کا سوال اور دارین کی عافیت وعفو طلب کرنی چاہئے کیونکہ کوئی شئے تندرستی ورستگاری وفراخ دستی کو نہین پہونچتی ہے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور ۳ فرض وقت یہ ہے کہ جہان کہین دینی مصلحت اور دنیوی مصلحت باہم متعارض ہون تو حتی الامکان مصلحت دینی ہی کو سب پر مقدم رکہے جو شخص دینی مصلحت اور یقینی منفعت کو انکے غیر پر مقدم رکہتا ہے اوسکو دنیا بہی بقدر تقدیر حاصل ہوجاتی ہے اور جو شخص دنیا کی مصلحت کو آخرت کی فضیلت پر اختیار کرتا ہے تو دین اوسکے ہاتہہ سے ایسا نکلجاتا ہے جیسے تیر کمان سے اور دنیا بہی قسمت سے زیادہ وقت سے پہلے اوسکے ہاتہہ نہین آتی ہ

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد		دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد	
بر روی زمین زیر زمین وار بری		تا زیر زمین روی تہ دینت باشد	

دنیا مردار کی یہ خوبی قدیم ہے کہ جتنی اِسکو طلب کرو اوتنی ہی بہاگتی ہے اور جسقدر اس سے بہاگو اوسی قدر پیچہے لگتی ہے دیکہو جو شخص اپنے سایہ کے پیچہے دوڑتا ہے تو سایہ اوس سے بہاگتا ہے

اور جو وہ خود بہاگتا ہے تو سایہ اوسکا پیچھا نہین چہوڑتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس شخص نے ہموم کو ایک ہم کرلیا یعنی اپنی آخرت کا ہم تو اللہ کفایت کرتا ہے اوسکی ہم دنیا کو اکثر اس زمانے مین ایسا ہی ہوا کہ جسنے مصلحت دنیا کو مقدم کیا تو دنیا بہی اوسکے ہاتہہ نہ آئی اور خسر الدنیا والآخرہ کا پورا پورا مصداق ہوگیا اور بالفرض اگر دنیا بہی حاصل ہوجاتی ہے تو ذرا سی فرصت مین زائل ہوجاتی ہے قائم دائم نہین رہتی اور نتیجہ اوسکا خسران ابدی گلے کا ہار ہوتا ہے بہت سے لوگون کو اس زمانے مین دیکہا کہ اتفاقاً اونکو دولت ملی مگر ملنے کے بعد ہی دولتی مار کے چلدی کچھ پتہ نا پتا اوسکا نرہا ۵

غافل مشو زعشوۂ دنیا کہ این عجوز		مکارہ می نشیند و محتالہ می رود	

ع شادی بیاہ مین مصلحت دینی کو مصلحت دنیا پر مقدم رکہین یعنی عورت مرد کی دینداری کا لحاظ کرین سوای دین کے رفاہ معاش اور حصول حکومت ومال پر نظر نہ جمائین بلکہ صحیح النسب سید الحسب کو نصب العین رکہین قیامت کے دن دین وتقوی کی پرسش ہوگی دولت وحشمت ومال سے سوال نہوگا یہ نہ پوچہین گے کہ کونسے دولتمند امیر رئیس مالدار کا رشتہ دار ہے فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون حفظ نسب خصوصاً نسب سیادت ضروریات دینی سے ہے کہ سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین کے ساتہہ نسبت قائم کرنا ہے مردون کے نکاح مین سیادت کا لحاظ نرکہنا مضائقہ نہین ہے لیکن ضرورت کے وقت اور عورتون کے نکاح مین حفظ سیادت ضرور ہے کیونکہ یہ ہمارا فخر ہے دین دنیا دونون مین اور کیونکر نہو اللہ تعالی نے خاندان اہلبیت کو ایسی باتون کے ساتہہ خاص فرمایا ہے کہ وہ اونکے غیر مین پائی نہین جاتی ہین اور وہ دارین مین نافع ہین لیکن تقوی واتباع سنت کے ساتہہ نہ بدون اسکے اکمل کاملین نوع بنی آدم اور اشرف ملائکہ وتمام عالم جناب سید المرسلین محمد مصطفے احمد مجتبی شفیع المذنبین ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین جو شخص جسقدر جناب نبوی کے ساتہہ مشابہت پیدا کریگا اور ظاہر وباطن صفات فطری واخلاق کسبی علم وعمل عادات وعبادات ومعاملات خلق وخالق مین آپکے

ساتھ مشابہ ہوگا اور آپ کی پیروی پوری پوری کریگا اوسی قدر اوس آدمی کو مراتب آخرت حاصل ہونگے
اور دنیا مین بقدر آپکے اتباع کے کامل شمار کیا جاویگا اور جو شخص مشابہت مین قاصر ہے وہ بقدر
قصور مذکور کے ناقص سمجھا جاویگا اسی لئے زمرۂ اہل علم مین گروہ باشکوہ محدثین کرام داخل آثار
عظام کہ جنہون نے کمال اتباع سنت مطہرہ وکتاب مرینہ اختیار کیا ہے سب پر سبقت لیگئے ہین
اور جماعۂ اولیاء اصفیاء مین اصحاب سلسلۂ نقشبندیہ زیرت اتباع کے ساتھہ مخصوص ہین اور یہی
کمال مشابہت بسبب کمال متابعت کے دلیل ساطع ہے اونکی افضلیت پر اور اگر کمال متابعت
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمت قاصر ہو اور شرف کمال استعمال سنن ونوافل کا امور دینیہ
ودنیویہ مین میسر نہو فقط اداء واجبات وترک محرمات ومکروہات ومشتبہات پر عادت وعبادت
ومعاملت مین قناعت کیجائے اور اعتقاد توحید واتباع مین موافقت ہو تو یہ بھی ایک غنیمت
کبریٰ ہے صحیحین مین مرفوعًا وارد ہوا ہے کہ جو شخص شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین وآبرو کو
بری کیا اور جو کوئی شبہات مین واقع ہوا وہ حرام مین واقع ہوا حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے
ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے دوست نہین ہین مگر متقی اور تقوی یہ ہے کہ واجبات
کو ادا کرے محرمات کو چھوڑے مشتبہات سے احتراز فرمائے اور جو اسکے ساتھہ کثرت نوافل وعبادت
ہون اور مستحبات وتطوعات ادا کئے جاوین تو پھر کیا کہنا نور علی نور ہے ہان بدون اداے
واجبات اور ترک محرمات کے اور احتراز شبہات کے نری کثرت نوافل وعبادات کچھ چیز نہین ہے
محرمات مین سب سے زیادہ قبیح رذائل نفس ہین جیسے نفاق عجب کبر حقد حسد ریا سمعہ طول امل
حرص دنیا طمع مال وحکومت حب شہرت فسوق وبدعات ومحدثات مین مبتلا رہنا اور جو انکے مثل
ہین انکے بعد وہ محرمات ہین جنکا تعلق افعال جوارح سے ہے اونکے ذکر کا محل کتب فقہ ہین اور
اگر اس مرتبے سے ہمت کوتاہی کرے اور شومی نفس وشر شیطان سے محرمات کا مرتکب ہو جاوے
تو فورًا توبہ کر کے تلافی مافات کر لے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اوسکی سعت رحمت سے امید قوی ہے کہ
وہ گناہ توبہ کے سبب سے ناکردہ شمار کیا جاوے مگر جن امور مین بندگان الٰہی کی حق تلفی ہو یا ترک

صریح صلۂ رحم ہو اور لئے مھما امکن لعزم بہت اجتناب واجب سمجھے اور فعل منکرات مین کسی قریب اجنبی دوست آشنا امیر حاکم کا شریک نہو حق تعالیٰ اکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہین حقوق اللہ سے امید قوی عفو و ترک انتقام کی ہے رہے حقوق عباد سوانکی بخشش بدون بخشنے صاحب حق کے نہین ہوسکتی اس باب مین آیات و احادیث بہت ہین اونکا ضبط اس جگہہ دشوار ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھہ سے مسلمان سلامت رہین اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ دوست رکھے تو لوگونکے لئے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لئے دوست رکہتا ہے اور مکروہ رکھے تو اونکے لئے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لئے مکروہ رکھتا ہے یہ دونون حدیثین اس جگہہ کافی ہین سہم جو لوگ اپنے تابعدار ہین جیسے بی بی بچے نوکر چاکر لونڈی غلام رعیت حتی المقدور انکے ساتھہ درگزر کا برتاؤ کرین تاکہ یہ سب دوست اور راضی رہین انکی خفیف تقصیرون سے درگزر کرتے رہین اور اپنے حکام کو حسن ادب اور لطف فرمان برداری خیرخواہی و خدمتگذاری و نصیحت ظاہر و باطن سے خوشنود رکہین اور خود پر مہربان کرین ہان اگر وہ معصیت کا حکم کرین یا اپنے فسق و فجور مین شریک کرین تو اس صورت مین فرمانبرداری نہین ہے کیونکہ لا طاعۃ فی معصیۃ الخالق اور اقران و اقربا و غربا و احباب و اخوان و اخوات و پڑوسیون کے ساتھہ اخلاص و محبت و غمخواری و تواضع و انکسار سے پیش آوین اور لطف و نرمی کے ساتھہ عمر بسر کرین دنیا جائے سہل ہے ہر طرح سے گزر جاتی ہے اسکے معاملات کے لئے باہم قطع کرنا خوب نہین ہے دنیا مین کوئی گہر برباد نہین ہوا مگر جبکہ آپس مین لڑائی جھگڑا بکھیڑا پیدا ہوا جن لوگون سے اندیشہ دشمنی کا ہو اونکو احسان و نیکی کے ساتھہ شرمندہ و سرنگون کرنا چاہیے

ہیچ دانی کہ شیر مردے چیست	شیر مرد زمانہ دانے کیست
آنکہ با دوستان تواند ساخت	وآنکہ با دشمنان تواند زیست

جہانتک بنے نرمی و مدارات سے پیش آئے سختی و درشتی نہ فرمائے کیونکہ جو کام نرمی سے بنتا ہے وہ سختی سے ہرگز راست نہین ہوتا چین اسی مین ہے کہ ہر امر مین نرمی و ملایمت کو ملحوظ خاطر رکھے

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است	۵	با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

بدی کا مقابلہ بدی سے کرنا ہر ایک سے ہو سکتا ہے لیکن اسمین پوری پوری مساوات کا لحاظ رکھنا ہر عامی کا کام نہین ہے اکثر جزا مین زیادتی ہی ہو جاتی ہے اسی لئے اخص الخواص بدی کی جزا بدی نہین دیتے بلکہ اوسکے مقابلے مین نیکی کرتے ہین اور اس آیت شریف کے امر کا انتثار فرماتے ہین ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاہا الا الذین صبروا وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ہو السمیع العلیم یہ آیت شریف فوائد دین و دنیا کی جامع ہے اسپر عمل کرنے والے سچے پکے مخلص کامل مسلمان ہین ۵

بدی را بدی سہل باشد جزا		اگر مردی احسن الی من اسا

اس آیت شریف کی پوری پوری مصداق ائمہ اہلبیت علیہم السلام ہین **حکایت** ایکبار امام عالی مقام حضرت زین العابدین علیہ السلام چلے آتے تھے ایک شخص نے آپکی خدمت شریف مین کچھ کلمے بے ادبی کے کہے خدام و غلام دوڑے تاکہ اوسکو سزا ای واقعی دین آپنے اونکو روکا پھر آپنے اوسکو بلایا اور نرمی سے فرمایا کہ تیری کوئی حاجت ہے وہ شرمایا پھر آپ اوسکو اپنے گھر لیگئے اور کئی ہزار درم دیا اسکے بعد جب وہ شخص ملتا تو نہایت تعظیم سے پیش آتا اور کہتا کہ واللہ آپ اولاد رسول ہین حضرت امام علیہ السلام سے اس قسم کے بہت سے قصے منقول ہین چند حکایتین محاسن المحسنین مین بھی لکھے گئے ہین ۱۶ اپنی معاش کو کسب ید پر مقصور کرین کہ اسکی فضیلت حدیث شریف مین بہت آئی ہے خدمت قضا و افتا وغیرہ سے حتی الامکان احتراز کرین اسلئے کہ اسکی مذمت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اگرچہ کوئی کتنا ہی جبر کرے مگر ہرگز قبول نہ کرین خصوصًا اس زمانہ پر آشوب مین کہ ان عہدون کی صورت شرعی بھی قائم نہین رہی ہے حکم بما انزل اللہ کا کیا ذکر ہے معاش بقدر کفاف غنیمت سمجھین زیادتی کی ہوس نکرین حدیث شریف مین فرمایا ہے ما قل وکفی خیر مما کثر والہی اور اصل تونگری نفس کی تونگری ہے کچھ کثرت مال پر موقوف نہین ہے ہان اگر اللہ سبحانہ اپنے

فضل وکرم سے غناءی ظاہری بہی بغیر ذلت وسوال کے عنایت فرماوے تو اوسکا فضل واحسان ہے اوسکا شکر دل وجان سے اداکرین مرضیات الٰہی مین اوسکو صرف فرماوین اور تبعات وغوائل مال کا خیال رکہین ۸ مصارف مین بیچ کی چال چلنا بہتر ہے اگرچہ غنی ہون توبہی میانہ روی اختیار کرین

۹ علماء وقت کے ساتہہ مسائل وعلوم شریعت مین مقابل ہونا ایک دوسرے کے کلام رد وقدح اور معاصرون سے منافرت کرنا اور آپ کو تحقیق وعلم مین دوسرے سے افضل جاننا اور جو کوئی اپنے قول کو رد کرے اوس سے برہم ہونا اور اوسکے دفع کے لئے تحریر وتقریر سے پیش آنا کچہہ چیز نہین ہے بلکہ برکات اسلام سے محرومی کا سبب ہے اور بلوغ درجۂ ایمان کامل سے موجب نقصان ہے درس وتدریس کتب حدیث وتفسیر مین مشغول ہونا اور بعد حصول علم یقینی کے اثبات سنت وقمع بدعت مین وقت صرف کرنا بجای خود کافی ووافی ہے ۱۰ لباس مکان کہانے پینے نکاح مین تکلف کرنا اور ان چیزون کی آراستگی مین منہمک رہنا دنیادارون کا طریقہ ہے جو کہ آخرت سے غافل ہین اور جو لوگ اہل اسلام ہین عقبیٰ کی نعمتون کو جانتے پہچانتے ہین اونکو اس سے عار وانکار ہے

	خوشا جہان تہیدستی وغریبالنش	۵	زوال نیست در اقبال بی نصیبانش	

۱۱ توحید رب العالمین جملہ طاعات کا سر ہے ثبات قلب اور قوت یقین کے ساتہہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مرنا عجب دولت بی زوال ہے اللہم ارزقنا واخلافنا واحبابنا وجمیع المسلمین آمین

۱۲ صحبت فساق سے دوری محبت اہل منکر ونفاق سے کنارہ کشی سعادت اخروی کی دلیل ہے ابرار کی صحبت عمر دراز مین نہین اثر کرتی اشرار وفجار کی ہمنشینی بہت جلد اپنا اثر دکہلاتی ہے ۵

	زاہد از حلقۂ رندان بسلامت بگذر		تا خرابت نکند صحبت بدنامی چند	

۱۳ فتنے کے زمانے مین گوشہ اختیار کرنا سلف صلحاء کا طریقۂ انیقہ ہے عموم بلوی مین دو گروہ مین سے ایک کے ساتہہ شریک ہونا دین دنیا دونون سے ہاتہہ دہونا ہے ۱۴ عالی ہمتی یہ ہے کہ حتی الامکان خلق خدا کے ساتہہ احسان کرے اور محسنون سے طالب عوض نہو نہ اوسپر منت رکہے نہ احسان جتاکے اوسکو ایذا دے اللہ سبحانہ نے ان دونون سے نہی فرمائی ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی

بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے کہ اوسنے ہمکو اسقدر نعمت دی کہ ہمارے ہاتھہ سے دوسرے کو نفع پہونچا اگر وہ
نہ دیتا تو کہان سے کسی کی سواسات کرتے یہ محض اوسکا احسان و فضل ہے اور یون کہین انما نطعمکم
لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء و لا شکورا اور رہا لکن کسی کا منت پذیر نہو الید العلیا
خیر من الید السفلی اور اگر کسی کا منت پذیر ہو تو اوسکا شکر کرے اوسکی منت خود پر سمجھنا شکر کی
سے بچے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس اور بقدر استطاعت اوسکے عوض کرے مال سے ہاتھہ
سے زبان سے جان سے اور اوسکے لئے اسقدر دعا کرے کہ سمجھہ لے کہ اوسکا عوض ہوگیا اگرچہ عرش
سے فرش تک اللہ سبحانہ کی ملک ہے اور جو کچھہ جس بندے کو نعمت پہونچتی ہے وہ سب اوسی وحدہ
لا شریک لہ کی نعمت ہے اور اوسی کے حکم سے ملتی ہے مگر اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہے کہ ہمکو جسکے ہاتھہ سے
کوئی نعمت پہونچے ہم اوسکا شکر کرین اسلئے کہ نظم عالم و بندوبست بنی آدم اسی پر موقوف ہے کیونکہ
انسان اصل خلقت مین مدنی الطبع مخلوق ہوا ہے ہر لحہ اپنے بنی نوع کا محتاج ہے فقیر سے امیر تک
علی قدر مراتب سب کے سب اسی جال مین پہنسے ہوئے ہین حقیقت مین اگر غور سے دیکہو تو کوئی غنی
نہین ہے ہر ایک دوسرے کا محتاج ہے اور یہ غنا و فقر ایک امر اضافی ہے اگر کوئی ایک وجہ سے غنی ہو تو دوسری
وجہ سے محتاج ہے و بالعکس غرضکہ یہ عالم عالم احتیاج ہے غنا کا عالم عالم آخرت ہے یہ سوا جنت کے
اور جگہہ میسر نہین ہوسکتا ہے ؎

	بہشت آنجا کہ آزارے نباشد		کسی را با کسی کارے نباشد	

۵ از کوٰۃ لینا سادات پر حرام ہے کسی سے نلین اگرچہ فاقہ ہو اور نہ کسی سید کو دین کوئی حرج
کہین ہو گو کیسے ہی حالت سقیم ہو بلکہ اونکو بقدر کفاف اپنے پاک صاف مال مین سے دین کیونکہ
مال مین سوای زکوٰۃ کے اور حق بہی ہے ۶ اسوای فرائض کے اور عبادات مین اگر کمی ہو تو
خیر مگر معاصی سے اجتناب ضرور ہے کیونکہ ضرر کا دفع کرنا زیادہ نفع حاصل کرنے پر مقدم ہے گناہ
کی لذت باقی نہین رہتی اوسکا وبال باقی رہجاتا ہے اور مشقت طاعت کی گزر جاتی ہے اور اسکا
اجر و ثواب ثابت رہتا ہے جسنے اس نکتے کو سمجہہ لیا اور توفیق عمل کی بہی نصیب ہوئی تو اوسکا

حال دتال اچہا ہوا ۷ | ساری عباتونکا اصل اصول صواب اور خلوص ہے ورنہ کالای بدبریش خاوند سمجہنا چاہیے
صواب وہ عمل ہے کہ کتاب و سنت کے موافق ہو اور خالص وہ فعل ہے کہ خدای تعالی ہی کے لئے ہو سنجا
شرک جلی و خفی کی لوث سے خالی اور ریا و سمعہ کی میل سے پاک صاف ہو جبکہ ہر عمل مین یہ دونون
اصلین قائم دائم ہوگئین تو نجات دارین کی امید بہی قوی ہوگئی اور مغفرت و عفو کا رشتہ ہاتہہ آیا
۸ | اپنے آپ کو مولوی ملا حاجی حافظ قاری صوفی کہلوانا یا القاب شرعیہ اور کنیت فاضلہ جیسے
شیخ الاسلام مجد الدین وغیرہ کے ساتہہ ملقب و مکنی کرنا اور اسپر خوشدل ہونا اور اسکے ساتہہ رضا ظاہر
کرنا کچہہ چیز نہین ہے دانشمندی تو یہ ہے کہ عالم باعمل ہو اور علوم کتاب و سنت سے خوب واقف ہو اور
اونکو علی وجہ التحقیق اچہی طرح سے جانتا ہو کسی مسئلے یا حکم مین دوسرے سے دریافت کرنیکا محتاج نہو
اور باوجود اس سب کے ان ناموں کے ساتہہ نامزد نہو اگر ہوسکے اور توفیق الٰہی بہی مساعدت فرماوے تو تو
خالص مسلمان ہو فلان و بہمان اور ابن فلان اور چنین و چنان ہونا فضائل آخرت سے مانع ہے ۵

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحرگہ میگفت		بر سر میکدہ بادف و نے ترسائی
گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد		وای گر در پی امروز بود فردائی
بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی	۵	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

۹ | دنیا سراسر غرور ہے اور بغیر غرور و مکر و فریب کے ہاتہہ نہین آتی اکثر اہل عالم کیا جاہل کیا عالم اس مردار کے
جال مین گرفتار ہین ہر روز و ہر زمان مین رنگ و بو اس گل بدبو کا تازہ و تر ظاہر ہوتا ہے اور اہل عالم اسکو
غایت عقل اور نہایت ہوشیاری و دانشمندی جانتے ہین اور اسکے ساتہہ باہم مفاخرت کرتے ہین
اور جو انکا ہمرنگ و ہمدم و ہموضع نہین ہے اوسکو ابلہ و احمق سمجہتے ہین یہ نہین جانتے کہ جو اس ذکر
و فکر سے جسقدر غافل ہے اوتنا ہی وہ عاقل ہے اور جتنا جو جال مین پہنسا ہے وہ اوسی قدر احمق
و جاہل ہے قیامت کے دن کہ عیار ذات الصدور اور اظہار ہر مضمر و مستور کا روز ہے معلوم ہوجاویگا
کہ کس کام مین تہے اور انفاس گرامی کو کس خسیس چیز مین ضائع کرکے عاقبت محمود کو تباہ و برباد
کردیا اللھم غفرًا اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا و اجرنا من خزی الدنیا

وعذاب الآخرۃ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین
الی یوم الدین ٥

بہیچ کار کتب خوانیت نمی آید	زجمع خاطر خود نسخہ فراہم کن
جراحتی بدلت گر رسیدہ است ای مرد	تو از گداختن خویش فکر مرہم کن

مسک الختام

اس بیان مین کہ رحمت الٰہی وسیع ہے اور اوسکی نہایت وغایت نہین ہے اور اوسکا رحم وکرم اوسکے غیظ وغضب پر غالب ہے اس باب مین آیات واحادیث بکثرت وارد ہین مگر تہوڑے سے بیان کئے جاتے ہین تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل جسیم وکرم عمیم سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرماوے اور عذاب برزخ ونار سے نجات دے اللہم آمین ٥

اگر در دہر یک صلاے کرم	عزازیل گوید نصیبے برم

آیات کریمات

ان اللہ لایغفر ان یشرك بہ ویغفر مادون ذلك لمن یشاء اسمین سوائے شرک کے اور سب گناہون کی مغفرت کا امیدوار فرمایا ہے مگر مشیت کا خطرہ لگا ہوا ہے ۲ ومن یعمل سوٗ او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما اسمین وعدہ دیا ہے کہ کوئی گناہ اور ظلم نفس کیون نہو گر وہ بعد توبہ واستغفار کے بخشدیا جاویگا ۳ کتب علی نفسہ الرحمۃ اگرچہ اللہ سبحانہ پر کوئی شئے واجب نہین ہے مگر اوسنے براہ رحم وکرم وتفضل رحمت کو اپنی ذات مقدس پر واجب کرلیا ہے ۴ قال عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شئ فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون اسمین عذاب کو تو مشیت پر محول فرمایا اور رحمت کو ہر شئ پر وسعت بخشی اور اوسکو مومنین متقین کے لئے ذخیرہ ٹھیرایا ۵ وان ربك لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربك لشدید العقاب باوجود ظلم خلق کی مغفرت کو اونکے لئے ثابت فرمایا اور مغفرت کو منکر ذکر کیا تاکہ عام ہو اور حرف تاکید اور

علام سے اوسکی تاکید کی ہے نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم
اسکے اول جملے مین بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تاکید ہے کیونکہ اول تو بندون کو اپنی طرف مضاف
کیا پھر ضمیر متکلم کی تکرار کی پھر غفور و رحیم دو وصف اپنی ذات پاک کے ایسے ذکر فرمائے کہ اونمین غایت
درجہ کی مغفرت و رحمت ہے اور دوسرے مین عذاب کو اپنی طرف منسوب کیا اور اوسکو بصفت الیم
موصوف فرمایا یعنی فی نفسہ اوسکا عذاب الیم ہے مگر غایت رحمت و مغفرت سے چاہے تو سوای مشرکون کے
سب کو بخشدے اسلئے کہ یہ دونون وصف اسی کے مقتضی ہین ۞ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی
انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم اسمین
بندون کو نا امیدی رحمت سے منع کیا اور سارے گناہ بخشنے کا وعدہ فرمایا پھر وہی دو وصف غفور و رحیم
ذکر فرمائے جنسے شب و روز مغفرت و رحمت برس رہی ہے اور پورا پورا ظہور اونکا قبر و حشر مین ہوگا
۸ الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربہم ویؤمنون بہ ویستغفرون
للذین اٰمنوا ربنا وسعت کل شیٔ رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک
وقہم عذاب الجحیم ربنا وادخلہم جنات عدن التی وعدتہم ومن صلح من اٰبائہم
وازواجہم وذریاتہم انک انت العزیز الحکیم وقہم السیئات ومن تق السیئات
یومئذ فقد رحمتہ وذلک ھو الفوز العظیم سبحان اللہ فور رحمت الٰہی تو دیکھو کہ ایک تو آپ
غفور و رحیم ہے ہر شئی کو اوسکی رحمت سمائی ہوئی ہے اور علم اوسکا ہر چیز کو محیط ہے اسپر طرہ
یہ ہوا کہ حاملین عرش برین مقربان بارگاہ رب العالمین ہر دم ہر لحظہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین
اور مومنین کے لئے کس خوبی و حسن ادا سے مغفرت مانگ رہے ہین پھر مومنین ہی پر قناعت
نہین ہے بلکہ اونکے آبا و اجداد و اولاد و احفاد کے واسطے جنات عدن مین داخل ہونیکا اور سیئات
سے بچنے کا سوال کر رہے ہین اب اس سے زیادہ اور کیا رحم و کرم ہوگا ۹ والملائکۃ یسبحون
بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض الا ان اللہ ھو الغفور الرحیم اسمین ملائکہ کرام
کا ذکر ہے کہ وہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور زمین والون کے لئے مغفرت چاہتے ہین پھر وہی

دو وصف غفور ورحیم ہے تنبیہ وتاکید ذکر فرمائی جو کہ غایت مغفرت ورحمت پر مشتمل ہین ٭ ۱

احادیث رحم ورافت

۱ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ عز وجل نے ای ابن آدم بیشک جبتک تو مجھے پکاریگا اور مجھسے امید رکھیگا تو مین تجھے بخشونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہین کرونگا اے بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ تیرے ابر آسمان تک پہر تو مجھسے مغفرت چاہے تو مین تجھے بخشدونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر تو آوے میرے پاس زمین بہر گناہ لیکر پہر تو مجھسے ملے حال آنکہ تو کسی چیز کو میرے ساتھہ شریک نکرتا ہو تو مین آؤنگا تیرے پاس زمین بہر مغفرت لیکر رواہ الترمذی وقال حسن ۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ مر رہا تہا فرمایا تو اپنے آپ کو کسطرح پاتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ مین اللہ سے امید رکہتا ہون اور بیشک اپنے گناہون سے ڈرتا ہون آپنے فرمایا نہین جمع ہوتے خوف ورجا کسی بندے کے دلمین ایسی جگہہ مین یعنے مرتے وقت مگر عطا کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو وہ چیز جسکی وہ امید رکہتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو اوس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے رواہ الترمذی ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن ظن یعنی اللہ تعالی سے نیک گمان رکہنا عبادت سے ہے رواہ الترمذی ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عز وجل نے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون جو اوسکو میرے ساتھہ ہے اور مین اوسکے ساتھہ ہون جس جگہہ وہ مجھے یاد کرتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی ایک تمہارے سے کہ وہ اپنی گمی سواری کو جنگل میں پاوے اور جو شخص میری طرف بالشت بہر قریب ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف ہاتہہ بہر قریب ہوتا ہون اور جو کوئی میری طرف ہاتہہ بہر قریب ہوتا ہے تو میں اوسکی طرف باع بہر قریب ہوتا ہون اور جسوقت وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑتا آتا ہون رواہ البخاری ومسلم ۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم یہانتک خطا کرو کہ تمہاری خطا

آسمان کو پہونچ جاوین پہر تم توبہ کرو تو اللہ تمپر رجوع کریگا یعنی تمہاری توبہ قبول فرماویگا رواہ ابن ماجۃ باسناد جید ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تھے کہ بندہ کسی گناہ کو پہونچا پہر اوسنے کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے اوسنے بخشدیا پہر وہ دوسرے گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے یون کہا کہ پہر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یا رب مینے دوسرا گناہ کیا تو اوسکو مجھے بخشدے اوسکے رب نے کہا جانا میرے بندے نے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے بخشدیا واسطے اوسکے پہر ٹہیرا رہا جسقدر اللہ نے چاہا پہر وہ اور گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے کہا کہ پہر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہونکو بخشتا ہے اور اونپر پکڑتا ہے اوسکے رب نے فرمایا مینے اپنے بندے کے لئے بخشدیا سو چاہئے کہ کرے جو چاہے رواہ البخاری ومسلم ۵

بر درگہ دوست ہر گناہے بخشند	صد سالہ گنہ بمد آہے بخشند		
عفو گنہ ہم بنا تو اسے کردند	زیبنجاست کہ کوہ را بکاہے بخشند		

۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جب تک کہ اوسکو غرغرہ نہین لگتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہین ہے رواہ ابن ماجۃ والطبرانی

۹ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اور میرے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میرے والد نے اونسے کہا کیا تمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ندامت توبہ ہے کہا ہان رواہ الحاکم ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نہ کرو تو مقرر اللہ تمکو لیجاوے اور بیشک ایک ایسی

قوم کو دے کہ وہ گناہ کرین پہر اللہ سے مغفرت چاہین تو وہ اونکی مغفرت کرے رواہ مسلم ۵

دارم گنہے ز قطرۂ باران بیش — از شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
ناگاہ ندا شد کہ مترس ای درویش — او در خور خود کنیم و تو در خور خویش

۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو اوسنے اپنی کتاب مین لکہا وہ عرش پر اوسکے نزدیک ہے بیشک میری رحمت غالب ہوگی میرے غضب پر اور ایک روایت مین یون ہے کہ سابق ہوئی میری رحمت میرے غضب پر رواہ مسلم ۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے کئے سو ننانوے تو اوسنے اپنے نزدیک روک رکہے اور زمین مین ایک حصہ اوتار دیا پس اس حصے سے خلائق باہم رحم کرتی ہے یہانتک کہ دابہ اپنے کہر کو اپنے بچے سے اوٹہا لیتا ہے اس خوف سے کہ وہ اوسکو پہونچے اور ایک روایت مین اونسے یون آیا ہے کہ بیشک اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کو تو درمیان جن والانس وبہائم وہوام کے اوتارا کہ اوسکے سبب سے وہ آپس مین مہربانی کرتے ہین اور اوسی وجہ سے باہم رحم کرتے ہین اور اوسی کے سبب سے وحش اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے اور ننانوے رحمتون کو اللہ تعالی نے رکہہ چہوڑا ہے کہ اونسے قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کریگا رواہ مسلم ۳ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ نے پیدا کین جسدن کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا سو رحمتین ہر رحمت مطابق اوس چیز کے کہ درمیان آسمان کے ہے زمین تک سو اونمین سے ایک رحمت کو زمین مین رکہا پس اوسکے سبب سے والدہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اور وحش وطیر بعض اونکا بعض پر جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو اونکو اس رحمت سے پورا کریگا رواہ مسلم ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مومن اوس عقوبت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی جنت مین کوئی طمع نہ کرے اور اگر کافر اوس رحمت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی

جنت سے کوئی ناامید نہو دواہ مسلم ۵ ا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیون پر آئے ناگاہ ایک عورت قیدیون مین کی تلاش کر رہی تہی جب کسی بچے کو قیدیونمین پاتی تو اوسکو لے لیتی پہر اوسکو اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودہ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا تم اس عورت کو دیکہتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی ہمنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی اور وہ اسپر قدرت بہی رکہتی ہو کہ اوسکو نہ ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بقدر اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندون پر اس عورت سے اپنے بچے پر دواہ مسلم ان حدیثون کے سوا اور بہت حدیثین ہین بنظر طول کے اونکو اس جگہہ ذکر نہین کیا رزقنا اللہ تعالی الخاتمۃ الحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی وادخلنا برحمتہ وفضلہ دار النعیم ووقانا من عذاب البرزخ ونار الجحیم وصلی اللہ تعالی وسلم وبارک علی خیر خلقہ سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وکل مومن تقی ومسلم نقی ومتبع صفی والمسئول ممن اطلع علی ہذا الکتاب من العلماء الاعلام والمشائخ العظام والمؤمنین والمؤمنات من ملۃ الاسلام ان یلحظوہ بعین العنایۃ ویسبلوا علیہ ذیل الرعایۃ ویصلحوا ما بدا فیہ من الخلل ویصححوا ما کان فیہ من العلل فقد ابی اللہ ان یصح الا کتابہ العظیم وان یسلم من النقص الا خطابہ الکریم و لنعم ما قیل ؎

اخا العلم لا تعجل بعیب مصنف ... ولم تتحقق زلۃ منہ تعرف

فکم افسد الراوی کلاما بعقلہ ... وکم حرف المنقول قوم وصحفوا

کم ناسخ اضحی لمعنی مغیرا ... وجاء بشئ لم یردہ المصنف

ولما بلغ بنا الکلام الی ہذا المقام عن لنا ان نختم بہذہ الابیات اقتداء ببعض الکرام وباللہ التوفیق وبیدہ حسن الختام سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ؎

الٰہی لئن لم تعف فالویل کلہ — لعبدٍ مسیئٍ ذی ضلالٍ باطلِ

تعلّم علماً لیس فیہ بعاملٍ — وکم قال من قولٍ ولیس بفاعلِ

فان تنتقم من ظالمٍ شرِ ظالمٍ — فعدلٌ اتی من عادلٍ خیرِ عادلِ

وان تعف منک العفو فضل التسـ — سحائبُ جودٍ جادبالخصب ہاطلِ

علی مجرمٍ عطشان لہفان مفتقرٍ — فقیرٍ الی عوثٍ بغیثٍ ووابلِ

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ

وصحبہ اجمعین آمین شنبہ ۲۳ شعبان ۱۳۰۵ ہجری وقت ز دن یک ساعت روز تمام شد

تمت بالخیر

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کتاب نایاب جسکا ہر ایک ورق عبرت ناظرین اور مخبرت اہل الیقین ہے ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۵ ہجری مین جبکہ سرمہ کش دیدۂ اولی الالباب بالتمکین ہو گئی اسی زندہ دلان باخبر اس کتاب کے فصول و ابواب شروع سے آخر تک حالات برزخ اور موت و روح کے بیان مین ایسی مشرح و مفصل ہین کہ اس جامعیت کے ساتھ کوئی دوسری کتاب زبان اردو مین موجود نہین ہے جناب مترجم و مؤلف مدظلہ العالی کا مقصود یہ ہے کہ تمام اردو خوان ان مقامات برازخ و حالات ارواح سے مطلع ہو جائین جنکے ادراک سے اکثر کم استعداد محروم ہین بڑی بڑی کتب متقدمین جو عربی و فارسی کی اس بیان مین مشہور روزگار ہین اون سب کے مطالب و مضامین جناب مؤلف دام مجدہ نے ترجمہ کر کے اس کتاب مین داخل فرمائے ہین اب یہ کتاب حقیقت روح اور موت و برزخ کے بیان مین ایسی مکمل اور جامع ہے کہ ناظر کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہین رہی بموجب اینکہ لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین پروردگار عالم اس کتاب کو مقبول طبائع خاص و عام کرے اور مؤلف سراپا خیر و حسنات کو اجر جزیل دنیا و آخرت مین مرحمت فرماوے آمین ثم آمین

تمت

تاریخ طی الفراسخ

مرتب شد کتابی آن که از وے | براہِ غیب پردازی بہ فرسنخ
چو احمد سال تالیفش بہ جُستم | دلم گفتہ بدان حالات برزخ

خاتمهٔ طی الفراسخ از عزیز مصر نازک خیالی منشی محمد عزیز الله خان بهوپالی اطاله الایام واللیالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمد نامحدود کے لایق وہ آفریدگار برحق اور قادر مطلق ہے جو وحدہ لاشریک بی مثل و بی نظیر ہے۔ اور بے سہیم و شیر علی کل شئی قدیر قطعہ

ببین ز حکمتِ خلاقِ آسمان و زمین | کہ ہر چہ ہست بعالم نشان قدرت اوست
بہ بطن رحم و صدف قطرہ چون کند روشن | کہ خلق محو تماشای شانِ عظمت اوست

اور نعت کثیر گثیر التقدس تخمیر کے قابل وہ ماہ منیر رسالت ہے جو خبیر برحق ہے اور بصدق بشیر و نذیر قطعہ

زہی حبیب خداوند خالقِ عالم | کہ نقش خاک درش بر جبین قمر دارد
چنان برونقِ دین شاہ انبیا آمد | کہ جبرئیل امین تیغ او ببر دارد

صلوات الله علیه و علی آله و اصحابه واهل بیته اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

امّابعد عاصی ہیچمدان راجی رحمت رحمان محمد عزیز الله خان عزیز ولد فیض الله خان ابن منگل خان بن ماہ علی خان افغان متوطن قدیم دار الاقبال بھوپال حرسها الله عن الشر والزوال مژدۂ جان پرور روح افزا۔ و نوید سراسر امید مسرت انتما بخدمت ارباب صادق الایقان۔ و اصحاب شایق العرفان نذر لاتا ہے۔ اور لطیفہ تازہ بتازہ نو بنو سناتا ہے کہ اس اوان میمنت اقتران و ایام سعادت فرجام مین محبی مخلصی سیّد ذوالفقار احمد عفا الله عنه ماجناه نے کتاب نادر البیان بمضامین راست و راسخ مسمی بہ **طی الفراسخ الی منازل البرازخ** ایسی بطرز پسندیدہ و آئین برگزیدہ تالیف فرمائی ہے جو سراسر مفید خاص و عام و مقبول کافہ انام ہے اوسکے ورق ورق سے اسرار عجائبات عالم برزخ ظاہر و عیان ہین اور اوسکے صفحہ صفحہ سے حالات غیبی عالم قبر سے تا عرصات حشر و نشر من کل الوجوہ بیان مضامین عبرت آگین اوسکے سے انسان ہوش تازہ پاتا ہے

شوق طاعت معبود برحق سر پرش لاتا ہے اور اوسکے مطالعے تا رب ہر اہل خرد انجام اندیش کو خلوص فکر معاد پیش آتا ہے۔ ذوق عبادت خالق مطلق دل مین سماتا ہے اگر بشر چشم بصیرت سے دیکھے سمجھے دنیای دون کو دار شر جان کر رہ نورد منازل ربانی بل منزل گزین عرفان سبحانی ہو جائی جو کہ بہترین نتیجہ حصول رضای مولی المولی ہے اور افضل ترین ذریعہ وصول دولت وصال لایزالی غرض زبان قلم کی کیا جان اور قلم زبان کی کیا امکان سکے تعریف اس کتاب مجموعہ اور توصیف اس نسخۂ مسعود کی معرض تحریر یا قالب تقریر مین لا سکے بنا گزیر حالت دعا خیر سے بجناب باری عز اسمہ مسالت کرتا ہون پس اس بیان لا بیان سے کنارہ گیر ہوتا ہون اور قطعہ تاریخ برشتۂ نظم دلکش پروتا ہون۔ الٰہی اپنے فضل و کرم عام سے طفیل حضور خیر الانام علیہ افضل الصلوات والسلام کے اس کتاب نایاب کو قبول ہر اہل اسلام اور مؤلف صاحب اور اسکے پڑھنے والے سمجھنے والے اور اس عاصی ناکام خیر طلب غریب رسا اور جمیع مومنین و مومنات کو صراط مستقیم سنن نبی کریم علیہ الصلوات والتسلیم پر حسن قیام عطا فرما کر ہم ہمدوش مقاصد دینی و دنیوی اور دوام ہم آغوش مطالب صوری و معنوی رکھنا اور انجام کار اس نا بکار کا درست خیر اختتام اور نیک انجام روزی فرمانا آمین یا رب العالمین

قطعهٔ تاریخ

بحمد اللہ ہوئی کیسی مرتب
حبیب طالبان حب مولی
خداوندا طفیل مخبر حق
مؤلف صاحب باطن کو سب کو
تیری لطف و کرم سے ہو سعید
کرم سے اپنی بکو بخشیو تجھ

کتاب مستطاب سر قدرت
نصیب عاشقان در عین خلوت
کہ جسپر ہو گیا ختم رسالت
صراط احمدی پر دی اقامت
کہ خیر خاتمہ کرنا عنایت
عنایت ہو عنایت باغ جنت
بجا ہی اسکو کہنا ملتقی دل سے

انیس رہ نوردان طریقت
مضامین مصفا اسکے کیسر
پڑھے دیکھے سنے اسکو جو کوئی
ہمارے خاص آقا کو کرم سے
عطا ہو نعمت دیدار تیری
عزیز بیخبر کر عرض تاریخ
کتاب مرجع اصحاب حکمت
۱۳۶ھ

جلیس پاکبازان شریعت
کنوز رمز حکمت ہین بہ ندرت
اوسی دم معرفت کی اپنی نعمت
ہمیشہ شاد رکھنا تا قیامت
میسر ہو محمد کی شفاعت
کہ جس سے سامعین کو ہو مسرت

بالخیر

)※(

فہرست مطالب الفرح المنح الی منازل البرزخ

تمت

5897

امداد الحیّ باصلاح الطیّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ سبحانہ حمدًا نرجو بہ حسن الختام، ونشکرہ شکرًا نستجلب بہ مزید الانعام، ونصلی ونسلم علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع اکمل نبیین رسول رب العالمین سیدنا ومولانا محمد سید الانام ولبنۃ التمام وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام صلوۃً وسلامًا دائمین متلازمین الی یوم القیام **اما بعد** اللہ تعالی کے تائید کو دیکھنا چاہیے کہ جسوقت شرح الصدور کے ترجمہ کا قصد ہوا تو خاکسار کے پاس ایک نسخہ قلمی تھا نہایت غلط غیب سے ایک اور قلمی نسخے کا پتا ملا گو وہ غلط تہا مگر بہت کام نکلا جب ترجمہ ہو کر تیار ہوا نوبت کاپی نویسی کی پہونچی تو مولوی عبد العلی صاحب طبع اللہ الباسی دام مجدہ نے لکہنؤ سے دو نسخے قلمی اوربہیجے اونسے بہت کچہ تائید ہوئی جب کتاب طبع ہو کر تیار ہوئی اور نوبت صحت نامہ لکھنے کی پہونچی تو ایک نسخہ اتفاقًا مطبوعہ لاہور ہاتہہ آیا اگرچہ غلط ہی مگر جی میں آیا کہ طی الفراسخ میں جو احادیث وآثار کہ شرح الصدور کی ہین اونکا مقابلہ کر لیا جائی جو غلط ہو چہوڑ دیا جائے اور جو صحیح ہو وہ اخذ کیا جائی اور جو کم ہو اوس سے غرض نہو اور جو زیادت ہو وہ لی لیجائے تو خالی از فائدہ نہو گا بسبب مرض وضعف کے اول قصد تہا کہ یہ کام ناظرین کی ہمت پر چہوڑا جائے جو چاہے گا کر لیگا لیکن پہر خیال آیا کہ ع برگ عیشے بگور خویش فرست ✽ کس نیارد زپس تو پیش فرست ✽ پس اللہ سبحانہ پر توکل کر کے یہ کام شروع کیا وقت مقابلہ کے اور قلمی نسخون کو بہی کہہ لیا چند دن مین اللہ تعالی کے فضل سے یہ مجموعہ مرتب ہو گیا اور نام اسکا **امداد الحیّ باصلاح الطیّ** رکہا اور اسکے مضامین کو تین فصل پر ترتیب دیا پہلے یہ قصد تہا کہ صرف صحت نامہ لکہدیا جائے اختلاف نسخ سے تعرض نکیا جائے جو نسخ پہلے سے حاشیہ پر لکہی ہین

وہی کافی ہین مگر پھر یون خیال آیا کہ جو نسخ بامعنی ہین اونکو بھی صحت نامہ مین درج کر دیا جائے کیونکہ اسمین ایک فائدہ عمدہ ہے اب اس مجموعہ مین چند امور جمع ہو گئے اول اغلاط طبع دوم اختلاف نسخ باسما رواۃ سوم اختلاف نسخ در عبارت چہارم احادیث و آثار زائدہ پنجم بعض حواشی مفیدہ ششم تصحیح بعض اسما رواۃ جو کہ وقت تحریر رسالہ حدائق الزہور فی رجال شرح الصدور کے مراجعت کتب رجال سے معلوم ہوئی یہ رسالہ چھہ سات جزو کا بزبان عربی ہے اسمین پانسو سے زیادہ رواۃ شرح الصدور کو جمع کیا ہے مگر ابھی تک وہ غیر مرتب ہی اگر اللہ سبحانہ کو منظور ہے تو مرتب ہو کر شائع ہو گا مثلاً ایک نام متن مین تھا اور ایک حاشیہ پر بطور نسخہ کے دونو کا احتمال تھا تعین نہین ہو سکتا تھا سو وقت تحریر رسالہ مذکورہ کے بعض اسما کا تعین معلوم ہو گیا اونکو بھی اسمین درج کر دیا اور جن کا تعین معلوم نہوا اونکو بطور نسخہ کے لکھدیا یہ سب امور وہی لکھے گئے ہین جو کہ سودمند ہین زائد و بیمعنی کو چھوڑ دیا اور جن علما کے کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین اخذ کیا ہے با خاکسار نے طی الفراسخ مین درج کی ہے یا اونکا ذکر آگیا ہو اونکے تراجم کتب تاریخ موجودہ سے لکھکر الروض الممطور فی علماء شرح الصدور نام رسالے مین درج کر دیئے ہین یہ رسالہ اسی کتاب کے آخر مین ملحق ہے تاکہ وقت مطالعہ کے جس عالم کا ترجمہ دیکھنا منظور ہو ملاحظہ کر لیا جائے اور جن کے تراجم میسر نہین آئے اونکے اسماء مبارک علیحدہ فصل مین لکھدیئے گئے تاکہ جسکو میسر ہون وہ تحریر فرمائے اور اجر حاصل کرے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے اس کام کو قبول فرمائے اور سب مؤمنین و مؤمنات کو اس سے نفع دے اور میرا اور جسکی ہمت والا ہمت سے یہ کام ہوا اونکا اور سب مومنین و مؤمنات کا حسن خاتمہ کرے اور توفیق اپنی مرضیات کی دے اور عافیت دارین عطا فرمائے او آفات دین و دنیا سے برکران رکھے اور عذاب برزخ و آخرت سے بچائے اور ہمارے قصور و فتور و فجور و سیئات و ذنوب کو اپنی رحمت سابقہ سے بخشدے آمین ثم آمین اللهم انا نسألك العفو والعافية فی الدين والدنيا والآخرة عاقبتنا فی الامور كلها واجرنا من خزی الدنيا وعذاب الآخرة آمین یارب العالمین

وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

تسلیما کثیرا دائما ابدا الی یوم الدین آمین

فصل صحت نامۂ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
٥	١٧	سمیتہ ودرجات علیہا صورۃ ک	کنایۃ ودرجات علیہا صورۃ ک	٣٨	١٤	ملاقات کی	ملاقات کی محبت کی
١٤	١١	جنذر	جرجر	٤٠	١٦	کہا فلان	کہا یعنی لوگون نی فلان
٢٣	٥ حاشیہ	وابنو	وابنوا	〃	١٩	صاحب غصص و	یعنی بڑی ناگوار
〃	١٣ حاشیہ	قصر	القصر			کرب	سختیون والی
٢٥	١٦	بنی تمیم	بلی له	٤٧	٢	دیکہتے	لفظ حدیث انس سے
٢٦	٢٠	ابی نمیلہ	ابی عبلہ	٤٨	١٠	ہونے کے	ہونے نے
〃	٨ حاشیہ	برزخ مین	برزخ مین سے	〃	١١	اسکی پہلی ہے	پس یہ عوض ما قبل کی ساتھ
٣٠	١٨	حکیم	حکم				متصل ہے یعنی
〃	١٩	مبارزت	مبادرت	٤٩	٢٠		جسکی دل سی الخ
٣١	١١	قریب	[illegible]	٥٠	٣	دو	دونو
〃	١٥	تو اوسکو پہر لکہنا	الٰہی تو اوسکو یعنی صحت کو رجوع نکر	٥٢	٩	تو زیارت کر	تم زیارت کرو
				〃	١١		کرینگی یا یعنی ہین کہ
٣٢	٨	تہا	پس تہا				کریگی یعنی زیارت
〃	١٨	سعد	سعید	٥٣	١	ہوتا ہے	ہوتا ہے ٥
٣٣	١٣	ابد	ابد و لتباد	〃	٥	الحقنا	الحقنا
٣٦	٣	موت شر ہی	موت خیر ہے	٥٥	٢	تا کہ	یعنی تا کہ
٣٦	١٣	ابن عزبل	ابن العزبل	〃	١٠	اوس کی	اللہ کی
٣٧	٣	منتدس	متدس رواہ ابن المبارک	٥٦	١٠	توان دونوکو	مین ان دونوکو
٣١	٢	کر لے	کر لے رواہ احمد			ای عمر	ای عمر
〃	١٤	موت کی جلدی کرتا ہے	نفنلہ ان ستبطأ الموت	٦٠	١٧	برادری	برداری

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٦٣	٢١	رسلما	رسلما وھو لا [illegible]
٦۴	″	اوس سی	اوسس نی
٦٥	١٣	حبان	حَیّان
″	١٢	اونے	مین نی اونسے
٦٦	٧	ابو عبید	عُبَید
٦٧	١٣	اسلم	سلیم
٦٨	١	حبان	جہاں سے
″	٢	حکم	ابو الشیخ نی حکم
″	٣	کیا گیا	کیا
″	٩	ازدی	اَزُدِی
٦٩	٢	اوس سے	اوسکو اوس سے
٧١	٧	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی یعنی
			اوس سندسی
٧٢	″	اوسنون نی تسکو کیا	انکی تسکایت کی گئی
″	٨		حاکم و صحیحہ
″	١٥	اور	اور اللہ تعالی نی
″	١٩	کیا سنا	کہا سنا
٧۴	٧	کچھ	کچھ یعنی
٧٦	١١	وطاف	وطاف
٧٧	٧	قبض	قبض ابو ولیع
٧٨	٢٠	سیر مرتا	سیر مین مرتا
٧٩	٩	مگر ایک	یعنی مگر ایک
٨١	٢١	عمر	عَمرو
٨٣	١٧		تو اوسی لائق ہے
٨۴	٣	نزدیک	اوسپر نزدیک
″	١١	ذرہ	اوس سی ذرہ
″	١٨		سندت لفظ اصل [illegible]
٨٧	٢	حسن	بسبیل رجال [illegible] حسن
″	۴	حمزہ	محمزہ
″	٧	علی	علی بن
٨٨	حاشیہ	پہلو	میرا پہلو
٩٠	١٠	راجی	و راہب یعنی [illegible]
″	١٢	جب	کبھی جب
″	١٨	کرتا ہے	کی جاتی ہے
٩١	٩		تراقی یعنی انس
٩٢	٣	سولت خروج	اوسکی روح کے
		اوسکی روح کو	سہولت خروج کو
٩٣	٥		ابو الشیخ
٩٧	١١	سینے	ہم سے
١٠١	٣	سے	سے
١٠٢	٢	تو دیکھتی ہے	تو مجھے بتا
″	٣	راضی	اوس سی راضی
١٠٣	۴	امام حسن	امام حسن
″	١	بکرہ	بکر

صواب	خطا	سطر	صفحہ
ابوبکرہ	ابوبکر	۱۱	۱۰۲
رضی اللہ	رضی	۱۷	〃
گہرکے	گہرسے	۱۵	۱۰۸
ایسے ایک	ایسے	۱۶	〃
دیکہہ پس وہ دیکہتا ہے	دیکہہ	۱	۱۱۰
اور جسم	جسم	۵	۱۱۱
	نہ تونی جانا نہ تونی پڑھا	۱۳	〃
ریحان وجنۃ نعیم	ریحان	۱۱	۱۱۲
اونمین	اونمین	۱۹	〃
تیرے لیے	تیرے	۱۴	۱۱۳
مزہ ہر	مزہ	۱۷	۱۱۴
قَدِمَتْ	قَدَّمَت	۱	۱۱۵
اندہے	گونگے	۱۹	〃
	ہتوڑے کے	۲۰	〃
مومن کی واسطے دیکہا جاتا ہے	مومن و یکہتا ہے	۱۵	۱۲۰
روایت کیا ہی تفسیر مین آیت مذکورہ کے کہا کہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتہہ اوسکے نزدیک اپنی موت کے اور اپنی قبر مین اور حساب اون ٹہایا جائیگا کہ بیشک البتہ وہ جنت مین ہی اور ابن ابی حاتم نی زید بن اسلم سے یہ بہی روایت کیا ہے کہا الخ	روایت کیا ہے	۴	۱۲۱
کہا کہ	کہا مین نے	۱۰	۱۲۱
یہ آیت پڑہی گئی	اس آیت کو پڑہا	۱۱	〃
پس وہ کہتی ہین	کہتے ہین	۵	۱۲۴
الخباط اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والبیہقی واللالکائی واخرجہ ابو داود الطیالسی نحوہ وفیہ فیصعد بہ من باب الذی کان یصعد عملہ منہ و فی آخرہ ہل ردوہ فیرد الی اسفل الارضین الی الثری	الخباط	۱۲	〃
بشرا	شر	۱۸	۱۲۵
بہت	اوربہت	〃	〃

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۶	۲	مسنجر	شجر
〃	۷	ود	وہ
〃	۱۰		ابوبکرؓ
〃	۱۶	فرشتے	فرشتہ اوسکو
۱۲۷	۲۱	ایک	ایک دن
۱۲۸	۱۲	محذم	محذم
〃	حاشیہ	جبل	جبل یعنی گروہ
۱۲۹	۱۲	محارم سے نہیں بچتا تھا	محارم کا مرتکب ہوتا تھا
〃	۱۶	دونوں پرندوں نے	ایک پرندی نے
〃	۱۷	پھر اوسکے	پھر دونوں کی اوسکے
۱۳۰	۸	کیا ہے	کیا ہے کہا کہ
〃	۱۵	ابونعیم	فصل اسید کرامات الٰہی بعد از موت ابونعیم
۱۳۱	۱۳	جسکو وہ حق سے روکتا تھا	جو اوسکو حق سے روکتے تھے
〃	۱۴	اوس وقت	پس اوس وقت
〃	۱۸	ربیع	زہد میں ربیع
۱۳۴	۱۱		تشنّط یعنی کشیدن
۱۳۵	۷	نصیحت لو	یاد دلاؤ
〃	۸	طریق	اپنی سنن میں طریق
〃	۶	ہاے	حاے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۵	۱۶	ناگاد	کراتے میں
۱۴۳	۷		سطروں یوں ہی یعنی اون کو نیزہ لگا
〃	۱۳	ازدملم	ازدحام یعنی مجمع
۱۴۴	۱۴	دیرانی	ویرانی
〃	۱۵	آخر	اخر
۱۴۵	۱۶	جدا ہو	جدا ہوا ہوں
〃	۱۹	پس	پس اوسنے
۱۴۷	〃	توقع	
۱۴۹	۱۲	داری	دارمی
۱۵۱	۴	بیا ہے	کیا ہے
〃	۱۶	کہ کیا	کہ جو
〃	۲۰	کیا	جو
۱۵۳	۱۵	مرے	+
۱۵۴	۳	کہ وہ	اور وہ
〃	۴	خلاد	+
۱۵۹	۸	ہوتا ہے	ہوتی ہے
〃	۹	اوس سے	اوس کا
〃	۱۶	یرمعی	بدیدوسی
〃	۱۹	ابن عباس	یعنی ابن عباسؓ
۱۶۲	۱۰		اپنی خرید و فروخت تا آخر

۱ سب مسودوں میں ایک طرف سپید یعنی ذو دی ہون ۱۲
۲ میزان الاعتدال میں اسی طرح ہے والعلم
۳ اصل کا اعتماد دراہم سب اوہی صحیح ہے ۱۲
۴ اصل کا لفظ باقی بہت جیسے ایک کی ملاقات کی جاتی ہے ۱۲
۵ نسخہ مطبوعہ میں فی تراجم وبعض اور ایک علمی نسخہ میں بیعیم ہو دوسرے نسخے میں تعمیم کی یا ترجمہ مجموع کا ہے ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۳	۲۱		جب وہ میت کو اوسکی قبر مین رکھتے
۱۶۴	۸	کہتے تھے	کہا کرتے تھی
۱۶۵	۲	سعد مقری	سعد مقرائی
〃	〃	حکیم	حکم
۱۶۶	۱۳	اور وہ	کہ وہ
〃	〃	ہون	ہوکر
〃	〃	کرین	کرتے ہین
۱۶۷	۱۴	رَضِیتُ	رَضِیتَ
〃	۱۵	آخَوانَا	اِخوانَا
۱۶۸	۴	نسائی مین	شافعی مین
〃	۱ حاشیہ	اسی طرح	اسی طرح ہی
۱۷۱	۴	سبب سے	سب سی
۱۷۴	〃	سعید	+
۱۷۵	۷	کروہ	تو وہ
۱۷۶	۲	عمرو بن شیبہ	عمر بن شبہ
۱۷۷	۱۷		وستاج
۱۷۸	۷	احمد	احمد بن
〃	۱۱	ترمذی	ترمذی وحسنہ
〃	۱۲	باوم	لاوم
۱۷۹	۱۴		اکڑتا ہوا
۱۸۰	۳	آسمان	اوسکی لیے آسمان
۱۸۰	۱۱	زمین	اوس سی زمین
۱۸۱	۱۱	مطیع ہے	مطیع ہوتا
〃	۱۲	اگر تو	جبکہ تو
〃	〃	نافرمان ہے	نافرمان تھا
〃	۱۷	الشافی	الشافعی فی الفقہ
۱۸۲	۱۴	عمرو	عُمر
۱۸۶	۱۳	گرزون	ہتوڑون
۱۸۷	۵ حاشیہ	درمیان	وسیان
۱۸۹	۴	ایک	اوسکی واسطی ایک
〃	۶	ملک الموت	اوسکی لیے ملک الموت
〃	۸	دو	اوسکی پاس دو
〃	۷	پھیر دیتے	
۱۹۰	۴	ضرب	+
۱۹۱	۱۱	سور	صور
۱۹۳	۶ حاشیہ	فلان کا	فلان مومن
〃	۹	فرشتے	اوسکو فرشتے
۱۹۴	۶	جمع	اوسپر جمع
۱۹۵	۷		عثمان بن مطر
۱۹۶	۳	چاہے	اللہ چاہے
〃	۶	حبکہ	جبکہ
〃	۷		کوڑے
۱۹۷	۱	کہا جاتا ہی	اوس سی کہا جاتا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۸	۵		ڈرائین گے
۱۹۹	۳		دری لفظ اصل کا دون الکفن ہے
۲۰۱	۱۸	پرست اور	پرست
۲۰۲	۹	ایک	اسکی وساطت ایک
۲۰۴	۲۱	کہا جاتا	پس کہا جاتا
۲۰۵	۱۶	ابوعمرو	ابوعمر
۲۰۶	۱۹	قیام اونیر	قیام اونیر نماز مین
۲۰۷	۱۴	بیٹھتا ہے	بٹھایا جاتا ہے
۲۱۲	۱	چار	پانچ
〃	۱۹	قسم	قسم ہے
۲۱۴	۱۷	سہیل	سہل
〃	۲۱	جریر	تحریز
۲۱۶	۹	قوسی	قوصی
〃	۹	توحید	وحید
۲۱۹	۳	ہو رفات مین	+
۲۲۳	۱۰	ہوتے	+
۲۳۰	۲	جبرا	جبرًا
۲۳۷	۱۴	اور بی	+
۲۳۸	۱۷	روح بدن کے	روح بدن کی ساتھ
〃	۲۱	اطلاق	اطلاق اسم
۲۴۲	۱		قرأت قرآن مین پایا
۲۴۴	۵	سیاتنک	سیاتناک کی
۲۴۵	۲	مخزول	مخزدل
۲۵۶	۳	محبوب	مجبوب
۲۶۰	۵	ضالطہ	ضابطہ
۲۶۱	۱۸	کفن	مکفن
۲۶۴	۱۰	واحدی تا آم ہو	واحدی تا آم ہو وصل عہد و میثاق کے بیان مین
۲۶۶	۱	حاکم	حسکم
۲۷۰	۴	هذ	هذا
〃	۲۰	جبل	مجلس
۲۸۱	۱۶	لاية	الآية
۲۸۵	۱۰	ابونعیم تا شہدا ہو گے	+
〃	۱۶	الثان	الفتان قرطبی نے ردّ لکھا ہے کہ یہ حدیثین سوال کی احادیث سابقہ کو معارض نہین ہین بلکہ اونکو خاص کرتی ہین اور حسن سے ہے قبر مین سوال نہین ہوتا ہی اور کہین منقول نہین ہوتا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			اوسکو بیان کرتی ہین اون لوگونسی خبر سوال جاری ہوتا ہے اور اون سوال کی تشابہات کرتی ہین اور اس سب مین قیاس کا کچہہ دخل نہین ہے نہ اسمین کچہہ نظر کا مجال اسمین تو صرف تصدیق صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قول کا انقیاد و تسلیم ہی
۲۸۹	۱۰ حاشیہ	فتنہ	فتنة
۲۹۰	۱۳	واسطی مثل اسکے	اس جیسی کی لیے
〃	۱۸		فرمایا ہے کہ فراخ کیجاتی ہی واسطی عزیب یعنی مسافر کے اوسکی قبر مین مثل اوسکی دوری کے اوسکی گہر والونسی ابن سندی نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۰	۲۱	صابونی	ابن ابی شیبہ نی مصنف مین اور صابونی
۲۹۱	۸	ستر گز	چالیس گز
〃	۱۹	ابن	+
۲۹۲	۱۸	اینٹ	اینٹ قبر کی
۲۹۳	۸	اسکی گہر والونکی پاس	اسکے پاس
〃	۱۴	دفن کر دیا	دفن کر دیا ذکرہ فی کتاب الدیباج لابی اسحق ابراہیم بن سفیان الختلی سمعت عبد اللہ بن محمد التیمی یقول حدثنی عمرو بن مسلم عن رجل حفار القبور الخ
۲۹۴	۷	وفات دیا جاتا ہے الخ	
۲۹۵	۴	حرا آنی	+
〃	۱۰	مین نی کسی کو	کسیکو
۲۹۷	۹	وحشت نہو	وحشت نہو لکا نھم اخرجہ الامام احمد فی الزہد و ابن عبد البر فی کتاب العلم بسندہ عن کعب

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۷	۱۹	ابن لال	محمد بن لال
۲۹۸	۱	پس	پس اوس سے
″	۸		خوشبو سے
۲۵۵	″	توالبتہ	مگر
۳۱۳	۲۰	عجیب	محبوب
۳۲۳	۹		تسنین وغیرہ
۳۲۴	۵	البزار	+
۳۲۵	۱	اثاثہ	اثاثیہ
۳۲۷	۹	کدالی	فاس یعنی تبر
″	۲۱	وهذا	وقال هذا
۳۲۸	۱۴	سفید دکھیا	سفید دکھیا مثل تعامہ
۳۲۹	۳	بُرانی	بُرائی
″	۹	عساکر	عساکر ایضا
″	۱۹	الاصبع	الاصبغ
۳۳۰	۴	دوتو	دونو
″	۱۷	شاخ	فتنہ شاخ
۳۳۵	″	زردی ہو	زردی ہوتا ابن الاثیر
۳۳۶	۱۰	کرتا تہا	کرتا تہا سو تم اوسکو بعض قبور مین دفن کردو
″	۱۱	کسی جگہہ	اونہین سی کسی مین
″	۱۲	ہردن	ہر دن اوسمین سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۴۱	۴	کردیا	کردیا ہیا تاک کہ مین اونکی کچہہ پروا نہین رکہتا ہون
۳۴۲	۱۲	جاتا تہا	جاتا تہا اور اوسکی آنکہہ کو اونکی لگ گئی
۳۴۴	حاشیہ	مری	سے
۳۴۷	۱۱	خربہ و	خربہ
۳۴۷	۱۶	قبلہ	غیر قبلہ
″	۱۸	اسحق	ابو اسحق
″	۱۹	مفضل	منفضل
۳۵۰	۱۰	ایک	ایک بار ایک
″	۲۱	کہڑی ہوگئے	کہڑی ہوگئی پس ہم ساتہ جو شخص حاضر تہا میں اوس سے قریب ہوا
۳۵۱	۱۴	جماعت	جماعت مردم
۳۵۲	″	نواع	انواع
۳۶۰	۷	جبہت	جہت
۳۶۱	۸	تین	جیہہ
″	۱۷		قنوت وغیرہ
۳۶۲	۱۴	پس	پس وہ رب کے طرف جاوے
″	۱۵	سیکہا	سیکہا پڑہا

ص ۱ بہت ترین کا لفظ سالک کے بعد ... الجنۃ زاد ... قسم البیع والربح ... ص ۳۰ ... ص ۳۵ ...

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣٦٢	١٩	نکل جاتا ہے	نکلجاتا ہی ولم یحل منه شیء
٣٦٣	٩	فضائله	فضائله والبیهقی فی الدلائل
٣٦٦	١٧	یہ	ای فلان یہ
٣٦٩	٢٠	عن النبی	ان النبی صلی الله علیه واله وسلم
″	١٧	اسلم بن شبب	سلم بن شبیب
٣٧٠	١٩	الخطیب	الخطیب بسنده
٣٧١	٨	یعنی	کذلك البر یعنی
″	١٢	اخرجه	کذلك البر اخرجه
٣٧٢	٨	یہان تک	جس وقت
″	٢٠	عنه	عنه مرفوعًا
٣٧٣	١٢	قبر مین	قبر مین اورده الزملکانی
٣٧٦	٦	صلاح سی قبر مین خوش ہوتا ہے	صلاح کی قبر مین خوشخبری دیا جاتا ہے
″	١٣	کہ تو	اوسکی قبر مین کہ تو
٣٧٧	١٤	عنل	عبل
″	٢١	طریق	طرق
٣٧٨	١٠	عائشه	+
″	٥	بشر	+

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣٧٨	١٢	ابو عمرو کے باپ کہتے ہین	ابو عمرو واہب ان سے بیسی روایت کرتی ہین
″	١٥	عن ابیه	+
٣٧٩	١٠	منزل	منازل
″	١٧	کوچ کردیا	کوچ کردیا اخرجه البیهقی فی الدلائل
″	″	ابو نعیم فی	ابو نعیم فی دلائل مین
٣٨٠	١	درمیان	درمیان سی
″	١٩	جعفر بن سراج	جعفر سراج
٣٨١	٩	نہی	تہی
٣٨٢	١٨	قطع کیا	قطع کیا اخرجه ابن اسعد
″	١٩	سے متصل	سے لبعد موت کی متصل
٣٨٦	٧	جمعه کے	جمعه کی اخرجه ایضا
٣٨٧	٣	لیئے	نے
″	١٣	اجزای بد	اجزای بدن
″	١٤	کاسا	کا
٣٨٨	١١	پیره	پڑھ
٣٨٩	″		حشوٹه
٣٩٠	١٠	اسکے	اوس کے
″	١٥	دو	دونو
٣٩٣	١١	ہم تمکو	والله ہم تمکو
٣٩٥	٦	داخل ہوتی	داخل ہوتی تو دیکھتے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۹۵	۱۲	عذاب	عذاب
۳۹۶	۳	رحمہ	رحمہ اللہ تعالی
۳۹۷	۲	لیچلو	لیچلو وہ
〃	۱۲	پانچ	ہر دن پانچ
۴۰۰	۱۸	معاذ	معاویہ
۴۰۱	۱۹	مری	مُرّی
۴۰۳	۹	مدل	مدلّ
〃	۱۹	الیوم	الیوم
۴۰۴	۱۱	اسمعیل	اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں اسمعیل
〃	۱۷	منامی	مقامی
۴۰۶	۹	الخ	الخ واخرجہ ابن عساکر
〃	〃	عبد اللہ	عبد الرحمن
۴۰۸	۱۴	کہا کہ	کہا تم جان لو کہ
۴۱۰	۱۵	ا	ان کو یعنی صحابہؓ کو
۴۱۲	۱۶		سرنیچا کر دیا
〃	۱۹	عینیہ	عیینہ
۴۱۳	〃	پھر تو محبت سے مشغول ہو جائیگی	پھر وہ مجھکو تجھسے مشغول کر دیگی
۴۱۴	۵	ابن جری حجیمی	ابو جری حجیمی یعنی جابر بن سلیم یعنی سلیم بن جابر الحجیمی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
〃	۱۷	مجاز	جواز
۴۱۵	۲۰		وہ دوسری تنائیں جس مراد سیاہ و سفید بال ہین
۴۲۲	۱۰	پرندون	سبز پرندون
۴۲۵	۱۳	دی	دیے
۴۲۶	۱۸		نقاتیع
۴۲۷	۱۵	ھما	یھما
۴۲۸	۷	مین مردہ ہونگا مسلمان	تو مردہ ہوگا سلمان
〃	۱۳	آرط	آثر
۴۲۹	۹	حضرموت مین	حضرموت میں اسکو برہوت کہا جاتا ہے
〃	۱۹	سے مین	ابو الیان سے
۴۳۰	۱۲	حدیث	ظاہر حدیث
〃	۱۵	حکم اسلام کا	حکم سلام یعنی سلامتی کا
۴۳۲	۳	ان	ان کان
۴۳۳	۳	کرنا ہے	کرتا ہے
〃	۵	قبر مین	قبر مین کہڑی ہوئی
〃	۷	مین ہے	مین ہین
〃	۱۹	اعلی ہے	اعلی مین ہے
۴۳۴	۱۱	موتی کے	سوتے کے
۴۳۵	۱		ایک چشمہ ہے

سل نجوم الرجال
نوٹ نزدیک الناس
قالہ ابن الاعرابی ۱۲
سل صحیح مین یکبار
النقاتیع النفخات الّتی
ترتفع فوق الالة کالقبة
تکون شبیہ بالاسعال
او الطرب یعنی حباب ۱۲
سل ما ابن عبد اللہ
بن یحیی یعنی الامام الحوفی
ابو الیمان الحمصی عن ابیہ
وعنہ صفوان بن عمرو
وثقہ ابن حبان
سل اصل مین ایسا کر
بعد لفظ سے
یعنی محمود نے شہر کر دیا
اور سر جدا کر دیا ۱۲

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴۳۵	۷	یاعظم	یاعظم
۴۳۶	۱۶	وغیرہ	ونحوہ
۴۳۷	۱	روکا ہو	روکا ہوا اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقی بہ عبد بعد الکبائر التی نھی اللہ عنہا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء اخرجہ ابو داود وقال
۴۳۸	۱۸	اسوقت	اسوقت وہ
۴۳۹	۳	تنور	تنویر
〃	۵	معنی	معنی کلام
〃	〃	سی ہتی وہ اور جسد	مین ہتی وہ اور جسد
۴۴۰	۸	اور	آؤ
〃	۱۰	ایک	اسرایک
〃	۱۵	سبز	سبز
۴۴۱	۹	اوراونکی	پس اونکی

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴۴۱	۱۶	قبض کی	قبض کیے
〃	۲۱	علیھم	علیہما
۴۴۲	۱	السلام کے	السلام
〃	۱۳	اور حدیہ ہی	حدیہ
۴۴۳	۳	ایک امر ہی سوا اسکے	ایک امر ہی اس کم درجہ
〃	۲۰	داؤ	داؤد
۴۴۵	۹	کہا ہے	سے ہے
۴۴۶	۲	عنہم	عنہم ونحوہا
〃	۸		نہ بیہودہ مکنا ہے
〃	۱۷	اور دین سے	اور دین سے اخرجہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ
۴۵۰	۳	ہوں	ہو
〃	۶	یعقلون	یعلقون
۴۵۱	۲	نکلتا ہے	گھبراتا ہے
۴۵۳	۱۴	حسن	حسن
۴۵۴	۱۶	اونہوں سکے	اونہوں نی
۴۵۶	۱۳	طیور کے	طیور کی طرف
〃	۱۰	مشیقھا	مشفیہا
۴۶۳	۱۱	اویس	اوس
〃	۱۵	خبرین آتی ہی	خبرین آتی ہین

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴۶۵	۱۱	اوسیر اوسکا اثر دیکھا[ف۱]	
۴۶۶	۵	ایک	دی
〃	۱۱	حبان	حبّان
۴۶۷	۲	ابوہریرہ	انس رضی اللہ عنہ
〃	۵	نہ کریگی	نہ کریگی اخرجہ الدیلمی من طریق ابی ہدبۃ
۴۶۹	۱۳	اخراص ہلاک ہوئے	احراض کی نراونکی جو ہلاک ہوئے
۴۶۹	۱۵	بُزور	بزوِر
۴۷۰	۱۳	حبان	حبّان
۴۷۱	۲	نیچے جاؤں[ف۲]	
〃	۱۵	دیکھا	خواب میں دیکھا[ف۳]
۴۷۳	۱۱	رضے	رضا سے
۴۷۴	۲۱	اخراص	احراض[ف۴]
۴۷۵	۱۱	بیٹی ابن	بہن ابو
۴۷۶	۵	ایسا کرنا	ایسا کرنا پس سلمہ نے اونسے کہا کہ اگر تم مجھے پہلی مرتبہ تمکو اسپر قدرت ہو کہ میری خواب میں میری پاس آؤ پھر جو تمنے دیکھا اوسکی مجھے خبر دو تو تم ایسا کرنا

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴۷۷	۴		بارہ برس[ف۵]
〃	۱۵	مین نی کتیر	مین نے قلع کرایا کہ کثیر
۴۷۸	۱۱	اور وہ	اور وہ کثیر الذکر اور
〃	۱۹	مریبی بوسی کے	مرتبے
〃	۲۱	عیینہ سعد	سعید
۴۸۰	۱۰	تیمی	تَیمی
۴۸۱	۱	غیرت	غیرت یعنی تنگ
〃	۷	یعلی	لیلیٰ
۴۸۲	۱۲	ہان	نعمت دیئے گئے
۴۸۳	۴ حاشیہ	السمۃ	سمۃ
〃	۲۱	بہیر	یہ اوسکا بیٹا ہے بہیر
۴۸۴	۶ حاشیہ	سادی	ساوی
〃	۱۷	شبیب	جبیت
〃	۱۸	یعنی کہ	کہ
۴۸۵	۱۷	مسطفے	مصفی
۴۸۸	۶	مین آئی	پس مینے حساب کیا
〃	۱۵	کہا اوسکو	کہا ایسا یعنی افسوس
〃	۱۹	شعر پڑہنے کی تیاری مامور ہوا اور مجھے طرب ہوئی	مامور بانشاد طرب ہوا
۴۹۱	۱۱	ملیسرہ	مبشر
۴۹۲	۲	زکریا	ذکریا

ف ۱ اصل کا لفظ درست ہے یعنی جلنے کی بو کی جو پہنچی ان کو تو نے سرد کر دیا اوسیر اوسکی گرمی کو ۱۲

ف ۲ یہ چند نسخوں میں تسفلت ہے اور مطبوعہ میں تعلقت ہے ظاہر یہی صحیح معلوم ہوتا ہے ۱۲

ف ۳ یہ خواب ہم محرم کو دیکھا ۱۲ حاشیہ مطبوعہ

ف ۴ وہم الذین یشار الیہم بالاصابع ای اشتہروا بالشر وقیل من اسرفوا فی الذنوب فاہلکوا انفسہم وقیل الذین فسدت نیاتہم کذا فی المجمع و ہذا ماخوذ من احرضہ المرض فہو حرض وحارض اذا افسد بدنہ و اشفی علی الہلاک ۱۲

ف ۵ وکان مرۃ خلافتہ رضی اللہ عنہ ثنتی عشرۃ سنۃ فیحاسب بقدرہا ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹۳	۱۲	یزید	زبید	۵۰۱	۱۷		فاستعدیت علیہ الی ربی یعنی میں نے اوسکی نالش اپنے رب سے کی
″	۲۱	قاسانی	قاشانی	″	۲۱	فرشتوں کی ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں	فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں
۴۹۴	۱۲	ای ربا دراوسکو	ای ربا ورہا کر	۵۰۳	۱۹	شاہد	شاید
۴۹۵	۲۰	تحفہ	تخفہ	۵۰۴	۵	اوسکو	پھر اوسکو
۴۹۶	۱۳	خواب	حجاج کو خواب	۵۰۵	۴	پھر	پھر جلدی کر
″	۱۹	خدائی	خدائی	″	۱۳	بیتی ہے	بیتی
۴۹۷	۴		واذا رحل ثقلی بین یدیہ یعنی ابومسلم یزید نحوی کے روبرو بریان کیا جاتا تھا	۵۰۶	۱۳	یزدو	یزدد
″	۷	کورخراسان	کور یعنی ناحیہ خراسان	۵۱۴	″	ابن سعد واخرج ایضاً	ابن سعد وقال وردحدیث المیت یعذب ببکاء الحی علیہ
″	۸	دکھیا	دکھیا اور	″	″	واخرجہ	اخرجہ
″	۱۶	ابویزید بن	ابویزید	″	۱۴	وعن عمر	وعمر
″	۱۹		فخر اصل کا لفظ تھا ہے یعنی فخر و ترفع	″	۱۵	واخرجہ	اخرجہ
۴۹۸	۲	سعد	سعید	۵۱۶	۱۲	عدی ابن	عدی ابن
″	۱۴	عمل	عمل افضل	۵۱۷	″	وہ ایسا ہی جیسا تو	تو ایسا ہی جیسا وہ
۵۰۰	۴ حاشیہ	اذ	ذو	۵۱۹	۱	الحسن	الحسن اخرجہ یحیی بن معین فی جزئہ المشہور
″	۱۷	سفیان	سفیان حافظ				
۵۰۱	۱۲	زارہ فارہ	زرارہ				
″	۱۷	ملا	لایا گیا				

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٥١٩	٠		حاقن سلہ
٥٢٢	١	اوراوت	تراوت
〃	〃	صیام	صلوۃ صیام
〃	١٤	پڑھاکرتا تھا	پڑھا ہوا تھا
〃	١٥	کیا	+
٥٢٤	١	علم	معلوم
٥٢٥	٥	کریگا	کرتا ہے
〃	〃	کہیگا	کہتا ہے
〃	٩	آدمی	آدمی کے
〃	١٠	لڑکے کے	لڑکی کی واسطے تیر
〃	١٣		یالقہ سلہ
〃	١٥	کرتا ہے	کرتا ہے
〃	١٧	کہا کرتے تھے	کہتے ہین کہا جاتا تھا
〃	٢١	کہا تجھے	کیا تجھے
٥٢٦	٥	پڑھی	رات مین پڑھی
٥٢٧	〃	کہا	مجھسے کہا
٥٢٧	١٢	بسدلہ	بسیل واہ
〃	١٥	چیز	بدی
〃	١٧	مطیع	اللہ کا مطیع
٥٢٨	١٤	فرمایا ان	فرمایا ان وعلیک بالماء یعنی پانی کا صدقہ کرا حرجہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			الطبرانی بسند صحیح
			طبرانی فی سعد بن عبادہ
			رضی اللہ عنہ سے روایت
			کیا ہی کہا میں کہا
			یارسول اللہ میری
			مان مرگئی اور اوسنے
			نہ وصیت کی اور نہ
			صدقہ کیا سو کیا اوسکو
			نفع دیگا اگر مین اوسکی
			طرف سے صدقہ
			کرون فرمایا ان
٥٢٨	١٤	نہ صدقہ کیا	یہ لفظ مطبوع مین نہین ہی
٥٣٠	١٤	حیان	حَیّان
٥٣١	٩	امت	امت مرحومہ
٥٣٢	٧	پڑھے	قرآن پڑھے
〃	١١	العلاو	العلاء
〃	١٣	اوسکی طرف	اوسکی قبر کیطرف
٥٣٣	١٤	وقیل	وقل وسل
٥٣٤	١٥		سعف یعنی شاخ خرما
٥٤٠	١١	اس لیے	اسلیئے کہ
٥٤٥	١٩	اوس	اوس بن اوس

لہ یعنی یہ بتاتا ہے کہ درد
وہی شتم سے سطر
میں انداز نہیں ہوسکا
تو مت صدیق ہی یہی
اعتقادی درست ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۴۵	۲۰	دروو	تمہاری درود	۵۵۷	۱۰	متصل	متصل منفصل
۵۴۶	۱۹	یونس جن	یونس نے	۵۵۸	۹	ارواح	روح
〃	۲۰	سنے ہکو	سے ہکو	۵۵۹	۱۳	واخرجه	اخرجه
۵۴۸	۱۴	فوائد	فوائد کے	۵۶۹	۴	کلام	کلام کا
۵۵۰	۱	اشبج	اشج	۵۷۱	۱	عباتوں کا	عبادتوں کا
۵۵۵	۲۱		محمد بن وضاح احد الائمة المالكية	۵۷۳	۱۴	رحمة	رحمتة
۵۵۶	۷	تعارف	تعارف ارواح کا	۵۷۶	۶	ہوگی	ہوگئی

فصل اختلاف نسخ دراسماء والفاظ وعبارت

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
۳۰	۵	رغبتی رعیبتی	۴۱	۲۱	جنت میں جہان
۳۱	۱۱	کہ ڈالا اور ڈالا	۴۹	۱۱	عوتن عوت
〃	۱۷	تیری اونکی	۵۰	۱۸	الموت وسنة عند نوما وسنة
۳۲	۲۱	ستون یہ ترجمہ ہی عمود کا عمود چوب	۵۲	۹	خبردار پس
۳۴	۲۰	موت ہی واخرجه الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث جابر مثله	۶۵	۵	ابن عساکر کی تاولہ روایت کیا اخرج ابن عساکر من طریق السدی عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرة عن ابن مسعود وناس من الصحابة
۳۵	۴	ریحان ریحانه			
〃	۷	غنیمت ہی مومن کی غنیمت ہے			
۳۹	۸	عبلید عبد	۶۷	۷	کان
〃	۱۲	جبله ابی جبله	۶۸	۲	حکم بن عیینة عتیبه حکیم بن عتبه
〃	۱۶	دو مکروہ	〃	۱۵	تفسیر میں عن الکلبی عن ابی صالح
〃	۲۱	ستریح یا مستراح منه	۷۰	۱۲	حیوان الاخبار میں بسند خود طریق ابراہیم
۴۰	۱۴	اس میں ہوا اور دنیا کی ابتدا اس سے حیات پائی	۷۱	۲	ابن ابی شیبة قال حدثنا عبدالله

ملہ
و ارادہ اس کی جو اس قرار در احضار میں ۱۲ سے مطبوعہ میں بیان کی ام کی تین باقی قلمی نسخوں میں دو ۲ سے بعض روایات میں مشرح کر مستراح منہ یا دو مجمع البحار میں کہا ہے والواو بمعنی او ۱۲ سے لفظ الخ کا مطبوع میں سے قلمی نسخوں میں نہیں ہی ۱۲ ھ کی نسخوں میں مسامحہ اور ایک نسخہ میں ساقط ہے اس بات کا قرینہ ہے کہ شاید کی تصحیف ہو واللہ اعلم

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		بن نمیر عن الاعمش عن خیثمة الخ
۷۲	حاشیہ	لتفقت علیہ
۷۳	۱۹	میوقت میمون
۷۶	۱۷	حمر حمرو
۷۶	۲۰	قال اخرج
۷۶	۲۰	تمہید بہاید
۷۷	۵	حیات یعنی سانپ حیتان یعنی مچھلیان
〃	۱۸	کلمات کلام
۸۲	۲	اوسکو غسل دیتا ہی الخ غسلہ قالوا ولعل
〃	۹	تیار کیا گیا ہے اللہ نی تیار کیا ہے
〃	۲۱	رجوع خروج
۸۴	۱۵	درجہ درجتہ
〃	۱۹	ترمذی وحسنہ
〃	〃	حاکم وصححہ
〃	۲۰	حکیم ترمذی وترمذی وحاکم
۸۵	۳	سرخ ہوگیا ایک نسخہ مین یا ... لونہ ہی ... مین ... لوندی یعنی اوسکا رنگ تاریک ہوگیا
〃	〃	ازکلی یک مین ازبد ہے یعنی خاکستر گون دوسری مین آزبد یعنے کف آلود
〃	۲۰	کیا جاوی اور بیشک کا فرمانا جو البتہ نیکی کرچکا ہے تو موت کی وقت اوسپر آسانی کیجاتی ہے تاکہ اوس نیکی کا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		کفارہ کیا جائے
۸۷	۱۶	موت کو الم موت کو
〃	۲۰	موت کی درد امرت بیاری ہی اور اوسکی
۹۴	۲	کبریا در بنا کبر باؤہ
〃	۹	جنت سے جنت کے
۹۷	۱۴	روشن کریگا واسطے اوسکی نور کو دو نسخون مین آتش ... لونہ ہے
۱۰۲	۳	اوسمین واسطے اوسکے
۱۰۵	۲	اوسکے واسطی اونکے واسطی
〃	۱۶	کافر بندہ کافر
۱۱۰	۱	آسمان جنت
۱۱۳	۱	ابونعیم نی دلائل النبوت مین ابن ابی الدنیا نے
〃	۴	ابن ابی الدنیا ابونعیم نے دلائل النبوت مین
〃	۸	پایا دیکھا
۱۱۳	۱۲	ریحان وجنت نعیم
۱۱۴	۸	مٹا دیتا ہی اللہ اوسکی ساری گناہون کو مٹا دیتا ہی بسرا دیکو اسطی اوسکی گناہونکو
〃	۱۲	اوسکی مغفرت کرتا ہے اوسکی واسطی مغفرت کیجاتی ہے اور وہ پاک کیا جاتا ہے
۱۱۵	۱	اخرجی تنعم

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
۱۱۵	۱۲	جنت سے جنت مین
〃	۱۳	طرف اوسکے ایک
〃	۱۷	کوئی دروازہ آسمان کا دروازے آسمان کے
۱۱۶	۱۹	رب راضی
۱۱۷	۳	کہتے ہین کتاہی یعنی فرشتہ
〃	۱۱	پاک مطمئنہ
۱۱۸	۳	فاجر فجار
〃	۱۰	یاویہ یا ویحہ
۱۲۰	۱۲ حاشیہ	درایت نسخہ مطبوعہ مین عبارت یون ہے سمعت ابا سعید علی بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول
〃	۱۰	ابن جریر ابن مندہ
۱۲۳	۹	واسطی اوس کے اوپر
۱۲۵	۱	مومن میت
〃	۱۳	جزاک اللہ
۱۲۶	۴	اگر ہے اگر ہین
〃	۵	برزہ برزۃ
〃	۱۴	وقت اوسکی مرنے کے اعمال
〃	۱۸	انگلی کاٹتا ہے[1]
۱۲۸	۱۶	اور ہین نی بس ہین سنے
۱۲۹	۷	اور سیاہ بس سیاہ
۱۳۱	۶	ای عائشہ عائشہ سے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
۱۳۲	۴	شراب سے خمر یعنی شراب خمر یعنی انگارا
〃	۱۲	ایک فرشتہ ملک الموت
۱۳۳	۸	وتین وریدیعنی رگ گردن
۱۳۴	۷	درمیان آسمان وزمین کے طرف اللہ تعالی کے
〃	۱	غرق ہوتا ہے متفرق ہوجاتا ہے
۱۳۵	۱۰	جو تم نہین سنتے اور سنتی ہین جو اونسے کہا جاتا ہے اور اونسے کہا جاتا ہے
۱۳۹	۱۸	اوسکی بدبو نے اونکو ستایا ناگاہ اونکو بدبو آئی
۱۴۰	۲	نہ تہا ہم نے کہا وہ مرچکے
۱۴۱	۱۸	طریق طرق
〃	۲۱	سلیم مسلم
۱۴۲	۸	سلیمان سلمان
۱۴۳	۹	سیر آلڑکا آیا میری لڑکی کی روح آئی
۱۴۴	۱۰	ابومجاز ابومخلد
۱۴۹	۱۸	حسن بن حسن بن علی حسن بن علی
۱۵۱	۴	ابوالحسن ابوالحسین
〃	۱۲	کیا گیا ہوا
۱۵۸	۷	بچہ کہ پیدا کیا جاے
۱۶۰	۶	عبداللہ بن نافع مزنی مدنی

[1] کئی نسخون مین تحقیق یعنی [illegible] مطبوع مین [illegible] یعنی [illegible] ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ و اسقاط وغیرہ
۱۶۰	۲۱	غل کرتا ہی روشن و منور ہو جاتا ہے
۱۶۳	۳	وانك فانك
۱۶۴	۱۵	ترالتبطان
۱۷۳	۱۹	ہتام باتسم
۱۷۸	۱۹	جنت کا طرف جنت کے
۱۸۰	۳	آسمان جنت
۱۸۱	۱	تیاری کی کیا تیاری کی
۱۸۳	۱۳	للردة الردة
۱۸۷	۳	مارتا ہے مارتی ہین
۱۸۷	۴	خلائق خلوق
۱۸۸	۱۹	ہوتا کیا جاتا
۱۸۹	۷	کیا جاتا ہو جاتا
۱۹۰	۵	رات سے رات مین
〃	۱۷	درمیان دوستون کے تیہا الاحوال من الاحوال
۱۹۴	۱۴	وان واتہدان
۱۹۵	۹	فان فانان
〃	۱۸	کیا جاتا ہوتا
۱۹۶	۲	واتہدان وان
۱۹۸	۱۹	دمین مین[ف]
۱۹۹	۱۰	پڑہتا تہا اور مجہے دوست رکہتا تہا
۲۱	۵	واتہدان وات

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ و اسقاط وغیرہ
۲۰۹	۸	اور رشک یا تشک
۲۱۰	۶	آپ کیا فرماتی ہین پس یہود ہین یہ یہود یہ کیا کہتی ہے
۲۱۱	۸	اور میری پس میری
۲۱۴	۳	عمرو عمر
〃	۹	محمد محمد رسول اللہ صلعم
۲۱۵	۹	سلامہ سلام
〃	۱۲	مجہے بٹہایا اور مجہسے کہا کون ہی رب تیرا کون نبی تیرا
۲۱۶	۱	ضعیف البصر[ف]
〃	۸	حکایت اس حکایت مین نسخ کا اختلاف ہے تین قلمی نسخون اور ایک مطبوع مین یہ حکایت یون ہی کہ شیخ عبد الغفار قوصی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین شیخ ناصر الدین کی گہر کے پاس تہا اور شیخ بہاء الدین اخمیمی وارد ہوی تو مین نی اونکا پوستین ہی کا غذ سے لپیٹ لیا پس شیخ بہاء الدین نی بہی خبر دی کہ شیخ ابو یزید رضی اللہ عنہ کا خادم اونکا پوستین اپنے کاغذ سے برابر اوڑہتا کرتا تہا اور وہ مرد صالح تہا پس قبر مین منکر نکیر کے سوال کرنے کا قصہ[ف]

[ف] ان دو سطور دراصل دو قلمی نسخون میں بجائی اسکے کی ۱۱ ربیع سے ۱۴ سطر تک موجودہ مین اسی طرح ہے کہ قرنہ اسکا متن یہ ہے کہ شیخ عبد الغفار ... شیخ عبد الغفار رحمہ اللہ تعالی روحی کا ... میں امام ربانی شیخ ... رحمہ اللہ ... میں اکثر میں ... نقل کیا ہے ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
		تراوین فقیر نے کہا اور وہ مغربی تہا
		واللہ اگر وہ مجہ سے سوال کرینگی تو البتہ
		مین اونسی کہونگا کو کون نبی اور سے
		کہا کہ اسکو کون جانیگا اونسی کہا کہ تم
		میری قبر پر بیٹہنا ہیانتک کہ تم سنو
		کہ صحیح اسی طرح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم
۲۲۳	۱۵	کرنا کرنے مین
۲۳۳	″	والمرتاب اوالمرتاب
۲۳۸	۲۰	نہین کرتے نہین کیجاتی
۲۴۷	۱۴	مسعودی سعدی سغدی
″	۱۵	فتان فتانان
۲۵۸	۱۳	صحیح کہاہی واخرجہ ابی داود بلفظ
		ویومن من فتانی القابر
″	۱۴	جاری رکہاجاتا ہے جاری کیاجاتا ہی الیہ
″	۱۵	فتان فتانین
″	۲۰	اجر اوسکے عمل کا
		جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا
۲۵۹	۲	دو فتان فتان
۲۵۹	بجاے ۶	القبر ومن واطلب علی حق لہ تعالی
		انی امنت بربکم فاسمعون صلی اللہ
		علیہ سوال منکر ونکیر
۲۹۰	۵	کہاگیا کہاجاتا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
″	۱۴	عمر عمرو
۲۹۲	۱۵	توَلّی یتولّی
۲۹۵	۹	اور حسین نی پس حسین نے
۲۹۸	۴	جنت مین جنت سے
۳۲۳	۱۸	عذاب کذّاب
″	″	عمر عامر
۳۲۴	۱۵	جس دن سی جب سے
۳۲۵	۲	بلاتو مجہے پانی پلا
″	۸	سخت خبر خبر است بد الخبر اسد بگا
		یعنی خبر راست و درست
″	۱۵	جہڑک اسی عبداللہ پانی جہڑک
″	۱۶	جہڑک اسی عبداللہ پانی سے جہڑک
۳۲۶	۶	ہشام ہشیم
″	۱۰	جب ہم جب مین
۳۲۸	۴	طاعت ہی طاعت مین
۳۲۹	۱۰	ابی علی محمد ابی محمد
″	۱۱	عمادة عماد
″	۱۷	محمد بن احمد محمد بن محمد
″	۱۹	شیخ غریب
۳۳۰	۵	اپنی پیشاب پیشاب سی
۳۳۳	″	مدد کی فریادرسی کی
۳۳۵	۶	عمر عمرو

اختلاف نسخ و اسماء وغیرہ	سطر	صفحہ
ذو الصفاح ذات الصفاح	۵	۳۳۶
عمدہ جیدہ موثقیہ	۶	۳۳۸
گمان وہم	〃	〃
قریب کیا مارا	۹	۳۴۴
تیر و ن انگار و ن	۱۱	۳۴۵
تیر انگارا	۱۲	〃
فارس قادس	۱۰	۳۴۸
جب دو آدمی قریب ہوا اور اس آدمی نی مجھ پناہ لی	۱۲	۳۴۹
تھیرا ہیونچا	۱۶	۳۵۰
کتاب عذاب	۱۷	〃
مدنی مینی	〃	〃
دفعہ دفعۃ	۸	۳۶۱
اور یاقوت	۱۰	〃
ابن حبان ابن ماجہ	۱۴	〃
اور تم مجھی یاد رکھا وہ تو بلا طرف تہا	۸	۳۶۳
الطبرانی و ابو یعلی والبیہقی فی الشعب	۹	۳۶۸
عمرو عمر	۱	۳۶۹
الحلیۃ والامام احمد فی الزہد	۳	〃
جل ملہ	۱۲	〃
المستملی السابی	۲۰	۳۶۹

اختلاف نسخ و اسماء وغیرہ	سطر	صفحہ
الخفاف الخفاف	۳۰	۳۶۹
ایضا عنہ وأخرجہ ابن البراء فی الروضۃ من طریق حفص بن عمر العدنی وبہ ضعف ایضا عن الحکم بن ابان	۹	۳۷۰
خرتم خرام حنام	۲	〃
مفلح حطلع	۲۱	۳۷۱
ہاتھ میں دونوں ہاتھوں میں	۳	۳۷۲
احوال اہوال	۴	۳۷۳
المہلابی الهذلي	۷	۳۷۴
ضمرہ ضمیرہ	۴	۳۷۵
بندی کی سر کے ابو عبید	۱۰	〃
ابن ابی	۱۹	۳۷۶
بجر بن ابی عبید بجیر بن عبید	۲۱	〃
المقبری القری	۹	۳۷۹
رواد ورآد	۲۱	〃
رہا تغیر نہیں ہوتا تہا	۱۰	〃
دو سو ایک سو	۱	۳۸۱
جو محی جدبحی	۱۷	۳۸۲
ابن عمر ابن عمرو	۱۹	۳۸۵
بن صاحب بجن	۱۷	۳۸۹
فارسی غاسری	〃	〃

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۳۸۹	۲۰	نفیتہ فیتر
۳۹۰	۱۵	ندذ للنبي بين يدي المني يعني تو ہٹ ذلیل کرتا ہے روبرو بطالب مقصود لاندذ للنبي بين يدي من يدل للنبي یعنی تو مجھی روبرو اس شخص کی ذلیل کر
	۰	جو میری ناز برداری کرتا ہے
۳۹۲	۱۱	خاسر یعنی بی نصیب تحسر یعنی جمع ہوے
٫٫	۲۱	عطافۃ عطاء
۳۹۴	۱	ہاشم بن محمد محمد بن ہاشم
٫٫	۸	ابا لیلی ابا علی
٫٫	۱۲	جب ہم قریب ہوئے جب اونہوں نی ہمکو دیکھا
۳۹۵	۳	عن بن
۳۹۷	۱۹	وکان فکان
۳۹۸	۶	خباب حباب
۴۰۱	۷	آمینا مبینا
٫٫	۱۱	سعد سعید
۴۰۲	۵	ساکن ساکت
٫٫	۲۱	یزید بن شریح الھیثمی
۴۰۴	۳	حارث حارثہ
٫٫	۱۸	الذي احلہم الذي
۴۰۵	۲	فلا یعهدن فیما یعهدن فلا تعهدن دفا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۰۵	۷	ھذا احمد
٫٫	۱۸	عبد اللہ بن عبید اللہ عبید اللہ بن عبید
٫٫	۲۰	الامین اللین
٫٫	۲۱	لاتشہ تھچیا تے تے یعنی خاک میں ملاتی تھی
۴۰۶	۵	یعفص یعفی
٫٫	۷	لہا لہم
٫٫	۱۹	اللين الرحيم لين رحيم
۴۰۸	۲۰	خشام ھشام
۴۰۹	۵	تو تو اپنی کام پر متوجہ ہو اور اللہ سے استغفار کر پس وہ اپنی کام پر متوجہ ہوا اور استغفار کی
۴۱۰	۱۴	آنا وانا
۴۱۱	۱	وانتم انکرلنا
٫٫	۵	وانا ان شاء الله
۴۱۲	۴	شب شنبہ روز شنبہ
٫٫	۸	من عن
۴۱۳	۱۰	موت کی سختیاں بہت سخت ہیں ان الموت لشدید کریہ لشدید کریہ یعنی سخت مکروہ ہے
٫٫	۱۶	غلاب غالب

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۱۴	۷	الترمذی وصححه
″	۱۶	السلام سلام الله
″	۱۷	أمار أمل
۴۲۲	۱۶	جولان کرتے ہین[له]
۴۲۴	۴	جس دن که اوسکو اوٹہاوی یوم یبعثه یوم القیامه
″	۳	ام مبشر ام بشر
″	۱۷	معاذ معاذه
۴۲۶	۸	پہر اوٹہاویگا اوسکو الله پہر وه اوٹہایا جاویگا
″	۹	چڑہتے ترتقی ترتفع لیے چرتے
″	۱۵	چڑیون مین ہین چڑیان مین
۴۲۷	۳	ایسی[غلہ] صعت بیان کی که گہر والونکو رولادیا
۴۲۸	۲	اوسکا جسم ہے جسم ہے
″	۱۰	الطبرانی الطبری
۴۲۹	۴	عمر عمرو
″	۱۴	″ ″
۴۳	۳	دمائیل رمیائیل
۴۳۲	۱۶	اپنے دونو گہٹنے اور دونو ہاتہ آپکے دونو زانو پر رکہدیتے اپنے دونو زانو آپکے دونو زانو پر

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہا
		اور اپنے دونو ہاتہ آپکے دونو زانون پر رکہدیتے
۴۳۵	۱۷	تبتب حیے
″	۱۸	أحلی مین أحلی تک
۴۳۷	۱۴	عقد عقبه
″	۱۱	بیته بلسه
۴۳۹	۲۱	احبار مین باقی رہتے ہین احبار سے نقل کی جاتی ہے
۴۴	۴	عمر عمرو
″	۱۵	طرف اونکی آونیر
″	۱۷	فلان بن فلان نے۔ ما فعل فلان ما فعل فلان
۴۴۳	۸	ہوتے ہین کہاتے پیتے
۴۴۵	۱	وأحل ولا أحل
۴۴۶	۴	حد ابلیس[ثلثہ]
″	۱۱	جینے کہا کہے
۴۴۸	۱۲	عمر عمرو
۴۴۹	۱۰	آسمان آسمان دنیا
۴۵	۲۰	جابر بن سے جابر بن سے مرفوعا جتائی
۴۵۴	۶	نعله نعله
″	۹	اپنی موت کی سال مین خبر دی

له تمامی نسخون میں
تحول الاثیم سے اور
مطبوع میں بجای حاله
سه کی نسخوں میں یوں
ہے و صہا سیکلا کی
ال البیت م سه بعض
نسخ میں بجای هلاء
بعض نسخ نسا بجای محمد
اور مطبوع میں ...
... و الله اعلم ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ وبراسماء وغیرہ
		کروہ فلان بن فلان وقت مرین گے اپنی موت کی برس کے خبر دی کروہ فلان برس فلان وقت مرینگے
۴۵۵	۱۴	تجھکو تیرے رزق سے
۴۵۶	۷	دکھائی دیا گویا
۴۵۷	۶	بزۃ برۃ
۴۶۵	۵	دروازہ جنت پر نزدیک دروازہ جنت کے
۷	۱۴	درہم اور
۴۶۶	۱	میرا لڑکا انطاکیہ مین ہے وہ نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرف سے قرض ادا کرتا ہے ان ولدي بانطاكية ما يذكروني ولا يقضون عني
″	۱۴	ابی خالد خالد
۴۶۸	۱۲	خدیج دیج
۴۷۰	۲۰	اخرجاہ اخرج
۴۷۱	۵	شیخ کبیر
″	۹	سعد کا مکان دیکھون پس دیکھون کہ سعد کا مکان کیا ہے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ وبراسماء وغیرہ
۴۷۵	۴	مصیبتون مشقتون
۴۷۶	۱۸	دس برس بیس برس
۴۷۷	۱۴	تندبار[لہ]
۴۷۹	۶	قیس عبد قیس
″	۷	جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو جس سے مین نے وجہ اللہ عزوجل کا ارادہ کیا
″	۱۶	عروہ بزار عروۃ بن البزار البزاز
۴۸۰	۵	نصر حارثی
″	۶	حزامی حرانی
″	″	عثمان رعشن
۴۸۱	۹	یعنی اللہ تعالے نے[لہ]
۴۸۲	۳	پڑوسی تہا وہ مرگیا
″	۴	مین آوس کو خواب مین دکہایا گیا مین نے اوسکو خواب مین دکہیا
″	۸	مدنی مدینی
″	۱۱	الخلد الجنة
۴۸۴	۱۵	کی گئی جب سے کہ ہم نے تم سے مفارقت کی

[1] چند نسخون مین ندارد
[illegible]

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۸۶	۱۹	تشلیہ شلیہ
۴۸۹	۱۰	الحسن بن ابوبکر ابوبکر بن
۴۹۰	۱۲	ابوعبداللہ ابواسد
〃	۱۷	رحمہ اللہ رحمہ
۴۹۱	احاشیہ	نسخ کذا فی مرآۃ الجنان نسخ کذا فی الخلاصہ
۴۹۳	۸	نعاسہ معاویہ
۴۹۴	۴	ہشام ہبام
–	۵	عبدالرزاق عبدالوہاب
۴۹۷	۱۹	اوراسید واسطی اسید
۴۹۸	۱	قربت قلسل
〃	۱۷	ابوجواد باجور
۴۹۹	۴	ابوخلف وزان ابونصر بن خلف وزان
۵۰۰	۱۰	نمات رباحن
〃	۱۱	فاخراب سلحصاب
〃	۱۲	قصب قصب
〃	〃	شریک ÷ وان محمداعبدہ رسولا ÷ الی الثقلین اسلم الملیک ÷
۵۰۲	۹	ابن ابو ابو
۵۰۴	۸	من کان مومنا میں نہ ہو مومن.
۵۱۶	۷	تیمیہ والحاکم
〃	〃	عمرانہ عنتر
۵۲۲	۳	قیام طویل
〃	۱۳	یزید بن یزید بن ابی
۵۲۶	۲۰	داخل ہوا اللہ نے داخل کیا
۵۲۸	۱۷	بڑکر سے کی طرف سے کری
۵۳۰	۱۶	برے تعبدتر کے
۵۳۱	۳	اورقبر یاقبر
۵۳۵	۰	الاثار ثم اخرج
۵۴۴	۲۱	میت پرسلہ
۵۴۹	۱۰	افضاح الیضاح
۵۵۰	۱	ابوامامہ ابوسلمہ
۵۵۲	۶	خالدستقی
۵۵۴	۱۲	لعل السادسۃ بعدہ
۵۵۶	۱۱	جلبتی تہین فتنام فتشام
۵۵۷	۵	الحمد للہ علی د
۵۵۹	۱۲	الافراد من حدیث انس مرفوعا محۃ
〃	۱۴	جبدمین وجبدکے

ملا بکر نسخہ میں علی ابیت دو موں میں علی الحیۃ مطبوعہ میں علی الحمد یعنی عہ اور دو میں کریہ لوکم سے اور ایک میں کر الوکم ہے ہر ایک صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ۲

فصل در اختلاف نسخ در زیادت بعض احادیث و آثار و اقوال

صفحہ	سطر	
۶۴	۱۴	وہی ہے کلبی نے کہا ہے کہ ملک الموت روح کو جسم سے قبض کرتے ہیں پھر اوسکو ملائکہ رحمت یا عذاب کی سپرد فرماتے ہیں رہا اختلاف صفت ملک الموت کا بہ نسبت مومن و کافر کے سو یہ واضح ہوا اسلیے کہ یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ فرشتوں کو قدرت تشکل کی ہے کہ جس شکل بن چاہیں ہو جائیں
۶۹	۲	چیز کہا گیا کہ پھر جب حمیہ یعنی لڑائی ہوا اور بلوا بجلی کی طرح چلتی ہے تو کہا کہ ملک الموت ارواح کو پکارتے ہیں
۱۱۲	۸	المقربون مسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ سدرۃ المنتہی تک پہونچے اور اوسی تک وہ روحیں پہونچتی ہیں جو چڑھائی جاتی ہیں اور حدیث اسرا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پھر آپ سدرہ تک پہونچے آپ سے کہا گیا کہ یہ سدرہ ہے ینتہی الیہا کل احد خلا من امتک علی سبیلک یعنی پہونچتا ہے طرف اسکے ہر ایک جو گذرا تمہاری امت سے تمہارے طریقہ پر اخرجہ ابن جریر و ابن ابی حاتم والبزار وغیرہم
۱۱۴	۳	ملاقات کو واخرج احمد من طریق همام عن عطاء بن السائب سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی وهو یتبع جنازة یقول حدثنی فلان بن فلان انه سمع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه فاکب القوم یبکون قال ما یبکیکم قالوا انا نکره الموت قال لیس ذلک ولکنه اذا حضر فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنة نعیم فاذا بشر بذلک احب لقاء الله والله للقائه احب واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وفی قراءة ابن مسعود رضی الله عنه ثم تصلیة جحیم فاذا بشر بذلک کره لقاء الله والله للقائه اکره
۲۲۷	۶	عبد الله اخرج ابو نعیم من طریق وهب عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم قال بینا رجل فی مرکب فی البحر اذا انکسرت بهم مرکبهم فتعلق بخشبة فطرحته الی جزیرة من الجزائر فخرج یمشی فاذا هو بماء فاتبعه فدخل فی شعب فاذا رجل فی رجلیه سلسلة منوطة فیها بینه وبین الماء شبر فقال اسقنی

صفحه	سطر	
		رحمك الله قلت ما لك قال ابن آدم الذي قتل اخاه والله ما قلت نفسا ظلما منذ قتلت اخي الا على بني الله لانه اول من سن القتل
٣٣٩	١٨	الدنيا واخرج ابن ابي الدنيا عن عمر بن ميمون قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول كنت فيمن نولى الوليد بن عبد الملك في قبره فنظر الى ركبتيه قد جمعتا الى عنقه فانعطفنا بعده
٥٥٠	٧	يا مؤمنين قال وقيل لنباش أخبرنا كان اعجب ما رأيت قال رأيت جمجمة انسان مصبوب فيها رصاص
٥٨٥	١٩	الاوسط واخرج الحاكم وصححه والبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه وقف على مصعب بن عمير حين رجع من احد فوقف عليه وعلى اصحابه فقال اشهد انكم احياء عند الله فزوروهم وسلموا عليهم فوالذي نفسي بيده لا يسلم عليهم احد الا ردوا عليه الى يوم القيامة

تمّت


5897
ARABIC & PERSIAN RESEARCH INSTITUTE RAJASTHAN
Ref. Library
TONK